گجرات تصاویر کے آئینے میں

روحانی تاریخی اور قدیمی نوگزے مزارات کے بارے میں اقتباسات

ایم زمان کھوکھر
بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

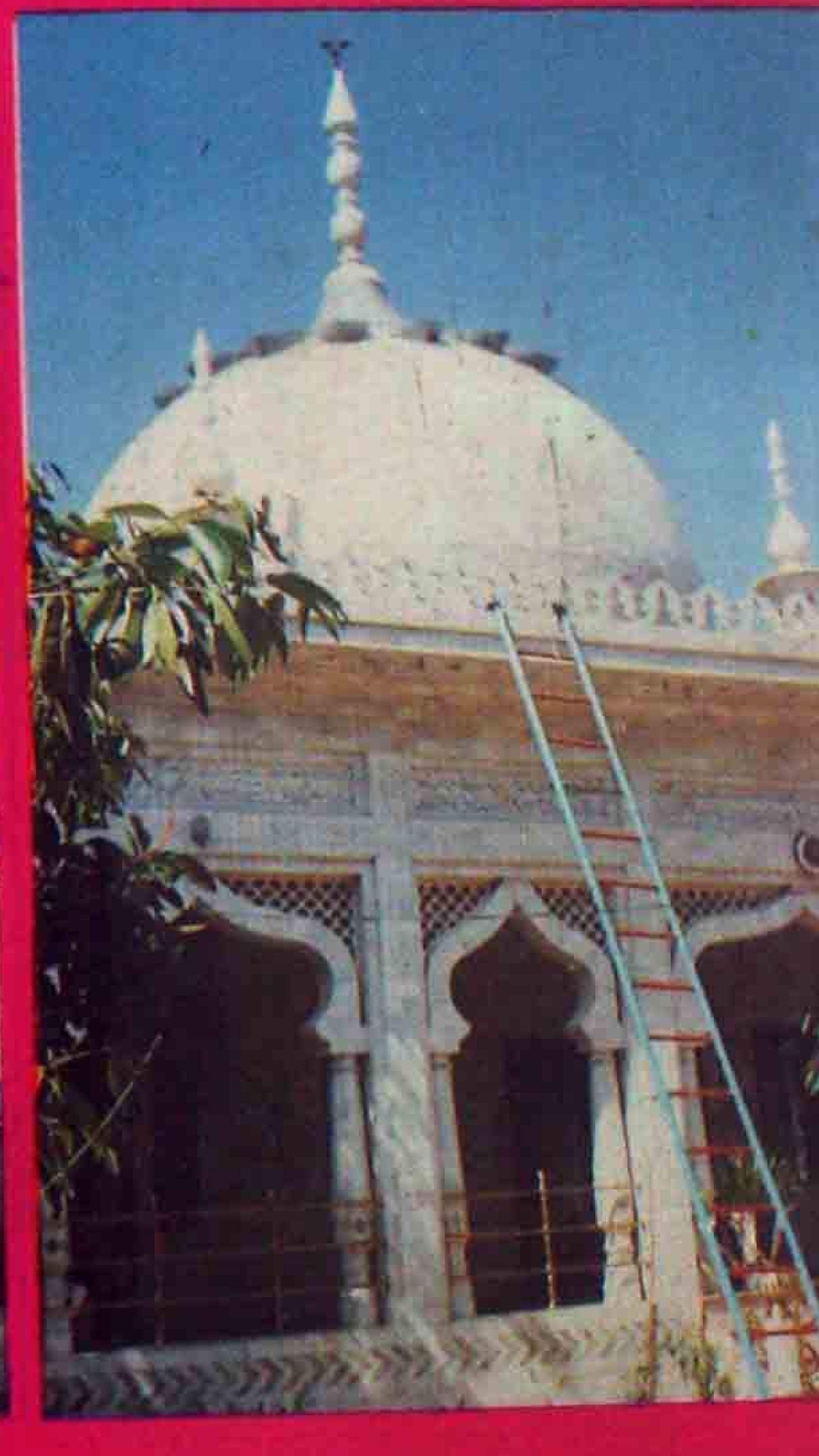

گجرات میں تاریخی روحانی

اور

نوگزی قبروں کے بارے میں پہلی

تحقیقی کتاب

گجرات تصاویر کے آئینہ میں

مؤلف:

محمد زمان کھوکھر بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

شائع کردہ: یاسر اکیڈیمی مسلم آباد گجرات

marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں
کتاب کے کسی بھی حصہ کو شائع کرنے کی اجازت نہیں۔

ناشر — یاسر اکیڈمی محلہ مسلم آباد گجرات

سن اشاعت — 1995ء

تعداد — ایک ہزار

قیمت — 250 روپے

مطبع — سلیمان تیمور پرنٹنگ پریس گجرات

اس کتاب میں نوگزے مزارات

آزاد کشمیر کے علاقہ بھمبر مناور اور چھمب میں نوگزے قدیمی تاریخی، روحانی مزارات

روحانی مقامات

قدیمی، تاریخی، متفرق مقامات

اور

ٹبے ٹیلے اور تباہ شدہ بستیاں

حضرت شاہدولہؒ سرکار حضرت شیخ اللہ داد سریؒ حضرت شاہ حسین ملتانیؒ دیگر اولیاء کرام تاریخی قدیمی مقامات کے علاوہ تاریخ ہائے عرس مبارک ماخذات تقاریظ آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

marfat.com

انتساب

ان پاک ہستیوں کے نام جن کے بارے میں ختم المرسلین

آقائے دو جہاںؐ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مجھے سرزمین ہند کی طرف سے خوشبو آتی ہے

ظاہر ہے یہ خوشبو رسولوں نبیوں کے پاک جسموں کی ہی ہو سکتی ہے

برصغیر پاک و ہند کی سرزمین بھی خدا کے پیغمبروں سے خالی نہیں رہی حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسے بزرگ تک جو عقائد میں بڑے متشدد ہیں، برصغیر پاک و ہند میں بعثت انبیاء کے قائل ہیں ان کے یہاں بعض شہروں میں نور نبوت نظر آیا تھا۔

کتاب از "اگر اب بھی نہ جاگے تو" مکتوب جلد اول حضرت مجدد الف ثانیؒ

علامہ اقبالؒ نے بانگ درا میں فرمایا

میرِ عربؐ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

نوحؑ نبی کا آکر ٹھہرا جہاں سفینا
میرا وطن وہی ہے میرا وطن وہی ہے

rekhta.com

گجرات تصاویر کے آئینے میں

اس خطہ کے بارے میں ایک مختصر سا تعارف خاکہ ہے۔ تقریباً ہر صفحہ پر ایک تصویر موجود ہے۔ جن مقامات کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ وہاں مقامی روایات ٹبوں ٹیلوں طرز تعمیر آبی گذر گاہوں قدیمی شاہراہوں اور قدیمی مزارات سے راہنمائی حاصل کی گئی ہے۔ گجرات سیالکوٹ بجوات کشمیر کے ان قدیمی مزارات پر اپنے وقت کے اولیا۔ کرام حضرت قاضی سلطان محمد رحمتہ اللہ علیہ آف اعوان شریف حضرت حافظ شمس الدین آف گلیانہ۔ پیر سید نصیب علی شاہ رحمتہ اللہ آف چھالے شریف۔ حضرت خواجہ گوہر الدین آف چیند حو حاضری دیتے رہے۔ ان مقامات کا حوالہ۔ انور الشمس مناقب محمود دیگر رسالوں میں موجود ہے۔ اس خطہ کا بھرپور سروے کیا گیا ہے اگر آپ کے علاقہ میں کوئی تاریخی روحانی یا قدیمی مقام یا افراد کے بارے میں اس کتاب میں تحریر نہیں کیا جا سکا۔ آپ معلومات فراہم کریں اس مقام یا مزار کے بارے میں راقم کی آئندہ شائع ہونے والی کتاب " گجرات تاریخ کے آئینے میں " وہ تحریر ضرور شامل کر دی جائے گی۔ اس راہنمائی پر میں آپ کا تہہ دل سے ممنون مشکور ہوں گا۔

میں خصوصی طور پر جنگل بیابانوں غیر آباد ویران علاقوں میں ان چرواہوں کو چوانوں کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے شہری آبادی سے دور دراز علاقہ میں قدیمی مزارات تاریخی مقامات پر پہنچنے کے لئے میری راہنمائی کی ان کے بارے میں وہ بہت معلومات رکھتے ہیں آئندہ شائع ہونے والی کتاب " گجرات تاریخ کے آئینے میں " کے ہر باب اور ہر موضوع پر پوری تفصیل درج ہو گی۔

marfat.com

پیش لفظ

گجرات سے پچیس میل دور بڑیلہ شریف میرا گاؤں ہے۔ یہاں حضرت قنبیطؑ کا 70 گز لمبا مزار ہے پہلے یہاں گھنے درخت ہوا کرتے تھے۔ درختوں کے درمیان مزار پر داخل ہونے کے لئے ایک ہی راستہ تھا یہاں خاموشی کے علاوہ سکون ملتا تھا راقم تعلیم کے دوران یہاں مطالعہ کرتا کبھی کبھی بابا حافظ برخوردارؒ کے مزار کے قریب جنگلی کیکروں کے سائے میں مطالعے کا سلسلہ جاری رہتا۔ فرصت کے اوقات میں پیشوائے فن سرکار بڑیلہ شریف کے حضور حاضری دی جاتی یہیں سے روشنی کی کرن ملی میں نے سب سے پہلے 1986ء میں حضرت قنبیطؑ پر ایک تحقیقی مضمون لکھا جو پاکستان بھر کے تمام قومی اخبارات و رسائل کے علاوہ بیرون ملک اخبارات میں شائع ہوا۔ اس مضمون کے شائع ہونے کے بعد ایک رات ایک بزرگ خواب میں ملے سرخ سفید رنگ ریش مبارک زلفیں بھی سفید تھی انہوں نے اشارہ دیا کہ برصغیر میں حضرت قنبیطؑ کی طرح کئی اللہ کے نیک بندے محو استراحت ہیں۔ وہاں حاضری دو اور ان کے بارے میں لکھو۔ یہی بزرگ میری رہنمائی کرتے رہے۔ ایک روز حافظ شمس الدینؒ آف گلیانہ کے مزار مبارک پر حاضری دی ان کی لائبریری سے ایک شجرہ ملا شجرہ پر برصغیر پاک و ہند بالخصوص گجرات سیالکوٹ اور اس علاقہ میں انبیاء کرام کے نام اور جائے مدفن کے علاوہ بیشتر کا سلسلہ نسب اور اس علاقہ میں آمد کا دور معلوم ہوا۔ میں نے مزید رہنمائی کے لئے جینڈ شریف میں حضرت خواجہ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضری دی۔

marfat.com

وہاں سے شیخ چوگانی میں حضرت طانوحؑ، حضرت امنونؑ گجراں میں حضرت موسیٰ حجازیؑ ریحان میں حضرت صفدانؑ کے علاوہ چک کمالہ کڑیانوالہ کے قریب جسو سرائے ڈوبہ شریف میں حضرت نعماطوسؑ کے مزارات پر حاضری دی۔ ایک شجرہ بھی ملا حضرت نعماطوسؑ کے مزار پر حاجی فرمان علی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ان مزارات پر گزارا۔ حضرت قنبیطؑ کے مزار کے علاوہ پنڈدادنخان کے قریب روال شریف میں حضرت حام جو حضرت نوحؑ کے بیٹے ہیں ان کا مزار از سرنو تعمیر کروایا میں اکثر و بیشتر حاجی فرمان علی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا وہ میری رہنمائی کرتے کہ فلاں نوگزلے مزار میں کون دفن ہے۔ اور کس پیغمبر کے دور میں وہ اس علاقہ میں آئے۔ انہوں نے بتایا کہ محلہ فتوپورہ گجرات میں غلام محی الدین فاروقی کے پاس حافظ شمس الدین کا قلمی نسخہ "انوار الشمس" محفوظ ہے اس قلمی نسخہ میں اس خطہ میں دفن انبیاء کرام ان کے خلفاء غازیان اور شہداء کے نام اور جائے مدفن تحریر ہے۔ صاحبزادہ غلام محی الدین فاروقی نے بڑی مہربانی سے وہ شجرہ مبارک نقل کر کے دیا جو کتاب "گجرات تصاویر کے آئینہ میں" شامل کر دیا گیا ہے۔ میں نے نوگزلے مزارات کے بارے معلومات اور ان کی تصاویر حاصل کرنے کے لئے چھ سات سال کی چھٹیاں گھر پر نہیں گزاریں۔ گرمی سردی سے بے نیاز ہو کر آرام و سکون کو چھوڑ کر ایک لگن و تڑپ جذبہ کے ساتھ تحقیقی کتاب کے لئے منزل کی جانب رواں دواں رہا۔ اس سلسلہ میں چار ہزار فٹ بلند ٹلہ جوگیاں قلعہ نندنا کے پہاڑوں پر چڑھا۔ ریت دلدل کیچڑ جنگل بیابانوں دریاؤں گرد و غبار ٹوٹے پھوٹے گمنام اجاڑ راستوں پر سفر کیا۔ یہ سفر آزاد کشمیر کے علاوہ جہلم، راولپنڈی، چکوال، جموں، بجوات، سیالکوٹ، جموں سرحد سے لے کر درہ خیبر طورخم، ملتان، بہاولپور، اوچ شریف کے علاوہ ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہوں، آبی گزرگاہوں کے کنارے معلومات اور تصاویر حاصل کرنے کے لئے جاری رہا۔ گجرات سیالکوٹ کا علاقہ دریاؤں اور مون سون کی زد میں ہے۔ پرانے وقتوں میں انسان دریاؤں اور پانی کے کنارے پر آبادیاں تعمیر کر کے رہائش پذیر ہوتا۔ ان تباہ شدہ بستیوں کے آثار ٹبوں اور ٹیلوں کی صورت میں آج بھی گجرات سیالکوٹ کے اضلاع میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان ٹبوں ٹیلوں پر کھڑے ہو کر دور دور تک انسانوں کی نقل و حرکت دیکھی جاسکتی ہے۔ بیشتر نوگزلے مزارات ان ٹبوں اور ٹیلوں پر ہیں کچھ میدانوں میں ہیں ایک قیاس کیا جاسکتا ہے جو طبعی موت مرے انہیں ٹبوں ٹیلوں میں اس وقت کی آباد بستیوں میں دفن کیا جاتا تھا لیکن جو میدان جنگ میں حق اور باطل کی جنگوں میں شہید ہوئے انہیں میدان جنگ میں شہادت کے بعد دفن کر دیا گیا۔ ان بزرگوں کی قبریں لمبی کیوں ہیں؟ چونکہ اس دور میں گنبد مینار کا رواج نہیں تھا ان نیک اور برگزیدہ ہستیوں کے مزارات کی لمبائی عام قبر سے زیادہ رکھی جاتی تاکہ ان کا تقدس پہچان احترام انفرادیت برقرار رہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے ہر قوم قبیلہ کے پاس ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے۔ برصغیر پاک و ہند کا خطہ خشکی کے راستے سرزمین عرب سے ملا ہوا ہے۔ قدیمی دور سے تجارت کے لئے یہاں آمدورفت کا سلسلہ جاری رہا۔ برصغیر پاک و ہند کی خوشحالی ہر دور میں مثالی رہی۔ ہر قوم نے اس کی خوشحالی سے متاثر ہو کر ادھر کا رخ کیا۔

marfat.com

دریاؤں کے علاوہ قدم قدم پر آبی گزرگاہوں کے علاوہ پانچ موسم گرمی، سردی، بہار، خزاں، برسات ... میدان اور ان سرسبز علاقوں میں پیدا ہونے والی اجناس قیمتی جڑی بوٹیاں مال مویشی کی فراوانی رہی۔
اسلامی کتابیں اس بات کی داعی ہیں حضرت آدمؑ کو جب جنت سے نکالا گیا تو وہ ہندوستان کے علاقہ میں اتارے گئے اور اماں حوا جدہ میں اتار دی گئیں۔ حضرت آدمؑ اس علاقہ سے پیدل سفر کرتے سرزمین عرب پر حاضری دیتے۔ حضرت آدمؑ کی اولاد اس علاقہ میں پھیل گئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی فرمایا مجھے سرزمین پاک و ہند سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے بھی فرمایا کہ مجھے ان قبروں سے نورانی شعاعیں پھوٹتی نظر آتی ہیں ان مزارات پر حافظ شمس الدین گلیانویؒ حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ اعوان شریف، خواجہ گوہر الدینؒ جیندڑ شریف کئی اولیاء کرام حاضری دیتے رہے اور ان نوگزلمبے مزارات کا ذکر ان کی کتابوں میں ملتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بھی اپنی نظم "بانگ درا" میں اس بات کی تائید کی ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی ہندوستان میں آکر ٹھہری تھی۔ "گجرات تصاویر کے آئینے میں" ہر صفحہ پر صاحب مزار کا فوٹو ہے۔ کتاب میں نوگز لمبے مزارات کے علاوہ گجرات کے اولیاء کرام، تاریخی روحانی مقامات کے بارے میں مختصر خاکہ درج ہے۔ ان مقامات کے بارے میں تفصیل میری آئندہ شائع ہونے والی کتاب "گجرات تاریخ کے آئینے میں" درج ہوگی ان کتابوں کے علاوہ "سیالکوٹ سے خیبر تک جی ٹی روڈ کے کنارے کنارے" کتاب بھی زیر طبع ہے۔ چوتھی کتاب "گجرات سے اوچ شریف براستہ بہاولپور ملتان" اس کتاب میں بھی نوگزی قبروں کے علاوہ روحانی اور تاریخی مقامات کے بارے معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ پانچویں کتاب "گجرات صنعت و حرفت کے آئینہ میں" زیر تحریر ہے۔ "گجرات تصاویر کے آئینے میں" ہر بستی ہر گاؤں شہر میں نوگز لمبے مزارات. روحانی قدیمی تاریخی مقامات کے علاوہ تباہ بستیوں، ٹبوں ٹیلوں اور قدیمی شاہراہوں، آبی گزرگاہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کثیر رقم خرچ کرکے بستی بستی قریہ قریہ میں ان مقامات پر پہنچ کر معلومات فوٹو حاصل کئے گئے ہیں۔ اگر کوئی مقام رہ گیا ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔ کہتے ہیں تحقیق کبھی بھی مکمل نہیں ہوتی۔
میری اس کاوش میں علمی و ادبی شخصیت ڈاکٹر احمد حسین قلعداری، احسان اللہ، ندیم عباس، جمشید افضل کھوکھر شامل رہے۔ بالخصوص حاجی بابا فرمان علی، غلام محی الدین فاروقی جنہوں نے انبیاء کرام کے نام اور شجرہ مبارک مہیا کرکے میری رہنمائی فرمائی۔ میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے صدیاں گزر جانے کے باوجود اللہ کے ان نیک بندوں کے نشان قائم و دائم ہیں حالانکہ انسانی بستیاں آباد ہوئیں تباہ و برباد ہوئیں۔ قدرتی آفات دریاؤں سیلابوں نے بیشتر بستیوں کے نام و نشان مٹا دیئے ہیں لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان کوئی نہ مٹا سکا۔ ان نوگز لمبے مزارات کے رقبہ میں گھنے جنگلات میں بہلولپور میں حضرت حمزہ نوشؒ کا مزار دو سو کنال رقبہ میں ہے۔ دولت نگر کے قریب کیرانوالی میں حضرت طرطوش کا مزار سات سو کنال رقبہ میں واقع ہے۔ قریب تباہ شدہ بستی ٹیلہ کی صورت میں اب بھی موجود ہے۔ پنڈی آواناں اور ہزارہ مغلاں میں سید موسیٰ ولی کا مزار چار سو کنال کے رقبہ میں ہے۔ بڑیلہ شریف کے قریب نجان میں حضرت فینوش کا مزار بھی اچھے خاصے رقبہ میں ہے۔ بیشتر نوگز لمبے مزارات کافی رقبہ

marfat.com

میں گھنے درختوں کے سائے میں ہیں۔ اہل نظر ان کا تقدس قائم کیے ہوئے ہیں۔ برنیلہ شریف میں حضرت قنبیطؒ موتا میں حضرت مرطوشؒ اور شیخ چوگانی میں حضرت طانوخؒ گجراں میں حضرت موسی حجازیؒ کے مزارات سفید قیمتی سنگ مرمر سے تعمیر کیے گئے ہیں۔ دیگر مزارات سفید رنگین تختیوں سے تعمیر کیے گئے ہیں۔ برنیلہ شریف میں حضرت قنبیطؒ کے مزار کی لمبائی 70 گز ہی رنگڑہ کے قریب مزار سو فٹ لمبا ہے۔ نعماطوس کھاریاں چھاؤنی ڈنگہ روڈ طاہر میں حاصلانوالہ دھدرا شرقی، جلالپور صوبتیاں میں مزارات کی لمبائی اٹھارہ سے بائیس فٹ تک ہے۔ پی کی پہاڑیوں میں بی برنیلہ کے قریب جو پتھروں سے تعمیر شدہ مزار کی لمبائی بھی 70 گز کے قریب ہے۔ واضح رہے کہ قدیم دور میں یہ تمام مزارات پتھروں اور قدیمی اینٹوں سے تعمیر شدہ تھے۔

میں نے ان مزارات پر کوئی غیر شرعی حرکت نہیں دیکھی۔ نہ ہی ڈھول گھڑولیاں زلفوں والے چرسی بھنگ پینے والے ملنگ دیکھے ہیں۔ درختوں کے جھنڈ میں ان مزارات پر خاموشی ہی خاموشی ہے۔ یہ نوگز لمبے مزار آزاد کشمیر کے علاقہ برنالہ اور مناور میں ہیں۔ مناور اس علاقہ کا سب سے بڑا اور قدیمی شہر تھا۔ تحصیل بھمبر کبھی گجرات میں شامل تھی مابعد اسے کشمیر کے علاقہ میں شامل کر دیا گیا۔ دریائے جموں توی دریائے مناور توی دریائے چناب اور گجرات کے سب سے بڑے برساتی نالہ بھمبر کے کنارے پر مزارات پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہیں، چھمب جوڑیاں، متیانوالہ تا کوری بہلولپور، ڈنگہ کھاریاں گلیانہ روڈ، کوٹلہ ارب علی خان، جلالپور صوبتیاں، کڑیانوالہ روڈ، جلالپور جٹاں کے گردونواح قدیمی راستوں گجرات تا ڈنگہ براستہ دلانوالہ کنجاہ تا ڈنگہ روڈ لالہ موسی کوٹلہ قاسم علی خان ڈنگہ روڈ، لالہ موسی دولت نگر روڈ، لالہ موسی گلیانہ روڈ گجرات، نورا منڈیالہ روڈ گجرات تا کڑیانوالہ روڈ، ٹانڈہ کے گردونواح نوگز لمبے مزارات ہیں۔ بڑے بڑے لمبے ٹیلے متیانوالہ ڈب کوٹلی ڈالیہ رنگڑہ برلہ سرخپور کوری بہل پور کنگ بڈھا چک بزرگ ملکی شاہ جہانیاں عالم گڑھ اجنالہ کڑیانوالہ ملھو کھو کھرد ھتھل کوٹلی کوبالہ نبی کوٹلہ ارب علی خان دھینڈہ رام کے بہلولپور لکھن وال معین الدین پور کے قریب ٹبہ میم صاحب، دولت نگر، ر۔حان، اسلام گڑھ، کنجاہ، تاگریانوالہ، باگڑیانوالہ، سمرالہ، لکرالی، ر۔حان، کوٹلہ قاسم خان، پیر غازی، صبور، پھالیہ، مونگ، کوٹ رانجھا، کاسب وزید، پنڈی تیلیاں میں واقع ہیں۔ پرانی بستیاں اب بھی بلندی پر قائم ہیں۔ ان ٹبوں ٹیلوں سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے راکھ انسانی ضرورت کی اشیاء ہڈیوں کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ برسات کے موسم میں پرانے سکوں کے علاوہ موتی بھی ملتے ہیں۔ ہر دور میں گجرات کے بارے تاریخی کتابیں لکھی گئیں۔ لیکن راقم نے جو تحقیق کر کے کتاب ہذا لکھی ہے وہ ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔

اس کے ہر صفحہ پر بیان کردہ مقام کا فوٹو شائع کیا گیا ہے نیز جن مقامات کے بارے میں تاریخ خاموش ہے وہاں مقامی روایات کا سہارا لیا گیا ہے جو نسل در نسل آگے منتقل ہوتی رہیں۔ یہی سینے تاریخ کے اوراق بن گئے ہیں۔

ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

marfat.com

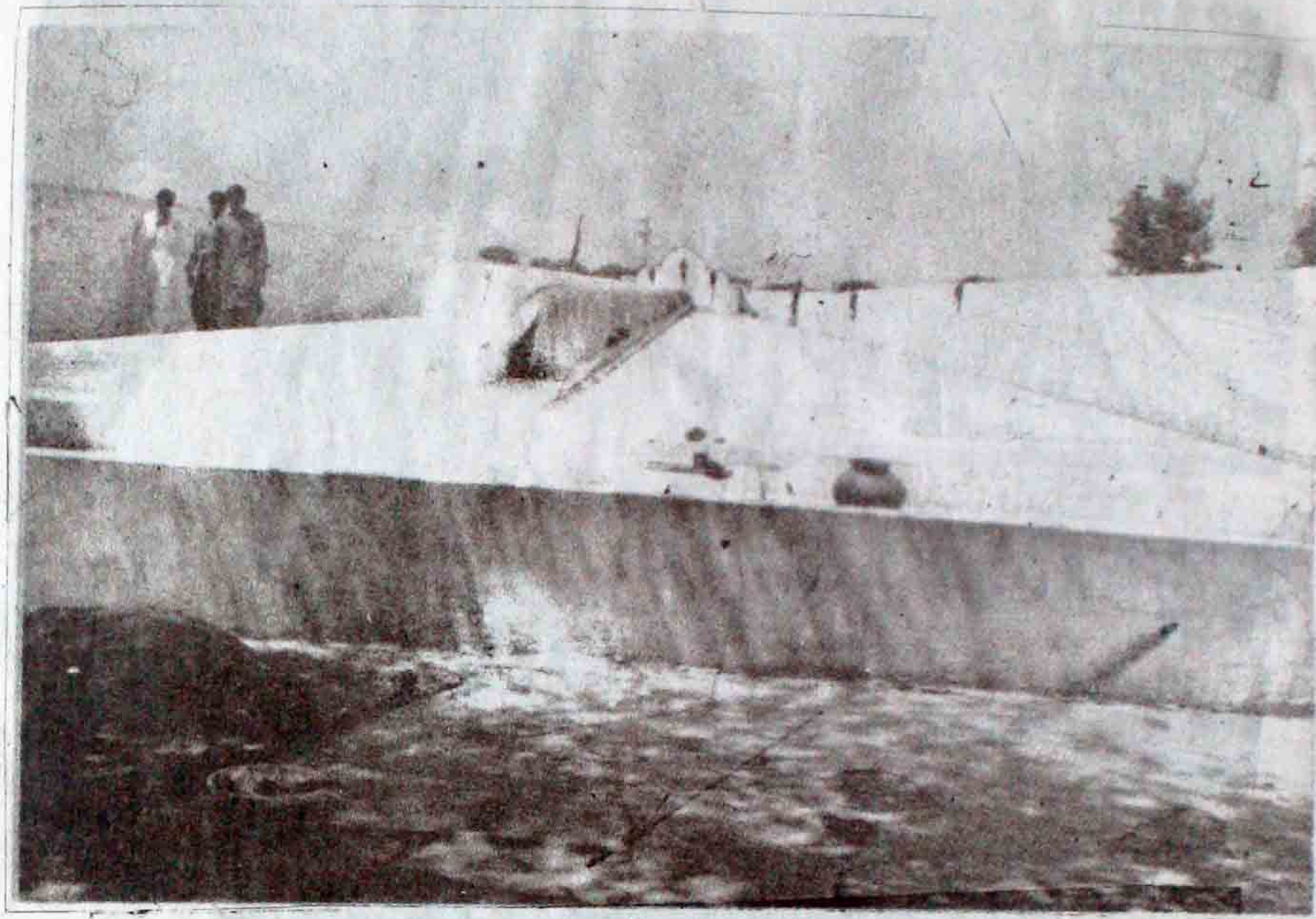

برٹیلہ شریف میں حضرت قنبیط علیہ السلام کا 210 فٹ لمبا مزار

گجرات سے پچیس میل دور ٹانڈہ کے قریب مشہور سرحدی گاؤں برٹیلہ شریف ہے ۔ یہاں حضرت آدمؑ کے بیٹے حضرت قنبیطؑ کا مزار ہے ۔ مزار کی لمبائی 210 فٹ ہے ۔ گردو نواح گھنے درخت ہیں ۔ پہلی بار قبر کی نشاندہی حضرت شمس الدین گلیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی جو کشف القبور کے بحر بیکراں تھے ۔ اس علاقہ کی تمام لمبی قبروں کی انھوں نے نشاندہی کی قاضی سلطان محمود خواجہ گوہر الدین جینڈر شریف پیر نصیب علی شاہ چھالے شریف ان مزارات پر حاضری دیتے رہے ۔ نصف صدی قبل لاکھوں اینٹوں سے یہ قبر پختہ تعمیر ہوئی اہل دیہہ اور حاجی فرمان نے تعمیرات میں حصہ لیا ۔ حالیہ دنوں میں حاجی عنایت مولا نے سنگ مرمر سے تعمیر کی ۔ دولاکھ روپے خرچ ہوئے ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ میں آپ کا نام حضرت قنبیطؑ ہے ۔ قبل ازیں حاجی فرمان نے لاکھوں اینٹوں سے یہ مزار پختہ تعمیر کروایا تھا

marfat.com

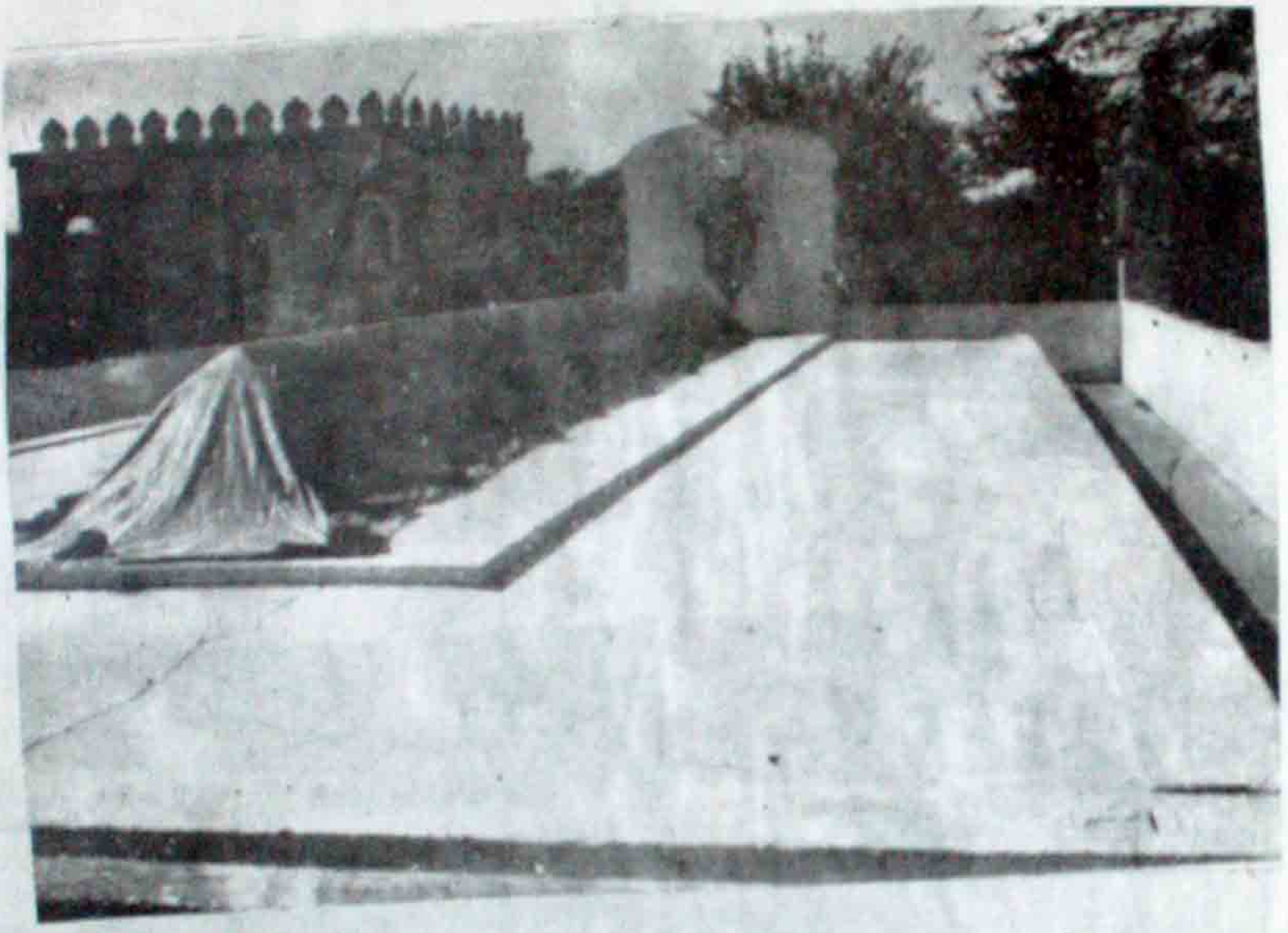

شیخ چوگانی میں حضرت آمنون ؑ کا 9 گز لمبا مزار

گجرات سے 25 میل دور شیخ چوگانی میں حضرت آمنون ؑ کا مزار ہے مزار کی لمبائی 9 گز کے قریب ہے آپ کا شجرہ نسب حضرت یعقوب ؑ سے ملتا ہے مزار کے گردو نواح کھنڈرات ہیں دریائے چناب کا پانی پاؤں کو چھو کر گزر جاتا ہے مزار کی تعمیر 1353 ھ کو ہوئی صاحب مزار کی خواہش کے مطابق مزار پر چھت نہیں ڈالا گیا یہ مزار حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈ شریف نے تعمیر کروایا مزار کے قریب مسجد بھی ہے دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے مزار کی چار دیواری گر گئی ہے مزید نقصان کا خدشہ ہے آپ کا سلسلہ انبیاء کرام میں سے ہے ملک بھر سے صاحب بصیرت یہاں حاضری دیتے ہیں دریائے چناب کے کنارے ایسے مزارات کا سلسلہ اب بھی موجود ہے

marfat.com

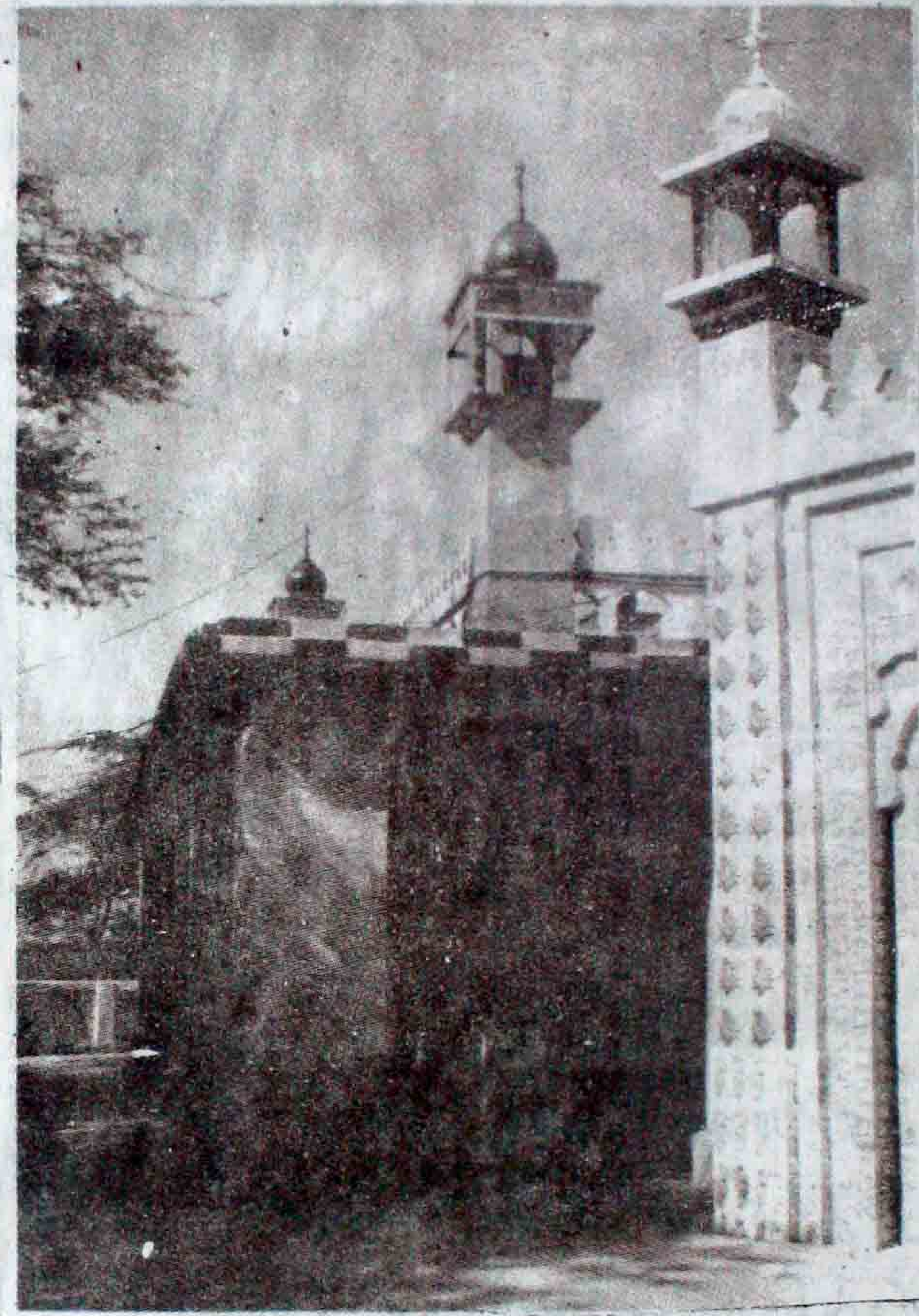

حضرت طانوخ شیخ چوگانی کا مزار

گجرات ہیڈ مرالہ روڈ پر شیخ چوگانی میں حضرت طانوخ کا مزار ہے۔ جو مٹی کے بلند بالا ٹیلہ پر واقع ہے۔ مزار تک جانے کے لیے ایک ہی راستہ ہے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت یوسف علیہ السلام جا ملتا ہے۔ دریائے چناب مزار کے جانب جنوب قدموں کو چھو کر گزرتا ہے۔ حضرت طانوخؒ کا مزار حضرت خواجہ گوہر الدین نے نصف صدی قبل سفید سنگ مرمر سے تعمیر کروایا تھا۔ اہلِ تصوف ولایت کے متلاشی یہاں حاضر ہوتے ہیں۔ آٹھ اور نو ذوالحج کو یہاں ہزاروں عقیدت مند حاضر ہوتے ہیں انہیں حج کے برابر ثواب ملتا ہے۔ مزار کی لمبائی 22 گز ہے 1353 ھ کو تعمیر ہوا۔ دریائے چناب کے کنارے کئی انسانی بستیاں

marfat.com

چیچیاں باغنوالہ کے درمیان ۹ گز لمبا مزار

باغنوالہ اور چیچیاں تحصیل کھاریاں کے مشہور گاؤں ہیں جو گلیانہ لالہ موسیٰ روڈ کے جانب مشرق آباد ہیں۔ یہ مزار باہر وال چیچیاں کے درمیان کھیتوں میں قدیمی درختوں کے جھنڈ میں ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور اسکی چار دیواری بھی ہے۔ مزار کی لمبائی ۹ گز کے قریب ہے اس قدیمی گزر گاہ کے ملحقہ قدیمی بستیوں میں نو گز لمبے مزارات ہیں۔ زمانہ کے نشیب و فراز قدرتی آفات کی وجہ سے یہ بستیاں کئی بار اجڑیں اور کئی بار آباد ہوئیں۔ لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان نہ مٹ سکے جو آج بھی قائم و دائم ہیں۔ ان ہی دیہات کے قریب جب کھاریاں چھاؤنی تعمیر کی گئی کوئی بستیوں کے مکینوں کو ترک سکونت اختیار کرنی پڑی اور لا تعداد دیہات صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشانات کوئی نہ مٹا سکا۔

marfat.com

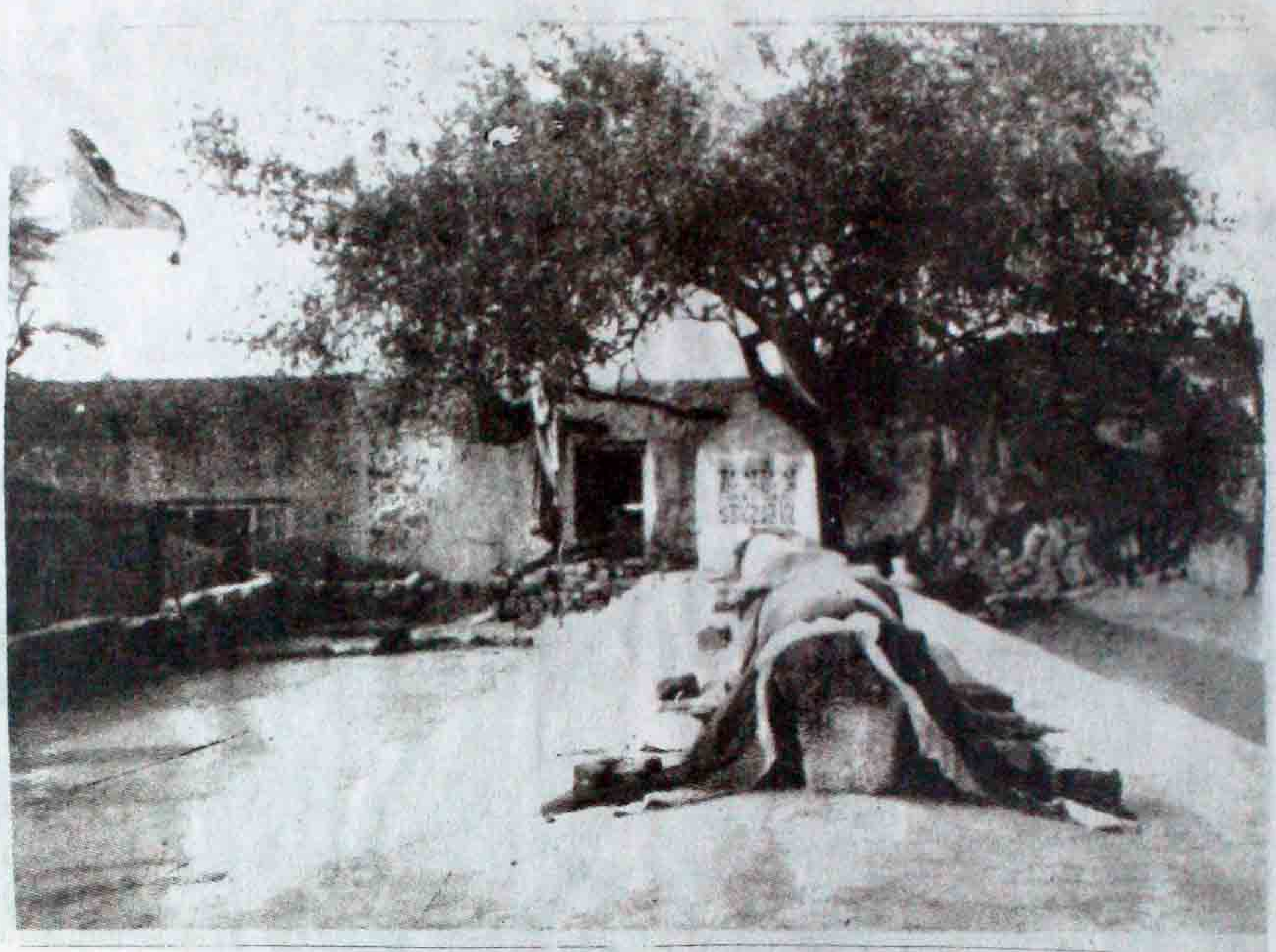

رنگڑہ میں 9 گز لمبا مزار

یہ رنگڑہ ٹانڈہ سے جانب مشرق چند میل کے فاصلہ پر ہے ۔ یونین کونسل سرخ پور میں رنگڑہ کے نام کے کئی دیہات ہیں ۔ ان میں ایک رنگڑہ برملہ کوٹ رنگڑہ اور بنی رنگڑہ کے نام کے دیہات ہیں رنگڑہ کے جانب مشرق دریائے توی بہتہ تھا ۔ اور یہ گاؤں کافی بلندی پہ ہے تمام علاقہ کھنڈرات ٹبوں ٹیلوں پر ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور نمبردار احمد خاں کے گھر میں ہے وہی اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اہل دیہہ اور گردونواح کے صاحب نظر لوگ عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں ۔ رنگڑہ کی جانب مغرب کوٹھے ڈھویاں میں تقریباً 100 فٹ کے قریب ایک لمبا مزار ہے

marfat.com

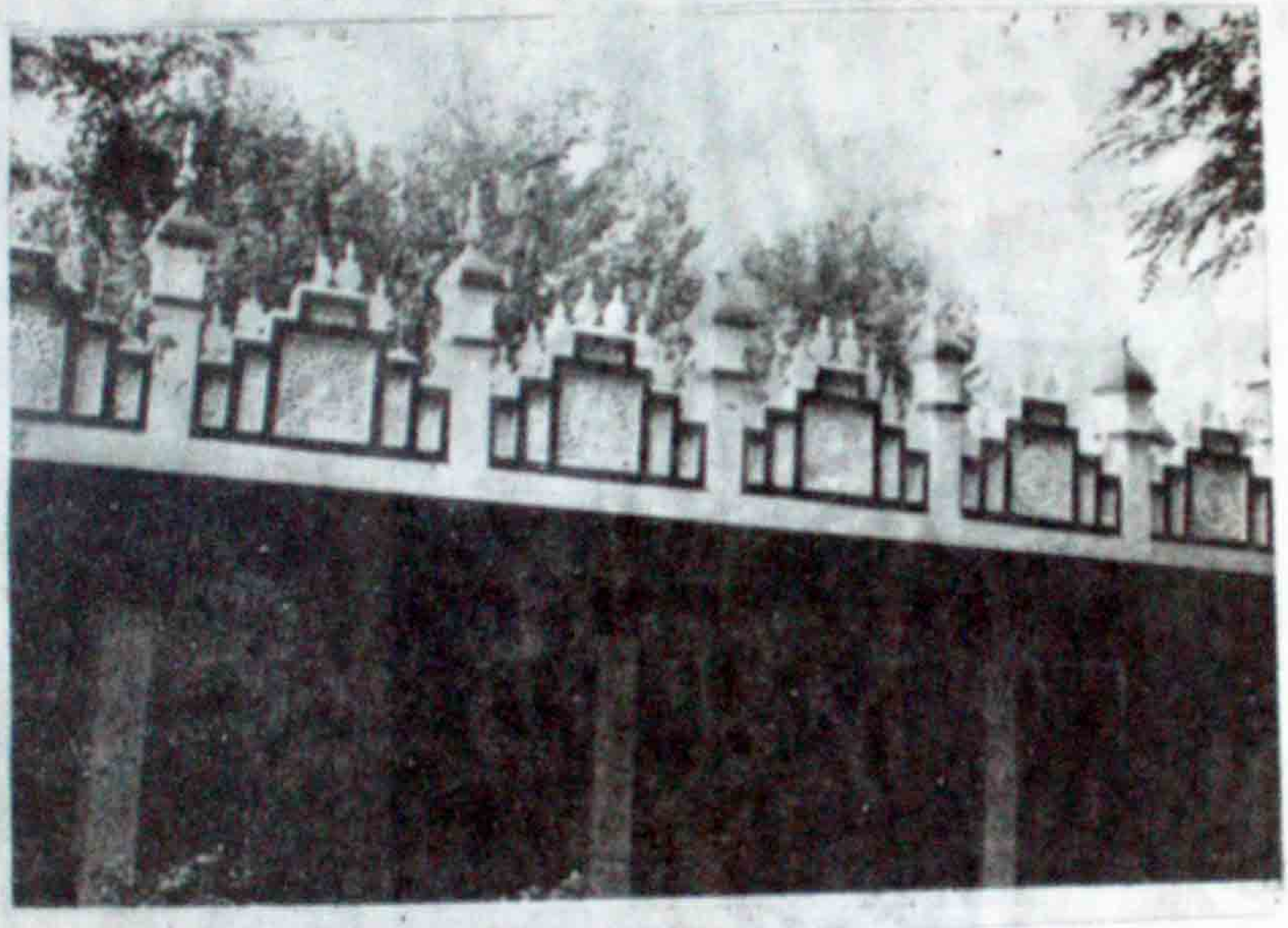

موٹا میں حضرت مرطوش کا 9 گز لمبا مزار

ٹانڈہ کے قریب موٹا میں حضرت مرطوش کا مزار ہے مزار کی لمبائی 9 گز سے زیادہ ہے مزار پر جو تختی نصب ہے اس پر لکھا ہے حضرت مرطوش نقیب حضرت موسیٰ سن 3484 موسوی درج ہے مزار سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے ، سائیں نورالدین نے پیر نصیب علی شاہ کے حکم پر اپنی اراضی فروخت کر کے پختہ مزار تعمیر کروایا سائیں نورالدین کا مزار آپ کے قدموں میں ہے ۔ مزار خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے قریب مسجد بھی ہے برساتی نالہ بہتا ہے موٹا بلند ٹیلہ پر واقع ہے ۔جہاں پرانے برتنوں کے ٹکڑے برآمد ہوتے ہیں مزار سفید اور قیمتی سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے ، اور اس کا سلسلہ حضرت موسیٰ کے دور سے جا ملتا ہے ، ہر سال دوبار عرس منایا جاتا ہے مقامی زبان میں پیر ہرا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ، مقامی آبادی کے علاوہ گردو نواح کے لوگ یہاں حاضری دیتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی نے گھنے درختوں میں مزار کی نشاندہی کی ان کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت

marfat.com

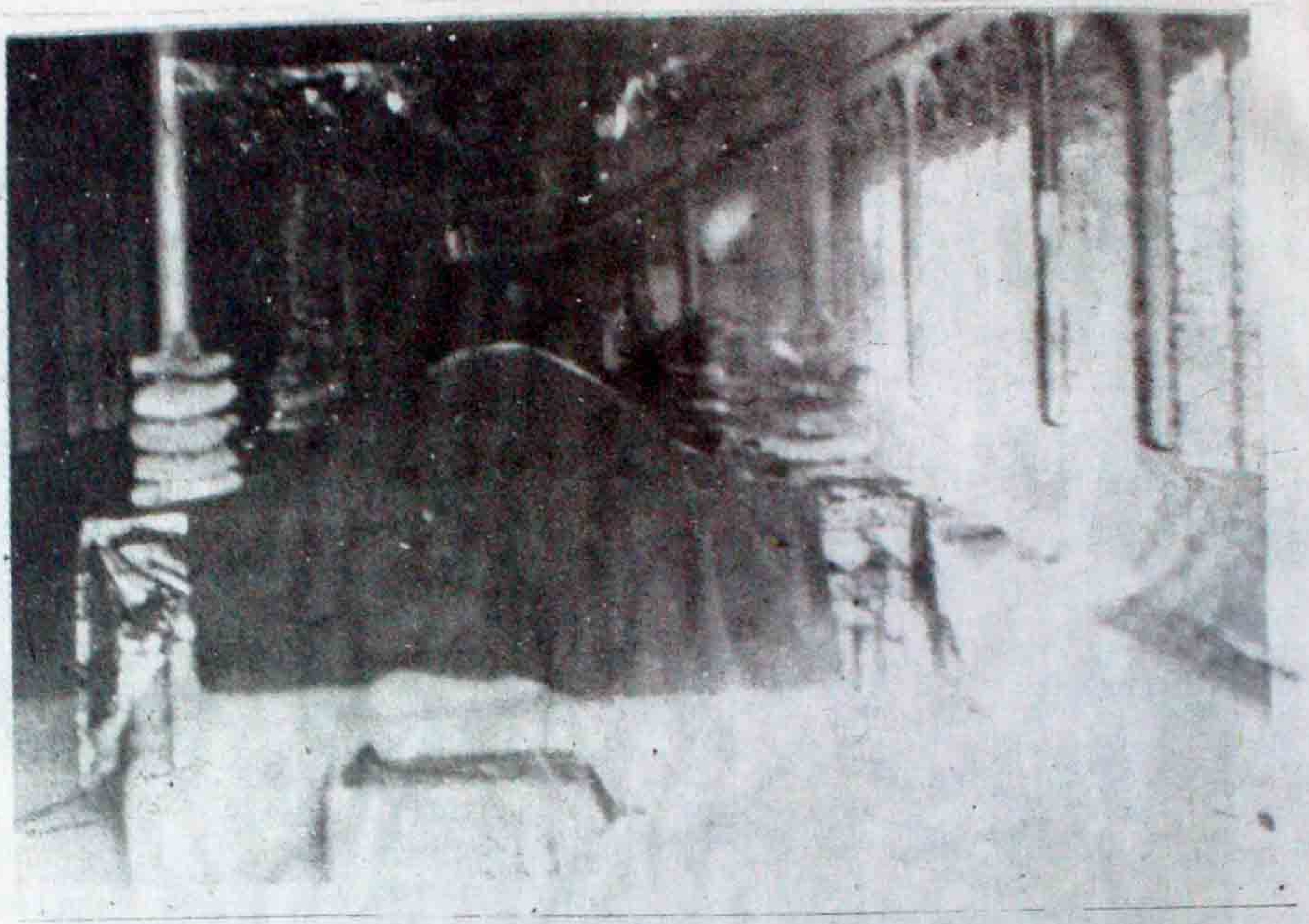

نجان میں حضرت فینوش ؑ کا 9 گز لمبا مزار

آپ حضرت داؤد ؑ کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں

گاؤں نجان گجرات کا آخری اور سرحدی گاؤں ہے جو دریائے توی کے کنارے واقع ہے اور اس گاؤں سے جانب شمال مناور آزاد کشمیر کا قدیمی قصبہ ہے اس قلعہ نما عمارت پر مغل دور کی مسجد بھی ہے جو شہر تباہ ہونے پر مٹی میں دب گئی تھی جو انیسویں صدی کے شروع میں زمین سے برآمد ہوئی اور صحیح سلامت پائی گئی کئی ایسے آثار بھی پائے گئے جن کی وجہ سے اس خطہ کے قدیمی ہونے کا ثبوت ملتا ہے نجان میں حضرت فینوش ؑ کا مزار 9 گز لمبا ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس صفحہ 326 نمبر شمار 408 کے مطابق آپ کا نام فنیوش ہے آپ حضرت داؤد ؑ کی اولاد میں سے ہیں مزار کے اردگرد گھنی جھاڑیاں اور درخت ہیں مزار پختہ تعمیر ہے حالیہ دنوں از سر نو تعمیر کیا ہے اور کثیر رقم خرچ کی گئی ہے اہل دیہہ پوری عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں

marfat.com

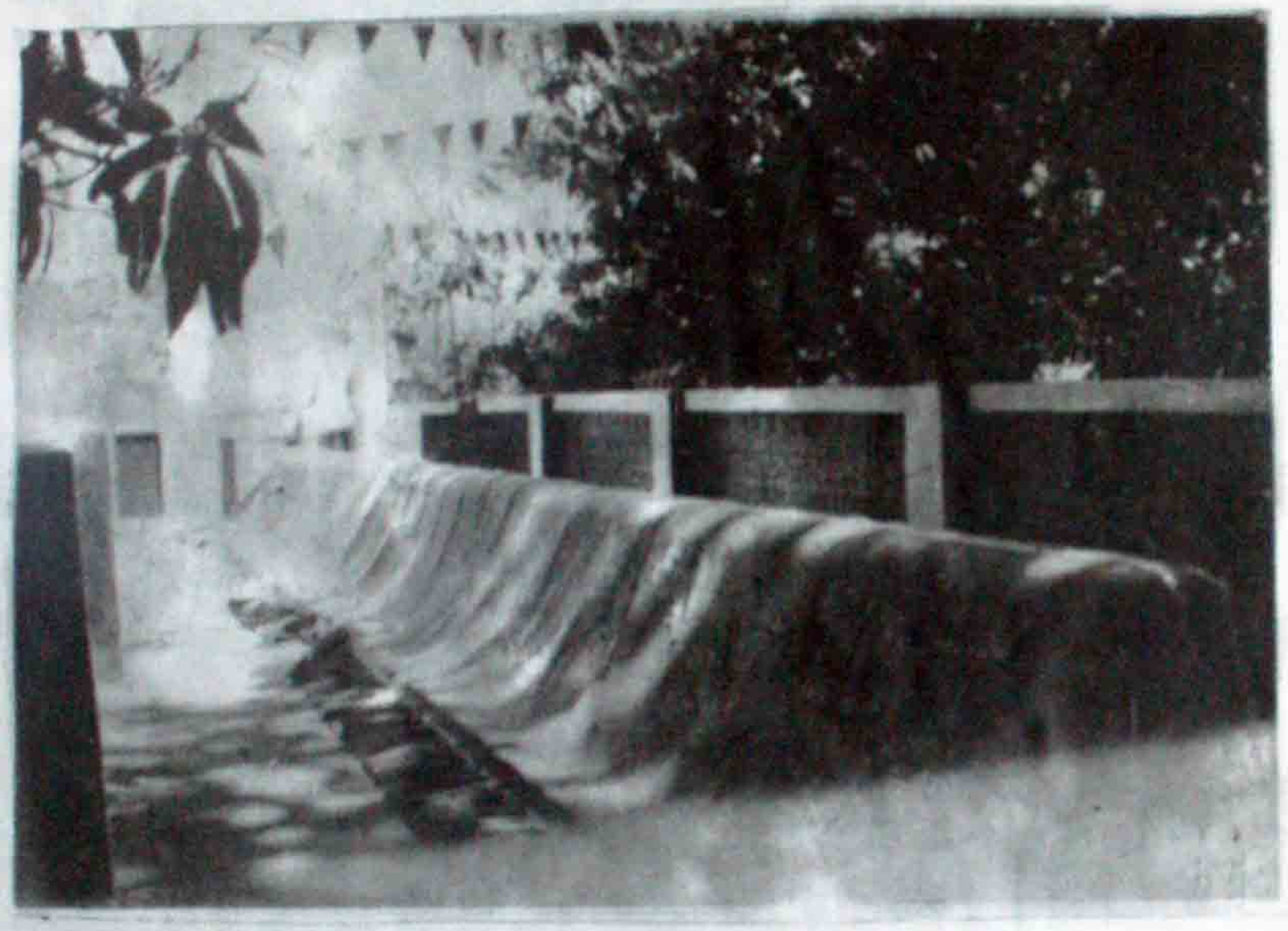

موضع ڈب کے قریب برساتی نالہ کے کنارے 9 گز لمبا مزار

یہ مزار بڑیلہ شریف کے جانب مشرق موضع ڈب ڈالیہ کے قریب برساتی نالہ کے کنارے واقع ہے۔ تقریباً نصف صدی قبل یہ قبر پہاڑی پتھروں سے تعمیر شدہ تھی۔ بعد میں سائیں رانگلا نے اس مزار کو آباد کیا اور پختہ تعمیر کیا اب یہ مزار آباد ہے۔ دور دراز سے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ دن رات لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ اس مزار کے گردو نواح میں بڑے بڑے مٹی کے کھنڈرات اور برساتی نالوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ تاہم سائیں رانگلا کی وجہ سے یہاں کافی رونق ہو چکی ہے۔ اور ہر ماہ باقاعدگی سے گیارہویں شریف کا ختم ہوتا ہے۔ ڈب ایک قدیمی قصبہ ہے۔ یہاں چند اور بھی قبریں ہیں

marfat.com

موٹا کے قریب 9 گز لمبا مزار

موٹا میں حضرت مرطوش ؒ کا مزار جو سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے ۔ جو بہت ہی شاندار اور عالی شان ہے ۔ اس مزار سے تھوڑے سے فاصلہ پر جانب جنوب ایک اور 9 گز لمبا مزار ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ چار دیواری بھی ہے ۔ اہل بصیرت اہل نظر یہاں حاضری دیتے ہیں ۔ اس مزار کے قریب کئی، قدیمی گزر گاہیں ہیں جو مشہور پتن بہلول پور کی طرف جاتی ہیں ۔ ایسے لمبے مزارات دریائے چناب کے کنارے پر ہیں اور اس مزار سے دریائے چناب تھوڑے سے فاصلہ پر ہے

marfat.com

موضع ریحان میں حضرت صفدانؒ کا 9 گز لمبا مزار

بھاگووال کلاں کے قریب برساتی نالہ کے جانب مغرب مشہور گاؤں ریحان ہے ریحان میں جو بلند بالا ٹبہ اور ٹیلے ہیں ان ٹیلوں پر 9 گز لمبے مزار ہیں ایک ٹبہ پر حضرت صفدان کا مزار ہے جو حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈ شریف نے تعمیر کروایا تھا اب ریحان کے نوجوانوں کی کوششوں سے دو تین لاکھ روپے سے از سر نو تعمیر ہوا ہے ریحان میں چار 9 گز لمبے مزار ہیں ایک ٹبہ پر حضرت صفدان کا مزار ہے ، یہاں قدیمی بوہڑ کا درخت ہے جو دو کنال رقبہ میں پھیلا ہوا ہے دوسرے ٹبہ پر دو نو گز لمبے مزار ہیں ایک دیہہ کے جانب جنوب 9 گز مزار ہے ، حافظ شمس الدین کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام صفدان ہے دوسرے مزار پختہ ہیں ان ٹبوں ٹیلوں پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں

marfat.com

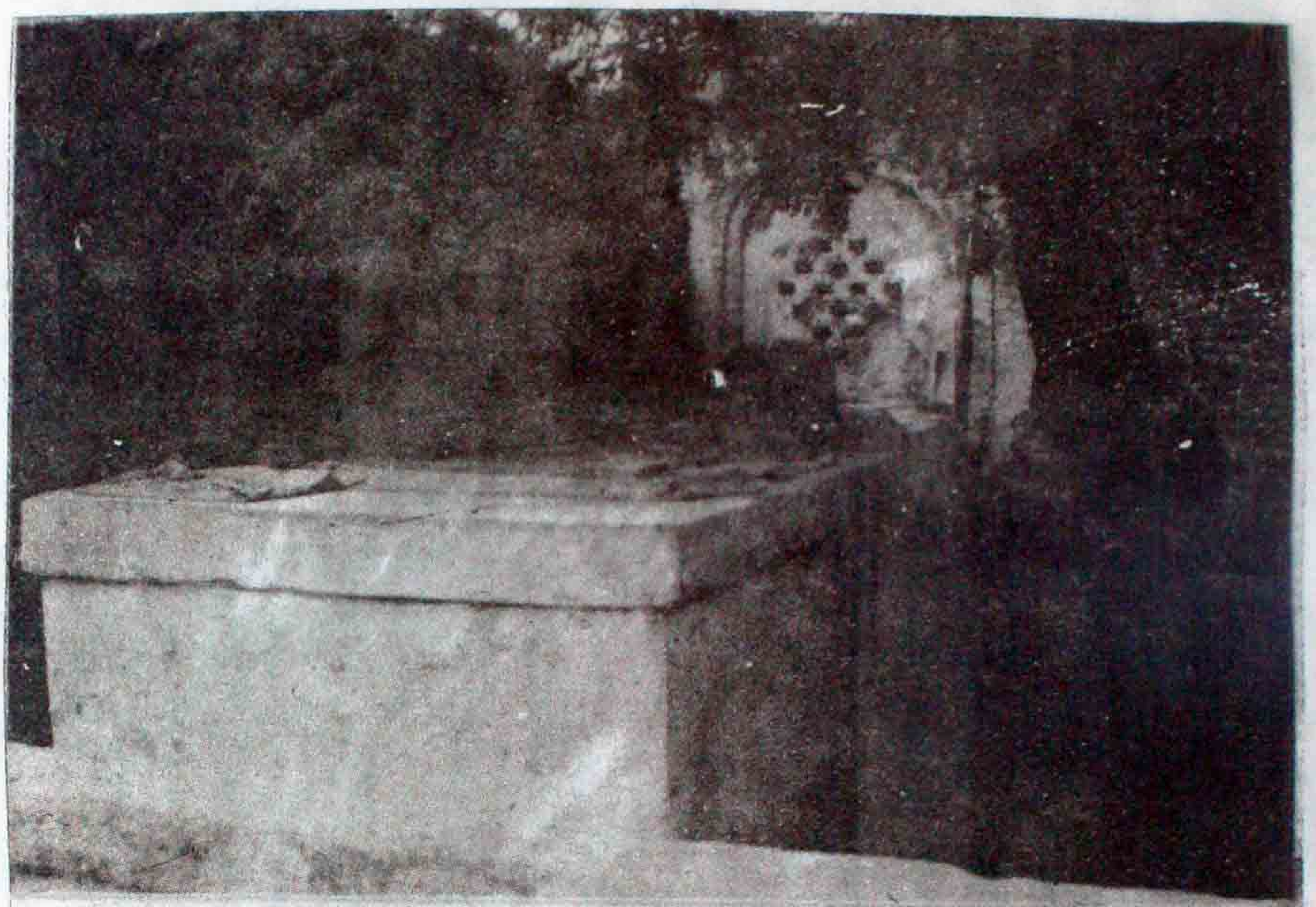

ٹانڈہ میں 9 گز لمبا مزار

گجرات سے بیس میل دور ٹانڈہ میں یہ قبر ہے جس کی لمبائی 9 گز ہے چار دیواری تعمیر کی گئی ہے قبر پختہ تعمیر کی گئی ہے جانب شمال ایک دیورا ہے جس میں استعمال ہونے والی انیٹیں مغلیہ دور کی معلوم ہوتی ہیں ایک سکھ کے ہاتھ گل سڑ گئے وہ باقاعدگی سے آپ کے مزار پر حاضری دیتا تھا ایک روز خواب میں آپ نے فرمایا روٹیاں پکا کر کتوں کے آگے ڈال دو ہاتھ بازو ٹھیک ہو جائیں گے چنانچہ اس نے ایسا کیا اور شفا پا گیا اور راہ راست پر آ گیا ٹانڈہ ایک قدیمی قصبہ ہے ماضی میں یہاں تجارتی قافلے قیام کیا کرتے تھے سکھوں کے دور کی عمارتیں خاص کر ہائی سکول مشہور ہے۔ ٹانڈہ کے گردو نواح میں کافی 9 گز لمبی قبریں ہیں ٹانڈہ کے چاروں طرف برساتی نالے ہیں ماضی میں شمالی مشرقی خطہ میں ٹانڈہ کی اہمیت بہت زیادہ تھی

marfat.com

موضع ڈب ضلع گجرات کے وسط میں 9 گز لمبا مزار

موضع ڈب دریائے توی کے کنارے ایک بلند و بالا ٹیلے پر واقع ہے ۔ اس کے چاروں طرف زرعی زمینیں ہیں اور یہاں دو تین کے لگ بھگ لمبی قبریں ہیں جو بلند ٹبوں پر ہیں ماضی میں اس علاقہ کی خاصی اہمیت تھی اب بھی موضع ڈب کی آبادی تک جانے کے لیے کافی بلندی پر چڑھنا پڑتا ہے ۔ اس کے جانب مشرق ایک بلند ٹبہ پر 9 گز لمبا مزار ہے ۔ مغرب کی جانب بھی 9 گز لمبا مزار ہے ۔ اور مشرق کی جانب بھی کئی 9 گز لمبی قبریں ہیں ۔ او ران لمبی قبروں کا سلسلہ مناور آزاد کشمیر تک پھیلا ہوا ہے ۔ دریائے توی کے کنارے کے ساتھ ساتھ کبھی ایک بہت بڑی کچی سڑک ہوا کرتی تھی اکبر بادشاہ کے دور میں بھی موضع ڈب کو از سر نو آباد کیا گیا ڈب کے جانب مشرق دریائے توی بہتا ہے ڈب کو جانے کے لیے ٹانڈہ سے سڑک جاتی ہے

marfat.com

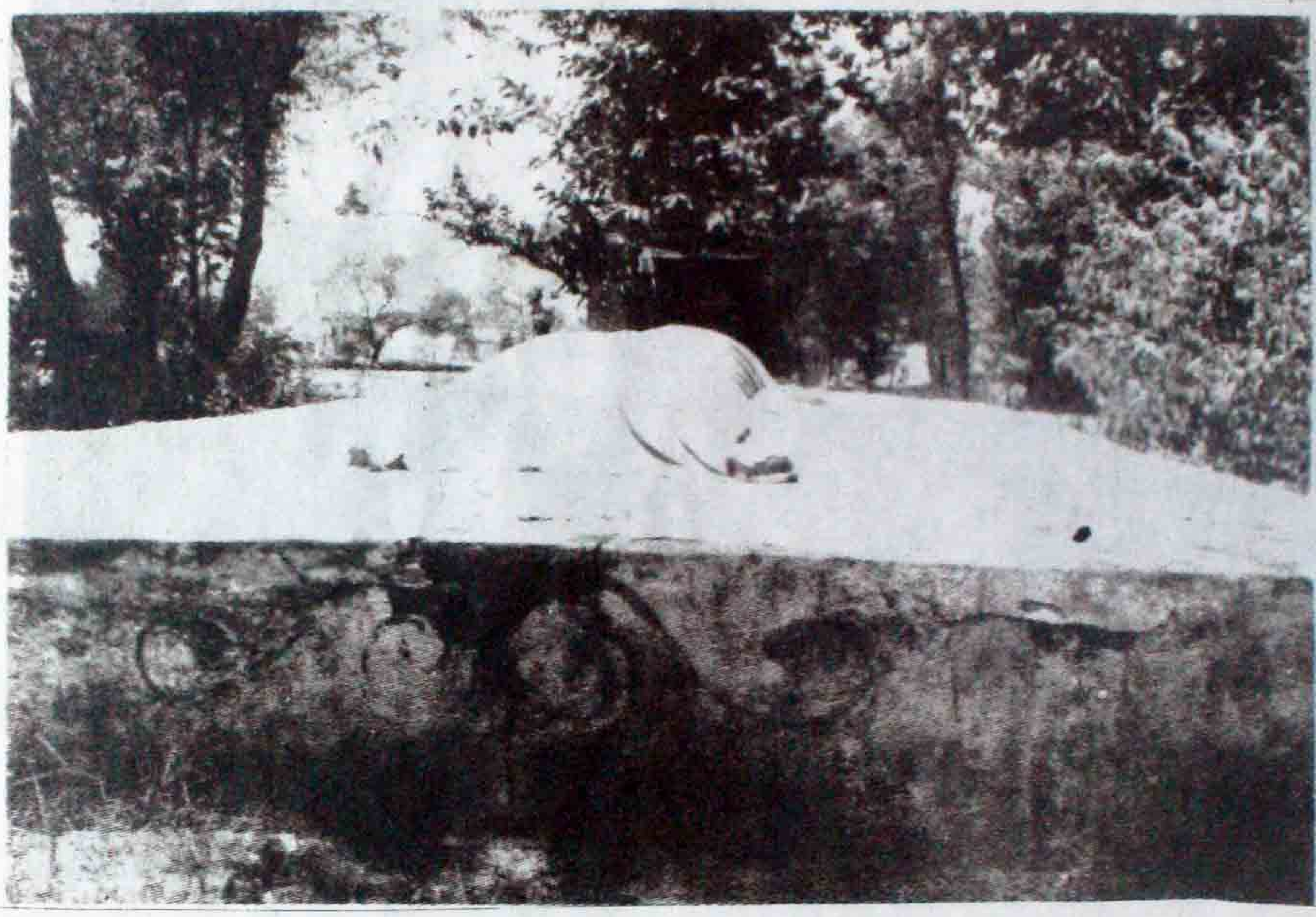

ڈالیہ کے قریب نو گز لمبا مزار

یہ مزار ڈالیہ کے جانب شمال سکول کے قریب ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے ۔ پختہ تعمیر ہے یہ گاؤں یونین کونسل سرخ پور میں ہے اور دریائے توی کے قریب ہے بلند بالا ٹیلہ ٹبہ پہ ہے مقامی روایات کے مطابق دریائے توی اس گاؤں کے قریب بہتا تھا اب دریا نے اپنا رخ موڑ لیا ہے اور مشرق کی طرف بہہ رہا ہے گاؤں ڈالیہ ڈب کے قریب ہے صرف درمیان ایک برساتی نالہ ہے عموماً یہ ڈب ڈالیہ کے نام سے پکارہ جاتا ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 334 کے مطابق صاحب مزار کا نام سموآئیل ہے

marfat.com

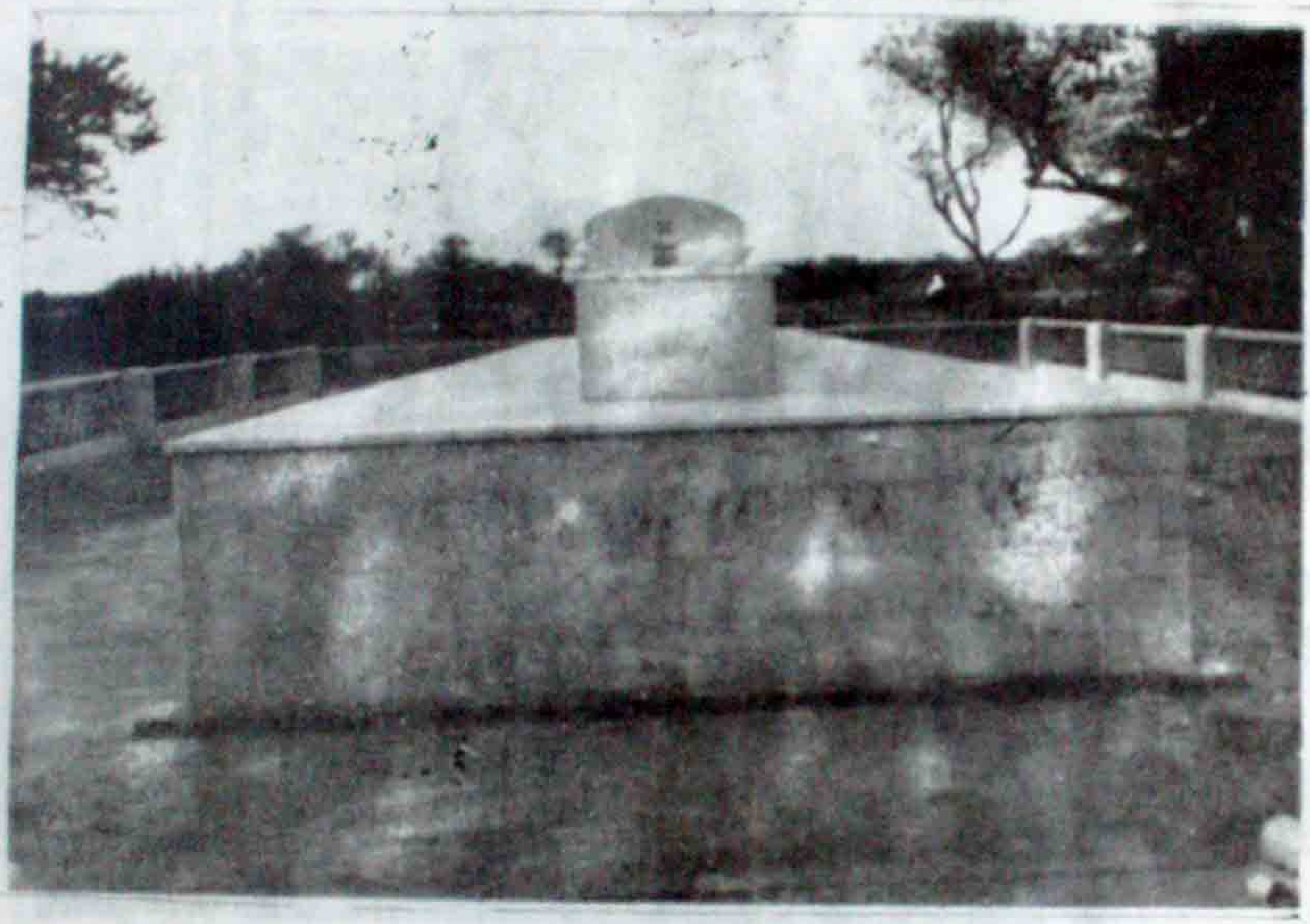

گجراں موسی حجازیؒ کا 9 گز لمبا مزار

گجرات ہیڈ مرالہ روڈ پر موضع گجراں کے قریب حضرت موسی حجازیؒ کا مزار ہے ۔ مزار تک جانے کے لیے کچا راستہ ہے ۔ مزار کی لمبائی 22 گز ہے ۔ قریب ہی مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے ۔ یہ مزار بھی حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈڑ شریف نے تعمیر کروایا پہلے پہلے مزار پختہ تعمیر کیا گیا تھا ۔ حالیہ دنوں آپ کے پوتے پیر یوسف صاحب نے سفید سنگ مرمر سے تعمیر کرایا ہے ۔ مزار پر لاگت دو لاکھ کے قریب آئی ہے ۔ آپ کا سلسلہ حضرت یعقوبؑ سے ملتا ہے ۔ موضع ریحان میں آپ کے بھائی حضرت صفدانؒ کا مزار ہے ۔ حضرت خواجہ گوہر الدین یہاں اکثر و بیشتر حاضری دیا کرتے ۔ کئی کئی روز یہاں قیام کرتے گردونواح کی آبادی اور اہل نظر یہاں عقیدت سے حاضری دیتے ہیں

marfat.com

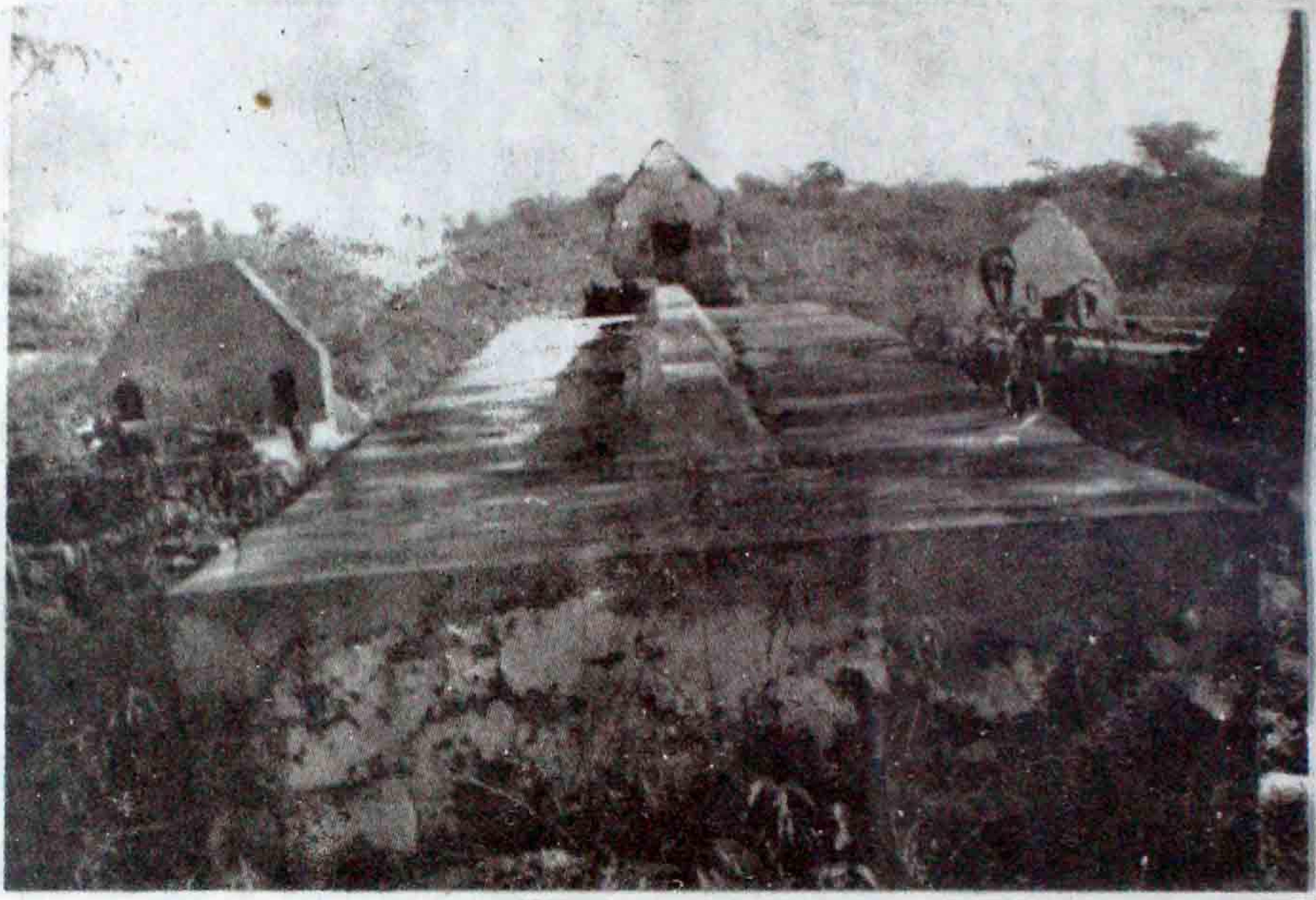

کوری شریف کے ٹبہ پر دوسرا نو گز لمبا مزار

دریائے چناب کے کنارے کوری شریف میں یہ دوسرا نو گز لمبا مزار ہے جو ایک بلند بالا ٹبے اور خاردار جھاڑیوں میں واقع ہے ماضی میں کوری کو بہت اہمیت حاصل رہی بہلول پور کے پتن کے نزدیک ہونے کی وجہ سے یہاں تجارتی قافلے گزرتے اور یہ علاقہ حملہ آوروں کی آماجگاہ بنا رہا جس قبرستان میں یہ نو گز خانقاہیں ہیں بہت بڑا قبرستان ہے اسی قبرستان میں سادات برادری کے بزرگ سید نظام الدین کا مزار بھی ہے جن کی اولاد معین الدین پور ، جمال پور اور مدینہ میں آباد ہے

marfat.com

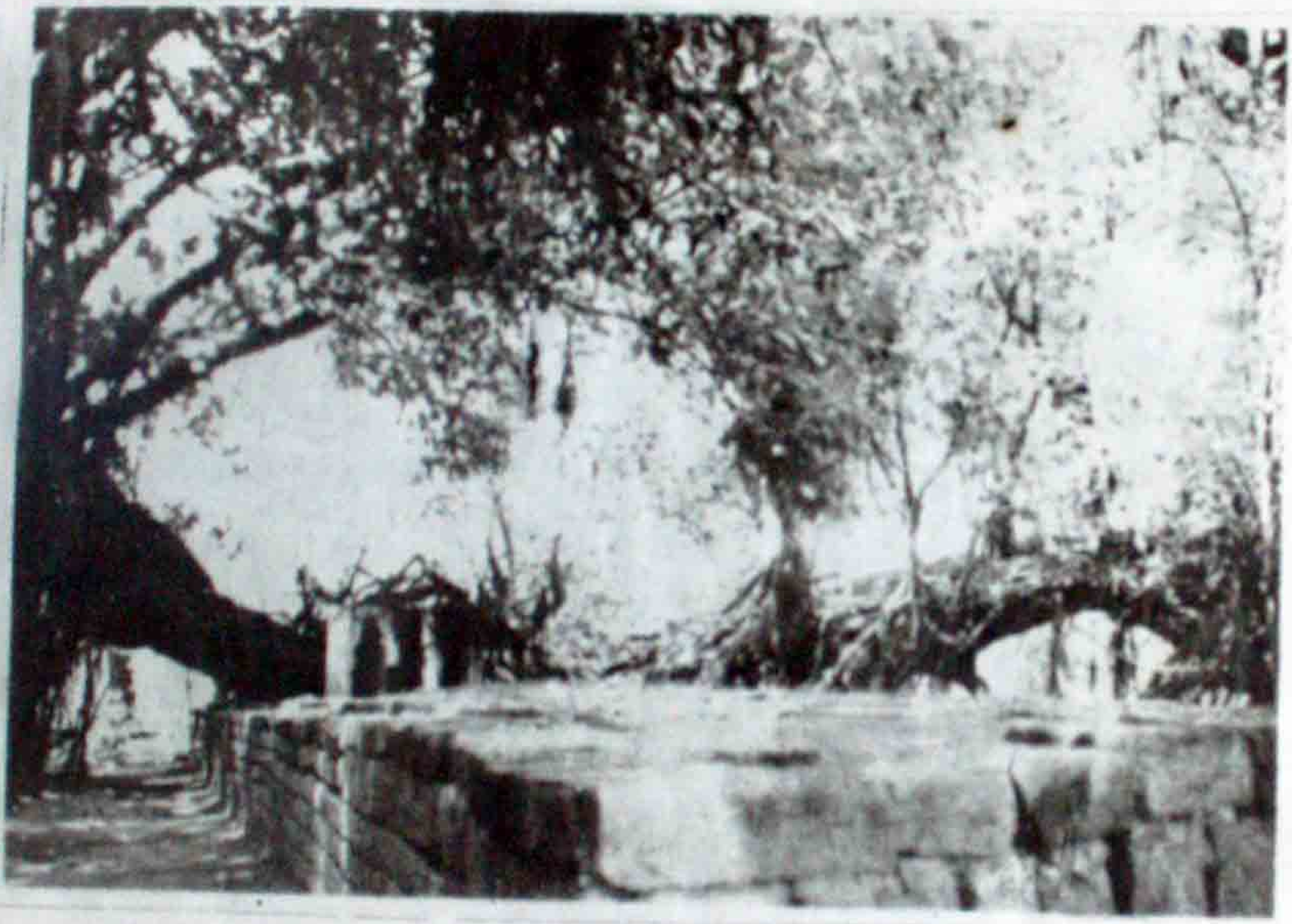

دریائے توی کے کنارے رنگڑہ برملہ میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار دریائے توی کے کنارے موضع برملہ میں واقع ہے یہ خطہ مون سون ہواؤں اور بارشوں کی وجہ سے خوشحال رہا یہاں قدم قدم پر پانی کے ذخائر موجود ہیں میدانی علاقہ ہونے کی وجہ سے اجناس کی پیداوار اور مال مویشی کی فراوانی رہی یہ مزار بلند ٹبہ پہ ہے برگد (بوہڑ) کے بڑے بڑے قد آور درخت ہیں ٹبہ کے اردگرد کئی فٹ زمین بارشوں کے پانی کی وجہ سے بہہ چکی ہے لیکن ٹبہ اور مزار صحیح سلامت ہے مزار تک جانے کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے درختوں کی ٹہنیوں کے سہارے مزار تک رسائی ہو سکتی ہے خار دار جھاڑیوں اور قد آور درختوں کی وجہ سے مزار محفوظ مقام پر ہے اہل نظر یہاں حاضری دیتے رہتے ہیں۔

marfat.com

ہیڈ مرالہ کے قریب کوری میں 9 گز لمبے مزار

کوری شریف کا قصبہ دریائے چناب کے کنارے واقع ہے ماضی میں کوری بہلول پور کے پتن کو خاصی اہمیت حاصل رہی ہے ۔ مشرق وسطی اور کشمیر کی طرف سے آنے والے تجارتی قافلے اور شاہی لشکر یہاں قیام کرتے بہلول پور کو بہلول لودھی

نے آباد کیا تزک بابری میں بابر بادشاہ نے بہلول پور کا ذکر کیا ہے ۔ کوری کی سابقہ آبادی ایک بلند بالا ٹیلہ پر واقع ہے ۔ کوری میں 9 گز لمبا مزار ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام بلوان ہے ۔ یہ مزار قبرستان میں خاردار جھاڑیوں میں واقع ہے ۔ سادات برادری کے سربراہ حضرت نظام الدین کا روضہ بھی یہیں ہے ۔ علاوہ ازیں ملک کھوکھر برادری کے بڑے سردار ملک یسرس کی قبر بھی یہیں ہے ۔ جو سکندر اعظم کے وقت ہو گذرے ہیں اور جموں کے حکمران کی لڑکی سے شادی شدہ تھے

marfat.com

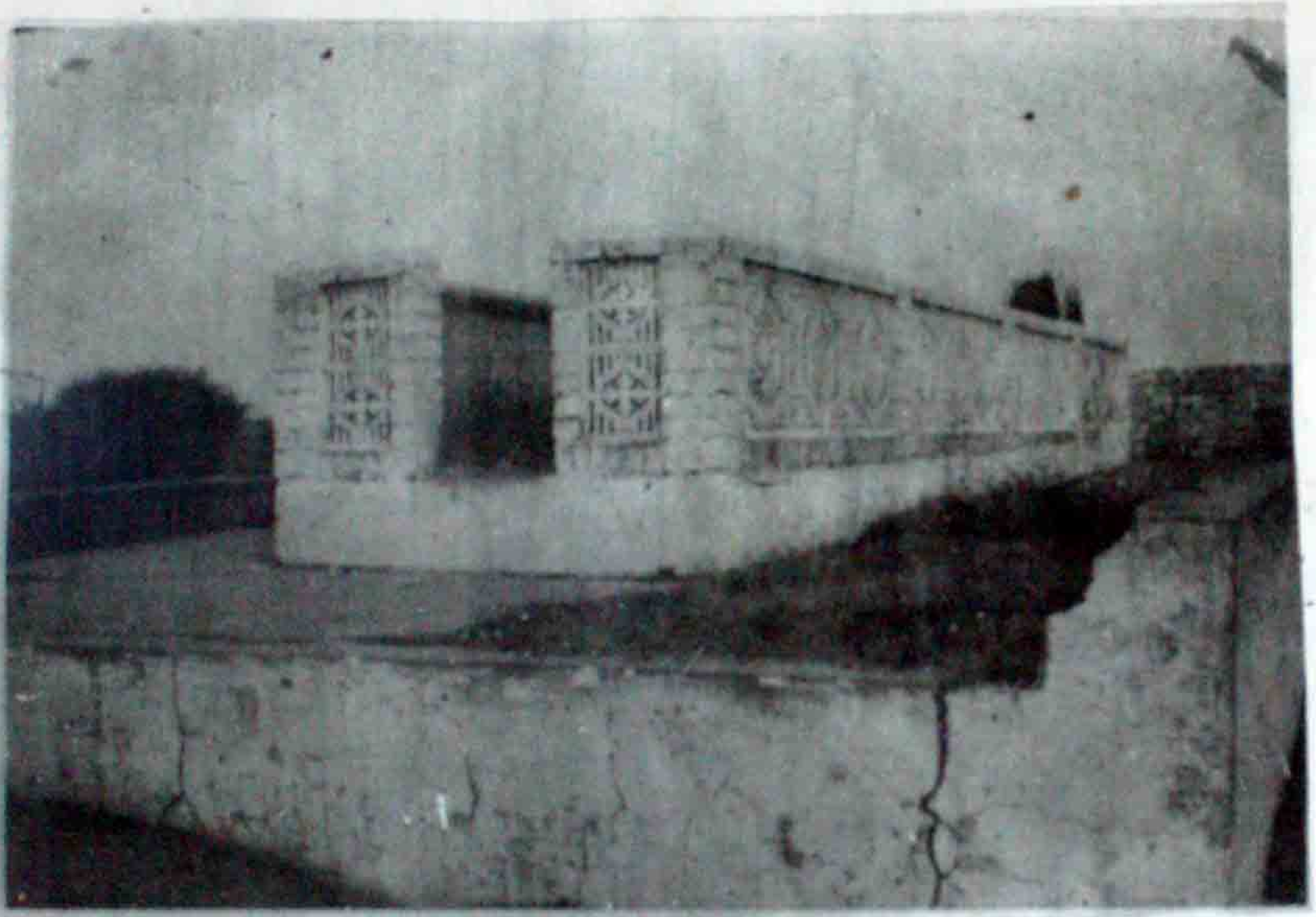

ریحان میں نو گز لمبے مزارات

ریحان ایک قدیمی قصبہ ہے گاؤں کے جانب شمال دو بلند ٹبے ٹیلے ہی ایک ٹبے پر حضرت صفدانؒ کا مزار ہے ، جو حالیہ دنوں اہل دیہہ نے لاکھوں روپے خرچ کر کے پختہ تعمیر کروایا دوسرے ٹبے پر دو قبریں ہیں ان میں ایک پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے اس ٹبے پر کھڑے ہو کر چاروں طرف ہر قسم کی نقل وحرکت دیکھی جا سکتی ہے ، اس ٹبہ سے پرانے برتنوں کے ٹکڑے ملتے ہیں۔

ریحان میں پانچ قدیمی مزارات ہیں ایک مزار میں صاحب مزار کا نام صفدانؒ ہے حافظ صاحب کے قلمی نسخہ کے مطابق دوسرے صاحب مزار کا نام شمسائیل ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں تیرے صاحب مزار کا نام ساساھام ہے یہ بھی حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بتائے گئے ہیں چوتھے مزار میں صاحب مزار کا نام سرسیا ہے غازی کی علامت درج ہے پانچویں مزار میں صاحب مزار کا نام ہرسیا ہے دو نام ملتے جلتے ہیں سرسیا اور ہرسیا گویا قدیمی دور میں بھی ملتے جلتے نام رکھے جاتے تھے

marfat.com

بہلول پور کے جنگلات میں نو گز لمبا مزار صاحب مزار کا نام ملک ہمزہ نوش ہے

بہلول پور ایک قدیمی قصبہ ہے، جو دریائے چناب کے کنارے واقع ہے ماضی میں یہ بہت بڑا تجارتی قصبہ تھا تجارتی و شاہی قافلے یہاں ٹھہرتے ہیں بہلول لودھی نے بہلول پور کو آباد کیا شہنشاہ بابر نے تزک بابری میں بہلول پور کا ذکر کیا ہے بہت بڑا پتن رہا ہے، برصغیر میں داخل ہونے کے لیے یہی پتن استعمال کیا جاتا تھا بہلول پور کے جنگل میں نو گز لمبا مزار ہے جو پیر حمد قندھاری کے نام سے مشہور ہے مزار پختہ تعمیر ہے حافظ شمس الدین گلیانوی نے اپنے علم کشف القبور کے ذریعے صاحب مزار کا نام ملک ہمزہ نوش بتایا ہے جو قلمی نسخہ کے صفحہ 325 نمبر شمار 368 درج ہے یہ مزار جنگل بیابان میں ہے

marfat.com

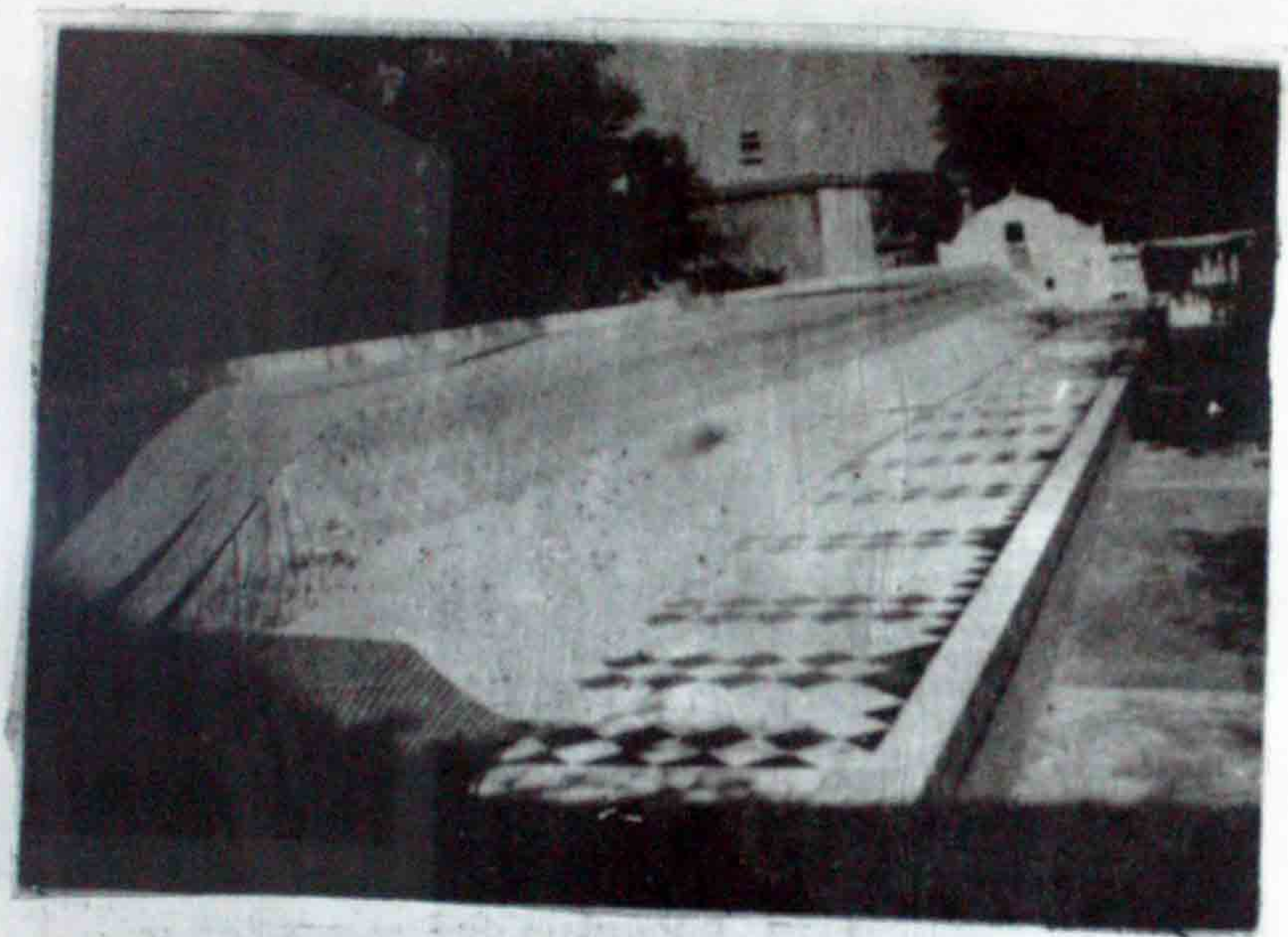

جسو سرائے نزد چک کمالہ میں حضرت نعما طوش ؒ کا
22 گز لمبا مزار

چک کمالہ کے قریب ڈوبہ جسو سرائے میں حضرت نعما طوش ؒ کا مزار ہے ۔ مزار کی لمبائی 22 گز ہے ۔ یہ مزار بھی حضرت خواجہ گوہر الدین جینڈ ڑ شریف نے تعمیر کروایا ۔ آپ نے مزار کی نشاندہی فرمائی اور کہا 7/8 فٹ مٹی کھودی جائے جب مٹی ہٹائی گئی تو نیچے چار دیوار مزار مکمل طور پر پایا چنانچہ ان ہی بنیادوں پر مزار کی تعمیر کی گئی ۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم ؑ سے جا ملتا ہے ۔ آپ مرسل ہیں حاجی فرمان یہاں عرصہ سے قیام پذیر ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ قریب مسجد بھی پختہ تعمیر ہے ۔ مزار خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے چار دیواری بھی ہے ۔ سنگ مرمر کی نصب شدہ تختی پر یہ عبارت تحریر ہے ۔ عالم اسرار حضرت نعما طوش علیہ السلام سن تعمیر 1953 تحریر ہے ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت نعما طوش ؒ ہے

marfat.com

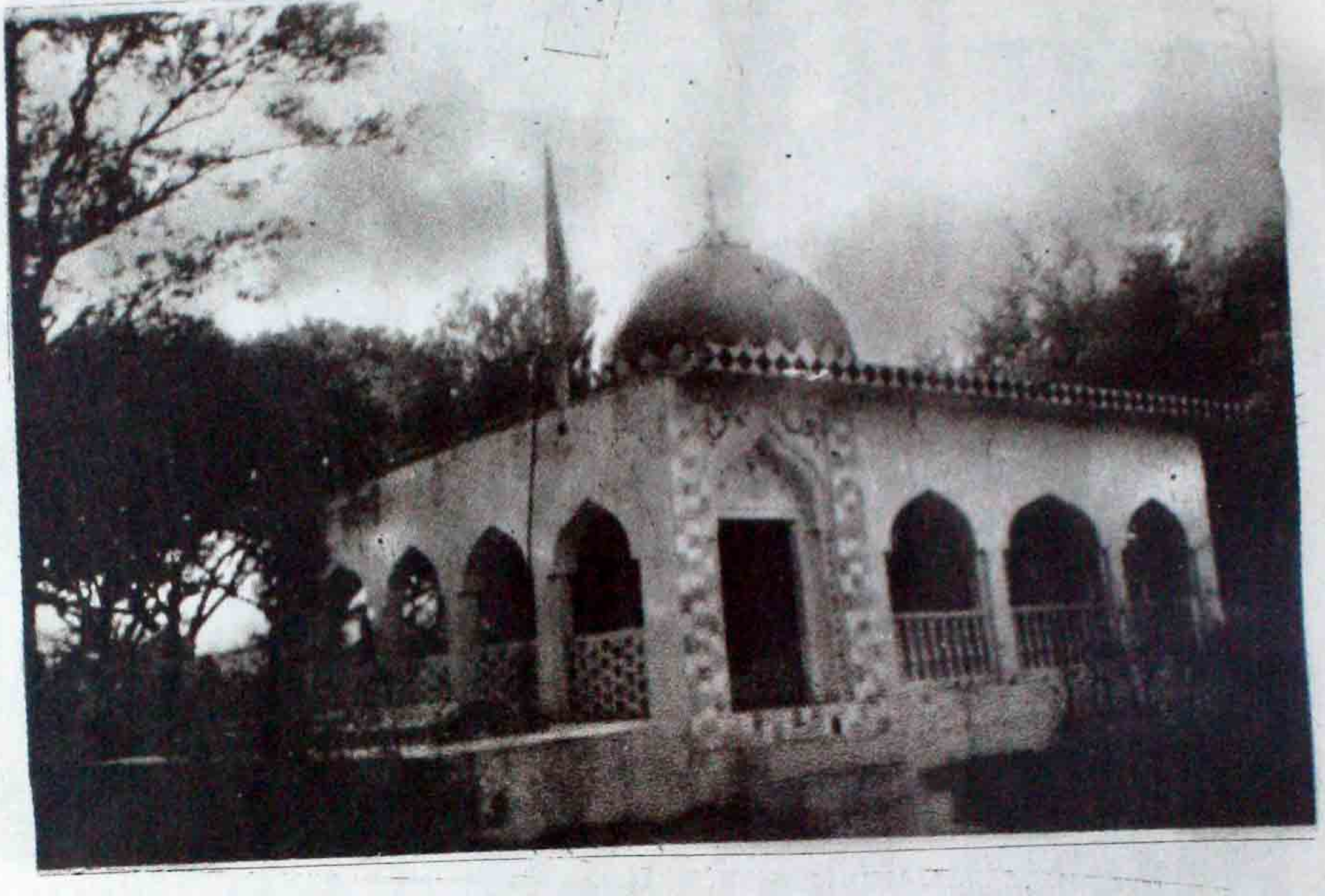

ملکی میں 9 گز لمبا مزار

تحصیل گجرات کا یہ آخری گاؤں جو ایک بلند بالا ٹیلے ٹبے ہے اس کے شمال کی طرف آزاد کشمیر اور مغرب کی جانب تحصیل کھاریاں شروع ہوتی ہے ملکی کے لیے اعوان شریف سے پختہ سڑک نکلتی ہے جو ملکی سے ہوتی ہوئی کوٹلہ کی طرف جانکلتی ہے کوٹلہ سے یہ گلیانہ کھاریاں ہیڈرسول کی طرف جاتی ہے اس کی ایک شاخ کشمیر بھمبر کی طرف جانکلتی ہے ملکی کا یہ بہت بڑا قبرستان جو کئی سو کنال رقبہ میں پھیلا ہوا ہے یہاں پانی کے بہت بڑے جوہڑ چھپڑ اور بوہڑ کے بہت بڑے قد آور قدیمی درخت ہیں اس قبرستان میں ایک مائی صاحبہ نے جو آنکھوں سے نابینا ہیں سالہا سال کی چلہ کشی کے بعد یہاں لنگر کا اہتمام کر رکھا ہے جہاں عرس اور گیارہویں شریف کا بھی اہتمام ہوتا ہے یہ مزار قبرستان کے جانب مشرق میں ہے جو پختہ تعمیر ہے اس پر یہ عبارت تحریر ہے مزار سنیل بابا، حافظ صاحب کے قلمی نسخہ کے مطابق ایک نو گز لمبا مزار ہے صاحب مزار کا نام شاہان ہے

marfat.com

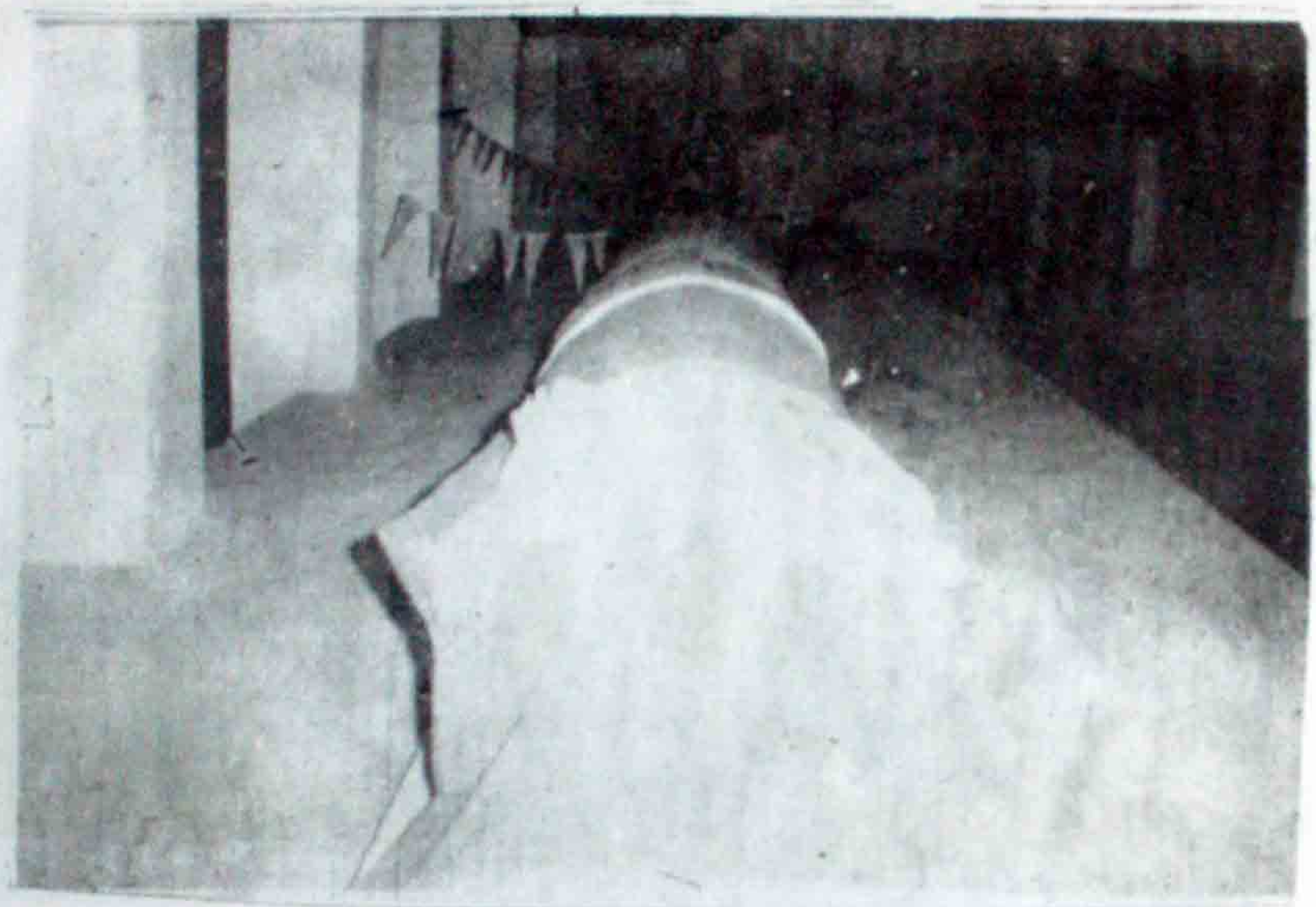

سرہالی کلاں میں 9 گز لمبا مزار

کڑیانوالہ کے قریب ایک قدیمی کچی سڑک جو معاور آزاد کشمیر سے نکل کر اعوان شریف سے ہوتی ہوئی کوٹلہ ارب علی خاں کو جاملتی ہے اس سڑک کے قریب بنگرانوالہ کے نزدیک مشہور قدیمی قصبہ سرہالی کلاں ہے اس قصبہ کے قبرستان میں 9 گز لمبا مزار ہے جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے اور چار دیواری کے علاوہ چھت بھی ہے جب مزار تعمیر کرنے کے لیے چند فٹ بنیادیں کھودی گئیں تو قبر کے آثار مل گئے اس بنیاد پر یہ روضہ تعمیر کیا گیا ہے، یہ مزار بلند ٹیلہ پر ہے برسات کے دنوں میں یہاں تنور ایک ہی لائن میں پائے گئے۔ دفن کرنے کا یہ طریقہ کار مصری تہذیب سے ملتا ہے گنج چوگانی میں حضرت طانوخ کا سلسلہ نسب حضرت یوسفؑ سے جا ملتا ہے ظاہر ہے یہاں مصری تہذیب کے آثار بھی پائے گئے ہوں گے۔ ٹبہ سے پرانے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ مٹی کے کھلونے اکثر ملتے رہتے ہیں مزار پر کوئی غیر شرعی حرکت نہیں ہوتی اس مزار پر عموماً جنات انسانی روپ میں آکر حاضری دیتے رہتے ہیں۔

marfat.com

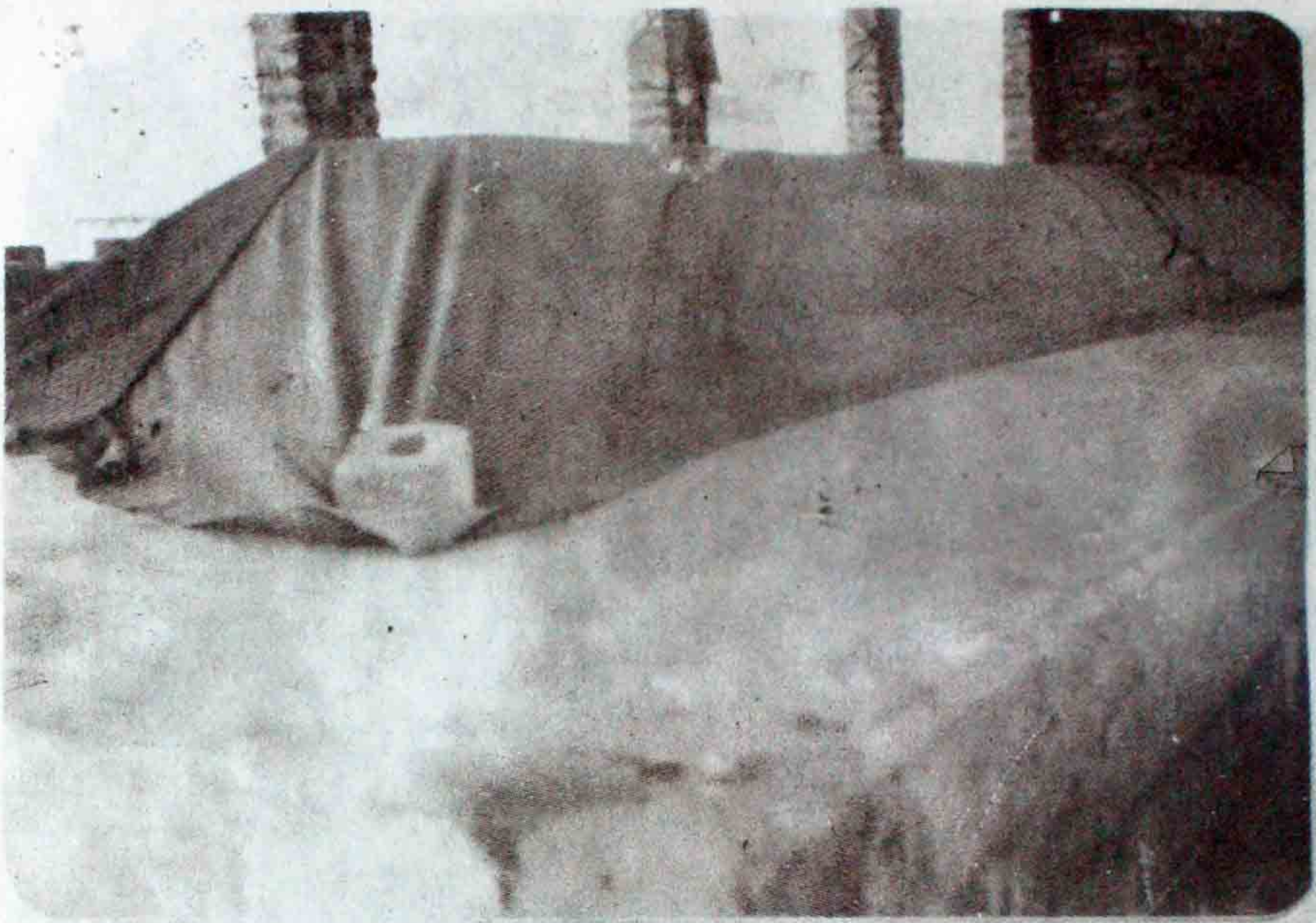

اعوان شریف میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار اعوان شریف گاؤں کے قبرستان میں ہے ۔ اس کی لمبائی 9 گز بتائی جاتی ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ اس کے اوپر چھت بھی ہے ۔ اعوان شریف کے چاروں طرف 9 گز لمبے مزارات ہیں ۔ جن کی لمبائی 9 گز کے قریب ہے یہ پختہ تعمیر ہیں بیشتر پر چھت بھی ڈالی ہوئی ہے ۔ اعوان شریف کے جانب شمال پہاڑیوں کے قریب چار پانچ لمبی قبریں ہیں ۔ اس طرح موضع آہی ، ملکی ، اعوان شریف ، گھرال ، خان پور کھوکھراں ، برنالہ کے قریب جلالپور صوبتیاں میں لمبے مزارات پائے جاتے ہیں ۔ انتہائی قدیمی دور میں برصغیر ایک خوشحال ملک تھا ۔ تجارتی قافلوں کے علاوہ یہاں اللہ کے نیک بندے بھی کفار کو راہ راست پر لانے کے لیے آتے رہے

marfat.com

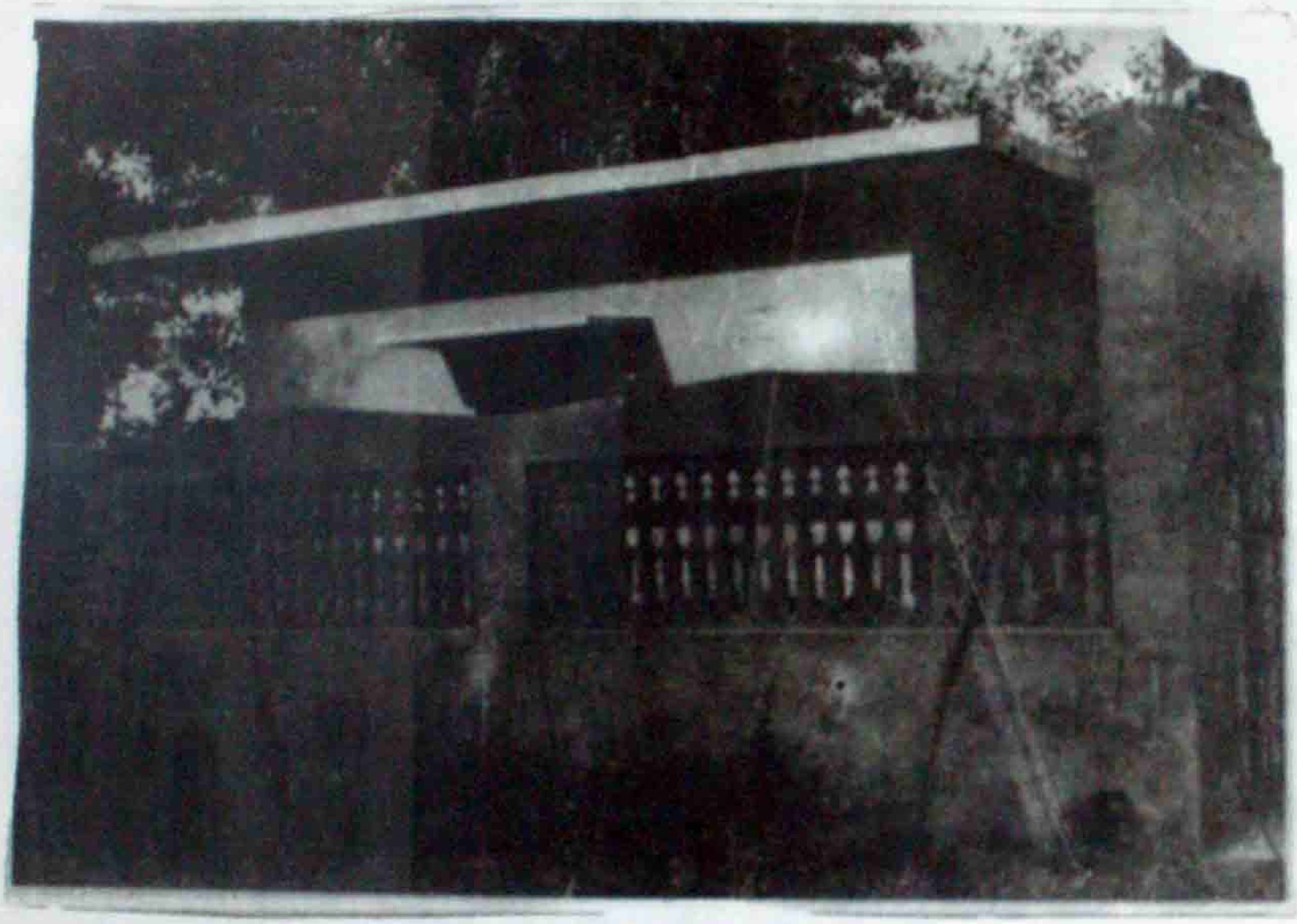

فتالیاں میں حضرت شمعون صاحب کا 9 گز لمبا مزار

یہ مزار کڑیانوالہ کے قریب گاؤں فتالیاں کے جانب مغرب برساتی نالہ کے کنارے پر واقع ہے مزار کے قریب بہت بڑا پرانا بوہڑ کا درخت ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ چار دیواری اور چھت بھی ہے ۔ مزار پر درویش ولی اللہ پیر نصیب شاہ صاحب چھالے شریف والے بھی حاضری دیتے رہے ۔ اور روحانی فیض حاصل کیا اور ماضی میں اونٹوں پر تجارتی قافلے جو کشمیر کی طرف جاتے تھے ۔ اپنے جان و مال کی حفاظت کے لیے اس مزار پر شب بسری کرتے یہاں ٹبے ٹیلے بھی پائے جاتے ہیں ۔ گردو نواح میں کئی نو گزی لمبی خانقاہیں بھی ہیں ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 332 کے مطابق صاحب مزار کا نام شمعون ہے ۔ گردونواح کے رہنے والے یہاں عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں ۔ ان کے مطابق اس مزار کی وجہ سے ہی علاقہ میں چوری وغیرہ نہیں ہوتی

marfat.com

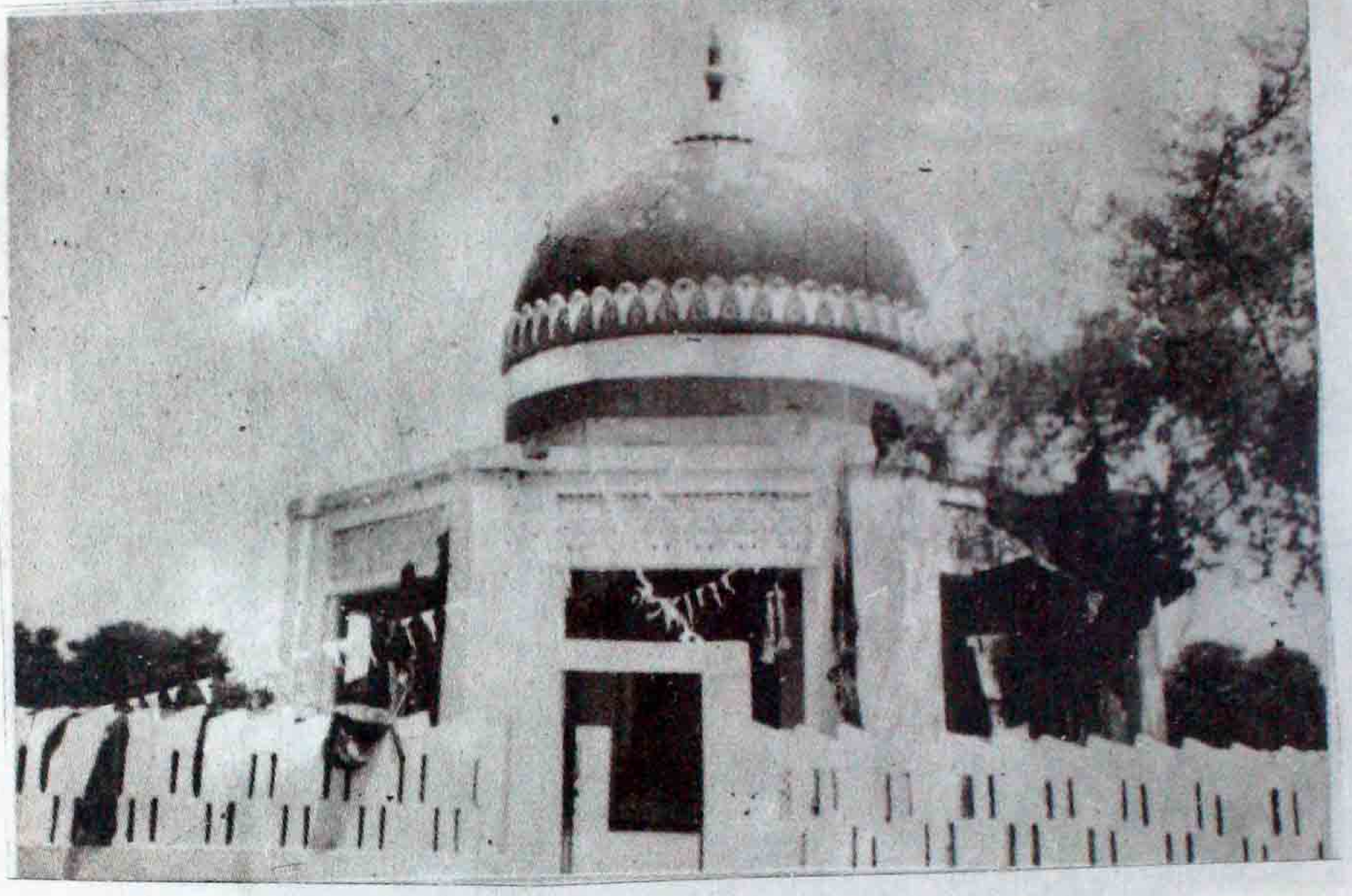

دلاور پور میں قدیمی مزار

دلاور پور کا مشہور قصبہ جلالپور صوبتیاں کوٹلہ کو ملانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس قصبہ میں حضرت شاہدولہ دریائی کی بیٹھک بھی ہے۔ اور یہاں ایک نوگز لمبا مزار بھی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں گردونواح خصوصی طور پر برساتی نالہ کے کنارے بھی کہیں پرانے مزارات ہیں۔ لیکن یہ مزار گاؤں کے قریب ہے اور ٹبے پر ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے دلاور پر میں جو نوگز لمبا مزار ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے مطابق 326 نمبر شمار 410 کے مطابق صاحب مزار کا نام آبی خلسا ہے۔ برصغیر کو مغرب سے ملانے والی یہ اہم سڑک تھی اس سڑک سے تجارتی قافلے حملہ آور اور اللہ کے نیک بندے گزرتے رہے۔ اس سڑک کے گردونواح حق و باطل کے کئی معرکے ہوئے اور اللہ کے نیک بندے راہ حق میں شہید ہوئے یا طبعی موت مرے، اس سڑک پر تھوڑے تھوڑے سے فاصلے پر کئی لمبی قبریں ہیں

marfat.com

دھمتھل کے قریب لاٹی پنڈی میں 9 گز لمبا مزار

کڑیانوالہ کے جانب مشرق ایک قدیمی سڑک جو دھمتھل سے ہوتی ہوئی گکھر چک بزرگ اور بڑیلہ شریف سے ہوتی ہوئی سرخ پور بہلول پور ہیڈ مرالہ کو جا ملتی ہے یہ مزار دھمتھل کے قریب لاٹی پنڈی کے رقبہ میں ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے مزار پختہ تعمیر ہے قریب زائرین کے آرام کے لیے مسافر خانہ باورچی خانہ مسجد بھی ہے آب نوشی کے لیے نلکہ بھی ہے اس رقبہ میں انتہائی قدیمی درختوں کے آثار پائے جاتے ہیں یہ مزار بھی ٹبہ ٹیلہ پر ہے گردونواح چند اور لمبی قبریں ہیں جو پختہ تعمیر ہیں اور اہالیان دیہہ پوری عقیدت سے یہاں حاضری دیتے ہیں اور مقامی روایات کو برقرار رکھا ہوا ہے اس سرسبز میدان کے قریب برساتی نالہ بھی بہتا ہے

marfat.com

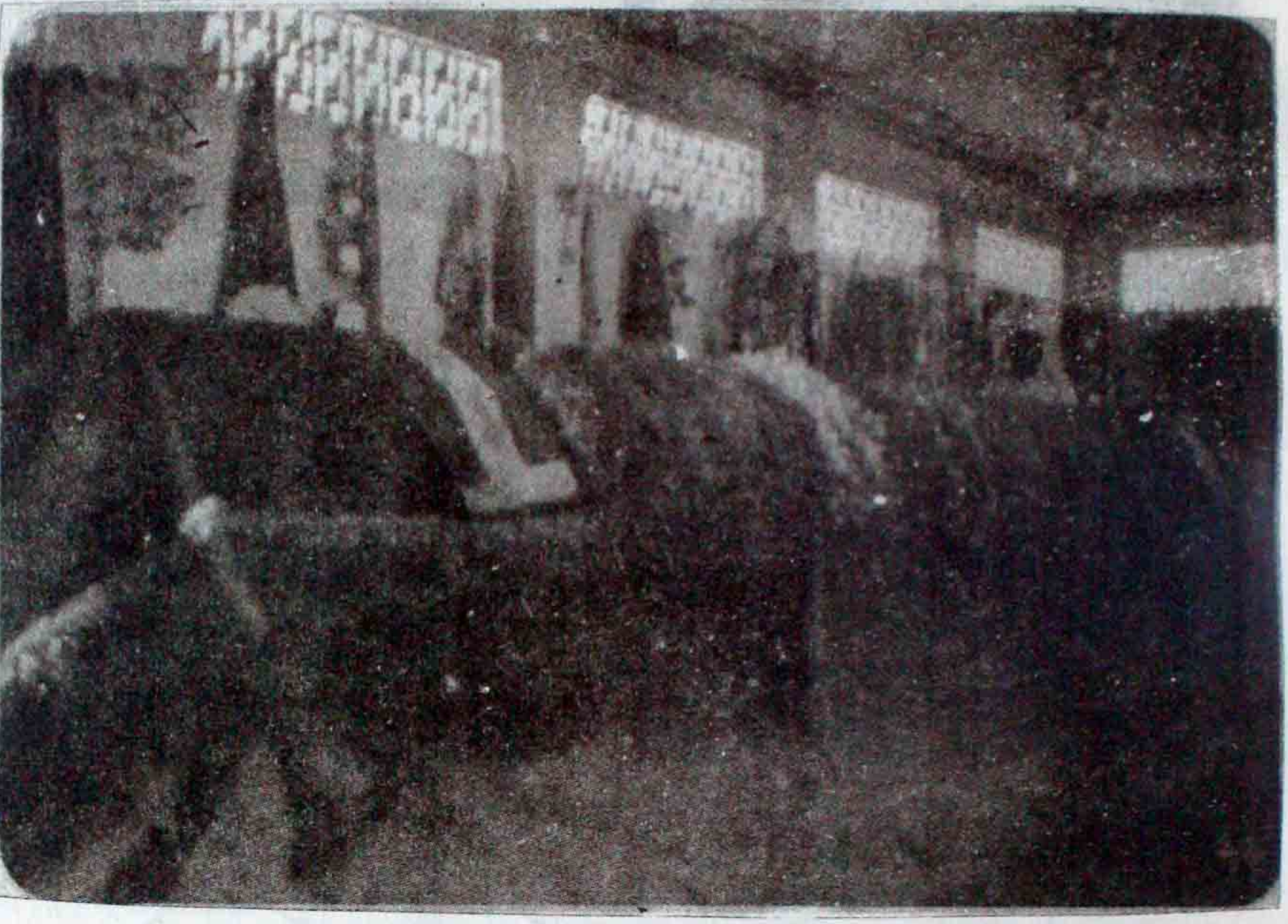

ہزارہ مغلاں میں 9 گز لمبا مزار

کڑیانوالہ سے جانب شمال مغرب چار سو کنال رقبہ میں حضرت سید موسی ولی کا مزار ہے ۔ مزار کی لمبائی 9 گز سے زیادہ ہے ۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ یہاں تین اور لمبے مزار بھی ہیں مزار کے گردونواح گھنے درخت ہیں حضرت پیر نصیب علی شاہ صاحب یہاں چلہ کشی کرتے رہے روحانیت کے متلاشی یہاں حاضری دیتے رہتے ہیں ۔ مزار کے گردونواح تباہ شدہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ یہاں پرانے سکے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں ۔ جابجا جلی ہوئی زمین اور راکھ کے آثار بھی پائے جاتے ہیں مزار پختہ تعمیر ہے ۔ چھت کے علاوہ چار دیواری بھی ہے ۔ اس مزار کو جانے کے لیے کڑیانوالہ سے سڑک جاتی ہے ۔ مون سون کی بارشوں کی وجہ سے یہ علاقہ ماضی میں خوشحال رہا اور انسانی آبادی کے آثار زمانہ قدیم سے پائے جاتے ہیں

marfat.com

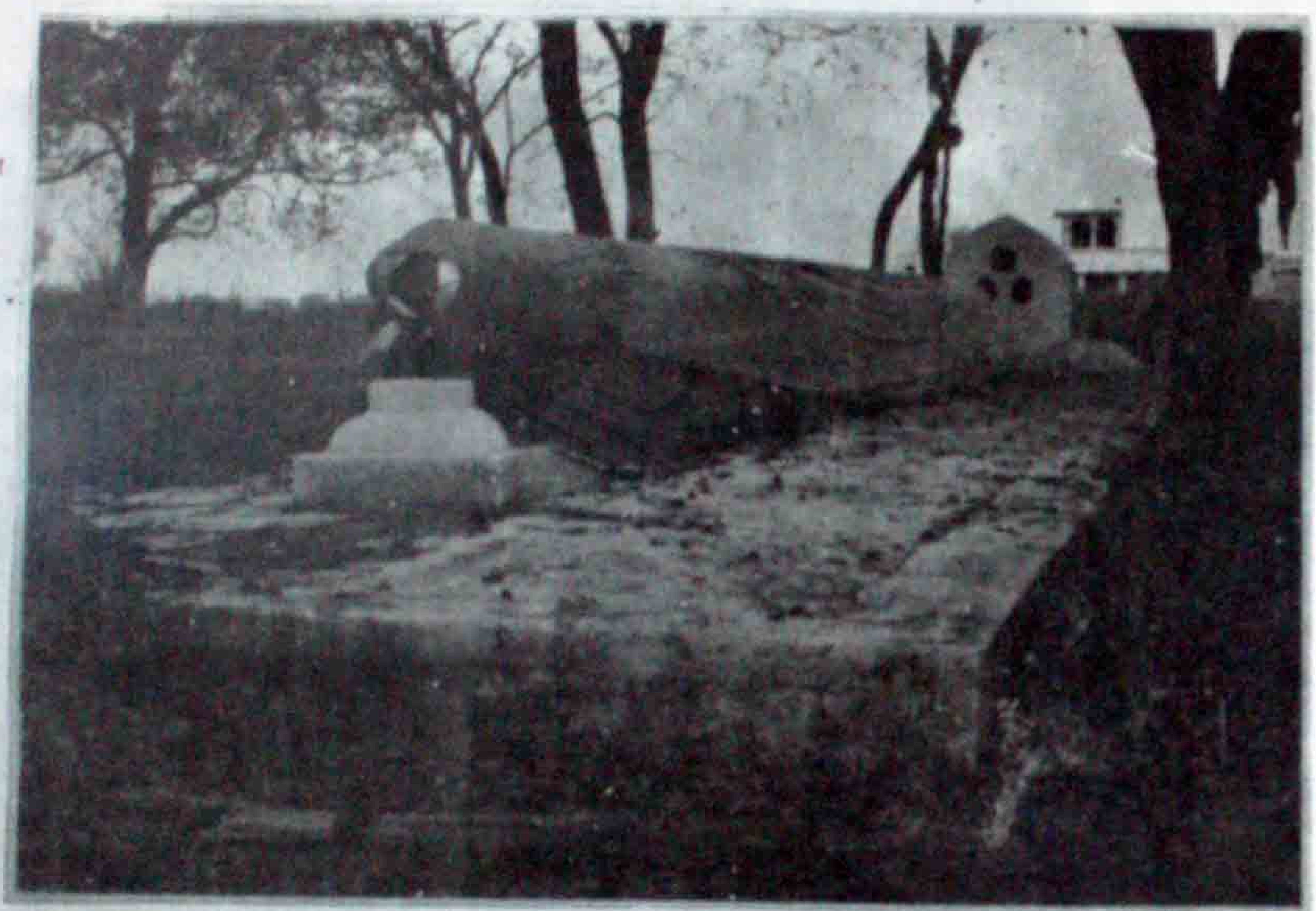

چھچھیاں شمس میں 9 گز لمبا مزار صاحب مزار کا نام مرعان ہے

چھچھیاں شمس اعوان شریف روڈ پر جھانس نزد فتح پور کے قریب ہے یہ مزار قبرستان میں ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے جو پختہ تعمیر ہے اہل دیہہ گردونواح کے لوگ عقیدت سے حاضری دیتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام "مرعان" ہے ماضی میں اس قبصہ کو ایک تجارتی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے خاصی اہمیت حاصل رہی حافظ شمس الدین اکثر بیشتر یہاں حاضری دیتے رہے یہاں حاضر ہونے والوں کو من کی مرادیں ملتی ہیں دینی دنیاوی فیض بھی ملتا ہے اس صفحہ کے حاشیہ کے دائیں جانب تحریر درج ہے اسماء المرسلین کہ ہر ایک اصحابی سلیمان علیہ السلام غازی شدہ اند لیکن بعداز انتقال سلیمان علیہ السلام مدت پندرہ سال در حرب عظیم در ملک ہند افغانستان شہید شدند

marfat.com

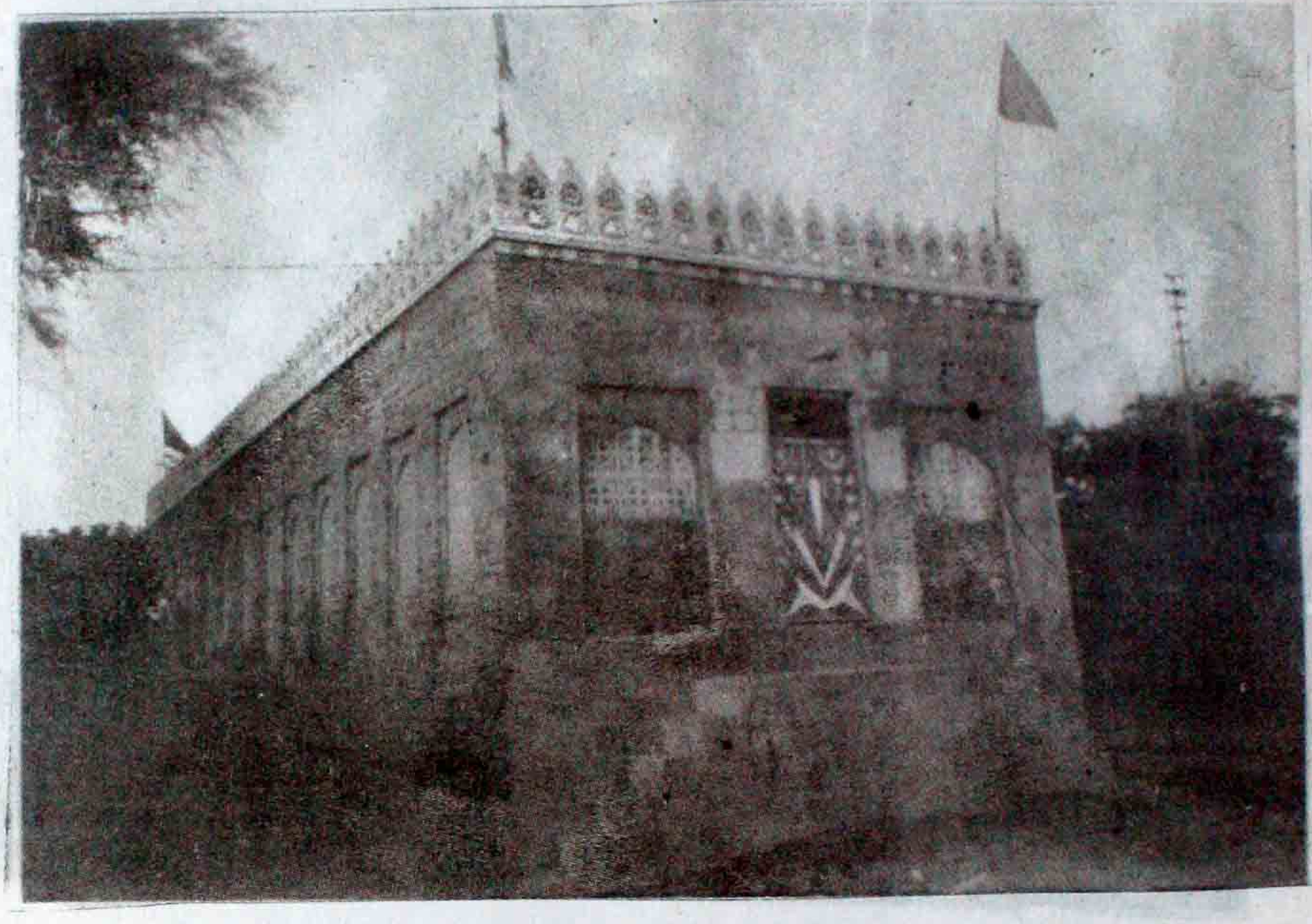

پھانبڑا میں 9 گز لمبا مزار

یہ گاؤں کرڑیانوالہ کے قریب واقع ہے اس گاؤں کے ارد گرد کئی روحانی مقام ہیں اور یہاں گردو نواح میں کئی 9 گز لمبی قبریں ہیں حالیہ دنوں یہ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے ، ایک بزرگ ہستی نے قبر کی نشاندہی کی اور کشف القبور کے علم سے قبر کی حد بندی کی اہالیان دیہہ نے یہ مزار پوری عقیدت سے پختہ تعمیر کروایا ہے یہ گاؤں کرڑیانوالہ سے جانب شمال مغرب واقع ہے مزار پر چھت بھی ہے اور قدرے بلند ٹبہ پر واقع ہے ۔ پھانبڑا کے جانب مشرق برساتی نالہ بہتا ہے یہ گاؤں قدیمی معلوم ہوتا ہے یہاں گردونواح کئی لمبی قبریں ہیں

marfat.com

کڑیانوالہ کے قریب لوسر میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار لوسر کے قریب جانب مغرب واقع ہے ۔ مزارات دو ہیں جو نو گز سے زیادہ لمبے ہیں ۔ عرف عام میں انہیں جھنڈ پیر کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ ایسے لمبے مزارات اور مٹی ٹیلے گردونواح میں بہت زیادہ پائے جاتے ہیں مزار کے قریب مسجد بھی تعمیر ہے ۔ دیہہ ہذا کی ایک عورت نے منت مانی تھی کہ اس کی مراد پوری ہو گی تو مزار پختہ تعمیر کرا دے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا مائی صاحبہ کی مرادیں پوری ہوئیں اور انہوں نے مزار پختہ تعمیر کرا دیا ہے ۔ یہ علاقہ اس لیے بھی روحانی ہے کہ اس کے جانب مشرق آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف اور لوسر میں حافظ صاحب کا بہت قدیمی مزار ہے ۔ دیہہ ہذا میں بھی پیروں فقیروں کے مزارات ہیں ۔ دونوں مزارات پختہ تعمیر ہیں ۔ گردونواح کے لوگ پوری عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں ایسے مزارات کا سلسلہ قرب و جوار میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے

marfat.com

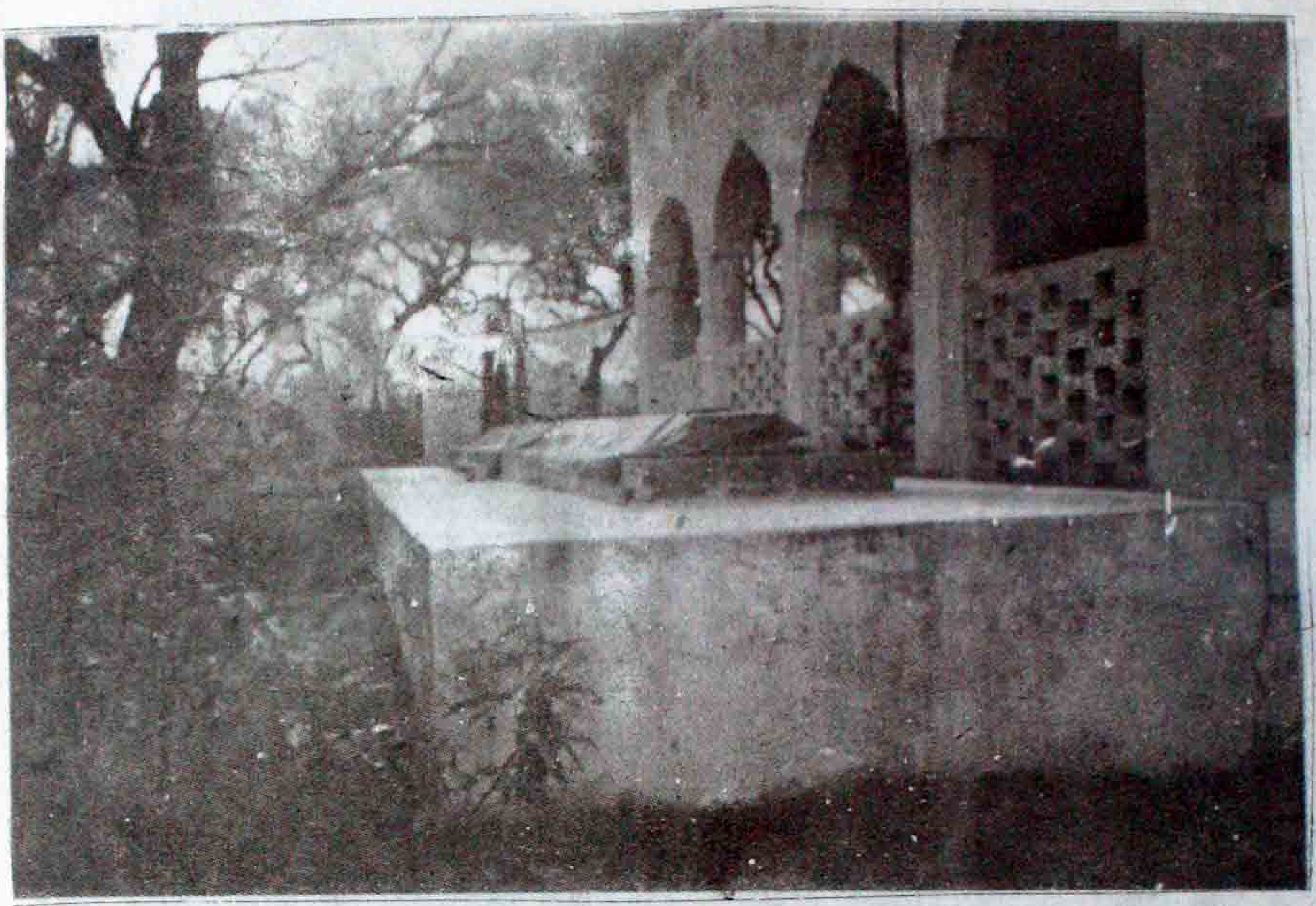

ملکی میں حضرت شاھانؒ کا 9 گز لمبا مزار

یہ مزار تحصیل گجرات کے آخری گاؤں ملکی میں ہے ۔ یہاں گردونواح میں کئی اور نوگز لمبی خانقاہیں ہیں جن کے ارد گرد گھنے درخت ہیں قریب ہی پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ۔ گاؤں ملکی سے گزرنے والی سڑک کوٹلہ ارب علی خاں سے مل کر گلیانہ سے ہوتی ہوئی ڈنگہ اور ہیڈ رسول کی طرف جا نکلتی ہے ۔ ملکی میں بہت بڑا قبرستان ہے ۔ یہاں 9 گز لمبی قبر ہے ۔ قبرستان میں چیل کے علاوہ بڑے بڑے پیپل اور بوہڑ کے قدیمی درخت ہیں ۔ حضرت حافظ شمس الدین گلیانوی کے شجرہ صفحہ نمبر 334 میں صاحب مزار کا نام شاھانؒ ہے ۔ غازی خلیفہ کا لقب دیا گیا ہے ۔ ملکی کو اعوان شریف سے سڑک جاتی ہے ۔ یہ مزار گھنے جنگلوں میں ہے ۔ اس مزار کے علاوہ کئی اور قدیمی مزار بھی ہیں

marfat.com

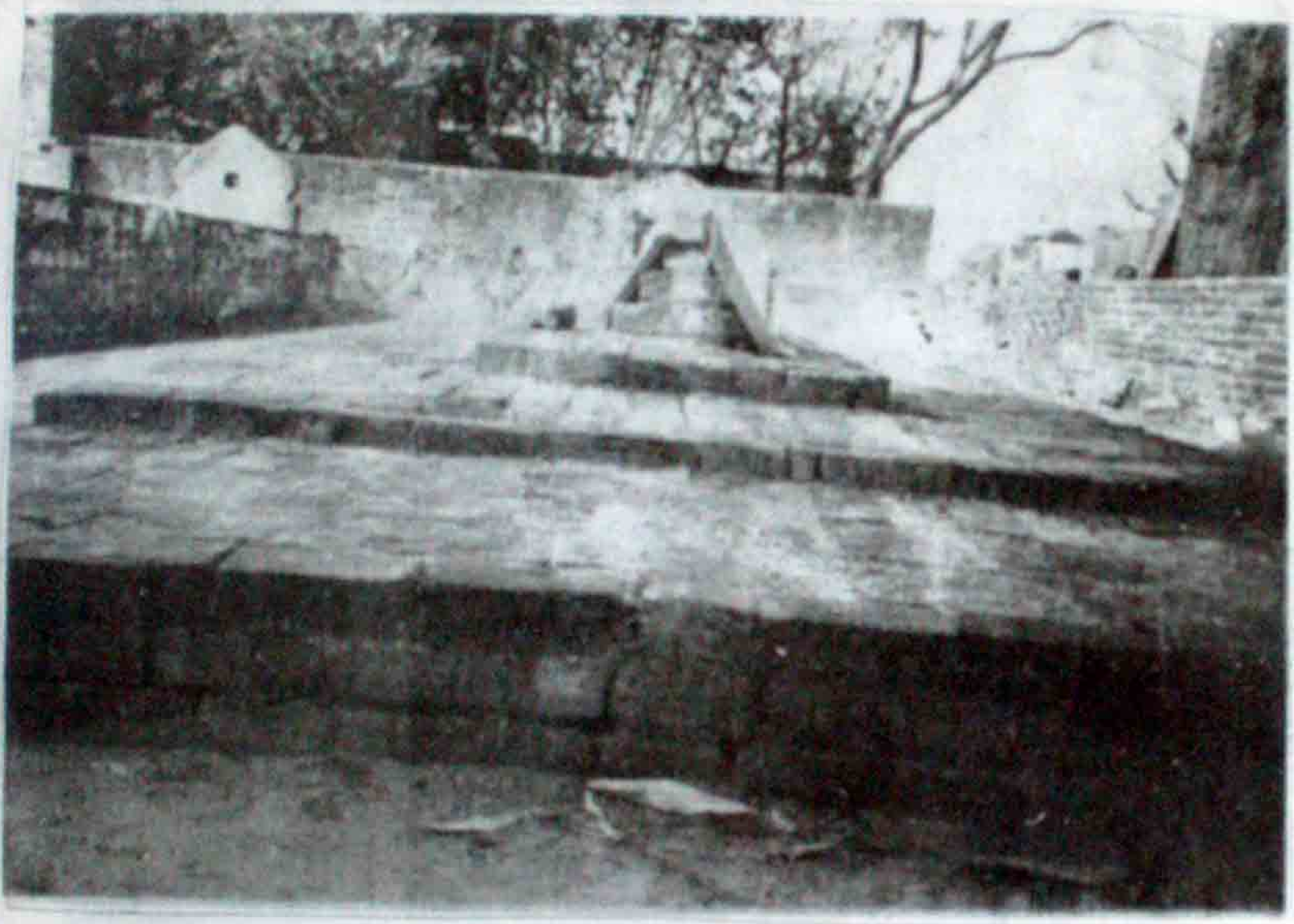

میراں چک میں 9 گز لمبا مزار

جسو سرائے کے قریب ڈوبے شریف میں حضرت نعما طوس گا بائیس گز لمبا مزار ہے۔ یہ مزار حضرت خواجہ گوہرالدین جنیدڑ شریف نے اپنے علم کشف القبور کے ذریعے دریافت کیا اور اسے پختہ تعمیر کروایا اس مزار کے جانب شمال میراں چک میں نو گز لمبا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس کی چار دیواری بھی ہے۔ یہ نو گز لمبے مزار اس علاقہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ہیں جو پختہ تعمیر ہیں۔ اہل دیہہ اور گرد نواح کے لوگ یہاں بڑی عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں

marfat.com

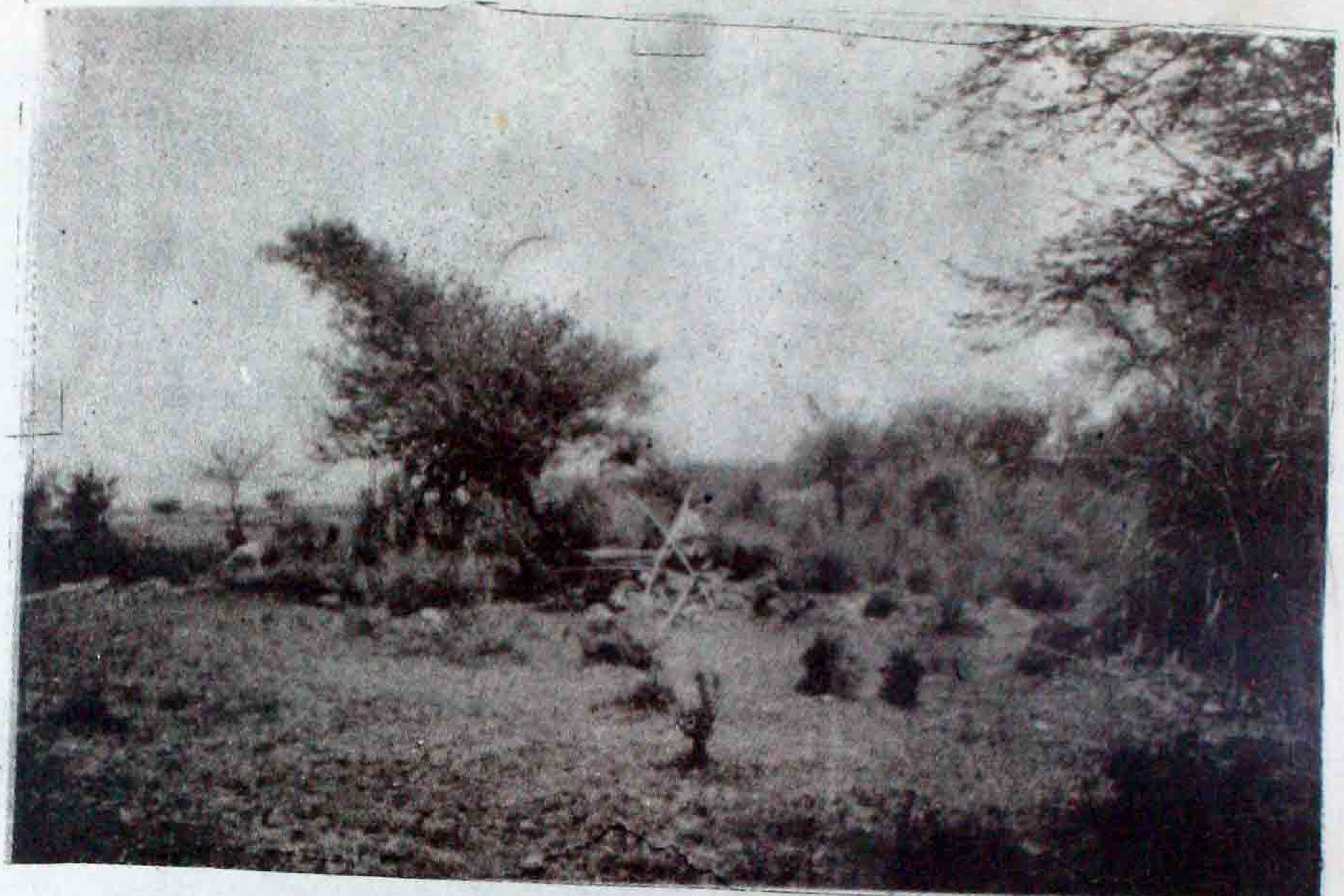

چاچووال میں نو گز لمبا مزار

کوٹلہ ارب علی خاں اور جلالپور صوبتیاں روڈ کے درمیان مشہور قصبہ چاچووال ہے یہاں تین چار قبریں ہیں ۔ جو مختلف ناموں سے پکاری جاتی ہیں ۔ یہ مزار حال ہی میں تعمیر کیا گیا اہل دیہہ کو خواب میں اشارہ ہوا کہ ہمیں کب تک ننگا رکھو گے ۔ چنانچہ اس اشارہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مزار کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا ۔ قریب ہی ندی نالہ بہتا ہے ۔ یہ قبر بھی بلند ٹبہ پر ہے ۔ آبادی سے قدرے دور ہے ۔ اور سڑک کے جانب مغرب ہے

marfat.com

دولت نگر کے قریب قبرستان میں 9 گز لمبا مزار

گجرات کی پرانی بستی اودھے نگری جس کی تاریخ تقریباً پانچ ہزار سال پرانی ہے اودھے نگری (گجرات) اس خطہ میں قدیم ترین بستی تھی جس کے آثار اب بھی دولت نگر کے گردونواح میں ملتے ہیں حالیہ دنوں جب ڈیفنس روڈ تعمیر کی گئی تو کھدائی کے دوران یہاں سے پرانے سکے برتن دیگر اشیاء ملی ہیں ۔ دولت نگر کے قدیمی قبرستان میں یہ نو گز لمبا مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے اس قسم کی نو گزی خانقاہیں یہاں گردونواح میں ہیں قریب آبی گذر برساتی نالہ بھی بہتا ہے اس نالہ کی تاریخ بھی بہت پرانی ہے اس کے کنارے کئی قدیمی دیہات آباد ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام شمداروس ہے

marfat.com

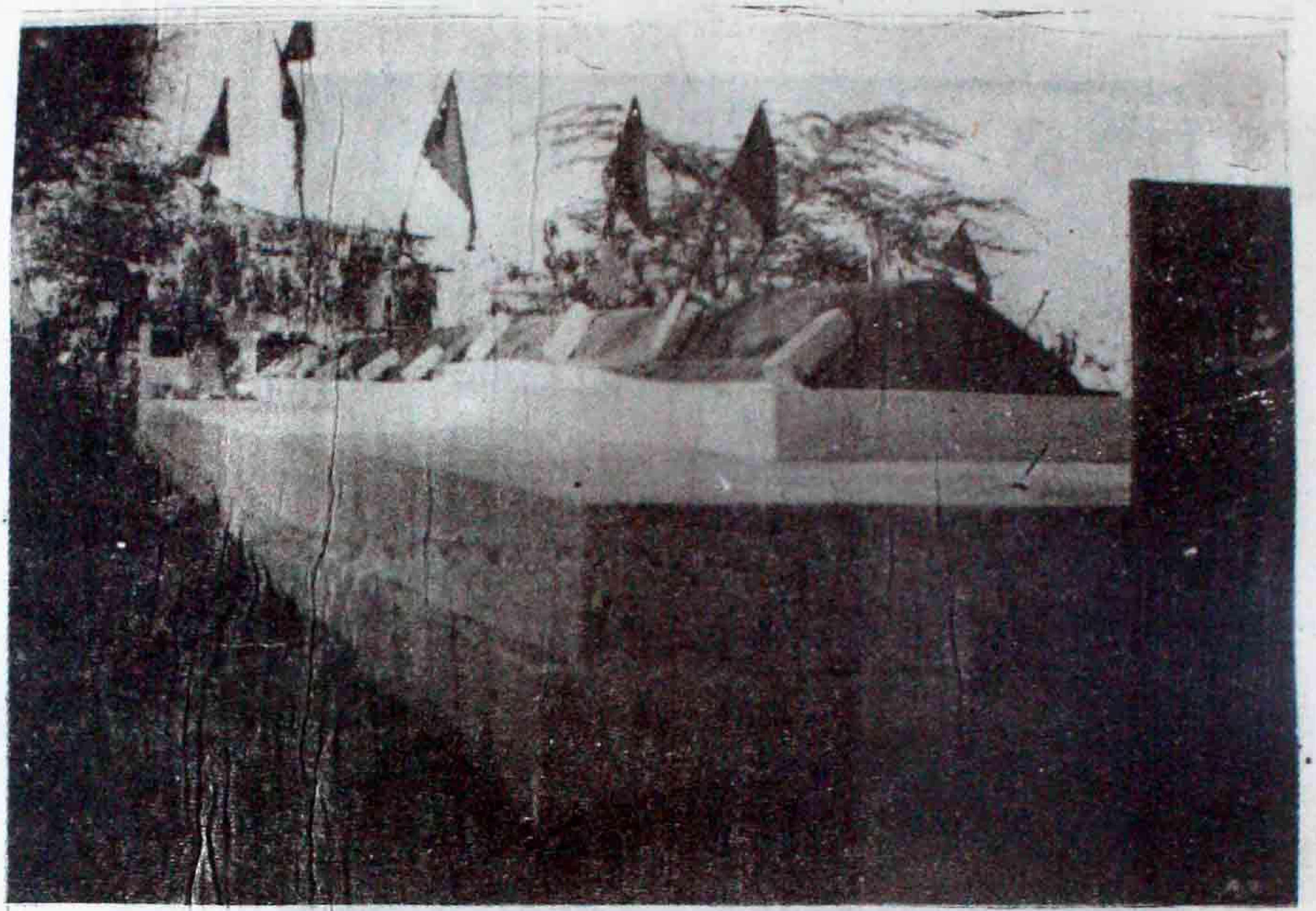

موضع بھٹیاں میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار بھمبر روڈ بھلیسر موڑ کے قریب مشہور گاؤں بھٹیاں میں ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے جو پختہ تعمیر ہے ، اور شاندار جدید انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار پر جو تختی نصب ہے اس پر موجودہ نام ------ ہے یہاں ایک نو گز خانقاہ کی لائن ہے جس کی سمت شمال مغرب اور مشرق جنوب کی طرف ہے مختلف وقفے وقفے کے بعد یہاں نو گزی قبریں ہیں اور یہ سلسلہ شمال مغرب پہاڑی علاقوں تک پھیلا ہوا ہے ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں قدیمی دور میں کوئی ٹکرک ہو گی حق و باطل کے شدید معرکے ہوئے ہوں گئے ۔ اور حق کی آواز بلند کرتے ہوئے شہید ہوئے ہوں گے یا تبلیغ کے سلسلہ میں یہاں سے گزرتے ہوئے یہیں کے ہو کر رہ گئے ہوں گے صدیوں گزرنے کے باوجود ان نیک لوگوں کے نشانات نہ مٹ سکے اور ہمیشہ قائم رہیں گئے

marfat.com

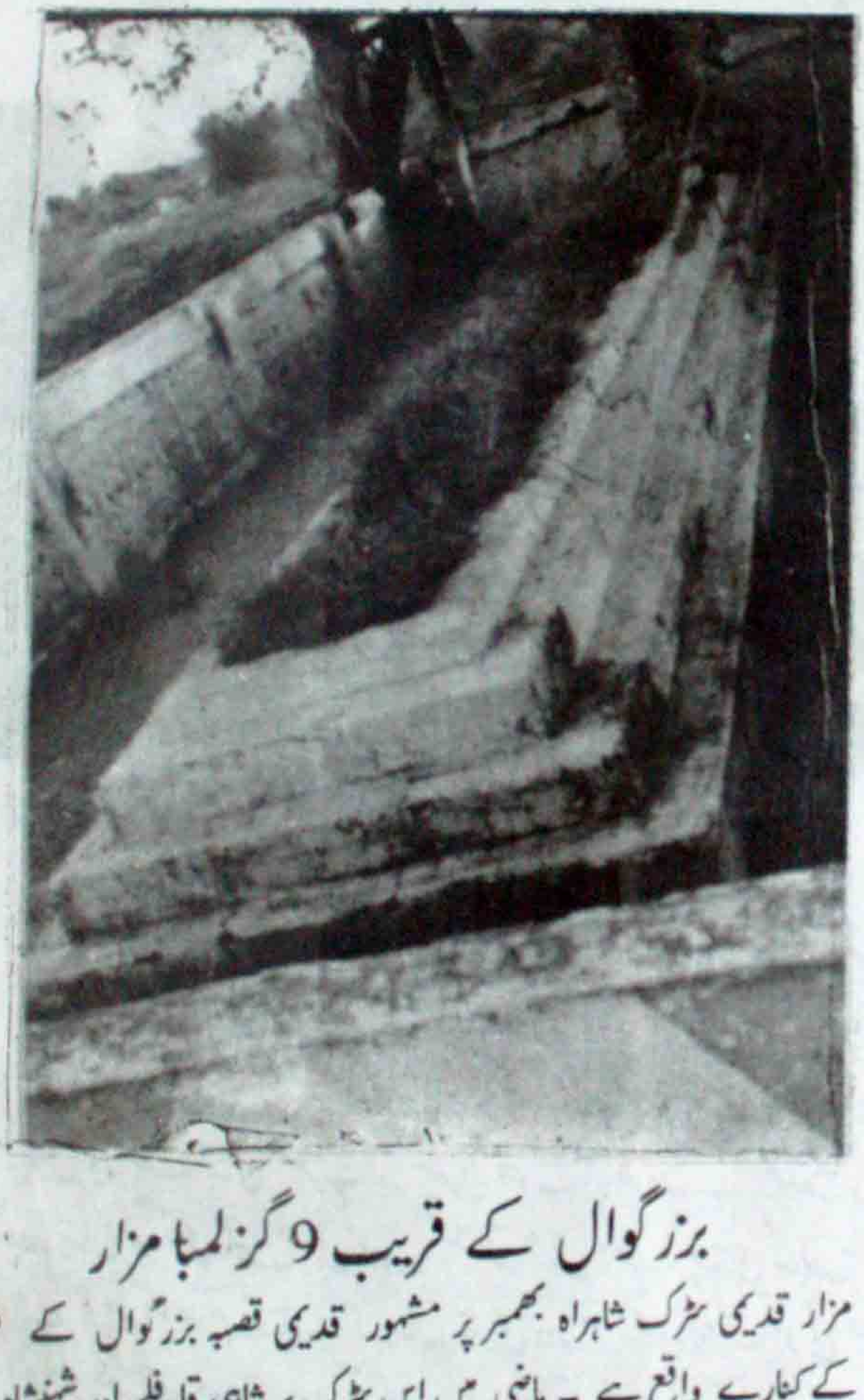

بزرگوال کے قریب 9 گز لمبا مزار

یہ مزار قدیم سڑک شاہراہ بھمبر پر مشہور قدیم قصبہ بزرگوال کے قریب سڑک کے کنارے واقع ہے ۔ ماضی میں اس سڑک پر شاہی قافلے اور شہنشاہ وقت گزرتے رہے ۔ ماضی میں جب گنبد مینار کا رواج نہیں تھا ۔ بڑے بڑے جرنیلوں روحانی شخصیات کی قبریں ان کی اہمیت کے پیش نظر قدرے لمبی تعمیر کر دی جاتی تھیں ۔ تاکہ صاحب مزار کی اہمیت برقرار رہے ۔ یا میدان جنگ میں شہید ہو جانے پر وہیں پر یہ مزار تعمیر کر دیئے یہ مزار بھی ہزارہا سال سے یہاں پر ہے ۔ اور اپنا تقدس برقرار رکھے ہوئے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ اور چار دیواری بھی تعمیر کی گئی ہے

marfat.com

موضع لنگڑیال کے قریب بنگیال میں 9 گز لمبا مزار

کوٹلہ ارب علی خاں سے ایک سڑک براستہ گلیانہ کھاریاں کو جاتی ہے یہی سڑک ڈنگہ سے ہوتی ہوئی ہیڈ رسول سے نکل کر مشرق وسطی کی طرف جاتی ہے ، ماضی میں اس سڑک کے راستے بڑے بڑے تجارتی قافلے اور حملہ آور گزرتے رہے یہ مزار بنگیال گاؤں کے قبرستان میں ہے پختہ تعمیر ہے ، چھت بھی ڈالی گئی ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے ، حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 325 نمبر شمار 379 کے مطابق صاحب مزار کا نام ہالسوار ہے آپ کا مقام مقدس نیک ہستیوں سے جا ملتا ہے یہ مزار بنگیال کے قبرستان میں ہے

marfat.com

لکرالی میں حضرت مرطوشؒ کا نو گز لمبا مزار

لکرالی ایک بہت ہی قدیمی قصبہ ہے گردونواح کے ٹیلے اس بات کے داعی ہیں کہ لکرالی ماضی میں ایک بہت بڑی سلطنت رہی ، لکرالی کا پہلا نام کوٹ دوھن تھا ان ٹبوں ٹیلوں سے انسانی ہڈیاں ، آٹا پیسنے والی چکیاں ، ٹوٹے پھوٹے مٹی کے برتن ملتے ہیں یہاں دائرہ دیہہ پر ایک نو گز لمبی قبر ہے حافظ شمس الدین کے قلمی نسخہ کے صفحہ 529 نمبر شمار 503 کے مطابق صاحب مزار کا نام مرطوش ہے کاغذات مال کے مطابق کسی زمانے میں یہاں کیکر بہت پائے جاتے تھے ۔ اسی وجہ سے اس کا نام کیکرانوالی مشہور تھا اور بعد میں لکرالی بن گیا

marfat.com

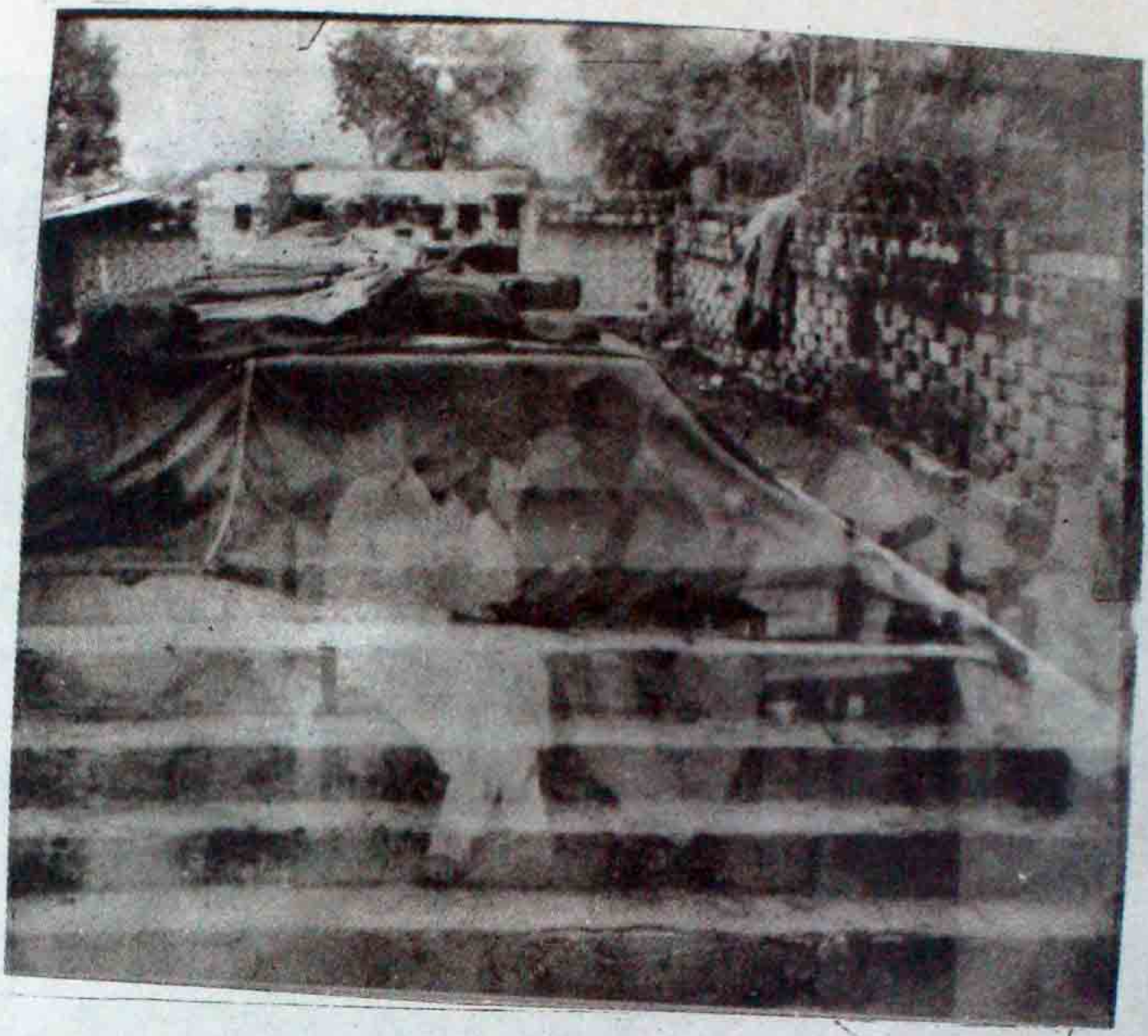

مراڑیاں نزد کوٹلہ میں نوگز لمبا مزار

کوٹلہ سے ایک سڑک گرھا حبیب کی طرف جاتی ہے جو سرائے عالمگیر کی طرف جا نکلتی ہے۔ ویسے بھی کوٹلہ کو اس علاقہ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مختلف علاقوں کے لیے یہاں سے سڑکیں نکلتی ہیں جو قدیمی شاہراؤں سے جا ملتی ہیں۔ یہ مزار بھی کوٹلہ سے گرھا حبیب کی طرف نکلنے والی سڑک پر تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ ایسے نوگزے مزارات جس علاقہ میں بھی ہیں۔ دور دور تک مشہور ہیں۔ اہل بصیرت یہاں حاضری دیتے رہتے ہیں۔ چونکہ یہاں قدم قدم پر آبی گزر گاہیں ہیں

marfat.com

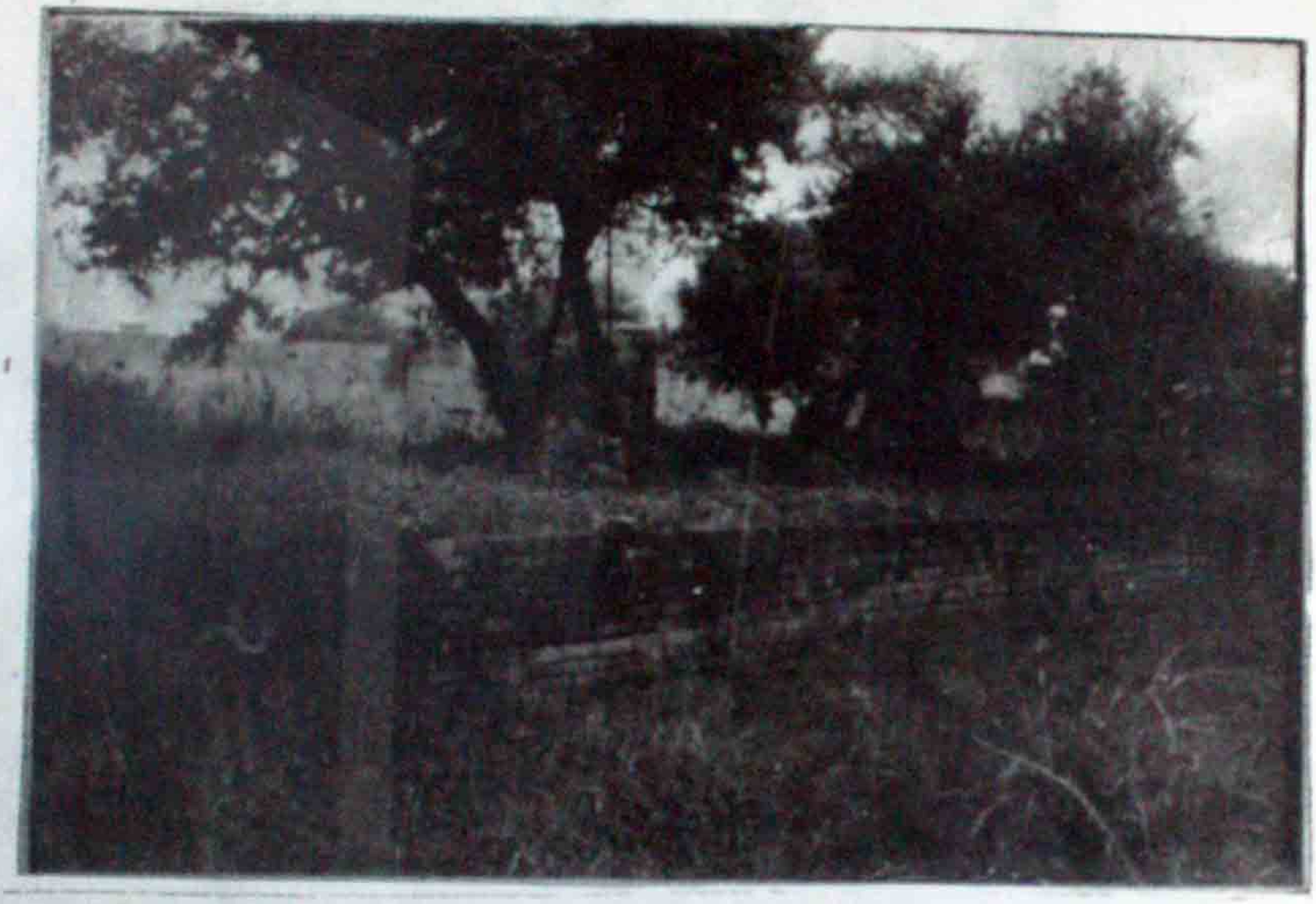

لکرالی میں نو گز لمبا مزار

قصبہ لکرالی اور سمرالہ نالہ بھمبر کے کنارے آباد ہیں۔ قدیمی بستیاں ہونیکی بنا پر تاریخ کی کڑیاں ہزاروں سال قبل جاملتی ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صاحب مزارات کے نام لاوی۔ سمرالہ مزکور بجنوب چار مزار یکجا تبت۔ مرطوش اور حاوا نام درج ہیں۔ یہ مزار بہت قدیمی ہیں۔ اور ہزاروں سال گذرنے کے باوجود اپنا تقدس قائم رکھے ہوئے ہیں۔ اہل دیہہ بڑی عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں

marfat.com

لکرالی میں نو گز لمبا مزار

کوٹلہ کے جانب جنوب قدیمی قصبہ لکرالی ہے جو نالہ بھمبر کے مغربی کنارے پر آباد ہے۔ پرانی بستی ٹبہ پر تھی نیا قصبہ اس ٹبہ سے ہٹ کر بنایا گیا ہے۔ شدید بارش ہو تو پرانے ٹبے ٹلے کئی راز اگلتے ہیں۔ اس ٹبہ پر نو گز لمبی قبر بھی ہے۔ نالہ بھمبر اس ٹبہ کو برد کر رہا ہے۔ کٹاؤ کے عمل سے قدیمی آثار ختم ہو رہے ہیں۔ یہاں پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور چار پانچ فٹ گہری قبروں میں انسانی جسموں کے ڈھانچوں کے آثار ملتے ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق جو پانچ قدیمی قبریں جن کے نام تبت، جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے ہیں۔ لاوی جو اسرائیل کی اولاد سے ہیں۔ لکرالی کے دائرہ کے ٹبہ پر صاحب مزار کا نام۔ مرطوشؒ ہے۔ سمرالہ کے قریب جنوب کی جانب حاوانامؒ کا مزار ہے۔

marfat.com

پٹیالہ ساہیاں کے قبرستان میں 9 گز لمبا مزار

پٹیالہ ساہیاں ایک بلند بالا ٹبہ پر واقع ہے۔ کسی تباہ شدہ بستی پر یہ گاؤں دوبارہ آباد ہوا ہے۔ ایک بہت پرانی سڑک کے کنارے یہ گاؤں آباد ہے۔ ٹبہ سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے مٹی کے برتن پرانے زمانے کے سکے بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ قبر گاؤں کے جانب مغرب قبرستان میں ہے۔ اور کچی تعمیر کی گئی ہے۔ قبر کے بارے کوئی مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ تاہم ہزار ہا سالہ قدیمی ہے۔ اس گاؤں کے ارد گرد اور بھی کئی قدیمی بستیاں ہیں۔

marfat.com

پٹیالہ سائیاں کے قریب نو گز لمبا مزار

یہ مزار پٹیالہ سائیاں کے جانب مغرب واقع ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے اور ابھی تک نا پختہ ہے عام قیاس یہ کیا جاتا ہے کہ یہ راستہ ماضی میں تجارتی گزر گاہ تھی تجارتی قافلے یہاں سے گزرتے تھے پٹیالہ سائیاں گاؤں کے وسط میں بھی ایک نو گز پختہ قبر ہے اس طرح کی چند اور نو گز لمبی قبریں قرب وجوار میں ہیں پٹیالہ سائیاں ڈنگہ منگووال روڈ کے قریب واقع ہے یہ سڑک پرانا منگووال سے ہوتی ہوئی رسول نگر جس کا سابقہ نام رام نگر ہے کی طرف جاتی ہے یہاں قدیمی آثار اور نو گز لمبے مزارات کے علاوہ ٹبے اور ٹیلے پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

کنجاہ میں پیر سبز غازی کا 9 گز لمبا مزار

یہ مزار کنجاہ کے مغرب قبرستان میں واقع ہے یہ مزار پختہ تعمیر ہے اور مغلیہ دور کی طرز تعمیر ہے لمبائی نو گز ہے اب مزار کی تعمیر از سر نو کی جارہی ہے اور مزار کافی زیر زمین چلا گیا ہے یہ قصبہ کنجاہ کے جانب مغرب ڈنگہ روڈ پر واقع ہے یہ سڑک ماضی میں برصغیر کو مشرق وسطی سے ملاتی رہی اور بڑے بڑے حملہ آور اسی راستے ہندوستان آتے رہے اور تجارتی راستہ تھا اس سڑک پر جانب ڈنگہ کافی نو گز لمبی قبریں ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صفحہ 333 دقیانوش ہے سلیمانؑ کی اولاد سے ہیں مشہور نام پیر سبز غازی ہے۔ اب جدید انداز میں تعمیر کیا جارہا ہے

marfat.com

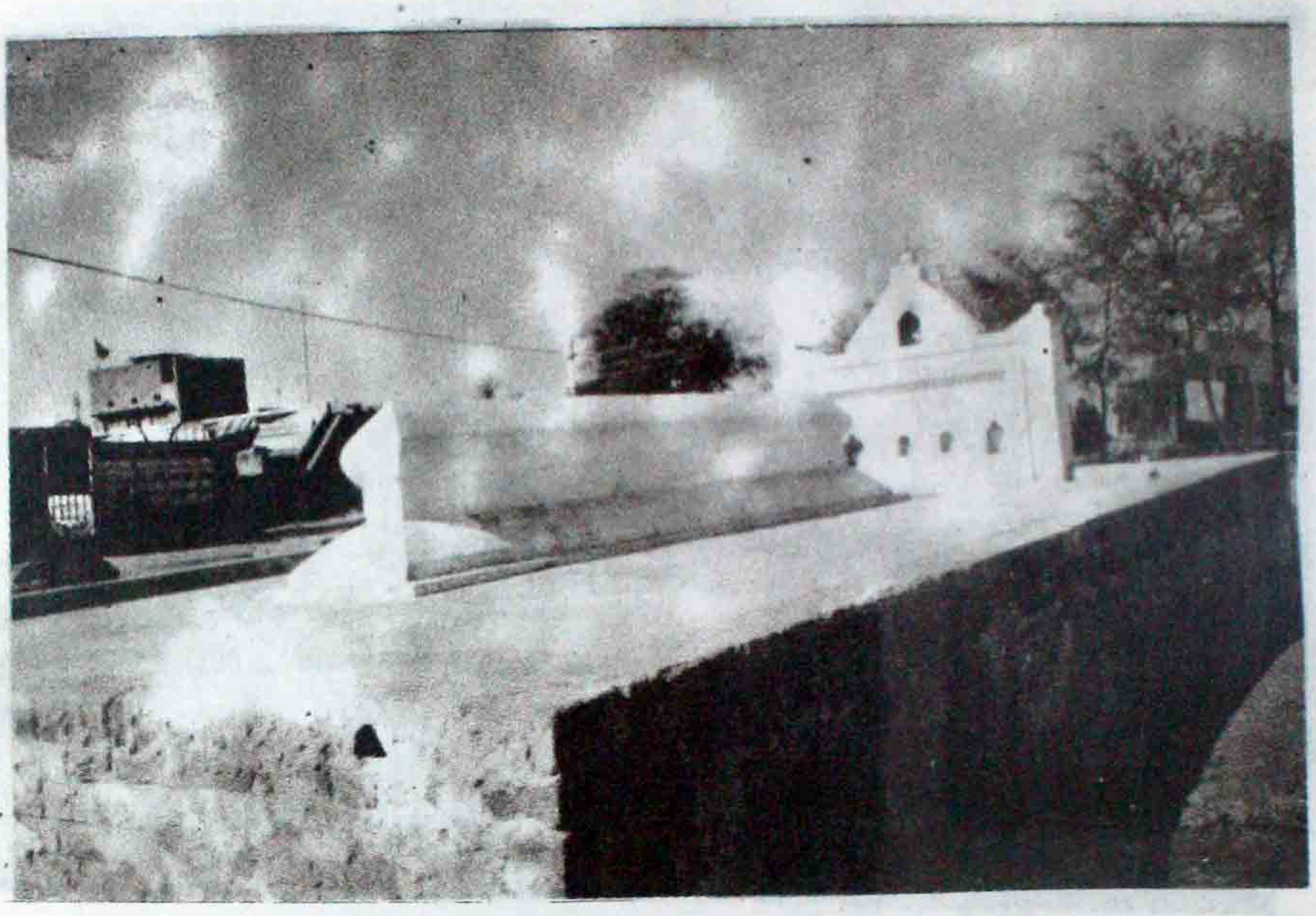

باگڑیاں والہ میں نو گز لمبا مزار صاحب مزار کا نام جعلا طوس ہے

کنجاہ اور ڈنگہ کے درمیانی علاقہ میں ایک سڑک پر تین مشہور قصبے ناگریاں والا باگڑیانوالہ اور پٹیالہ ساہیاں واقع ہیں۔ جو ایک ہی سمت میں ہیں اور تینوں قصبے ٹبہ اور سطح زمین سے بلندی پر واقع ہیں باگڑیانوالہ میں مٹی کے برتنوں کے آثار ملتے ہیں یہاں دو مزار ہیں ایک مزار پختہ تعمیر ہے، قبرستان میں ہے دوسرا گاؤں کے مغرب میں ہے دونوں قبریں پختہ تعمیر ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام ملک بلغار ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔ دوسرے صاحب مزار کا نام جعلا طوس ہے یہ دونوں نام صفحہ 327 نمبر شمار 458 اور 459 پر درج ہیں

marfat.com

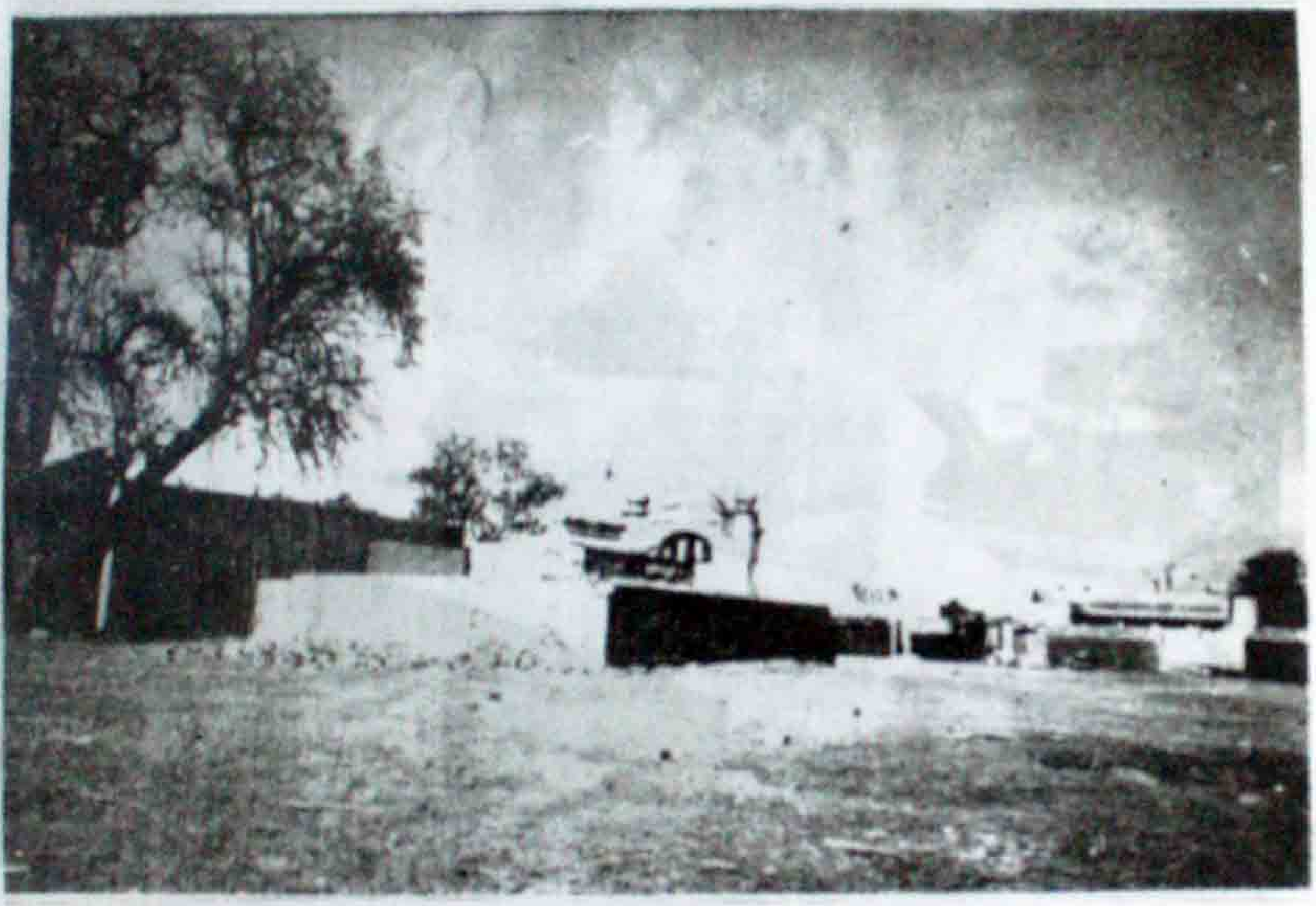

باگڑیاں والا میں دو نو گز لمبے قدیمی مزارات

باگڑیاں والا مشہور قصبہ کنجاہ منگووال کے قریب ہے ۔ یہ قدیمی بستی ہے ۔ جو ایک بلند و بالا ٹبے پر ہے ۔ قدیم زمانہ میں انسانی بستیاں بلند و بالا ٹبوں اور ٹیلوں پر ہوا کرتی تھیں یہ قدیمی مزارات باگڑیاں کے جانب مشرق اور جنوب میں ہیں ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 327 نمبر شمار 485 ملک بلغار جو کہ حضرت سلمانؑ کی اولاد سے ہیں ۔ اور دوسرے صاحب مزار کا نام جعلاطوس ہے ۔ دونوں مزارات پختہ تعمیر ہیں ۔ آپ کا سلسلہ نسب انبیاء کرام سے ملتا ہے ۔ اہل نظر اہل کشف یہاں حاضری دیتے ہیں ۔ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود ان کے تقدس کو کوئی پائمال نہیں کر سکا ۔ یہ قصبے کنجاہ کے قریب سے گزرنے والی قدیمی سڑک پر واقع ہیں جو ماضی میں بہت بڑی گزرگاہ تھی

marfat.com

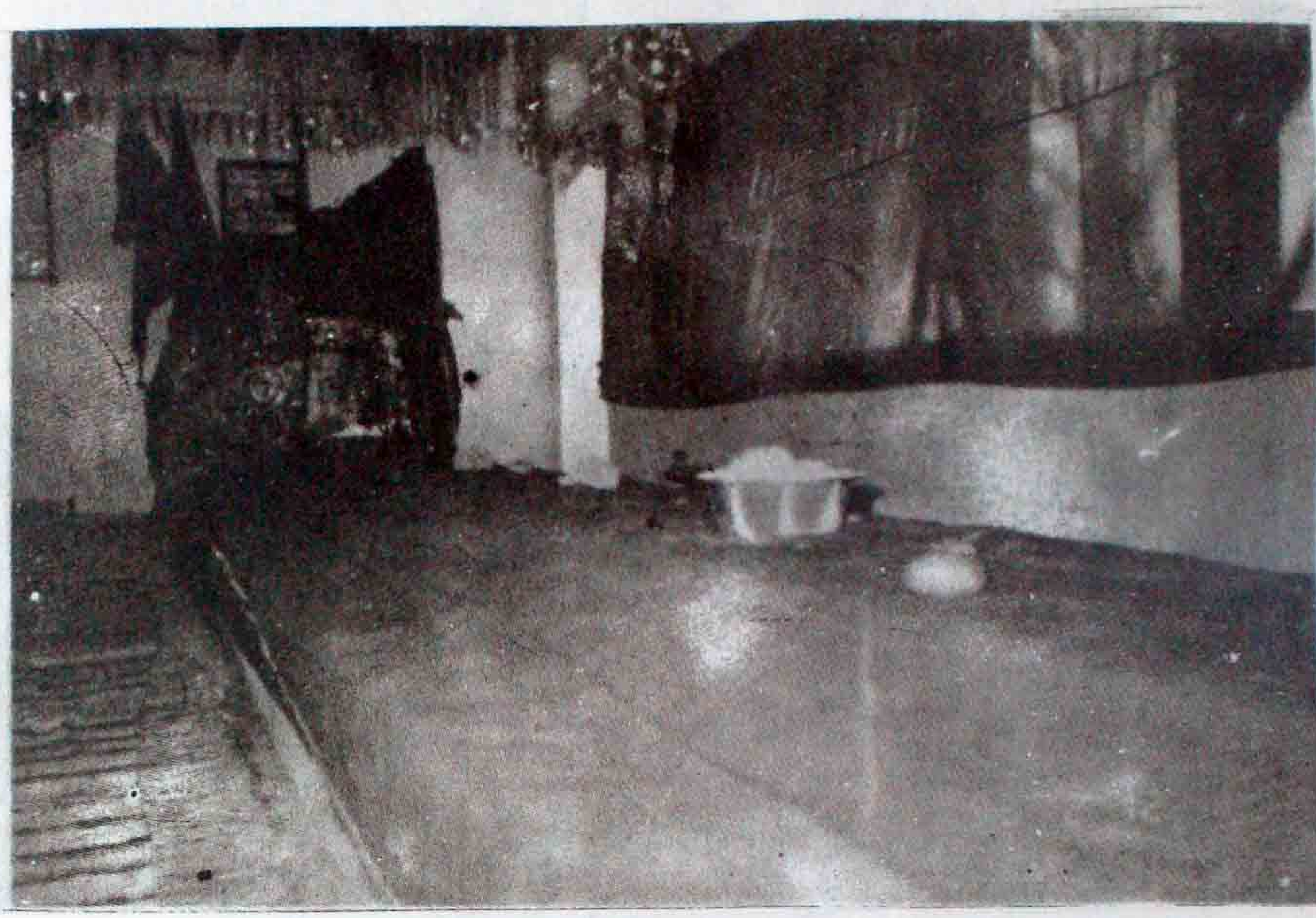

کھاریاں چھاؤنی میں 22 گز لمبا مزار

کھاریاں چھاؤنی کی تعمیر کے وقت کئی دیہات کے رہنے والے یہاں سے ترک سکونت کر گئے ان کے مکانات مسمار کر دیئے گئے ۔ لیکن یہ مزار اب بھی قائم دائم ہے ۔ مزار کی لمبائی 22 گز کے قریب ہے ۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ مزار پر جناب حضرت سید غلام رسول شاہ صاحب قادری شہید از کابل تحریر ہے ۔ قریب ہی مسجد بھی ہے چھاؤنی کی وجہ سے مزار پر رونق رہتی ہے یہ مزار قدیمی شاہراہ گلیانہ جو برصغیر کو مشرق وسطی سے ملاتی ہے ۔ کے کنارے پر ہے ۔ اس سڑک کے گردونواح میں کئی اور لمبے مزار ہیں ۔ ماضی میں برصغیر اور مشرق وسطی کو ملانے والی سڑک جس کا رابطہ ہیڈ رسول اور ہیڈ مرالہ کے درمیان تھا اس سڑک کے ارد گرد کافی گنجان آباد قصبے آباد تھے ۔ جہاں مخلوق آباد تھی

marfat.com

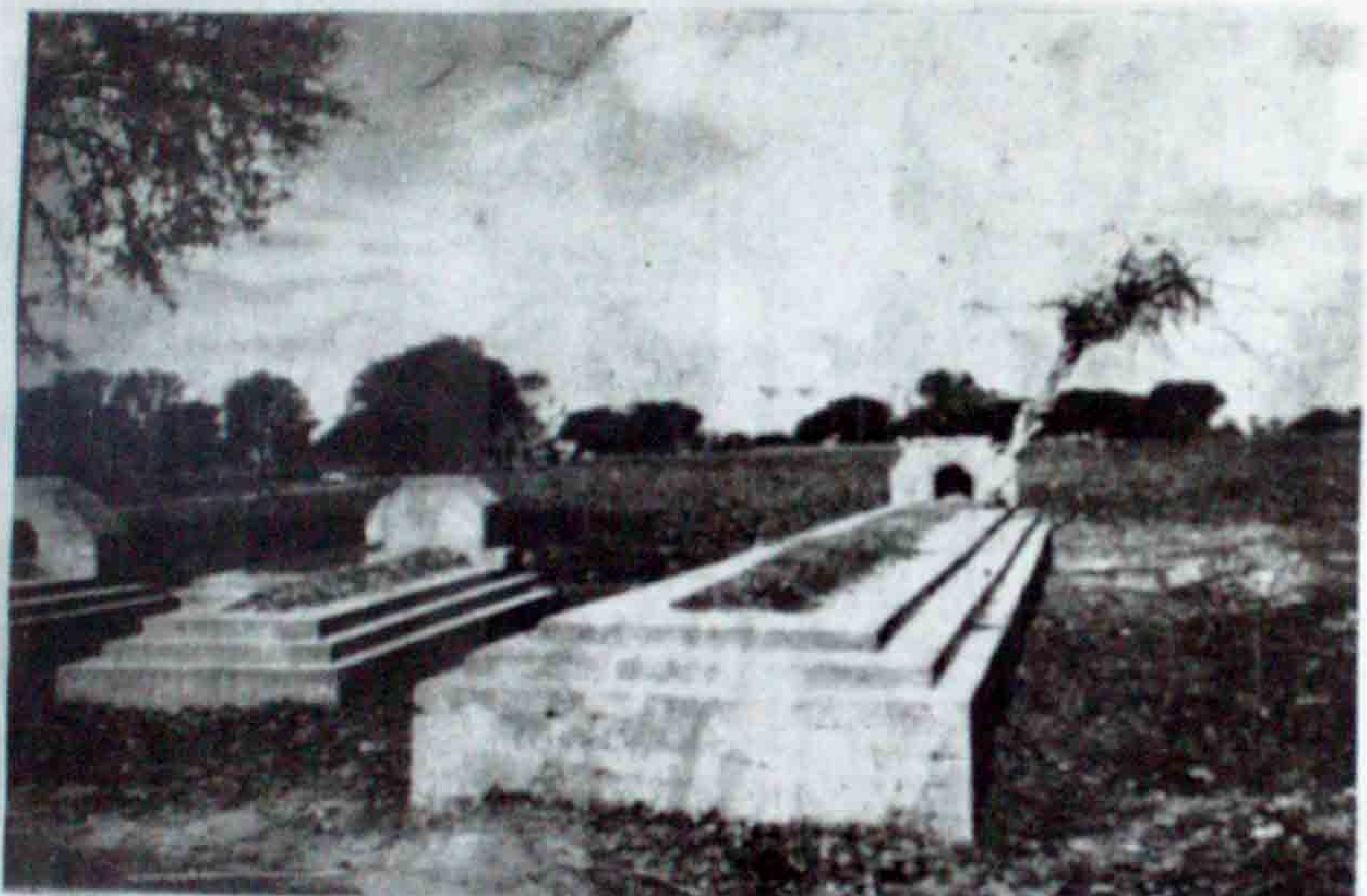

دلانوالہ روڈ سمن پنڈی میں 9 گز لمبا مزار

گجرات تا ڈنگہ روڈ پر دلانوالہ کے قریب موضع پنڈی میں 9 گز لمبا مزار ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ اور قریب ڈیرہ بھی ہے ۔ جہاں چند اور قبریں بھی ہیں۔ جو پختہ تعمیر ہیں ۔ ماضی میں اس سڑک پر قدیمی قصبے آباد رہے ۔ ان کے میدانوں میں حق اور باطل کی جنگیں ہوتی رہیں ۔ اور اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کی یادگاروں کے نشان پائے جاتے ہیں ۔ جن کے بارے میں تاریخ خاموش ہے ۔ لیکن مقامی روایات نسل در نسل آگے منتقل ہوتی رہتی ہیں ۔ یہی مقامی روایات تاریخ کے اوراق بن جاتے ہیں اور لکھنے والے انہیں تاریخ کا حصہ بنا دیتے ہیں ۔ اس قدیمی روڈ پر کئی قدیمی آثار پائے جاتے ہیں

marfat.com

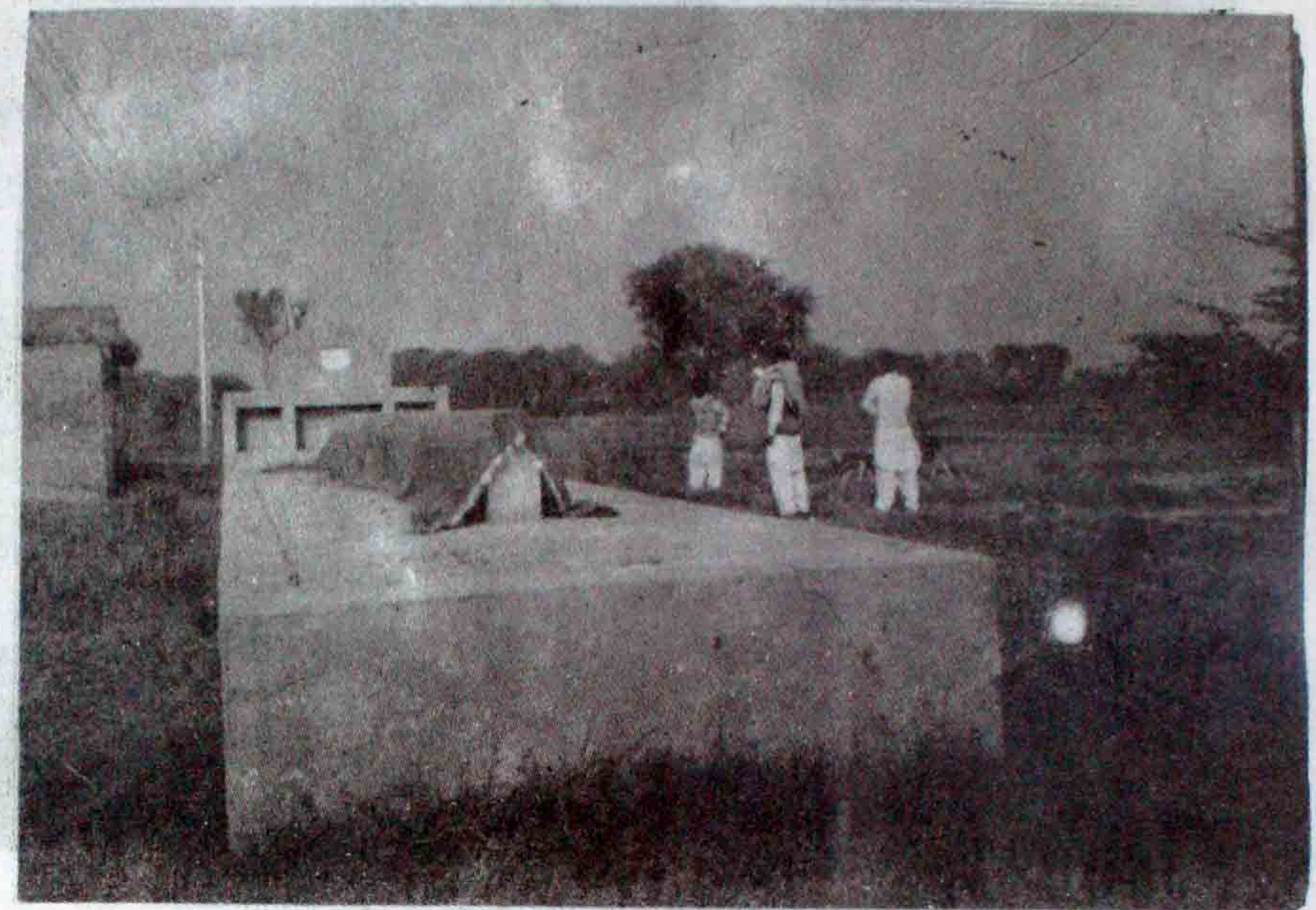

بھاناں والی میں 9 گز لمبا مزار

بھاناں والی گاؤں لالہ موسی کے قریب جی ٹی روڈ پر واقع ہے اس گاؤں کے بالمقابل جانب مغرب مشہور گاؤں چکوڑی شیر غازی ہے ۔ جہاں حضرت شیر غازی کا روحانی مزار ہے ۔ بھاناں والی میں اس قبر کی لمبائی 9 گز ہے ۔ اور پختہ تعمیر ہے ۔ اہل دیہہ پوری عقیدت سے یہاں حاضری دیتے ہیں اللہ کے نیک بندے نے نشاندہی کر کے اس مزار کو اہالیان دیہہ کے تعاون سے پختہ تعمیر کروایا ہے

marfat.com

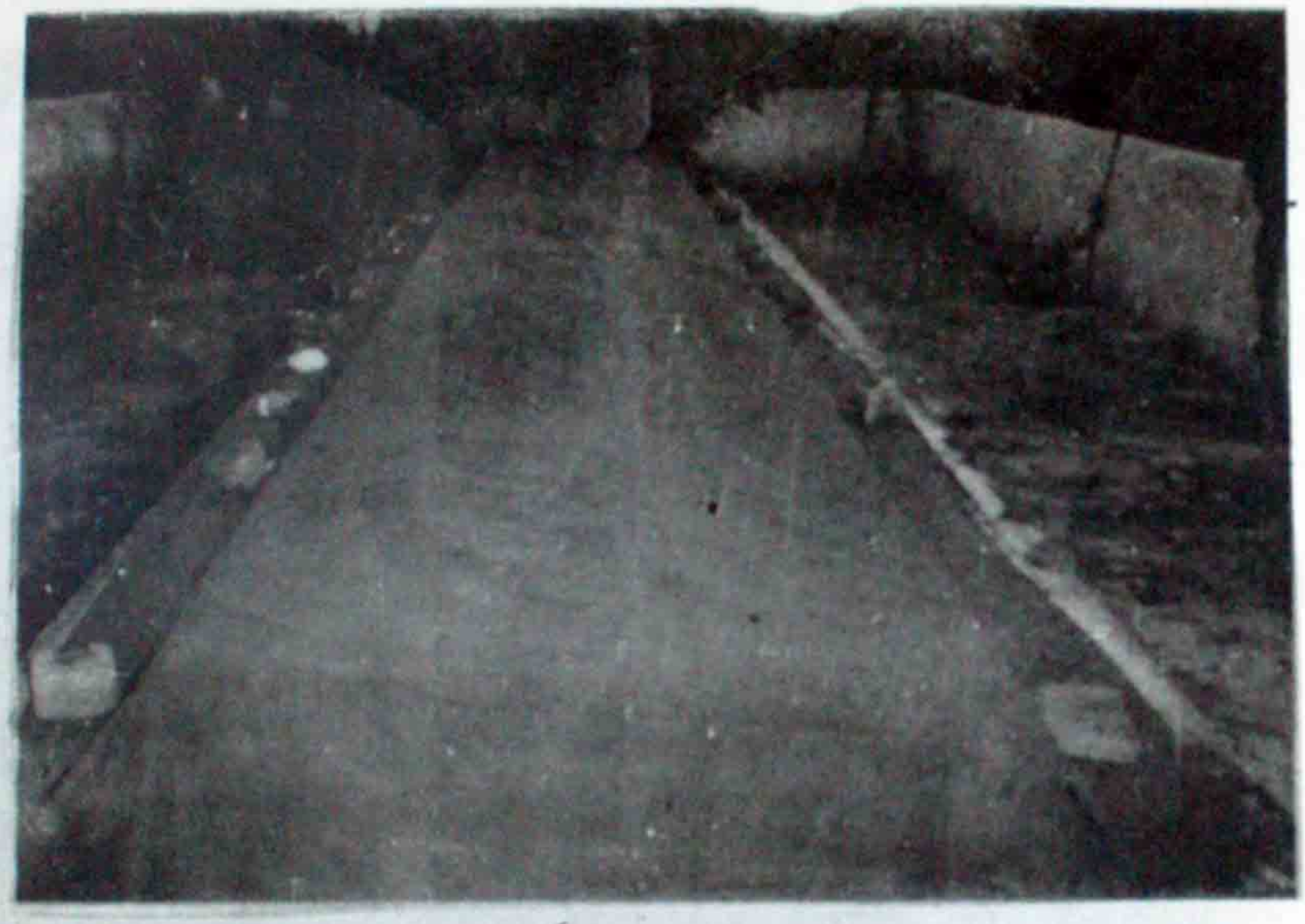

امرہ کلاں میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار امرہ کلاں کے جانب شمال مشرق ایک ٹبہ پر واقع ہے ۔ آبادی سے قدرے دور ہے ۔ پرانے درخت برگد اور پیپل کے پائے جاتے ہیں ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ اور چار دیواری بھی ہے ۔ قرب و جوار میں ہموار زمینیں ہیں جن میں ہر قسم کی اجناس کاشت کی جاتی ہے ۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 327 نمبر شمار 450 کے مطابق صاحب مزار کا نام ملک برداؒ ہے ۔ یہ قصبہ کھاریاں ڈنگہ روڈ پر ہے آپ کا سلسلہ نسب بقول حافظ شمس صاحب اللہ کے نیک بندوں سے ملتا ہے ۔ صاحب نظر یہاں حاضری دیتے ہیں

marfat.com

مہنے والی ڈنگہ کے قریب حضرت سانیال کا مزار

کھاریاں ڈنگہ روڈ پر نہر کے کنارے جانب مغرب ایک سڑک بھاؤ گھسیٹ پور جاتی ہے۔ اس سڑک پر ایک گاؤں مہنے والی ہے۔ یہاں ایک 9 گز لمبا مزار ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے ہاں جو دستاویزات مہیا ہوئی ہیں اس کے مطابق صاحب مزار کا نام سانیال ہے۔ یہ عبارت تحریر ہے۔ سانیال مہنے از ڈنگہ شمال 9 کوہ پختہ جنوب شمال ضلع گجرات

marfat.com

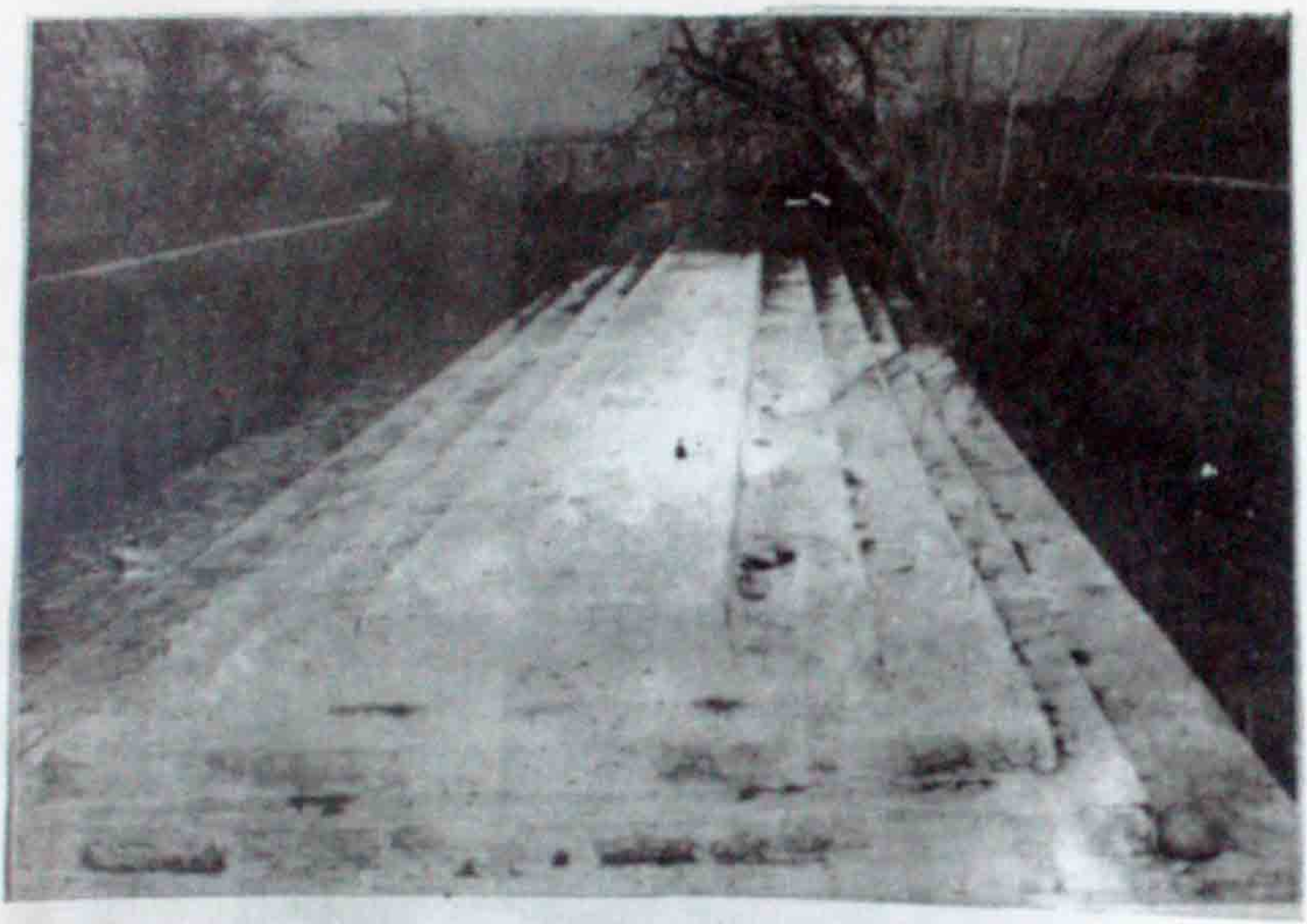

امرہ خورد میں 9 گز لمبا مزار

کھاریاں ڈنگہ روڈ پر ڈنگہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر امرہ کلاں کا مشہور قصبہ ہے ۔ قریب ہی امرہ خورد گاؤں ہے یہ مزار گاؤں سے باہر جانب شمال مغرب آبی ذخائر کے قریب ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ جانب شمال پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے ۔ مزار 9 گز لمبا ہے ۔ اور پختہ تعمیر ہے ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 326 نمبر شمار 417 کے مطابق صاحب مزار کا نام ملک رنسیم ہے ۔ اس مزار تک حاضری کے لیے راقم کو دلدل کیچڑ اور سرکنڈوں کو عبور کرنا پڑا چاروں طرف پانی ہی پانی کے باوجود اس مزار کا نشان قدرتی آفات بھی نہ مٹا سکیں

marfat.com

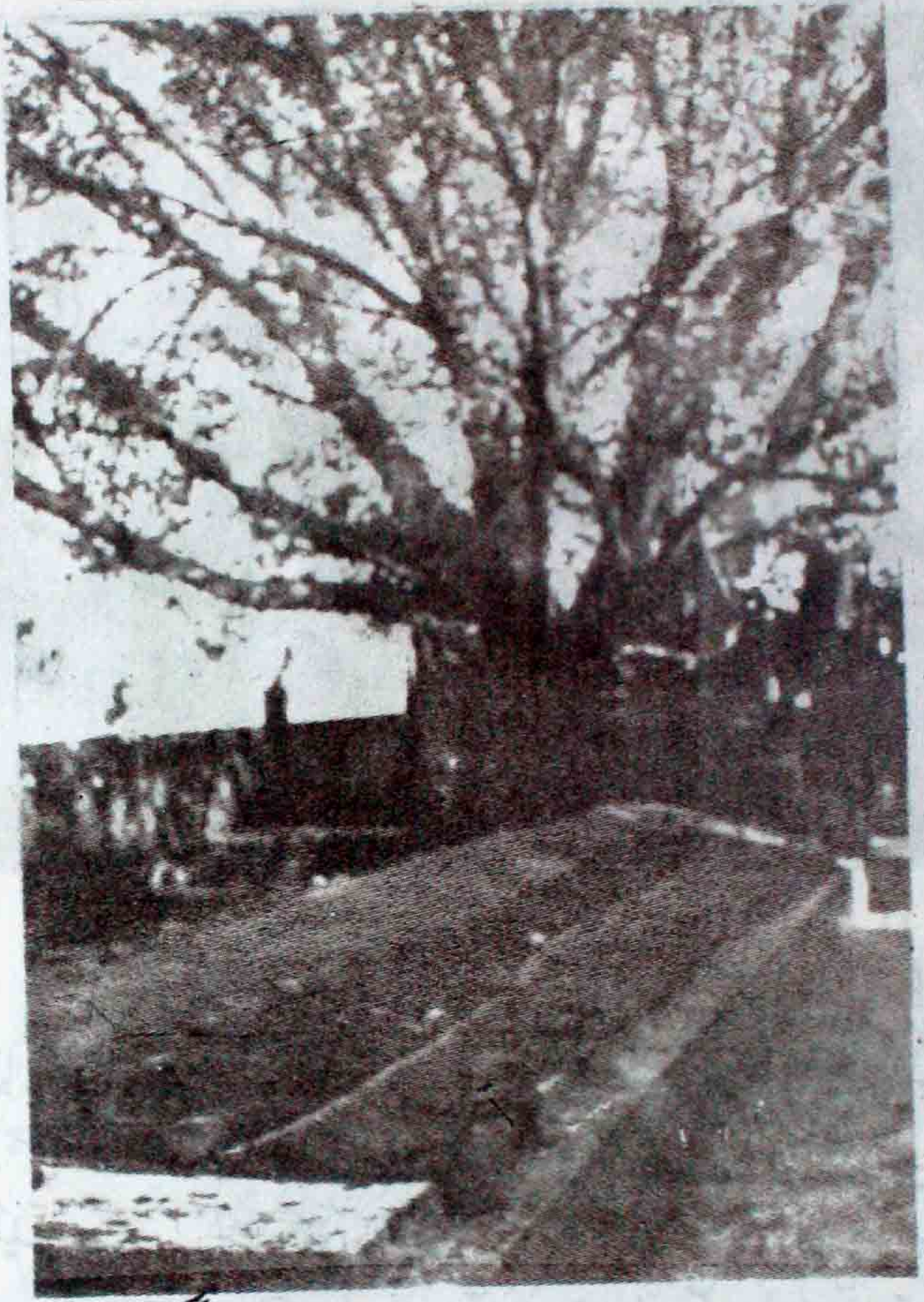

کوٹلہ قاسم علی خاں کے قریب 9 گز لمبا مزار

لالہ موسیٰ کے جانب جنوب مشہور قدیمی سڑک جودھاماں سے نکل کر جوڑا کرنانہ کی طرف جاتی ہے ۔اس قدیمی سڑک پر مشہور قصبہ کوٹلہ قاسم علی کے قریب ایک بہت بڑا بلند بالا ٹبہ ہے ۔ اس ٹبہ سے پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں یہاں کوئی بستی تباہ ہوئی اسی ٹبہ کے قریب بہت بڑے پیپل کے درخت کے نیچے 9 گز لمبا مزار ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ اور چاردیواری بھی ہے ۔ **عقیدت مند** حاضری دیتے ہیں ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ **انوار الشمس** کے مطابق صاحب قبر کا نام بطشانوش ہے ۔ جو قلمی نسخہ کے صفحہ 332 پر درج ہے

marfat.com

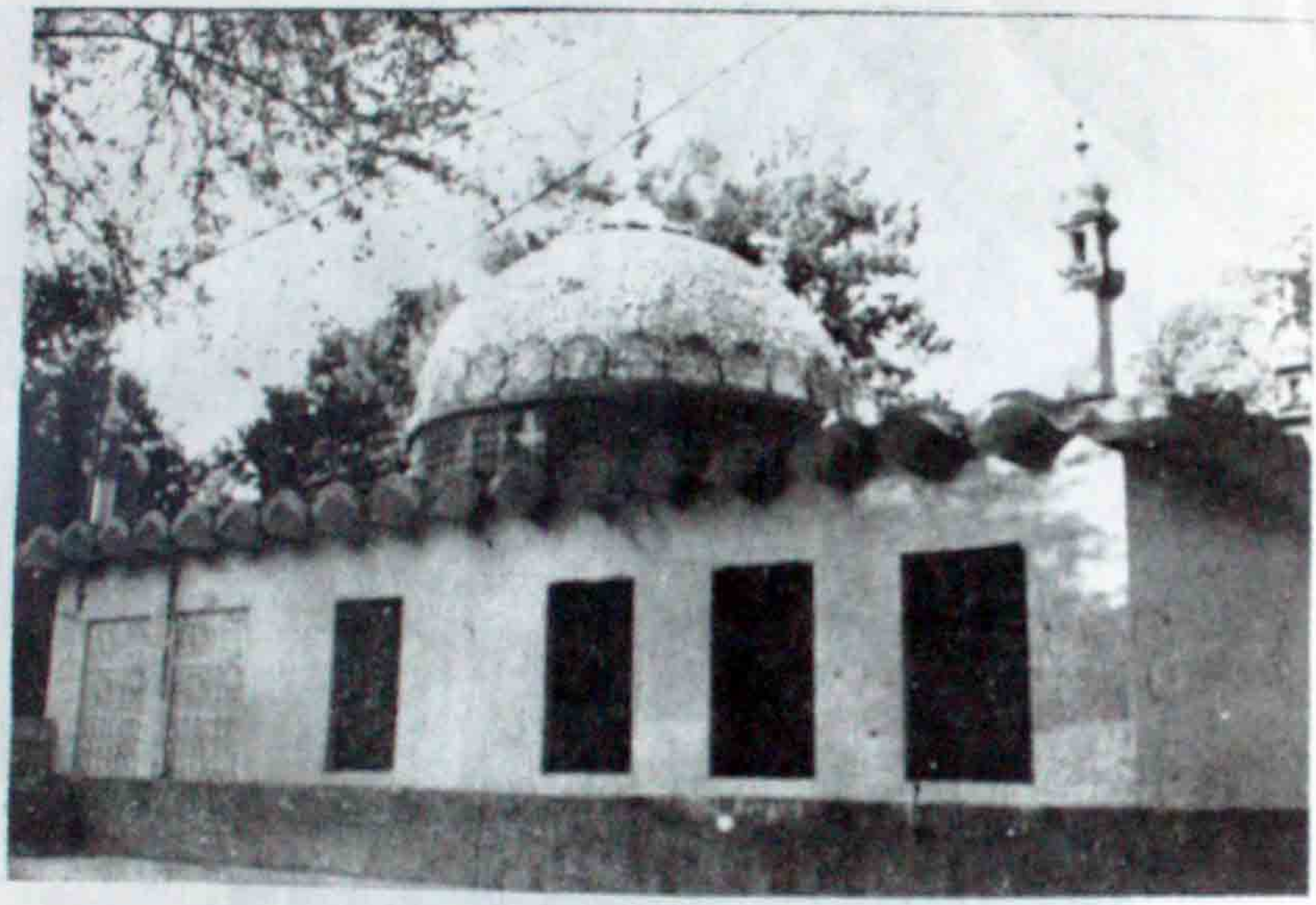

کھاریاں (چھاؤنی جنڈانوالہ کے قریب نوگز لمبا مزار

کھاریاں چھاؤنی تعمیر کرتے وقت یہاں سے کئی دیہات کو مسمار کر دیا ہے ۔ قبرستان کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا ۔ انسانی آبادیوں کے نقوش کو بھی ختم کر دیا گیا ۔ لیکن اللہ کے ان نیک بندوں کے نشان کوئی طاقت بھی نہ مٹا سکی ۔ آج بھی کھاریاں چھاؤنی کے قریب دو تین نوگز لمبے مزارات اس طرح آباد ہیں جس طرح کئی سو سال پہلے آباد تھے ۔ یہ مزار بھی کھاریاں چھاؤنی کے قریب موضع جنڈانوالہ کے رقبہ میں ہے ۔ مزار کی لمبائی نوگز ہے چھت کے اوپر ایک شاندار گنبد بھی تعمیر کیا گیا ہے ۔ مزار کے باہر ایک بورڈ نصب ہے ۔ جس پر پیر اصحاب کا نام درج ہے ۔ اور اسی نام سے اسی مزار کی دور دور تک شناخت ہے ۔

marfat.com

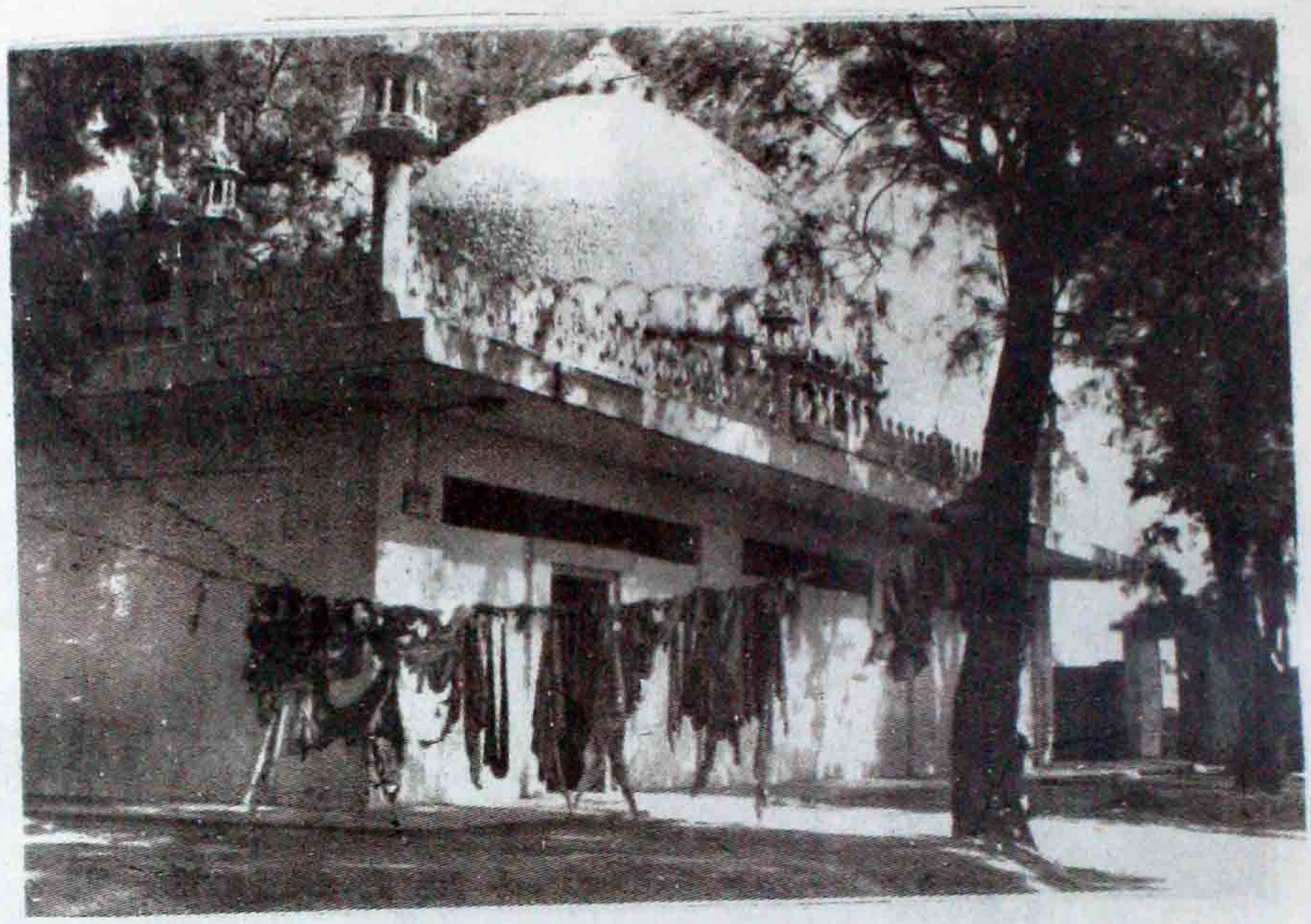

مرزا طاہر میں حضرت سلوا نام کا 22 گز لمبا مزار

یہ مزار ڈنگہ کھاریاں روڈ پر مشہور قصبہ مرزا طاہر میں واقع ہے ۔ مرزا طاہر قصبہ بہت قدیمی ہے ۔ یہاں مٹی کے بڑے بڑے ٹیلے ہیں ۔ ان ٹیلوں میں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پرانے زمانے کے سکے موتی وغیرہ بر آمد ہوتے ہیں۔۔ یہ مزار بھی تباہ شدہ بستی ٹبہ پر واقع ہے ۔ مزار کی لمبائی 22 گز ہے ۔ اہل نظر اہل دیہہ اور عقیدت مندوں نے یہ مزار بہت شاندار انداز میں تعمیر کر دیا ہے ۔ مزار پختہ ہے اور چھت کے علاوہ گنبد بھی تعمیر کیا گیا ہے ۔ مزار پر کوئی غیر شرعی حرکت دیکھنے میں نہیں آئی ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس صفحہ 326 نمبر شمار 400 میں صاحب مزار کا نام حضرت سلوا ہے آپ کا سلسلہ نسب حضرت یوسفؑ سے ملتا ہے ۔ اہل دیہہ روضہ پر پوری عقیدت سے حاضر ہوتے ہیں تقدس بھی بحال رکھا ہوا ہے

marfat.com

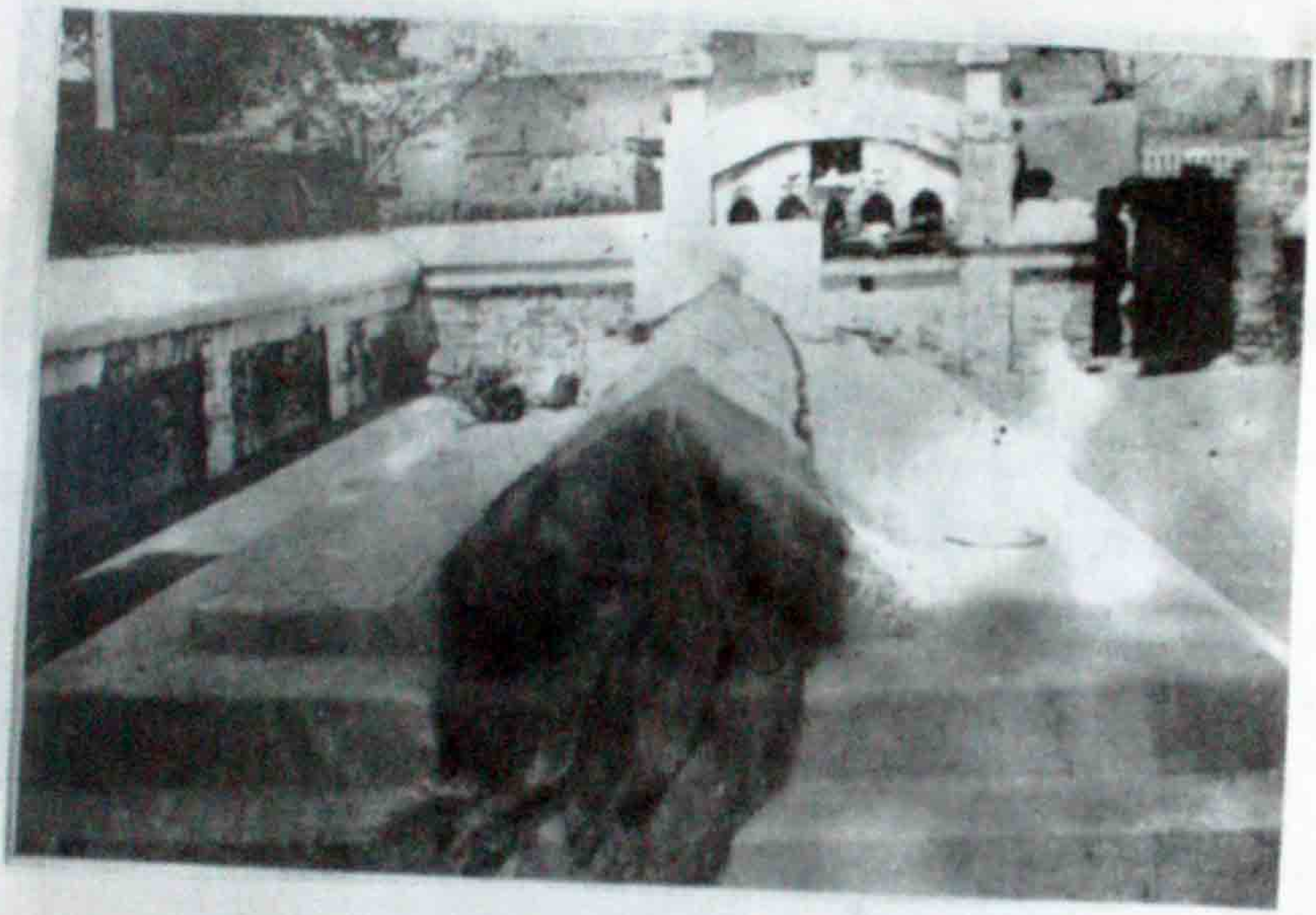

بھاؤ گھسیٹ پور نزد ڈنگہ میں 9 گز لمبا مزار صاحب مزار کا نام شمعون ہے

کھاریاں گلیانہ سے ایک سڑک منڈی بہاؤالدین پنڈ دادنخان کی طرف جاتی ہے۔ اس سڑک پر نہر جہلم بھی آتی ہے۔ نہر کی پٹری کے جانب شمال مشہور گاؤں بھاؤ گھسیٹ پور ہے۔ یہ مزار گاؤں کے وسط میں واقع ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے۔ پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 332 کے مطابق صاحب مزار کا نام شمعون ہے۔ نام کے اوپر علامت ل ہے۔ جس سے مراد اولاد حضرت موسیٰ بیان کی گئی ہے۔ یعنی آپ حضرت موسیٰ کی اولاد سے ہیں

marfat.com

ڈنگہ روڈ پر چک جانی میں 9 گز لمبا مزار، صاحب مزار کا نام بخشتان ہے

ڈنگہ کو ماضی میں یہ اہمیت حاصل رہی کہ مشرق وسطی سے آنے والے قافلے دریائے جہلم کو عبور کرنے کے بعد یہاں قیام کرتے ڈنگہ کو ماضی میں جنکشن اسٹیشن کی سی حیثیت حاصل رہی مختلف اطراف کو جانے والے قافلے یہاں سے گزر کر جاتے اب بھی اس علاقہ میں سب سے زیادہ سڑکیں ڈنگہ سے نکلتی ہیں اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر آبی ذخائر بھی ملتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں قدیمی آبادیوں کے آثار پائے جاتے ہیں چار دیواری بھی تعمیر کی گئی ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ میں صاحب مزار کا نام بخشان ہے نیک اور پاک ہستیاں دفن ہیں ان ہستیوں کی پہچان صاحب نظر ہی کر سکتے ہیں صاحب مزار کا نام قلمی نسخہ کے صفحہ 328 نمبر شمار 463 کے مطابق بخشتان ہے

marfat.com

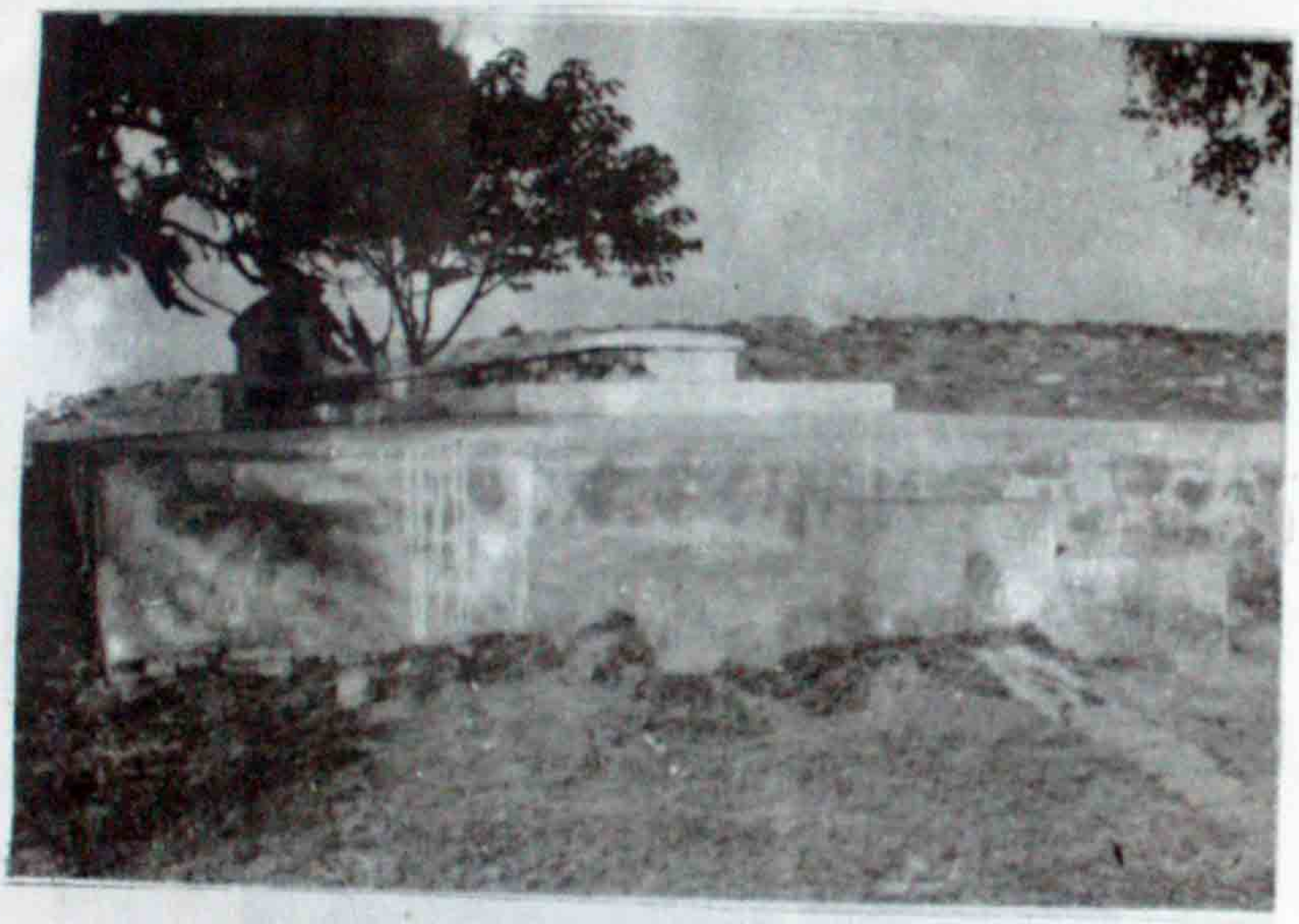

ملھو کھوکھر کے قریب 9 گز لمبا مزار

گجرات سے ایک سڑک بھمبر کو جاتی ہے اس سڑک کے کنارے گجرات سے چند میل کے فاصلہ پر مشہور قصبہ ملھو کھوکھر ہے اس گاؤں کے جانب مغرب جوڑا جلال پور کے راستہ پر ایک بلند ٹبہ ٹیلہ ہے جس پر اہل دیہہ کی قبریں ہیں اس ٹبہ ٹیلہ کے قریب 9 گز لمبا مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے ماضی میں یہاں تجارتی قافلے قیام کیا کرتے کیونکہ ان 9 گز خانقاہوں کے قریب قیام پذیر ہونے سے ان کا تجارتی مال محفوظ رہتا اہل دیہہ پوری عقیدت سے یہاں حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ ٹبہ سے پرانے زمانے کے برتن چکیوں کے پاٹ وغیرہ پائے جاتے ہیں

marfat.com

جتووکل نزد بٹی مرلاں میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار جتووکل کے جانب مغرب بٹی مرلاں کے رقبہ میں ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے جو پختہ تعمیر ہے ۔ مزار کے قریب ایک اور بھی روضہ ہے ۔ مزار تک جانے کے لیے سرگودھا روڈ سے ایک سڑک ٹالی پورہ کی طرف جاتی ہے اس مزار کے جانب مغرب نالہ بھمبر کے قریب بھی نو گز قبریں ہیں ماضی میں مغرب سے آنیوالے قافلے اسی علاقہ سے گزرتے تھے ۔ اجناس کی پیداوار کی وجہ سے غلہ کی خرید و فروخت کی بہت بڑی منڈی تھی ہزارہا سالہ قبل بھی یہاں انسانی آبادیوں کے آثار پائے گئے

marfat.com

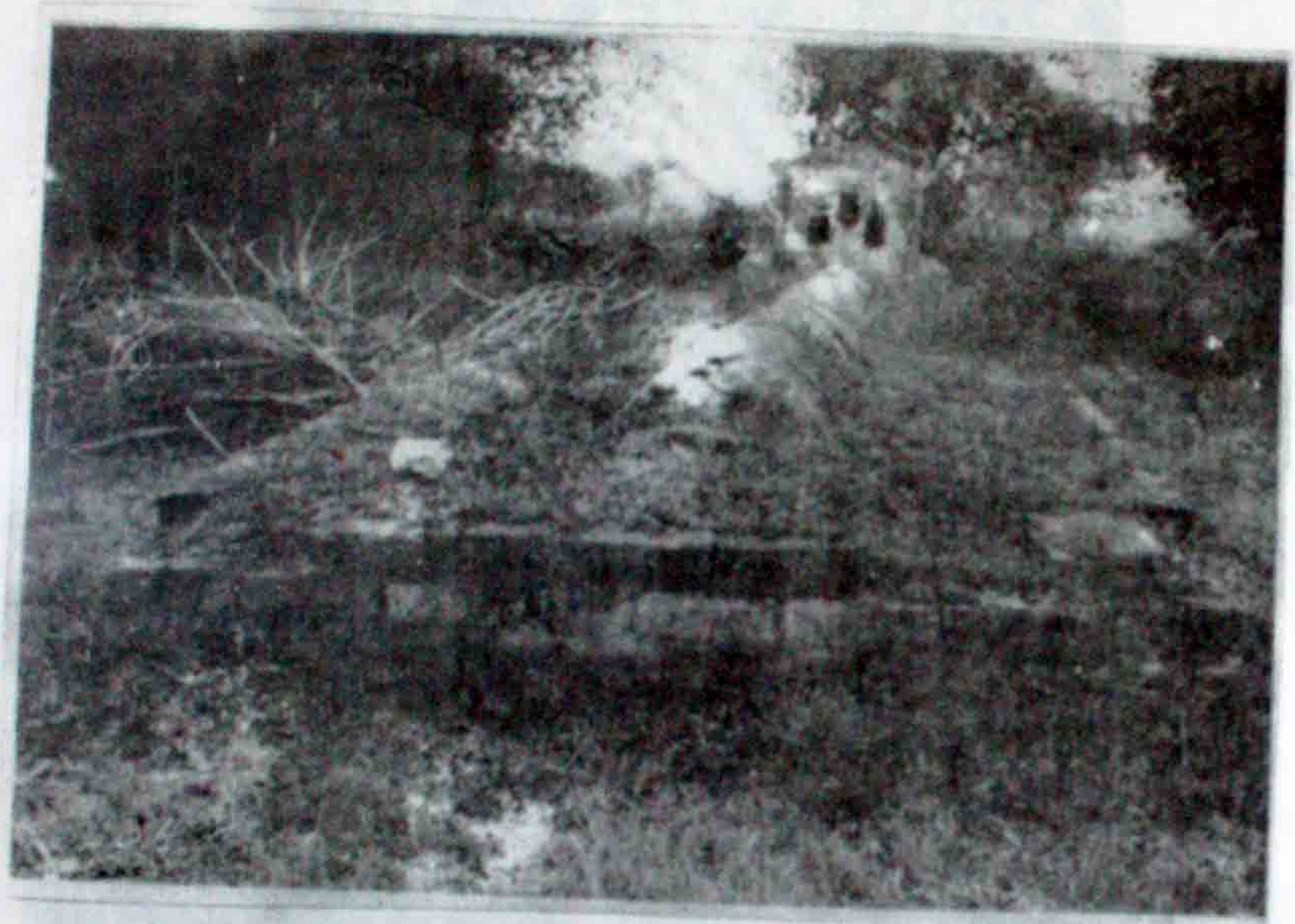

پوریا میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مشہور گاؤں پوریا کے قبرستان میں واقع ہے۔ پختہ تعمیر ہے۔ قبر کی لمبائی 9 گز ہے۔ یہ علاقہ سرسبز اور میدانی ہے۔ انسانی ضروریات کی اجناس یہاں وافر پیدا ہوتی ہیں۔ ماضی میں اس علاقے سے قدیمی شاہراہ بھی گزرتی تھی۔ جو برصغیر کو دوسرے علاقوں سے ملاتی ہے۔ اس علاقہ میں ایسی قبروں کا سلسلہ دریائے چناب کے کنارے تک جا ملتا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ ماضی میں یہ علاقہ میدان جنگ رہا ہے۔ کیونکہ جنگیں انسانی آبادیوں سے دور ہوا کرتی تھیں۔ یہ مزار گاؤں کے قبرستان میں ہے۔ یہاں تین اور لمبے مزار بھی ہیں

marfat.com

دھول خورد میں نو گز لمبا مزار

سر سبز میدانوں میں ایک مشہور سڑک ڈنگہ سے نکل کر گجرات شہر کی طرف آتی ہے اور گجرات میں یہ سڑک شاہی روڈ کے نام سے مشہور ہے اس سڑک پر کئی نو گز لمبے مزار ہیں دلانوالہ روڈ پر موضع دھول خورد میں نو گز لمبا مزار ہے اس قسم کے دو نو گز لمبے مزار قریب قریب ہیں مزار کے نصف حصہ پر چھت ڈال دی گئی ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے اہل دیہہ قرب و جوار کے عقیدت مند حاضری دیتے ہیں کوئی خلاف شرع حرکت دیکھنے میں نہیں آئی

marfat.com

شہابدیوال میں دلانوالہ روڈ پر 9 گز لمبا مزار

گجرات سے ایک قدیمی راستہ پل شیطایاں کے قریب سے ڈنگہ سے ہوتا ہوا ہیڈرسول کی طرف جا نکلتا ہے اس قدیمی سڑک کے ذریعے سے سرزمین ہند اور عرب کے درمیان بالخصوص افغانستان کے درمیان گجرات ہوئی تھی اس سڑک کے کنارے کئی لمبی قبریں ہیں دلاں والا روڈ پر ایک قدیمی قصبہ شہابدیوال ہے اس گاوں میں 9 گز خانقاہ پختہ تعمیر ہے چاردیواری بھی ہے پوری عقیدت سے زائرین حاضر ہوتے ہیں ۔ انوارالشمس قلمی نسخہ کے صفحہ 332 پر صاحب مزار کا نام محمائیل ہے علامت سے غازی خلیفہ ظاہر کیا گیا ہے

marfat.com

چک مرتضے (گجرات) کے قریب نو گز لمبا مزار

جی ٹی روڈ پر ایک مشہور قصبہ چک مرتضے بھی ہے۔ چک مرتضی کے درمیان سے ایک راستہ مغرب کی طرف جاتا ہے۔ یہ مزار ریلوے لائن کے قریب ہے۔ مزار کے اوپر رنگ برنگ کے جھنڈے اور عقیدت کے پھول نچھاور کیے جاتے ہیں۔ ایک بات یہ بھی مشہور ہے انسان اپنے اندر کی موذی بیماریوں کے خاتمہ کے لیے دور دراز سے یہاں حاضری دیتے ہیں۔ اور ہر گزرنے والا مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر قبر کے قریب رکھ دیتا ہے۔ اس طرح قبر کے قریب مٹی کی ایک لمبی دیوار بن گئی ہے۔ مزار کے قریب مسجد بھی ہے۔ غسل خانے اور نلکا بھی نصب کیا گیا ہے۔ مزار کے ارد گرد قدیمی درخت بھی ہیں۔ اس مزار کے قریب ہی سید اللہ جوایا کا آستانہ مبارک بوسال شریف میں ہے۔ جو بہت بڑے ولی اللہ ہو گذرے ہیں۔

marfat.com

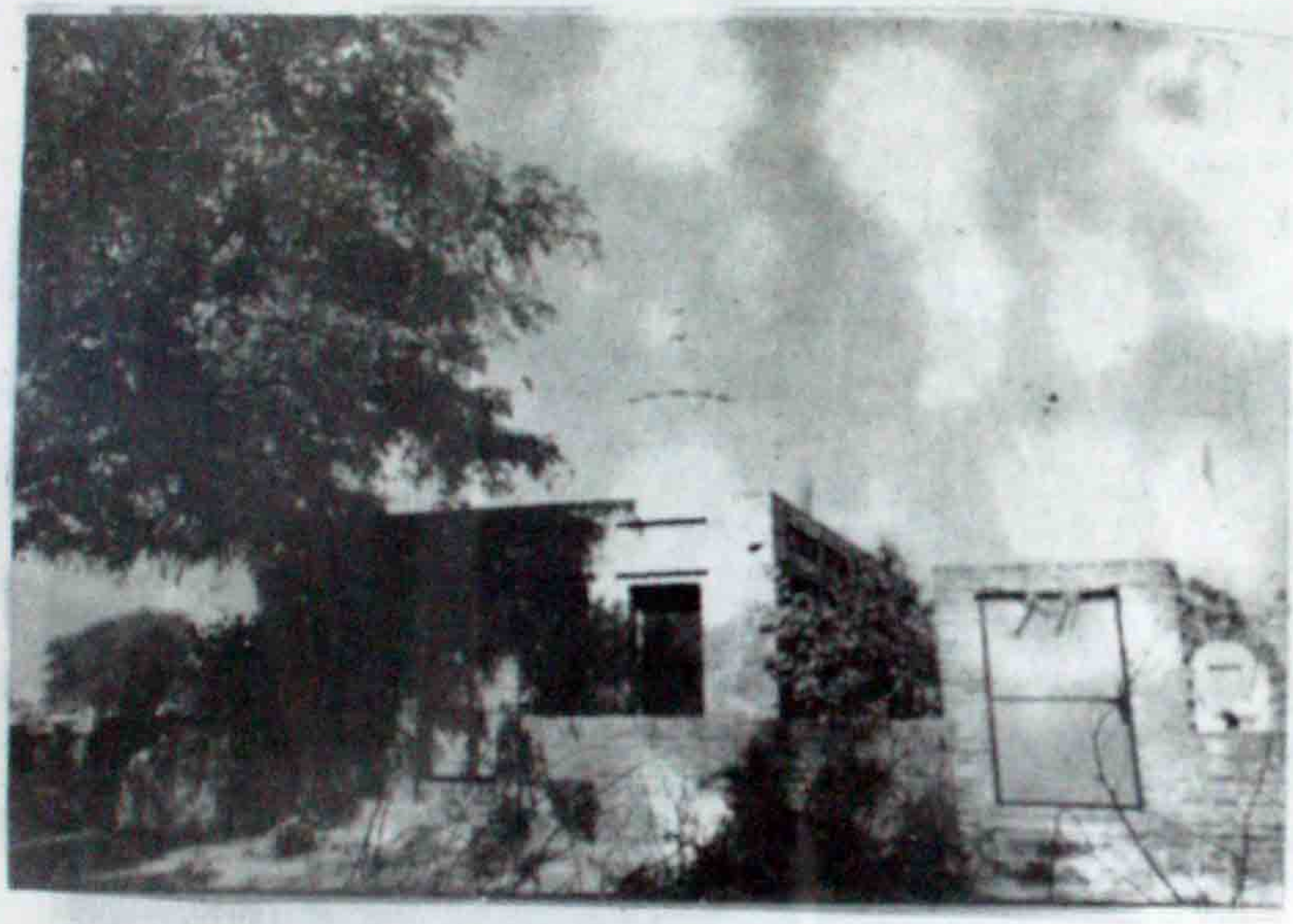

ادھووال میں نو گز لمبا مزار

یہ گاؤں گجرات کے قریب شاہی روڈ پر واقع ہے ۔ یہ سڑک برساتی نالہ بھمبر کو عبور کرنے کے بعد ولاں والا روڈ سے مل کر ڈنگہ سے ہوتی ہوئی ہیڈ رسول سے جا ملتی ہے ۔ ماضی میں اس سڑک پر سے تجارتی قافلے گزرتے جو نورا سنڈیالہ روڈ سے ہوتے ہوئے سوہدرہ اور ہندوستان کی طرف جاتے پانی انسانی زندگی کا لازمی جز ہے ۔ ماضی میں ان کی آبادیاں پانی کے ذخائر کے قریب ہوتی تھیں ۔ یہ مزار نو گز لمبا ہے ۔ اور پختہ تعمیر کیا گیا چھت بھی ہے ۔ اہل دیہ گردونواح مزار سے عقیدت رکھتے ہیں ۔ اس علاقہ میں لمبی قبروں کا سلسلہ ہے ۔ کیونکہ نالہ بھمبر اس کے قریب ہے ۔ پانی کے آثار پائے جاتے ہیں

marfat.com

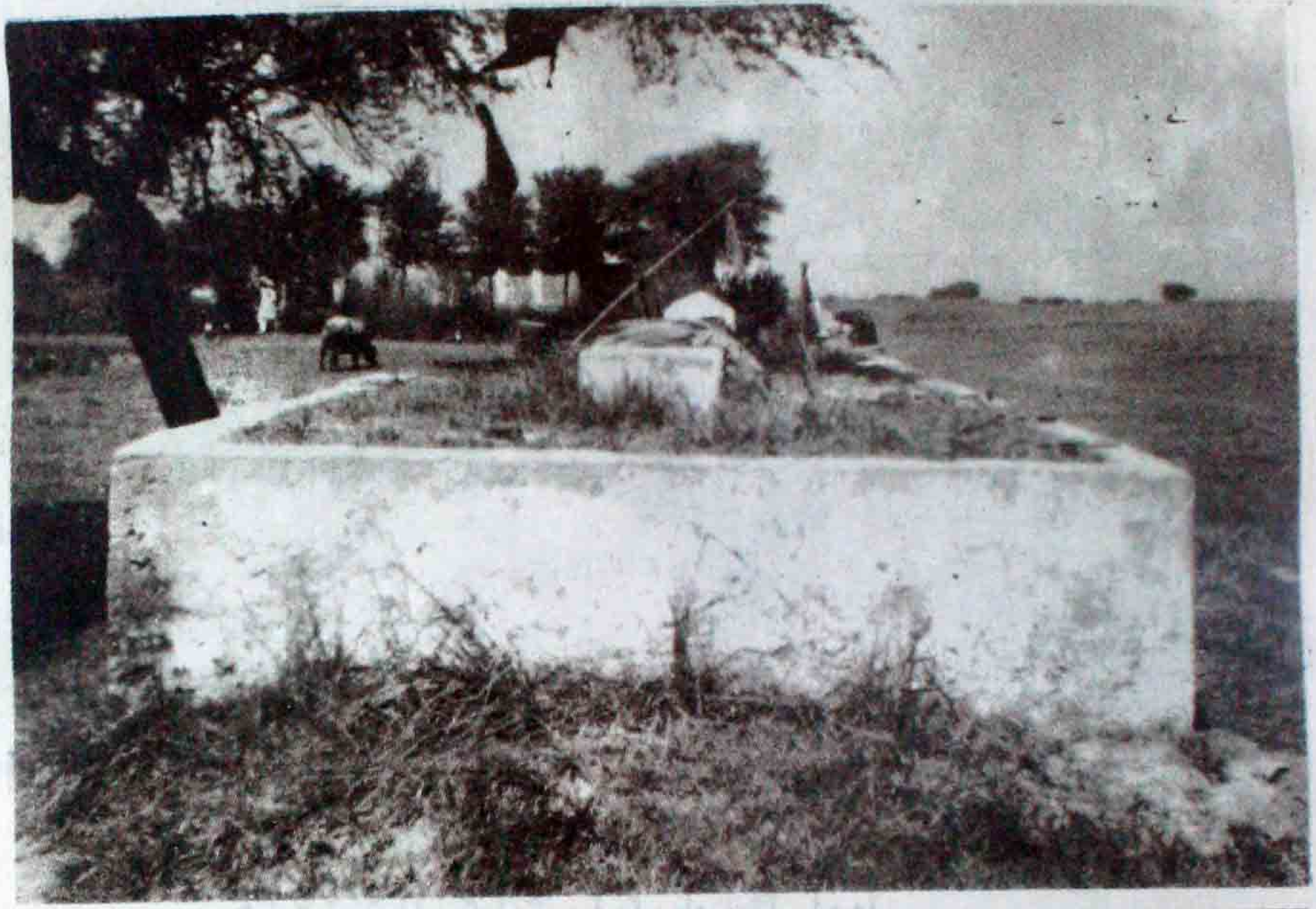

برسہ (گجرات) کے قریب نو گز لمبا مزار

گاؤں برسہ ہزاروں سالہ قدیمی نالہ بھمبر کے کنارے واقع ہے ۔ اس گاؤں کے قریب سے بھمبر روڈ گزرتی ہے ۔ یہ مزار ہزاروں سالہ پرانا ہے اور پختہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ نالہ بھمبر کے کنارے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر قدیمی بستیاں ہیں ان تباہ شدہ بستیوں کے لوگ اور ان کے مال مویشی اس نالہ کے پانی سے پیاس بجھاتے تھے ۔ جدید دور میں انسان کے آرام اور سکون کے لیے بہت زیادہ چیزیں ایجاد کر لی گئی ہیں ۔ لیکن پرانے زمانے میں وہی انسان خوشحال تصور کیا جاتا تھا ۔ جس کے پاس پانی کے وسائل ہوتے تھے ۔ اور وہی علاقے کا سردار تصور کیا جاتا تھا ۔ نالہ بھمبر کے کنارے نو گز لمبی قبروں کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے ۔ بیشتر نو گز قبریں نالہ بھمبر کے مغربی کنارے پر ہیں

marfat.com

بوریانوالی (گجرات) میں نوگز لمبا مزار

جی ٹی روڈ پر مشہور قصبہ جنڈانوالہ واقع ہے۔ جنڈانوالہ ایک بہت قدیم قصبہ ہے۔ جسے ماضی میں ایک مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ جنڈانوالہ کے قریب سے ایک سڑک مرالہ کی طرف جاتی ہے اور مرالہ کے ساتھ ہی قصبہ بوریانوالہ ہے۔ یہ مزار سکول کے قریب ہے۔ مزار کی لمبائی نوگز ہے۔ پختہ تعمیر ہے اور چاردیواری بھی ہے۔ اس گاؤں کے جانب شمال جنوب ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ ڈنگہ کھاریاں روڈ ہے۔ ایسے لمبے مزارات کا سلسلہ جنڈانوالہ کے گردونواح میں ہے۔ اس قدیمی گزرگاہ کے گردونواح ٹبے ٹیلے پرانی بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اہل دیہہ یہاں پوری عقیدت سے حاضر ہوتے ہیں اور کوئی غیر شرعی حرکت یہاں نہیں ہوتی۔

marfat.com

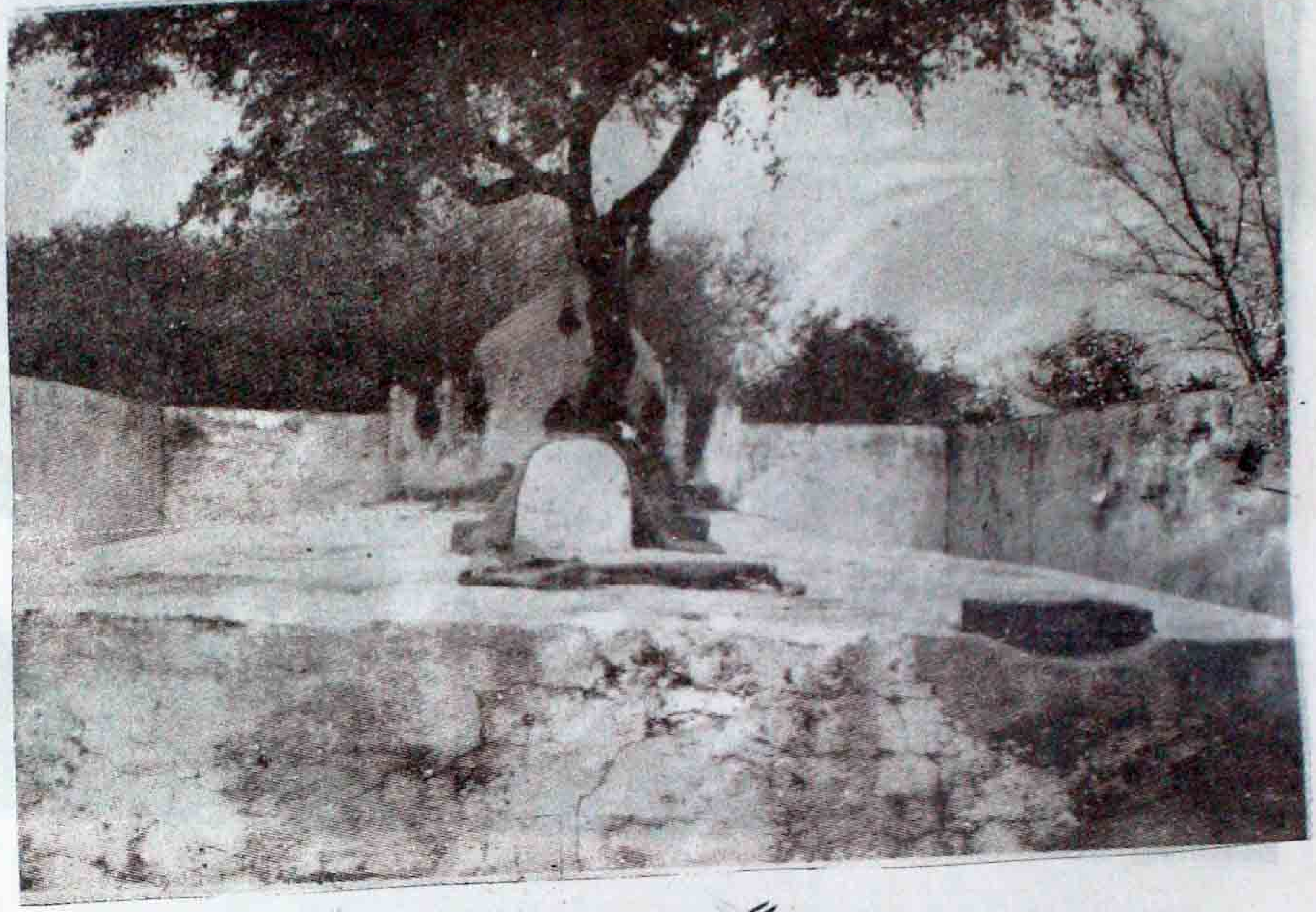

بھلڑ نزد گجرات 9 گز لمبا مزار

یہ مزار گاؤں بھلڑ کے قریب واقع ہے ۔ گجرات سے ایک سڑک جلالپور جٹاں کی طرف جاتی ہے ۔ پل بولے سے ذرا آگے جانب شمال ایک سڑک بھولا پوریا کی طرف جاتی ہے ۔ اس سڑک پر تین گاؤں بھولا پوریا بھلڑ واقع ہیں ۔ تینوں دیہات میں 9 گز لمبے مزار ہیں جو پختہ تعمیر ہیں ۔ یہ مزار بھلڑ کے قریب واقع ہے ۔ پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے ۔ اس میدان میں 9 گز لمبے مزاروں کی تعداد تین کے لگ بھگ ہے ۔

marfat.com

ملک پور چاڑہ میں 9 گز لمبا مزار

بھمبر روڈ سے ایک سڑک ہوائی اڈا کے راستے ملک پور چاڑہ کی طرف جاتی ہے۔ ملہو کھوکھر کے مبہ کے قریب نو گز لمبا مزار ہے۔ ایسے مزاروں کا سلسلہ گردونواح میں ہے۔ ملک پور چاڑہ کے قبرستان میں نو گز لمبا مزار ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے خار دار جھاڑیوں نے مزار کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس علاقہ میں پینے کا پانی کھارا اور کڑوا ہے۔ واٹر سپلائی سے قبل اہل دیہہ برساتی نالہ بھمبر سے پانی پیتے تھے۔ زمین میں تیزابیت کا مادہ نظر آتا ہے۔ مٹی نمکین کڑوا ذائقہ رکھتی ہے

marfat.com

آج سے سو سال قبل یہ مزار دریائے چناب کے کنارے موجود تھا لیکن دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے یہ بستی اور مزار دریا برد ہو چکے ہیں۔

لمبوڑ میں حضرت ناتن گا مزار (دریا برد)

لمبوڑ جلالپور جٹاں کے قریب دریائے چناب کے کنارے ایک مشہور بستی تھی۔ لمبوڑ کئی دفعہ دریا برد ہوا پھر آباد ہوا۔ اب مقامی آبادی کے مطابق لمبوڑ گاؤں تیسری جگہ آباد کیا گیا ہے۔ ماضی میں انسانی آبادیاں دریاؤں چشموں کے قریب آباد تھیں دریاؤں چشموں کے ٹھنڈے میٹھے پانی کی وجہ سے یہاں چہل پہل ہوا کرتی تھی۔ اناج غلہ انسانی ضروریات زندگی کی فراوانی تھی۔ جسکی وجہ اللہ کے نیک بندے ہدایت ورشد کے لیے آتے رہے۔ لمبوڑ میں جو ہزاروں سالہ قدیمی مزار تھا حافظ شمس الدین گلیانیؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 333 پر صاحب مزار کا نام ناتنؒ درج ہے۔ انہوں نے اپنے اندازے کے مطابق نام کے اوپر 105 درجہ کیا ہے۔ اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ صاحب مزار خلیفہ اور غازی تھے

marfat.com

آج سے سو سال قبل یہ مزار دریائے چناب کے کنارے موجود تھا لیکن دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے یہ بستی کو اور مزار دریا برد ہو چکے ہیں۔

عدالت گڑھ میں حضرت انوش کا مزار (دریا برد)

عدالت گڑھ نوشہرہ مغلاں کے قریب ایک بہت بڑا شہر تھا عدالت گڑھ میں ایک بہت بڑے ٹبہ پر حضرت آنوش کا مزار تھا عدالت گڑھ اب دریائے چناب کے کٹاؤ کیوجہ سے دریا برد ہو چکا ہے ۔ تاہم جب یہ شہر آباد تھا اس کی رونق بہت زیادہ تھی چناب کے ٹھنڈے میٹھے پانی کی وجہ سے دور دراز سے آنے والے قافلے یہاں قیام کرتے اور اپنی اور جانوروں کی پیاس بجھاتے ۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق عدالت گڑھ میں جس نیک ہستی کا مزار تھا ان کا نام حضرت آنوشؑ ہے ۔ جو حضرت داؤدؑ کی اولاد سے بیان کیے گئے ہیں۔ صاحب مزار کا نام قلمی نسخہ کے صفحہ 326 نمبر شمار 407 پر درج ہے

marfat.com

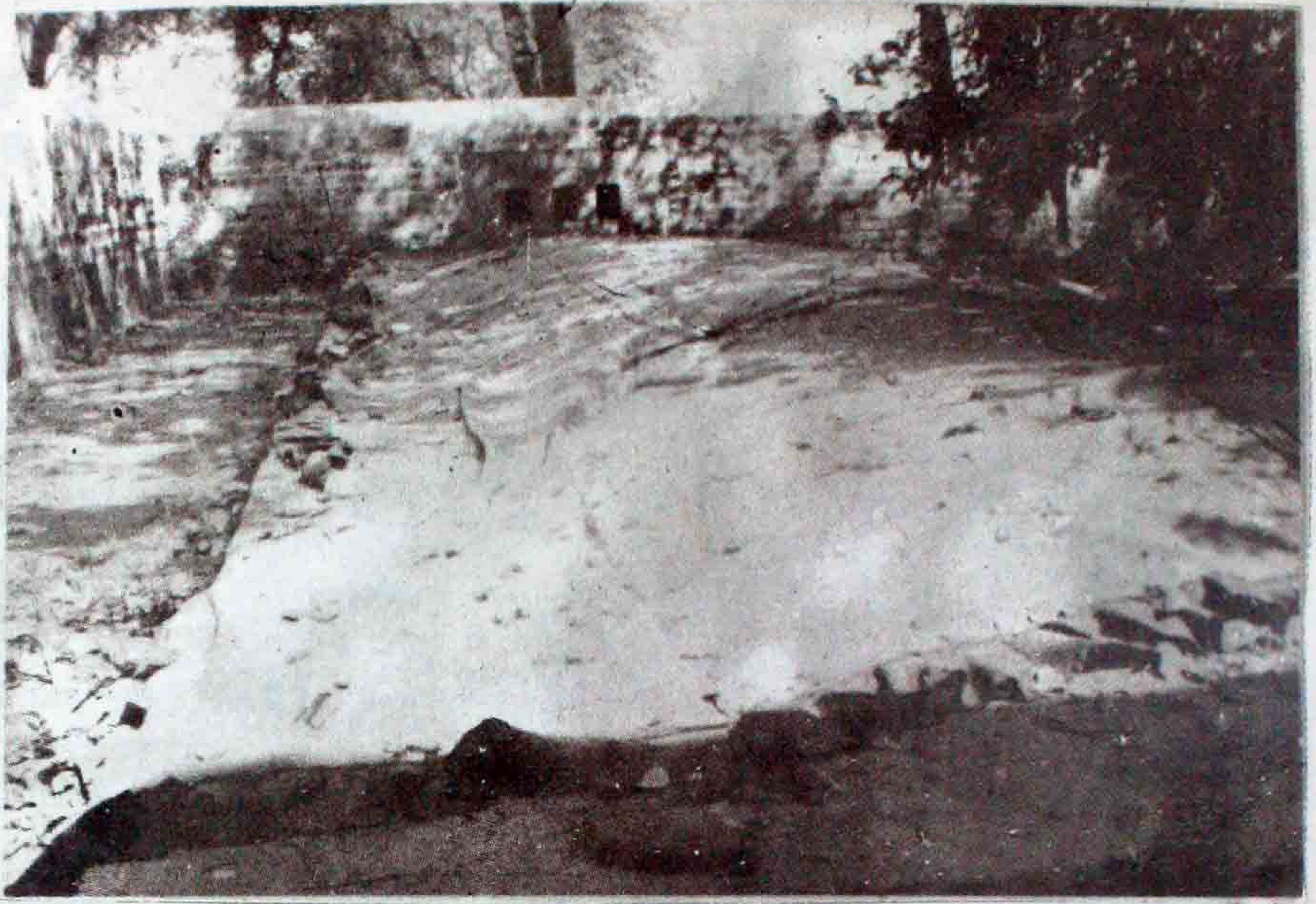

مہیساں کے قریب 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مشہور قدیمی تاریخی سڑک بھمبر روڈ کے قریب موضع مہیساں میں پانی کے جوہڑ کے کنارے پر ہے ۔ قریب ہی لڑکوں کا سکول بھی ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ اور اس کی چار دیواری بھی ہے ۔ ابھی اس مزار کے قریب موضع برسہ میں بھی 9 گز لمبا مزار ہے ۔ ان مزارات کا سلسلہ اس مزار کے ارد گرد ہے ۔ جس میں کیرانوالے میں حضرت طرطوشؒ کا مزار ہے ۔ جاجوال میں 9 گز لمبا مزار واقع ہے ۔ مہیساں ایک نہایت قدیمی قصبہ ہے ۔ جو نالہ بھمبر کے کنارے واقع ہے ۔ اسی گاؤں کے قریب جوگیاں صاحب کا بھی مزار ہے ۔ ان کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اگر قحط سالی میں دعا کی جائے تو بارش ہو جاتی ہے

marfat.com

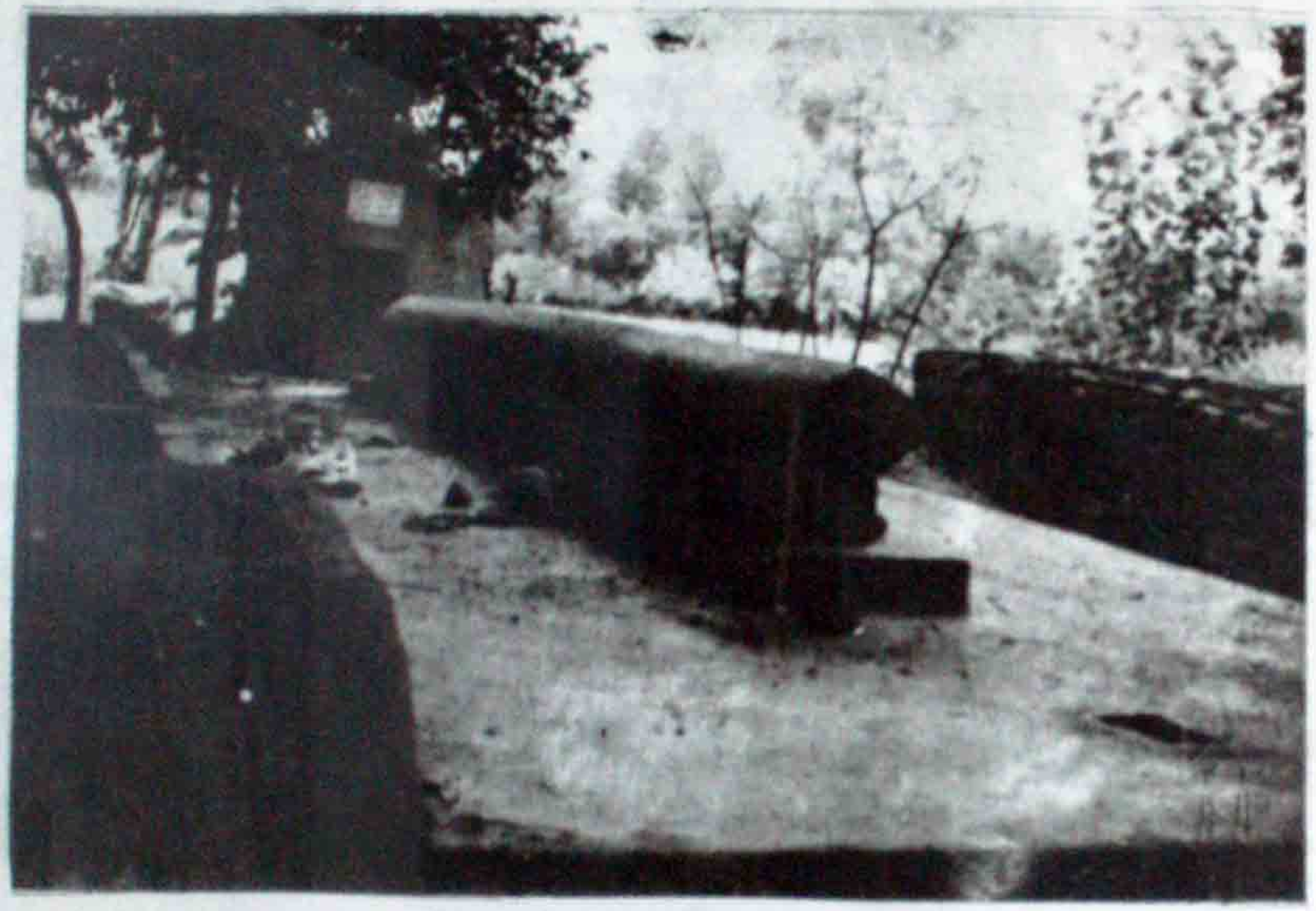

چودھووال میں نو گز لمبا مزار صاحب مزار کا نام عطار ہے

یہ گاؤں جلالپور کھاریاں روڈ پر فتح پور کے قریب ہے یہاں شمال کی جانب کئی نو گز لمبے مزار ہیں جو پختہ تعمیر ہیں۔ قرب وجوار بلند بالا ٹبے اور ٹیلے ہیں یہ مزار پختہ تعمیر ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام "عطار" ہے اہل دیہہ پوری عقیدت سے حاضری دیتے ہیں بقول حافظ شمس الدین صاحب آپ کا سلسلہ نسب بزرگ ہستیوں سے جا ملتا ہے صاحب مزار کا نام قلمی نسخہ کے صفحہ 332 پر درج ہے

marfat.com

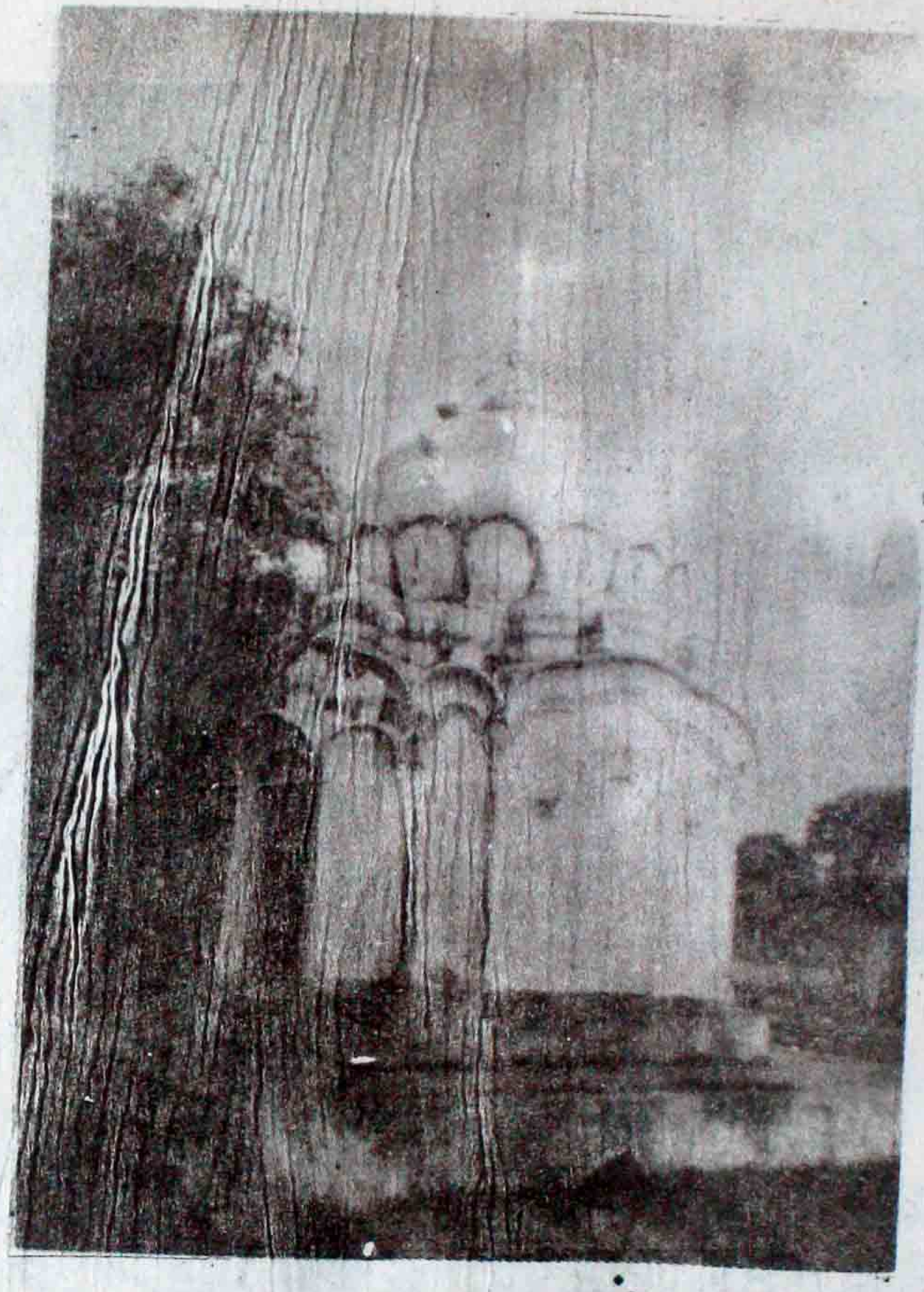

موضع بھور چھ میں مزار

یہ مزار مشہور سڑک جوشاہ بھولا سے نکل کر حاجی والا روڈ کے نام سے پکاری جاتی ہے کوٹ امیر حسین کے قریب چھوٹی سی بستی بھور چھ ہے مزار پختہ تعمیر ہے مزار کے قریب ہی کوٹ امیر حسین میں بھی 9 گز خانقاہ جس کا ذکر حافظ شمس الدین گلگیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس میں ہے قلمی نسخہ کے مطابق کوٹ امیر حسین میں صاحب مزار کا نام شمعون ہے اور بھور چھ میں صاحب مزار کا نام ام جرجیس ہے صفحہ 335 درج ہے اور آپ کا سلسلہ نسب انتہائی پاک ہستیوں سے ملتا ہے صدیوں سے ان پاک ہستیوں کے نشان قائم ہیں جو مٹائے نہیں جا سکے ، کوٹ امیر حسین میں صاحب مزار کا نام قلمی نسخہ کے صفحہ 326 نمبر شمار 425 کے مطابق شمعون ہے

marfat.com

پنڈی میانی میں پیر اصحاب کا مزار

پنڈی میانی دریائے چناب کے کنارے واقع ہے۔ ماضی میں یہاں ایک بہت بڑا پتن ہوا کرتا تھا۔ کشمیر سے اور جلالپور سے آنے والے تجارتی قافلے اس پتن کے ذریعے ہندوستان میں داخل ہوتے ماضی میں میانی پنڈی ایک بہت بڑا شہر تھا۔ یہاں نوگز لمبی قبروں کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ پنڈی میانی کا کافی رقبہ دریا برد ہو چکا ہے۔ اور کئی پرانے مزار دریا برد ہو چکے ہیں۔ میانی پنڈی کے قریب دریا کے کنارے کئی اور قدیمی بستیوں میں نوگز لمبے مزارات کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ مزارات اس بات کے داعی ہیں کہ ماضی میں یہاں بہت بڑے شہر آباد تھے۔ جو حالات زمانہ کے ساتھ تباہ و برباد ہو گئے

marfat.com

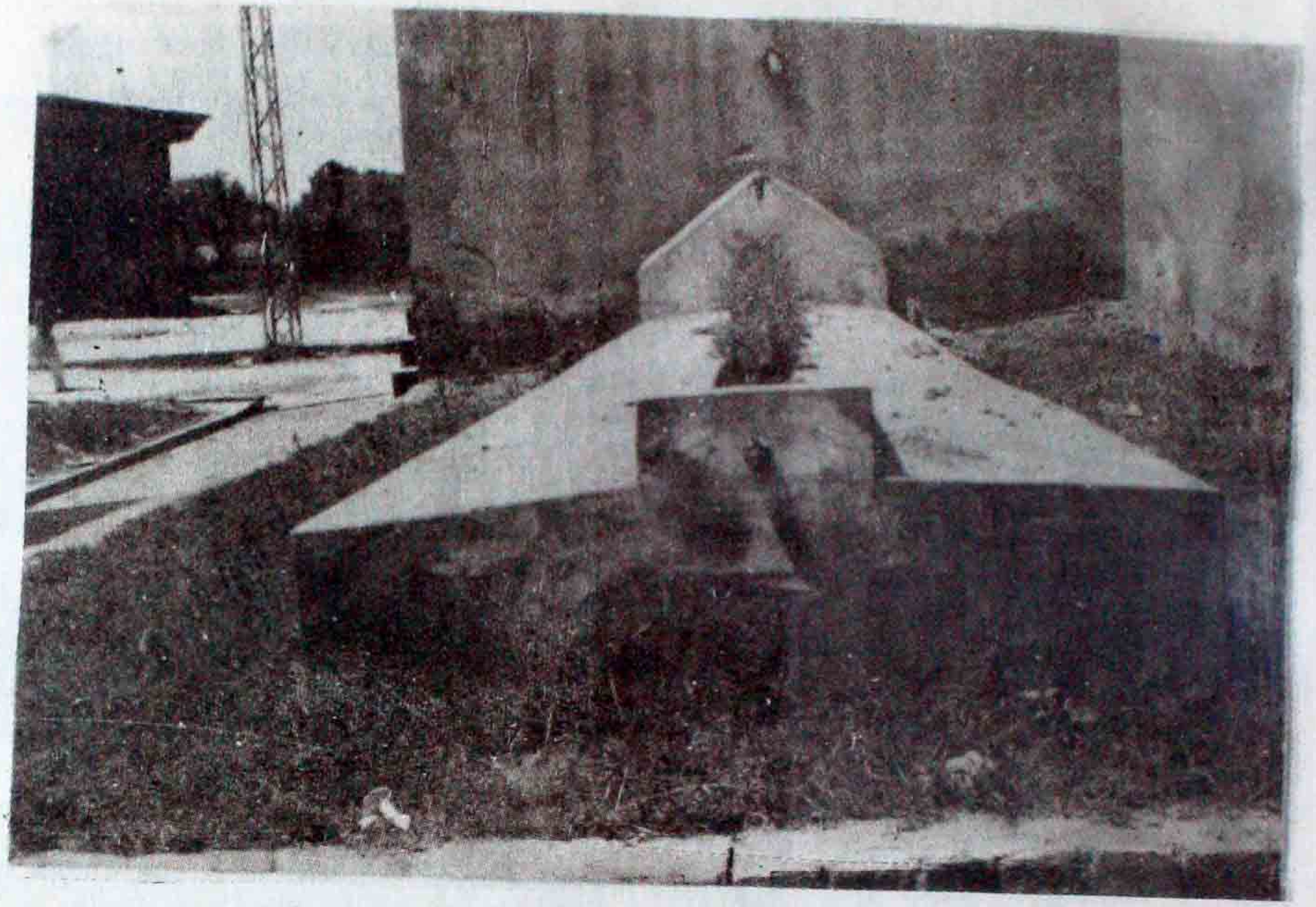

سوہل میں نو گز لمبا مزار

جلالپور جٹاں کے جانب جنوب دریائے چناب کے قریب سوہل خورد قصبہ ہے اس قصبہ کے اردگرد دریائے چناب کے میٹھے اور ٹھنڈے پانی کے کنارے کئی لمبے مزارات ہیں دریائے چناب کے مغربی کنارے کی زبان ہوتی تو وہ پکار پکار کر کہتا کہ یہاں بڑی بڑی عظیم الشان آبادیاں اور انسانوں کی بستیاں آباد تھیں جو انقلاب زمانہ اور فانی دنیا میں اس صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہیں۔ لیکن ان نیک ہستیوں کے نشان اب بھی قائم و دائم ہیں یہاں صاحب بصیرت اور صاحب نظر لوگ حاضری دیتے ہیں اور فیض یاب ہوتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 328 نمبر 487 کے مطابق صاحب مزار کا نام بقیا نوش ہے اہل دیہہ پوری عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں مزار پختہ تعمیر ہے

marfat.com

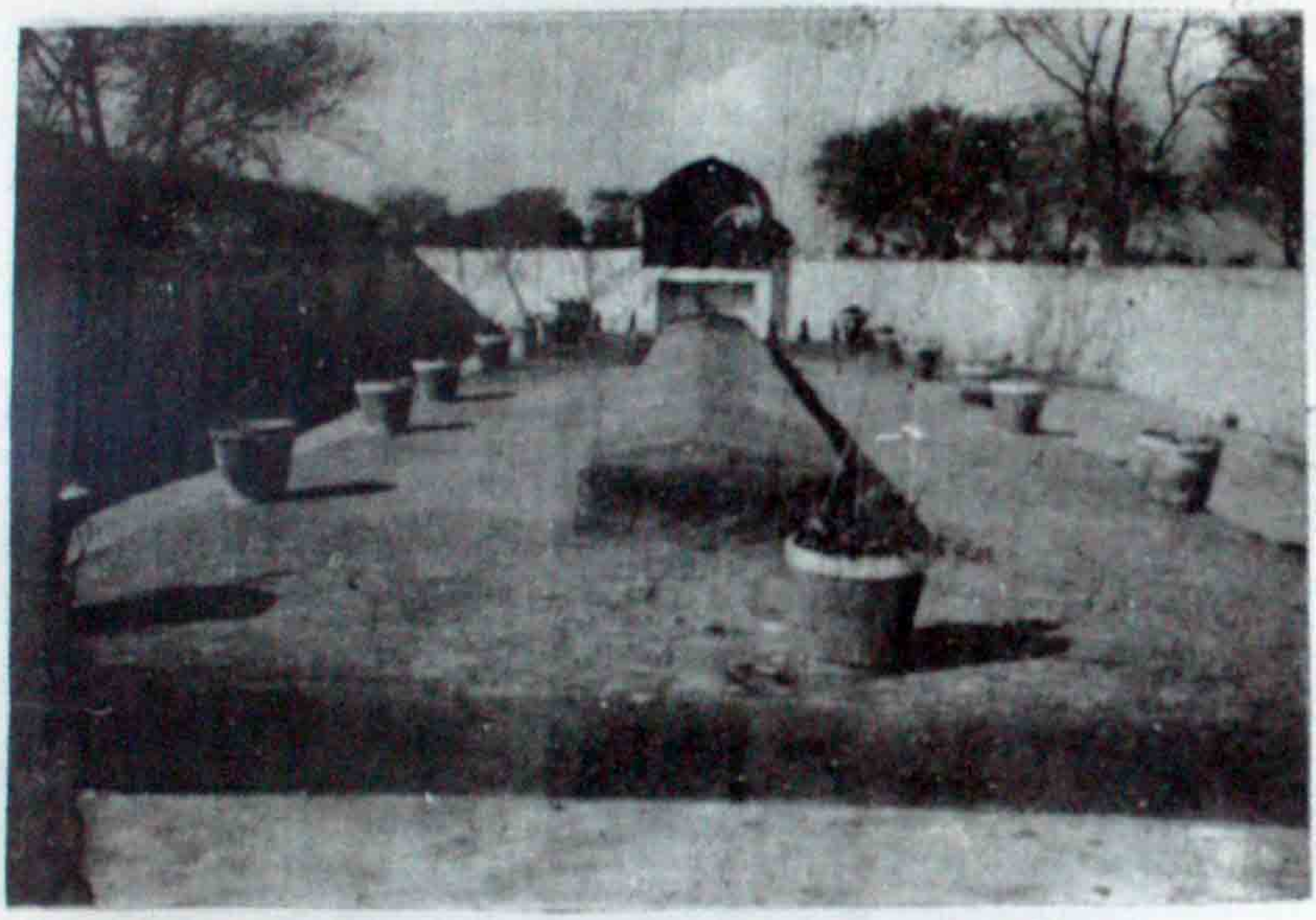

گلیانہ کے قریب ٹبی کسانہ نزد کوٹلی بجاڑ میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مشہور قدیمی قصبہ گلیانہ کے قریب ٹبی کسانہ میں ہے قریب ایک سڑک کوٹلہ ارب علی خاں سے منگلیہ کی طرف جاتی ہے مزار پختہ تعمیر ہے چاردیواری بھی ہے مزار کی لمبائی ۹ گز ہے قریب ہی ندی نالہ بھی بہتا ہے اہل دیہہ گردو نواح کے لوگ پوری عقیدت سے حاضری دیتے ہیں اس قسم کے نوگز لمبے مزارات کا ایک سلسلہ پھیلا ہوا ہے جو نالہ بھمبر کے ساتھ ساتھ ہیں یہ کڑیاں ایک بلند بالا تباہ شدہ بستی پیر غازی سے جا ملتی ہیں مزار کے قریب سے قدیمی سڑک گزرتی ہے جو کوٹلہ سے کشمیر آتی ہے اسکی ایک شاخ سیالکوٹ کی طرف جاتی ہے

marfat.com

گلیانہ کے قریب موضع بھگوال دھم میں 9 گز لمبا مزار

ماضی میں گلیانہ کو ایک مرکزی حیثیت حاصل رہی یہاں بہت بڑا قلعہ ہوا کرتا تھا مغرب سے آنے والے حملہ آور اور تجارتی قافلے گلیانہ میں قیام کرتے تھے۔ گلیانہ کے چاروں طرف سے بڑی بڑی سڑکیں دوسرے علاقوں کو گلیانہ سے ملاتی ہیں۔ گلیانہ سے ایک سڑک بھگوال کی طرف جاتی ہے۔ بھگوال دھم کے قبرستان میں یہ نوگز لمبی قبر ہے۔ مزار پختہ ہے چار دیواری بھی ہے۔ اور مزار کے قدیمی ہونے کے کئی شواہد ملتے ہیں۔ ایسے مزارات کا سلسلہ نالہ بھمبر کے کنارے تک پھیلا ہوا ہے۔ جو اپنے اندر کئی داستانیں لیے ہوئے ہے۔ مزار پر لوگ پوری عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں اور اہل بصیرت اور صاحب نظر حاضر ہو کر دینی و رحانی فیض حاصل کرتے ہیں

marfat.com

چک لشکری میں حضرت مہلائیل ؑ کا نو گز لمبا مزار

چک لشکری کھاریاں کے قریب نصیرہ گلیانہ روڈ کے قریب ہے ۔ یہاں قدیمی سڑک چک لشکری کے قریب سے گزرتی تھی ۔ یہاں ایک آبی گزرگاہ بھی ہے ۔ جس کے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں ۔ اور سارا سال اس میں پانی بہتا رہتا ہے ۔ یہ مزار گاؤں کے جانب مغرب ہے ۔ نو گز لمبا ہے ۔ چاردیواری بھی ہے ۔ اس کے اوپر چھت بھی ہے ۔ قریب چھاؤنی میں بھی اس قسم کے چند نو گز لمبے مزار ہیں ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی ؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت مہلائیل ؑ ہے ۔ اسکے دوسرے دو بھائیوں کا مزار فحمائیل ؑ کا مزار شاہدیواں نزد گجرات اور جھنڈ والی نزد لالہ موسیٰ میں ہے ۔

marfat.com

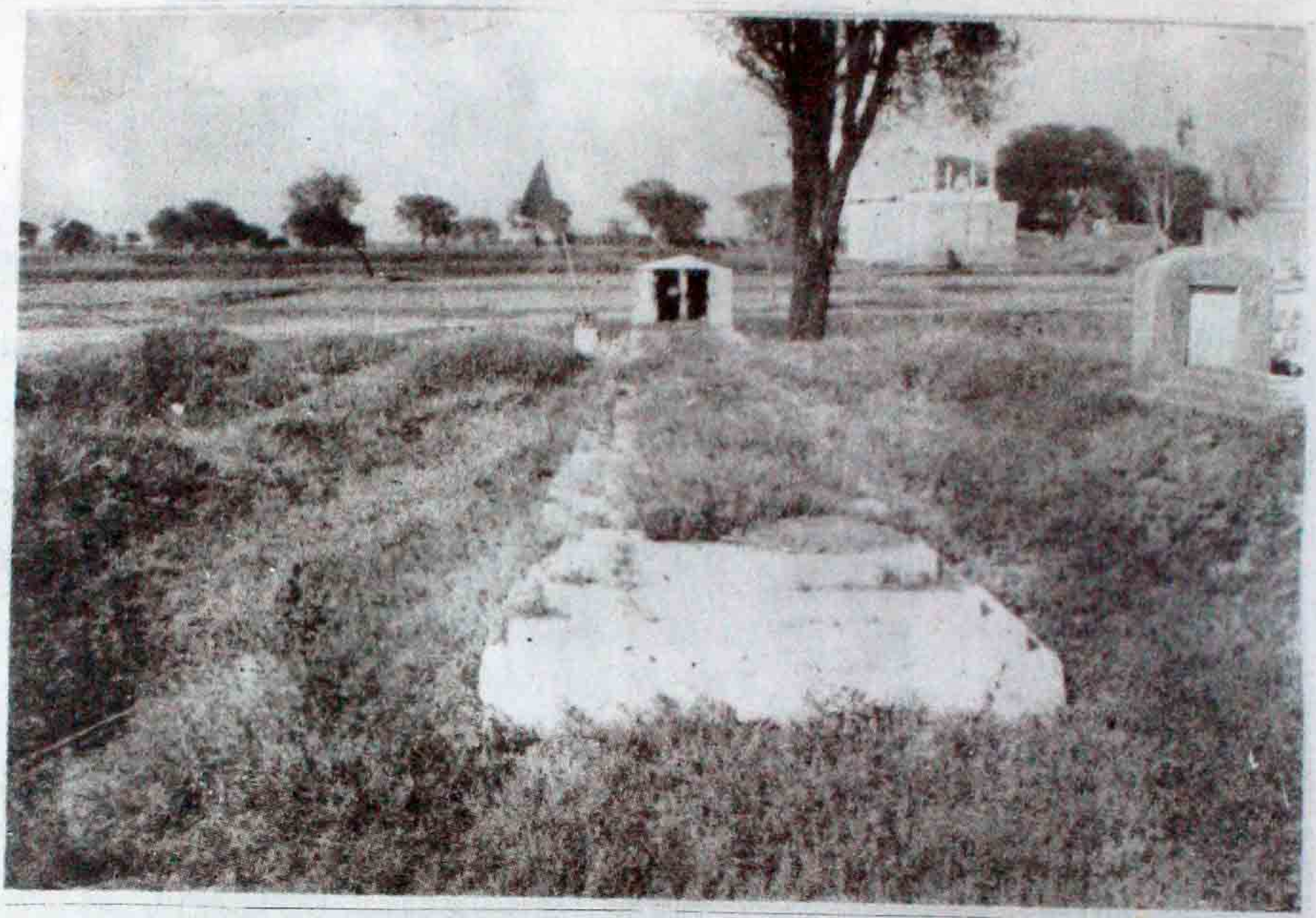

گلیانہ کے قریب ٹنیڈانوالی میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار گاؤں گوجر کوٹلہ کے قریب گلیانہ کے قریب جوار میں موضع ٹینڈانوالی میں واقع ہے ، اس گاؤں کا پہلا نام رام تکھا اسنام سے اس کے قدیمی ہونے کا ثبوت ملتا ہے مزار قبرستان میں ہے پختہ تعمیر ہے حضرت شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس صفحہ 328 نمبر شمار 478 کے مطابق صاحب مزار کا نام شمداروش ہے آپ کا سلسلہ مقدس ہستیوں سے جا ملتا ہے اس قسم کے مزار گردونواح میں اور بھی ہیں یہ مزار قبرستان میں ہے

marfat.com

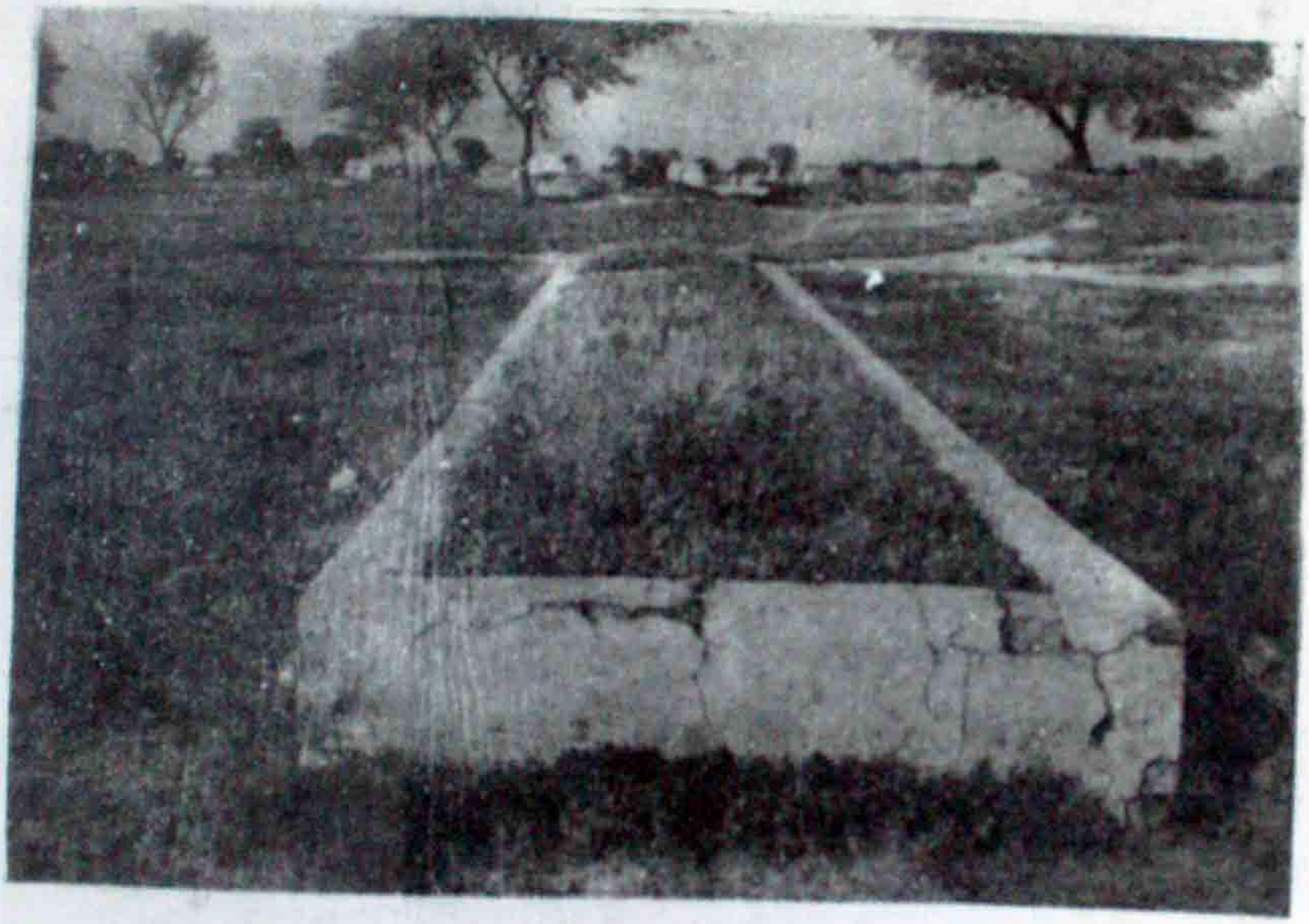

جنڈ شریف میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مشہور روحانی قصبہ جنڈ شریف کے قبرستان میں ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے۔ جو پختہ تعمیر ہے۔ یہ قصبہ جنڈ شریف قاریاں کے نام سے بھی مشہور ہے۔ مزار کے قریب ہی حافظ علم دین صاحب المعروف باباجی صاحب جنڈ شریف قاریاں کا مزار ہے۔ اس قصبے کی یہ خاصیت رہی ہے کہ یہاں لاتعداد حافظ قرآن پیدا ہوئے جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا پیغام گلی کوچے پہنچایا اور بھٹکی ہوئی مخلوق کو راہ راست پر لانے کے لیے تبلیغ کرتے رہے۔ مزار پر تاریخ وفات 1332ھ اندراج ہے۔

عدم سے جو بھی آتے ہیں عدم کو لوٹ جاتے ہیں
کوئی خوش بخت رہ جاتا ہے زیب داستان بن کر

marfat.com

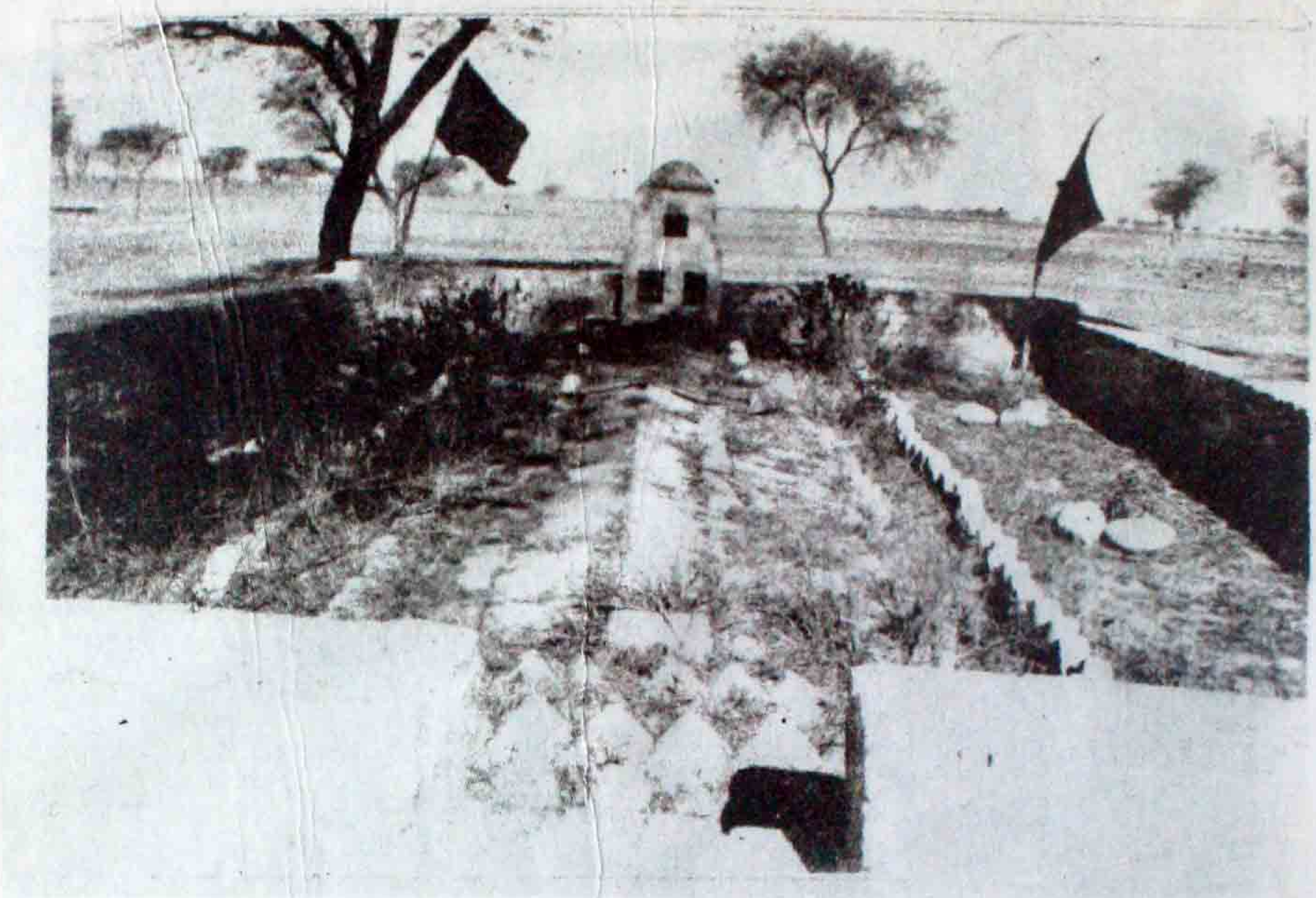

گلیانہ کے قریب کوٹلی بجاڑ میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار کوٹلی بجاڑ کے جانب مشرق برساتی نالہ کے کنارے پر واقع ہے پیر پھلانیاں کے نام سے مشہور ہے اس مزار کے سامنے جانب مشرق پیر غازی کا تباہ شدہ ٹبہ کے آثار دکھائی دیتے ہیں مزار سے تھوڑے فاصلہ پر نالہ بھمبر بھی ہے ۔ اس میدان میں کئی نو گز خانقاہیں ہیں جو پختہ تعمیر ہیں مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے حافظ شمس الدین گلیانوی یہاں حاضری دیا کرتے تھے ۔ ایک آواز آئی تمہیں فیض کیراں والا حضرت طرشوش کے مزار سے حاصل ہو گا آپ وہاں حاضری دیتے رہے مزار کے جانب مشرق مغرب ایسی لمبی قبروں کے آثار پائے جاتے ہیں

marfat.com

سوہل کلاں میں حضرت بقیانوش کا نو گز لمبا مزار

سوہل کلاں جلالپور جٹاں کے قریب ایک قصبہ ہے گاؤں کے جانب شمال قبرستان میں یہ مزار ہے جس پر بوہڑ کا بہت بڑا درخت ہے مقامی آبادی مزار پر پوری عقیدت و احترام سے حاضر ہوتی ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ نمبر شمار 487 کے مطابق صاحب مزار کا نام بقیا توش ہے ایسے ہی نو گز لمبے مزارات کا سلسلہ دریائے چناب کے کنارے پر پایا جاتا ہے مزار ایک بلند ٹیلے پر ہے اور آپ کا سلسلہ انبیاء کرام سے ملتا ہے

marfat.com

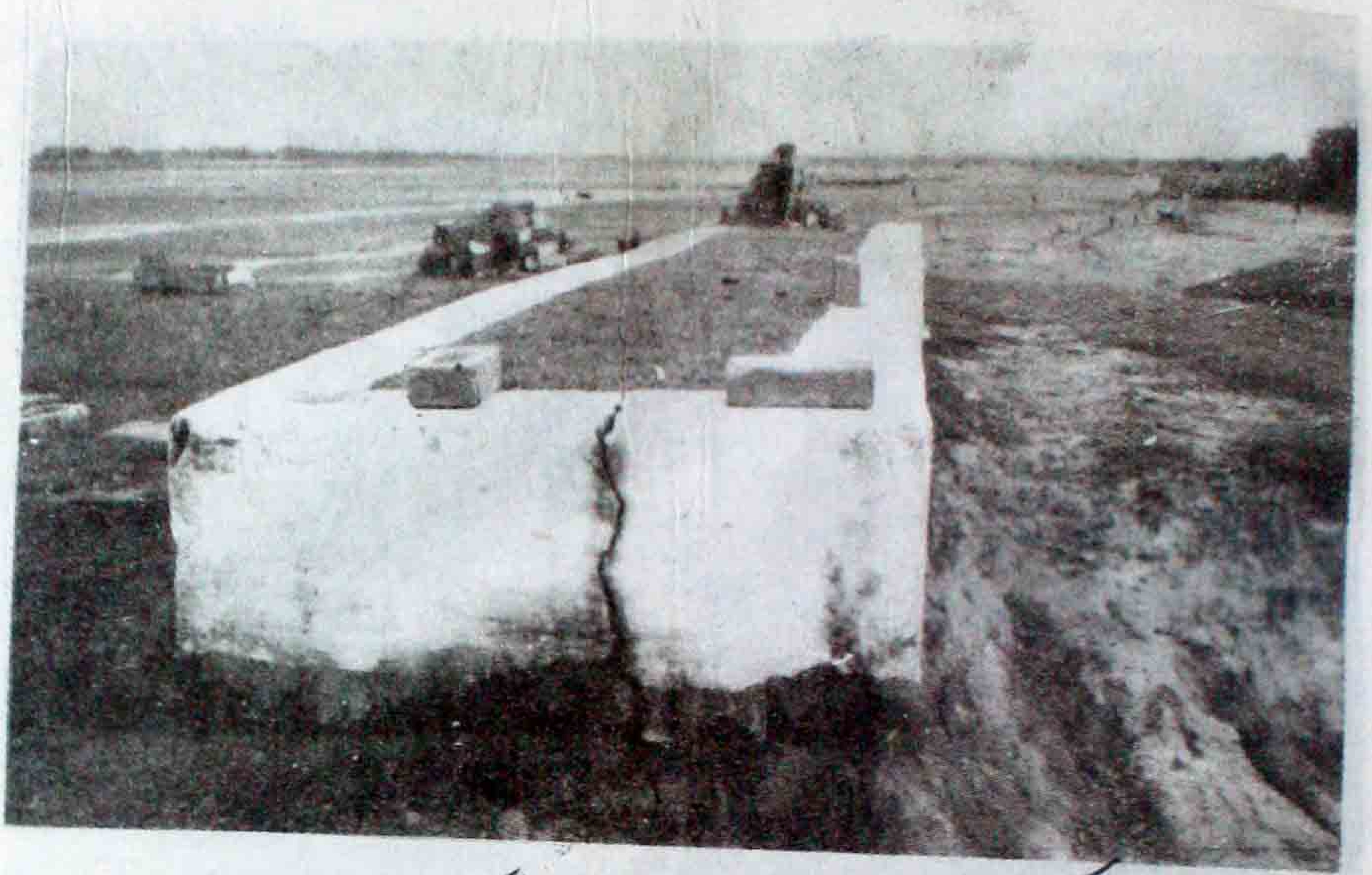

لکرالی اور سمرالہ کے درمیان نوگز لمبا مزار

لکرالی اور سمرالہ کوٹلہ ارب علی خاں کے قریب واقع ہیں ان قصبوں کو جانے کے لیے گجرات سے ایک سڑک بھمبر کی جانب جاتی ہے۔ دونوں قصبوں کے نزدیک بڑے بلند و بالا ٹبے ہیں جہاں ہزاروں سالہ پرانی تباہ شدہ بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ سمرالہ کے قریب چار پانچ پرانی قبریں ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوارالشمس میں دیئے گئے شجرہ کے مطابق یہ حضرت موسیٰؑ کی اولاد کی قبریں ہیں۔ ان میں ایک قبر کے قریب ہزاروں سالہ قدیمی درخت بھی ہے۔ شجرہ کے مطابق ان کا سلسلہ نسب انبیاء کرام سے جا ملتا ہے۔ تمام مزار پختہ تعمیر ہیں۔ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود ان پاک ہستیوں کے نام و نشان قائم اور دائم ہیں

marfat.com

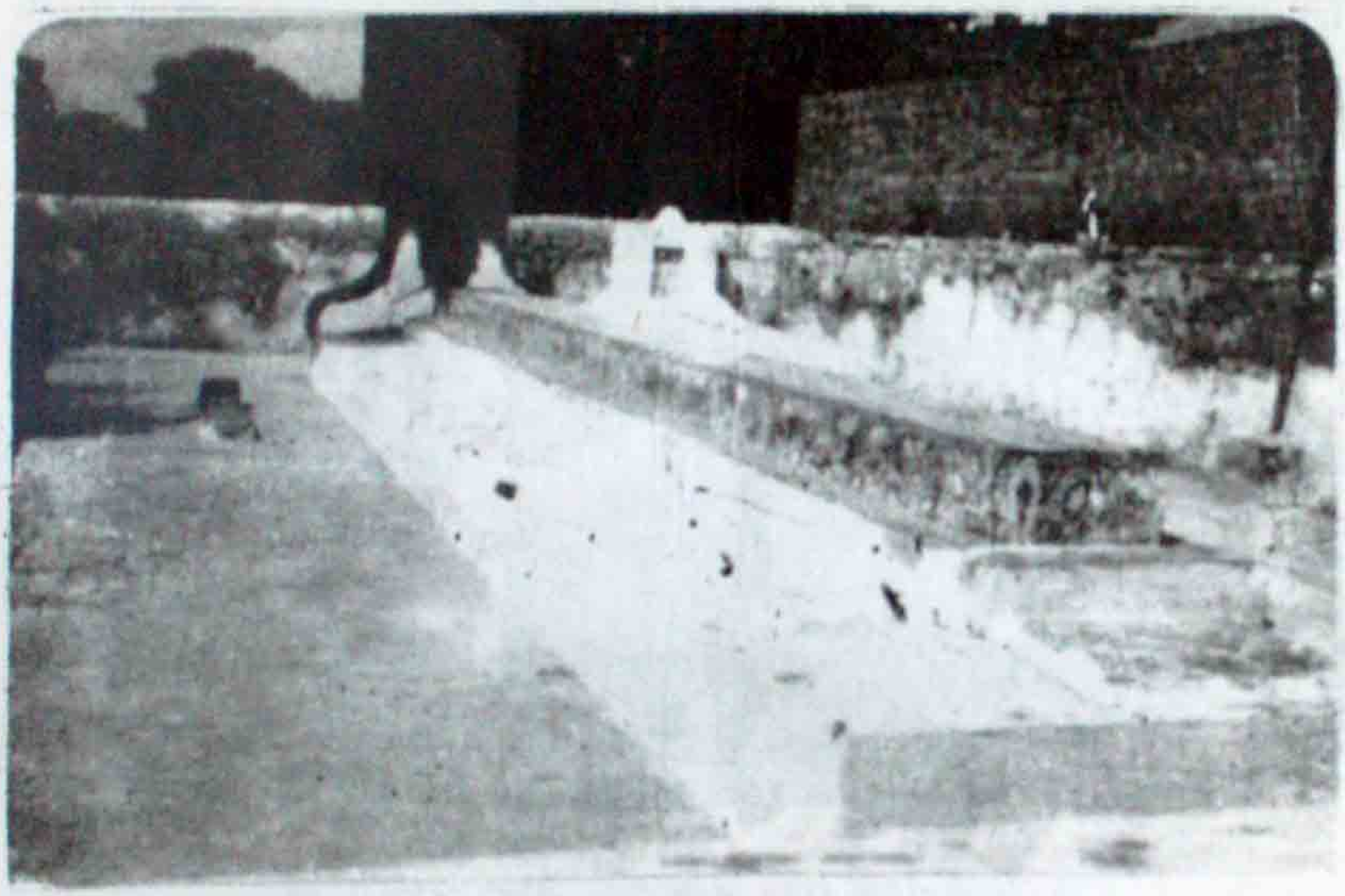

جلالپور جٹاں میں نو گز لمبا مزار

جلالپور جٹاں ایک بہت قدیم شہر ہے جلالپور جٹاں کے آثار سکندر اعظم کے وقت بھی موجود تھے لیکن اس وقت اس بستی کا نام کوئی اور تھا جلالپور کے قریب چند بستیاں جن کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہیں واقع ہیں ان میں کلاچور اور اسلام گڑھ کا قلعہ بھی ہے جلالپور کی اہمیت اس لیے بہت زیادہ رہی ہے کہ یہاں مشرق اور مغرب سے آنے والے قافلوں کے علاوہ اللہ کے نیک بندے یہاں قیام کرتے ۔ جلالپور ہی سے سوہدرہ جانے کے لیے سڑک نکلتی تھی اور جلالپور ہی سے شہباز پور کلووال سیالکوٹ کی طرف سڑک جاتی تھی ۔ یہیں سے ایک سڑک بہلول پور کو جاتی تھی ۔ اور کشمیر کی طرف جانے والے قافلے بھی جلالپور میں قیام کرتے تھے ۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 334 کے مطابق صاحب مزار کا نام فیمانؑ ہے

marfat.com

ڈب کے قریب ایک ٹبہ پر 9 گز لمبا مزار

یہ مزار موضع ڈب کے جانب مشرق ایک انتہائی دشوار گزار بلند ٹبے پر ہے ۔ یہ ٹبہ کئی فٹ بلندی پر ہے ۔ اس پر جانے کے لیے کوئی راستہ نہیں ہے خار دار جھاڑیاں اور جنگلی کیکر کے درخت پائے جاتے ہیں ۔ مزار کے جانب مشرق دریائے توی بہتا ہے مزار کے جانب جنوب ایک برساتی نالہ جہاں ریت ہی ریت پھیلی ہوئی ہے ۔ مزار پختہ اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے یہ بات باعث تعجب ہے کہ اس ٹبہ اور مزار کے چاروں طرف زمین بہہ کر کئی فٹ نیچے ہو گئی ہے ۔ اگرچہ یہ علاقہ مون سون ہواؤں کے خطے میں ہے شدید طغیانی سیلاب زور دار بارشوں کے باوجود یہ ٹبہ اور اس کے اوپر مزار عرصہ سے قائم ہے

marfat.com

دھدراشرقی میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار دھدراشرقی کے وسط میں چھپڑ کے کنارے پر ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے پختہ تعمیر ہے اور یہاں تھوڑے سے فاصلہ پر ایک قدیمی گزرگاہ ہے اور یہاں گردونواح میں نو گز لمبے مزارات پائے جاتے ہیں اس علاقہ میں جو سب سے قدیمی مزار ہے وہ حضرت بربرخ کا ہے جو برساتی نالہ کے قریب ہے جس کی وجہ سے قدیم دور کے انسان کے آثار اس علاقہ میں خصوصی طور پر قدیم دور کے خلیفہ غازی اس علاقہ میں دین و حق کی آواز پہنچانے آئے تھے صدیوں سے ان نیک ہستیوں کے نشان سیلاب پانی انقلابات زمانہ بھی نہ مٹا سکے۔

marfat.com

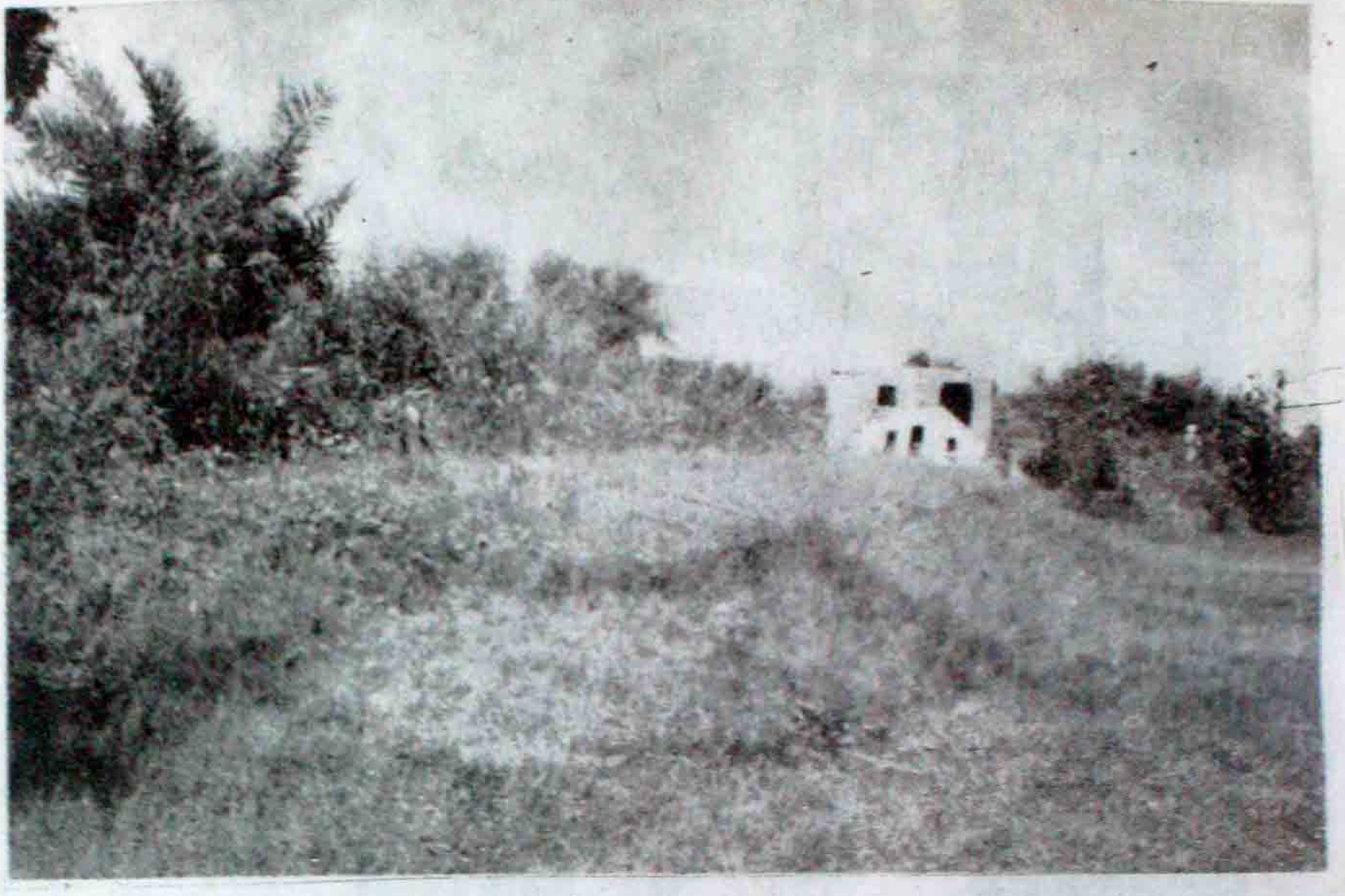

مناور کے قریب پانی کے کنواں پر 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مناور کے قریب جانب مغرب قدیمی کنواں کے پاس ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز کے قریب ہے پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ ایسے مزارات کا سلسلہ مناور کے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے مناور ایک بہت بڑا قلعہ تھا اب بھی دور سے مناور کے قلعہ کے آثار نظر آتے ہیں چونکہ یہ سیالکوٹ بھمبر اور مناور کو جانے والی سڑکوں کے درمیانی علاقہ ہے۔ دریائے توی کی وجہ سے یہ علاقہ سر سبز اور شاداب ہے یہاں کبھی بھی قحط نہیں پڑا زمین زرخیز اور پیداوار کے لحاظ سے مثالی زمین ہے۔ مناور کے قلعہ پر تاریخی قدیمی مسجد اور تباہ شدہ بستی کے آثار بھی پائے جاتے ہیں یہاں چپہ چپہ پر اللہ کے نیک بندوں کے مزار ہیں جو صدیاں گزرنے کے باوجود اب بھی قائم دائم ہیں حافظ شمس الدین گیلانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 326 نمبر شمار 205 کے مطابق صاحب مزار کا نام طینوش ہے۔ جو حضرت یوسف کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں

marfat.com

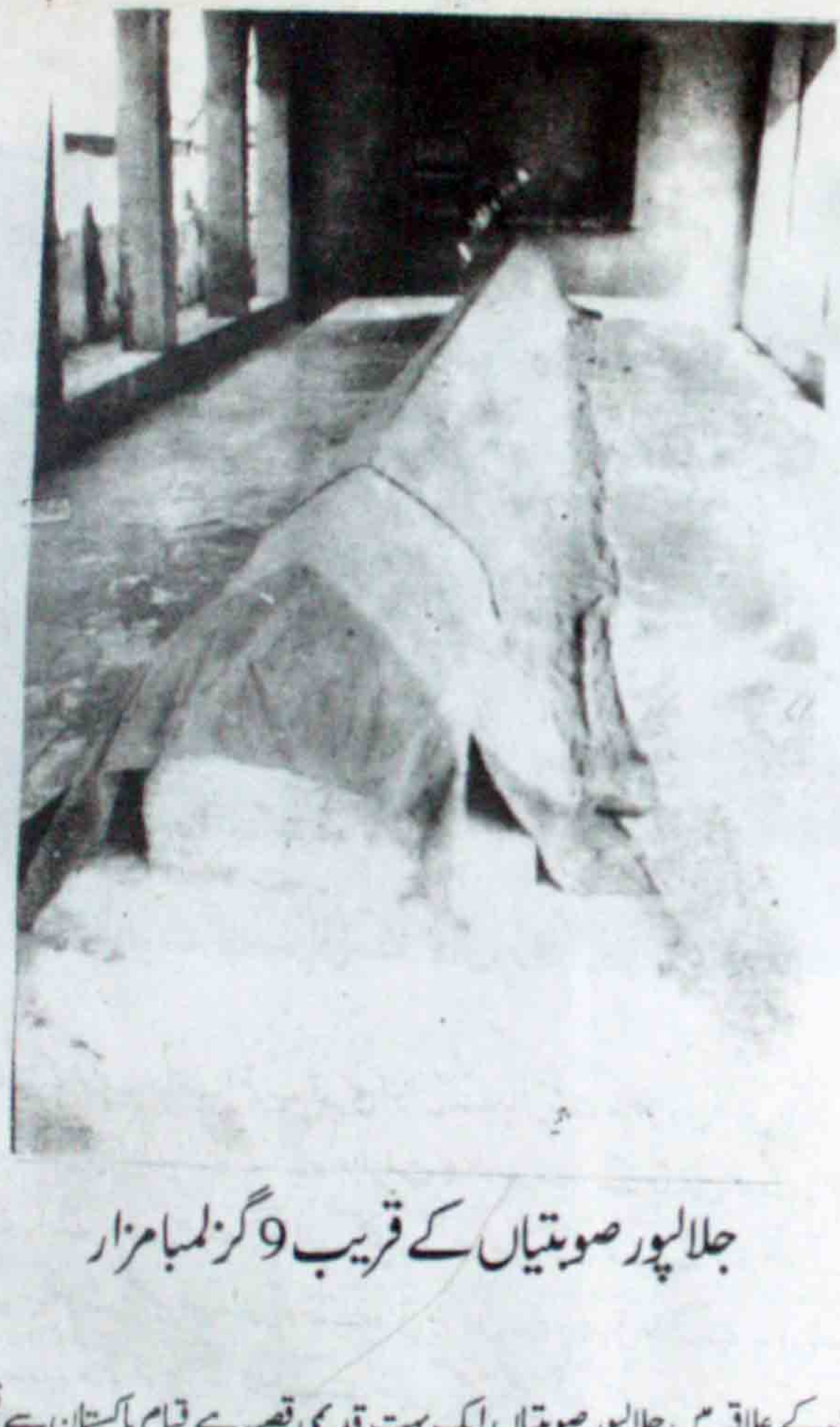

جلالپور صوبتیاں کے قریب 9 گز لمبا مزار

گجرات کے علاقہ میں جلالپور صوبتیاں ایک بہت قدیمی قصبہ ہے قیام پاکستان سے قبل یہ ہندوؤں کی آبادی تھی اس بستی کو صوبتی نامی ہندو نے آباد کیا تھا جلالپور صوبتیاں کی تاریخ کی کڑیاں ہزاروں سالہ پرانی ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانوی ؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے قلمی نسخہ کے صفحہ 327 نمبر شمار 456 کے مطابق صاحب مزار کا نام صفداؤں ہے۔ اور روبائیل کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں یہ مزار جلالپور صوبتیاں سے مشرق دھنیڈہ روڈ جنگل میں ہے

marfat.com

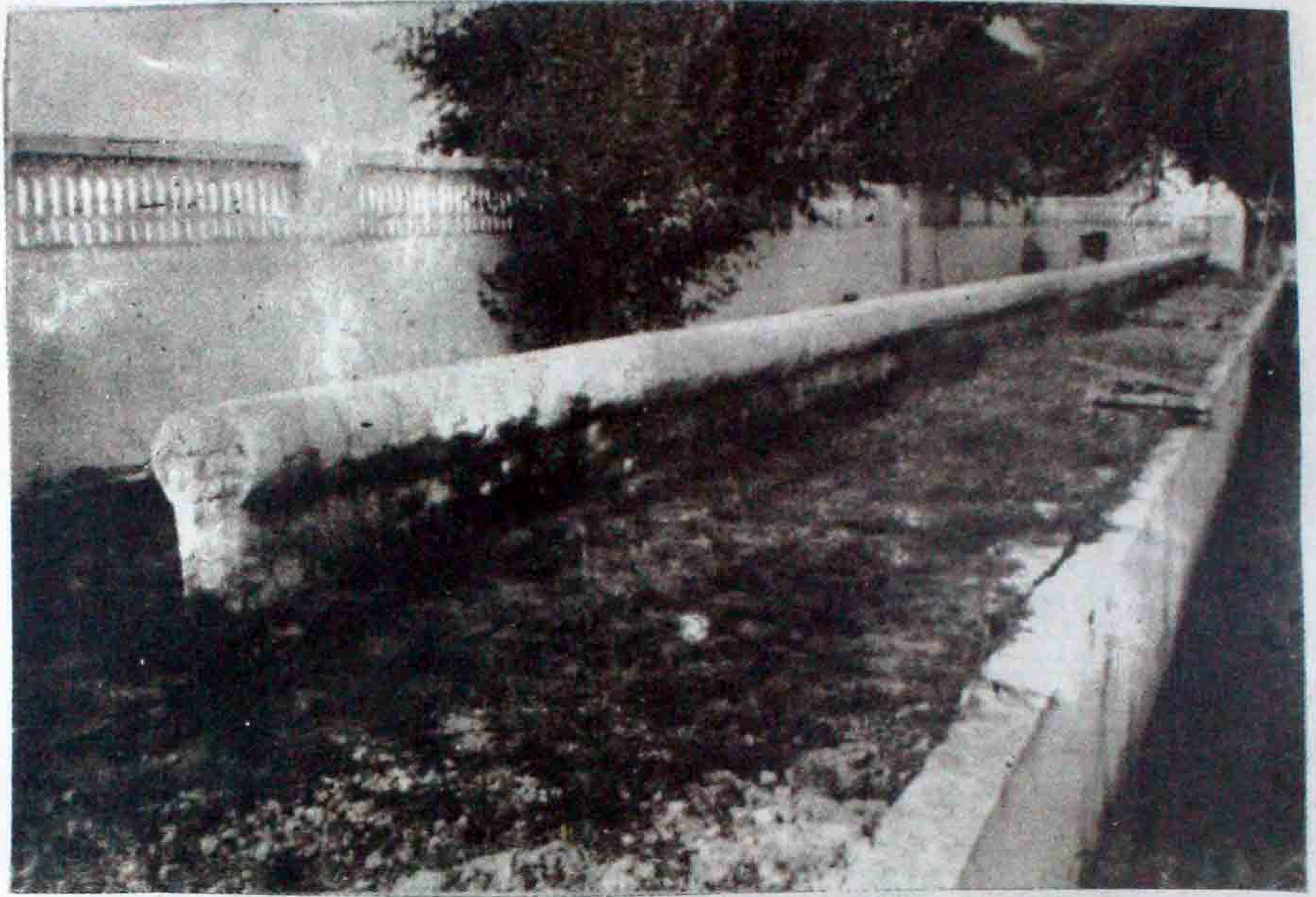

بنی رنگڑہ میں سو فٹ لمبا مزار

یہ مزار بنی رنگڑہ کے قریب تعمیر شدہ ہے مزار کی لمبائی سو فٹ کے قریب ہے۔ مزار تک جانے کے لیے کچا راستہ بڑیلہ شریف سے براستہ سانگو بنی رنگڑہ کی طرف جا نکلتا ہے۔ بنی اس لیے کہا جاتا ہے پنجابی زبان میں پانی کے چھپڑ تالاب کو بنی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ مزار چونکہ بنی چھپڑ کے کنارے ہے اس لیے بنی رنگڑہ کے نام سے مشہور ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کی چار دیواری بھی ہے۔ صاحب مزار کا نام حضرت منطوش ؒ ہے۔ جو حضرت یوسف ؑ کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق ایک بزرگ کا یہاں سے گزر ہوا اور اہل دیہہ کو اکٹھا کیا اور کہا کہ اتنے حصے میں مٹی ڈال دی جائے ان کی ہدایت کے مطابق مزار اس وقت پختہ تعمیر کیا گیا لمبے مزارات کا سلسلہ گردونواح بھی پایا جاتا ہے۔ دریائے توی اور دریائے چناب قریب ہی بہتے ہیں

marfat.com

کوٹلہ ارب علی خاں اور چک کالا کے قریب 9 گز لمبا مزار

یہ مزار کوٹلہ ارب علی خاں سے نکلنے والی سڑک جو شیخ پور سریا کی طرف جاتی ہے کے جانب جنوب ہزاروں سالہ پرانی آبی گزرگاہ کے کنارے ہے یہ مزار لنگڑیال کے رقبہ میں ہے جانب مغرب کالا چک گاؤں ہے اور چک کالا سے گھوڑے سے فاصلہ پر سام میں بھی 9 گز لمبا مزار ہے۔ مزار کے قریب خاص بات یہ ہے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود اللہ کے نیک بندوں کے آثار نہیں مٹ سکے۔ مزار کے جانب مغرب میٹھے پانی کی گزرگاہ بھی ہے

marfat.com

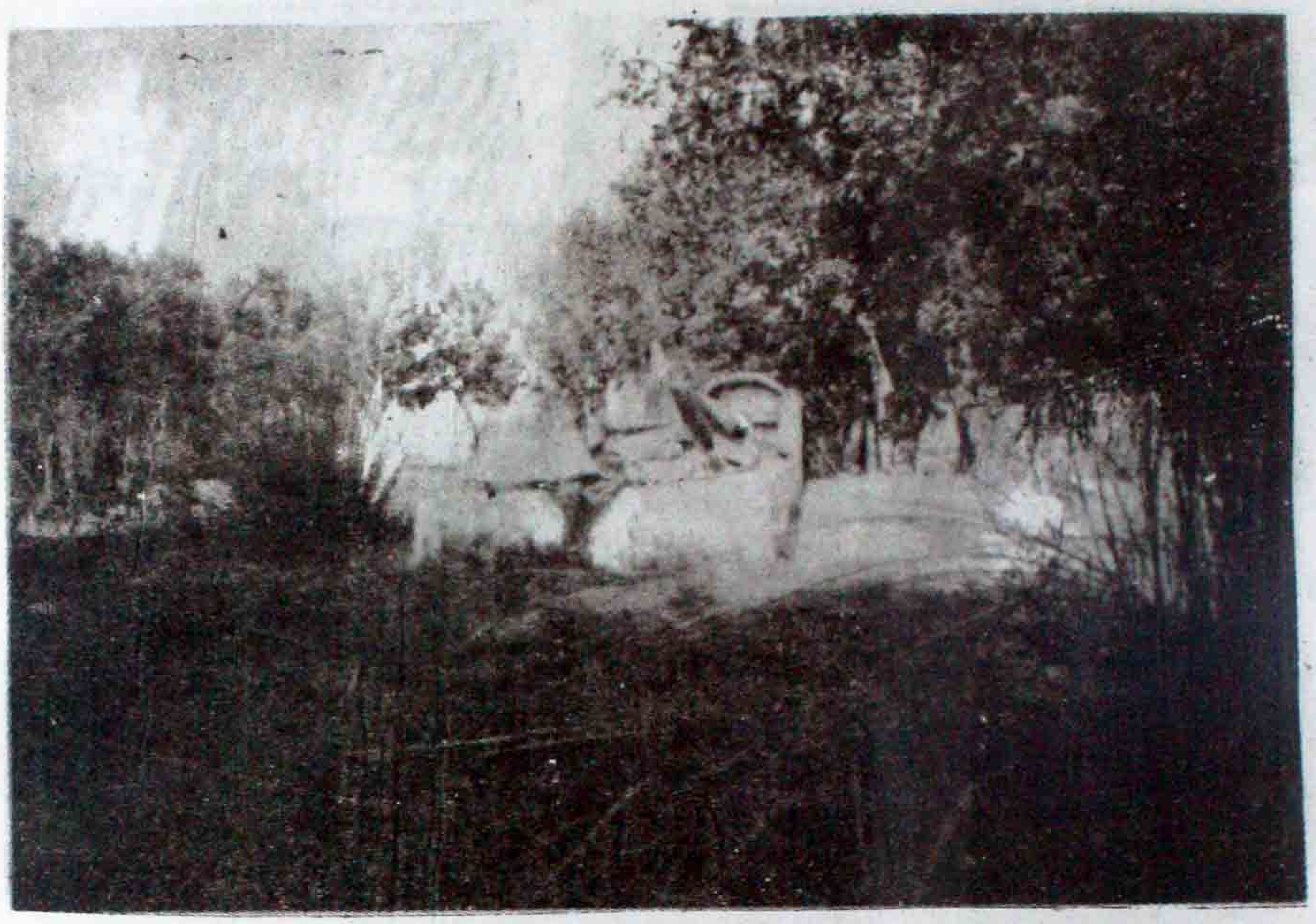

چانگانوالی میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار گجرات شہر کے جانب مغرب چند میل کے فاصلہ پر بھمبر نالہ کے قریب موضع چانگانوالی میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کی لمبائی نو گز ہے۔ شہابدیوال کے ایک بزرگ نے حالیہ دنوں اسے پختہ تعمیر کرایا۔ یہاں سے ایک سڑک دلانوالہ روڈ کے نام سے مشہور ہے گزرتی ہے یہ سڑک ماضی میں برصغیر ہند کو مغرب سے ملاتی رہی کئی تجارتی قافلے یہاں سے گزرتے رہے اور اللہ کے نیک بندے دین کی تبلیغ کے لیے اسی سڑک سے گزرتے رہے۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 324 نمبر شمار 352 کے مطابق صاحب مزار کا نام مرطوشؒ ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔ چانگانوالی کے قریب ملو دھول خورد اور شہابدیوال میں بھی لمبے مزارات پائے جاتے ہیں

marfat.com

بھراج میں نو گز لمبی قبر

جلالپور جٹاں سے نکلنے والی سڑک جو گوجرانوالہ کی طرف جاتی ہے اس کے ساتھ ایک گاؤں بھراج واقع ہے جس کے جانب مغرب برساتی نالہ بہتا ہے۔ بھراج کے بعض مکانات اس بات کے داعی ہیں کہ یہ قصبہ قدیمی ہے اس کے قبرستان میں ایک نو گز لمبا مزار ہے۔ جس کا چراغ دان پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ سر کی جانب پھلاہی کا درخت ہے۔ مقامی روایات کے مطابق ایک بار کسی نے پھلاہی کے درخت کو کاٹنے کی کوشش کی تو اچانک آگ کا شعلہ بلند ہوا لکڑی کاٹنے والا بیمار ہو کر گر پڑا۔ آج بھی تنے پر کلہاڑے کے نشان نظر آتے ہیں اس مزار کے قریب جانب مشرق اور شمال نو گز لمبے مزارات کے آثار پائے جاتے ہیں

marfat.com

دھدرا مشرقی میں بائیس گز لمبا مزار

یہ مزار دھدرا مشرقی کے جانب مغرب واقع ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور مزار کی لمبائی بائیس گز کے قریب ہے حضرت نوحؑ کے تین بیٹے ۔ حام ۔ سام ۔ یافث تھے ۔ جنہیں کرہ ارض پر مختلف سمتوں کی طرف روانہ کیا گیا ۔ برصغیر کے باشندے حضرت حامؑ کی اولاد میں سے ہیں حضرت حامؑ کے نو بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں ھند ، سندھ ، زنج ، نوبہ ، کنعان ، کوش ، قنبط ، برتر ، حبش ، اور مام ، کے نو بیٹے ارفحشد ، کیمور ، اسود ، یغن ، لوراج ، لاد ، عیلم ، ارم ، یور ، اور یافث کے گیارہ بیٹے ، روس ، چین ، متعلاب کماری ، فلخ ، ترک ، سدساں ، پارج ، منج ، فرر ، عز ، یہ علاقہ خشکی کے ذریعے عرب کے ساتھ ملا ہوا ہے

marfat.com

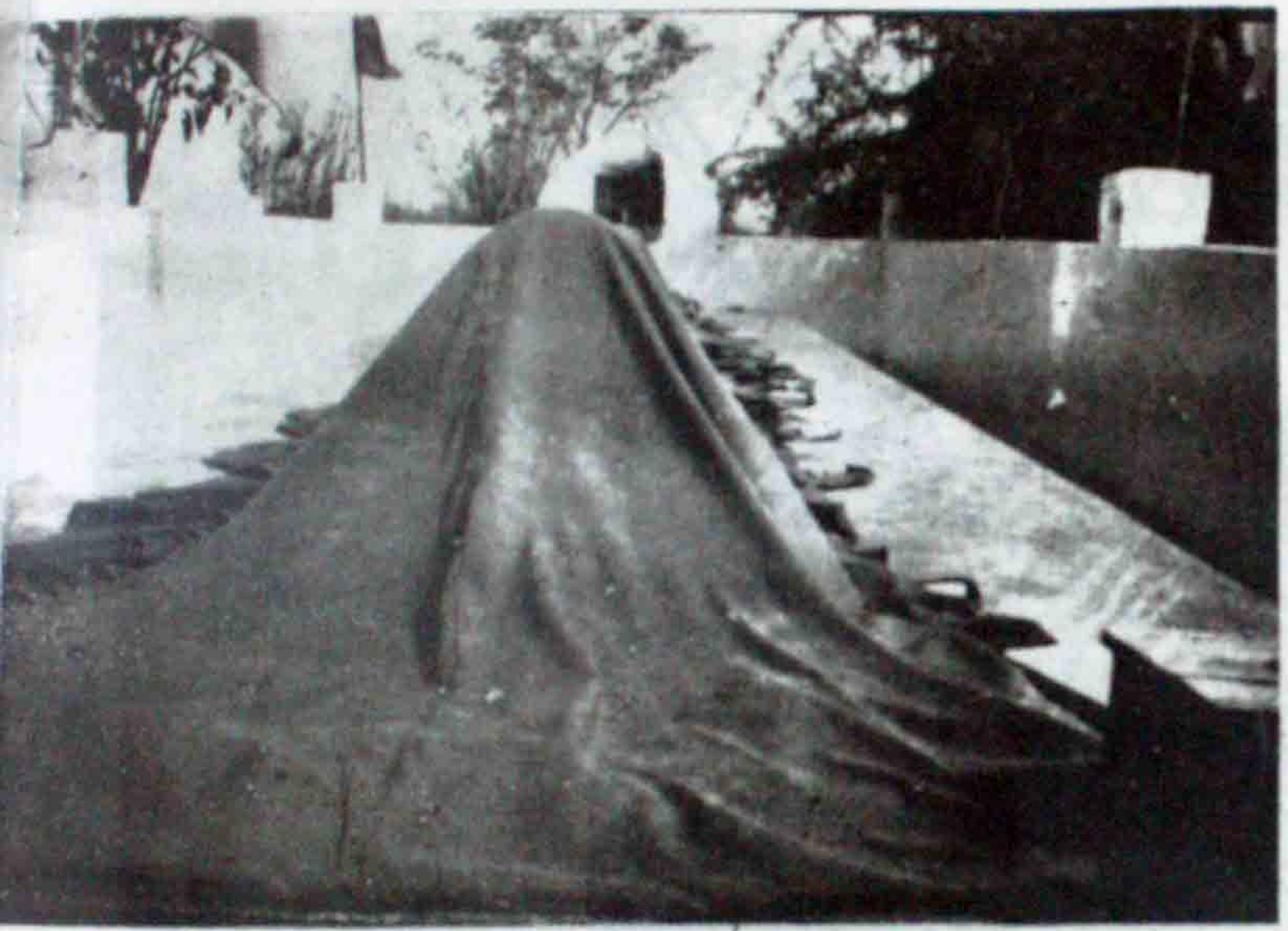

جاجوال میں نو گز لمبا مزار

جاجوال کے قبرستان میں نو گز لمبا مزار ہے۔ یہ مزار مشہور گاؤں جاجوال کے قبرستان میں ہے اور یہ قبرستان ایک بلند ٹبے پر ہے قریب ہی کیرانوالہ میں چھ سات سو کنال رقبہ میں حضرت طرطوش کا روضہ مبارک بھی ہے جس کے جانب جنوب ایک بہت بلند ٹبہ بھی ہے گھنے درختوں کے جھنڈ بھی ہیں ایسے نو گز لمبے مزارات کا سلسلہ شمال مغرب کے کونے سے لیکر اور مشرق جنوب کے کونے کی سمت یعنی برصغیر میں داخل ہونے والی سڑکوں کے دائیں بائیں پائے جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی قدیمی گزر گاہ ہوگی۔ جو برصغیر کو مغرب سے ملاتی ہوگی۔ مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے اور اس کی لمبائی 9 گز ہے۔ بڑے بڑے قدیمی درخت پائے جاتے ہیں

marfat.com

دھتمل کے ٹبہ پر 9 گز لمبا مزار

کڑیانوالہ کے جانب مشرق قدیمی شاہراہ پر مشہور دھتمل ہے دھتمل کے جانب مشرق ٹبہ پر بڑے بڑے بوہڑ کے درخت ہیں اور یہاں 9 گز لمبا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ٹبہ سے پرانے زمانے کے برتنوں کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ اس روضہ کے جانب شمال بھی 9 گز لمبا مزار ہے۔ جانب مشرق بھی پنڈی کے قریب نو گز لمبا مزار ہے۔ اس میدان میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر 9 گز لمبے مزار ہیں۔ حضرت شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق آپ حضرت داؤدؑ کی اولاد سے ہیں۔ جن دیہات میں ملک کھوکھر برادری آباد ہے ان دیہات میں ایسے نو گز لمبے مزار ٹبے ٹیلے اور آبی ذخائر پائے جاتے ہیں

marfat.com

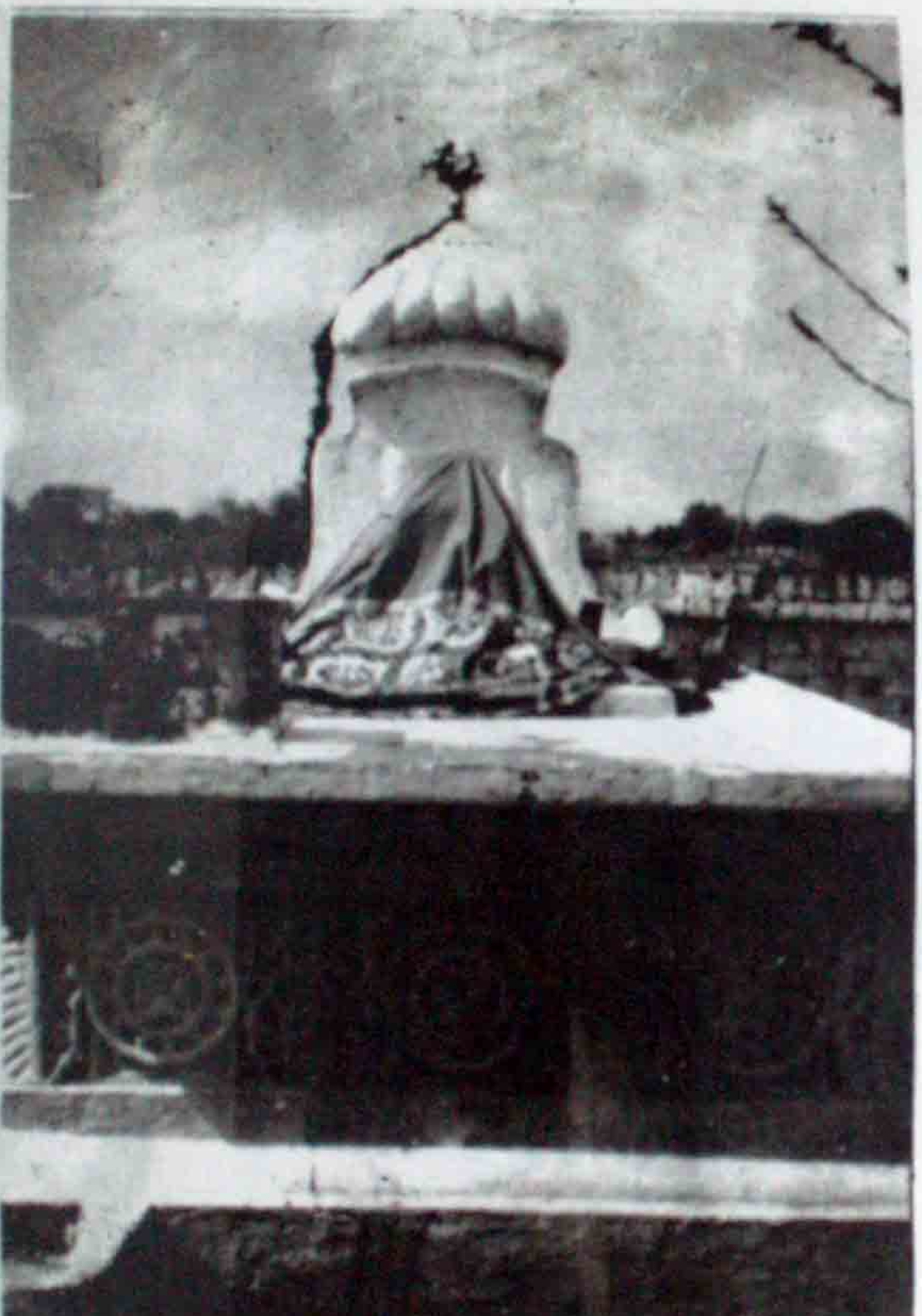

چیچیاں - بارو میں حضرت سہل صفا کا مزار

یہ مزار مشہور برساتی نالہ جو سگھر کے قریب سے گزرتا ہے کے کنارے واقع ہے قدیمی دور کے اس مزار کی تاریخ مہیا نہیں ہو سکی البتہ اہل دیہہ نے یہی بتایا یہ مزار سالہا سال سے ہمارے آباؤاجداد دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے قریب ایک قدیمی گزرگاہ بھی ہے۔ جو کرڈیانوالہ دھتھل سے ہوتی ہوئی شمال مشرق کی طرف جانکلتی ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے اہل دیہہ اور گردونواح کے لوگ بڑی عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں مزار کے جانب مغرب کئی نوگز لمبی قبریں بھی ہیں۔ یہاں پرانی بستی کے آثار بھی ملتے ہیں۔ آبی گزرگاہ کی وجہ سے ماضی میں اس علاقہ کی اہمیت تھی آج کل بھی پسماندہ علاقہ کی عورتیں کپڑے دھونے کے لیے اس آبی گزرگاہ کو استعمال کرتی ہیں اور مال مویشی بھی یہیں سے پانی پیتے ہیں

marfat.com

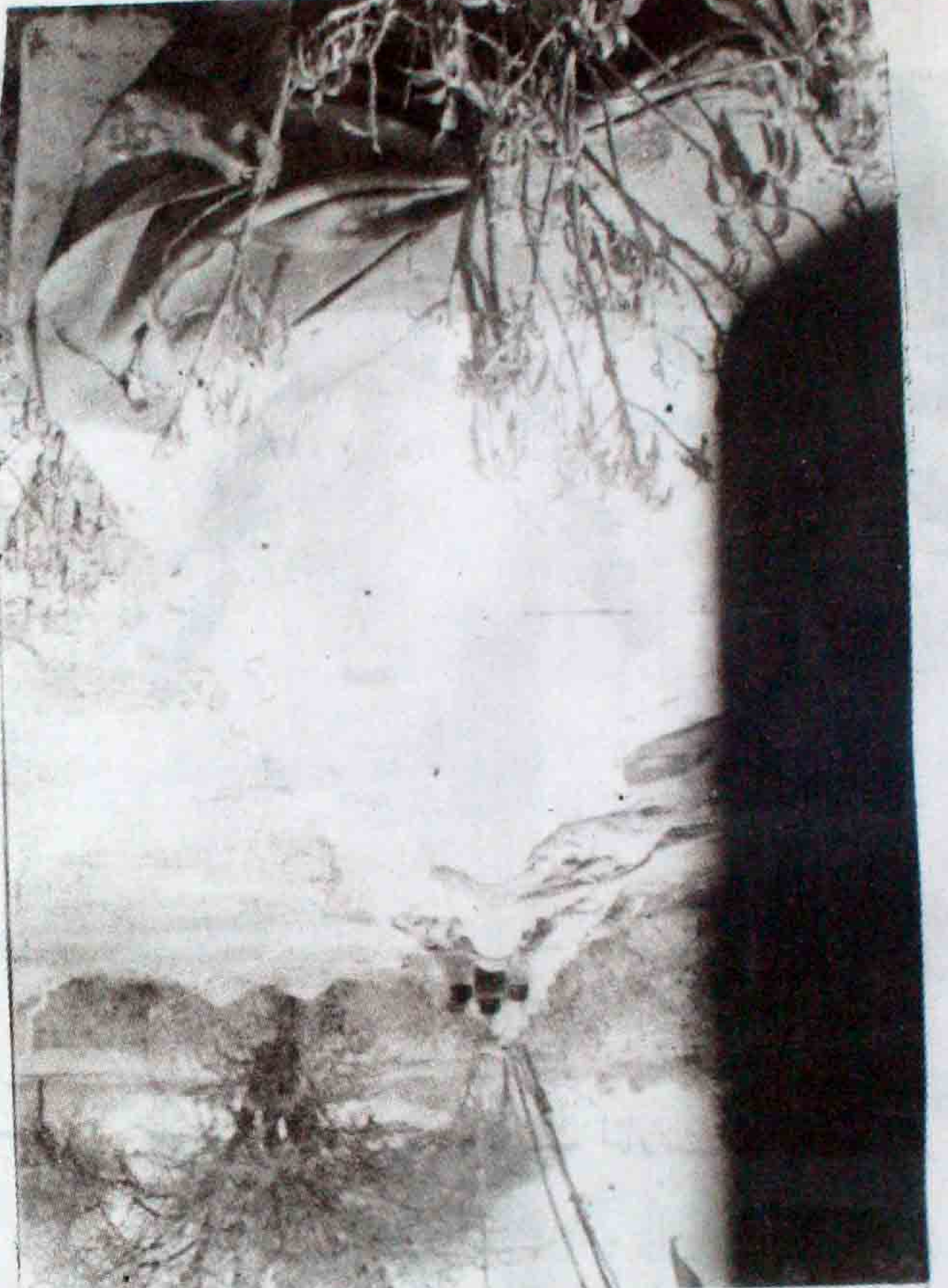

موضع یوسف میں نو گز لمبا مزار

بھمبر روڈ کے کنارے ایک قدیمی قصبہ صبور ہے صبور سے ایک سڑک ساکا سندووا کی طرف جاتی ہے صبور سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر پانی کی قدیمی گزرگاہ کے قریب یوسف نامی گاؤں ہے اس گاؤں کے قبرستان میں ایک نو گز لمبا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر ہے اس نو گز لمبی قبر کے قریب قدیمی پانی کی گزرگاہ بھی ہے اس ندی میں سارا سال ٹھنڈا اور میٹھا پانی موجود رہتا ہے۔ قدیم انسانی آبادیاں پانی کے کنارے پائی جاتی تھیں۔ اس کے جانب مشرق ساکا سندووا کے درمیاں ایک بہت بڑا مٹی کا ٹبہ بھی ہے ٹبہ کے اوپر اور گردونواح مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی انسانی آبادی تباہ و برباد ہوئی ہو گی یا کوئی حق و باطل کی جنگ ہوئی ہو گی

marfat.com

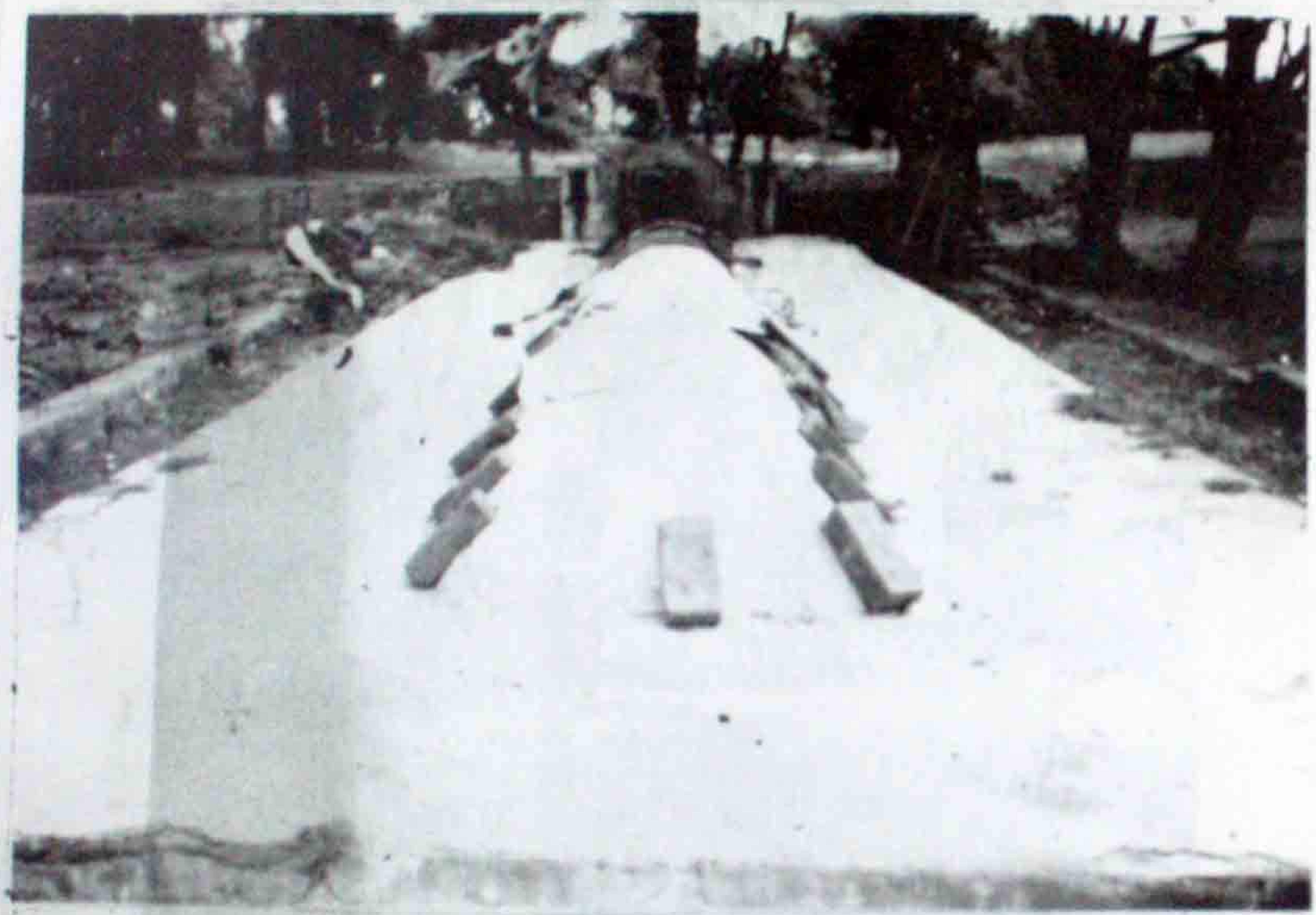

چیلیانوالہ کے قریب ڈھوک جوڑی نہر کے کنارے نو گز لمبا مزار

چیلیانوالہ ایک قدیمی قصبہ ہے۔ جو ہیڈ رسول اور ڈنگہ کے درمیان قدیمی شاہراہ کے کنارے آباد ہے۔ یہاں ۱۸۴۹ء میں انگریزوں اور سکھوں کے درمیان ایک خونریز معرکہ بھی ہوا۔ چیلیانوالہ سے ایک سڑک اسٹیشن کی طرف سے ہوتی ہوئی ڈھوک سارن کی طرف جاتی ہے۔ یہ مزار نہر کے کنارے ڈھوک جوڑی کی زمینوں میں ہے۔ دو نو گز لمبے مزارات ہیں جن کے چاروں طرف چار دیواری بنا دی گئی ہے۔ مزار کے گرد و نواح گھنے بیریوں کے درخت ہیں۔ مزار کے جانب شمال جنوب ایک بہت بڑا ٹبہ ہے۔ یہاں کسی تباہ شدہ بستی کے آثار ملتے ہیں۔ ٹبہ پر پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ ٹبہ ان مزارات سے تھوڑے سے فاصلہ پر ہے

marfat.com

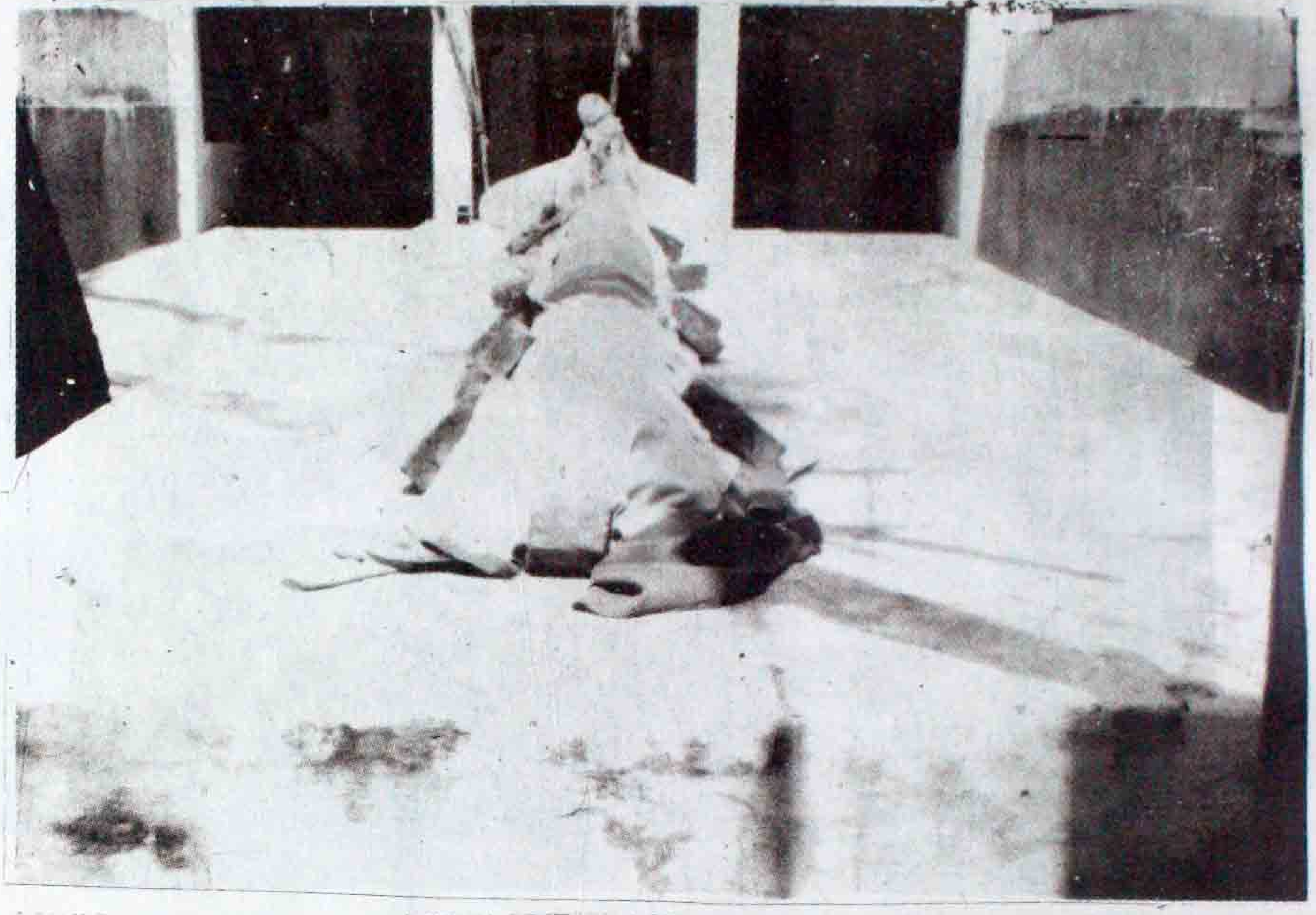

چاڑانوالہ ڈنگہ پھالیہ روڈ پر نو گز لمبا مزارؒ

ڈنگہ سے ایک سڑک پھالیہ کی طرف نکلتی ہے۔ جو ہیلاں روڈ بھی کہلاتی ہے۔ اس سڑک پر کئی تاریخی واقعات رونما ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ سکندر نے بھی اس راستہ سے گزر کر پیش قدمی کی۔ یہاں کئی قدیمی تاریخی عمارتوں کے نشان ملتے ہیں۔ یہ مزار سڑک کے جانب مغرب کوٹلی کے قبرستان میں ہے۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے پختہ تعمیر ہے چاری دیواری بھی ہے۔ اس قبرستان میں کئی قدیمی درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کی عمریں کئی ہزار سال ہو سکتی ہیں۔ یہاں ایک بات مشہور ہے کہ صاحب مزار کا دھڑ یہاں دفن ہے۔ جبکہ سر شمال کی جانب گھنے درختوں میں دفن ہے مزار کے ملحقہ ایک چھوٹا سا حوض ہے۔ جہاں دودھ جمع کیا جاتا ہے

marfat.com

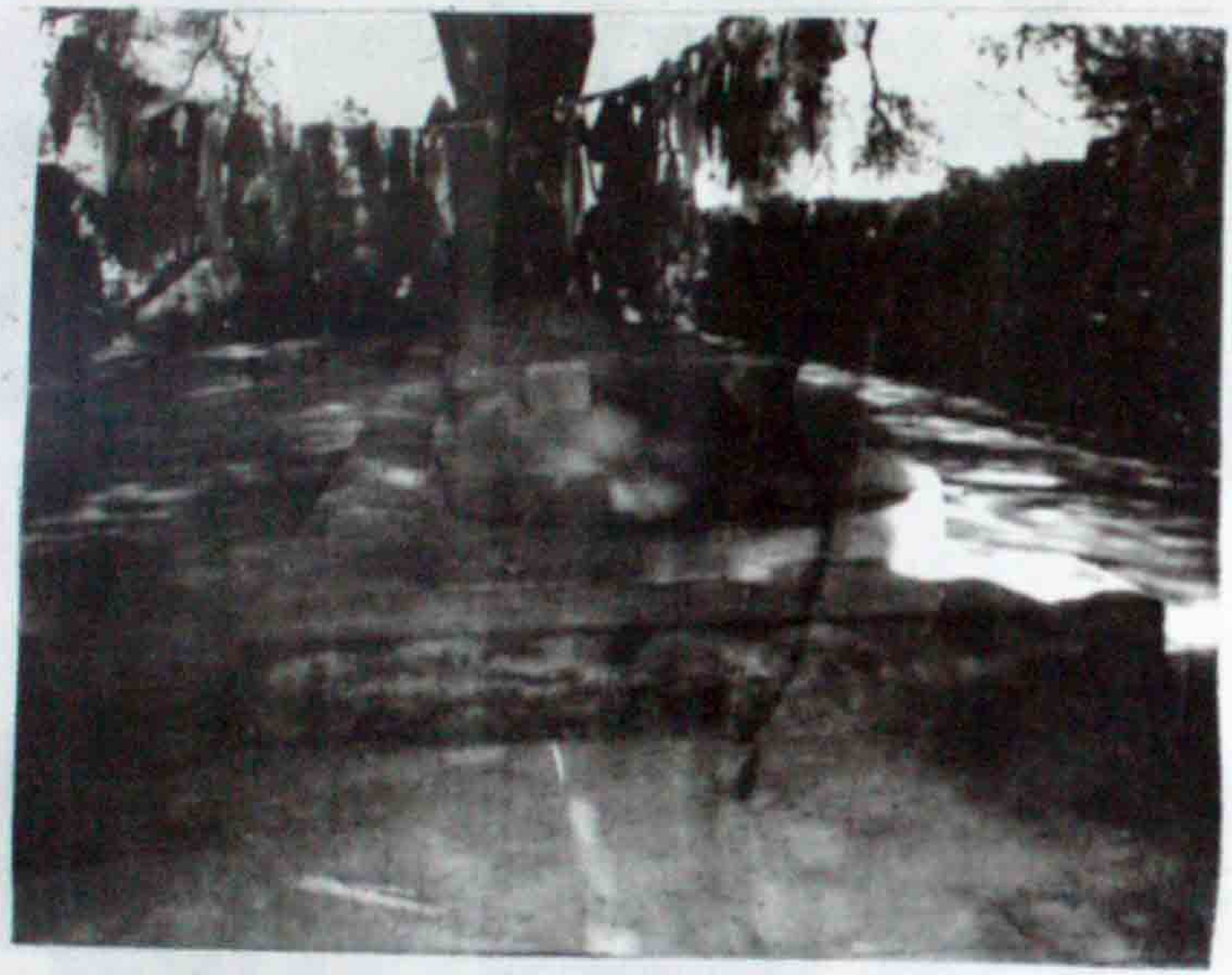

ڈھلیان شریف ڈنگہ میں ۹ گز لمبا مزار

یہ مزار قصبہ ڈنگہ کے قریب ہے ڈنگہ ایک قدیمی قصبہ ہے ڈنگہ کے چاروں طرف سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جس طرف سفر کا ارادہ ہو سڑک مل سکتی ہے۔ سڑک کے قریب ڈھلیان شریف میں ۹ گز لمبا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ قریب بساں والی سرکار کا یہ نو گز لمبا مزار ہے۔ اس کے علاوہ بزرگوں کے روضے تعمیر کیئے گئے ہیں۔ یہ مزار مشہور قدیمی سڑک جو ہیڈ رسول ڈنگہ سے نکل کر برصغیر. بہلول پور کے قریب سے گزرتی ہے ڈنگہ کے قریب قصبہ ڈھلیان شریف میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس میں صاحب مزار کا نام درج ہے۔ اس مزار کے قریب سے ایک پرانی سڑک گذرتی ہے جو شمال. جنوب کی جانب پہاڑی سلسلہ کی طرف جاتی ہے۔

marfat.com

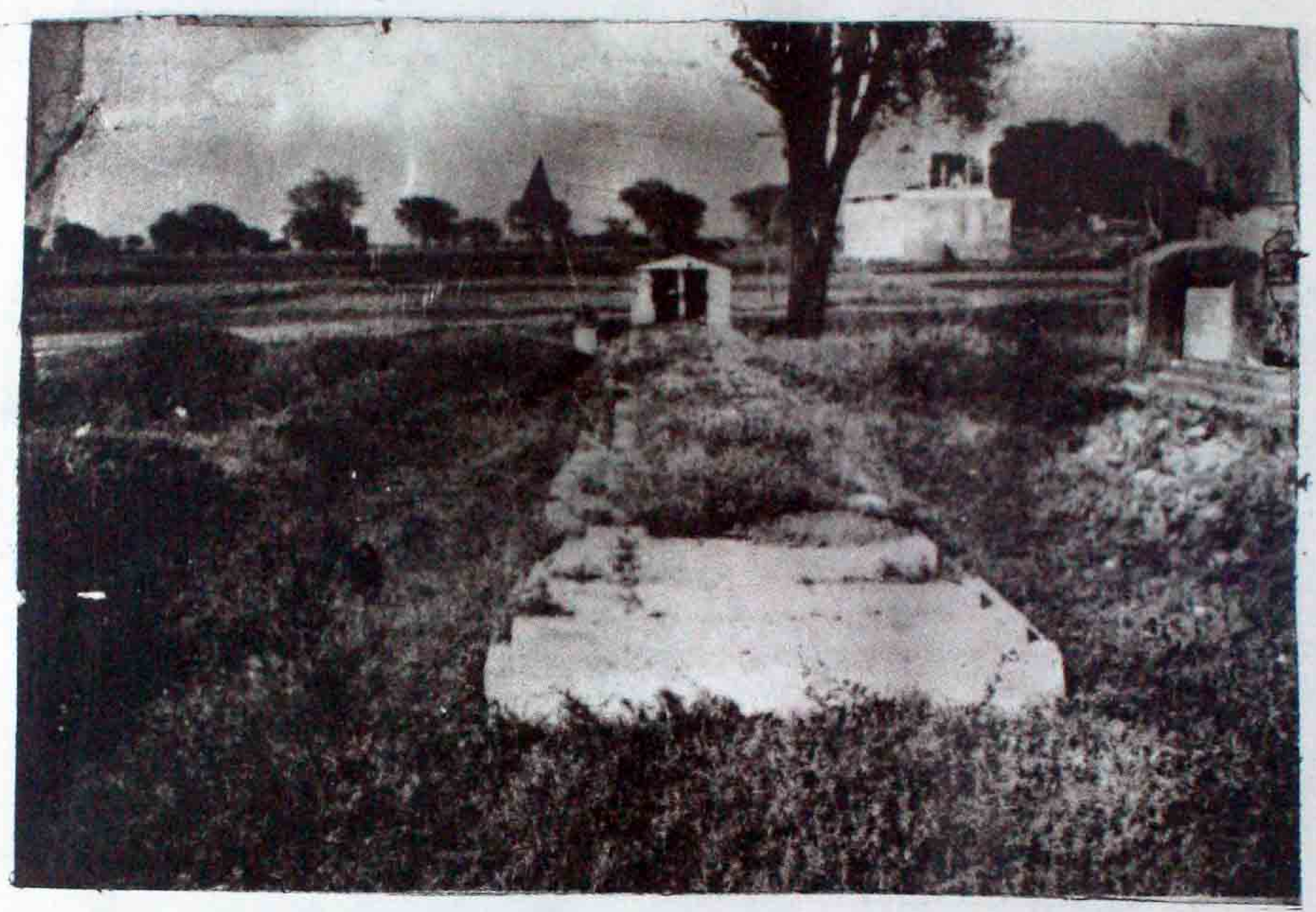

لکھنوال اور جلالپور جٹاں کے درمیان نو گز لمبا مزار

جلالپور جٹاں سے ایک سڑک لکھنوال ٹانڈہ کی طرف جاتی ہے لکھنوال کے قریب زرعی زمینوں میں سڑک کے جانب جنوب درختوں کے جھنڈ میں یہ نوگز قبر موجود ہے قبر کی لمبائی نوگز ہے گھنے درخت بھی ہیں یہ قبر زرعی زمینوں میں ہے شروع میں ہیں میلہ بھی منعقد ہوتا تھا جو اب کسی وجہ سے بند ہوگیا ہے کئی اہل نظر یہاں حاضری دیتے ہیں سالہا سال اس قبر کا تقدس برقرار ہے۔ یہ مزار قدیمی شاہراہ کے قریب ہے اس قبر سے جانب مشرق ہزاروں سالہ قدیمی بستیاں لکھنوال رلکے بہل پور ہے ایسی پرانی قدیمی قبروں کے نشان دریائے چناب کے کنارے جابجا پائے جاتے ہیں

marfat.com

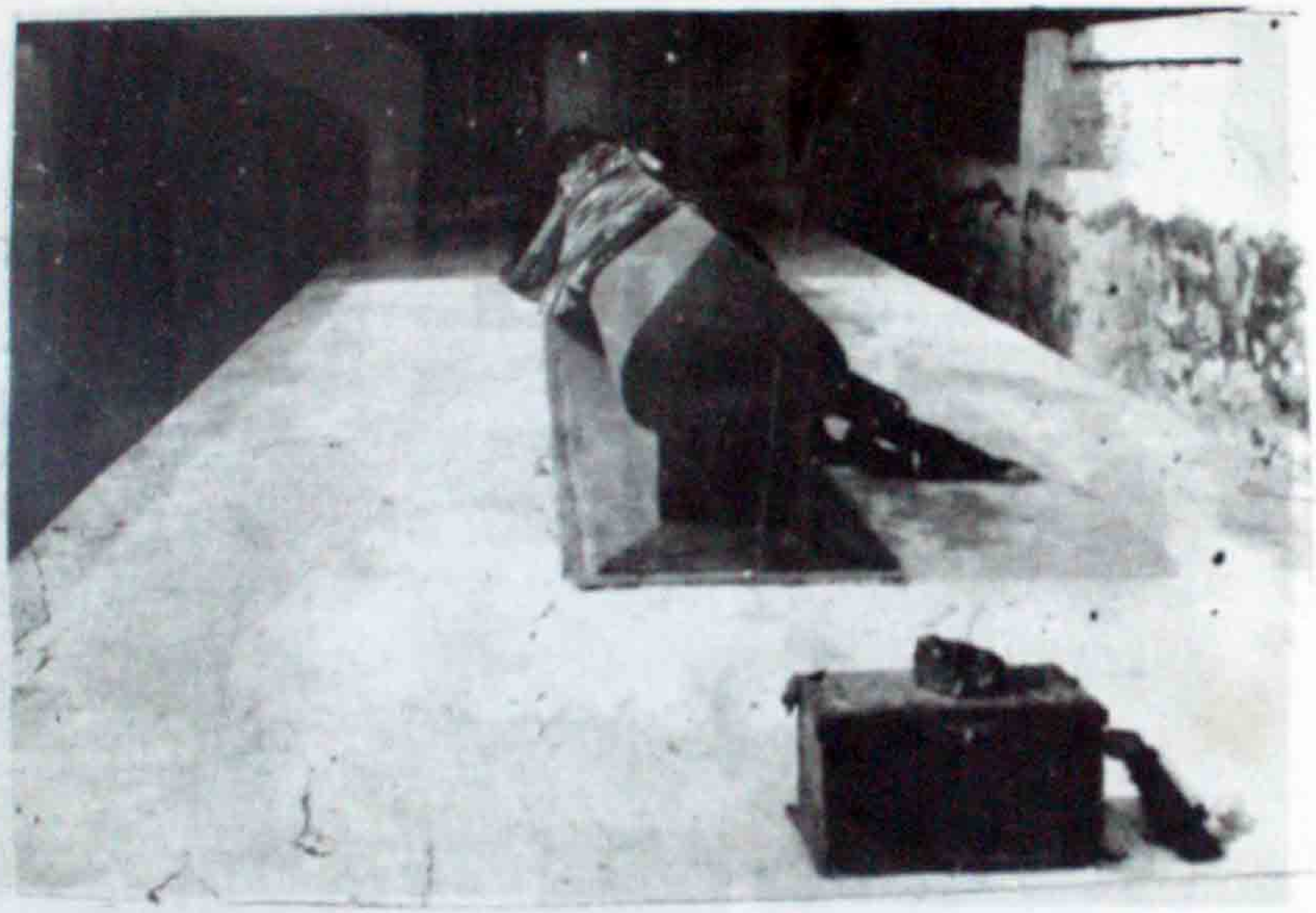

مہلو غربی نزد بھمبر نالہ کے قریب نو گز لمبا مزار

مہلو گاؤں نالہ بھمبر کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ مہلو تک جانے کے لئے بند کے اوپر ایک کچی سڑک ہے مہلو گاؤں نالہ کی طغیانی کی وجہ سے کئی بار برد ہوا اور پھر آباد ہوا یہ مزار مہلو کے جانب شمال قبرستان میں ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے۔ چار دیواری اور چھت بھی ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ علاقہ میں بھی نو گزے مزار ہیں ان کی تعداد تقریبا پانچ کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ یہاں بھی تھوڑے فاصلہ پر پانچ مزار جو شہابدیوال چانگانوالی مہلو ادھووال میں ہیں۔ ۱۔ شہابدیوال ۲۔ چانگانوالی ۳۔ مہلو ۴۔ دھول خورد ۵۔ ادھووال میں تمام مزار پختہ تعمیر ہے۔ نو گزے لمبے ہیں

marfat.com

قادر آباد میں

نوگز لمبی قبر

قادر آباد ایک قدیمی قصبہ ہے۔ اس کے چاروں طرف اولیاء کرام کے مزارات ہیں یہ مزار قادر آباد کے جانب جنوب سرگودھا روڈ پر ہے گجرات سے نکلنے والی یہ سڑک سرگودھا کے لئے نزدیک ترین شاہراہ ہے۔ اب بھی اس سڑک کے دونوں جانب شیشم کے قدیمی درختوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ مزار کی لمبائی نوگز ہے۔ پختہ تعمیر ہے اور اسکی چار دیواری بھی ہے۔ مقامی آبادی اسے پیر نوگزہ بابا شہید کے نام سے پکارتی ہے۔ مزار کے متولی کے مطابق صاحب قبر پیر مراد بخش آف سیالکوٹ کے وقت جہاد کے لئے تشریف لائے تھے اور مختلف مقامات پر جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ ان کے رتبہ کے پیشِ نظر ان شہداء کی قبریں نوگز لمبی تعمیر کی گئی ہیں تاکہ آنے والے وقت میں ان کی اہمیت اور تقدس بحال رہے۔

marfat.com

دلانوالہ روڈ رنیاں کے جانب جنوب نو گز لمبا مزار

گجرات سے ایک قدیمی سڑک جو بھمبر نالہ کے قریب سے ہوتی ہوئی ڈنگہ کی طرف جاتی ہے۔ اس سڑک کو اب دلانوالہ روڈ کے نام سے پکارتے ہیں۔ اس سڑک پر نہر کے قریب ایک مشہور قصبہ رنیاں ہے۔ رنیاں ایک بہت قدیمی قصبہ ہے۔ اور زرخیزی میں علاقے میں ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ رنیاں گاؤں کے جانب جنوب بیریوں کے درختوں میں یہ نو گز لمبا مزار ہے۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے۔ پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے اور اس کے قریب بیریوں کے درخت ہیں یہ مزار زرعی زمینوں میں ہے۔ ایسے قدیمی مزارات اور تباہ شدہ ٹیلے گردونواح میں پائے جاتے ہیں قدیمی گذر گاہ ہونے کی وجہ سے کوئی معرکہ میں یہ شہر تباہ برباد ہوئے ہوں گے۔

marfat.com

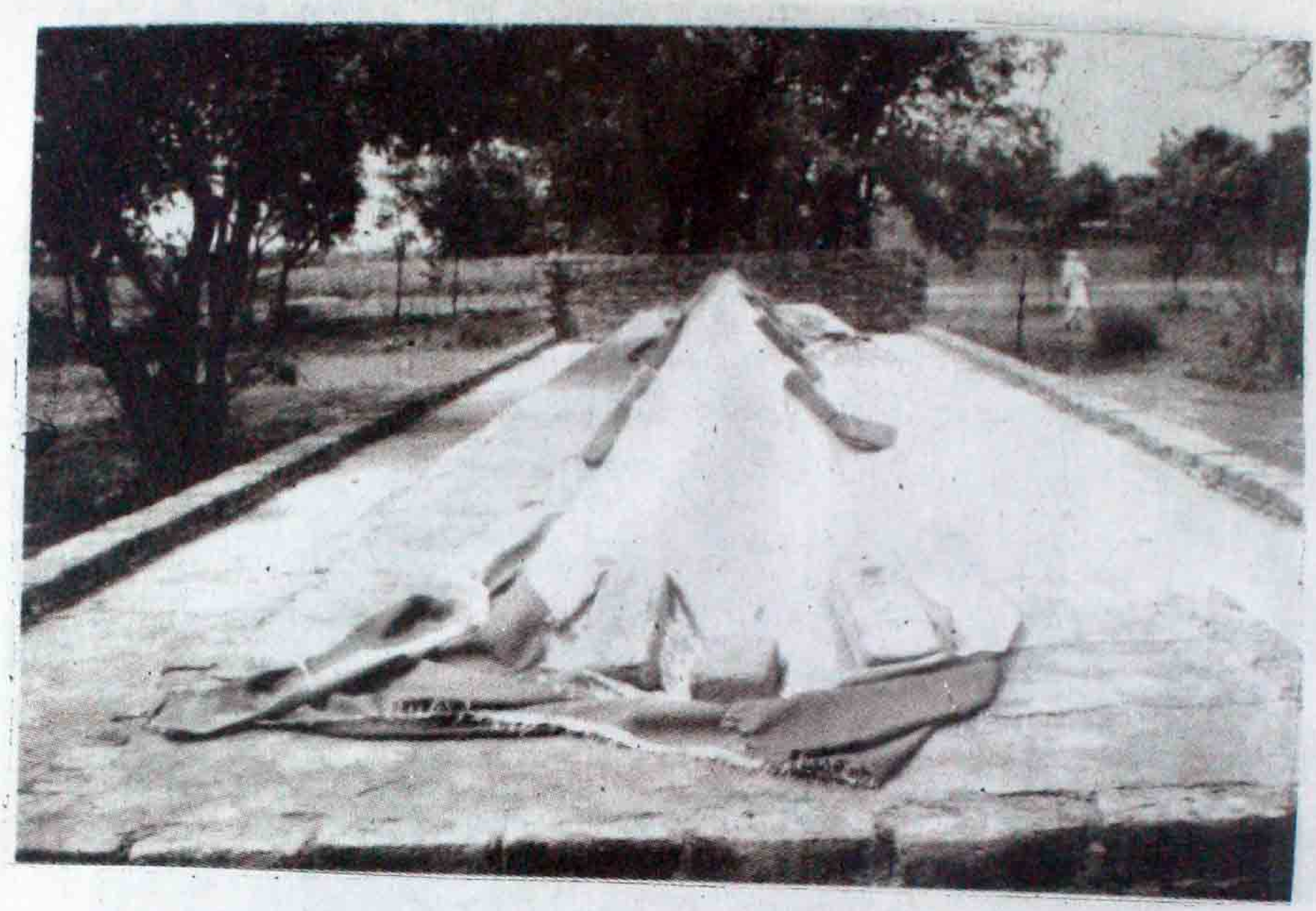

میراں چک میں 9 گز لمبا مزار

جسو سرائے کے قریب ڈوبے شریف میں حضرت نعماطوس کا بائیس گز لمبا مزار ہے۔ یہ مزار حضرت خواجہ گوہرالدین جینڈ شریف نے اپنے علم کشف القبور کے ذریعے دریافت کیا اور اسے پختہ تعمیر کروایا۔ اس مزار کے جانب شمال میراں چک میں نو گز لمبا مزار ہے جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس کی چار دیواری بھی ہے۔ یہ نو گز مزار اس علاقہ میں تھوڑے فاصلہ پر ہیں۔ جو پختہ تعمیر ہیں۔ اہل دیہہ اور گردو نواع کے لوگ یہاں بڑی عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

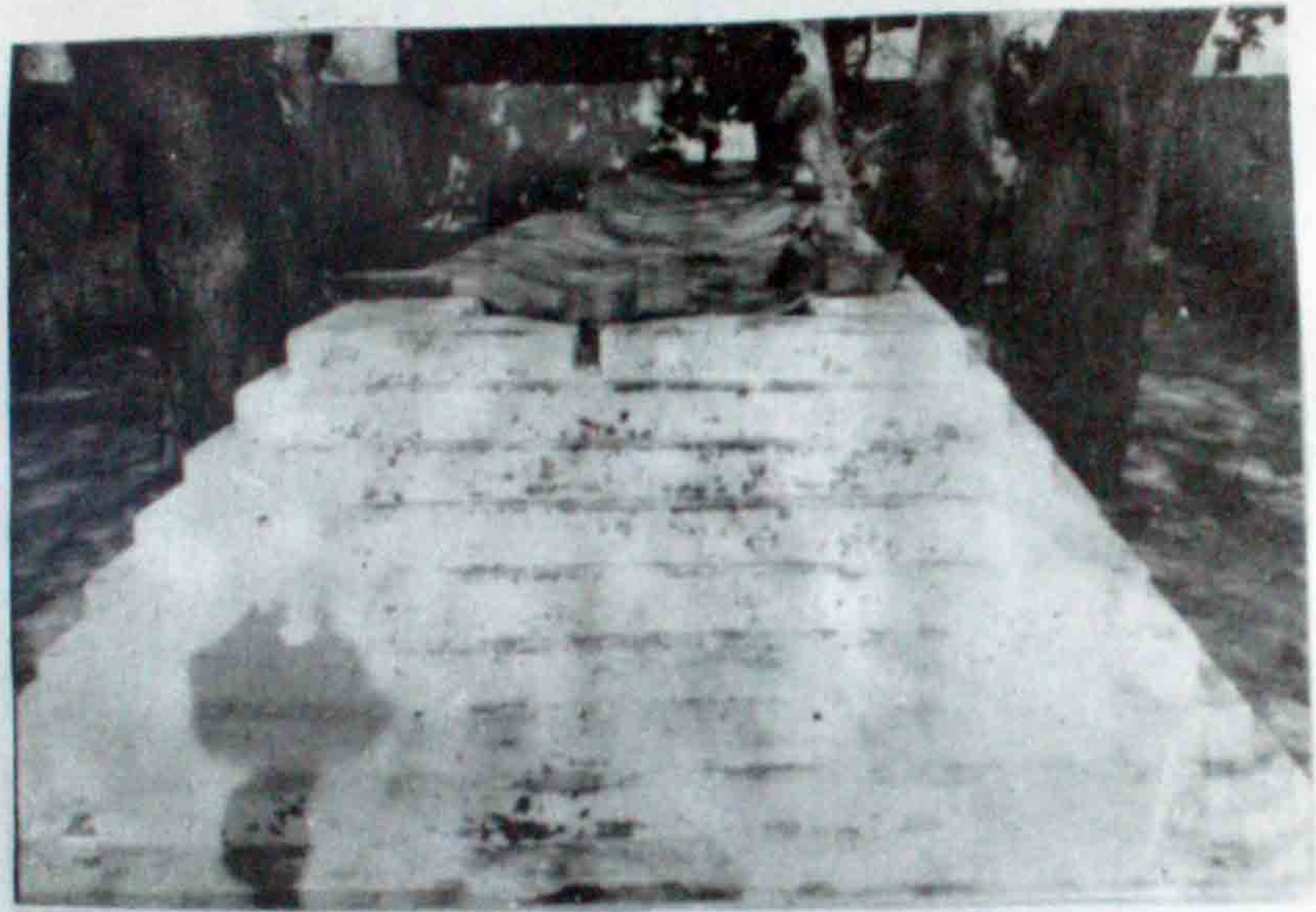

نٹھر اور بزر گوال (میرپور) کے قریب 9 گز لمبا مزار

یہ مزار تحصیل کھاریاں کے مشہور قصبے بزرگوال اور نٹھر کے قریب برساتی نالہ جنگل بیابان میں واقع ہے ۔ اس قبر کے جانب مغرب مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور کئی ایسے آثار ملتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے قدیم ہونے کا ثبوت ملتا ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری اور دروازہ بھی ہے ۔ نلکہ اور مسجد بھی ہے ۔ قبر کے ارد گرد ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں ۔ جن کی عمریں ہزاروں سال ہوتی ہیں ۔ مزار کے جانب مشرق بھی ایک 9 گز مزار ہے ۔ جو بھمبر روڈ پر واقع ہے ۔ اور ایک جانب مغرب گلن تندیال میں بھی نوگز قبر ہے ۔ اور ایسی قبروں کا سلسلہ گلیانہ تک پھیلا ہوا ہے

marfat.com

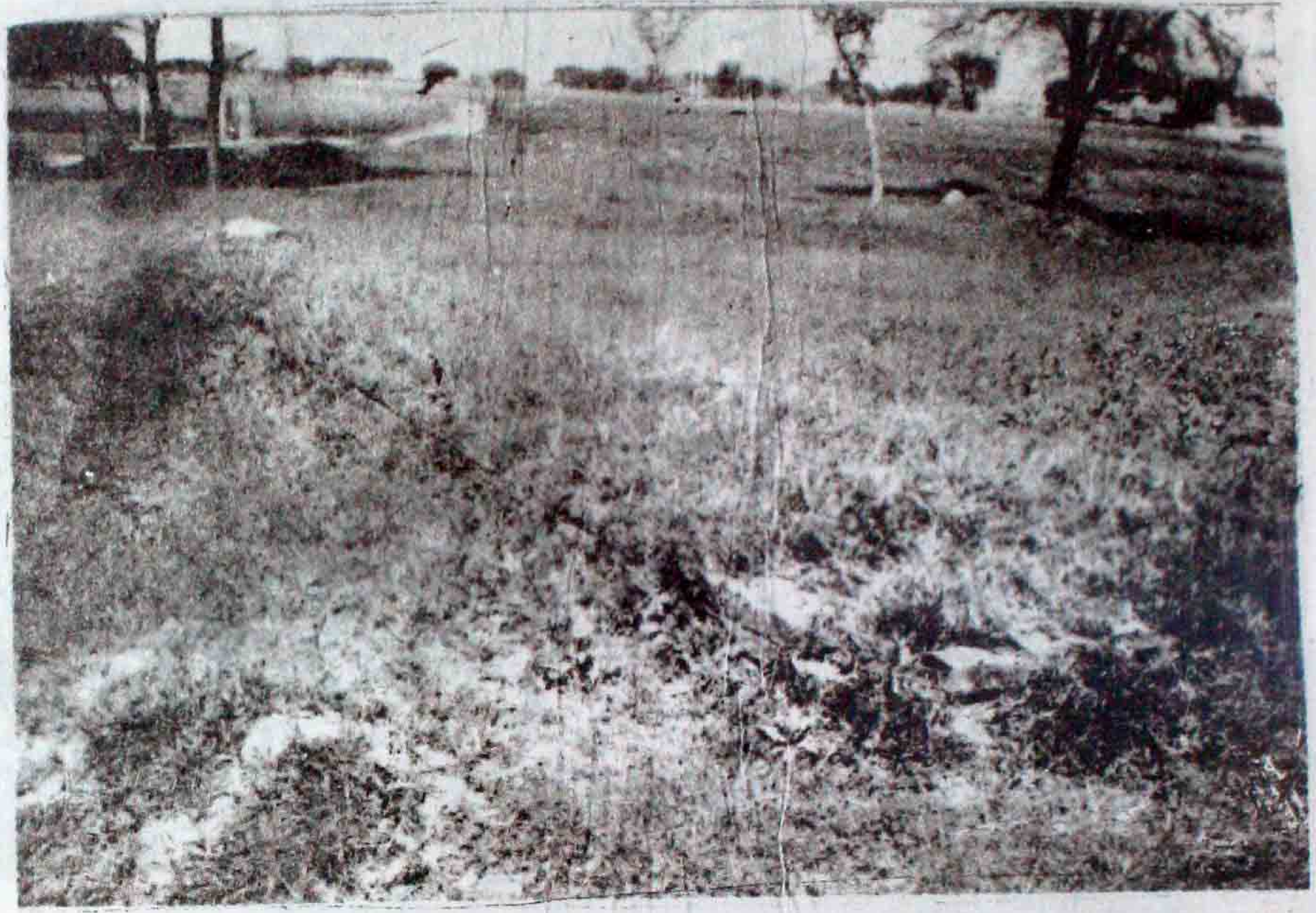

پرسووال کے قبرستان میں نوگز لمبا مزار

جلالپور صوبتیاں کے جانب مغرب ہزاروں سالہ قدیمی آبی گزر گاہ کے قریب ایک قصبہ پرسووال ہے۔ قبرستان جو ایک ٹیلے پر ہے۔ یہاں ایک نوگز لمبا مزار ہے۔ مزار کی نشاندہی اینٹیں نصب کرکے کی گئی ہے۔ پرسووال کے جانب شمال ہزاروں سالہ قدیمی سڑک گزرتی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے ماضی میں عرب اور ہندوستان کے درمیان تجارت کی آمد و رفت تھی اور اس سڑک کے کنارے حق و باطل کی کئی جنگیں لڑی گئیں۔ جن کے نشان نوگز مزارات کی صورت میں آج بھی موجود ہیں۔ پرسووال میں مشرق و مغرب کی جانب آبی گزر گاہیں ہیں۔ یہاں گردو نواح کئی نوگز لمبے مزارات اور ٹیلے پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

بجی کی پہاڑیوں بڑیلہ بنی کے قریب ۷۰ گز لمبا مزار

کہاریاں کے قریب مشہور گاؤں ڈوگہ تہال ہے۔ ڈوگہ تہال سے جانب شمال رکھ بجی سرکار میں ایک کچی سڑک بیسہ کلاں کی طرف جاتی ہے۔ ڈوگہ تہال سے چند میل کے فاصلے پر پہاڑی کے اوپر ایک پانی کا تالاب اور تالاب کے کنارے پیپل شیشم کے قدیمی درخت ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درختوں کے سائے میں کبھی یہاں پنچایت منعقد ہوا کرتی تھی۔ یہ چھپڑ بنی بڑیلہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اسی تالاب کے قریب پہاڑی کے دامن میں کافی اترائی اترنے کے بعد کھنکریلے پتھروں سے تعمیر شدہ ایک قبر بھی ہے جس کی لمبائی ۷۰ گز ہے کہیں پتھر زیادہ ہیں اور کسی جگہ کم ہیں۔ ۷۰ گز قبر کے قریب شیشم پھلاہی کے درخت ہیں اور مقامی آبادی رنگ برنگ جھنڈے اس قبر پر نصب کر رکھے ہیں یہ لوگ یہاں پوری عقیدت احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں۔ ایک اور بات بھی مشہور ہے کہ جو بھی گزرنے والا اس راستے سے گزرا ہے اس قبر پر ایک پتھر رکھ کر گزرتا ہے جس کی وجہ سے اسکی لمبائی ۷۰ گز ...

marfat.com

جلالپور صوبتیاں (گجرات) کے جانب شمال ۹ گز لمبا مزار

یہ مزار جلالپور صوبتیاں کے جانب شمال زرعی زمینوں میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور مزار کی لمبائی ۹ گز کے قریب ہے چار دیواری بھی ہے حاضرین کے آرام اور عبادت کے لئے ساتھ ایک کمرہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مزار کے مشرق مغرب کی جانب بھی نوگز لمبے مزارات ہیں۔ مشرق کی جانب جنگلات میں نوگز لمبا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر ہے۔ تھوڑے سے فاصلہ پر مشہور قصبہ ڈھینڈہ میں بھی نوگز لمبا مزار ہے۔ ایسے مزارات کا سلسلہ جلالپور صوبتیاں کے شمال کی جانب کئی مقامات پر ہے۔ ایسے قدیمی مزار آزاد کشمیر کے علاقے میں پانی کی بڑی گزر گاہ کے قریب پائے جاتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی رح کے قلمی نسخہ انور الشمس میں جلالپور صوبتیاں میں کسی ایک دوسرے صاحب مزار کا نام صفد اول ع تحریر ہے اس نام کا اندراج صفحہ نمبر ۳۲۷ نمبہ شمار ۴۵۶ پر ہے۔

marfat.com

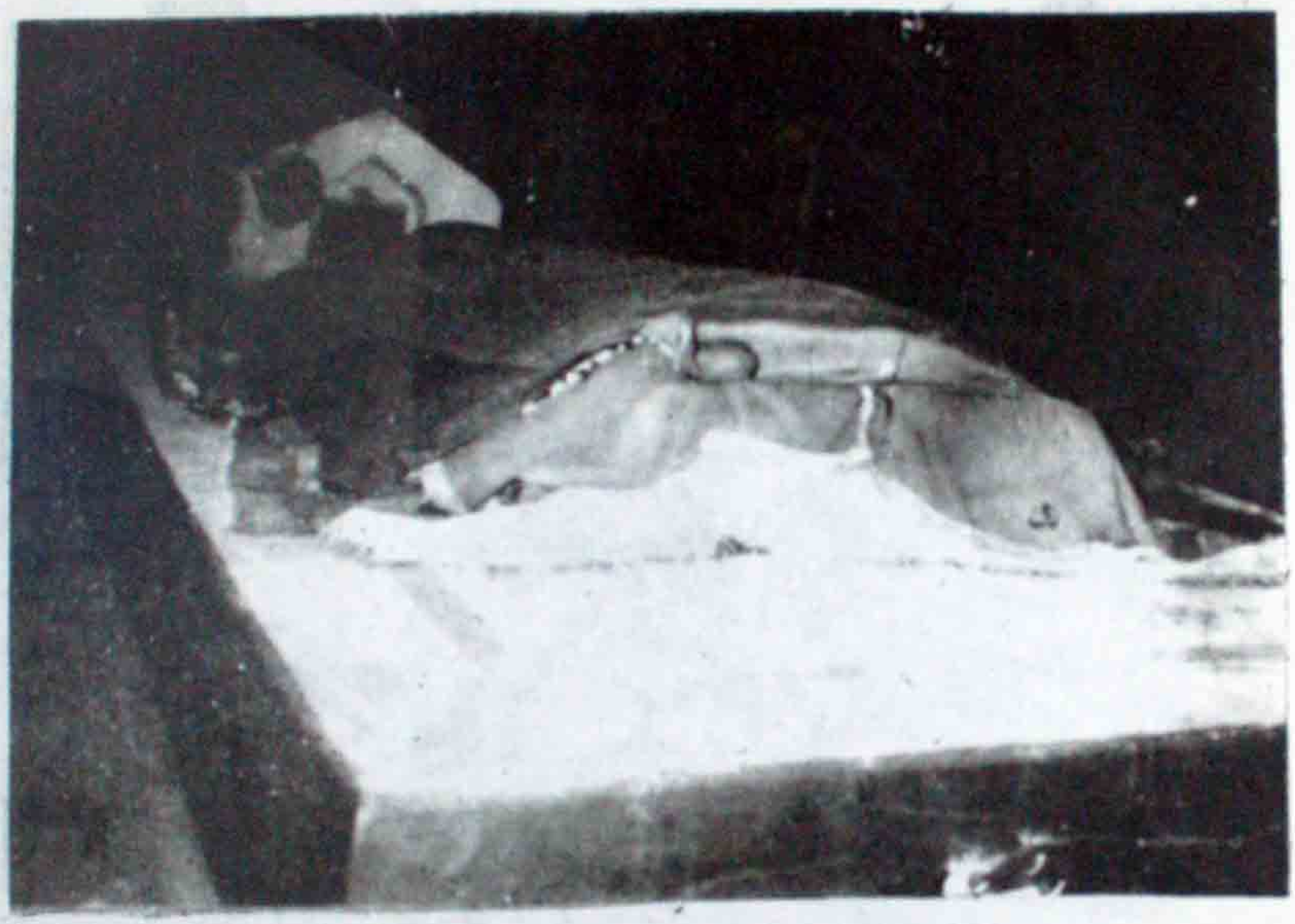

گلیانہ کے قریب گول مسجد کے ملحقہ 9 گز لمبا مزار

کھاریاں سے ایک سڑک گلیانہ جلالپور کی طرف نکلتی ہے۔ یہ مزار گلیانہ سے جانب جنوب سڑک کے کنارے گول مسجد کے جنوب کی جانب ہے یہ مزار قبرستان میں ہے۔ قبرستان میں کافی قدیمی قبریں ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے۔ اہل نظر یہاں حاضری دیتے ہیں۔ گلیانہ کے گردونواح چاروں طرف تھوڑے تھوڑے فاصلے پر قدیمی بستیوں میں نوگز لمبے مزارات ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں نالہ بھمبر زمانہ قدیم سے بہہ رہا ہے جس میں سارا سال پانی بہتا ہے یہ قدیمی آبادیاں آب نوشی کے لئے نالہ بھمبر کے پانی سے مستفید ہوتی تھیں۔ ماضی میں تجارتی قافلے اس سڑک سے گزر کر مشرق مغرب اور بالخصوص کوہستان نمک کی طرف جاتے تھے۔ جدید دور میں چونکہ اب رہن سہن تبدیل ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے ان قدیمی راستوں کی اہمیت ختم ہو کر رہ گئی ہے۔

marfat.com

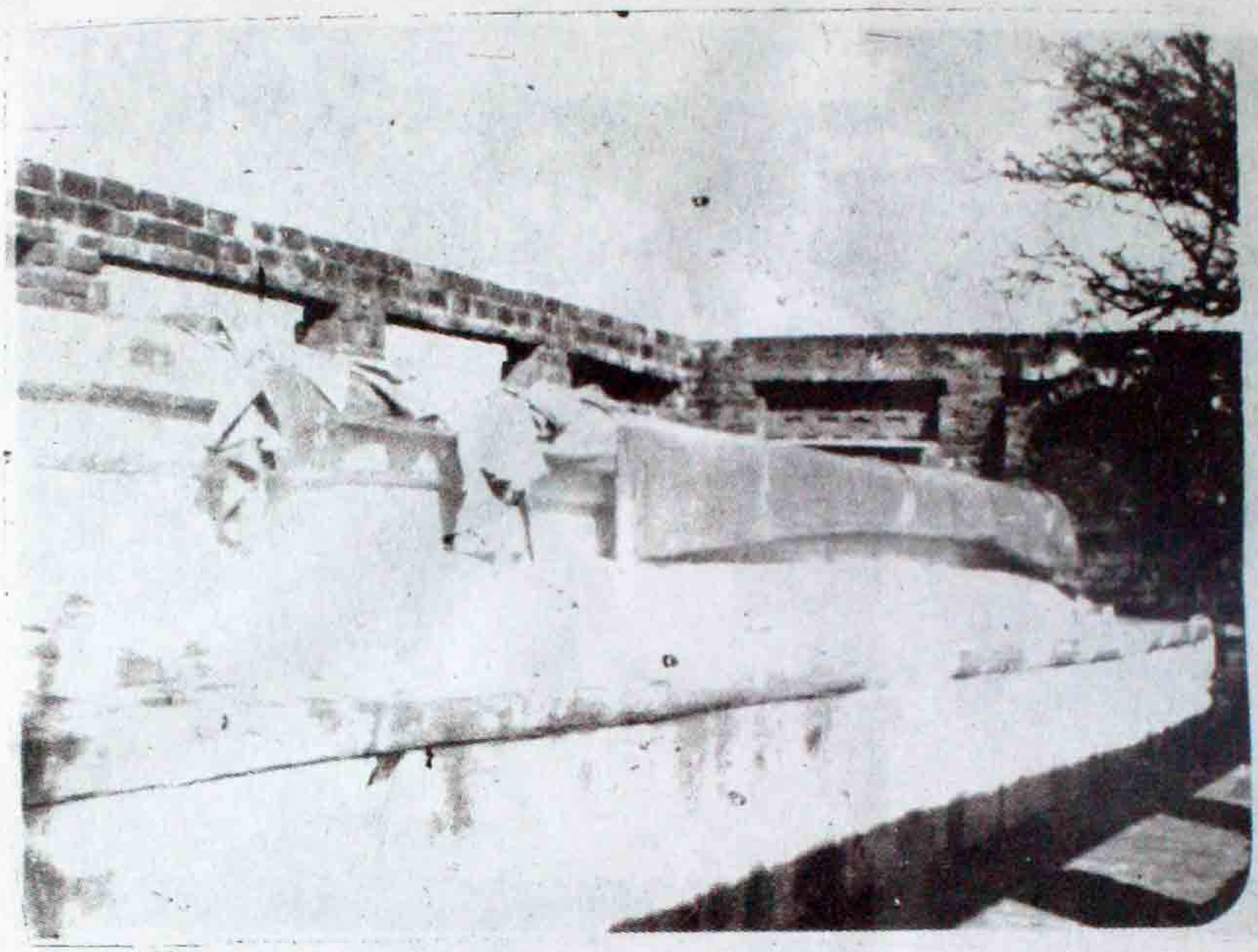

کوٹلی کوہالہ کے قریب آبی گزر گاہ میں حضرت بربرخؑ کا نوگز لمبا مزار

گجرات سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر کڑیانوالہ روڈ پر مشہور قصبہ کوٹلی کوہالہ ہے۔

کوٹلی کوہالہ کے قریب ایک ہزاروں سالہ قدیمی آبی گزر گاہ ہے اس دواڑہ میں حضرت بربرخ علیہ السلام کا مزار ہے حضرت بربرخؑ سیدنا نوح علیہ السلام کے پوتے اور حضرت حامؑ کے بیٹے تھے حضرت بربرخؑ کا مزار نالہ برد ہوگیا تو اس مزار کے متولی سائیں محمد رمضان ترک سکونت کر کے منڈی بہاؤالدین ملکوال کے قریب کسی مزار پر یاد الٰہی میں مصروف ہو گئے کہ ۱۹۹۰ء کے لگ بھگ سائیں محمد رمضان کو اشارہ ہوا کہ دواڑہ نے اپنا رخ تبدیل کر لیا ہے مزار کو آباد کرو چونکہ ہر طرف ریت ہی ریت تھی رات کو پھر اشارہ ہوا کنارے پر شیشم کے درخت کے شمال کی جانب تقریباً ایک فرلانگ ریت ہٹائی جائے تو مزار مل سکتا ہے۔ چنانچہ سائیں محمد رمضان نے اہالیان دیہہ کے تعاون سے ریت ہٹائی تو زمین کی تہہ سے مزار کی بنیادیں مل گئیں مزار از سر نو تعمیر کر دیا گیا ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے پختہ تعمیر کیا گیا ہے چار دیواری بھی ہے۔

marfat.com

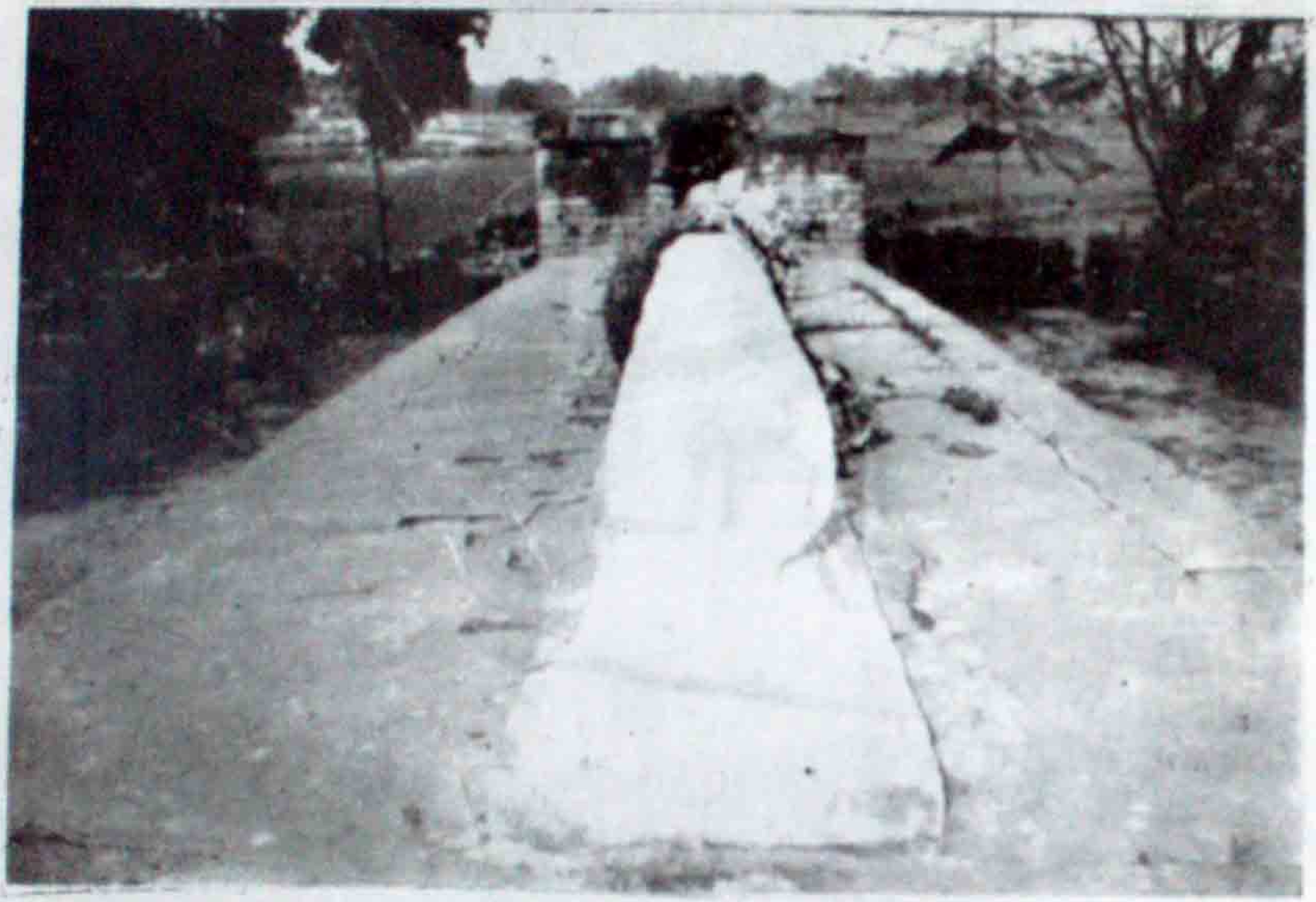

ڈالیہ کے قریب 9 گز لمبا مزار

یہ مزار ڈالیہ کے جانب شمال سکول کے قریب ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے۔ پختہ تعمیر ہے۔ یہ گاؤں یونین کونسل سرخ پور میں ہے اور دریائے توی کے قریب ہے۔ بلند بالا ٹیلہ ٹبہ پر ہے۔ مقامی روایات کے مطابق دریائے توی اس گاؤں کے قریب بہتا تھا۔ اب دریا نے اپنا رخ موڑ لیا ہے۔ اور مشرق کی طرف بہہ رہا ہے۔ گاؤں ڈالیہ ڈب کے قریب ہے صرف درمیان میں ایک برساتی نالہ ہے۔ عموماً یہ ڈب ڈالیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 334 کے مطابق صاحب مزار کا نام سموآئیل ہے۔

marfat.com

پنڈی لوہاراں میں 9 گز لمبا مزار

پنڈی لوہاراں اور میانی پنڈی دریائے چناب کے کنارے دو دیہات ہیں۔ دریائے چناب کے پتن ہونے کی وجہ سے ان دیہات کی ماضی میں خاصی اہمیت رہی کیونکہ کشتیوں کے ذریعے شاہی لشکر اور تجارتی قافلے اس پتن کے ذریعے دریائے چناب کو عبور کر کے مشہور قدیمی قصبہ سوہدرہ میں داخل ہوتے ماضی میں مشرق مغرب کو ملانے والا یہ راستہ تھا یہ مزار نو گز ہے۔ اور پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مزار کے ارد گرد بھی کئی لمبے مزار ہیں۔ مزار کے قریب پختہ سڑک جو نورا منڈیالہ کو جاتی ہے۔ اور دریائے چناب کے کنارے اختتام پذیر ہوتی ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام ملکا نام ہے۔ یہ مزار میانی پنڈی میں بتایا گیا ہے۔ دونوں دیہات قریب قریب ہیں

marfat.com

رنگڑہ کے قبرستان میں نو گز لمبا مزار

ضلع گجرات کا قصبہ رنگڑہ کوری. بہلول پور کے قریب ہے۔ یہاں تھوڑے فاصلہ پر کئی نو گز لمبے مزار ہیں۔ ایک گاؤں کے وسط میں دوسرا جانب مغرب ہے۔ جسکی لمبائی سو فٹ کے قریب ہے۔ رنگڑہ کے قبرستان میں یہ مزار پختہ تعمیر ہے۔ گھنے درختوں میں ہے۔ جس ٹبہ میں یہ مزار ہے۔ اس ٹبہ پر کسی تباہ شدہ شہر کے آثار پائے جاتے ہیں۔ پتھروں کی بنیادوں کے نشاں ملتے ہیں۔ جنگلی درختوں اور خار دار جھاڑیوں نے پورے علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ قریب ہی آبی گذر گاہ کے آثار بھی ہیں۔ یہاں زمین زرخیز ہے۔

marfat.com

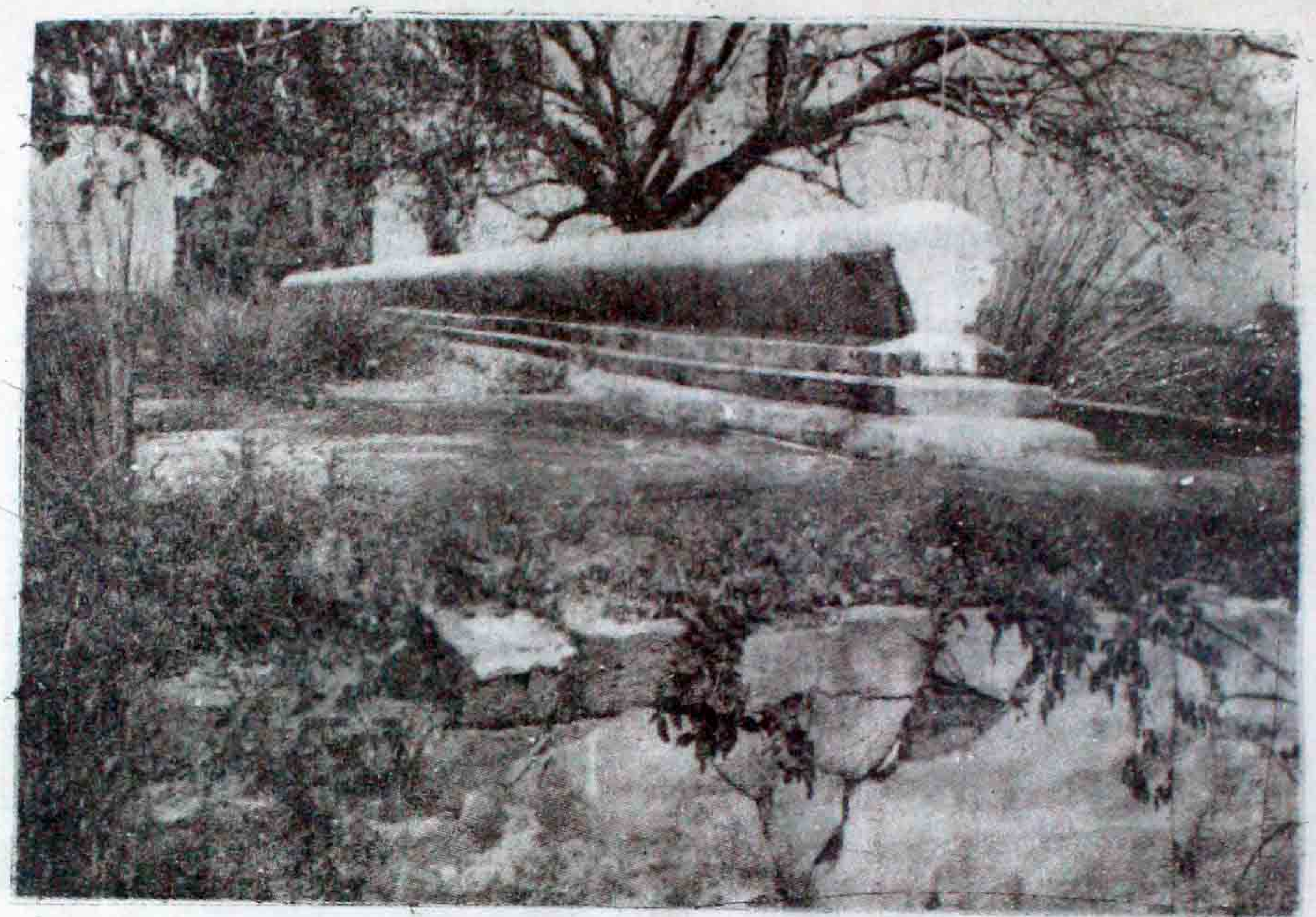

جلالپور صوبتیاں میں 9 گز لمبا مزار صاحب مزار کا نام فیمانؒ ہے

جلالپور صوبتیاں ایک قدیمی قصبہ ہے ۔ جو گجرات سے تقریباً بیس میل کے فاصلہ پر ہے ۔ مشہور سڑک اعوان شریف روڈ پر واقع ہے ۔ یہاں کئی سڑکیں آکر ملتی ہیں کوٹلہ ارب علی خاں گجرات حاجی والہ کڑیانوالہ کی جانب سے سڑکیں یہاں آکر ملتی ہیں ۔ ماضی میں اس قصبہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے ۔ تاریخ میں جلالپور صوبتیاں کی کڑیاں ہندوؤں کے دور سے جا ملتی ہیں ۔ کفار کو راہ راست پر لانے کے لیے اللہ کے نیک بندے یہاں آئے ہوں گے یہ نو گز مزار جلالپور کے جانب مغرب کو آنکھ روڈ پر ہے دوسرا مزار دھنیڈ روڈ پر واقع ہے ۔ دونوں مزار پختہ تعمیر ہیں چار دیواری بھی ہے ۔ حافظ شمس الدین کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام فیمان ہے اس خطہ میں جلالپور صوبتیاں کی تاریخ سب سے پرانی ہے ۔ اور قدیمی آثار بھی یہاں پائے جاتے ہیں ۔ چاروں طرف سرسبز زمینیں ہیں جہاں ہر قسم کی اجناس کاشت کی جاتی ہیں

marfat.com

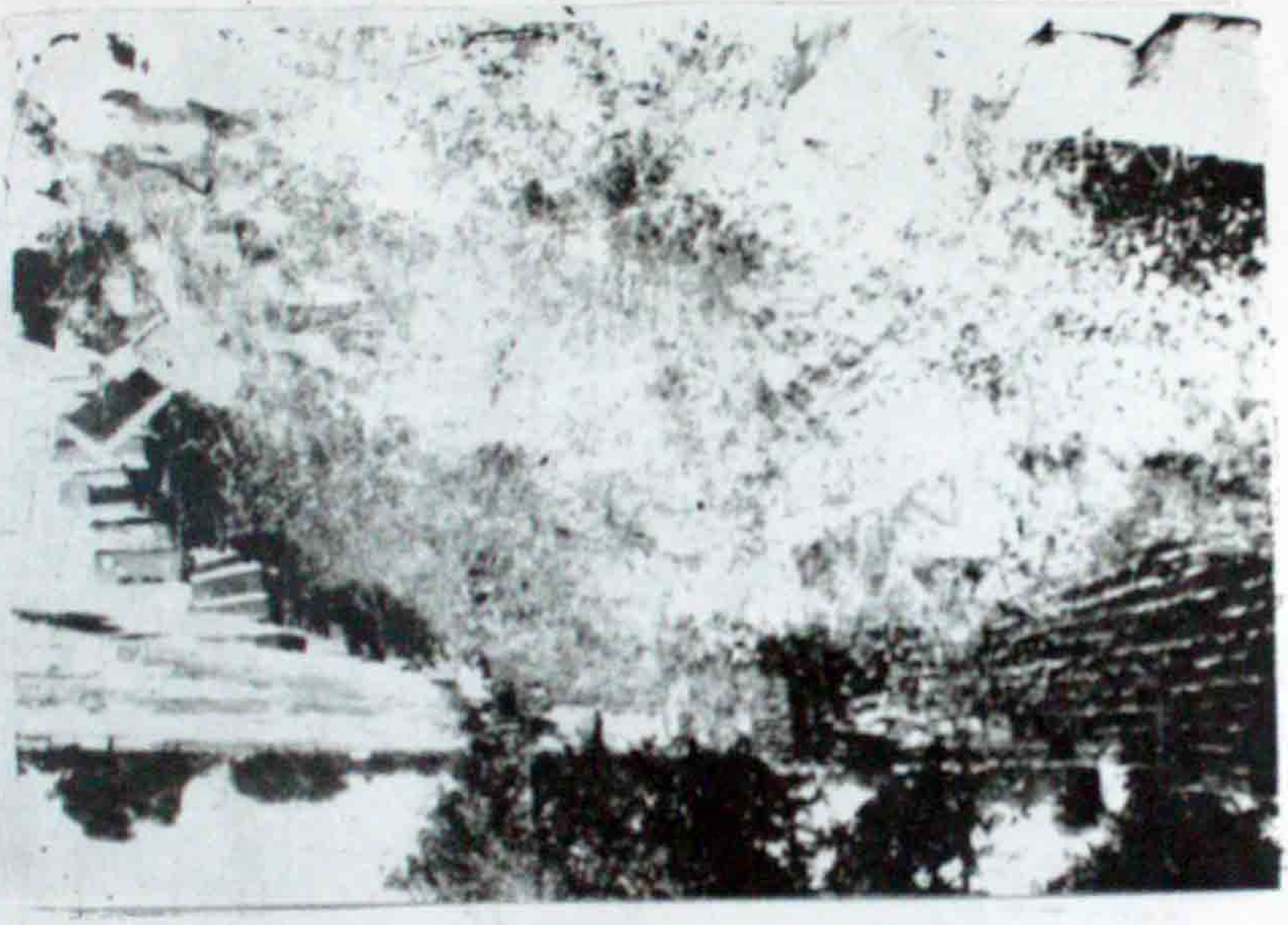

جانٹلہ نزد گلیانہ ۲۲ گز لمبا مزار

گلیانہ کے جانب شمال ایک سڑک جانٹلہ کی طرف جاتی ہے۔ جانٹلہ ایک قدیمی قصبہ ہے یہاں .بہت بڑا ٹبہ ہے اس ٹبہ سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ پائے جاتے ہیں۔ بہی کی پہاڑیوں سے خفیہ راستوں سے آنے والوں کی روک تھام کے لئے یہ قلعہ نما ٹبہ تعمیر کیا گیا تھا۔ قریب ہی سینتھل میں بھی ایک ٹبہ کے آثار پائے جاتے ہیں جانٹلہ کے ٹبہ کے جانب شمال ایک قبر ہے جس کی لمبائی نو گز سے زیادہ ہے۔ قبر کچی ہے تاہم تقدس کے لئے چاردیواری تعمیر کیگئی ہے قریب ہی ایک باؤلی کنواں بھی تھا۔ جواب بند کردیا گیا ہے۔ اس قصبہ کے قریب ملکہ اور منگلیہ ٹھوٹھا رائے .بہادر کے قدیمی دیہات میں .جہاں نو گز لمبی قبریں ہیں۔ جو پختہ تعمیر ہیں ان دیہات میں کئی قدیمی عمارتوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

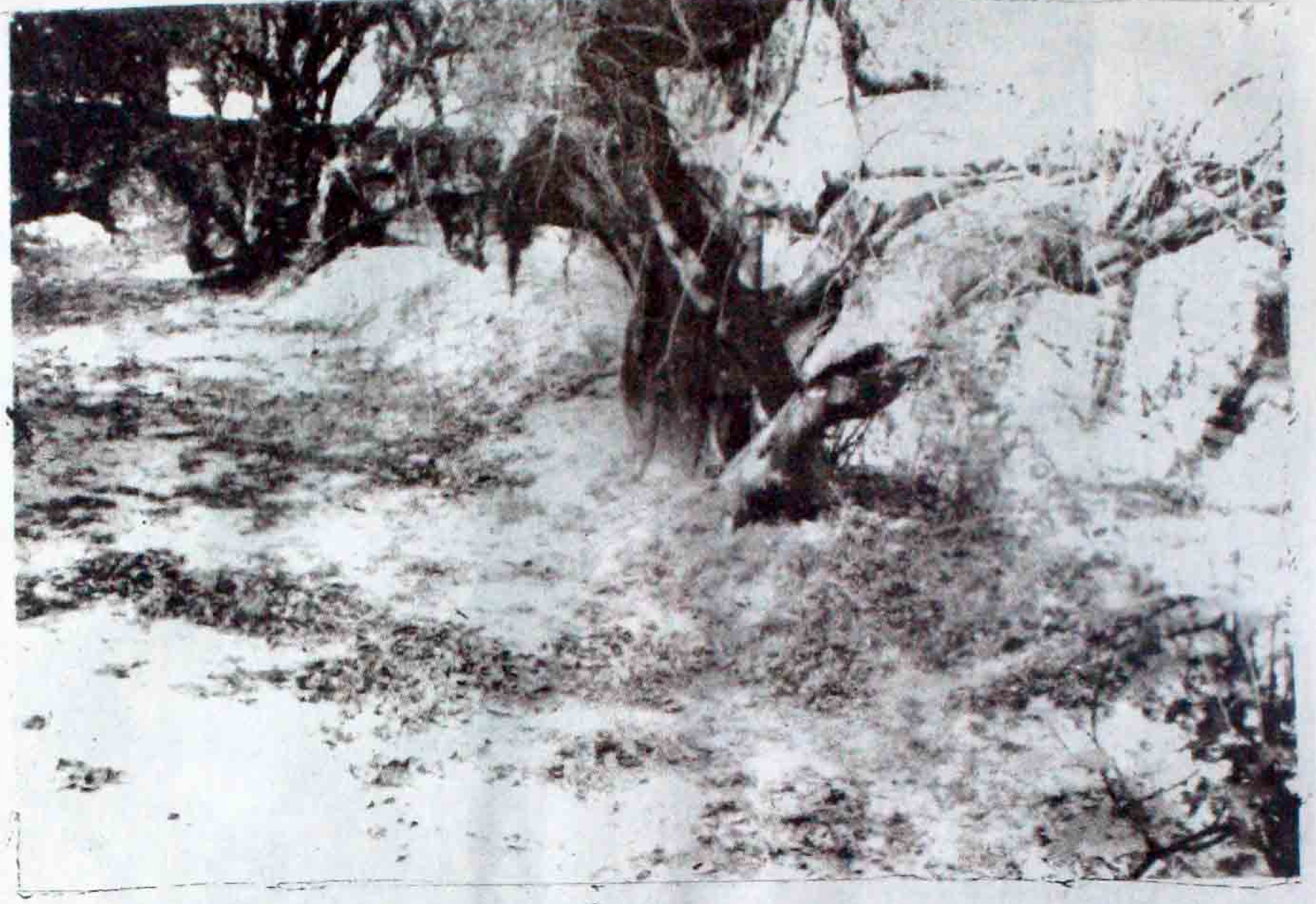

میانوال رانجھا میں نو گز لمبے مزار

پھالیہ سے ایک سڑک قادر آباد کی طرف جاتی ہے بھیکھو موڑ سے ایک سڑک کٹھیالہ شیخاں میانوال رانجھا کی طرف جاتی ہے۔ میانوال رانجھا ایک قدیمی بستی ہے۔ یہاں ایک بلند بالا ٹبہ پر کسی تباہ شدہ بستی کے آثار ملتے ہیں۔ دوسری تباہ شدہ بستی کے آثار گاؤں کے جنوب کی طرف میں یہاں۔ بہت بڑا قبرستان ہے قدیمی درخت ون پائے جاتے ہیں اس قبرستان میں جابجا ٹبے ٹیلے ہیں یہ مزارات قبرستان کے جانب مغرب میں ان مزارات کی تعداد پانچ ہے دو مزار ایک چار دیواری میں دوسرے مزار کے ارد گرد بھی چار دیواری ہے تیسرے احاطہ میں مزار کی تعداد دو ہے چار دیواری پختہ اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ ان مزارات کے گردونواح ہزاروں سالہ قدیمی درخت ون پائے جاتے ہیں۔ ٹبوں پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے۔ بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ قریب ہی ایک قدیمی گذر گاہ بھی ہے۔ جہاں سایہ دار درخت ہیں۔

marfat.com

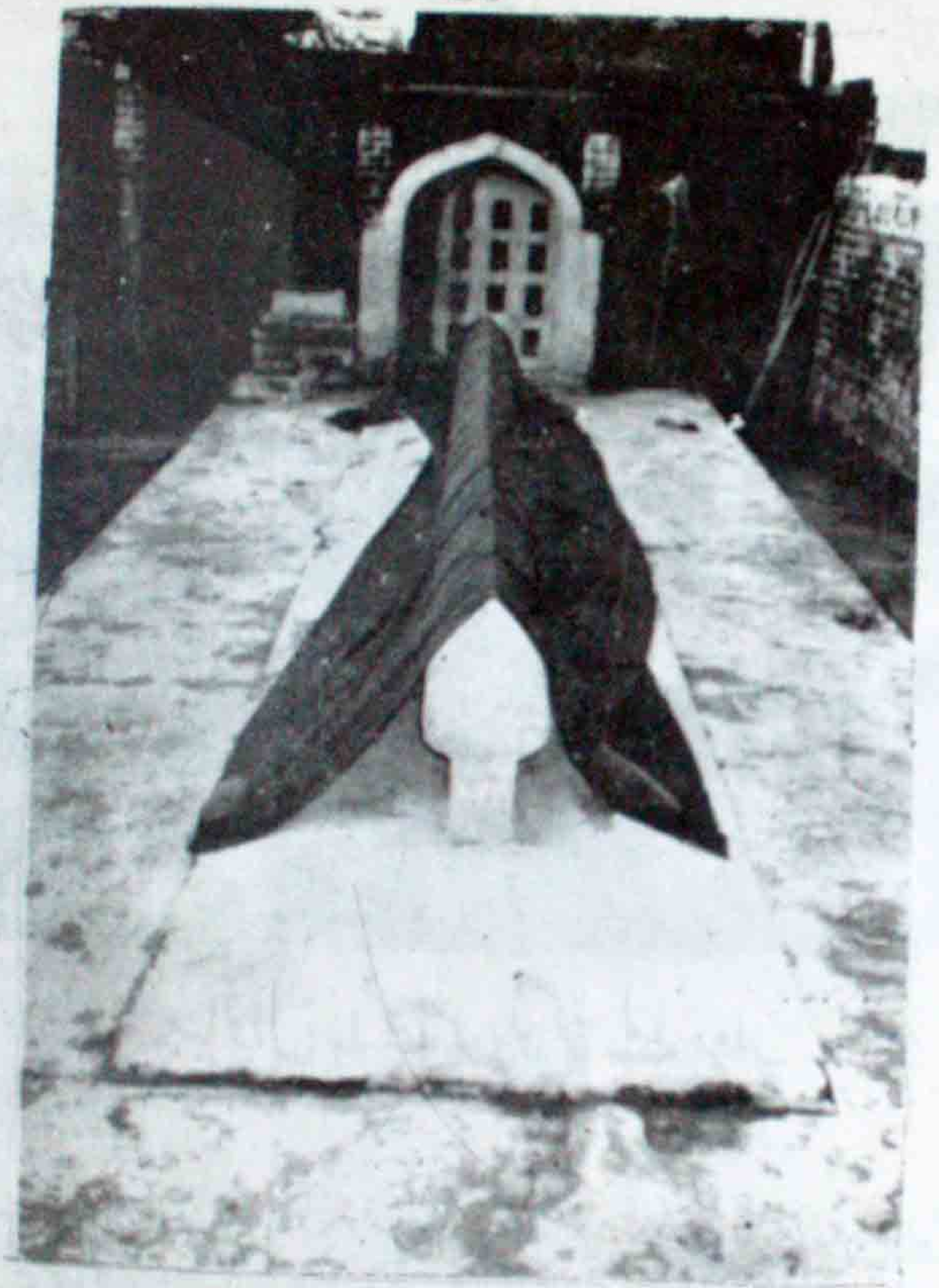

دلانوالہ روڈ رنیاں کے جانب شمال نو گز لمبا مزار

یہ مزار گاؤں کے شمال کی جانب ہے۔ مزار کے قریب کوئی تباہ شدہ بستی کے آثار ملتے ہیں۔ ٹبہ ٹیدہ میں سے مٹی کے برتن کے ٹکڑے اور قدیمی دور کی کئی چیزیں ملتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی قدیمی بستی تھی جو کسی معرکہ میں ملیامیٹ ہو گئی لیکن اللہ کے نیک بندوں کا نشان کوئی نہ مٹا سکا مزار نو گز لمبا ہے چار دیواری بھی ہے۔ سر کی جانب تھوڑے سے حصہ پر چھت بھی ڈال دی گئی ہے۔ مقامی آبادی کے علاوہ گردونواح کے لوگ یہاں بڑی عقیدت سے حاضری دیتے ہیں رنیاں ہزاروں سالہ قدیمی گذر گاہ کے قریب واقع ہے

marfat.com

کوری شریف کے ٹبہ پر دوسرا نو گز لمبا مزار

کوری۔ بہلول پور کے قریب قدیمی بستی ہے۔ یہ بستی بلند بالا ٹبہ پر ہے۔ گاؤں کے جانب شمال مشرق ایک تباہ شدہ شہر کے آثار پائے جاتے ہیں۔ خاردار جھاڑیوں درختوں کے درمیان پر نو گز لمبا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مزار کے قریب ایک اور نو گز لمبا مزار ہے۔ کھنڈرات میں پتھروں کے مکانات کی بنیادوں کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ مزار قلعہ نما شہر جو تباہ ہو چکا ہے۔ میں واقع ہے۔ یہ قلعہ نما شہر کافی بلندی پر ہے۔ دریائے چناب اور مناور توی کوری کے قریب بہتے ہیں۔ سیالکوٹ کشمیر ہندوستان جانے کے لئے یہاں سے پرانی سڑکوں کے آثار پائے جاتے ہیں

marfat.com

میانوال رانجھا میں تیسری ۹ گز لمبی قبر

یہ قبریں تحصیل پھالیہ کے مشہور گاؤں میانوال رانجھا میں ہیں قبریں کچی ہیں لیکن ان کے گرد چار دیواریاں تعمیر کر دی گئی ہیں تاکہ ان کی بے ادبی نہ ہونے پائے ان مزارات کے دائیں بائیں ہزاروں سالہ قدیمی ون کے درخت کھڑے ہیں۔ ان درختوں کے علاوہ قریہ کے قدیمی درختوں کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے۔ جہاں جہاں قدیمی نوگزہ قبریں ہیں، وہاں ون اور قریہ کے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ مقامی آبادی انہیں نوگزہ پیر کے نام سے پکارتی ہے۔ کھدائی کے دوران۔ یہاں سے انسانی ہڈیاں کے برتنوں کے ٹکڑے اور چکیوں کے پاٹ بھی پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

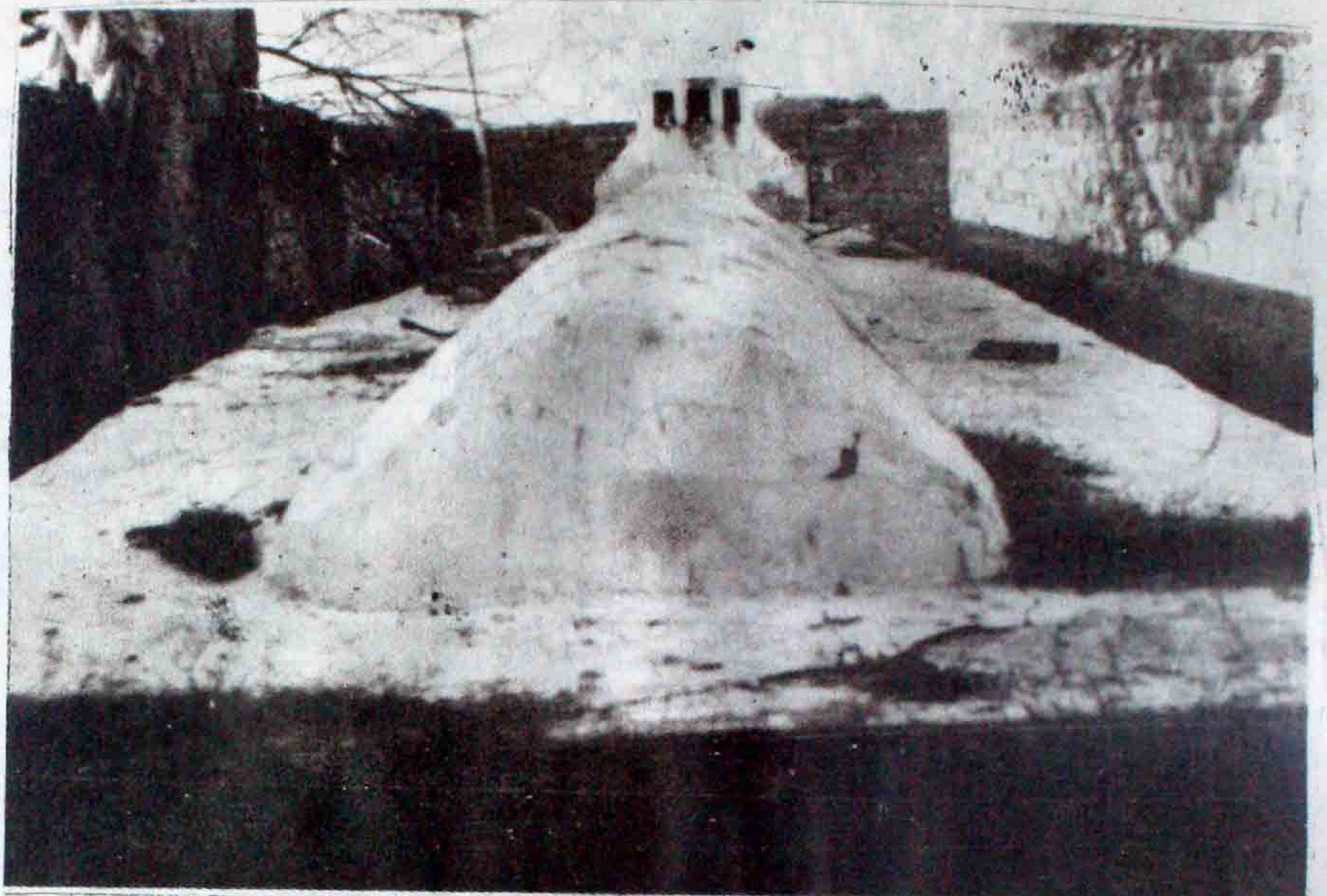

بھکھی شریف کے قریب 9 گز لمبا مزار

یہ مزار بھکھی شریف سے دواڑھائی میل دور نہر کی پٹڑی کے جانب شمال ایک قبرستان میں ہے ۔ قریب ہی تباہ شدہ کسی بستی کے آثار ہیں قبر کی لمبائی 9 گز ہے ۔ جو پختہ تعمیر کی گئی ہے ۔ چار دیواری بھی تعمیر شدہ ہے ۔ گردو نواح میں سر سبز اور میدانی علاقہ ہے ۔ گاؤں بھکھی ایک اونچے ٹیلے پر آباد ہے ۔ پرانی عمارتیں ہیں بھکھی شریف کے جانب مشرق ڈنگہ چک کے راستہ کے قریب ایک اور 9 گز لمبا مزار ہے ۔ جو کچا ہے ۔ اس کے قریب جانب جنوب تباہ شدہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ قریب ہی ٹبہ ٹیلہ بھی ہے

marfat.com

تحصیل پھالیہ کے گاؤں

میانو وال رانجھا میں

نو گز لمبے مزار

پھالیہ سے ایک سڑک قادر آباد کی طرف جاتی ہے۔ بھیکو موڑ سے ایک سڑک میانو وال رانجھا کی طرف جاتی ہے۔ میانو وال رانجھا ایک قدیمی بستی ہے۔ یہاں ایک بلند و بالا ٹبہ پر کسی تباہ شدہ بستی کے آثار ملتے ہیں۔ دوسری تباہ شدہ بستی کے آثار گاؤں کے جنوب کی طرف ہیں۔ یہاں بہت بڑا قبرستان ہے۔ قدیمی درخت ون پائے جاتے ہیں۔ اس قبرستان میں جا بجا ٹبے ملتے ہیں۔ یہ مزارات قبرستان کے جانب مغرب میں ان مزارات کی تعداد پانچ ہے۔ دو مزار ایک چار دیواری میں دوسرے مزار کے ارد گرد بھی چار دیواری ہے۔ تیسرے احاطہ میں مزار کی تعداد دو ہے۔ چار دیواری پختہ اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ ان مزارات کے گرد و نواح ہزاروں سالہ قدیمی درخت ون پائے جاتے ہیں۔ ٹبوں پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

جھنڈے والی میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مشہور شہر لالہ موسیٰ گلیانہ روڈ کے قریب قصبہ جھنڈے والی میں ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے اور پختہ تعمیر ہے، قریب ہی بہت بڑا برگد اور کھجور کے درخت ہیں مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار پر چار دیواری کے علاوہ چھت بھی ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس صفحہ 321 نمبر شمار 358 کے مطابق صاحب مزار کا نام مملائیل ہے جن کا سلسلہ نسب بزرگ ہستیوں سے جا ملتا ہے یہاں صاحب نظر حاضری دیتے ہیں اور دینی دنیاوی فیض حاصل کرتے ہیں عازی خلیفہ کی علامت ظاہر کی گئی ہے پسر ابو سلوم بن داؤد

marfat.com

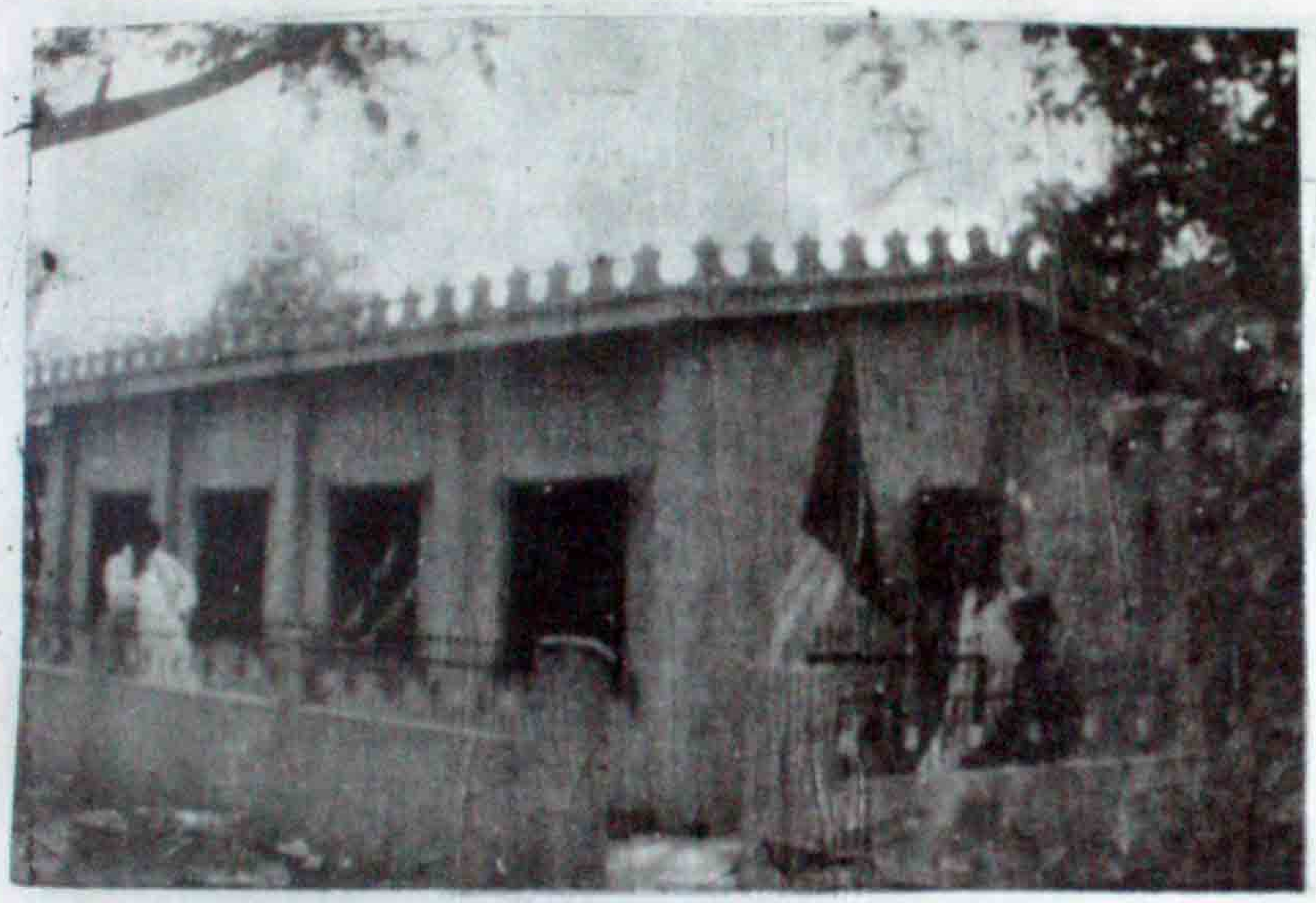

موضع مل حضرت حمیالان المعروف پیر لنگر کا مزار

اعوان شریف مشہور روحانی بستی کے قریب موضع مل "ہے مل" کے جانب مغرب نشیبی علاقہ میں درختوں کے جھنڈ میں یہ نوگز لمبا مزار ہے ۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے حالیہ دنوں اہالیان دیہہ نے مزار کو از سر نو تعمیر کروایا قبل ازیں قاضی سلطان محمود نے یہ مزار پختہ تعمیر کروایا آپ اکثر و بیشتر یہاں حاضری دیتے رہے ۔ اور آپ کو یہاں روحانی فیض بھی ملا۔ یہیں سے آپ کو اشارہ ہوا کہ اس علاقے میں نوگز قبریں ہیں ان کو پختہ تعمیر کرو تاکہ ان کا تقدس برقرار رہے ۔ چنانچہ قاضی صاحب نے ان مزارات پر حاضری دی اور بیشتر کو پختہ تعمیر کروایا مزار کے قریب درخت بہت پرانے ہیں ۔ ایک درخت کے تنے میں دوسرا درخت پرورش پا رہا ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار اشمس کے صفحہ 227 نمبر شمار 438 کے مطابق صاحبِ مزار کا نام حمیالان ہے جو حضرت ہارون کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔

marfat.com

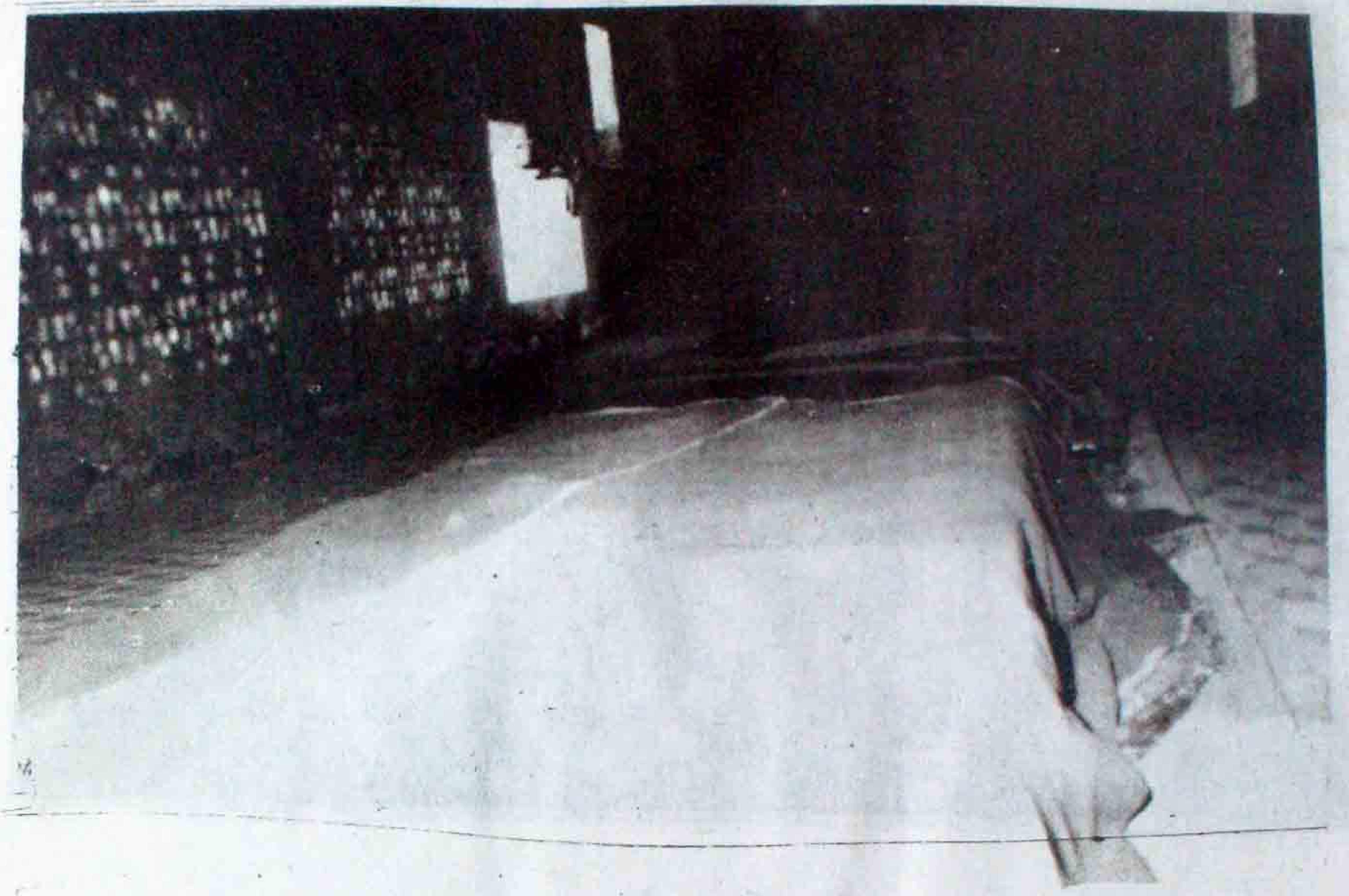

باغانوالہ نزد گلیانہ میں نو گز لمبا مزار

گلیانہ تحصیل کھاریاں کا مشہور قصبہ ہے۔ گلیانہ سے ایک سڑک لالہ موسی کے لئے نکلتی ہے۔ یہ قدیمی گذر گاہ اس بات کی داعی ہے کہ اس کے قریب دیہات میں قدیمی اور نو گز لمبے مزارات ہیں ایسا ہی ایک مزار باغانوالہ میں ہے یہ مزار سر سبز کھیتوں میں ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے۔ نصف حصہ پختہ تعمیر شدہ ہے۔ مزار پر چھت بھی ہے چار دیواری بھی ہے۔ اس گاؤں کے قریب پیچھیاں باہر وال جھنڈے والی گلیانہ کوٹلی بجاڑ جھاٹلہ کے علاوہ نالہ بھمبر کے کنارے کئی نو گز لمبے مزار ہیں۔ اس گاؤں میں حافظ برخودار کا قدیمی مزار بھی ہے۔ جو شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مقام سے جانب مشرق کئی دیہات میں بڑے بڑے نو گزے مزار ہیں۔

marfat.com

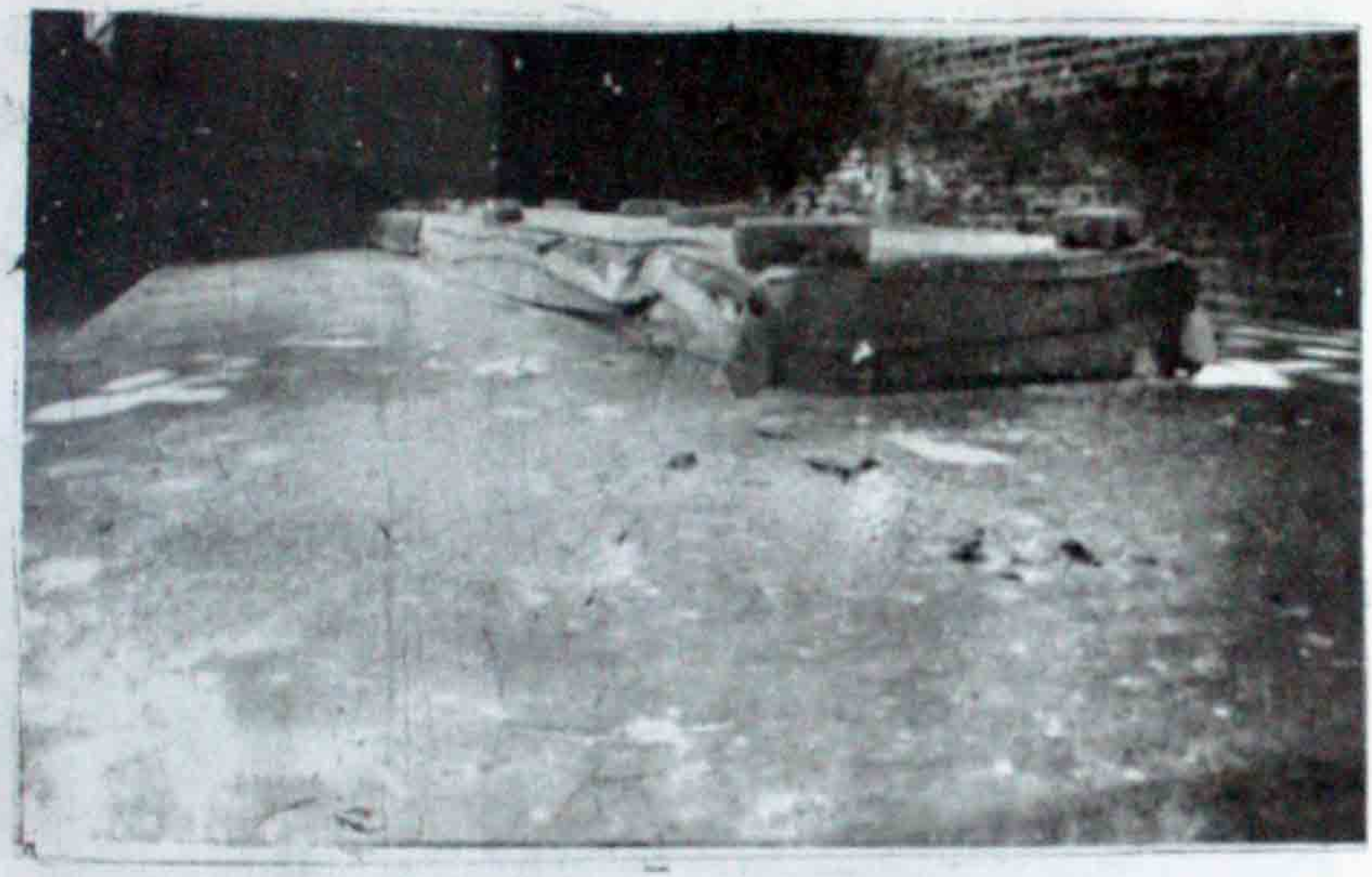

دھول خورد میں نو گز لمبا مزار

گجرات سے نکلنے والی ایک قدیمی شاہراہ جو ڈنگہ کی طرف جاتی ہے ۔ یہ سڑک دلانوالہ روڈ کے نام سے مشہور ہے ۔ اس سڑک پر شاہدیوال کے قریب مشہور قصبہ دھول خورد ہے ۔ یہ مزار دھول خورد کے جانب مغرب ہے ۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ چاردیواری بھی ہے ۔ مزار کے سرہانے کی جانب نصف حصہ میں چھت بھی ڈالی گئی ہے ۔ اس علاقے میں ایسے مزارات کی تعداد پانچ ہے ۔

marfat.com

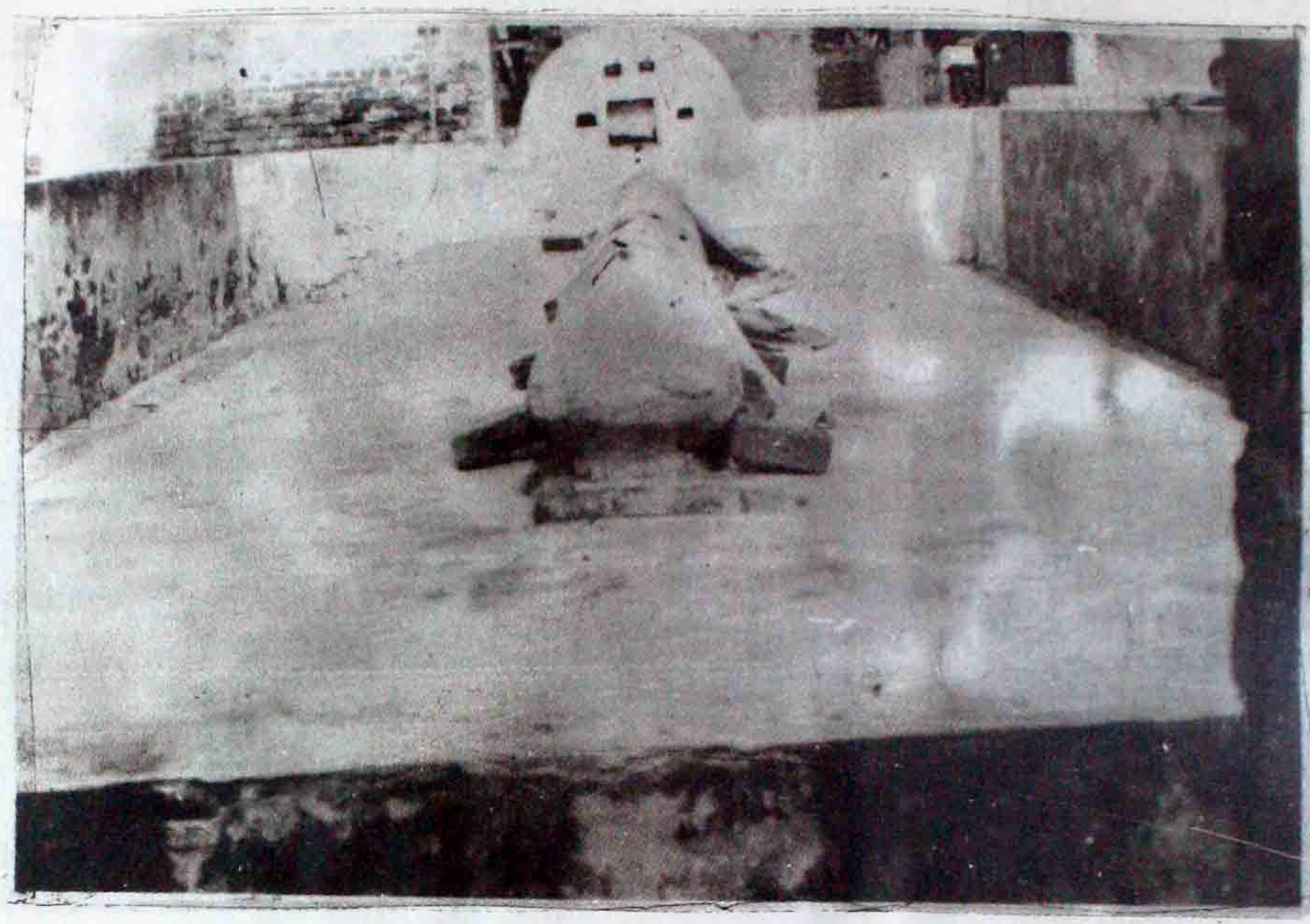

بھولا میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار گجرات کے قریب مشہور گاؤں بھولا میں واقع ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور چاردیواری بھی ہے اور قریب ہی مسجد بھی ہے یہاں کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ ماضی میں کفار سے جنگ کرتے ہوئے یہ لوگ یہاں شہید ہوئے اور یہی دفن ہو گئے ایک روایت یہ بھی مشہور ہے کہ پیر مراد بخش آف سیالکوٹ کے وقت یہ لوگ حق اور باطل کے معرکہ میں شہید ہوئے ان قبروں کا سلسلہ سیالکوٹ سے لیکر ہیڈرسول ڈنگہ تک پھیلا ہوا ہے ایسی قبروں کی ایک پٹی آزاد کشمیر کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے حضرت شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 328 نمبر شمار 477 کے مطابق صاحب مزار کا نام سلمان ہے

marfat.com

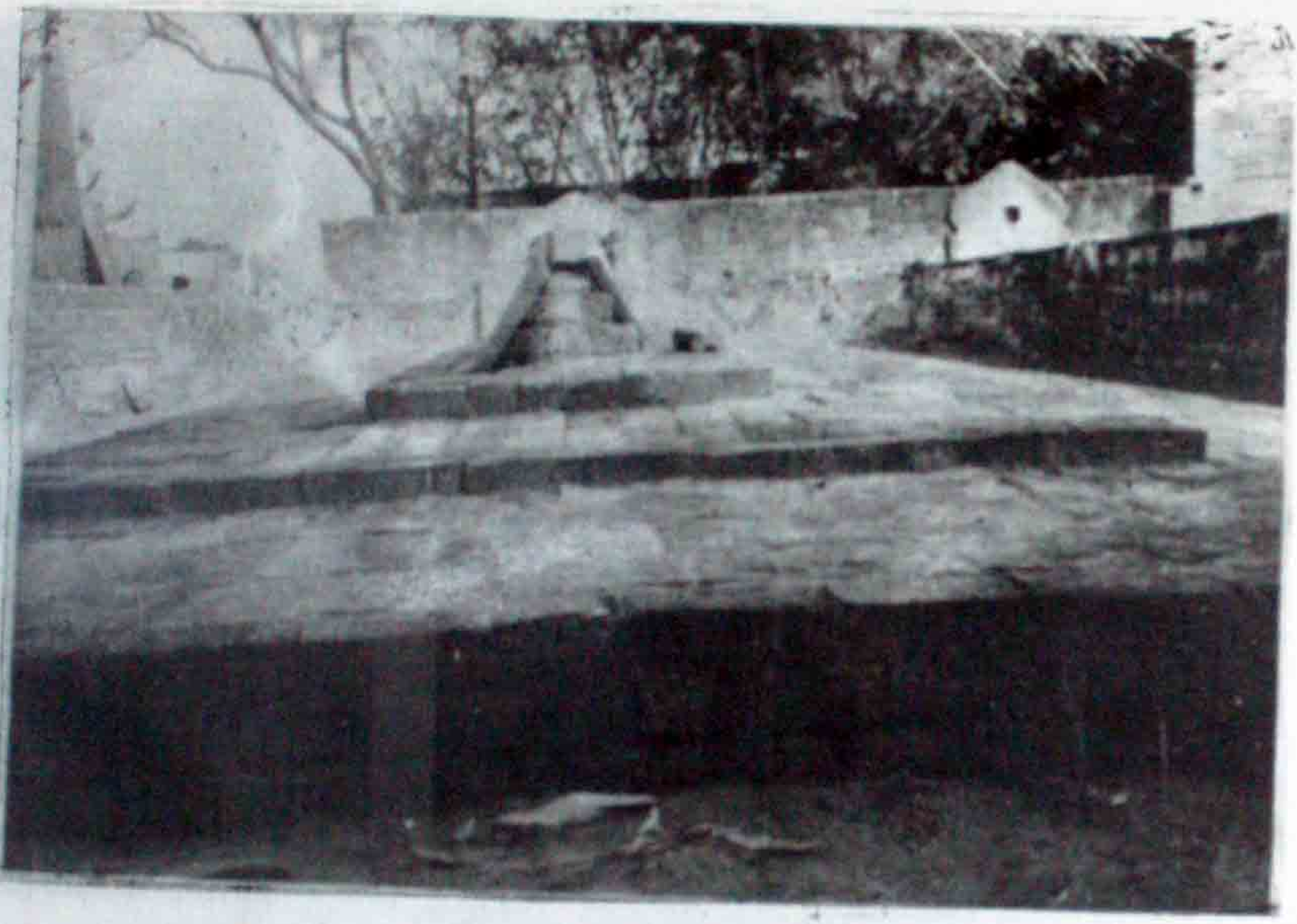

بھاگووال کے نزد بھیلووال میں سرکار بابا بخت جمالؒ کا نو گز لمبا مزار

بھاگووال سے ایک سڑک بھیلووال دھینڈہ اور میونووال کی طرف جاتی ہے یہ جگہ روحانیت سے پر ہے ، جس کے چاروں طرف اولیاء کرامؒ کے مزارات ہیں۔ جہاں مخلوق خدا حاضر ہو کر دینی دنیاوی فیض حاصل کرتی ہے یہ مزار بھیلووال کے جانب شمال مشرق واقع ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے جو پختہ تعمیر ہے اور چاردیواری بھی تعمیر کی گئی ہے اہالیان دیہہ عقیدت سے حاضری دیتے رہتے ہیں ایک عمر رسیدہ خاتون جو صاحب بصیرت ہے مزار کی صفائی اور دیا بتی کرتی ہے

marfat.com

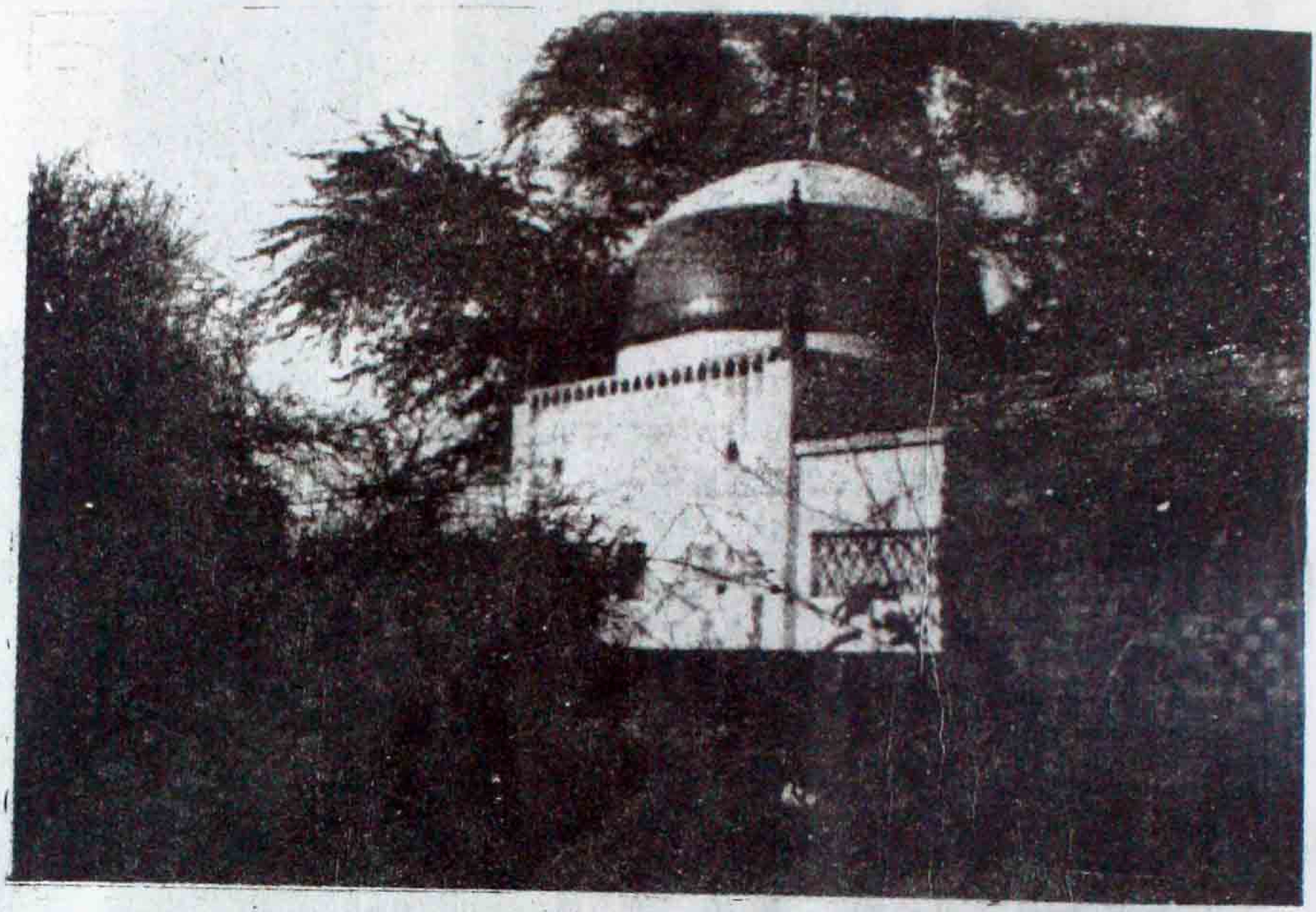

کیراں والہ میں حضرت طرطوشؒ کا مزار

یہ مزار دولت نگر کے قریب کیراں والہ میں ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت طرطوشؒ ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ تقریباً چھ سو کنال رقبہ میں درخت ہی درخت ہیں ان درختوں کے درمیان آپ کا مزار ہے۔ مزار کی لمبائی تقریباً ۲۲ گز ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور مزار کے اوپر گنبد بھی ہے۔ مزار پر آپ کا نام حضرت طرطوشؒ درج ہے۔ دولت نگر سے نکلنے والی قدیمی شاہراہ جو لالہ موسیٰ سے ہوتی ہوئی ڈنگہ اور پنڈ دادنخان کی طرف جاتی ہے یہاں گذرتی ہے یہاں گردونواح چند اور لمبی قبریں بھی ہیں۔

marfat.com

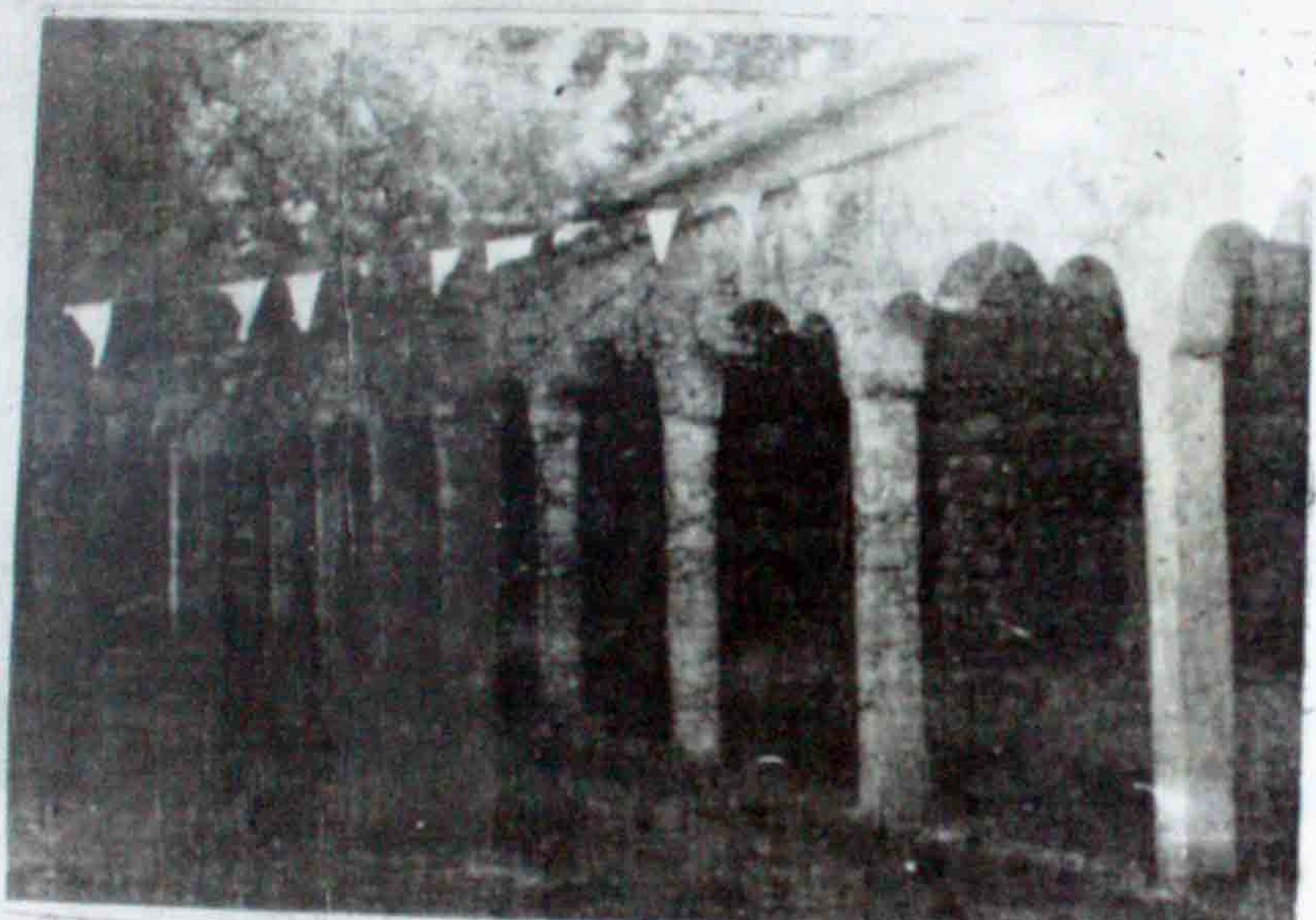

لسوڑی والا میں 22 گز لمبا مزار

یہ مزار لسوڑی والہ میں ہے مزار کی لمبائی 22 گز کے قریب ہے مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ یہ حاصلانوالہ سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہے ۔ اور پاہڑیانوالی سے چند میل کے فاصلہ پر ہے پختہ سڑک لسوڑی کو جاتی ہے ۔ گاؤں لسوڑی ایک بلند بالا ٹیلہ پر آباد ہے صدیاں گزرنے کے باوجود یہ بلندی برقرار ہے ۔ زمین سے مٹی کے برتن سکے ملتے ہیں ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ میں دیئے گئے شجرہ میں صفحہ نمبر 334 پر صاحب مزار کا نام مقناطیس ہے ۔ غازی خلیفہ کے لقب دیا گیا ہے ۔ مزار پختہ تعمیر کیا ہے ۔ چھت کے علاوہ برآمدہ بھی تعمیر کیا گیا ہے ۔ اہل دیہہ عقیدت احترام سے مزار پر حاضری دیتے ہیں ۔ موجودہ مشہور نام شاہ مسکین ہے

marfat.com

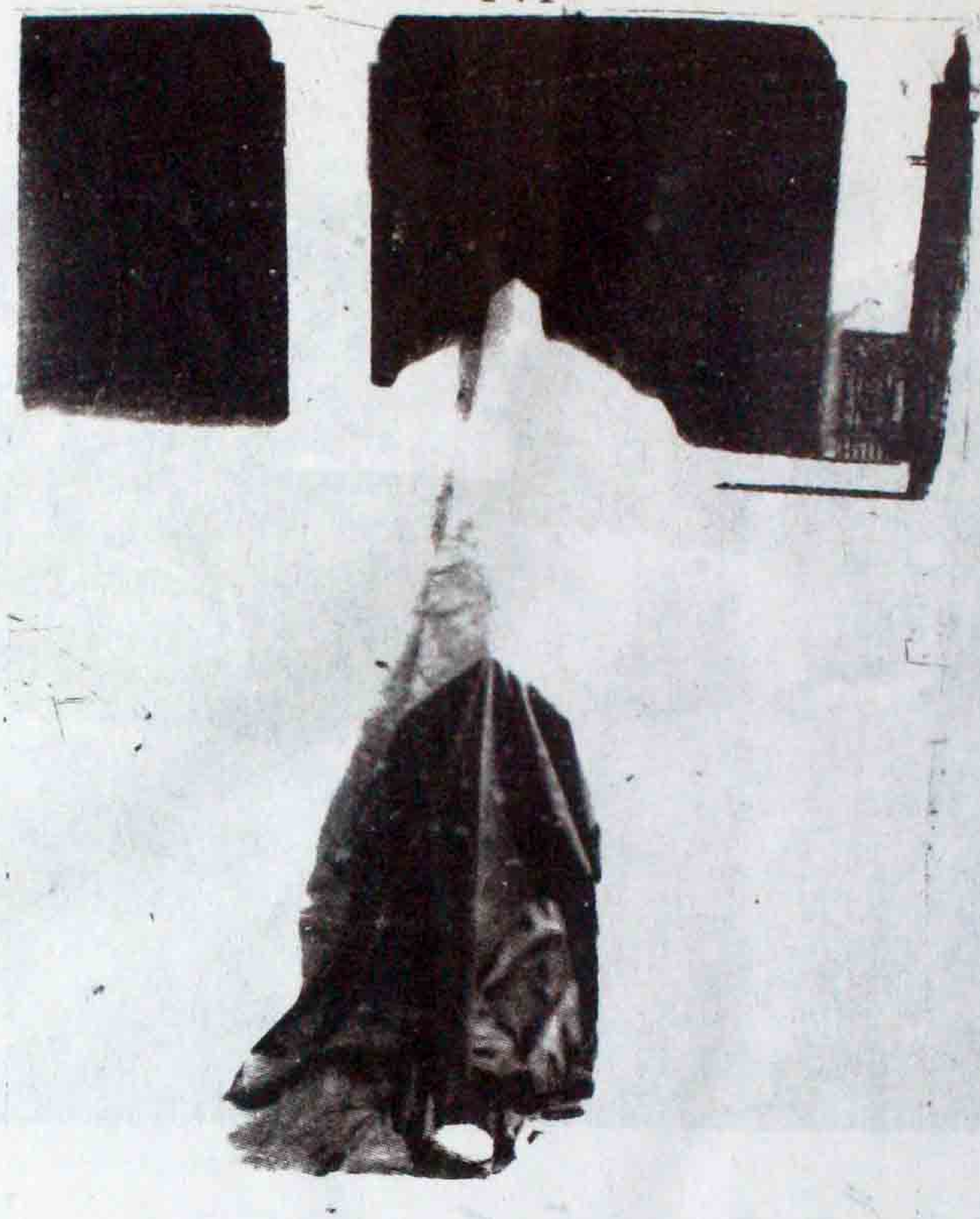

گلیانہ کے قریب بیگا میں نو گز لمبا مزار

کھاریاں سے تقریبا دو میل کے فاصلہ پر ایک قدیمی آبی گذر گاہ کے قریب مشہور گاؤں چک لشکری ہے چک لشکری میں نوگز لمبا مزار ہے ۔ چک لشکری، کے جانب جنوب تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر بیگا گاؤں ہے گاؤں کے جانب شمال کھیتوں میں یہ نوگز لمبا مزار ہے ۔ مزار کی لمبائی نوگز ہے ۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ چار دیواری کے علاوہ چھت بھی ہے ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی جو کشف القبور کا علم رکھتے تھے انہوں نے اس علاقہ میں بیشتر نوگزے مزارات کی نشاندہی کی ۔ ان کے نام شجرہ نسب اور کسی پیغمبر کے عہد میں بطور خلیفہ غازی اس علاقہ میں آئے ۔ ہیڈ رسول سے لے کر سیالکوٹ تک قدیمی گذر گاہوں کے کنارے نوگز لمبے مزارات کے نشان ملتے ہیں ۔

marfat.com

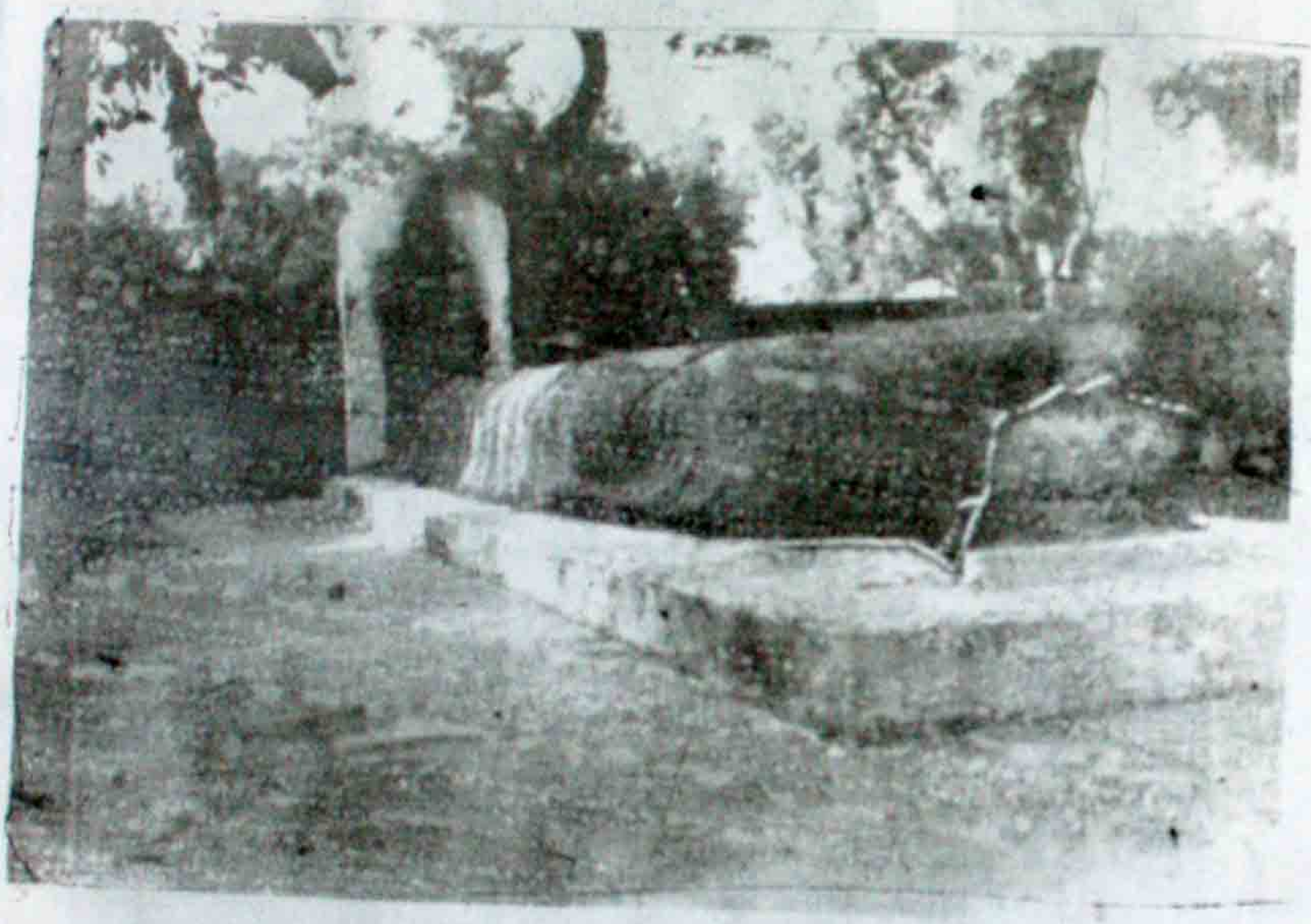

لالہ موسے کے قبرستان میں 9 گز لمبا مزار

لالہ موسے ایک قدیمی شہر ہے ماضی میں یہ ایک بڑی شاہراہ جو مشرقی وسطی کو ہندوستان سے ملاتی تھی اس کے قریب سے گزرتی ہے جس کے آثار اب بھی خواص پور دولت نگر کے قریب موجود ہیں ۔ یہ مزار لالہ موسے کے قبرستان میں ہے اور قبرستان 9 گز خانقاہ کے نام سے مشہور ہے مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے ایک خاندان مزار کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے ، گدی نشینی کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ کسی بھی 9 گز مزار پر یہ سلسلہ نہیں ہے انھوں نے اپنا تقدس قائم کیا ہوا ہے ، لالہ موسے کے گردونواح میں کئی لمبی قبریں ہیں ۔

marfat.com

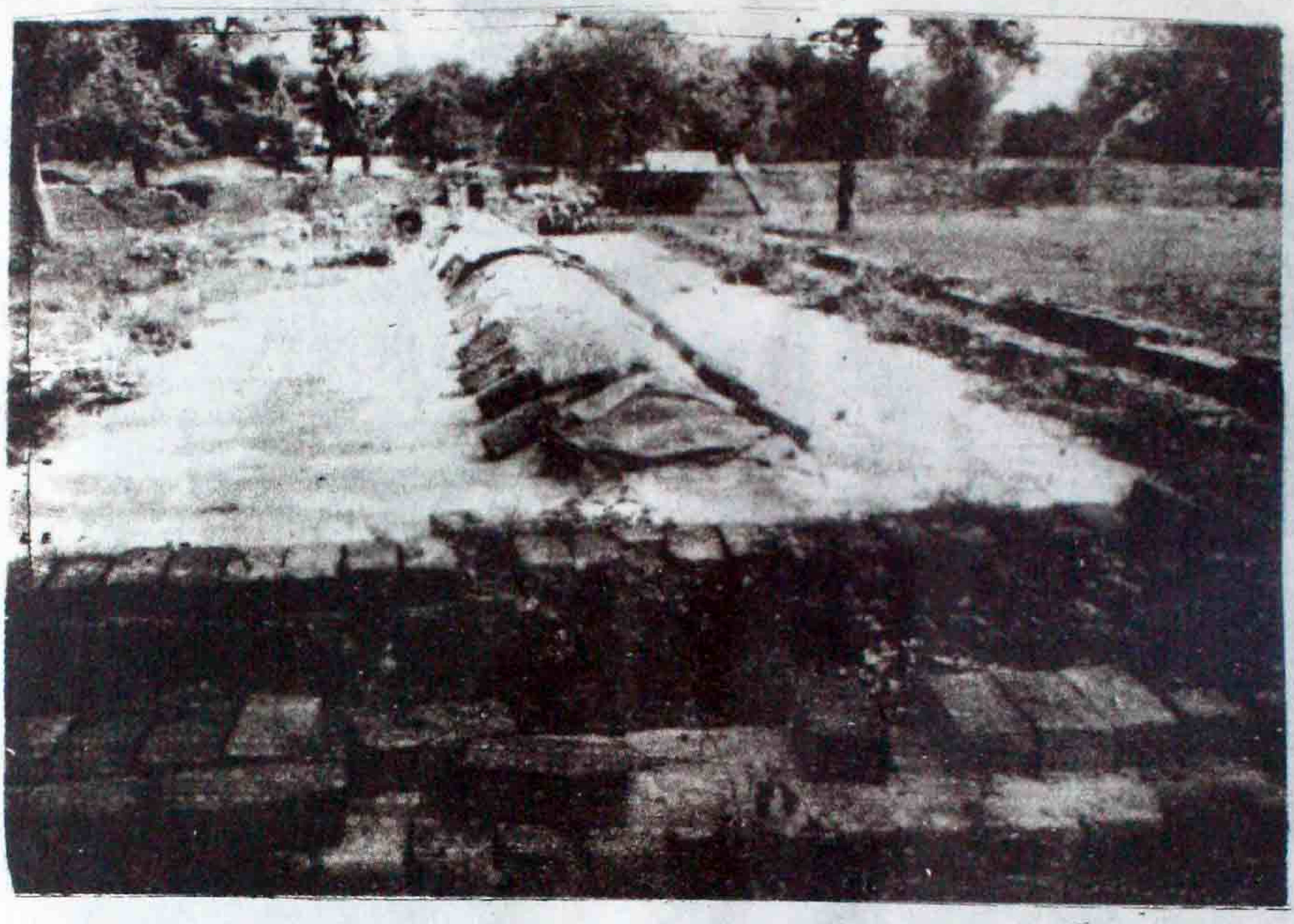

چیلیانوالہ کے قریب ڈھوک جوڑی میں دوسرا نو گز لمبا مزار

یہ مزار نہر کے کنارے چیلیانوالہ کے قریب ہے حافظ شمس الدین گلیانوی رح نے اپنی کتاب انور الشمس میں چیلیانوالہ میں قدیمی مزار کی نشاندہی کی ہے۔ جن کا سلسلہ انبیاء اکرام سے جا ملتا ہے۔ صاحب مزار کا نام حسالان بیان کیا گیا ہے۔ چیلیانوالہ سے ایک سڑک اسٹیشن کی طرف سے ہوتی ہوئی ڈھوک سارن کیطرف جاتی ہے۔ یہ مزار نہر کے کنارے ڈھوک جوڑی کی زمینوں میں مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ اور قریب بیریوں کے قدیمی گھنے درخت بھی ہیں۔ مزار کے جانب شمال جنوب ایک بہت بڑا ٹبہ بھی ہے۔ کسی بستی کی تباہی کی داستان اپنے دامن میں لئے کھڑا ہے۔

marfat.com

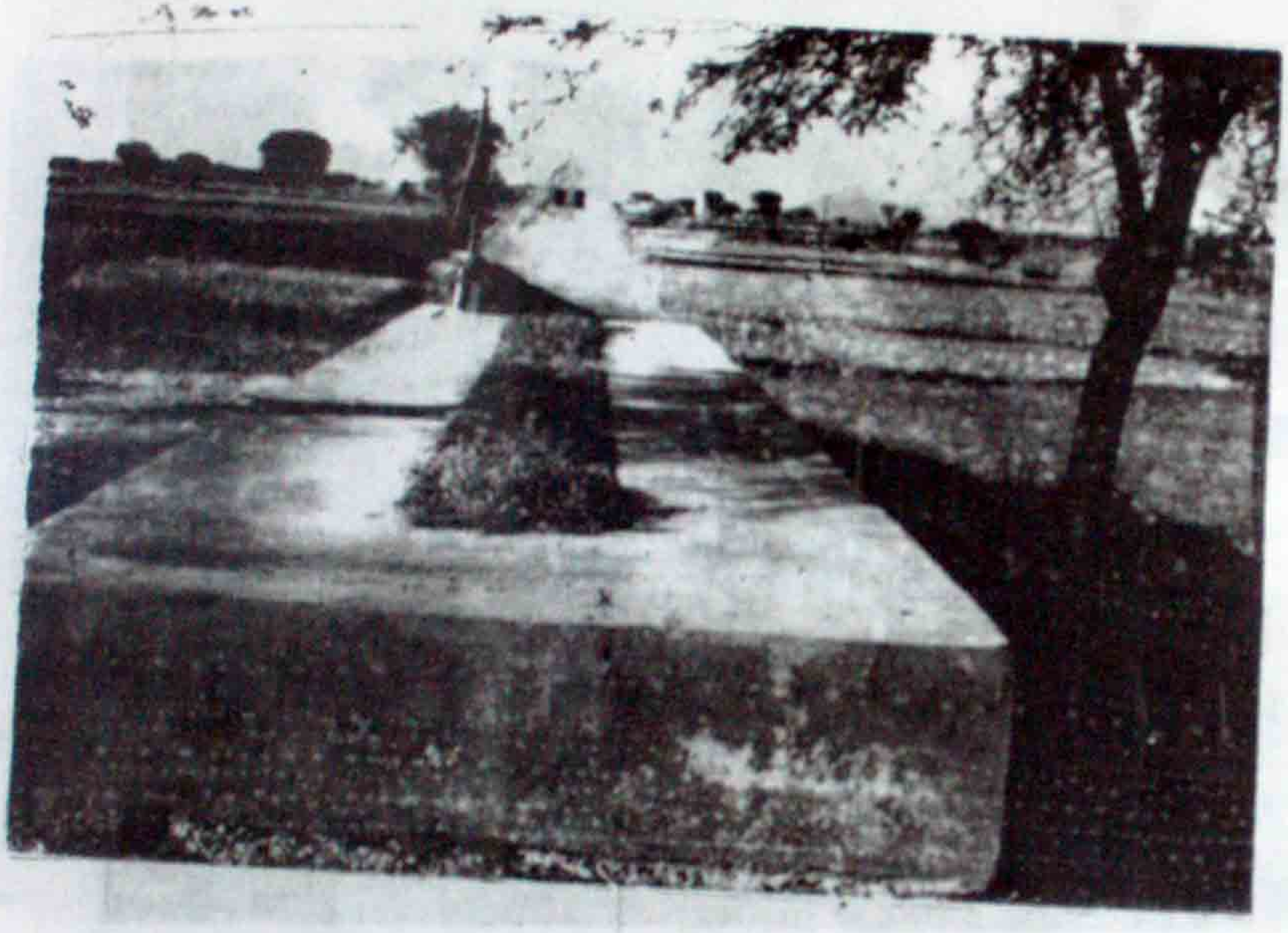

بھون ہزاری نزد وڈا پنڈ میں نوگز لمبا مزار

بھون ہزاری گاؤں کڑیانوالہ کے شمال کی طرف ہے یہ مزار قدیمی آبی گزر گاہ کے کنارے ہے یہ مزار سرسبز کھیتوں میں ہے مزار نوگز ہے اور پختہ تعمیر کیا گیا اہل دیہہ پیر نوگزہ کے نام سے پکارتے ہیں عقیدت واحترام سے فاتحہ دیتے ہیں۔ اس علاقہ میں نوگز لمبے مزار قریبا قدیمی اور پرانی بستیوں میں ہیں قریب ہی ہزارہ مغلاں میں چار سو کنال رقبہ میں تباہ شدہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہاں بھی نوگز لمبا مزار ہے مقامی طور پر صاحب مزار کو حضرت سید موسیٰ ولی کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ مزارات آبی گذر گاہوں اور قدیمی شاہراہوں کے قریب ہیں

marfat.com

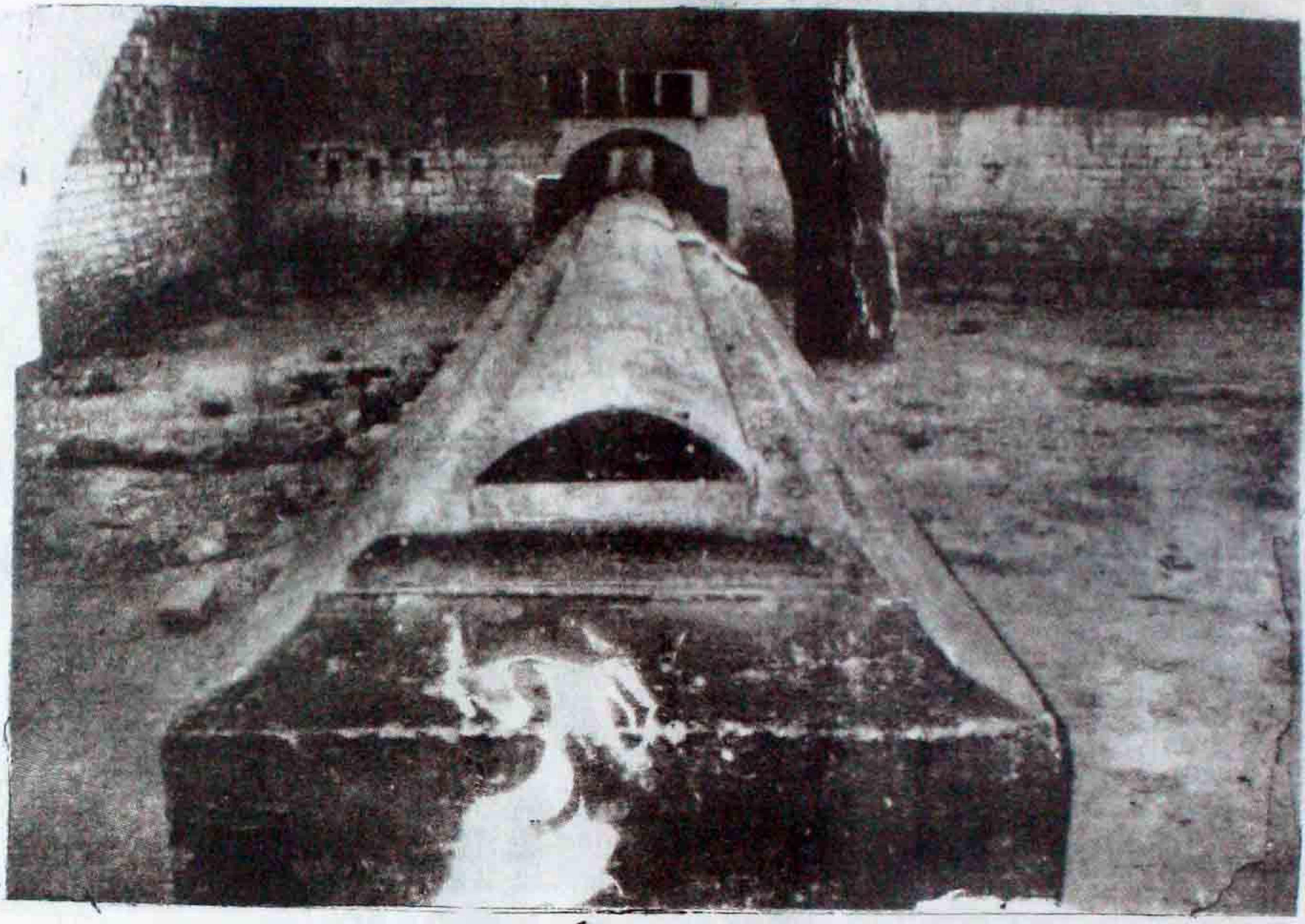

باہر وال نزد گلیانہ نوگز لمبا مزار

باہر وال گاؤں کھاریاں تحصیل میں ہے لالہ موسیٰ سے ایک سڑک گلیانہ کے لئے نکلتی ہے باہر وال گاؤں اس سڑک کے کنارے ہے اس قدیمی بستی میں گاؤں کے وسط میں نوگز لمبا مزار ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے چار دیواری بھی ہے اس سڑک کے کنارے بلکہ اس علاقہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر نوگزی قبریں ہیں۔ یہ قدیمی مزار ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ کے گردونواح ہیں۔ یہ علاقہ اشیاء خوردنی، بالخصوص اجناس کی پیداوار اپنی مثال آپ ہے۔ لالہ موسیٰ کو مرکزی حیثیت ہونے کی وجہ سے گردونواح کی بستیاں میں رہنے والے لالہ موسیٰ سے ضروریات زندگی کی اشیاء خرید کر پہاڑی علاقہ میں لے جاتے ہیں جدید دور میں بھی لالہ موسیٰ کو یہی حیثیت حاصل ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ ۳۲ نمبر شمار ۱۵۷ کے مطابق صاحب مزار کا نام بلسانوش ہے ان کا سلسلہ انبیاء کرام سے جاملتا ہے۔

marfat.com

برٹیلہ شریف کے قریب بھسہ کے راستے پر 9 گز لمبا مزار

آزاد کشمیر کے علاقہ بھمبر سے جانب مشرق دریائے توی تک اس علاقہ میں 9 گز مزار جن کی تعداد درجن بھر کے قریب ہے ۔ جو برنالہ دیوا وٹالہ اور مناور کے ارد گرد چھمب تک پھیلے ہوئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ میں حق اور باطل کے معرکے ہوئے اور اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے کئی نیک بندے شہید ہوئے یا حق کی تبلیغ کرتے ہوئے یہاں آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے یا پھر یاد الہی میں تن من دھن کی قربانی دے کر روحانی مقام حاصل کیا ، زمانہ قدیم میں چونکہ گنبد مینار کا رواج نہیں تھا غازیوں شہیدوں ، یا روحانی شخصیات کی قبر عام قد سے ذرا لمبی بنا دی جاتی تھی ۔ تاکہ ان کا تقدس بحال رہے ۔ یہ لمبی قبریں اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں

marfat.com

گجرات جید پور میں حضرت ساسانوشؑ کا نو گز لمبا مزار

نوٹ:- اہل دیہہ نے مزار مسمار کر دیا ہے

جیدر پور کا قصبہ حاجی والا روڈ کی جانب مغرب ہے گاؤں قدرے بلند ٹبہ پر ہے جید پور کی جانب جنوب مشرق ایک آبی گزر گاہ کے کنارے حضرت ساسانوش کا نو گز لمبا مزار تھا جہاں بڑے گھنے درخت ہوا کرتے تھے اہل دیہہ میں کچھ افراد نے یہاں درسگاہ تعمیر کرتے وقت مزار کو مسمار کر دیا ہے بزرگ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ اس پاک نیک ہستی کے مزار پر حاضری دیا کرتے تھے حضرت ساسانوش کا مزار ہزاروں سال سے قائم دائم تھا لیکن وطن عزیز میں چند افراد نے اس قدیمی نشان کو مٹانے کی کوشش کی ہے تاہم اہل دیہہ اور گردونواح کے افراد کے تعاون سے مزار مبارک از سر نو تعمیر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ راقم نے اس سلسلہ میں ضلعی انتظامیہ کو بھی آگاہ کر دیا ہے۔

یہ مزارات بہ مقام گجرات میں ہیں

برملہ کے قریب ٹبہ پر نو گز لمبی قبر

مشہور گاؤں برملہ رنگڑہ کے قریب ہے یہ گاؤں دریائے توی کے کنارے پر ہے یہاں ہزاروں سالہ قدیمی نو گز لمبا مزار ہے۔ مزار کے گردونواح ہزاروں سالہ قدیمی درخت بھی ہیں برملہ کے قریب ہی ایک ٹبے پر یہ نو گز لمبی قبر ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کی لمبائی نو گز کے قریب ہے دریائے توی کی وجہ سے اس علاقے میں کئی قدیمی بستیاں ہیں جن کے سینوں میں کئی داستانیں دفن ہیں جس ٹبے پر یہ نو گز قبر ہے وہ کافی بلندی پر ہے دریائے توی کے ساتھ ساتھ بیشتر نو گز لمبی قبریں پائی جاتی ہیں ان ٹبوں کو کھودا جائے تو پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے تراشے ہوئے پتھر وغیرہ ملتے ہیں۔

marfat.com

مہلو میں نو گز لمبا مزار

مہلو پاکستان اور آزاد کشمیر کی سرحد پر واقع ہے کڑیانوالہ کے علاوہ بڑیلہ شریف سے بھی راستہ جاتا ہے۔ یہ گاؤں آزاد کشمیر کے مشہور قدیمی گاؤں بوڑے جال کے قریب ہے بوڑے جال میں بھی دو نو گز لمبی قبریں ہیں۔ یہ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور لمبائی نو گز کے قریب ہے۔ شمالی علاقوں سے آنے والے قدیمی راستہ پر یہ مزار ہے اہل دیہہ عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔ اس مزار کے قریب ایک اور نو گز لمبا مزار ہے۔ ایسے مزار قرب و جوار میں ہیں۔

marfat.com

آزاد کشمیر کے علاقہ بھمبر مناور چھمب میں

نوگزی قبریں قدیمی تاریخی روحانی مقامات

بھمبر میں مسجد جوگی بیگ

یہ مسجد آزاد کشمیر کی تحصیل بھمبر میں پہاڑوں پر نالہ بھمبر کے کنارے واقع ہے قدیمی دور کی مسجد ہے ، اب اس کے اردگرد گھنے درختوں کی وجہ سے یہ علاقہ جنگل کی صورت اختیار کر چکا ہے ، مسجد ویران اور شکستہ ہو چکی ہے مسجد کے درمیان بہت بڑا گنبد ہے جو چونا ، کچا گارا سرخ مٹی سے تعمیر کیا گیا ہے مسجد کی دیواریں پتھر سے تعمیر کی گئی ہیں مسجد کے دروازہ پر مغلیہ دور کی اینٹوں سے مرمت کی گئی ہے دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے یہ تاریخی مسجد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس قسم کی ایک اور مسجد نالہ بھمبر کے جانب شمال بھی ہے

marfat.com

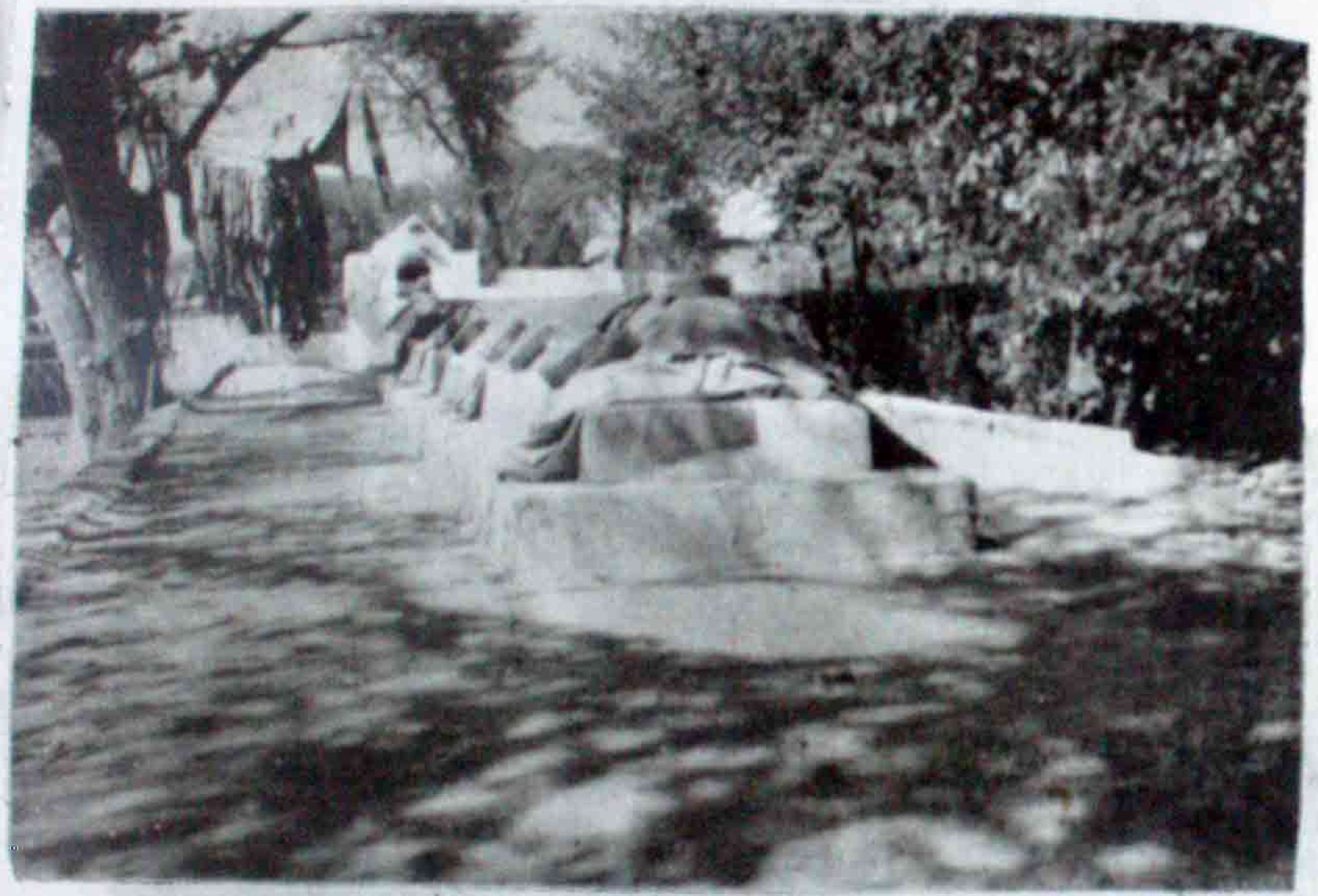

برنالہ کے قریب پتنی روڈ پر نو گز لمبا مزار

یہ مزار آزاد کشمیر کے مشہور قصبہ برنالہ کے قریب قبرستان میں قدیمی شاہراہ پتنی کے کنارے واقع ہے. مزار کے جانب شمال ایک بہت بڑا پانی کا تالاب بھی ہے مزار کے قریب جو گاؤں ہے اس کا نام خربوزہ ہے مزار نو گز لمبا ہے اور پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے اور عرف عام میں اس کو پیر معصوم شاہ کے نام سے پکارتے ہیں اور اس علاقہ میں پانی کی شدید قلت رہی انسانوں کے علاوہ مال مویشی چھپڑ کے پانی سے گزارہ کرتے ، اس قسم کے نو گز لمبے مزار برنالہ میں چار ہیں یہ پہاڑی علاقہ دیسی آموں کے لئے بہت مشہور ہے یہاں دور دور تک دیسی آموں کے باغات ہیں

marfat.com

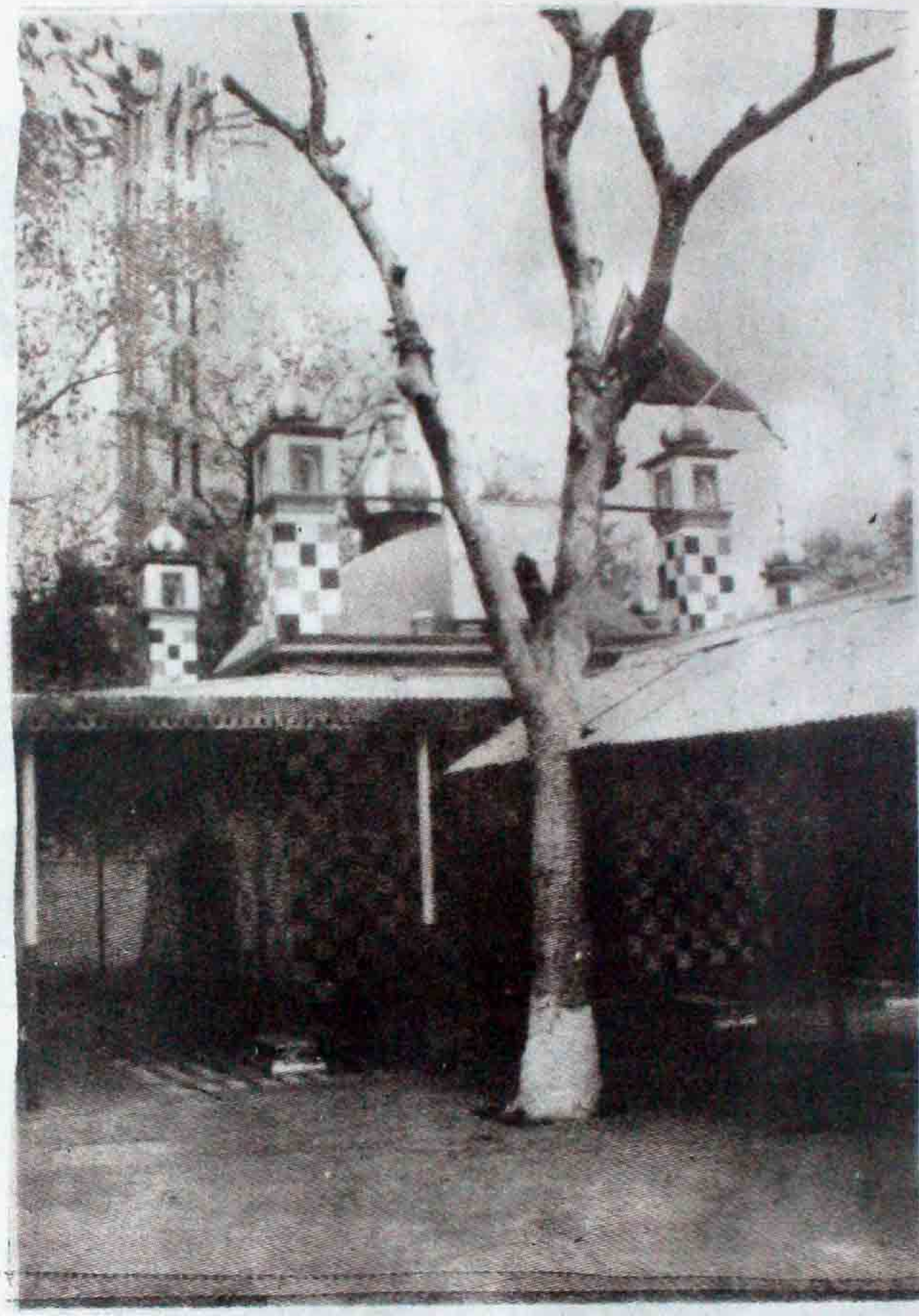

حضرت پیر شاہ غازی عرف دمڑی والی سرکار

آپ کا روزہ مبارک کھڑی شریف آزاد کشمیر میں ہے آپ کے بزرگوں کا تعلق ٹھٹہ موسی تحصیل ضلع گجرات سے تھا۔ آپ تبلیغ دین کے سلسلہ میں کشمیر تشریف لائے آپ کو دمڑی والی سرکار بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے روحانی نسبت حاصل تھی۔ آپ کو بذریعہ کشف اشارہ ہوا اگر کوئی ایک لاکھ ٹکہ نذر مان کر نیک مقصد کے لیے دعا مانگے گا تو اس کی مراد پوری ہوگی۔ اس وقت دمڑیاں رکھی جاتی تھیں۔ حضرت پیر شاہ غازی بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں۔ میاں محمد صاحب نے آپ کی بے شمار کرامات تذکرہ مقیمی میں بیان کی ہیں۔ کھڑی شریف میں آپ کا روضہ مبارک شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ہزاروں عقیدت مند حاضری دیتے ہیں

marfat.com

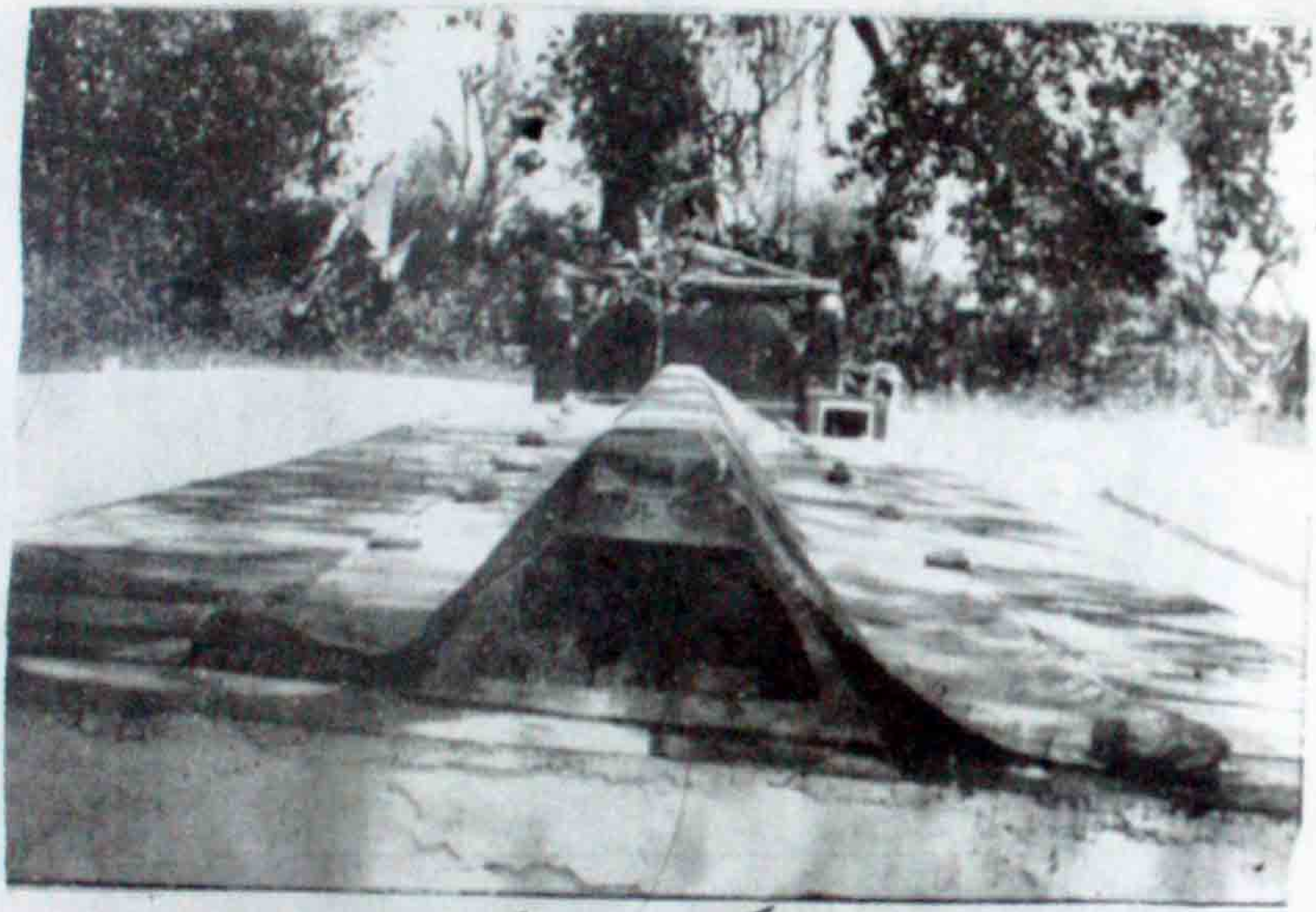

دیوا آزاد کشمیر میں 9 گز لمبا مزار

آزاد کشمیر کے مشہور قصبہ وئالہ کے نزد دیوا ٹاپ جو پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے ۔ پہاڑوں کے درمیان گھنے درختوں میں 9 گز لمبا مزار ہے ۔ یہ مزار 1947ء، 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں محفوظ رہا ۔ مزار کے قریب ہندوستان کی فوج میں جو مسلمان سپاہی جاں بحق ہوئے ان کے مزار بھی ہیں یہ جگہ بہت قدیمی ہے اور اس کے تعمیرات کے نشان ٹلہ جوگیاں سے ملتے ہیں صاحب مزار کا نام حضرت حافظ شمس الدین گلیانوی رحمتہ اللہ علیہ کے شجرہ نسب میں ہے ۔ موجودہ نام پیر کامل کے نام سے پکارتے ہیں ۔ مزار تک جانے کے لیے کوٹ جمیل سے راستہ جاتا ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ بہار کے موسم میں جنگلی گلاب کی مہک ہوتی ہے ۔ صاحب مزار کو آجکل پیر کانجی کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ لیکن حافظ گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس صفحہ 329 نمبر شمار 502 پر حضرت مرشیا ہے ۔ آپ حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے ہیں خلیفہ اور غازی کا لقب پایا

marfat.com

آزاد کشمیر میں پیر موگاولی کا مزار

یہ مزار مشہور قصبہ وٹالہ یعنی دیسی آموں کی سرزمین میں واقع ہے ۔ دور دور سے عقیدت مند نذر و نیاز لے کر حاضر ہوتے ہیں ۔ بکروں کے علاوہ مرغ دودھ اور اجناس کی صورت میں چڑھاوے آتے ہیں ۔ مزار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔ گردونواح بڑے بڑے درخت ہیں آپ ایک مرد کامل ہیں دینی دنیاوی مرادیں پوری ہوتی ہیں ۔ ہر سال کبڈی کا میچ ہوتا ہے ۔ حضرت شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس میں صفحہ نمبر 324 نمبر شمار 357 کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت ہرشیاؒ ہے ۔ آپ حضرت موسیٰؑ کی اولاد میں سے ہیں مزار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ چھت بھی ہے چار دیواری بھی ہے صاحب نظر یہاں حاضری دیتے ہیں

marfat.com

اپروٹالہ میں راجہ ہری سنگھ کا دربار

راجہ ہری سنگھ کا دربار (عدالت) قلعہ وٹالہ کی پہاڑیوں کے نیچے ایک میدان میں بنا ہوا ہے قیام پاکستان سے قبل راجہ ہری سنگھ یہاں عدالت کیا کرتا تھا۔ یہ جگہ پتھروں سے تعمیر کی گئی اس کے اوپر ایک اور بڑا سا پتھر نصب ہے جس کے اوپر وہ بیٹھا کرتا تھا اس علاقہ میں راجہ ہری سنگھ کی شادی بھی ہوئی تھی یہ علاقہ آموں کے باغات کی وجہ سے مشہور ہے۔

علاقہ میں پانی کی بہت قلت ہے اور کوئی اجناس بھی پیدا نہیں ہوتی لیکن یہاں کے مکینوں کو اس دھرتی سے پھر بھی بہت پیار ہے یہ علاقہ پتھروں اور چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل ہے وقفے وقفے کے بعد ایک ایک دو دو مکان نظر آتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں مال مویشی پالنے کے علاوہ اور کوئی خاص پیشہ نہیں وٹالہ کے لے کوٹ جمیل سے ایک راستہ نکلتا ہے۔

marfat.com

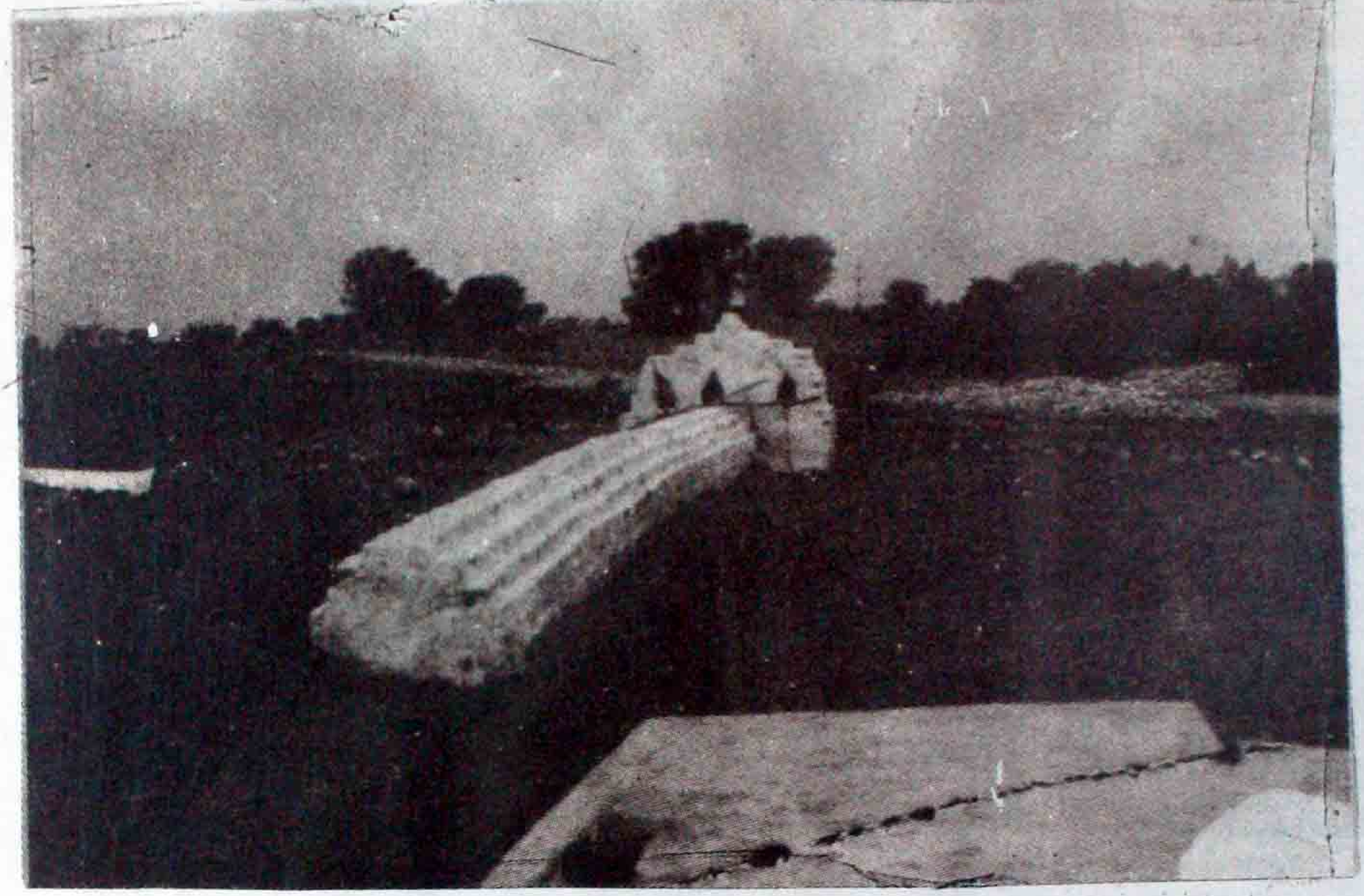

آزاد کشمیر کے قریب موضع پوڑ میں 9 گز لمبا مزار

قدیم دور کی تاریخ بتاتی ہے کہ انسان پہاڑوں میں غاریں کھود کر رہتا تھا پتھر سے اوزار وغیرہ بنا کر شکار کیا کرتا تھا۔ آزاد کشمیر کے علاقہ چھمب کے قریب پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے یہ پہاڑی سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ان پہاڑوں کے جانب جنوب سرسبز میدان ہیں پہاڑوں سے نکلنے والے ندی نالوں نے اس علاقہ کو سرسبز بنا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے قدیم دور کے انسان کے آثار اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں ایسے ہی مزارات کا سلسلہ اس علاقہ میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ قدیم دور میں گنبد مینار کا رواج نہ تھا۔ کسی انسان کی شخصی روحانی اہمیت یا بہادری کی اہمیت یا بے مثال کارناموں کو مدنظر رکھتے ہوئے قبر عام قد سے ذرا لمبی بنا دی جاتی تاکہ صاحب قبر کی اہمیت برقرار رہے۔ یہ قبر بھی پختہ تعمیر ہے۔ اور اس کے جانب جنوب کئی اور لمبی قبریں بھی ہیں۔ جو پختہ تعمیر ہیں

marfat.com

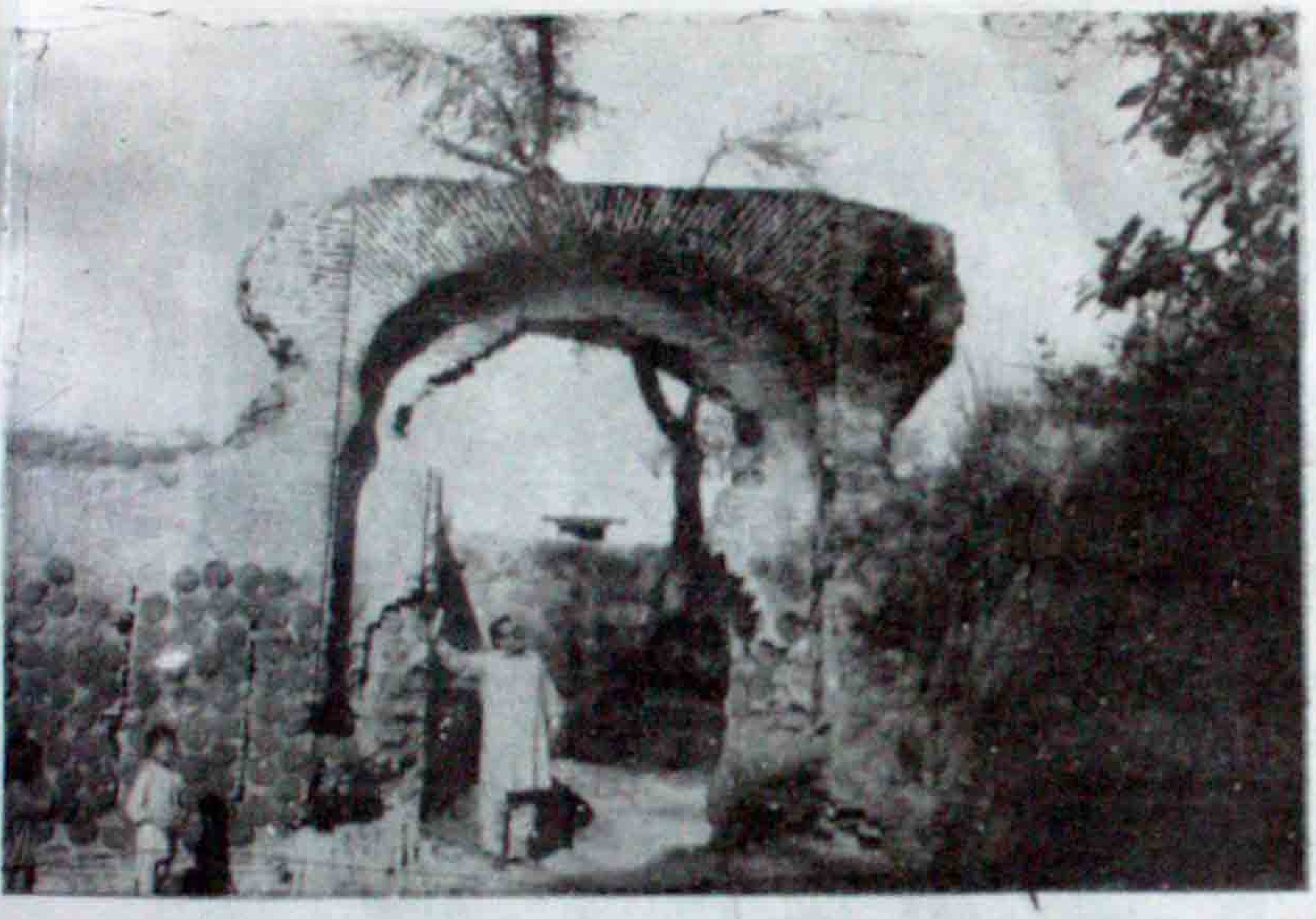

قلعہ پڈھار (آزاد کشمیر)

آزاد کشمیر اور پنجاب کی سرحد کے قریب کئی چوکیوں اور قلعوں کے آثار ملتے ہیں۔ بیشتر قلعوں کے آثار ختم ہو چکے ہیں۔ تاہم قلعہ پڈھاڑ کی دیواریں۔ قلعے کے دروازے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ بھمبر سے لیکر مناور، تک۔ اور جموں کے راستے کئی چھوٹے اور بڑے قلعوں کے آثار ملتے ہیں۔ اس قلعہ کی دیواریں ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں۔ قلعہ کے قریب ایک پرانی بستی کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ اور قلعہ کے جانب مغرب تھوڑے سے فاصلے پر برساتی نالہ کے قریب ایک نوگز لمبا مزار بھی ہے۔ اس نوگز لمبے مزار کو پیر گجا کے نام سے پکارتے ہیں۔

marfat.com

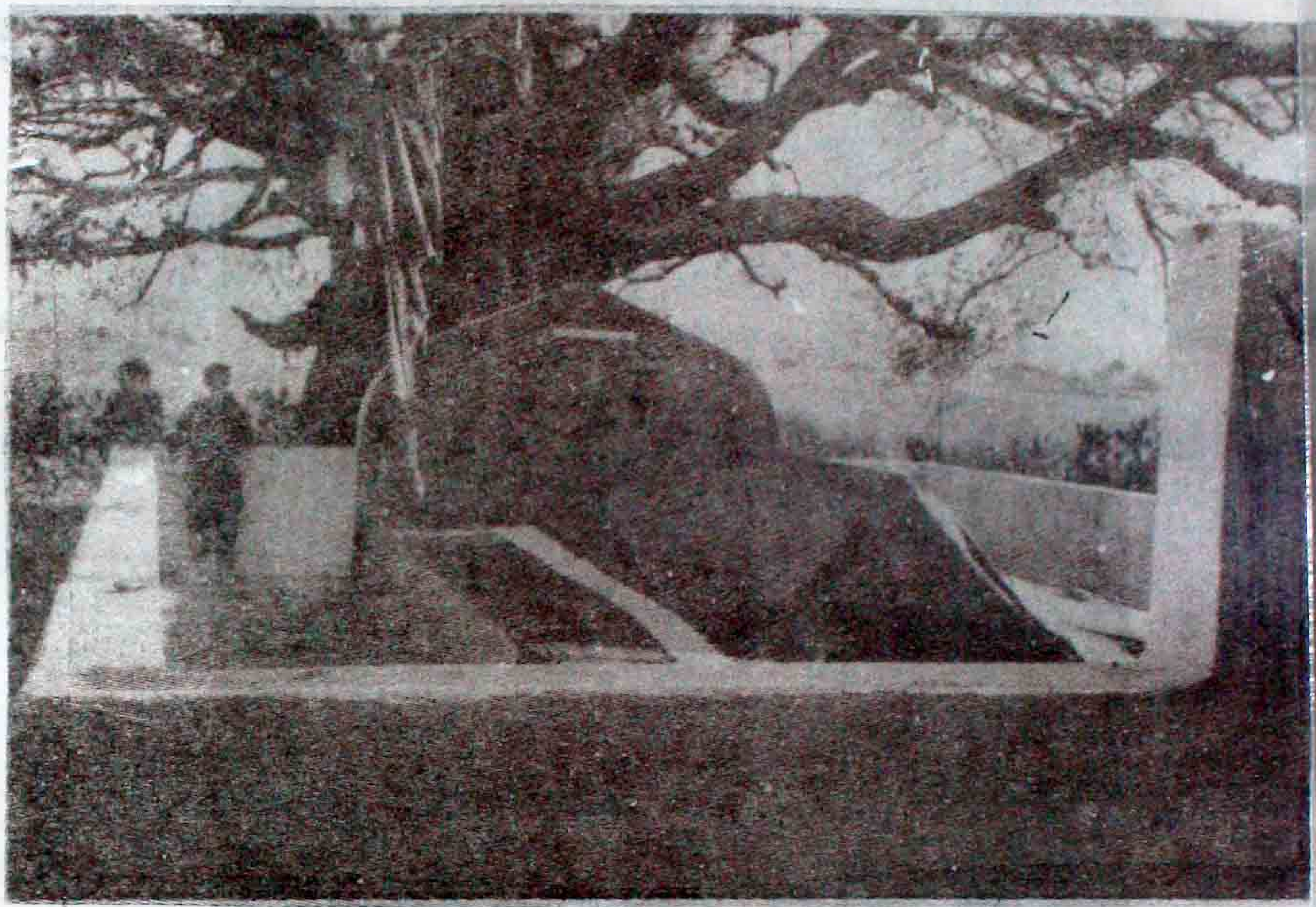

موضع ہیر کے راستہ میں 9 گز لمبا مزار

کشمیر کی سرزمین جو پہاڑوں اور جنگل میں گھری ہوئی ہے ماضی میں انسان پہاڑوں میں قیام پذیر ہو کر اپنے آپ کو محفوظ تصور کرتا ان پہاڑوں میں قدیمی آبادیوں کے آثار ملتے ہیں ۔ مشہور برساتی نالہ کے قریب موضع ہیر کو جانے والے راستے میں یہ مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے ۔ اور اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے ۔ گردونواح کے دیہات کے لوگ پوری عقیدت سے حاضر ہوتے ہیں اور ان کی دینی دنیاوی مرادیں پوری ہوتی ہیں ۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس میں صاحب مزار کا نام صلصار ہے ۔ جو قلمی نسخہ کے صفحہ 327 پر درج ہے ۔ علامت سے امت نوحؑ ظاہر کیا گیا ہے

marfat.com

اد کشمیر کھڑی شریف میں

اں محمد صاحب رحمتہ اللہ

کشمیر کی سرزمین میں قدم قدم پر اولیائے کرام نے روحانیت کے چشمے جاری کیے ہوئے ہیں۔جہاں مخلوق خدا دن رات حاضر ہو کر دینی دنیاوی فیض پاتی ہے میاں محمد صاحب نے تصوف کی کتاب سیف الملوک لکھ کر انسانیت پر بہت بڑا احسان کیا ہے دینی مذہبی محفلوں میں آپ کا کلام ترنم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے جو دل پر اثر انداز ہوتا ہے آپ نے سیف الملوک کے علاوہ قصہ سوہنی مہینوال تحفہ میراں کرامات غوث اعظم شیریں فرہاد ، مرزا اور صاحباں ہدایت المسلمین بدیع الجمال ، دوہڑہ جات سی حرفی غزل تصانیف کیں۔ 1907ء میں فوت ہوئے اور اپنے مرشد پیرے شاہ غازی کے پہلو میں دفن ہوئے آپ کے مزار پر عاشق خادم ہزاروں کی تعداد میں حاضری دیتے ہیں عرس پر ہزاروں دیگ چاول پکا کر زائرین میں تقسیم کیے جاتے ہیں دن رات یہاں میلے کا سماں رہتا ہے بروقت لنگر تقسیم ہوتا رہتا ہے یہاں آپ کے والدین کی قبریں اور آپ کے چلہ کشی کا مقام بھی محفوظ کرلے گئے ہیں۔

marfat.com

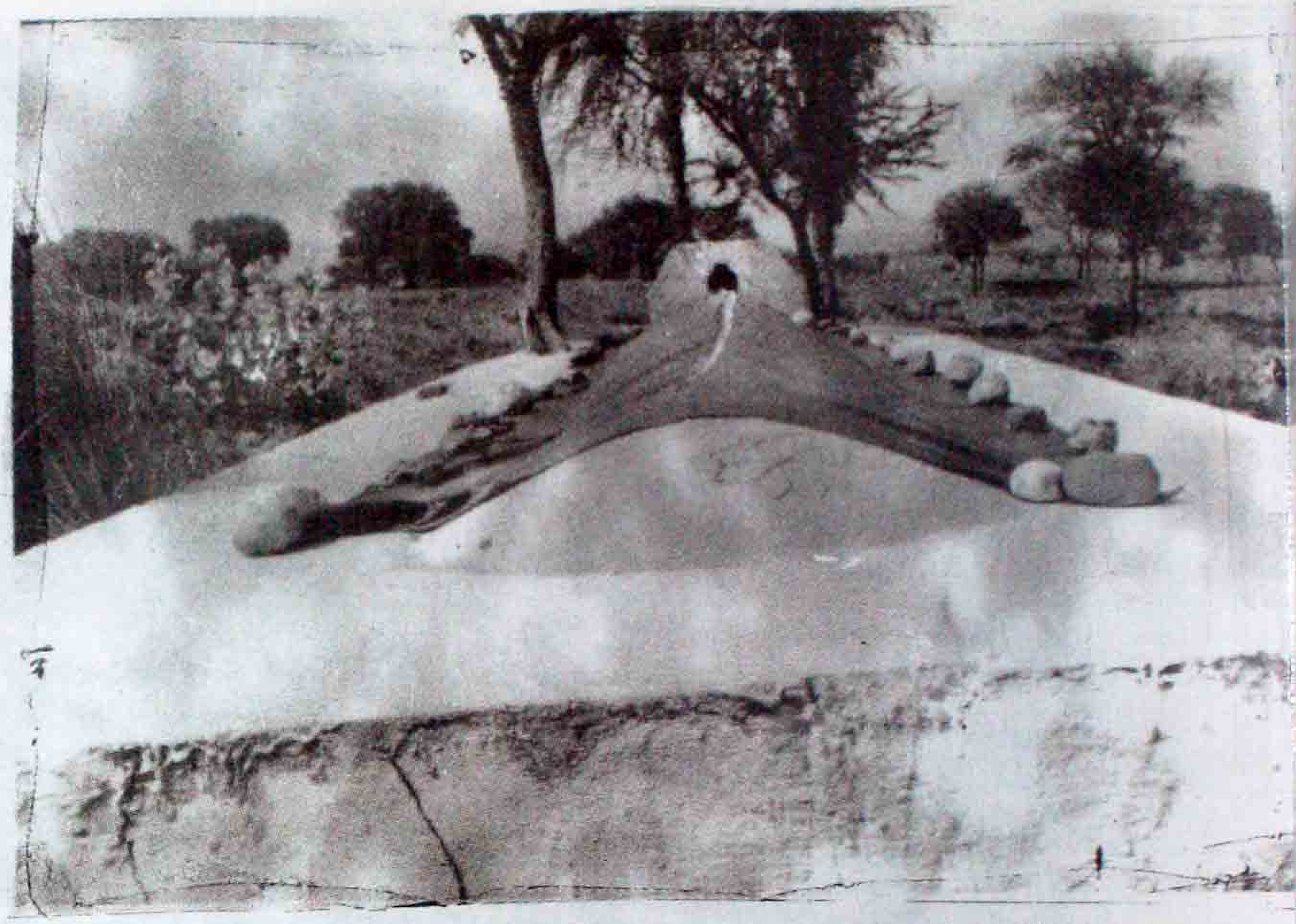

آزاد کشمیر کے قصبہ کوئل میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار آزاد کشمیر کے مشہور قصبہ کوئل کے قریب ہے یہ مزار کھنڈرات میں ہے کوئل میں ایک نوگز خانقاہ کو پیر بھگوان کے نام سے پکارتے ہیں. اس نوگز خانقاہ پر نوگز برکار بیری والا درج ہے کیونکہ بیری کا درخت مزار کے عین مغرب جانب ہے مزار کی لمبائی نوگز ہے جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے اس پر سبز رنگ کا غلاف تھا اہل دیہہ گردونواح کے رہنے والے عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں.

marfat.com

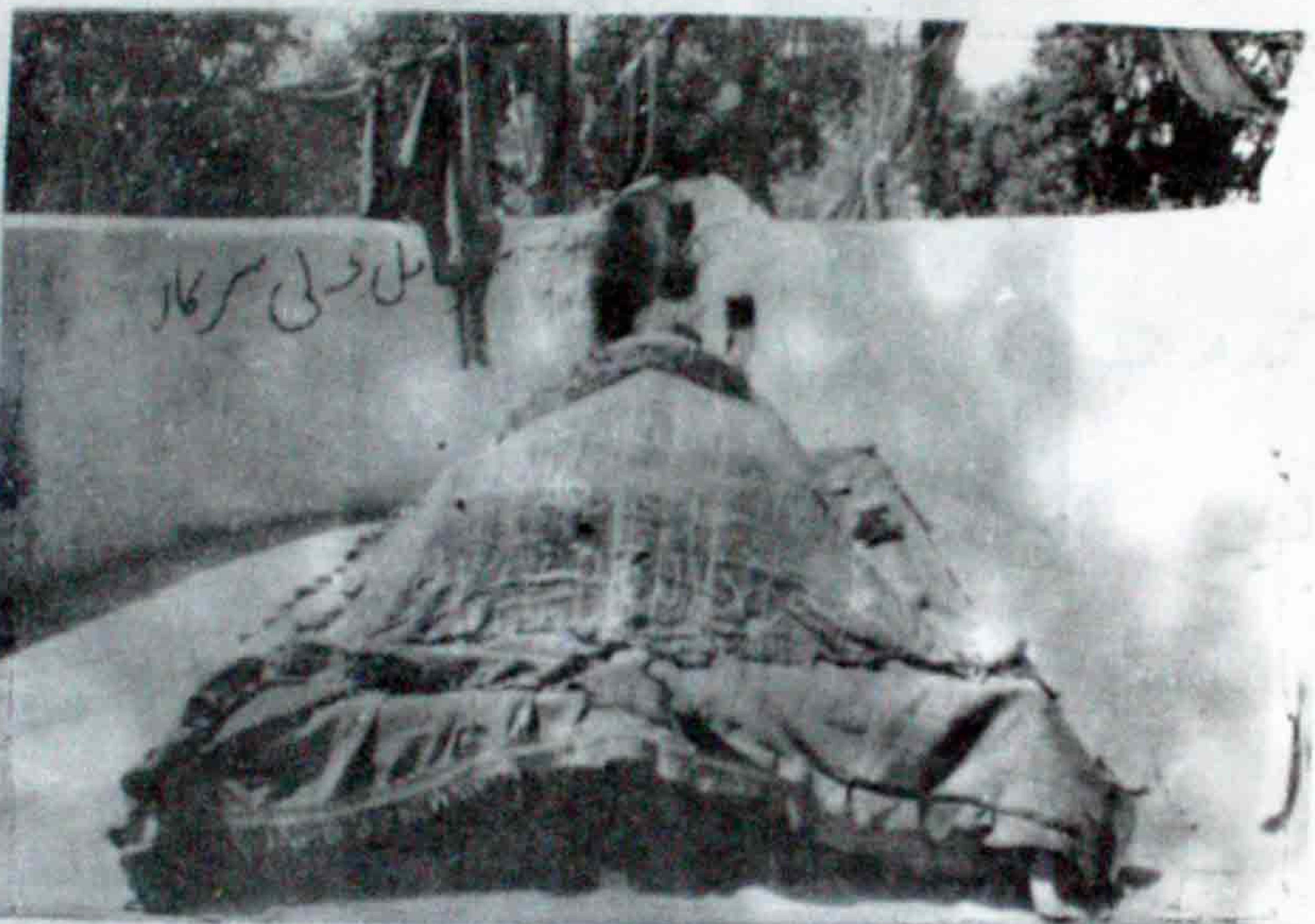

اپروٹالہ میں پیر کامل کا مزار

آزاد کشمیر کا علاقہ دیوا وٹالہ جو دیسی آموں کے لئے مشہور ہے اس علاقے میں ہر طرف پتھر ہی پتھر بکھرے ہوئے ہیں . ان پتھروں میں سرسبز آم اور بیروں کے درخت ہیں . قلعہ وٹالہ کے نزدیک پہاڑوں پر ایک قدیمی عمارت کی بنیادوں کے آثار بھی ملتے ہیں اگرچہ اس علاقہ میں پانی کی شدید قلت ہے لیکن پھر بھی انسانی آبادی کے آثار پائے گئے ہیں . یہ مزار اپر دیوا کے جانب مغرب ہے مائی مستانہ نے یہاں چالیس سال تک خدمت کی اس کا مزار بھی قریب ہی تعمیر کیا گیا ہے حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ میں دوناموں کی نشاندہی کی گئی ہے .
ایک نام نعماطوش نزد قلعہ وٹالہ ہے

marfat.com

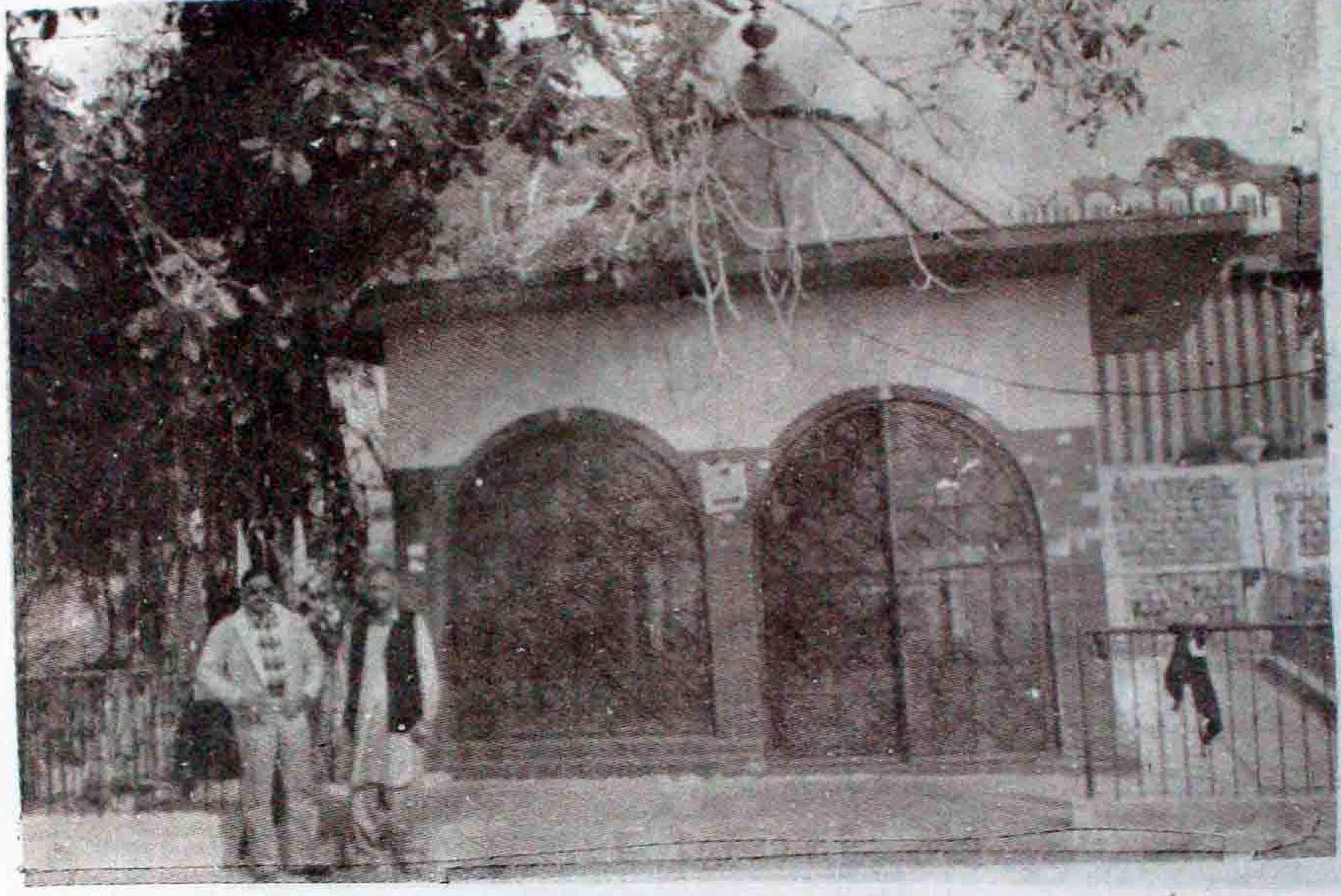

حضرت شادی شہید

حضرت شادی شہید کا مزار آزاد کشمیر کے علاقہ بھمبر اور سماہنی کے درمیان ہے عام قیاس یہ ہے کہ آپ ابراہیم لودھی کے دور میں ہو گزرے ہیں یہاں پر سب سے اہم چیز مزار پر بکروں کا چڑھاوا پیش کیا جاتا ہے۔ راجپوت چب راجاؤں میں یہ رواج ہے بلکہ منت ہوتی ہے۔ کہ نئے خاندان کے ہاں جو پہلا لڑکا پیدا ہو گا۔ منت اور عقیدت کے طور پر اس بچے کی طرف سے صحت مند بکرا مزار شادی شہید کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ بکرا کو روضہ کے قریب ذبح کر کے بکرا کی ایک دستی پیش کی جاتی ہے بقیہ گوشت عقیدت مند مزار کے قریب پکا کر کھا لیتے ہیں بکرے کے چڑھاوا کے لیے پورا خاندان حاضر ہوتا ہے۔ جمعرات اور جمعہ کے روز حضرت شادی شہید پر میلے کا سا سماں ہوتا ہے

marfat.com

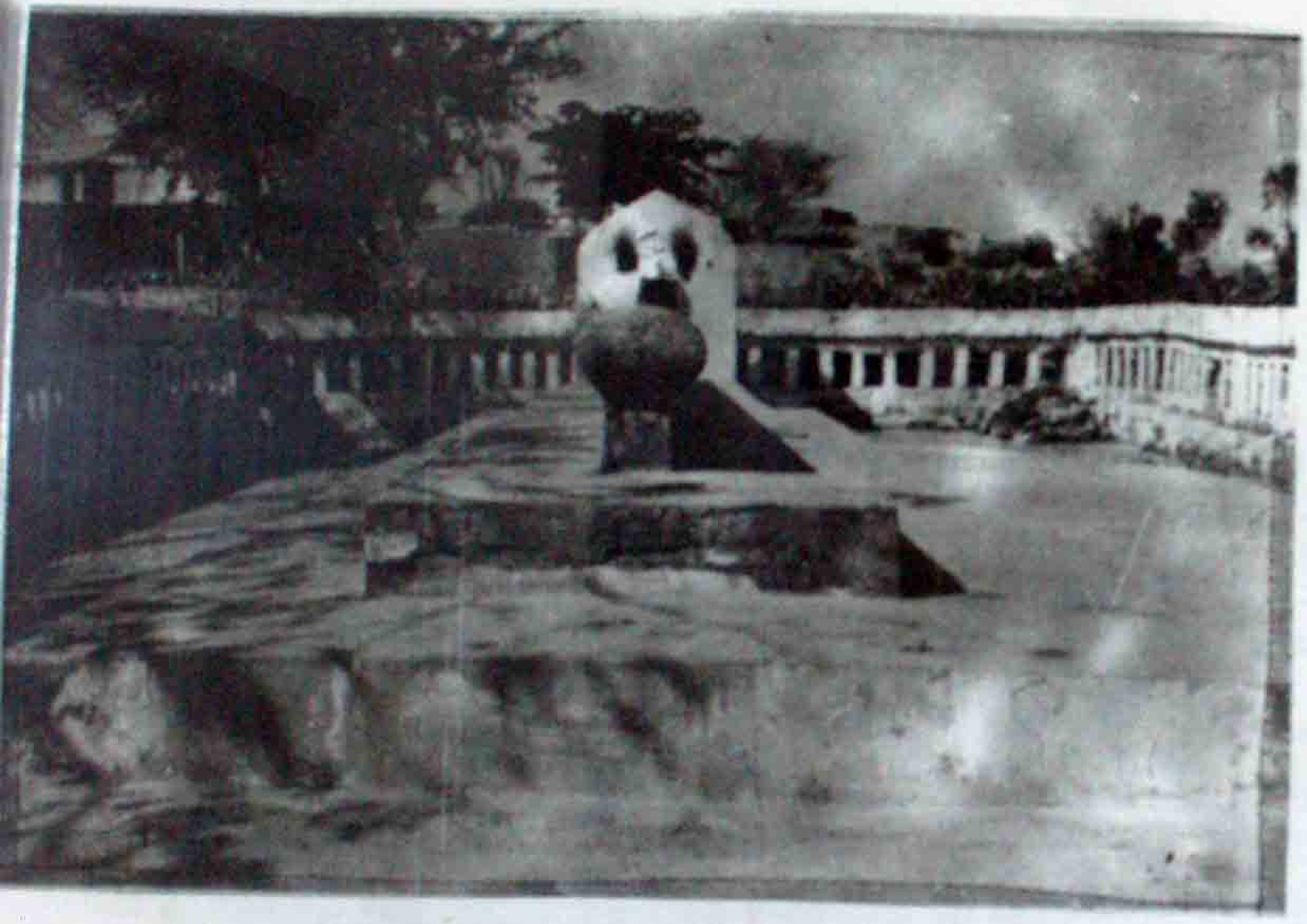

تھانہ برنالہ کے پہلو میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار تھانہ برنالہ کے جانب مغرب واقع ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کی چار دیواری بھی ہے پرانا برنالہ شہر ایک بلند مقام پر آباد تھا جس کے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں برنالہ سے کئی سڑکیں مختلف اطراف کی طرف جاتی ہیں جسکی وجہ سے برنالہ کو مرکزی حثیت حاصل ہے تھانہ کے قریب سے ایک سڑک چھمب سے ہوتی ہوئی جموں کشمیر کی طرف جا نکلتی ہے ، چھمب سے بھی سڑک مناور کی طرف جاتی ہے اس قدیمی گزرگاہ کے قریب کئی نو گزی خانقاہیں ہیں جن کے آثار بھی موجود ہیں

marfat.com

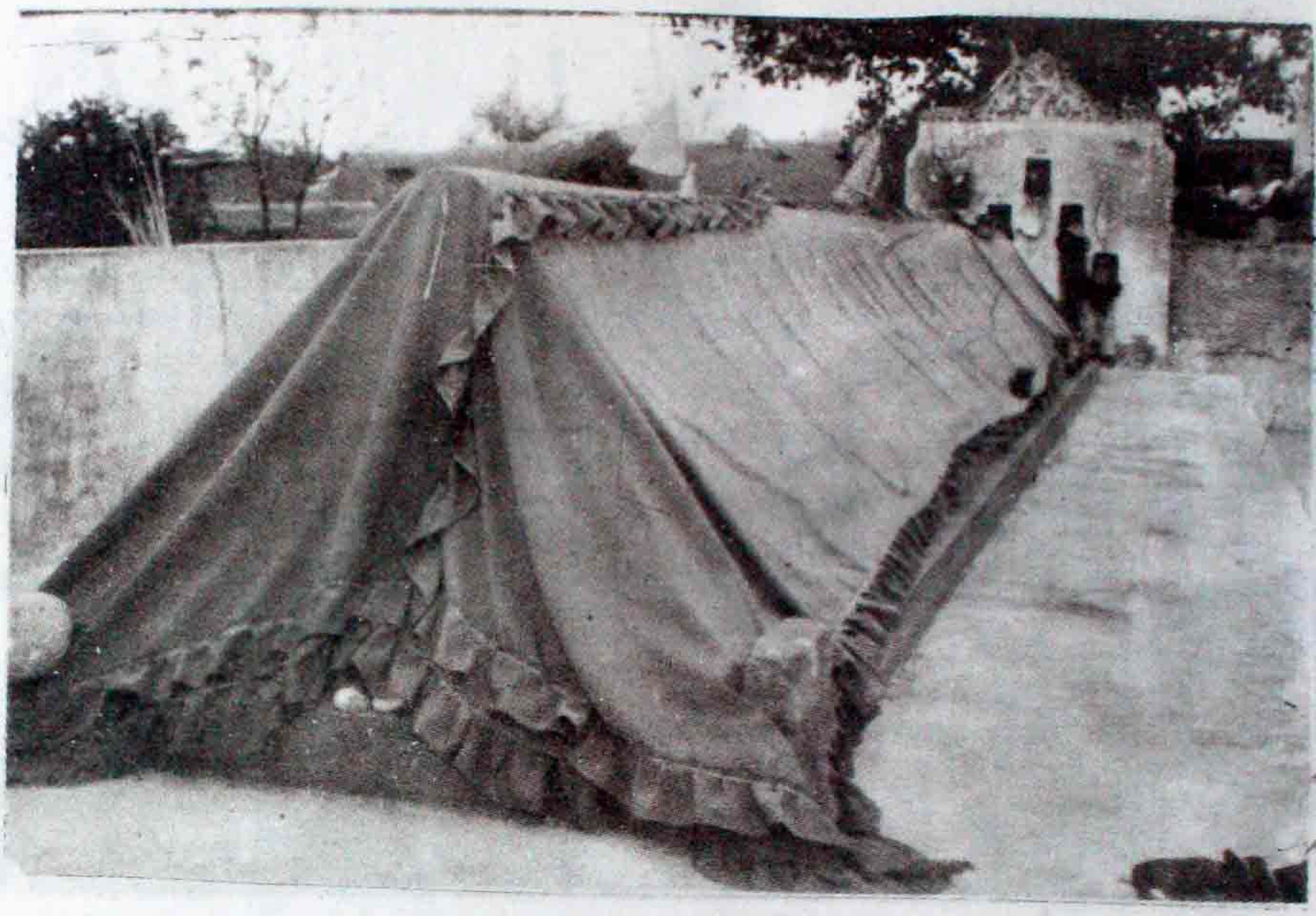

آزاد کشمیر کے گاؤں پنج گراں میں 9 گز لمبا مزار

موضع پنج گراں مناور سے مغرب کی طرف ہے پنج گراں گاؤں قدرے بلندی پر واقعہ ہے اور پانچ دیہات کو ملا کر ایک پنج گراں کے نام سے مشہور ہے یہ علاقہ قدرے نشیبی ہے اور یہ سر سبز و شاداب علاقہ ہے گندم، چاول، باجرہ، مکئی دالیں چارہ وافر مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ زمین بہت زرخیز ہے عام علاقوں کی نسبت یہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے پختہ تعمیر کیا گیا ہے گردونواح کے دیہات میں چند اور لمبی قبریں بھی ہیں ماضی میں اس علاقہ میں پنج گراں کی اہمیت رہی ہے

marfat.com

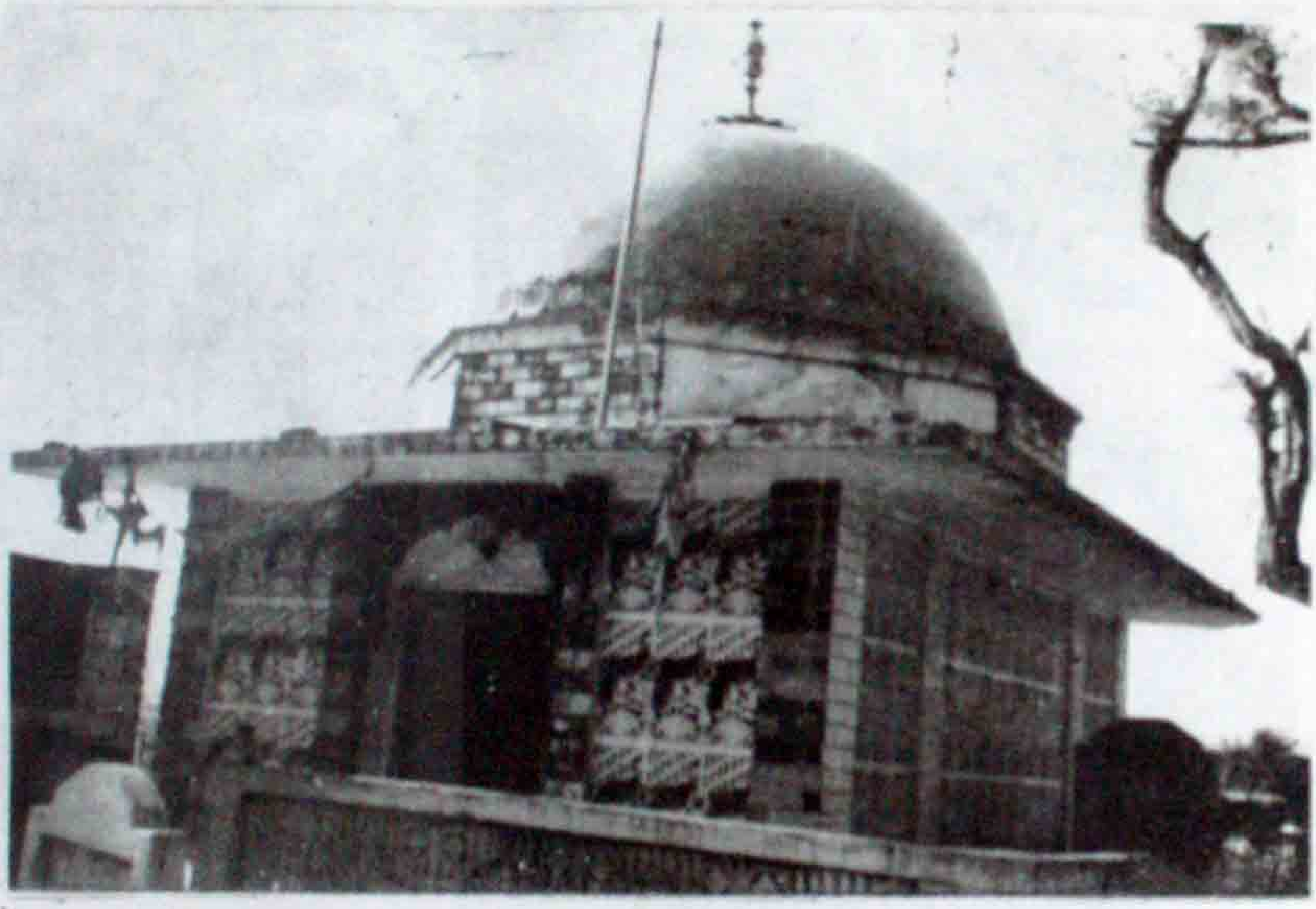

آزاد کشمیر کوٹ جیمل کے قریب پیرباولی کا مزار

آزاد کشمیر کے علاقہ میں قدم قدم پر اللہ کے نیک بندوں ولیوں درویشوں کے آستانے ہیں اس علاقہ میں برنالہ ایک قدیمی شہر ہے برنالہ سے ایک سڑک چھمب کی طرف جاتی ہے قدیم انسان کا قیام پہاڑوں میں پایا جاتا ہے، دن کے وقت وہ کھیتی باڑی اور مال مویشی کو لے کر آجاتے تھے شب بسری کے لیے پہاڑوں میں چلے جاتے تھے۔ دیواوٹالہ کے قدیم انسانوں کے قیام کے آثار پائے جاتے ہیں ایک سڑک کوٹ جیمل سے اپروٹالہ اور پیر موناگاولی کی طرف جاتی ہے یہ مزار کوٹ جیمل کے قریب قبرستان میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے مقامی زبان میں اسے پیرباولی کے نام سے پکارتے ہیں اس مقام سے جانب شمال پتھر ہی پتھر اور پہاڑ ہیں جبکہ جنوب کی طرف سرسبز شاداب میدانی علاقہ ہے

marfat.com

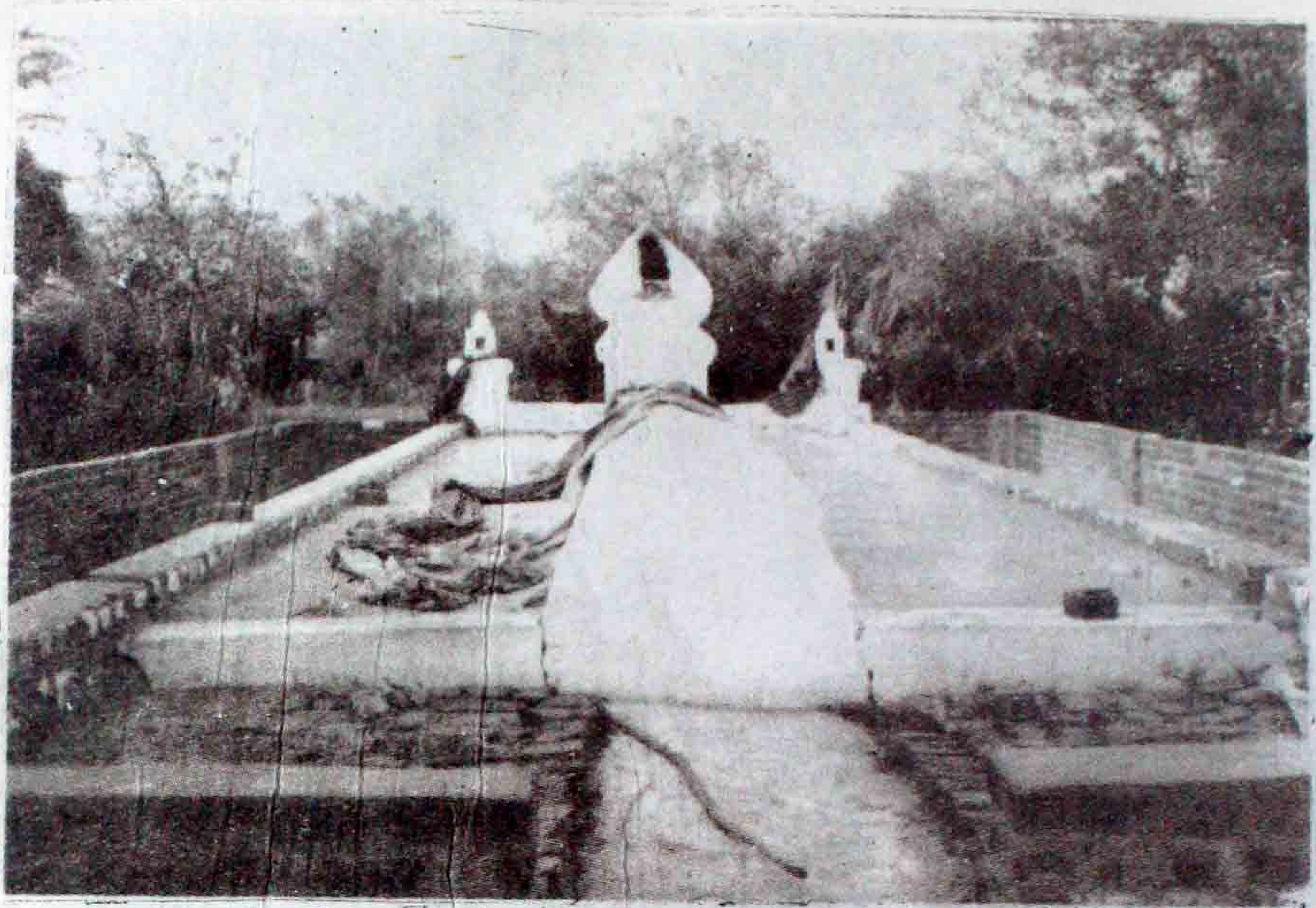

آزاد کشمیر کے علاقہ چھمب کے قریب ڈلہ میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار موضع ڈلہ میں ہے ڈلہ اور پوڑ دو مشہور گاؤں ہیں، پوڑ میں بھی 9 گز لمبا مزار ہے دونوں مزارات کے قریب بیریوں کے باغ ہیں مزار کی لمبائی نو گز ہے پختہ تعمیر ہے اس مزار کے قریب بیریوں کے باغ میں اور بھی نو گز لمبی قبریں ہیں جن کے اوپر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔ زمانہ قدیم میں رواج تھا کہ قبر کے نشان کو قائم رکھنے کے لیے سال میں ایک بار پختہ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے ڈال دیئے جاتے تھے۔ ڈلہ کے مقامی باشندوں کی روایت کے مطابق اس قبرستان میں کئی حافظ قرآن دفن ہیں پورے قبرستان میں بیریوں کا باغ لگا ہوا ہے

marfat.com

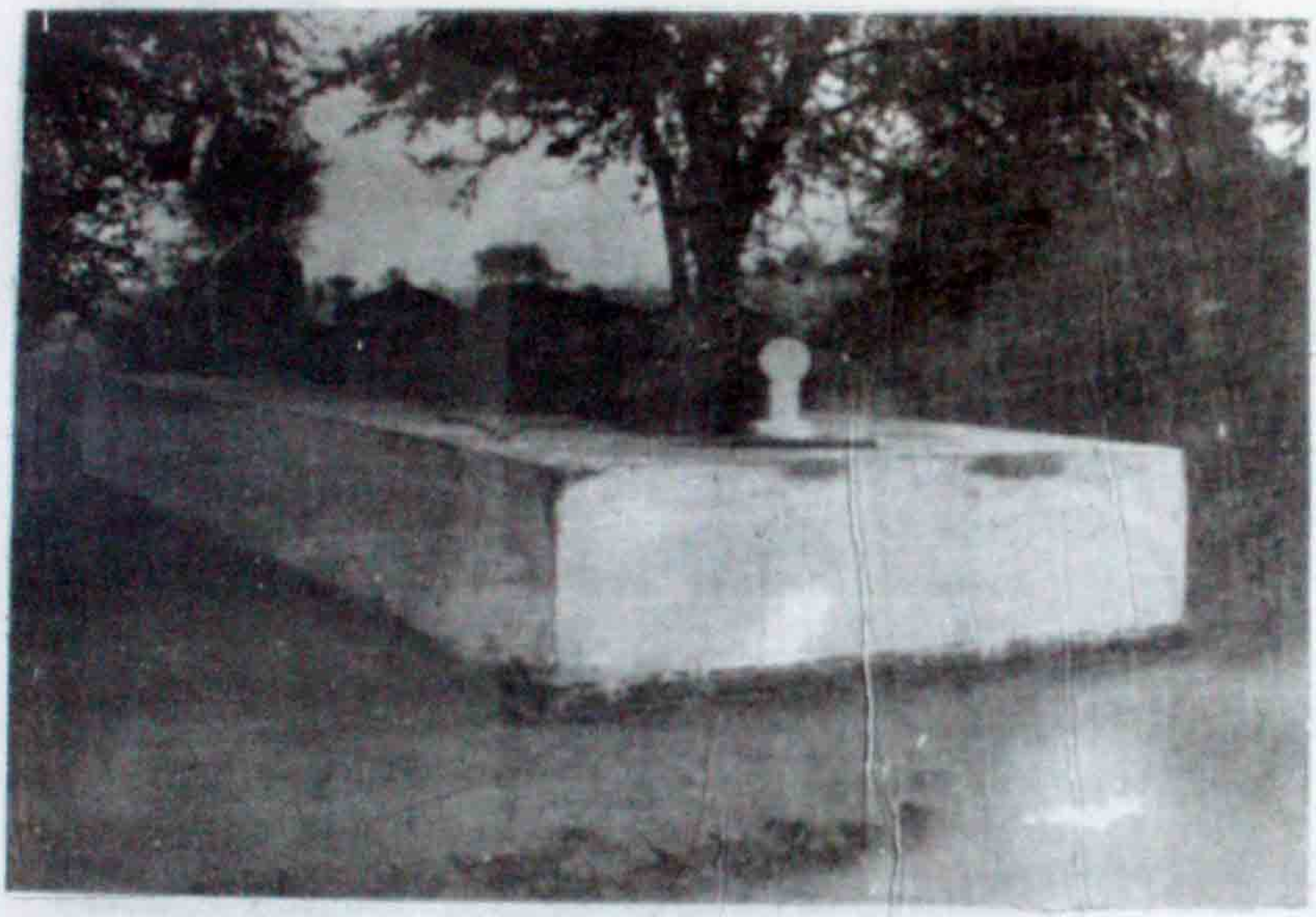

آزاد کشمیر کے قصبہ بوڑے جال میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار بوڑے جال کی مشرق کی سمت ہے ۔ مزار نو گز لمبا ہے ۔ اور پختہ تعمیر ہے ۔ اور مزار کے جانب جنوب ایک ٹبہ ٹیلہ ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں یہاں کوئی بستی تباہ ہوئی تھی ۔ بوڑے جال کے قبرستان میں بھی ایک نو گز لمبا مزار ہے بوڑے جال کئی دفعہ تباہ و برباد ہوا ۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صاحب مزار کا نام بطاشائیل ؑ اور شاہان ہیں مزار پختہ تعمیر ہیں ایسے مزارت کا سلسلہ دریائے توی کے کنارے تک پھیلا ہوا ہے

marfat.com

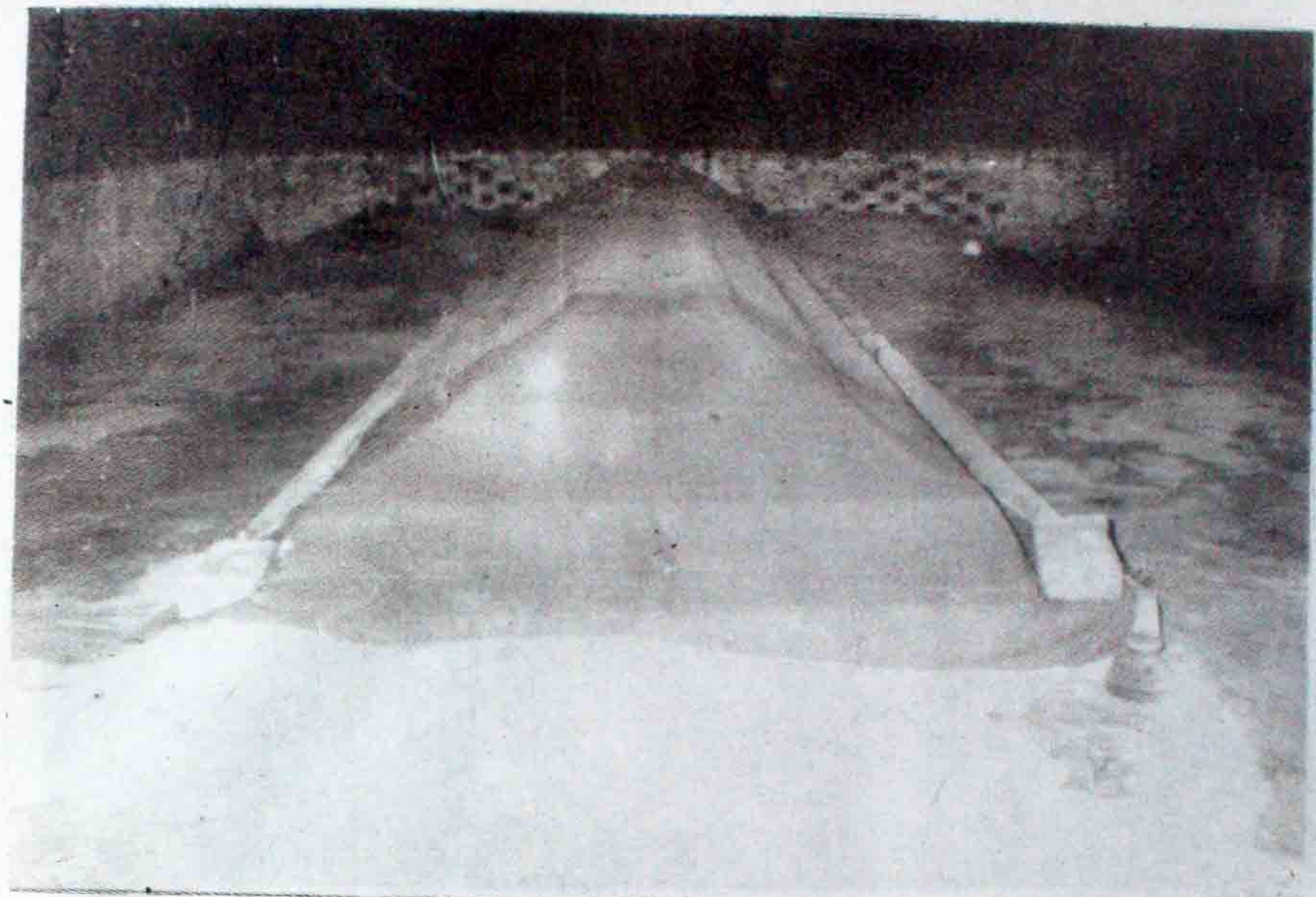

آزاد کشمیر کے گاؤں رانا کے قریب نو گز لمبا مزار

یہ مزار ٹانڈہ سے نکلنے والی سڑک جو بڑیلہ شریف سے گزر کر چھمب کی طرف جاتی ہے کے قریب ہے متیانوالہ اور گیگیاں کے درمیانی علاقہ میں پاکستان اور آزاد کشمیر کو ملنے والی سرحد پر تھوڑے سے فاصلے پر قدیمی شہر مناور بھی ہے مناور کی وجہ سے اس علاقہ میں ماضی میں بہت رونق رہی مزار نو گز لمبا ہے۔ پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے۔ یہ مزار کسی سابقہ گزرگاہ کے قریب ہے کیونکہ یہیں سے گزرنے والی ایک قدیمی شاہراہ جو مغرب کی سمت جاتی ہے اور لمبے مزارات کے نشانات ایک ہی رخ مغرب کی جانب متعدد قصبات میں پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

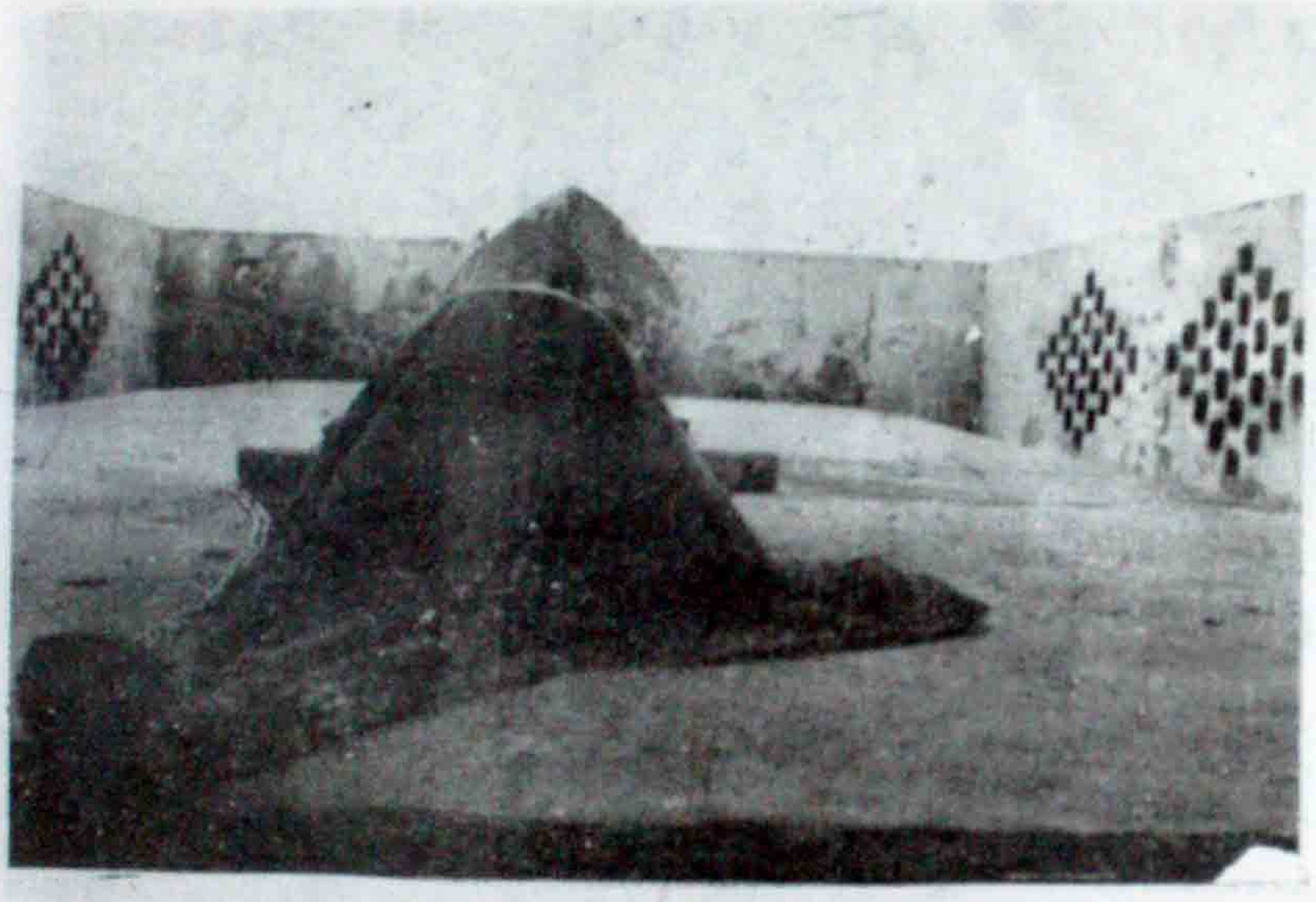

ملو کے قریب نو گز لمبا مزار

ملو گاؤں آزاد کشمیر کے بارڈر بوڑے جال کے قریب واقع ہے۔ بوڑے جال میں بھی دو نو گز لمبی قبریں ہیں ایک جانب مشرق اور دوسری قبرستان میں ہے یہ مزار حالیہ دنوں تعمیر ہوا ہے مزار پختہ تعمیر ہے اس کی لمبائی نو گز ہے ملو جانے کے لیے کڑیانوالہ سے راستہ جاتا ہے مزار تعمیر کرنے والے نے بتایا کہ اسے خواب میں کئی بار اشارہ ہوا اس جگہ کو آباد کرو چنانچہ اس نے اپنے حصہ کی زمین فروخت کر کے مزار تعمیر کیا مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے پانی کا اہتمام بھی کیا گیا اور ہر سال عقیدت و احترام سے عرس بھی منایا جاتا ہے۔

marfat.com

(آزاد کشمیر) مناور کے قریب بدوچک میں نو گز لمبا مزار

آزاد کشمیر کے علاقہ میں دریائے توی کے قریب ایک قدیمی شہر مناور کے نام سے ایک گاؤں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ مناور کئی بار اجڑا اور کئی بار آباد ہوا۔ مناور کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے کہ ماضی میں ایک بہت بڑا شہر تھا۔ اس کے ارد گرد کئی چھوٹے بڑے شہر آباد تھے جو حوادث زمانہ کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔ مناور کی وادی کے قریب دریائے مناور توی بہتا ہے۔ جسکی وجہ سے اس علاقہ میں بڑی زرخیزی اور خوشحالی ہے۔ اس علاقہ میں آج تک قحط سالی نہیں پڑی۔ ہزاروں سالہ پرانی سرزمین میں بدوچک کے نو گز قبر میں حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 332 کے مطابق صاحب مزار کا نام کیومرث ہے۔

marfat.com

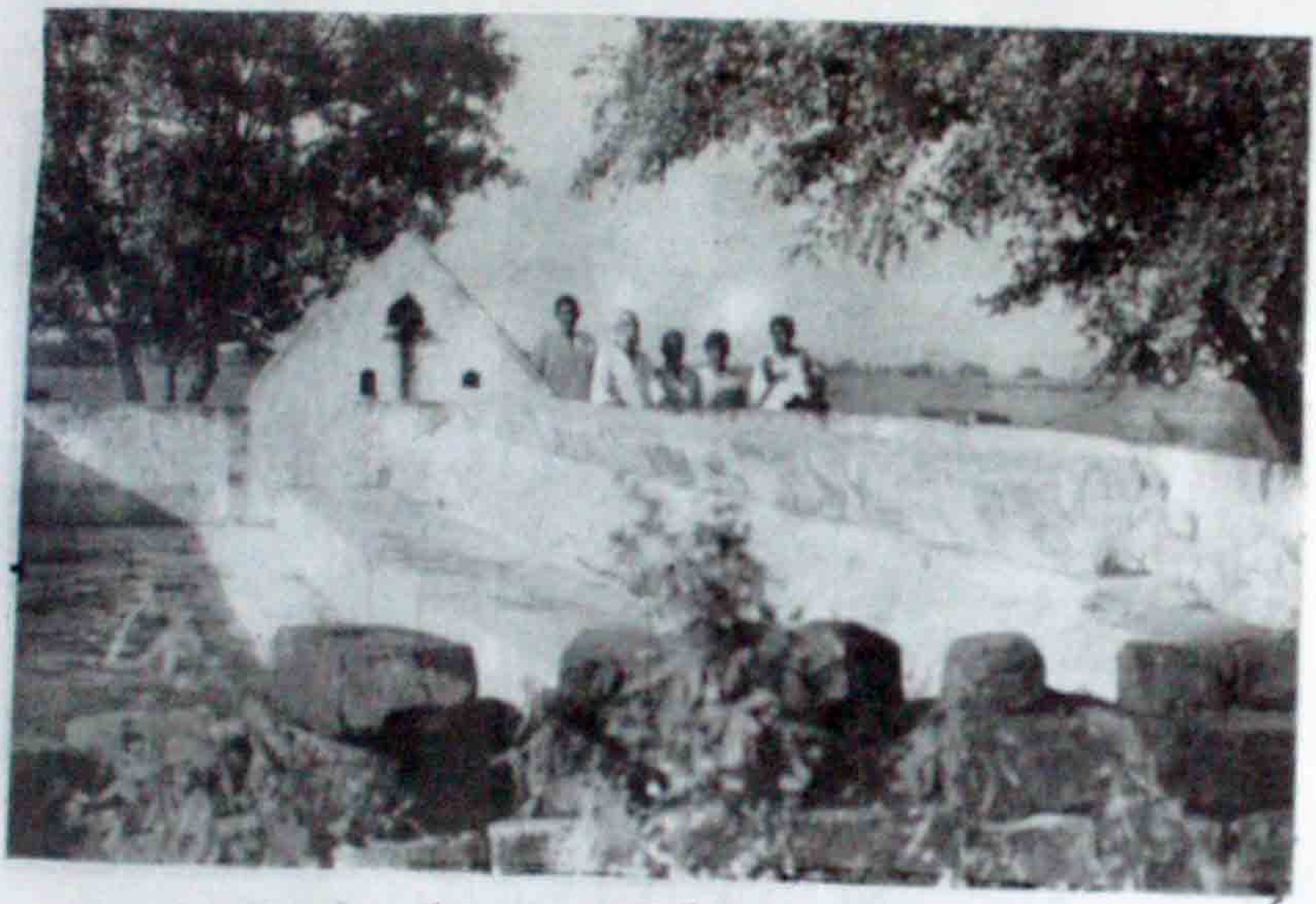

مناور گولڑہ ملکہ آزاد کشمیر میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار مشہور قدیمی قصبہ مناور کے جانب مغرب گولڑہ ملکہ سنگری کے قریب واقع ہے۔ مزار کی لمبائی 9 گز ہے۔ اس علاقہ میں ایسے مزارات کی تعداد پانچ چھ کے قریب ہے۔ صدیاں گزر گئیں لیکن ان کا نشان تقدس قائم ہے۔ 1947ء میں اس علاقہ پر ہندوؤں کا قبضہ ہو گیا جو 1971 تک قائم رہا۔ یہ علاقہ غیر مسلموں کی تحویل میں ہونے کے باوجود بھی اس مزار نے اپنا تقدس قائم رکھا اور کوئی اس کی اینٹ بھی اکھاڑ نہ سکا۔ مزار اب بھی اسی شان و شوکت سے قائم ہے۔ اسی قسم کے مزاروں کا سلسلہ دریائے توی کے قرب و جوار اور جموں تک پھیلا ہوا ہے

marfat.com

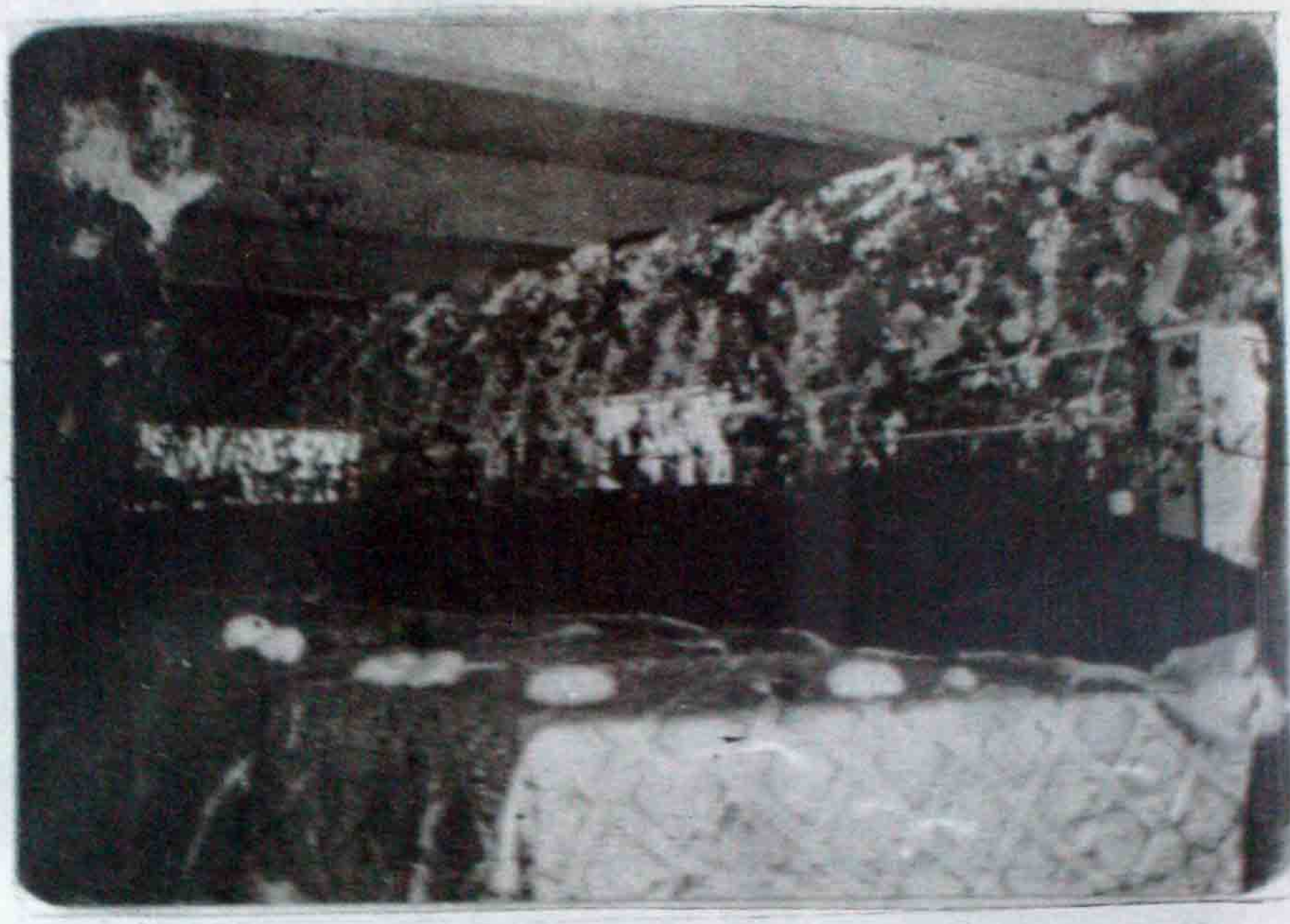

آزاد کشمیر کے موضع آہی میں نو گز لمبا مزار

یہ مزار اعوان شریف کے قریب آزاد کشمیر کے علاقہ موضع آہی میں جہلم کے کنارے پختہ تعمیر شدہ ہے۔ صاحب مزار کا نام حضرت نقیب طوشی ہے مزار کی لمبائی نو گز ہے پختہ تعمیر ہے مزار کے اوپر چھت بھی ڈالی گئی ہے۔ مزار کے ارد گرد گھنے درخت بھی ہیں۔ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب اعوان شریف والے یہاں حاضری دیا کرتے تھے۔ اہل کشف بھی حاضری دیتے رہے ہیں

marfat.com

مناور کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار قدیمی قصبہ مناور کے جانب مشرق گھنے جنگل درختوں میں ہے۔ یہ علاقہ 1947ء میں ہندوؤں کے قبضہ میں آگیا 1965ء میں آزاد ہوا پھر 1971ء میں آزاد ہوا ہندوؤں کے قبضہ میں رہنے کے باوجود اس قدیمی مزار کے آثار نہیں مٹ سکے۔ اس مزار کے ارد گرد مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں۔ قریب ہی بلند و بالا ٹبہ ہے۔ جیسے ماضی میں یہاں کوئی بستی تباہ ہوئی ہو ایسے مزارات کا سلسلہ مناور کے چاروں طرف ہے ماضی میں مناور بہت بڑی سلطنت تھی جو تباہ ہوئی گئی

marfat.com

مناور کے قریب ایک قدیمی مزار

یہ مزار بھی مناور کے ٹبہ کے اوپر بادشاہی مسجد کے جانب مغرب واقع ہے ۔ مقامی زبان میں صاحب مزار کو بابا نور شاہ کے نام سے پکارتے ہیں ہر سال عرس بھی ہوتا ہے جو بڑے عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے ۔ ارادتمند دور دراز سے عرس پر حاضر ہوتے ہیں مزار پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے ۔ قلعہ مناور وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے ۔ بلند و بالا ٹبہ بھی ہے یہ ٹبہ سطح زمین سے کئی سو فٹ بلند ہے ۔ ان مزارات کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ماضی میں حق و باطل کے معرکے ہوئے ہوں گے کیونکہ مناور کے گردونواح لاتعداد نو گزی قبریں ہیں

marfat.com

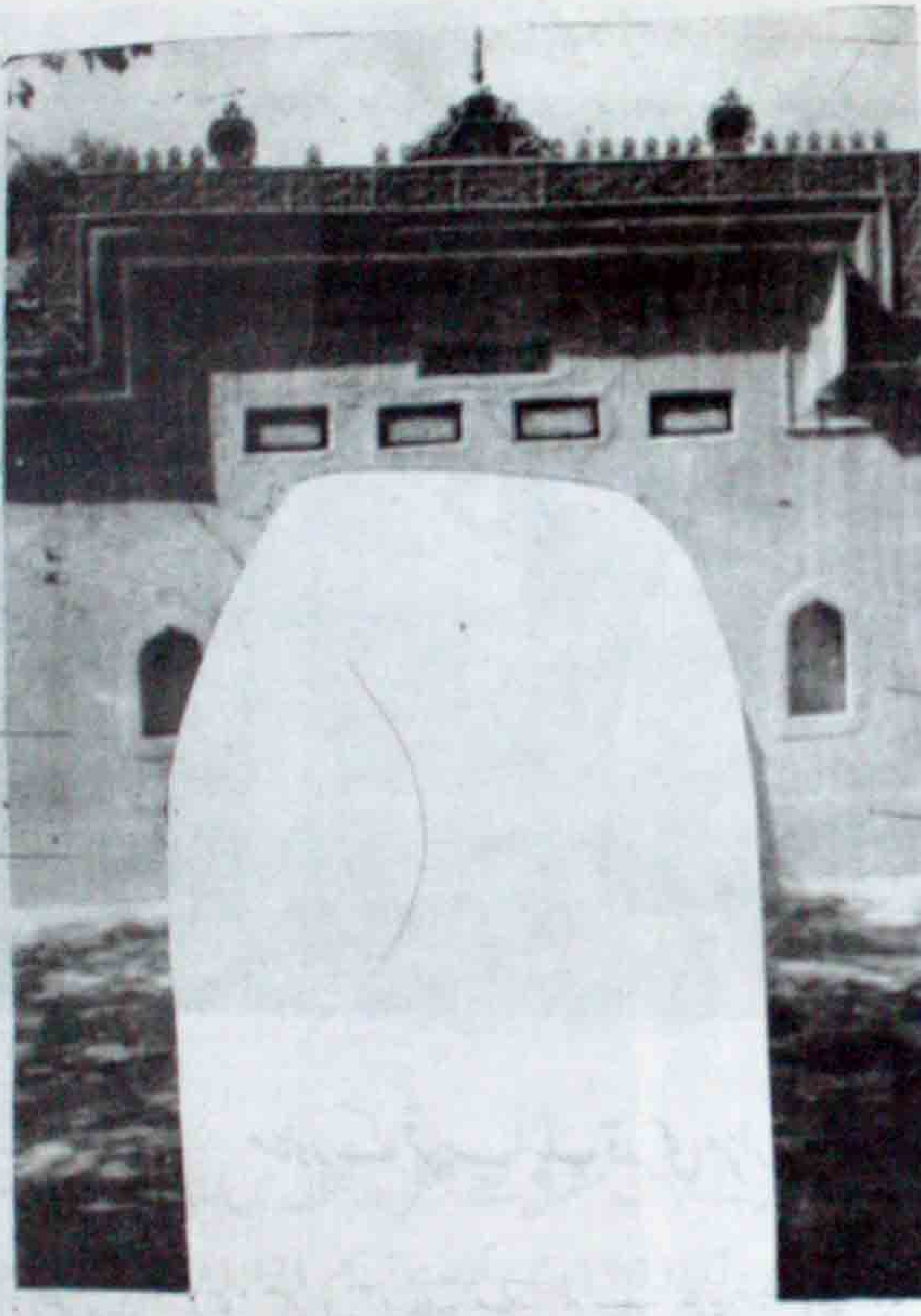

مناور کی بادشاہی مسجد

پرانی روایات کے مطابق تحصیل بھمبر کا حصہ گجرات کے ضلع میں شامل تھا اس علاقہ میں بسنے والوں کی زیادہ تر رشتہ داریاں گجرات کے علاقہ میں ہیں مناور گجرات کے قریب چھمب روڈ پر مشہور تاریخی قدیمی قصبہ ہے۔ اس کے جانب مشرق دریائے توی بہتا ہے۔ شاداب اور سر سبز ہونے کی جہ سے یہ علاقہ بھر میں خوشحال رہا۔ اس نے کئی ادوار دیکھے ہیں تین سڑکوں کے سنگم پر واقع ہے۔ یہاں قلعہ پر قدیمی مسجد ہے جو اکبر کے دور کی ہے مٹی کی تہہ کے نیچے بند تھی جب برساتیں پڑیں تو مینار کا کچھ حصہ نظر آیا جب تمام مٹی ہٹائی گئی تو پوری مسجد صحیح حالت میں پائی گئی 1947ء میں ہندوؤں کے قبضہ میں چلی گئی 1965ء میں پھر آزاد ہوئی اس کے بعد 1971ء دوبارہ آباد ہوئی تعمیرات مغلیہ دور کی ہیں

marfat.com

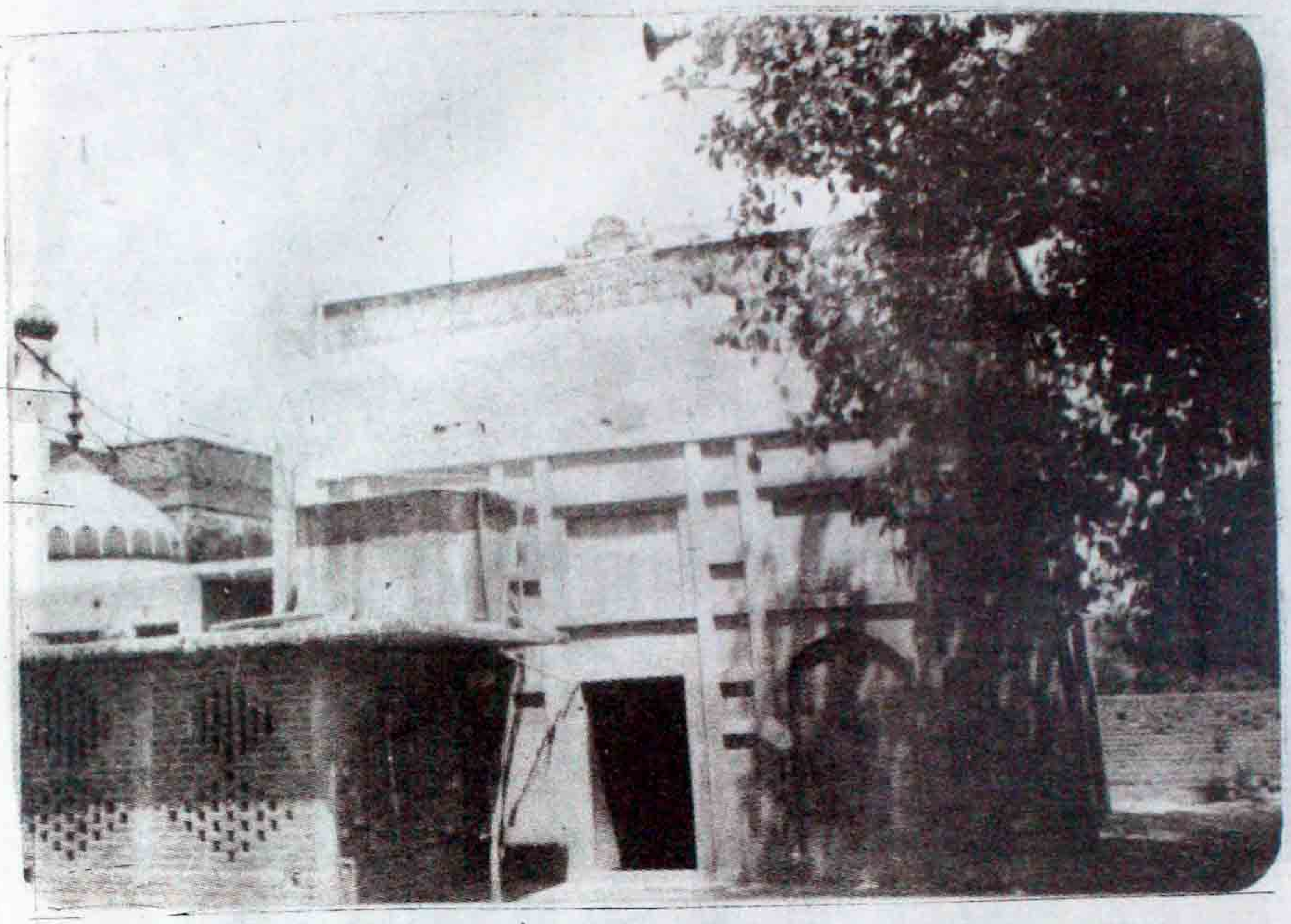

مناور کے قریبؒ جانب شمال قدیمی مزار

یہ مزار بھی مناور کے علاقہ میں ہے یہاں بہت قدیمی گھنے درخت پائے جاتے ہیں اس مزار کے قریب کھودائی کے دوران چکیوں کے پاٹ ہڈیوں کے پنجر اور مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے لاتعداد پائے گئے ہیں چونکہ اس مزار کے قریب ہی دریائے توی بہتا ہے اس کی وجہ سے یہ علاقہ ماضی میں سرسبز و شاداب رہا اس علاقہ میں پیدا ہونے والی فصلیں کسی برسات کی محتاج نہیں یہاں اناج وافر مقدار میں پایا جاتا ہے ۔ جس کی وجہ سے ماضی میں یہ علاقہ آباد ہوتا رہا

marfat.com

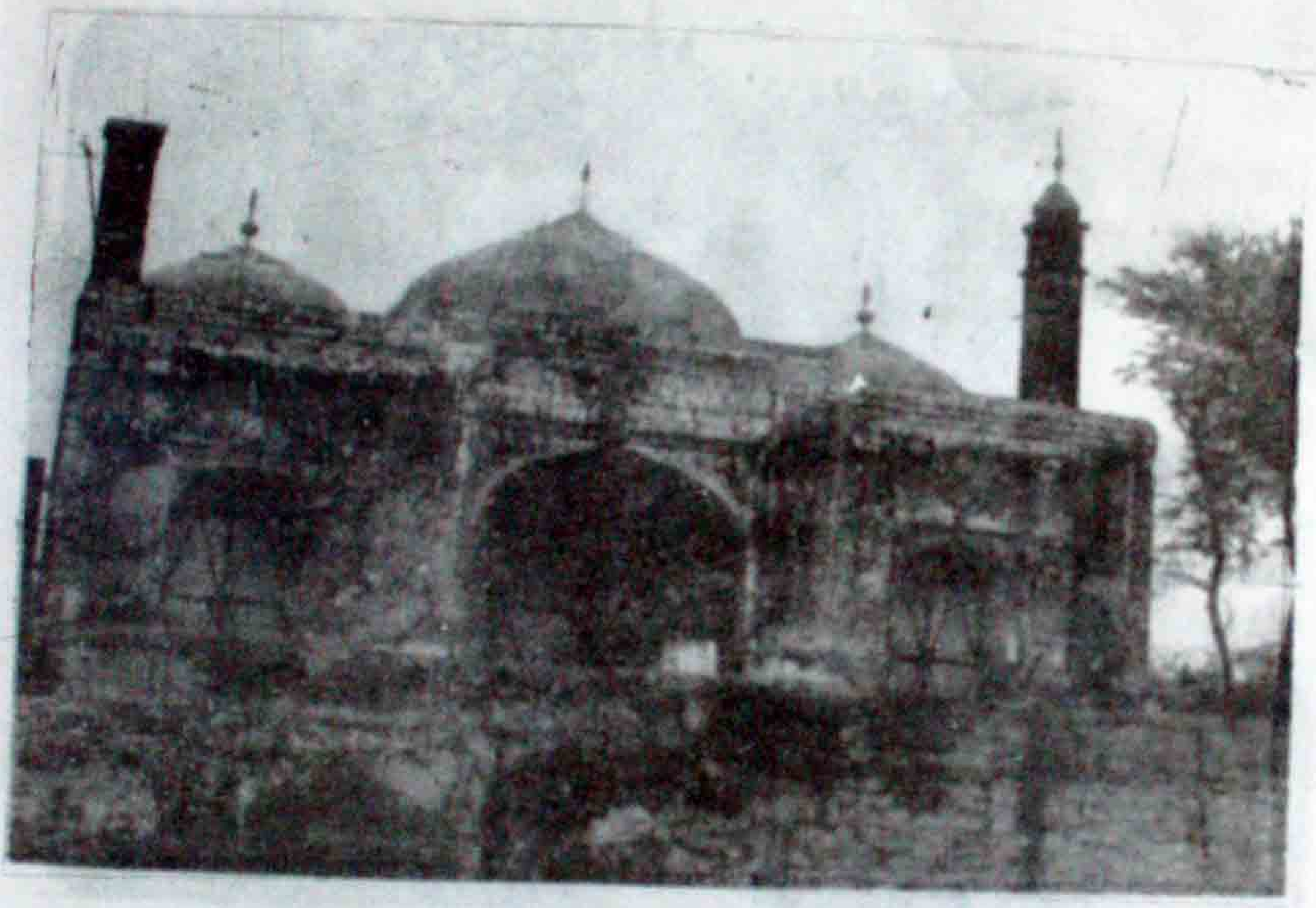

بھمبر کے نالہ کے کنارے اکبری مسجد

بھمبر آزاد کشمیر کے ضلع میرپور کی ایک تحصیل ہے میرپور شہر کی تینوں اطراف برساتی نالہ ہے جس میں بارہ مہینے پانی رہتا ہے جسکی وجہ سے بھمبر کا علاقہ شاداب اور آباد ہے۔ بھمبر کے کنارے مسجد کے علاوہ کئی قدیمی مزارات ہیں جن میں اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے دفن ہیں انہیں مزارات کے قریب ہی بھمبر نالہ کے کنارے ایک قدیمی مسجد ہے جو چونا پتھر اور گارا سے تعمیر کی گئی ہے نالے کا پانی مسجد کے کنارے کے ساتھ بہتا ہے مسجد کی تعمیر مغلیہ دور کی معلوم ہوتی ہے۔ اسی انداز کی ایک مسجد مناور بھی ہے۔ دونوں مساجد کے بارے میں مشہور ہے، کہ یہ دونوں مساجد اکبر کے دور کی تعمیر ہیں

marfat.com

مناور کے قریب گولڑہ ملکہ سنگری میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار آزاد کشمیر کے مشہور قصبے مناور کے نزدیک موضع گولڑہ ملکہ میں واقع ہے - یہ علاقہ 1947ء سے لیکر 1971ء تک ہندوستان کے قبضہ میں رہا لیکن اس مزار کا نشان نہ مٹ سکا یہ مزار 9 گز لمبا ہے اور پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے ، اس قسم کی بہت سی لمبی قبریں گردو نواح میں ہیں قبر کے قریب پانی کا بہت بڑا تالاب ہے یہ علاقہ سر سبز اور شاداب ہے کشمیر کو جانے والی سڑک قریب سے گزرتی ہے تمام علاقہ میں مناور کو مرکزی حیثیت حاصل رہی - تجارتی قصبہ تھا جس کی وجہ سے گردو نواح قدیمی آبادی کے آثار پائے جاتے ہیں - اس علاقہ میں لمبی قبریں اس بات کی داعی ہیں کہ ماضی میں یہاں بھی حق و باطل کی جنگیں ہوئی ہیں

marfat.com

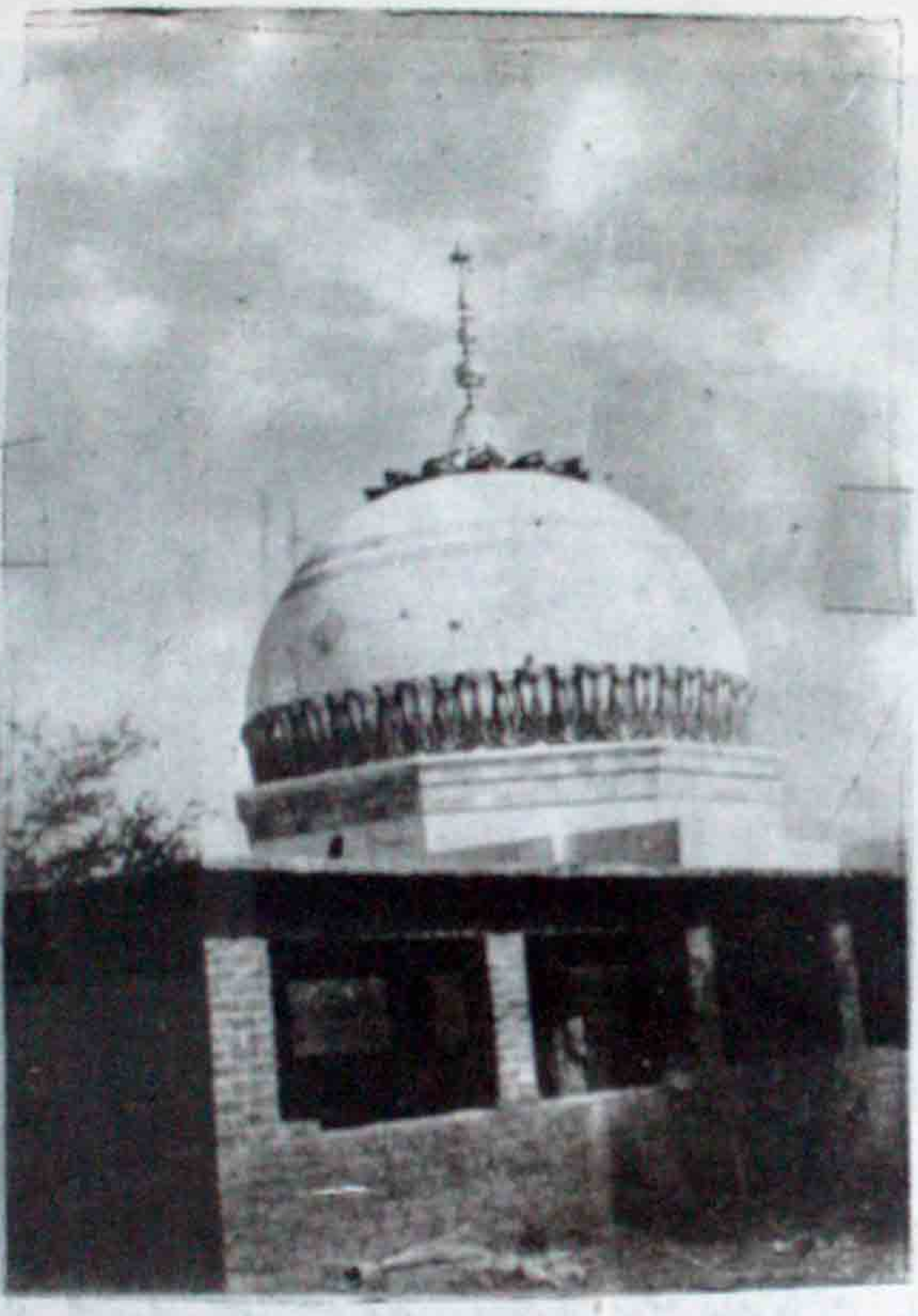

پوڑ آزاد کشمیر میں 9 گز لمبا مزار

یہ مزار بڑیلہ شریف کے جانب شمال آزاد کشمیر کے گاؤں پوڑ میں واقع ہے مزار کے گردونواح کافی رقبہ ہے حالیہ دنوں اہالیان دیہہ نے یہ مزار پختہ تعمیر کروایا ہے، مزار کی لمبائی 9 گز ہے چھت کے علاوہ گنبد بھی ہے اس سلسلہ کی نو گز لمبی قبریں موضع ڈلہ میں بھی ہیں ایسی لمبی قبروں کا سلسلہ یہاں دور دور تک پھیلا ہوا ہے علاقہ کی زرعی اراضی پیداوار میں مثالی حیثیت رکھتی ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام "شمسان" ہے قلمی نسخہ کے صفحہ 326 نمبر شمار 428 پر یہ نام درج ہے

marfat.com

قلعہ بھمبر

یہ قلعہ بھمبر میں واقع ہے اس کے آثار مٹتے جارہے ہیں تاریخی عمارت کو گرا دیا گیا ہے اور یہاں وکلاء کے دفاتر قائم کردیئے گئے ہیں ۔ قلعہ کے اندر ایک زمین دوز خزانہ تھا خزانہ کو محفوظ کرنے کے لئے یہ عمارت تعمیر کی گئی قلعہ کے اندر ایک قدیمی قبر بھی ہے قلعہ کا بیرونی دروازہ پتھروں چونا گچ سرخ مٹی سے تعمیر کیا گیا ہے اندرونی حصے چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کئے گئے ہیں ۔ قلعہ موجودہ شہر سے قدرے بلندی پر ہے قلعہ کے قریب ہی شاہی حمام بھی تھے جن کے نشان ختم ہو چکے ہیں بھمبر کے تینوں اطراف میٹھے پانی کا نالہ بھی ہے جس کی وجہ سے بھمبر کی رونق ہر دور میں رہی بھمبر چاروں طرف سے پہاڑوں میں گرا ہوا ہے

marfat.com

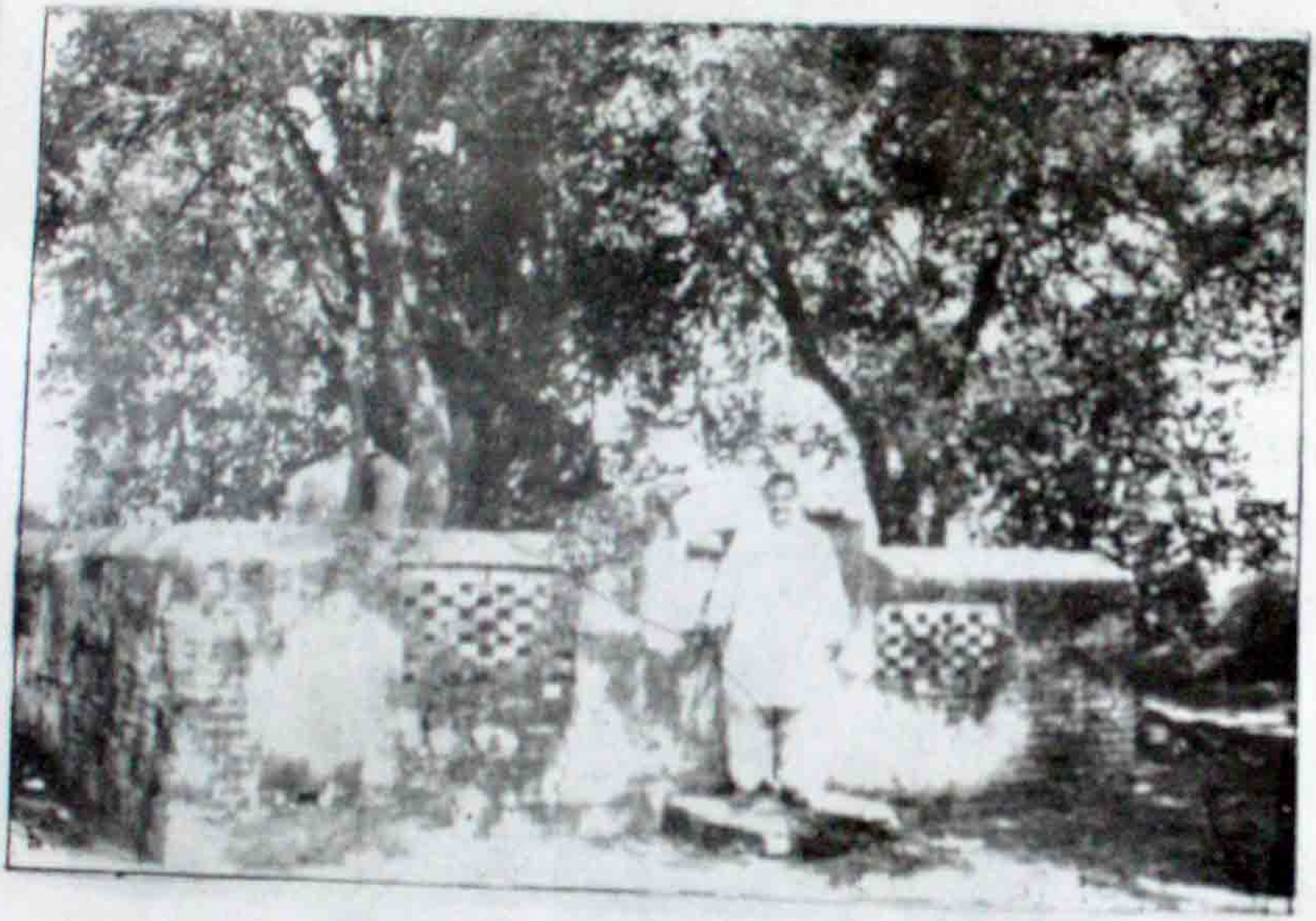

مناور کے قریب آزاد کشمیر میں قدیمی مزار

آزاد کشمیر کے علاقہ میں مناور. بہت قدیمی شہر ہے۔ ایک روایت کے مطابق اسے ماضی میں ضلع کی حیثیت حاصل تھی۔ مناور کے گردونواح پائے جانے والے ہزاروں سالہ قدیمی مزار اس بات کے داعی ہیں کہ ماضی میں مناور ایک. بہت بڑی سلطنت تھی یہ مزار مناور کے جانب شمال تھوڑے سے فاصلے پر ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے۔ مزار کے قریب گھنے درختوں کے علاوہ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کی پارٹ اور انسانی ضرورت کی اشیاء کے آثار پائے جاتے ہیں۔ مناور کے جانب مشرق دریائے مناور توی. بہتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ میں خوشحالی اور شادابی ہے ایسے مزارات دریائے توی کے کنارے دور دور تک پائے جاتے ہیں جو صدیاں گزارنے کے باوجود آج بھی قائم اور دائم ہیں۔ مناور کا ٹبہ کافی وسیع عریض ہے جس کے آثار دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں کھودائی کے دوران مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے ملتے ہیں ٹبہ کافی بلند ہے

marfat.com

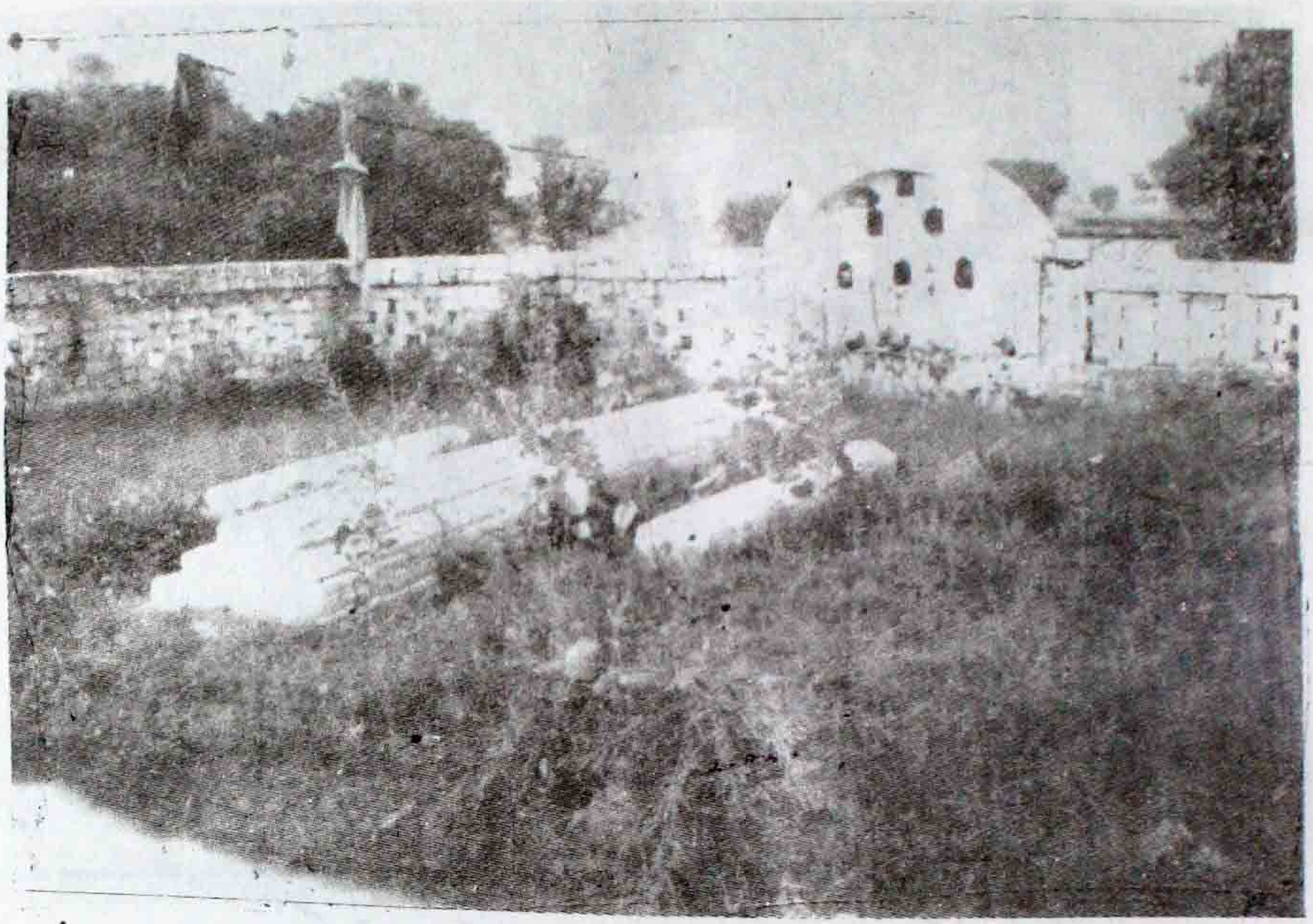

آزاد کشمیر کے گاؤں ٹاہو میں قدیمی مزار

بوڑے جال کے قریب ٹاہو کا برساتی نالہ. جہاں سارا سال ٹھنڈا میٹھا پانی. بہتا رہتا ہے. جہاں انسانوں کے علاوہ چوپائے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ اس آبی گذر گاہ کے کنارے کئی قدیمی بستیاں اور تباہ شدہ ٹبے ٹیلے پائے جاتے ہیں۔ یہ مزار بھی اس آبی گذر گاہ کے قریب ہے۔ ٹبہ پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑوں کی تہہ بچھی ہوئی ہے۔ ٹاہو گاؤں بوڑے جال اور دھوڑانوالہ کے درمیان واقع ہے۔ مزار کی لمبائی نوگز ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ اہل دیہہ عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔ کھودائی کے دوران اس ٹبہ سے پرانے مٹی کے برتن چکیوں کے پاٹ پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

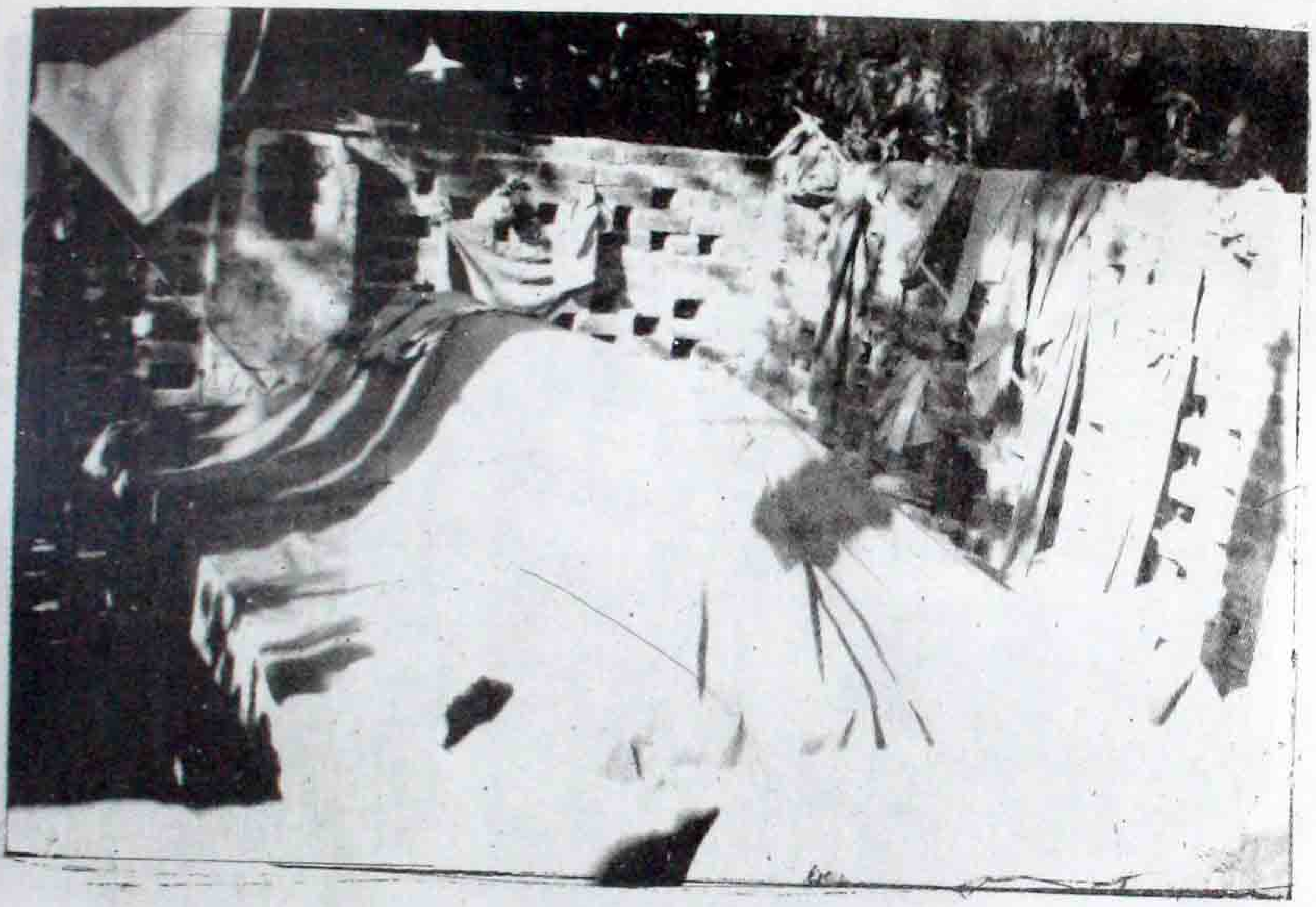

آزاد کشمیر کے قصبہ ہیر میں پیر ہرا کا مزار

یہ مزار ہیر گاؤں کے جانب شمال مشرق ایک پانی کی پرانی گزر گاہ کے کنارے پر ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے اس کی چار دیواری بھی ہے۔ یہاں بڑے بڑے گھنے درخت ہیں۔ مقامی زبان میں صاحب مزار کو پیر ہرا کے نام سے پکارتے ہیں قریب ہی ایک ٹھنڈے میٹھے صاف پانی کی ندی بھی ہے۔ اور ہیر گاؤں ایک بہت بڑے برساتی نالہ کے کنارے پر آباد ہے بلند و بالا ٹیلے پرانے مزارات اس کے قدیمی ہونے کے داعی ہیں۔ ہیر کے گردونواح کئی نوگز لمبے مزارات پائے جاتے ہیں۔ ایک بات مشہور ہے کہ اہل دیہہ نے آپ کے مزار سے ایک خشک درخت کاٹنے کا ارادہ کیا دوسرے روز جب درخت کاٹنے گئے تو وہ درخت ہرا ہو چکا تھا جس کی وجہ سے آپ کو پیر ہرا کے نام سے پکارتے ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انور الشمس میں موضع ہیر میں ایک قدیمی مزار کا ذکر ہے صاحب مزار کا نام صلصاد بیان کیا گیا ہے جو حضرت نوحؑ کی امت سے بتاتے جاتے ہیں ہیر کے مغرب ایک پانی کا نالہ بہتا ہے جس کی وجہ سے یہاں قدیمی آبادی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

ہیر کا ٹبہ

یہ گاؤں آزاد کشمیر کے علاقہ برنالہ میں ہے ٹبہ کے قریب سے صاف شفاف پانی کا نالہ گزرتا ہے۔ یہاں سارا سال پانی میسر رہتا ہے ٹبہ پر قدیمی مزار یہ جسے پنج پیر کے نام سے پکارتے ہیں ہیر کے قریب دھن کے راستہ میں بھی ایک نو گز لمبا مزار ہے اور تھوڑے فاصلے پر بابا تار سنگھ کا مزار بھی ہے۔ جو حضرت قاضی سلطان محمودؒ آف اعوان شریف کے ہم عصر تھے ہیر کے ٹبہ پر پرانی بستی کے [illegible]ثار بھی پائے جاتے ہیں۔ اور حضرت بابا ہیرا بادشاہ کا مزار بھی ہے یہ ٹبے ٹیلے اپنے کتنی داستانیں لئے کھڑے ہیں۔

marfat.com

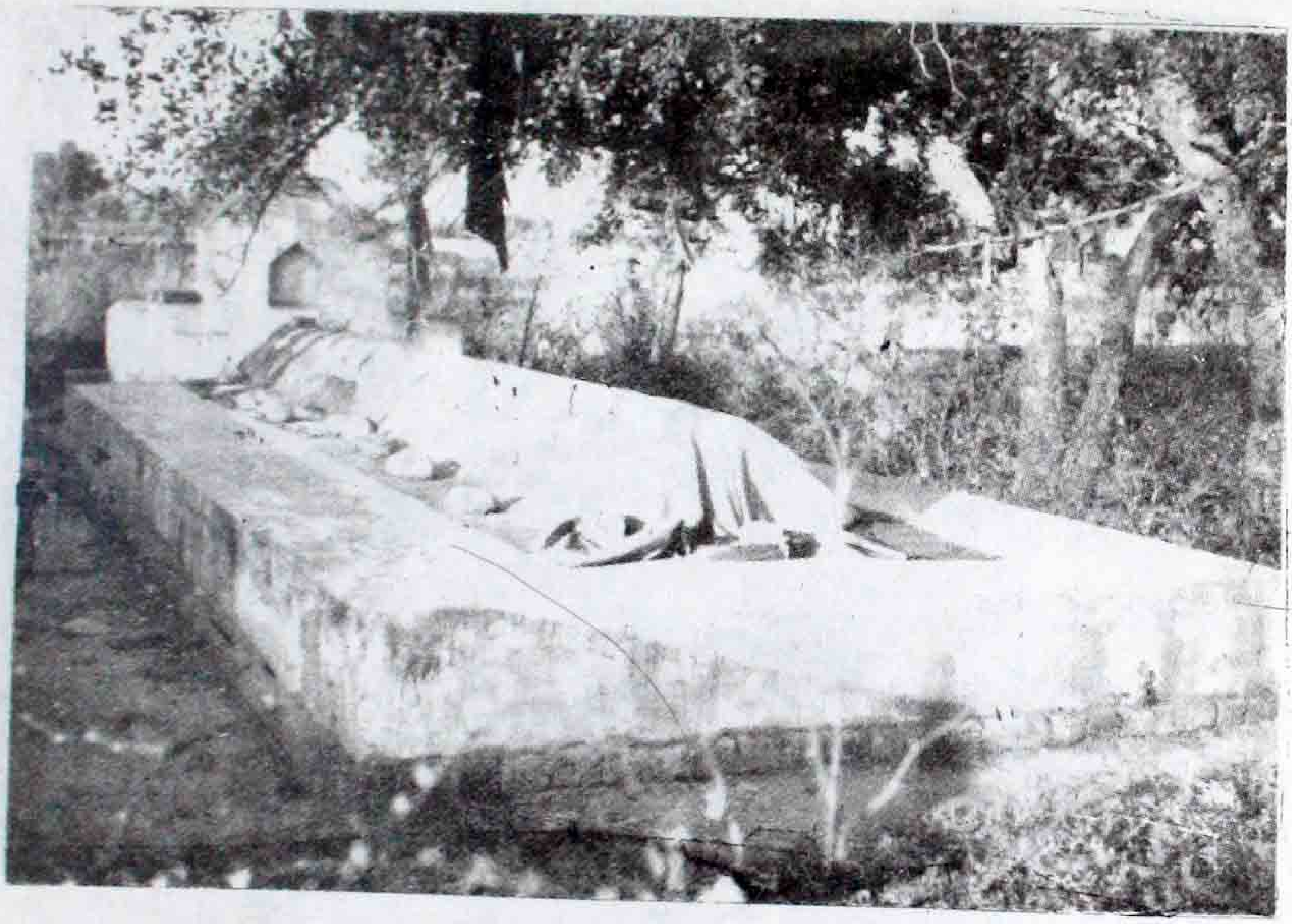

برنالہ آزاد کشمیر کے قریب نو گز لمبا مزار

آزاد کشمیر کے علاقہ دیوا وٹالہ میں برنالہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ برنالہ میں کئی قدیمی بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ برنالہ اس علاقہ کی بڑی شاہراہ کے قریب آباد ہے۔ پہاڑی علاقہ کے قریب سرسبز زرخیز میدان میں یہ مٹی گندم باجرہ دالیں پیدا کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔ سرخ رنگ کی مٹی بہت زرخیز ہے۔ موسم کے مطابق بارش ہو جائے تو فصلیں اچھی پیدا ہوتی ہیں۔ برنالہ میں پانچ کے قریب نو گز لمبے مزار ہیں۔ یہ مزار برنالہ کالج کے قریب کوٹھے جتاں ک قریب ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اس علاقہ میں کئی ٹبے ٹیلے ہیں جہاں تباہ شدہ بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ برنالہ کے قریب پہاڑی علاقہ ہے جو پتھروں پر مشتمل ہے۔ دنیا کا پہلا آم برنالہ میں پیدا ہوا تھا۔ برنالہ قدیمی بستی ہے۔

marfat.com

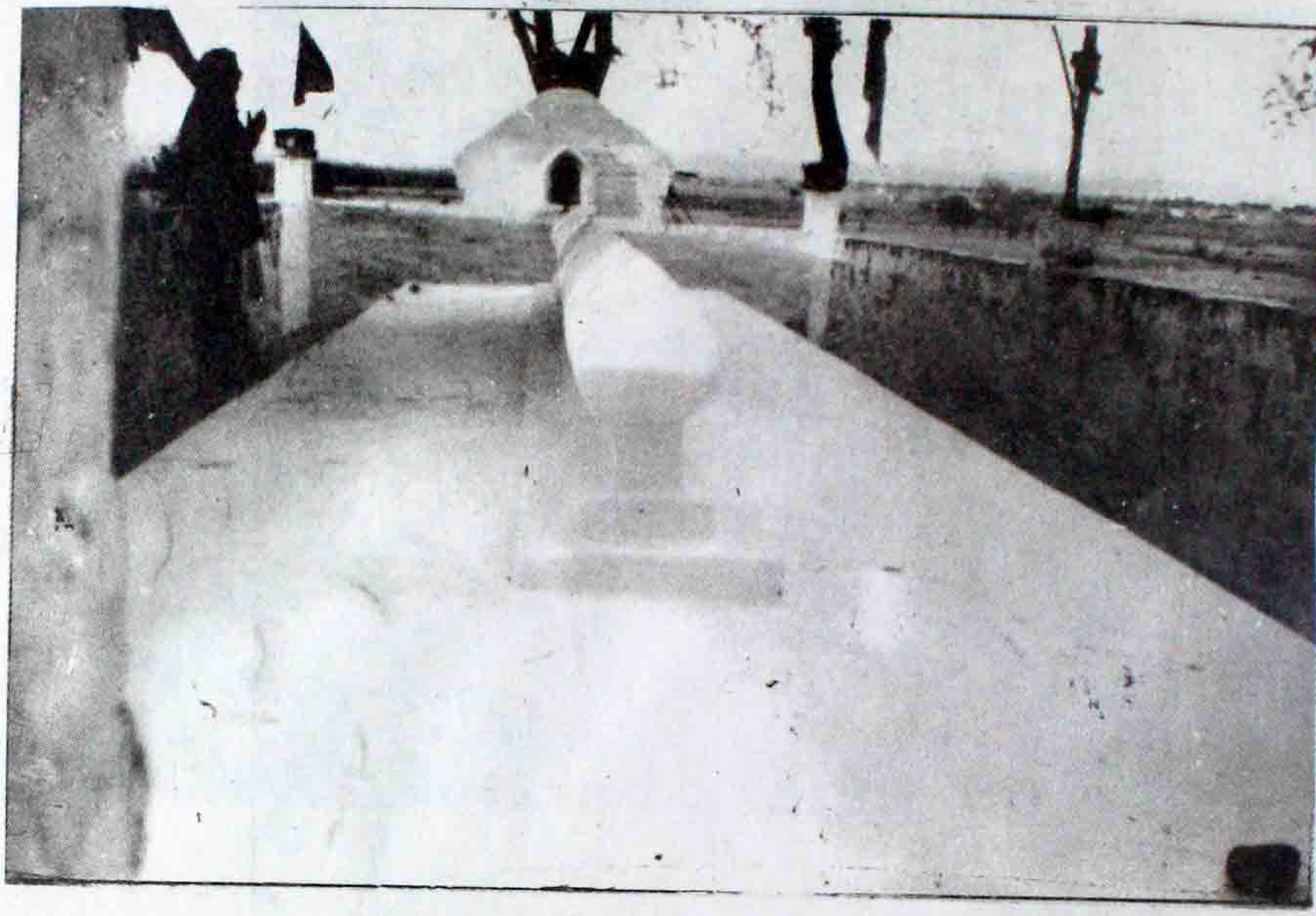

آزاد کشمیر کے قصبہ پنگالی کے قریب نو گز لمبا مزار

پنگالی گاؤں آزاد کشمیر اور پاکستان کی سرحد پر دکھوھا کے قریب ہے۔ یہ مزار ایک تباہ شدہ بستی ٹبہ کے جانب شمال واقع ہے۔ اس مزار کے قریب ایک آبی گزر گاہ بھی ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ مزار کے گردونواح ہزاروں سالہ قدیمی بیریوں کے درخت ہیں ٹبہ پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں۔ دکھوھا کا مطلب دو کنوئیں ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق دو کنوئیں بھی برآمد ہوئے جو قدیمی دور کے بتائے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ علاقہ سرحد پر ہے۔ کسی معرکہ میں یہ بستی تباہ ہو گئی اور کنوئیں بند ہو گئے۔ پنگالی کے قریب پنڈی میں بھی نو گز لمبا مزار ہے کشمیر کی آبی گزر گاہوں کے کنارے لاتعداد لمبے مزارات ہیں۔ مزار کو سائیں لال شاہ سرکا کے کسی ماننے والے نے آباد کر رکھا ہے۔ پنگالی کے قریب ایک آبی گذر گاہ بھی ہے جہاں سارا سال پانی بہتا رہتا ہے

marfat.com

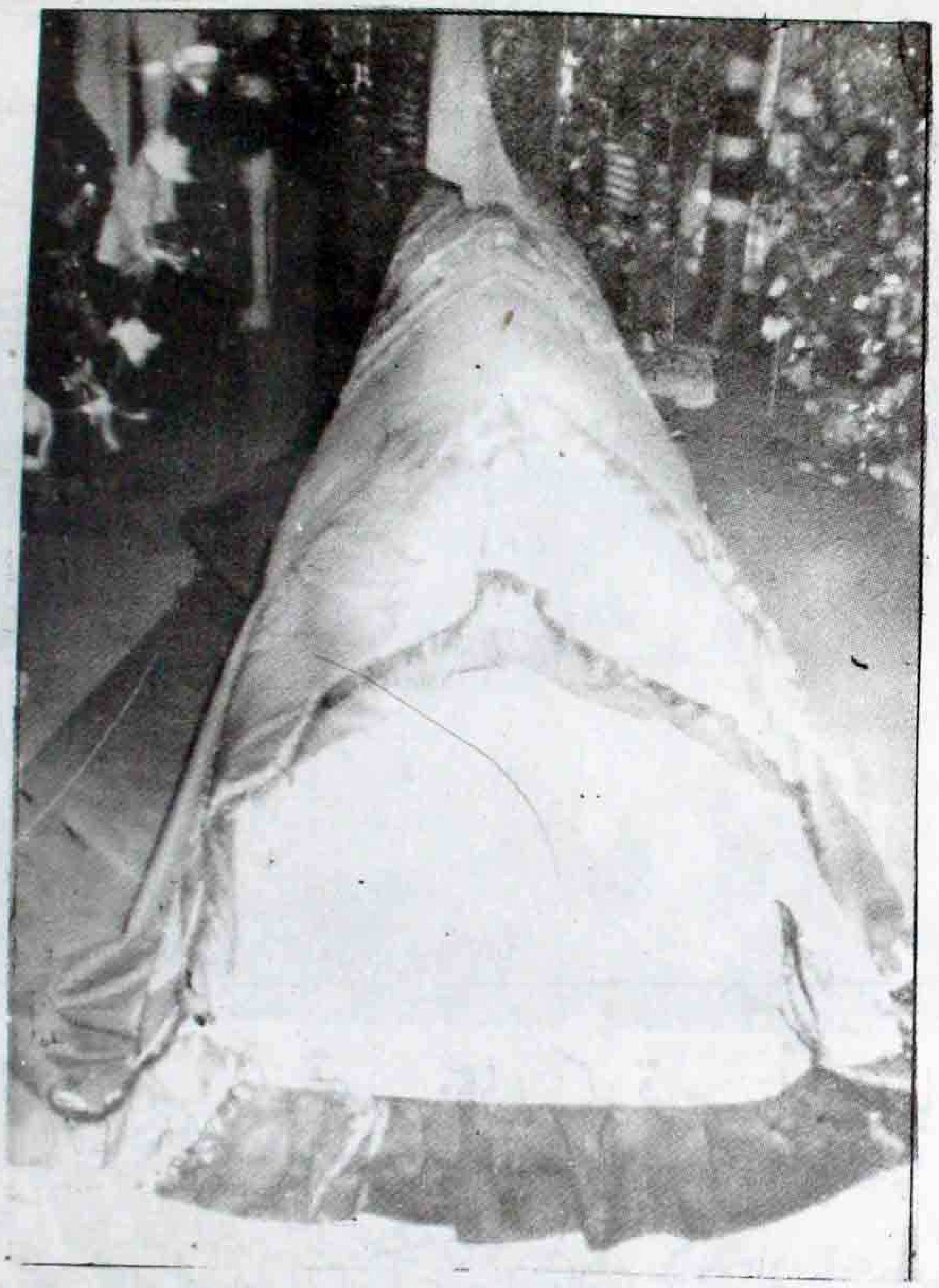

برنالہ آزاد کشمیر میں قدیمی مزار

آزاد کشمیر کا قصبہ برنالہ بہت قدیمی بستی ہے۔ میدانی اور پہاڑی علاقہ کے درمیان یہ شہر صدیوں سے قائم اور دائم ہے۔ یہ علاقہ آم کے باغوں کے لئے مشہور ہے۔ مشہور علاقہ دیوا وٹالہ برنالہ کے قریب ہے۔ یہ قدیمی مزار یک قدیمی آبی گزر گاہ کے قریب ہے۔ اور بلند ٹبہ پر ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے چھت بھی ہے۔ اور مزار کی لمبائی نوگز ہے۔ قریب کئی تباہ شدہ بستی کے آثار ملتے ہیں۔ یہاں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر انسانی آبادیاں قائم ہیں۔ قریب چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ موسم بہار میں ہر علاقہ خوبصورتی میں مثالی حیثیت رکھتا ہے۔

marfat.com

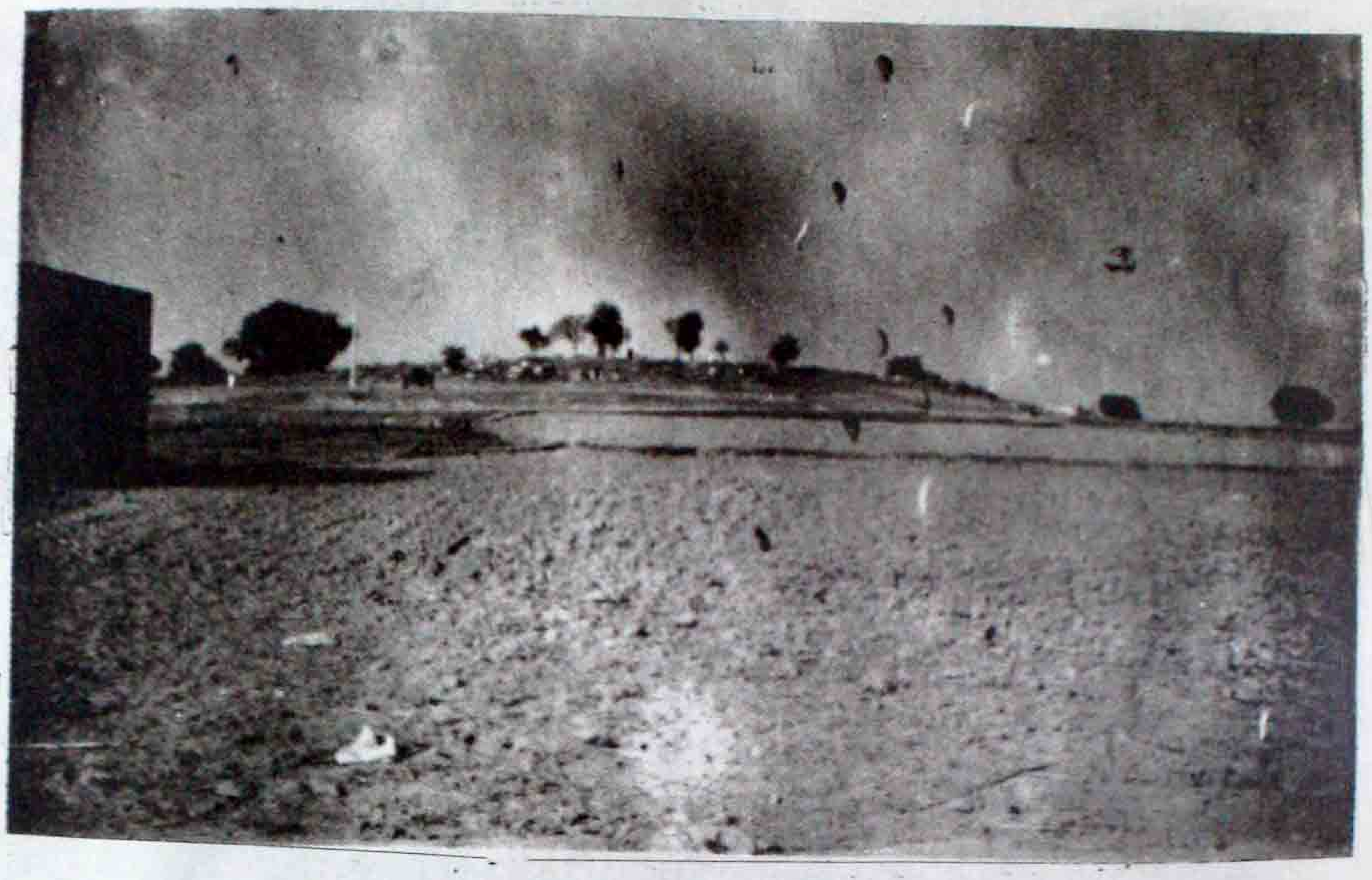

آزاد کشمیر کے قصبہ بوڑے جال کا ٹبہ

بوڑے جال کا قدیمی قصبہ علاقہ چھمب مناور کے قریب پاکستانی سرحد کے قریب ہے۔ بوڑے جال کو بڑیلہ شریف بھی راستہ جاتا اور کڑیانوالہ سے بھی ۱۹۶۵ء کی جنگ میں یہاں خونریز معرکہ ہوا جس میں پاک فوج کو فتح نصیب ہوئی بوڑے جال میں دو قدیمی نوگز لمبے مزار بھی ہیں ایک گاؤں کے مغرب کی طرف اور دوسر مشرق کی طرف ہے یہ ٹبہ مشرق والے مزار کے جانب جنوب ہے۔ ٹبہ کافی رقبہ میں پھیلا ہوا ہے ٹبے سے مٹی کے برتن چکیوں کے پاٹ اور انسانی استعمال کی اشیاء کے آثار ملتے ہیں اس ٹبہ کے جانب جنوب ہنج کا ٹبہ چک بزرگ کا ٹبہ شاہجہانیاں کا ٹبہ ایک ہی سمت میں ہیں

marfat.com

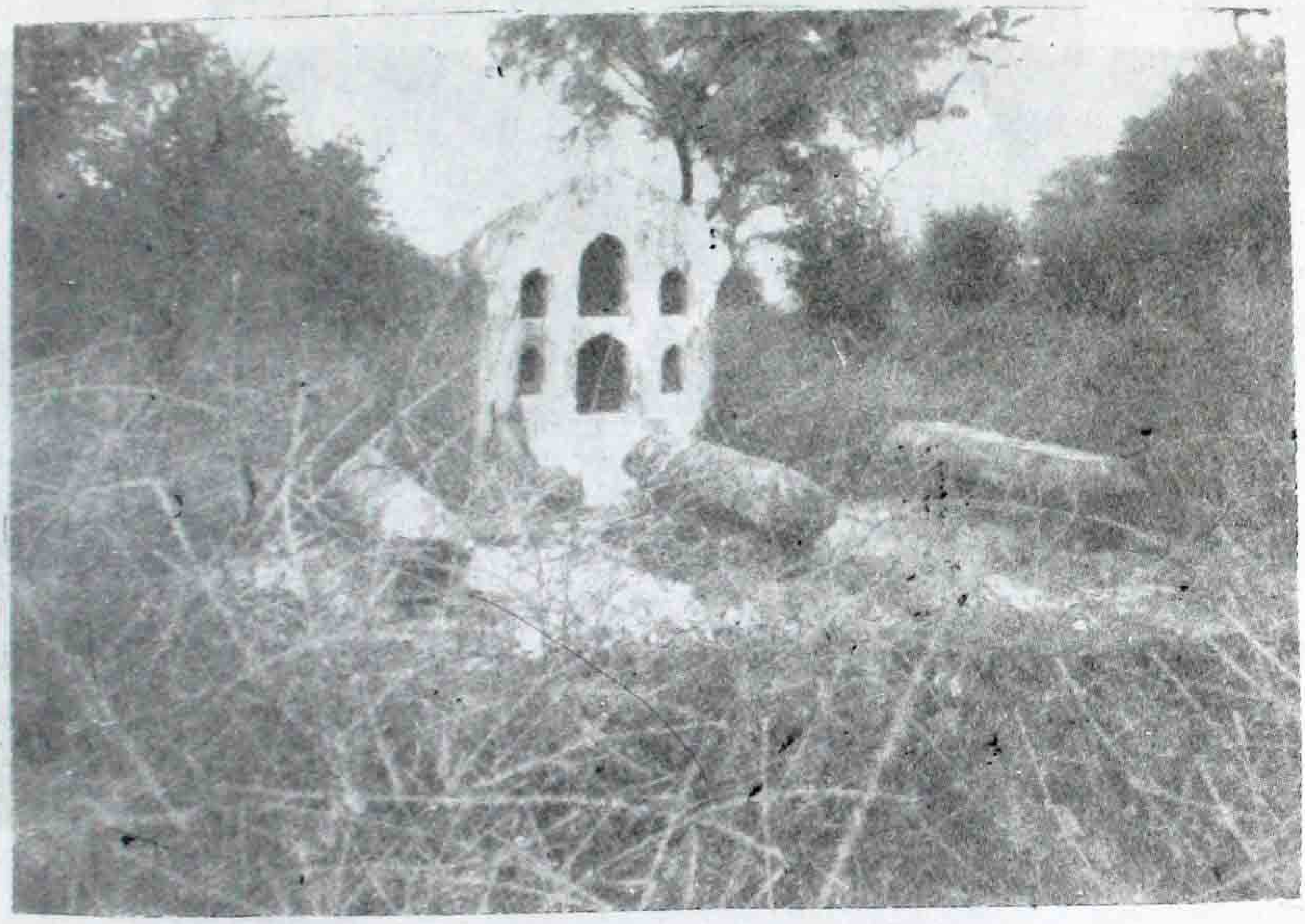

آزاد کشمیر کے قصبہ دھوڑانوالہ میں تین قدیمی مزار

دھوڑانوالہ قصبہ آزاد کشمیر اور پاکستان کا سرحدی گاؤں ہے۔ کڑیانوالہ کے علاوہ کوٹ جیمل کے قریب ہے کڑیانوالہ سے بھی دھوڑا کو سڑک جاتی ہے۔ شمالی علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں برسات کے موسم میں خوب بارشیں ہوتی ہیں۔ جو فصلوں پر اچھا تاثر چھوڑتی ہیں۔ اجناس بہت پیدا ہوتی ہے اس قصبہ کے قریب ایک بلند ٹبہ بھی ہے جو کسی شہر کی تباہی بربادی کی نشاندہی کرتا ہے۔

اس ٹبہ اور آبی گذر گاہ کے قریب تین قدیمی مزار ہیں۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق مزارات میں مدفن پاک ہستیوں کے نام حمیارانملؑ طاطانوش؟۔ نوناثؑ ہیں صدیاں گزرنے کے باوجود یہ نشان قائم ہیں۔ مقامی آبادی پیر گجہ کے نام سے پکارتی ہے گھنے درخت کاٹ کر مزارات کو از سر نو تعمیر کیا گیا ہے

marfat.com

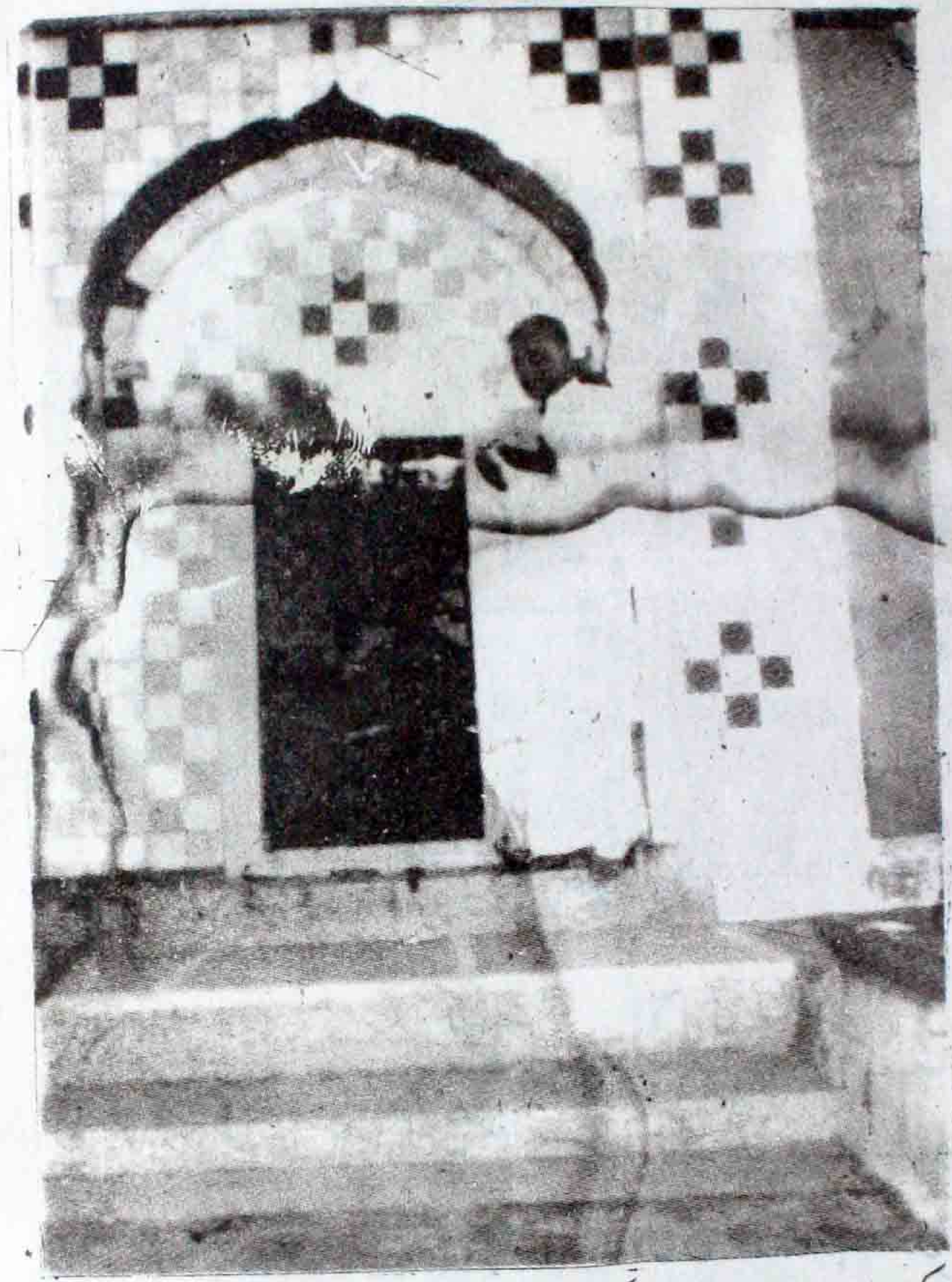

حضرت خواجہ

کلا شاہ صاحب

پتھورانی

حضرت خواجہ کلے شاہ صاحب کشتواڑ پدھرڑوار مقبوضہ کشمیر کے مرید تھے۔ حضرت کلے شاہ بارہ سال مدینہ منورہ میں رہے اور بارہ سال وزیر آباد ایک درویش کی خدمت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا فیض بابا خاکی شاہ صاحب کے پاس ہے پھر بارہ سال مرشد کی خدمت کی اور مرشد کے حکم پر پتھورانی آکر ڈیرہ لگالیا وہ بے خودی کی حالت میں اپنے آپ کو خدا کہتے تھے۔ ان کا وصال ہوئے قریباً ایک سو پچیس سال ہو چکے ہیں ان کے فیض سے لاکھوں نے حصہ پایا ہر سال بھادوں کی آخری جمعرات کو ان کا عرس منایا جاتا ہے۔ ان کے دو خاص مرید تھے۔ ایک حضرت احمد خاں نمبردار عالم گڑھ دوسرے سائیں نظام دین صاحب جن کی اولاد آجکل دربار پر سجادہ نشین ہے ان کے اسمائے مبارکہ سائیں فضل علی سائیں اکبر علی اور سائیں سیرت علی ہیں۔

marfat.com

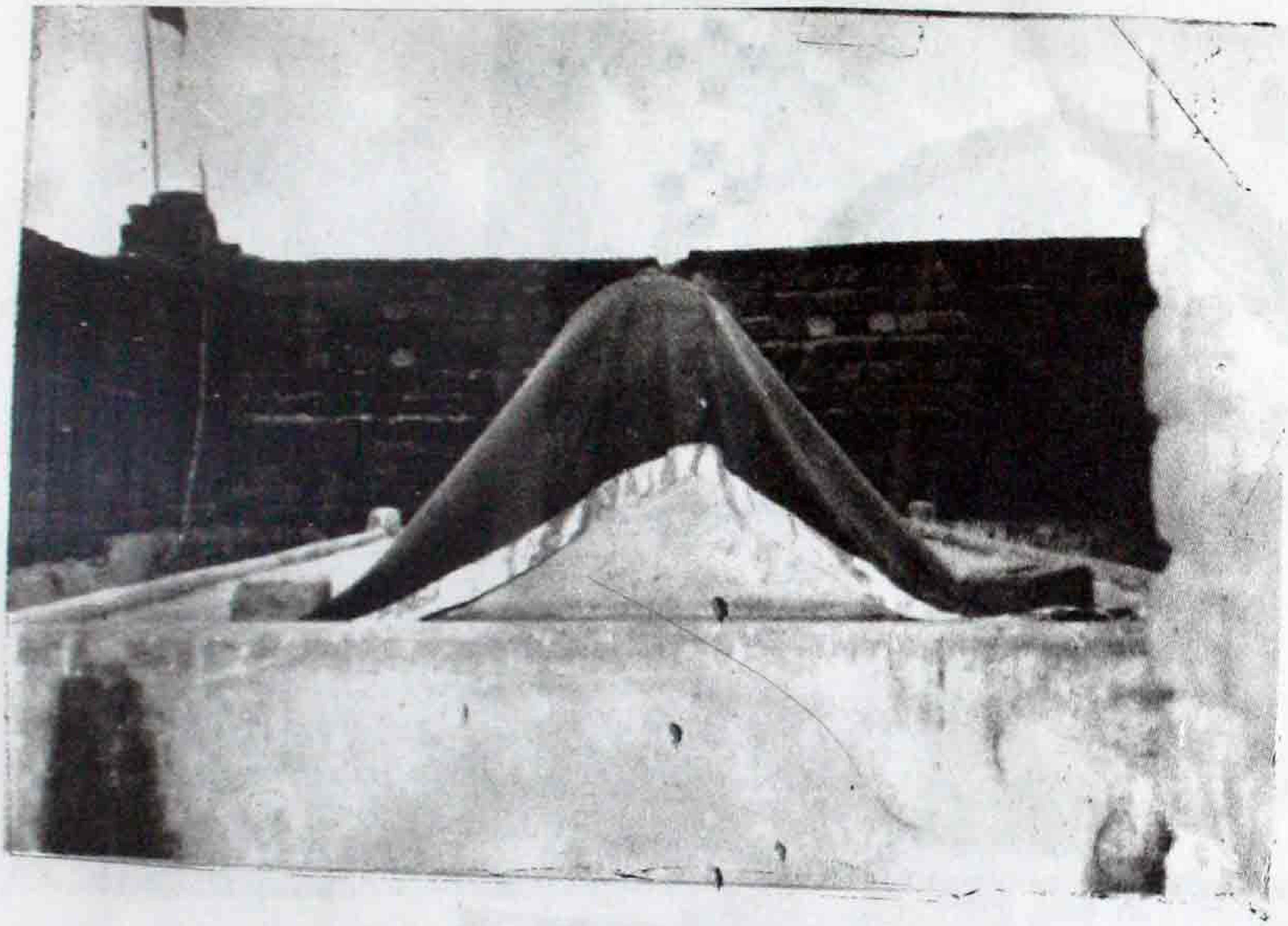

لکھو چک نزد مناور آزاد کشمیر میں قدیمی مزار

لکھو چک آزاد کشمیر کا ایک مشہور رقبہ ہے جو مناور سے جانب مغرب دو میل کے فاصلے پر ہے یہ علاقہ ماضی میں حملہ آوروں کی گزر گاہ رہا۔ جموں کشمیر بجوات پھو کلیان جانے والے تجارتی قافلے اس راستے سے گزرتے رہے۔ یہ مزار لکھو چک کے قریب ایک پانی کے تالاب کے قریب ہے اس مزار کے بارے میں کئی روایات ہیں جب یہ علاقہ ۱۹۴۷ء سے لے کر ۱۹۷۱ ہندوؤں کے قبضہ میں رہا اس دوران یہ مقام ہندووں سے مٹائے نہ جا سکے مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے اور اس کے قریب کسی چھوٹی سی بستی کے تباہ شدہ یا غرق ہونے کے آثار ملتے ہیں۔ مٹی کے ٹکڑے تراشے ہوئے پتھر جو کسی عمارت کی بنیادمیں استعمال ہوتے تھے۔ جہاں جابجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔

marfat.com

بھمبر کا قلعہ

پاکستان اور کشمیر کی سرحد پر واقع مشہور شہر بھمبر ہے۔ یہ شہر نالہ بھمبر کے کنارے آباد ہے۔ بھمبر نالہ نے تینوں اطراف سے اس شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ یہیاں مغل شہنشاہوں نے قیام کے لئے تعمیر کر رکھا تھا۔ اس قلعہ پر اب کچہری تعمیر کر دی گئی ہے اور قلعہ کے آثار ختم ہو چکے ہیں قلعہ کی عمارت پہاڑی پتھروں کو تراش کر بنائی گئی تھی۔ قلعہ کے اندر خزانہ کے علاوہ اصطبل بھی تھا۔ جواب مسمار کر دیا گیا ہے۔ تاہم قلعہ کے اندر قدیمی مزار آج بھی موجود ہے۔ قلعہ میں فوج کی رہائش کے لئے چھوٹے چھوٹے کمرے تعمیر کیئے گئے تھے۔ جواب مسمار کر دیئے گئے ہیں اس علاقہ میں بھمبر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے

marfat.com

آزاد کشمیر کی مشہور درگاہ شادی شہید کے حضور بکروں کا نزرانہ

آزاد کشمیر کی مہشور درگاہ حضرت شادی شہید کے حضور بکروں کا نزرانہ پیش کیا جاتا ہے درگاہ حضرت شادی شہید آزاد کشمیر کے علاقہ بھمبر کی طرف ہے۔ یہں جب یہاں کے چیب راجپوتوں میں یہ رسم عرصہ دراز سے چلی آرہی ہے۔ کہ پہلے بچے کی پیدائش پر ایک بکرا شادی شہید کے مزار پر چڑھایا جاتا ہے۔ عموماً یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ بچے کے سر پر بالوں کی ایک لٹ چڑھاوا چڑھانے تک رکھی جاتی ہے یہ بال شادی شہید کے مزار پر بکرا پیش کرنے کے بعد لٹ اتار دی جاتی ہے۔ بکرے کی ران اور دستی پیش کرنے والے کو واپس کر دی جاتی ہے۔ باقی بکرا دربار کے مجاور اپنے پاس رکھ لیتے ہیں آج کل کیونکہ یہ مزار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے اور ہر سال گوشت کا ٹھیکہ ہوتا ہے مزار پر بکروں کے نذرانے پیش کرنے کی وجہ سے یہاں گوشت بکثرت ملتا ہے۔ بڑے بڑے دیگچوں میں پکا کر زائرین خود بھی کھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی دیتے ہیں۔

marfat.com

آزاد کشمیر کے قصبہ سنگری نیا ملکہ کے قریب 9 گز لمبا مزار

آزاد کشمیر کے علاقہ میں مناور ایک زرخیز شاداب علاقہ ہے یہاں اناج اوراشیائے خوردنی کی فراوانی رہی ہے جس کی وجہسے یہاں گنجان آبادی رہی ہے مناور کے گردونواح میں کئی قدیمی گاؤں ہیں - دریائے توی کی وجہ سے یہ علاقہ پر رونق رہا ، قصبہ سنگری کے قریب جانب جنوب ایک گہرے جوہڑ کے کنارے یہ 9 گز لمبی قبر ہے پختہ تعمیر ہے اس پر ایک قد آور درخت بھی ہے مقامی زبان میں اس کو پیرڈوڈگا کے نام سے پکارتے ہیں اگرچہ یہ علاقہ 1947ء سے لیکر 1971ء تک ہندوستان کے قبضے میں رہا لیکن قبر کے نشان نہ مٹ سکے

marfat.com

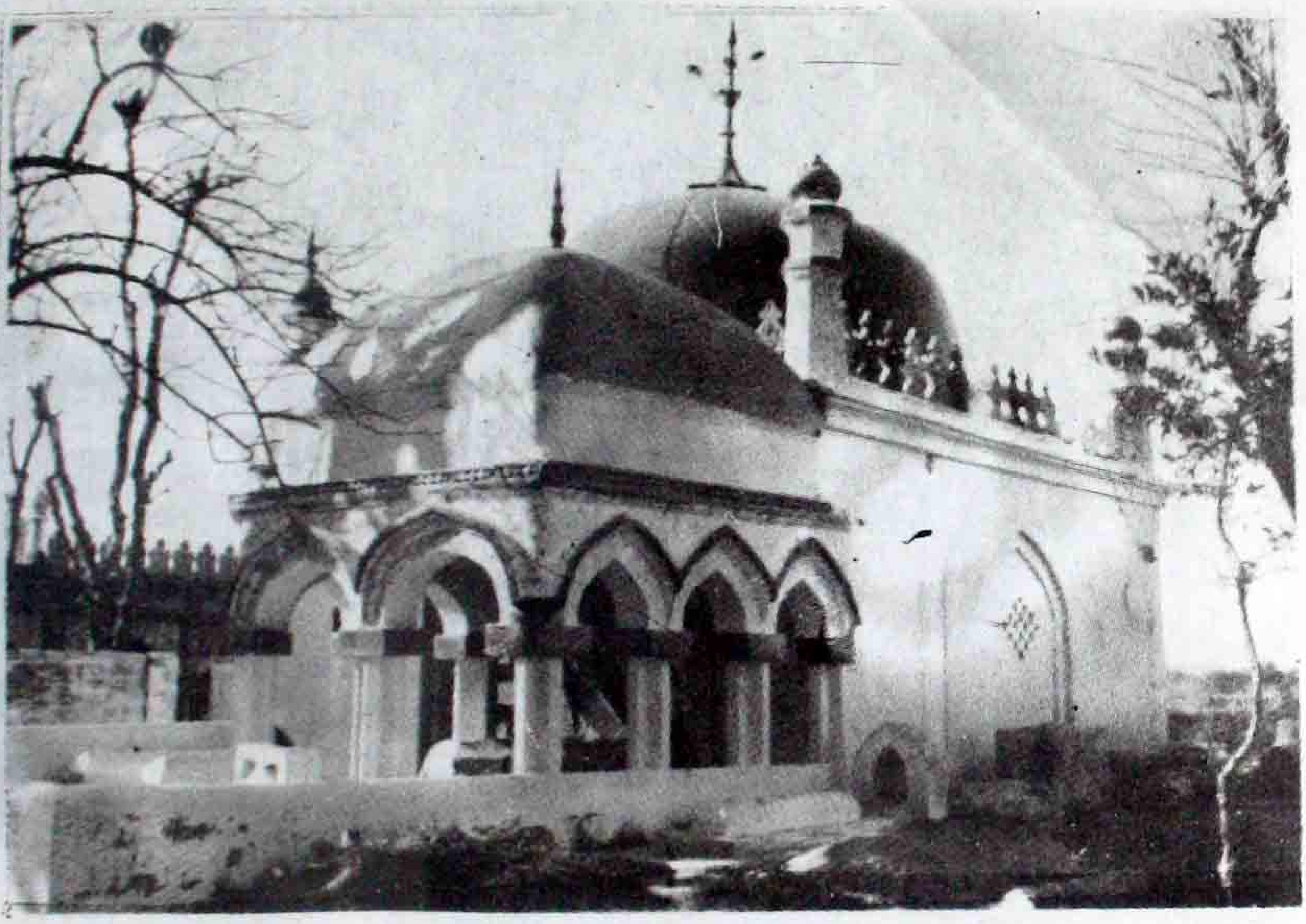

سلطان الفقراء حضرت سخی بابا ہیرا بادشاہ

سلطان الفقراء حضرت علامہ میاں اللہ دتہ المعروف حضرت سخی بابا ہیرا بادشاہ رحؒ کشمیر کے مشاہیر مشائخ عظام سے ہیں۔ آپ نے سکھ حکومت کے انتہائی تاریک و مہیب دور میں دین اسلام کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا اور دین اسلام کی تبلیغ و ترویج معاشرتی صلاح و فلاح اور نشرو اشاعت کا تسلسل قائم کیا بزرگان سلف رحؒ کی روایت کے مطابق آپ نے نوے ہزار غیر مسلموں کو دولت اسلام و نور ایمان سے سرفراز فرمایا ہے۔ آپ کا مزار اقدس ہیر شریف ضلع میرپور آزاد کشمیر میں مرجع خاص و عام ہے۔ ہر سال ۱۹، ۲۰، ۲۱ جنوری کو آپ کا تین روزہ سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے۔

marfat.com

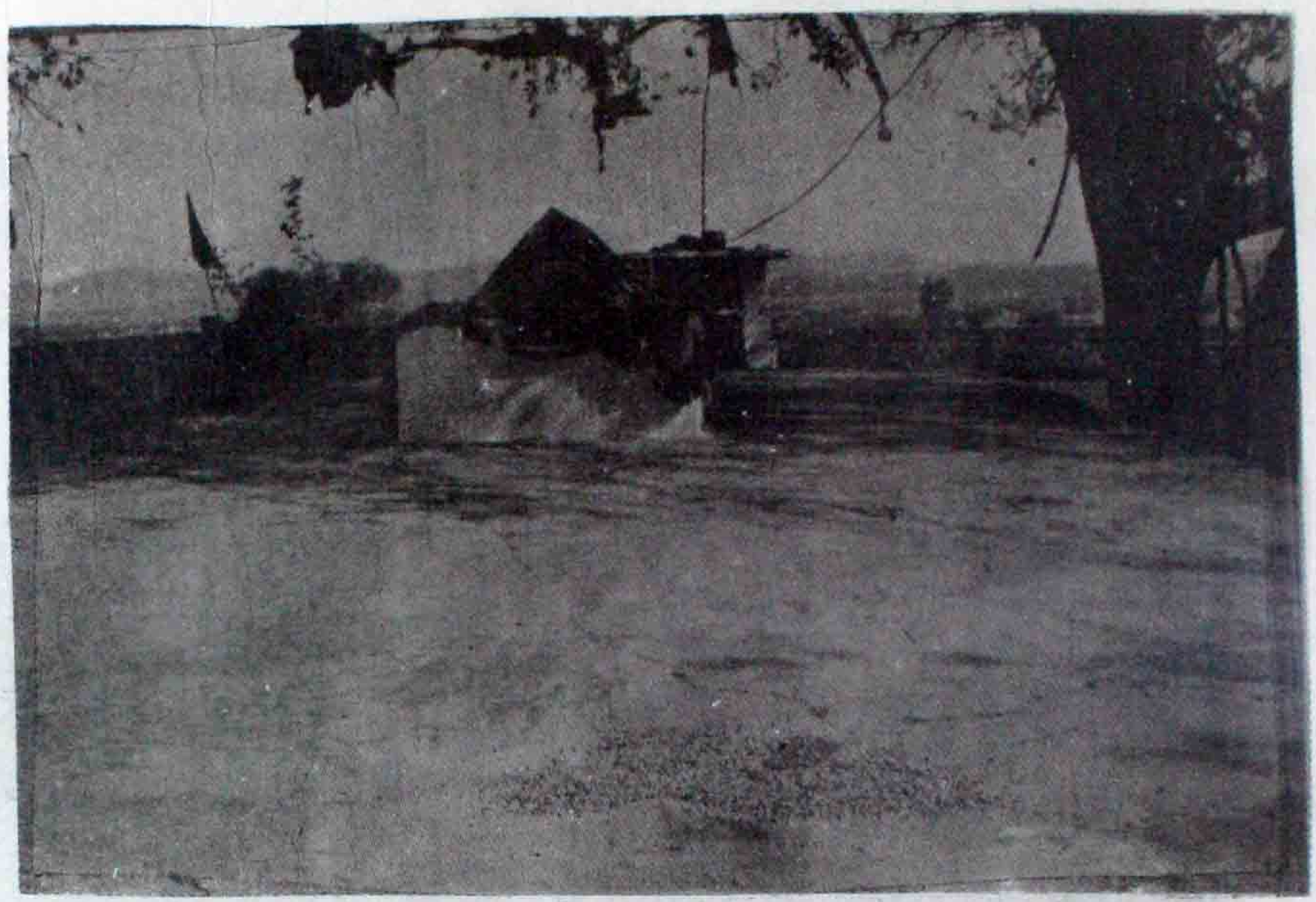

کوئل کے قریب نو گز لمبا مزار

کوئل گاؤں چھمب جانے والی سڑک کے کنارے پر برنالہ کے قریب واقع ہے یہاں جابجا ٹبے ٹیلے اور تباہ شدہ بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں جانب شمال پہاڑی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے یہ علاقہ دیواوٹالہ کی سرزمین میں واقع ہے کوئل کا یہ مزار ایک بلند ٹبے پر ہے ٹبے کی کھدائی کرنے پر وہاں پرانے مٹی کے برتن قدیمی دور کی کچھ اشیاء ملتی ہیں اس مزار کو مقامی زبان میں پیر بھگوان کے نام سے پکارا جاتا ہے مزار پختہ تعمیر ہے چاردیواری بھی ہے اور مزار کی لمبائی نو گز کے قریب ہے

marfat.com

روحانی مقامات

سرگودھا روڈ کے قریب حضرت گلاب شاہ کا مزار

حضرت بابا گلاب شاہ کا مزار سرگودھا روڈ کے قریب مشہور قبرستان میں ہے یہ قبرستان آپ کے نام سے پکارا جاتا ہے آپ کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ آپ درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر جس پر چھت بھی ہے۔ اور مزار کے اوپر یہ عبارت تحریر ہے مزار حضرت بابا گلاب شاہ۔ مزار کے قریب ایک بہت شاندار جامع مسجد بھی ہے اس قبرستان کے اندر قبر کو پختہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

marfat.com

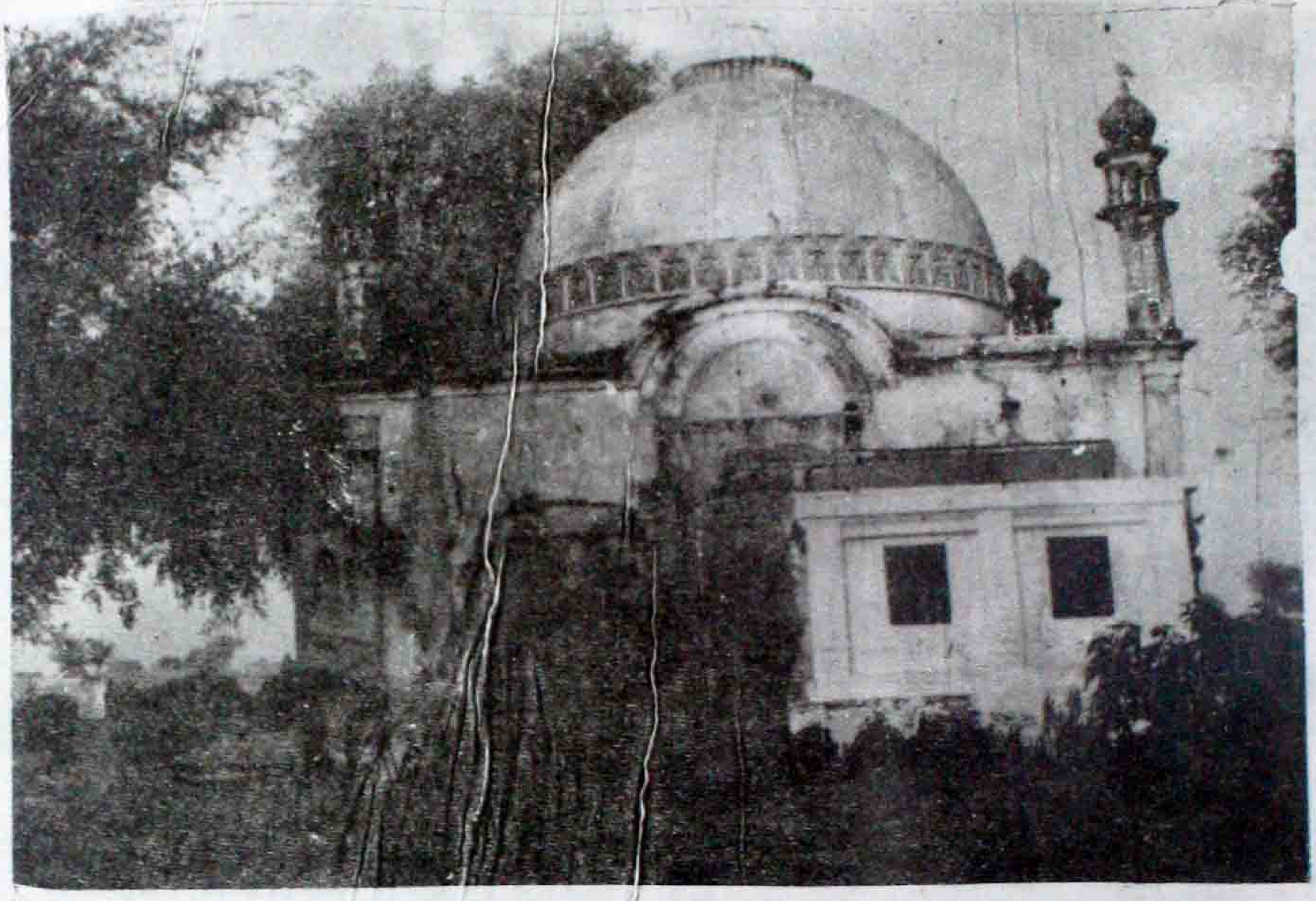

لوسر کلاں میں حافظ سید حامد شاہؒ کا مزار

یہ مزار کڑیانوالہ کے قریب مشہور گاؤں لوسر کلاں میں ہے آپ بہت بڑے ولی اللہ ہوگذرے ہیں۔ آپ اوچ شریف سے تشریف لائے تھے۔ یہ جگہ روحانی مقامات سے پر ہے۔ قریب ڈھوڈا شریف کا آستانہ ہے۔ جانب مغرب دو نگز لمبی قبریں ہیں جو جنڈ پیر کے نام سے مشہور ہیں۔ مقامی روایت کے مطابق بیل جب ہل چلانے کے قابل ہوتا ہے تو پہلی بار بیل کو پنجالی میں جوت کر یہاں لایا جاتا ہے اور زمین میں ہل چلائی جاتی ہے۔ تاکہ وہ آئندہ ہل اچھی طرح چلا سکے۔ اب بیلوں کی جگہ ٹریکٹر آ گئے ہیں اب ٹریکٹر کے مالکان یہاں حاضری دیتے ہیں ۲۶ رمضان شریف کو عرس ہوتا ہے۔ آپ مغلوں اور سکھوں کے دور میں ہوگذرے ہیں۔

marfat.com

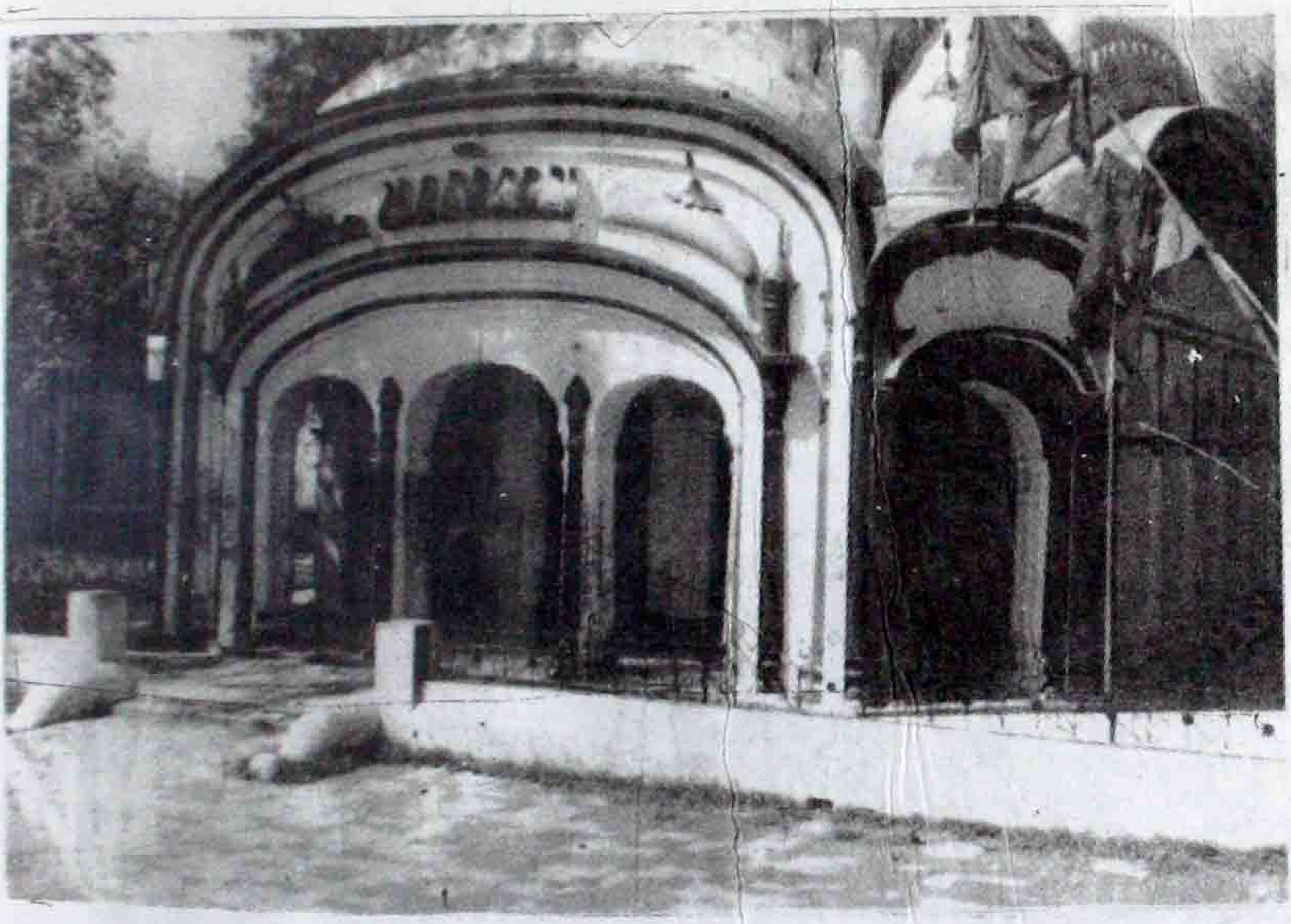

ملھو کھو کھر میں بابا جنگو شاہ کا مزار

مشہور و معروف قصبہ ملھو کھو کھر بھمبر روڈ کے کنارے پر واقع ہے ۔ اس گاؤں میں درویش ولی اللہ مجذوب حضرت بابا جنگو شاہ ولی اللہ کا مزار ہے ۔ آپ مجذوب ہو گذرے ہیں ۔ ہروقت یاد الٰہی میں محو رہتے برصغیر پاک و ہند میں آپ کے بے شمار خلیفہ ہو گزرے ہیں آپ کی بہت زیادہ کرامات ہیں ۔ دنیا کے مال و دولت سے آپ کو نفرت تھی آپ کا مزار ملھو کھو کھر میں عالی شان طریقہ سے تعمیر کیا گیا ہے اور ہر سال عرس بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے ۔ آپ نے 1843ء میں وفات پائی روضہ مبارک کے باہر دروازہ پر یہ تحریر درج ہے ۔ روضہ مبارک حضرت اللہ دین المعروف جنگو شاہ ولد شہابدین تاریخ وفات 1843ء

marfat.com

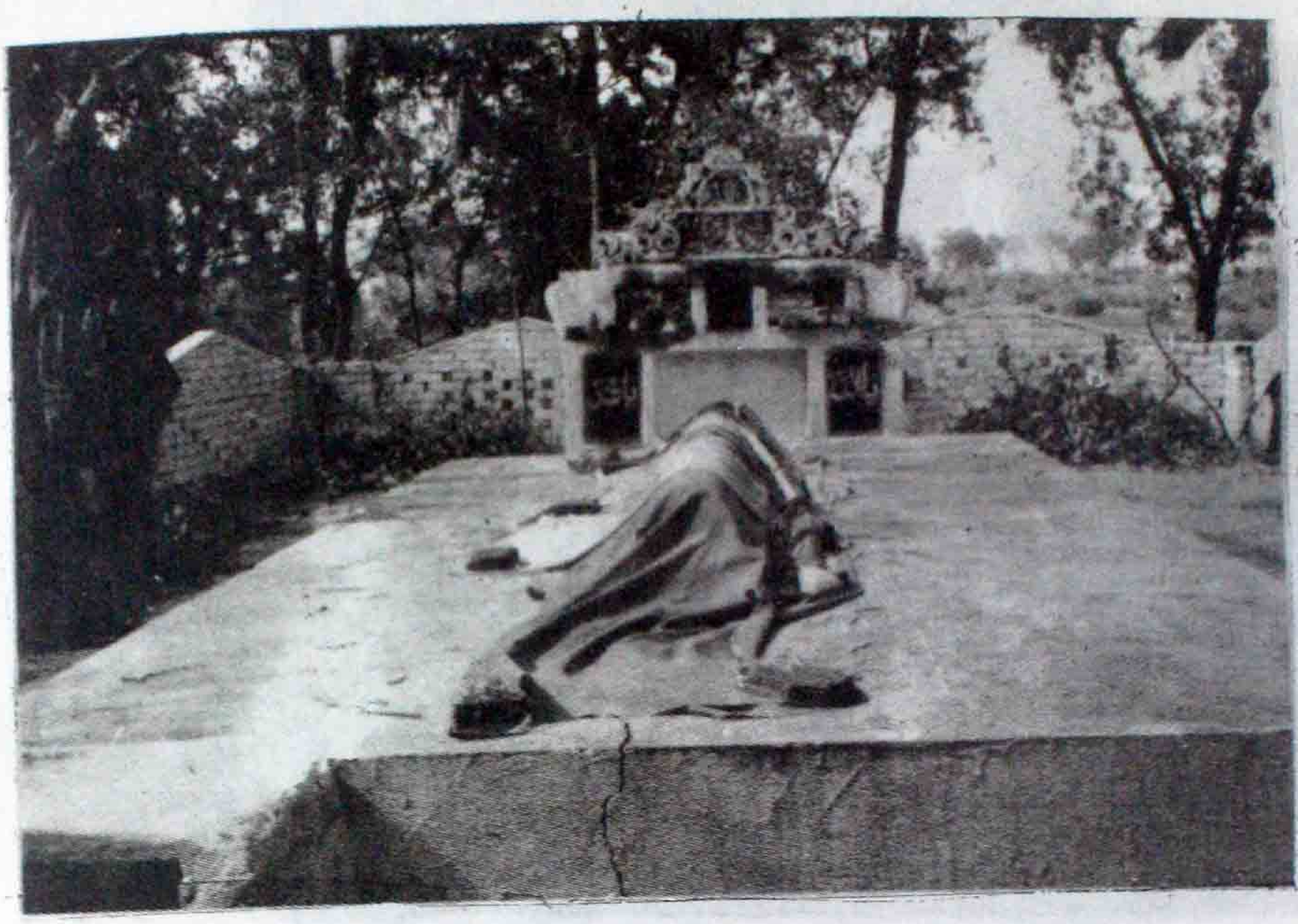

کوٹلہ ارب علی خاں کے قریب لنگڑیال روڈ پر قدیمی مزار

یہ مزار کوٹلہ سے چند میل کے فاصلے پر لنگڑیال کے قریب سڑک کے کنارے پر ہے مزار بہت قدیمی ہے اس مزار کے جانب شمال جنوب چک کالا کے قریب برساتی نالہ کے کنارے ایک اور نو گز لمبا مزار ہے اس علاقہ میں تھوڑے فاصلہ پر برساتی نالے ہیں برساتی نالوں کے ارد گرد اناج اور دوسری اجناس پیدا کرنے کے لے ہموار زمینیں ہیں موسم سرما گرما اور برسات کے موسم میں یہاں اشیاء خوردنی اناج وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے قدیمی بستیوں کے آثار ملتے ہیں جو تباہ و برباد ہو چکی ہے۔ لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان اب بھی قائم و دائم ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے، مسجد پانی پینے کے لیے نلکا اور کنواں بھی ہے

marfat.com

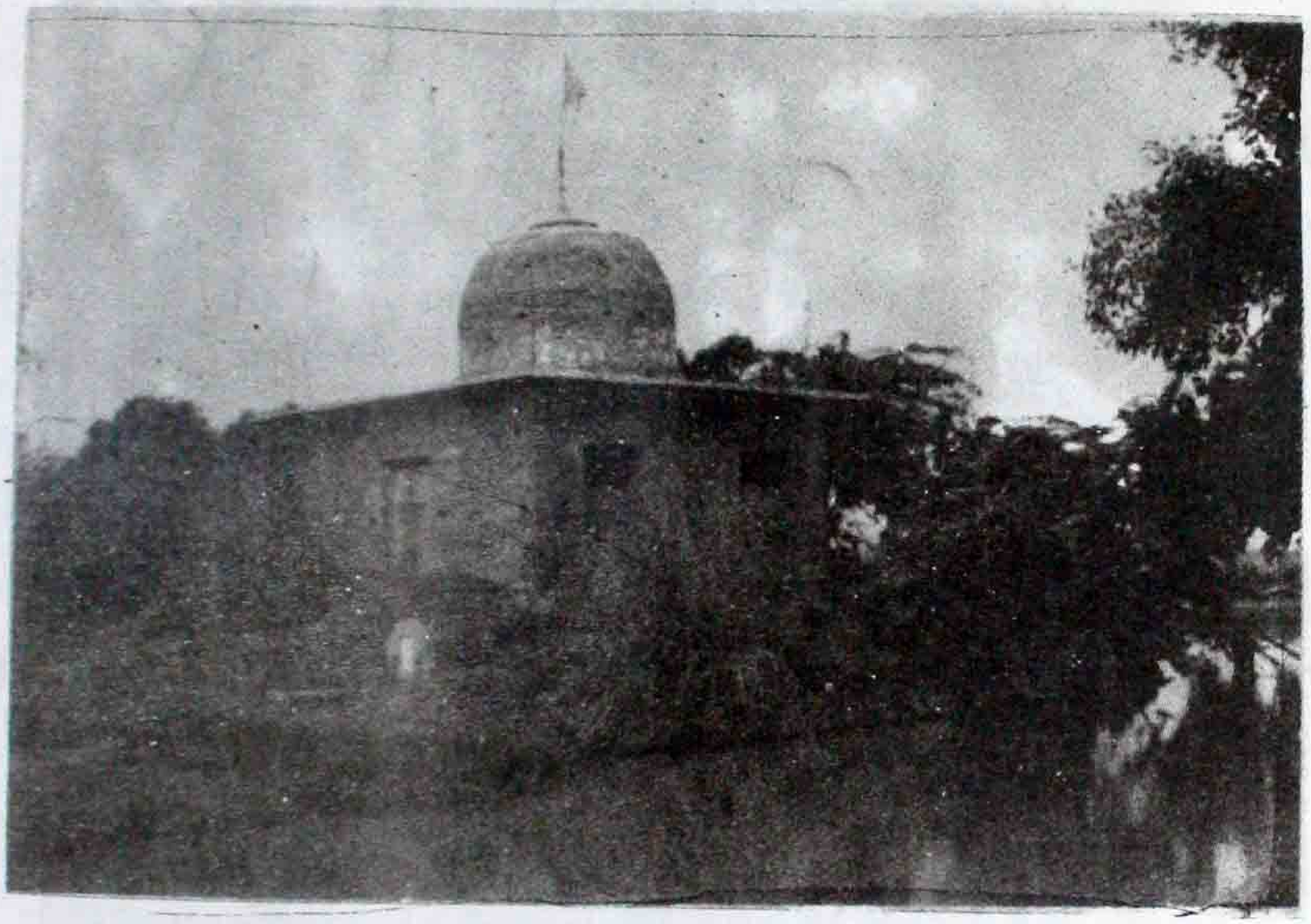

ٹانڈہ کے قریب پنج پیر کا مزار

یہ مزار ٹانڈہ سے جانب شمال ہے ، جسے پنج پیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں ایک پانی سا چھپڑ کے کنارے بوہڑ کا درخت بھی ہے اور قریب ہی ایک بلند بالا ٹبہ بھی ہے جو پنج پیروالا ٹبہ کے نام سے مشہور ہے۔ زمانہ قدیم میں ایک سڑک ٹانڈہ سے نکل کر مناور اور کشمیر کی طرف جاتی تھی اس سڑک کے کنارے پنج پیر کا مزار ہے اور یہی سڑک بڑیلہ شریف کی طرف جاتی ہے اسی سڑک کے کنارے بڑیلہ شریف میں حضرت قنبیط کا 210 فٹ لمبا مزار ہے حالات کے بدلنے کے ساتھ ہی راستے بھی بدلتے گئے لیکن ان گزرگاہوں کے کنارے اللہ کے نیک بندوں کے قبروں کے نشانات نہ مٹ سکے پنج پیر میں بھی شاہد کوئی اللہ کے نیک پانچ بندے دفن ہوں جسکی وجہ سے پنج پیر کے نام سے مشہور ہے

marfat.com

جیو نجل میں حضرت نعماطوس کا مزار

جیو نجل ایک تاریخی قصبہ ہے جو جلالپور جٹاں ٹھٹھہ موسیٰ کے قریب واقع ہے ۔ یہ مزار گاؤں کے جانب شمال ہے ۔ اور چار دیواری تعمیر کی گئی ہے اور اس کے اندر چند قبریں اور بھی ہیں ۔ یہ مزار ایک چھوٹے سے کمرے میں ہے اور انتہائی شاندار انداز میں کشتی نما تعمیر کیا گیا ہے مزار کی دیکھ بھال کرتی ہیں اہل کشف انہیں جلالی طبیعت سے منسوب کرتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 228 نمبر شمار 480 کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت نعماطوسؑ ہے

marfat.com

حضرت بابا شیر غازی بادشاہ

آپ کا مزار چکوڑی شیر غازی میں ہے گاؤں کا نام بھی آپ ہی کے نام پر ہے۔ آپ حضرت شاہدولہ صاحب کے دور میں گزرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک ہندو کابل جا رہا تھا کہ دوران سفر اس کی بیوی اونٹ پہ سوار تھی۔ اونٹ کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ ہندو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی یا سرکار بیوی ساتھ ہے۔ وہ امید سے ہے اور میرے ساتھ تجارتی قافلہ بھی ہے۔ چنانچہ آپ کی دعا سے اونٹ کی ٹانگ ٹھیک ہو گئی قافلہ صحیح سلامت منزل مقصود تک پہنچا اور بعد میں وہ ہندو مسلمان ہو گیا۔ مزار پختہ تعمیر ہے

کابل وچ پہنچا دے بابا لگے نائیں دیر
گاں بابے دی کھا گئی سی شاہدولہ دا شیر

قاضی محبوب احمد اعوانی عمہدہ (گجرات)

قطب المشائخ حضرت سلطان الاولیاء حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ کا روضہ مبارک اعوان شریف میں ہے۔ آپ ان کے بھائی کے بیٹے اور جانشین تھے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش اور روحانی شخصیت ہو گذرے ہیں۔ آپ کا آستانہ مبارک عمہدہ شریف میں ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال چوبیس اکتوبر کو عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کا وصال 1982ء میں ہوا۔ روضہ مبارک عزیز بھٹی شہید ہسپتال کے جنوب میں ہے روضہ مبارک سفید سنگ مرمر سے شاندار انداز سے تعمیر کیا گیا ہے

marfat.com

اتووال نزد گکھڑ چنن کے قریب حضرت بابا صاحب جنڈانوالہ کا مزار

یہ مزار مشہور سڑک گلیانہ اتووال نزد گکھڑ چنن جانب جنوب ڈنگہ روڈ پر واقع ہے اس سڑک کے راستے ماضی میں بڑے بڑے اولیاء کرام برصغیر میں داخل ہوئے اور بڑے بڑے حملہ آوروں اور شہنشاہوں کو یہاں سے گزرنے کی سعادت حاصل ہوئی یہ مزار آبادی دیہہ سے کافی دور ہے تاہم عقیدت مندوں نے شاندار انداز میں تعمیر کیا ہے گنبد بھی شاندار انداز میں تعمیر ہے ، مزار شریف کے اندر نقش ونگار بھی ہیں مزار کے باہر دروازہ کے اوپر یہ عبارت تحریر ہے " دربار عالیہ حضرت بابا صاحب جنڈانوالہ " یہ مزار آبادی سے قدرے ہٹ کر بنایا گیا ہے

marfat.com

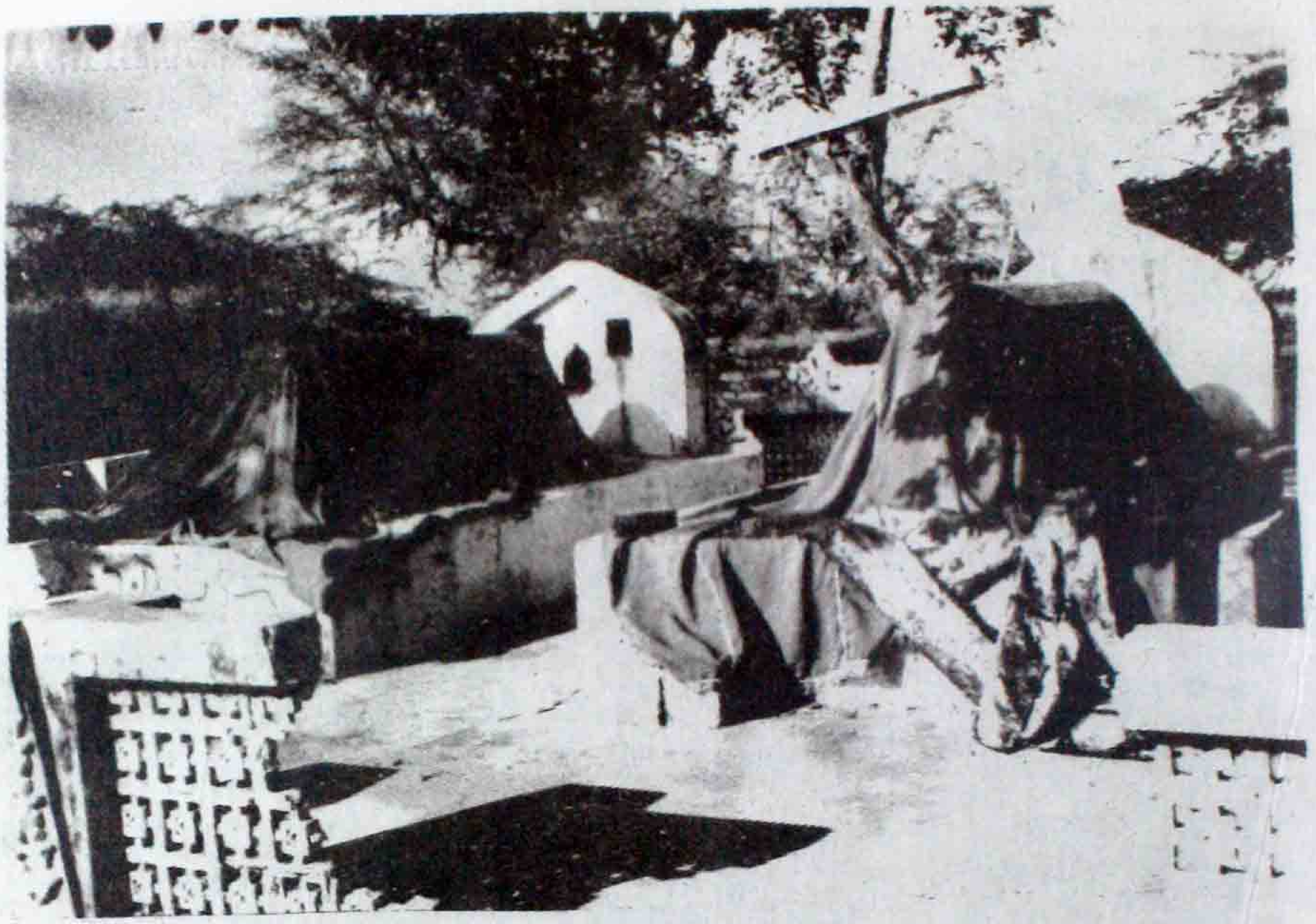

کوری میں ملک جسرس کا مزار

ہیڈ مرالہ کے قریب مشہور و معروف قصبہ کوری شریف ہے کوری کے بلند و بالا ٹبہ پر جہاں تباہ شدہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں یہ مقام تاریخی اور روحانی بھی ہے۔ یہاں دو نو گز لمبی قبریں ہیں اور سادات کے آباؤ اجداد سے یہ نظام الدین ولی کا مزار مبارک بھی ہے۔ اس ٹبہ کے شمال مشرق کے کونے میں ملک جسرس اور اس کی بہن کا مزار بھی ہے۔ ملک جسرس گجرات میں ملک اور کھوکھر برادری کے آباؤ اجداد ہیں۔ ان کی شادی جموں کے مہاراجہ کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ ان کی تاریخ وفات کے بارے میں مختلف رائے ہیں۔ ملک جسرس کا مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے، اور چار دیواری بھی ہے۔

marfat.com

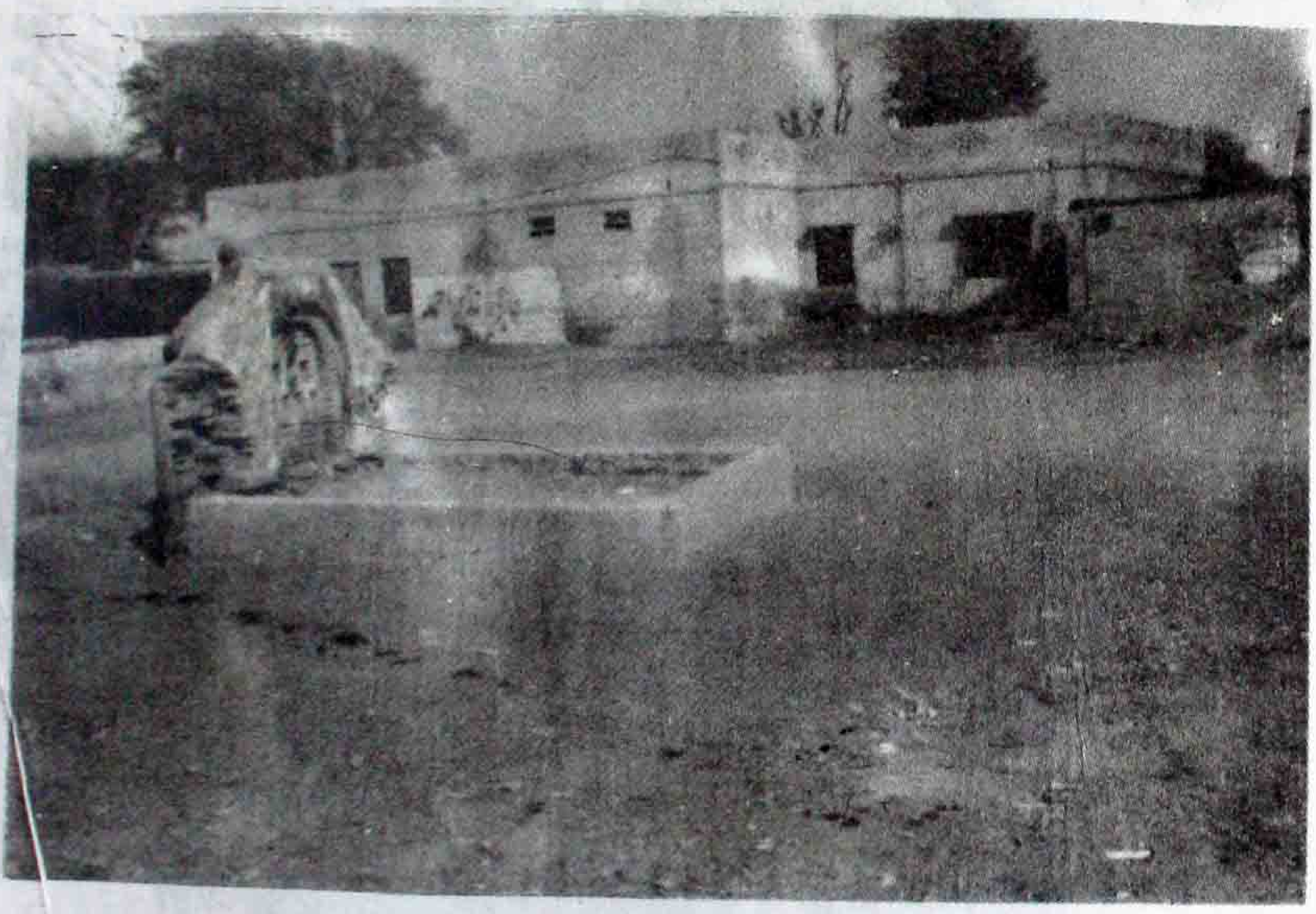

ویروالہ میں مزار

جی ٹی روڈ لالہ موسے کے قریب مشہور قصبہ ویروالہ ہے جو قدیمی قصبہ ہے یہاں حضرت بابا جنگوشاہ نے چلہ کشی کی تھی ان کی بیٹھک کے باہر بھی پختہ قبریں ہیں لیکن اس گاؤں کے جانب مشرق بھٹہ خشت کے قریب پانی کے جوہڑ کے کنارے ڈھک شاہ کے نام سے ایک لمبی قبر ہے جس کے تقدس کے لیے چار دیواری تعمیر کی گئی اور قدیمی درخت بھی ہیں اہل نظر یہاں حاضری دیتے ہیں دیا بتی کا اہتمام کرتے ہیں کوئی غیر شرعی حرکت دیکھنے میں نہیں آئی حافظ صاحب کے قلمی نسخہ صفحہ 326 نمبر شمار 421 کے مطابق صاحب مزار کا نام ملک مرطوش ہے

marfat.com

بابا نور شاہ مونگ رسول

کھاریاں سے ایک سڑک منڈی بہاؤالدین کی طرف جاتی ہے اٹھ اڈی مقام سے نہر کے کنارے ایک سڑک مشہور ہزار ہا سالہ قدیمی راستہ جلال پور شریف پنڈ دادنخان کٹاس کلر کہار کی طرف جاتی ہے۔ اٹھ مقام سے ایک کچی سڑک کوٹ بلوچ ن طرف جاتی ہے۔ یہاں حضرت بابا نور شاہ کا مزار ہے۔ مزار کے ارد گرد لاکھوں مٹی کے گھڑے پڑے ہوئے ہیں عقیدت مند یہ گھڑے دودھ سے بھر کر بطور نذرانہ مزار پر پیش کرتے ہیں۔ مزار کے جانب مشرق ایک ٹبہ بھی ہے۔ یہاں آپ کے والد کا مزار ہے۔ آپ کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ ماہ مارچ کے آخری ہفتے میں بہت بڑا عرس میلہ ہوتا ہے۔ مونگ کا قلعہ اور پہاڑوں کا سلسلہ دور سے نظر آتا ہے۔ محکمہ اوقاف نے مزار ٹھیکہ پر دے رکھا ہے۔ دودھ سے دہی جما کر مکھن گھی حاصل کیا جاتا ہے زائرین کے لیے کوئی لنگر کا اہتمام نہیں ہے

marfat.com

خان پورہ کھوکھراں میں پیر بلاکی کا روضہ

اعوان شریف روڈ سے ایک سڑک جانب مغرب خان پور کھوکھراں کی طرف جاتی ہے اس گاؤں کے قریب ایک پانی کا نالہ بہتا ہے ایسے ہی کئی نالوں کا سلسلہ یہاں پھیلا ہوا ہے۔ یہ مزار بھی عین پانی کے نالے کے کنارے پر ہے۔ مزار تک پہنچنے کے لیے کئی ناہموار راستوں کو عبور کر کے یہاں پہنچنا پڑتا ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ مزار کے چاروں طرف بڑے بڑے قدیمی درخت بھی ہیں۔ یہ مزارات بہت قدیمی ہیں۔ آج کل اسے پیر بلاکی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اہل دیہہ اور گردو نواح کے لوگ پوری عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں۔ اس مزار کے گردونواح کئی لمبے مزارات ہیں ان میں کچھ پختہ اور کچھ خام ہیں

marfat.com

دھمہ ملکا میں باغ علی شاہ کا مزار

یہ دو مزار دھمہ ملکا کے قبرستان میں ہیں جو بہت قدیمی ہیں ۔ جانب جنوب مزار کی چار دیواری ہے اور پختہ تعمیر ہے ۔ جانب شمال انتہائی قدیمی گنبد نما کمرہ میں ایک مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے ۔ اور مزار کے قریب چند کھجوروں کے درخت ہیں جو صدیوں سے چلے آرہے ہیں۔ مقامی زبان میں ن قبروں کو باغ شاہ بابا حاجی شاہ صاحبؒ کے نام سے پکارتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 328 نمبر شمار 473 کے مطابق دھمہ میں ایک قدیمی مزار میں صاحب مزار کا نام جند آئیلؑ ہے نسب انبیاء کرام سے ملتا ہے

marfat.com

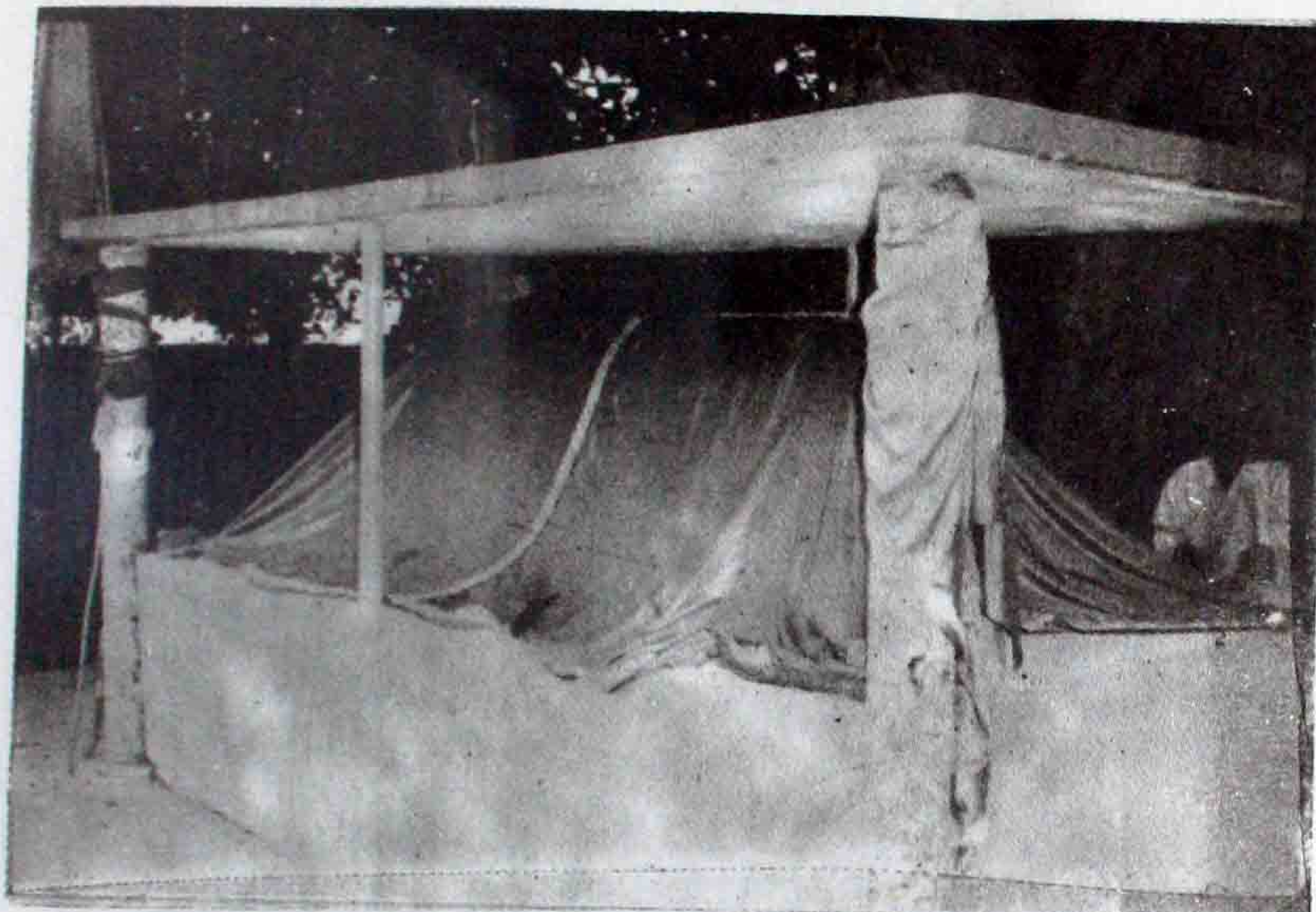

کوٹلہ میں پیر بابا شہید کا مزار

یہ مزار کوٹلہ کے بلند و بالا ٹبہ نما قلعہ پر ہے۔ کوٹلہ کا یہ ٹبہ سطح زمین سے کافی بلند ہے۔ اس ٹبہ سے تباہ شدہ شہر کے آثار ملتے ہیں۔ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پرانے برتن اور کھدائی کے دوران انسانی لاشوں کے ڈھانچے ملتے ہیں۔ نالہ بھمبر اس قلعہ کے دو طرف سے گزرتا ہے ۔ اور شمال مشرق کی جانب نظر دوڑائی جائے تو آزاد کشمیر جموں کی پہاڑیاں بالکل قریب نظر آتی ہیں۔ سنسکرت ہندی زبان میں کوٹلہ کا مطلب ہی چھوٹا قلعہ ہے۔ شہید بابا کا مزار پختہ تعمیر ہے اور صدیوں سے مزار کا تقدس قائم و دائم ہے۔ اہل نظر عقیدت سے حاضری دیتے ہیں

marfat.com

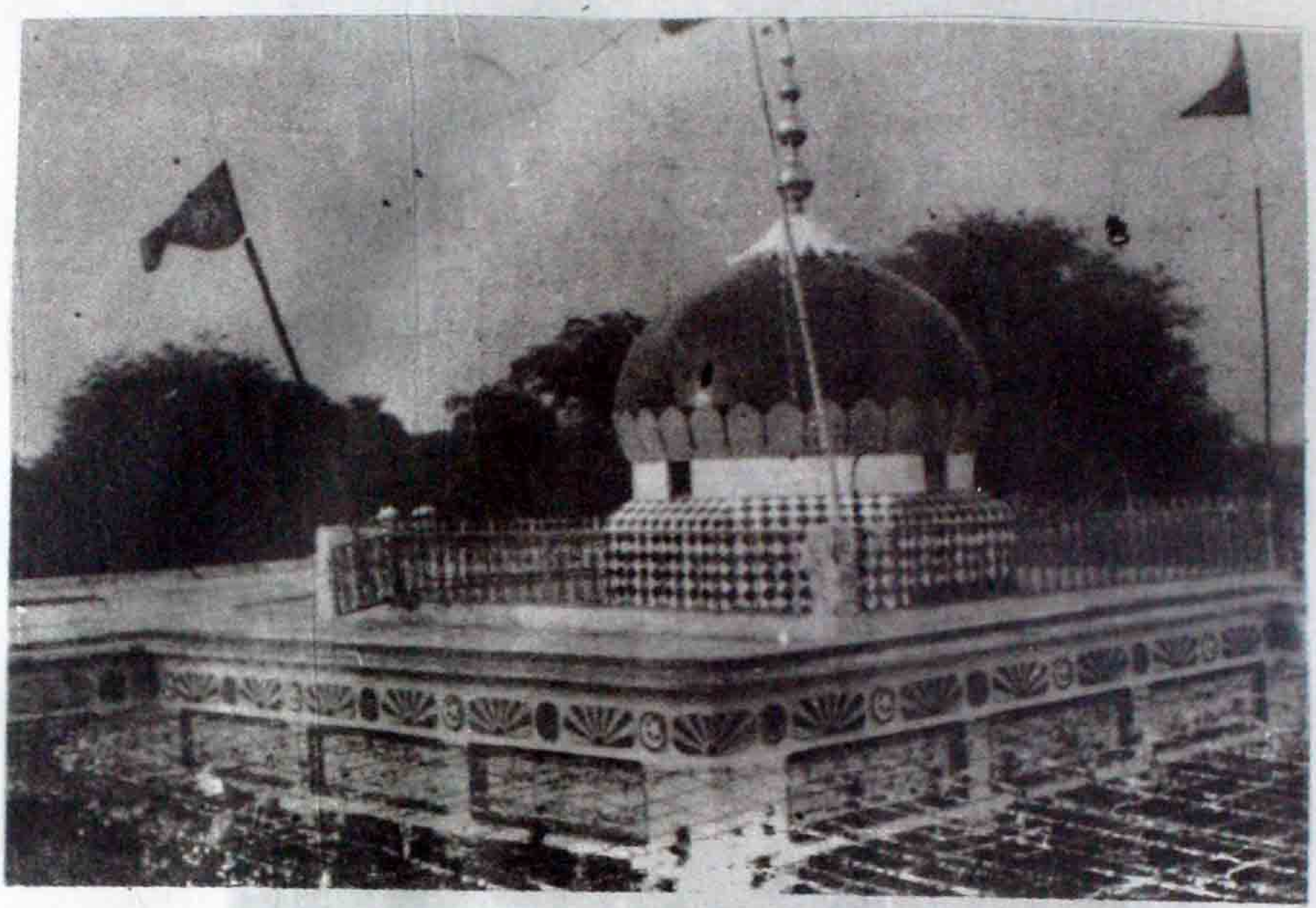

آستانہ عالیہ پیر فضل حسین شاہؒ وڈا پنڈ

کڑیانوالہ کے قریب ایک مشہور قصبہ وڈا پنڈ ہے ۔ یہاں پیر فضل شاہ صاحبؒ کا آستانہ مبارک ہے ۔ آپ بہت بڑے درویش ہو گزرے ہیں ۔ اپنی زندگی میں ہی روضہ مبارک اور عقیدت مندوں کے لیے آرام گاہیں تعمیر کیں تھیں ۔ آپ کا عرس ہر سال بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے ۔ اس علاقہ میں یہ بہت بڑا ایک مثالی عرس ہوتا ہے ۔ دن رات عقیدت مندوں میں لنگر تقسیم ہوتا ہے ۔ آپ کا مزار بہت شاندار خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ اور دن رات لنگر کا سلسلہ جاری و ساری رہتا ہے ۔ آپ کی کئیں کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں ۔ جو بھی آپ کے آستانہ پر حاضر ہوتا ہے ۔ اپنی جھولی مرادوں سے بھر لیتا ہے ۔ ولایت کا یہ سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا ۔ اور مخلوق خدا ان نیک ہستیوں سے دینی و دنیاوی فیض حاصل کرتے رہیں گے

marfat.com

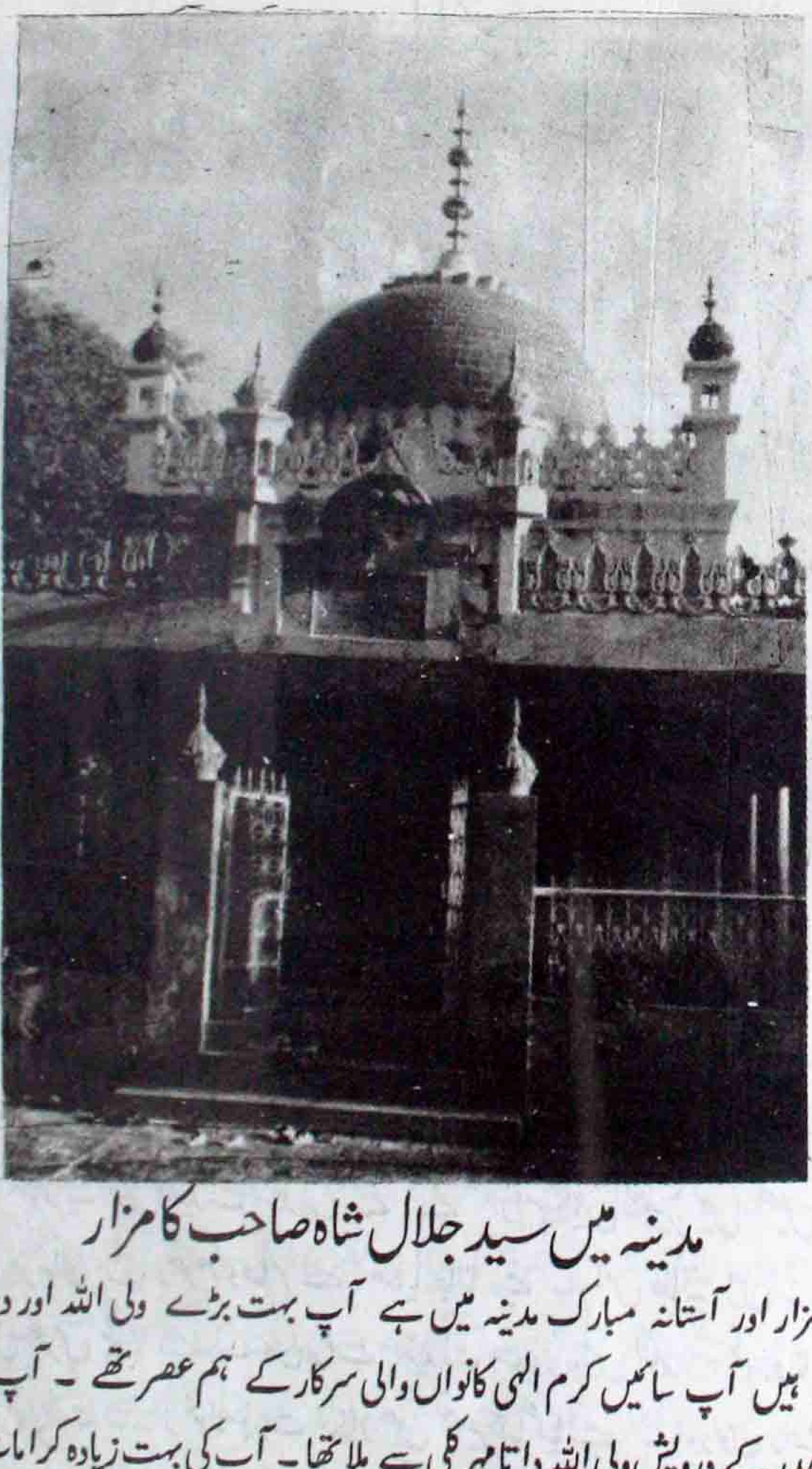

مدینہ میں سید جلال شاہ صاحب کا مزار

آپ کا مزار اور آستانہ مبارک مدینہ میں ہے آپ بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گذرے ہیں آپ سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار کے ہم عصر تھے ۔ آپ کو فیض موضع بھدر کے درویش ولی اللہ داتا مہر کلی سے ملا تھا۔ آپ کی بہت زیادہ کرامات ہیں۔ آپ کا مزار نہایت ہی شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ جو مدینہ سے جانب مشرق جنوب ہے ۔ آپ کا عرس ہر سال پوری عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ عقیدت مند پوری عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

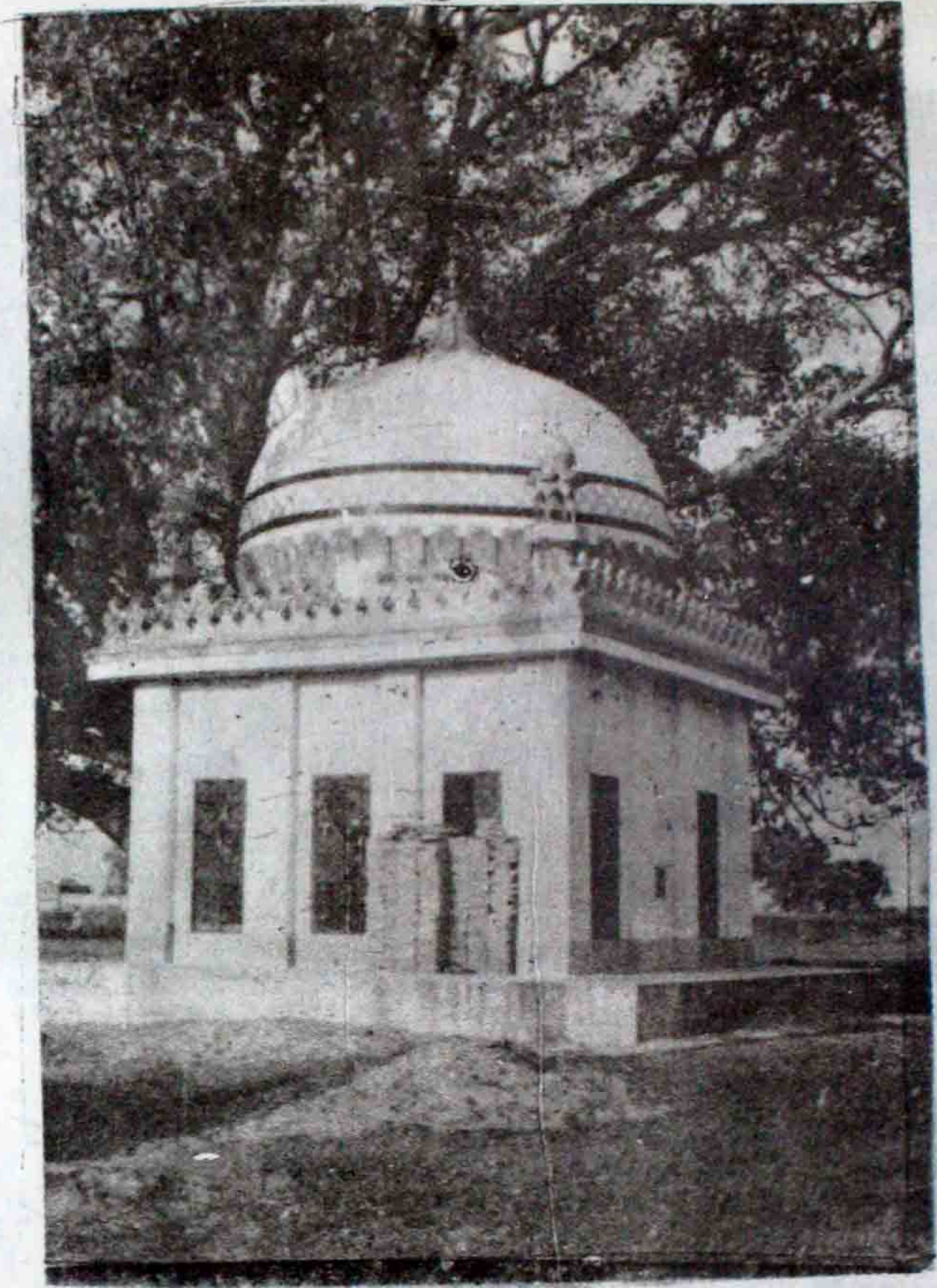

موضع بانٹھ اگووال کے قریب گوگھڑ شہید کا مزار

یہ مزار گجرات سے بھمبر روڈ کے کنارے موضع اگووال بانٹھ کے قریب ہے۔ اور قریب ہی مشہور برساتی نالہ بھمبر بھی بہتا ہے۔ یہ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور قریب ہی کھجور کے درخت بھی ہیں سن پیدائش معلوم نہ ہو سکا البتہ اہل دیہہ کے مطابق آپ بہن بھائی زمین میں سما گئے۔ مزار شریف سنگ مرمر سے شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ سر کی جانب سنگ مرمر کی تختی پر یہ عبارت تحریر ہے

کاںیاں نکل کماں نوں وگیاں اینہاں پچھاں بھوائیاں
ایڈے زور خدا نے بخشے شاناں تے وڈیائیاں
مقبولاں نے مولا کولوں گلاں پیاں منوایاں
جو جو چاہیاں دل نوں بھایاں وچہ خیالاں آئیاں

marfat.com

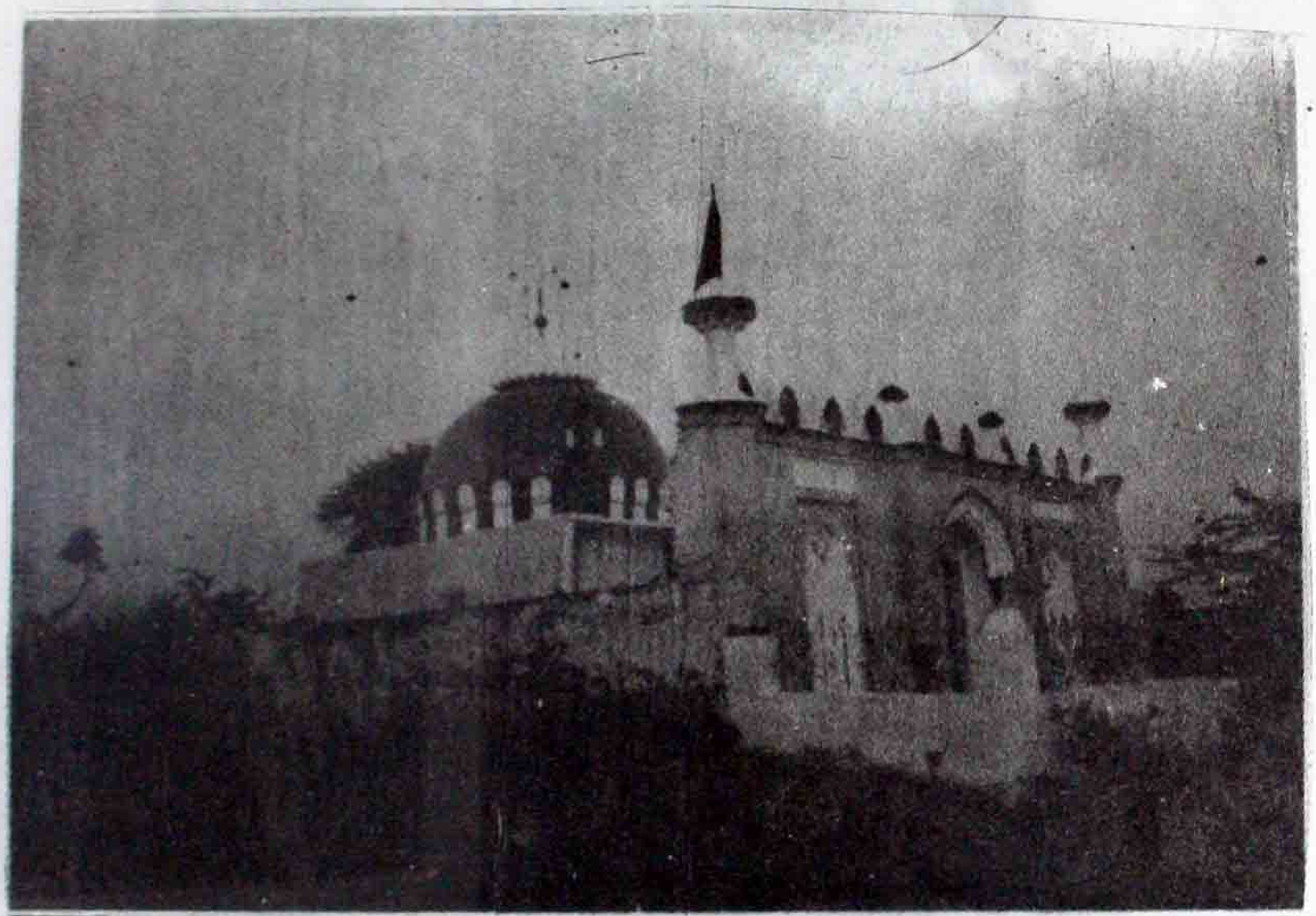

خواص پور میں حضرت خواص خاں کا مزار

خواص خاں شیر شاہ سوری کے دور میں ہو گزرے ہیں آپ بہت بڑے ولی اللہ تھے ۔ ایک روایت کے مطابق آپ کا سر قلعہ روہتاس کے خواص خوانی دروازے میں دفن ہے ۔ وہاں مزار ہے ۔ جس پر یہ عبارت تحریر ہے ۔ مزار حضرت خواص خاں آپ کے نام سے قلعہ روہتاس کے ایک دروازہ کا نام خواص خوانی دروازہ ہے ۔ کہتے ہیں کہ آپ کا دھڑ موضع خواص پور میں دفن ہے ۔ یہاں یہ بھی بات مشہور ہے کہ آپ بغیر دھڑ کے دشمنوں سے مقابلہ کرتے رہے ۔ آپ کا مزار خواص پور کے قبرستان میں ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ اور چھت بھی شاندار تعمیر کیا گیا ہے ۔ موضع خواص پور میں شیر شاہ سوری کے دور کی مسجد بھی ہے ۔ یہ قصبہ مشہور سڑک جولالہ موسیٰ اور دولت نگر کو ملاتی ہے ۔ نالہ بھمبر کے کنارے آباد ہے

marfat.com

پیر غازی

یہ صبور کھاریاں روڈ سے لادیاں کے قریب سے ایک کچا راستہ موضع کھرانہ پیر غازی کی طرف جاتا ہے ۔ پیر غازی کے قریب دو بلند بالا ٹبے اور ٹیلے واقع ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ماضی میں بڑی بڑی بستیاں آباد ہوئیں اور اجڑیں ، ان ٹبوں ٹیلوں سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور انسانی ڈھانچوں کے پنجر ملتے ہیں ۔ کھدائی کے دوران مٹی کے سالم برتن بھی ملتے ہیں ۔ اور یہ ٹبے دور دور تک نظر آتے ہیں ۔ ، ان ٹبوں کے قریب حضرت پیر غازی کا مزار ہے ۔ یہاں بڑی دور دور سے چنبل کے مریض حاضر ہوتے ہیں ۔ اور شفائے کاملہ پاتے ہیں ۔ یہاں ہاڑ کی چار جمعراتوں میں عرس میلہ ہوتا ہے ۔ ماضی میں یہ بہت بڑی آبادی تھی

marfat.com

سید گل حسین شاہ نوشہرہ خواجگان

آپ کا آستانہ عالیہ نوشہرہ خواجگان میں ہے ۔ آپ نے سلطان اولیاء قطب المشائخ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب آف اعوان شریف سے فیض حاصل کیا۔ سلسلہ نسب حضرت سید نبی شاہ آف آستانہ عالیہ موجوکی سرکار سے جا ملتا ہے ۔ آپ اپنے وقت کے ولی اللہ تھے ۔ 26 جنوری 1985 کو آپ کا وصال ہوا ۔ اور آستانہ عالیہ نوشہرہ خواجگان میں دفن ہوئے ۔ اس تاریخ کو ہر سال آپ کا عرس عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے

marfat.com

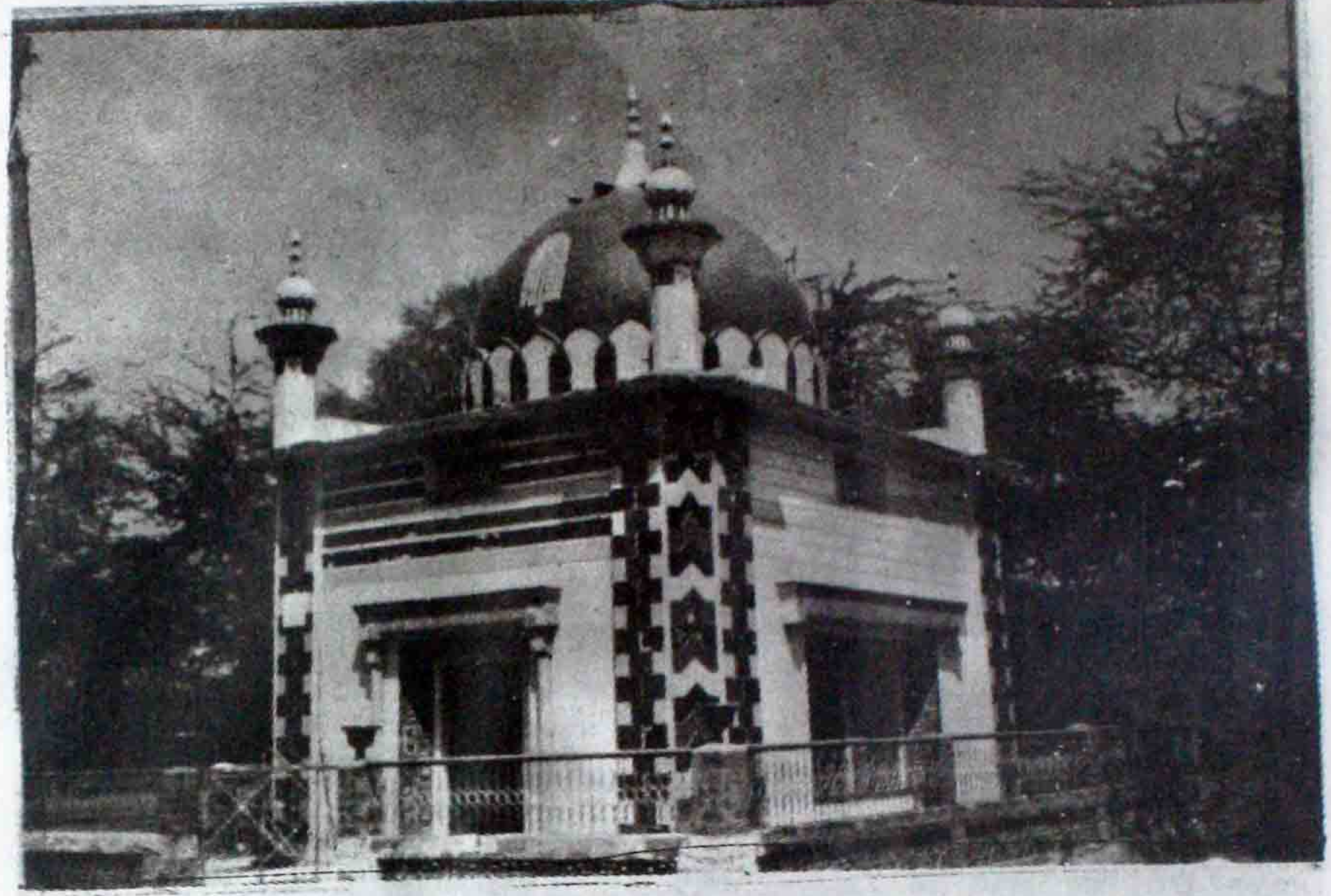

حضرت سید ماخن شاہ (ماکھن) شاہ صاحب

آپ کا مزار مبارک نوشہرہ خواجگان میں ہے ۔ آپ حضرت علی ولی جن کا مزار میانہ چک میں حضرت خواجہ محمد اسحاق کے قدموں میں ہے ۔ آپ حضرت علی ولی کے مرید خاص تھے ۔ یہ علاقہ تمام روحانی طور پر اپ کے زیر سایہ تھا۔ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے آپ کا تابوت نکال کر دوبارہ دفن کیا گیا اور عالی شان مزار تعمیر کیا گیا آپ بہت بڑے ولی اللہ ہو گذرے ہیں ۔ آپ کا دور حضرت شاہدولہ سرکار کا ہے ۔ کیونکہ حضرت خواجہ محمد اسحاق قادری آف چک میانہ حضرت شاہدولہ صاحب کے ہم عصر تھے ۔ نوشہرہ خواجگان اس خطہ میں سب سے قدیمی بستی ہے ۔ جو دریائے چناب کے کنارے آباد ہے ۔ یہاں عدالت گڑھ میں دو نو گز لمبے مزار بھی تھے

marfat.com

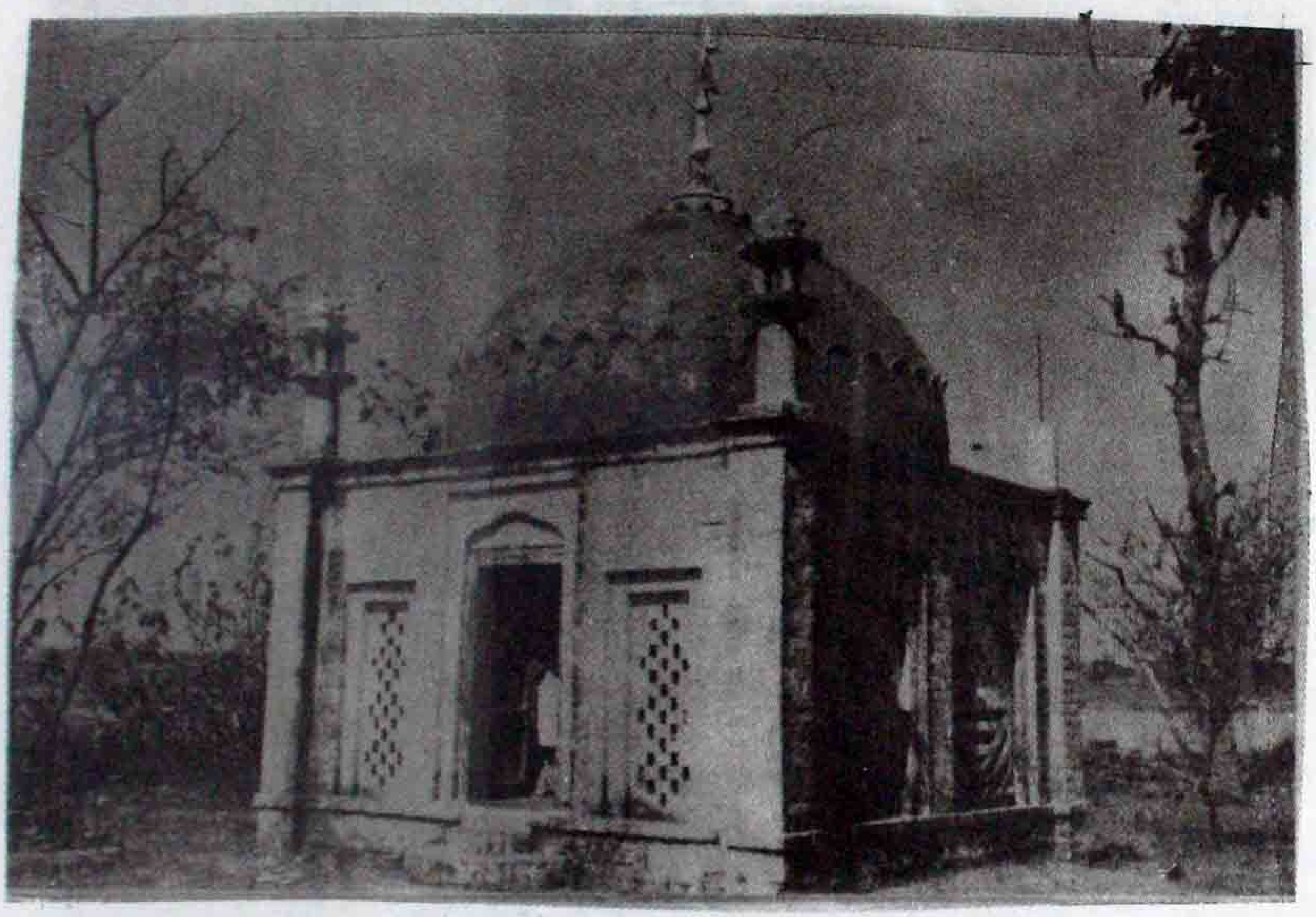

دولت نگر کے قریب مزار سید سوار شاہ

یہ مزار دھمہ ملکا اور دولت نگر کے راستہ میں واقع ہے مزار ایک بیابان علاقہ میں واقع ہے مزار پختہ تعمیر ہے مزار کے قریب مسجد کنواں کئی بڑے قد آور درخت ہیں صاحب مزار کا وصال ہوئے تقریباً نصف صدی ہو چکی ہے آپ اللہ کے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں آپ کا مزار زرعی زمینوں میں ہے جو پختہ تعمیر ہے مسجد کے علاوہ زائرین کے آرام کے لیے کمرے بھی تعمیر ہیں اس مزار کے قریب مشہور قدیمی قصبہ دولت نگر ہے اور گجرات سے بھمبر کو جانے والی سڑک بھی قریب سے گزرتی ہے عقیدت مند یہاں حاضری دیتے ہیں

marfat.com

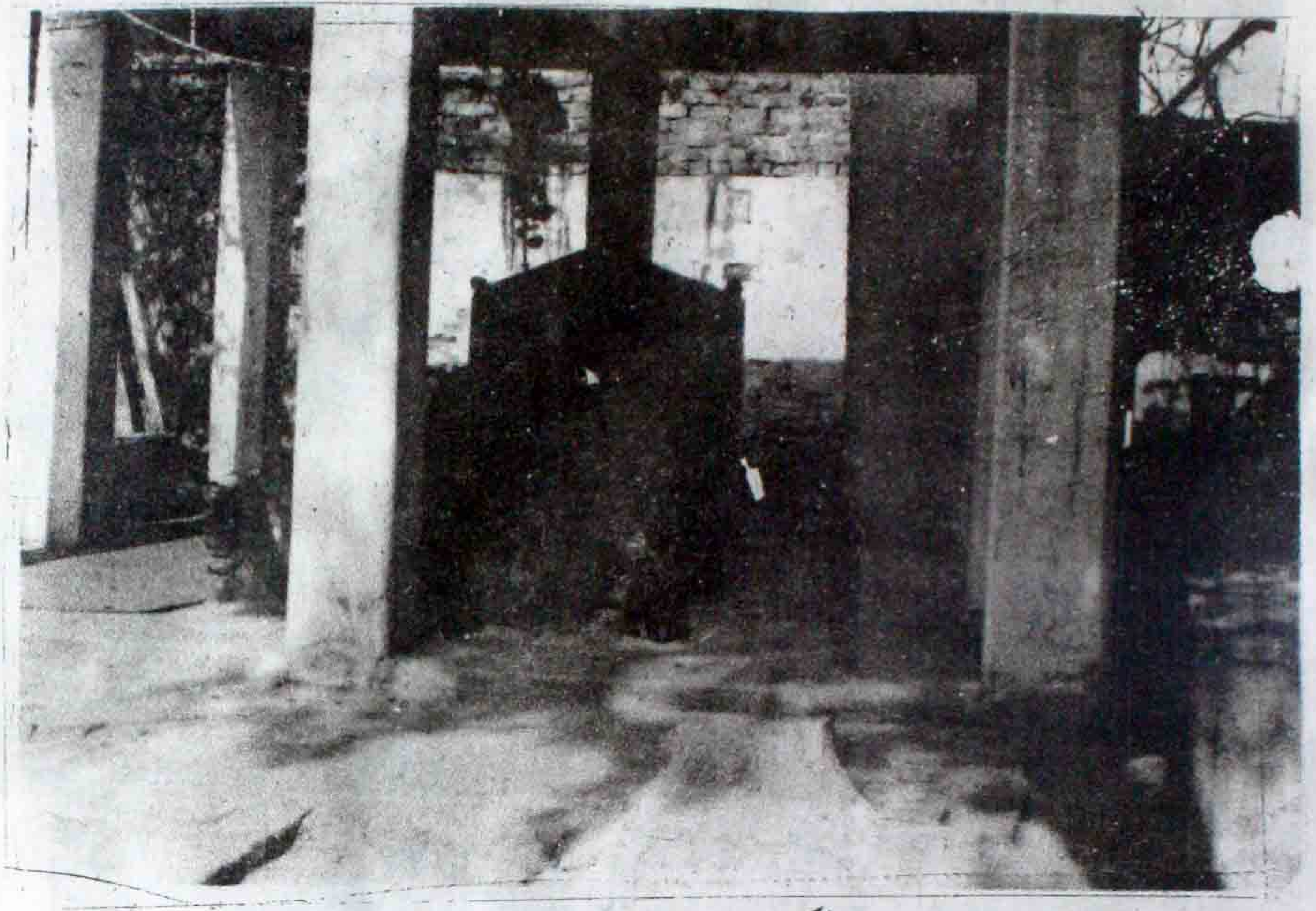

چوک پاکستان (گجرات) میں چشتی بادشاہ کا مزار

گجرات شہر کے چوک پاکستان میں چشتی بادشاہ کا سینکڑوں سال پران مزار ہے۔ آپ ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں۔ گجرات میں جو اولیاء کرام ہو گذرے ہیں وہ آپ کے مزار پر حاضر ہوا کرتے تھے عام روایات کے مطابق آپ شاہدولہ سرکار کے عہد میں گذرے ہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول کا پیغام ہدایت و رشد دینے کے لیے گجرات تشریف لائے اور گجرات ہی کو اپنا مستقل مسکن بنالیا۔ یہیں پر آپ کا وصال ہوا چوک پاکستان میں یہاں کئی سو سال پہلے دور دور تک آبادی کا نام و نشان تھا۔ صرف سیالکوٹ جانے کے لیے ایک سڑک یہاں سے گزرتی تھی۔ آپ کا مزار مبارک پختہ تعمیر ہے

marfat.com

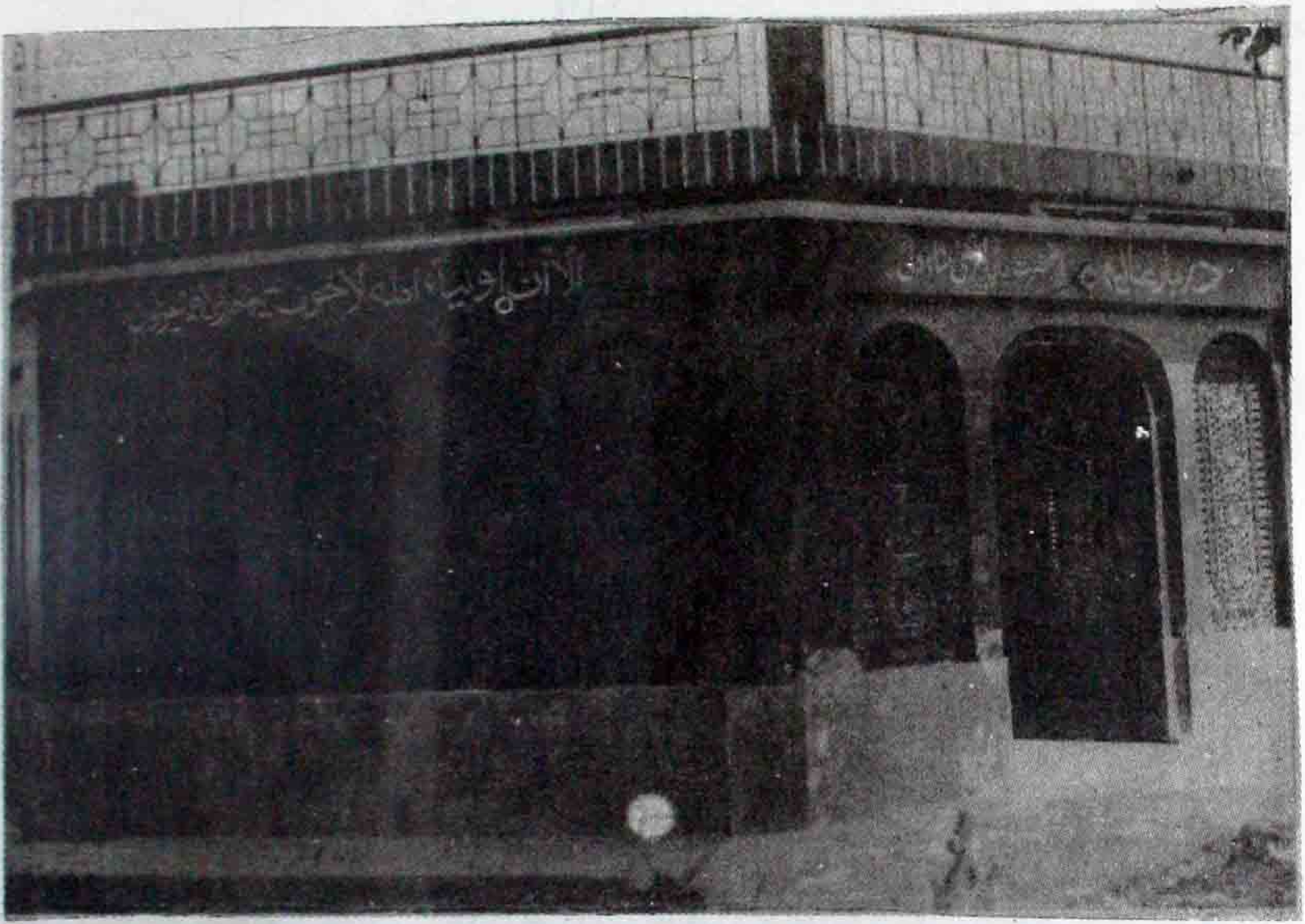

چک مرتضیٰ میں بابا مرتضیٰ ولی کا مزار

جی ٹی روڈ کے سنگم پر گجرات سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر ایک مشہور قصبہ چک مرتضیٰ ہے ۔ اس گاؤں کی جانب مشرق حضرت بابا مرتضیٰ شاہ ولی کا مزار مبارک ہے ۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں آپ کا مزار مبارک پختہ اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ آپ کی علاقہ بھر میں کئی کرامات مشہور ہیں ۔ جو کوئی بھی آپ کے آستانہ پر حاضری دیتا اسکی دلی مرادیں پوری ہو جاتیں تصوف کے علاوہ آپ بہت بڑے عالم اور فاضل بھی تھے ۔ مخلوق خدا آپ سے فیض حاصل کرنے کے لیے دور دراز سے آپ کے قدموں میں حاضری دیتی ۔ چک مرتضیٰ کے قریب ہی جانب مغرب ریلوے لائن کے پار ایک نو گز لمبی قبر ہے

marfat.com

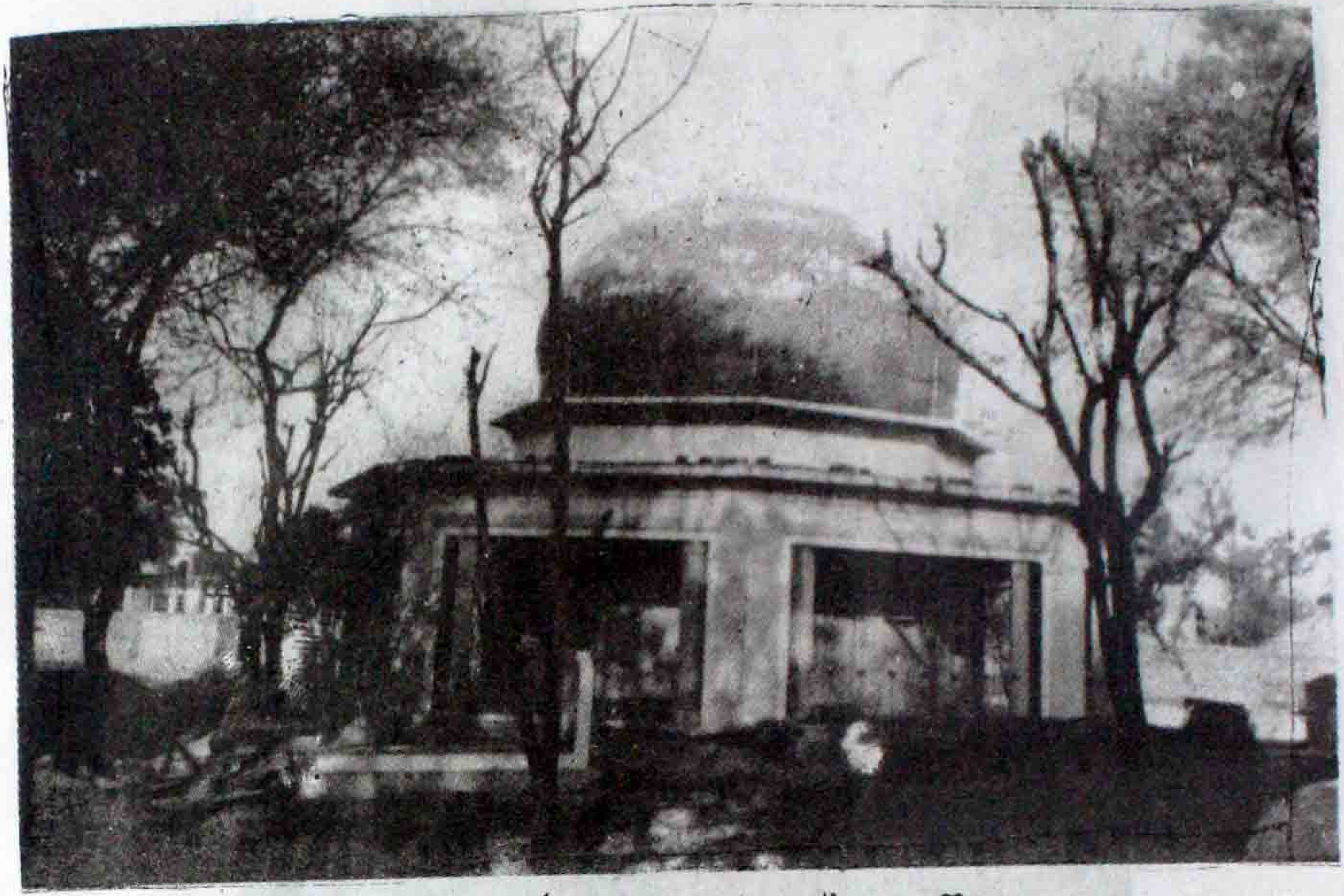

دھوریہ میں بابا مراد شاہ کا مزار

کھاریاں ڈنگہ روڈ پر ایک قدیمی قصبہ دھوریہ ہے۔ دھوریہ کھاریاں سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ دھوریہ کے قبرستان میں بابا مراد شاہ کا ایک انتہائی عالی شان مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر ہے۔ یہاں ہر سال دھوم دھام سے میلہ لگتا ہے۔ مقامی روایات کے مطابق آپ دہلی سے آئے سن آمد معلوم نہیں ہو سکا۔ آپ کے مزار کے ساتھ سید حسین شاہ ولی اللہ کیمیاگر کا مزار بھی ہے۔ جس پر سن وفات 1850ء درج ہے۔ مزار خوبصورت شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اس قبرستان میں حضرت پیر لعل حسین شاہ صاحب کا بھی مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے۔ اہل دیہہ پوری عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں دھوریہ ایک بہت بڑا قدیمی قصبہ ہے۔ جس کے جانب مغرب کئی قدیمی قبریں ہیں

marfat.com

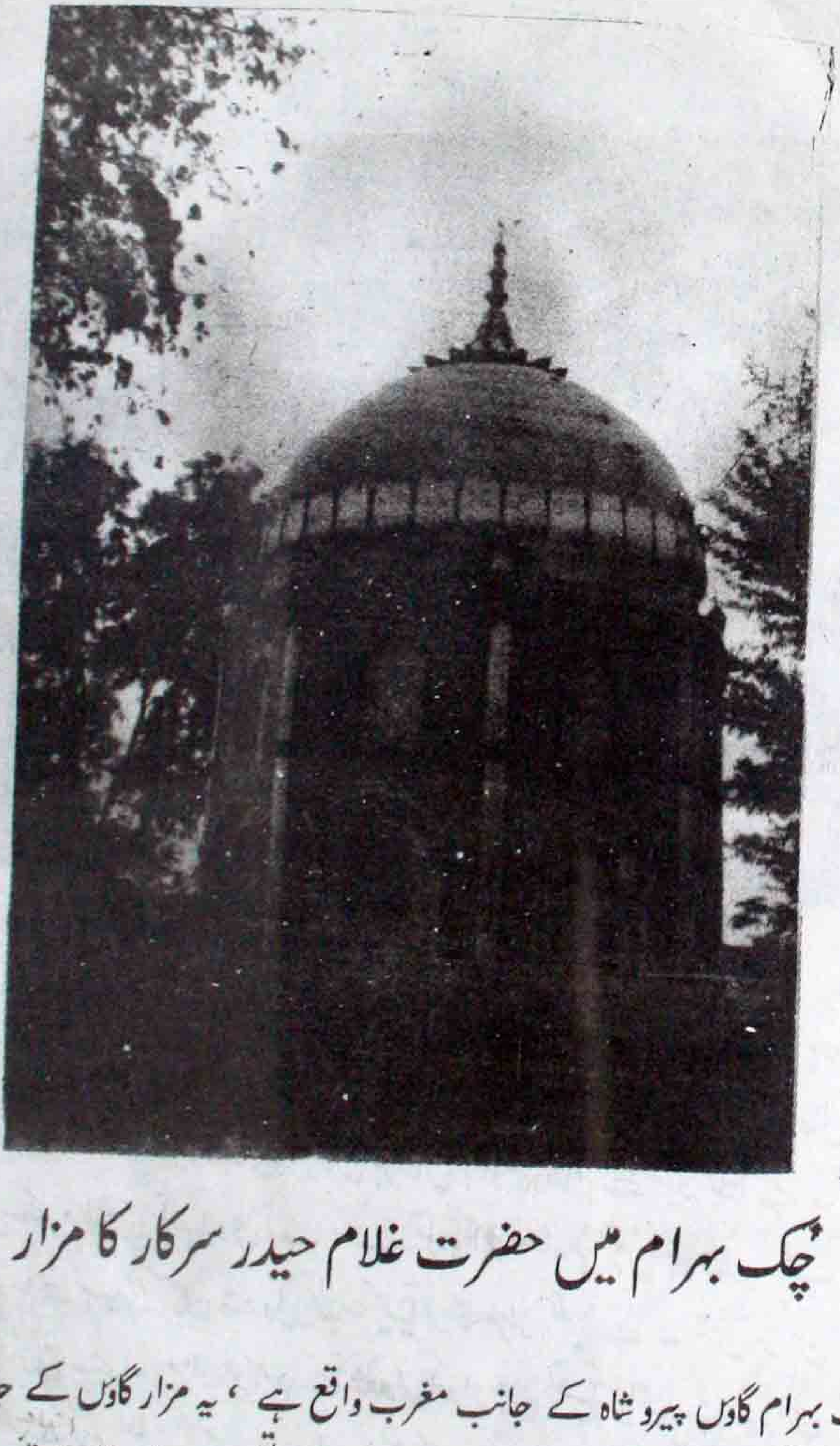

چک بہرام میں حضرت غلام حیدر سرکار کا مزار

چک بہرام گاؤں پیرو شاہ کے جانب مغرب واقع ہے ، یہ مزار گاؤں کے جانب مغرب برساتی نالہ دواڑہ کے کنارے پر ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور شاندار میں تعمیر کیا گیا ہے آپ حضرت سائیں چراغ صاحب کے خلیفہ اول تھے . سائیں چراغ کا مزار نور امنڈیالہ روڈ پر ہے جو اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں.

یہ مزار شاندار انداز میں سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے اور ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے

marfat.com

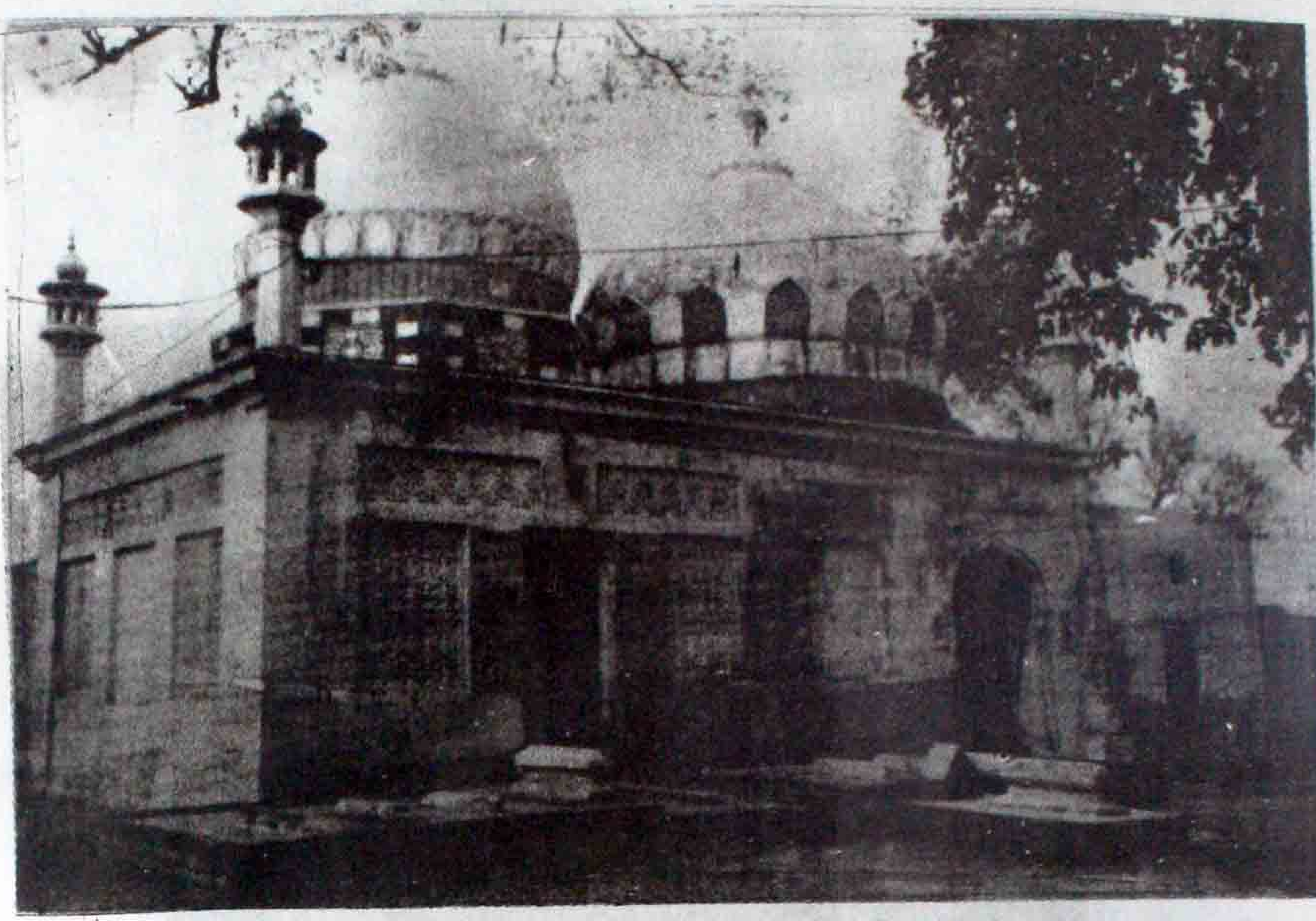

کوٹ رانجھا میں حضرت سائیں اللہ دتہ و حضرت سائیں عمر بخش اور حضرت سائیں شمس الدین کے مزارات

حضرت سائیں اللہ دتہ حضرت سخی بابا ہیرا بادشاہ کے پیرو مرشد حضرت سائیں اللہ دتہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سے تھے ۔ آپ فخر کاملین حضرت خواجہ حافظ محمد پناہ نقشبندی سجادہ نشین شیخ پور شریف ضلع گجرات کے خلیفہ مجاز ہیں آپ کی زندگی خدمت دین سے ہی عبارت ہے آپ نے تبلیغ دین کو ہی اپنی زندگی کا نصب العین بنایا اور اپنے فرض منصبی میں ہی اپنی جان جان آفرین کے سپرد فرمائی آپ کے روضہ مبارک میں دوسرا مزار مقدس آپ کے برادرزاد حضرت سائیں عمر بخش کا ہے آپ کی پرورش خود سائیں صاحب نے فرمائی لہذا سائیں صاحب کے حکم پر آپ نے حضرت سخی بابا ہیرا بادشاہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ نے فیضان نظر سے عرفان الٰہی میں اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے آپ کے فرزند گرامی حضرت سائیں شمس الدین اپنے وقت کے شہرہ آفاق اولیاء میں شمار ہوتے تھے

marfat.com

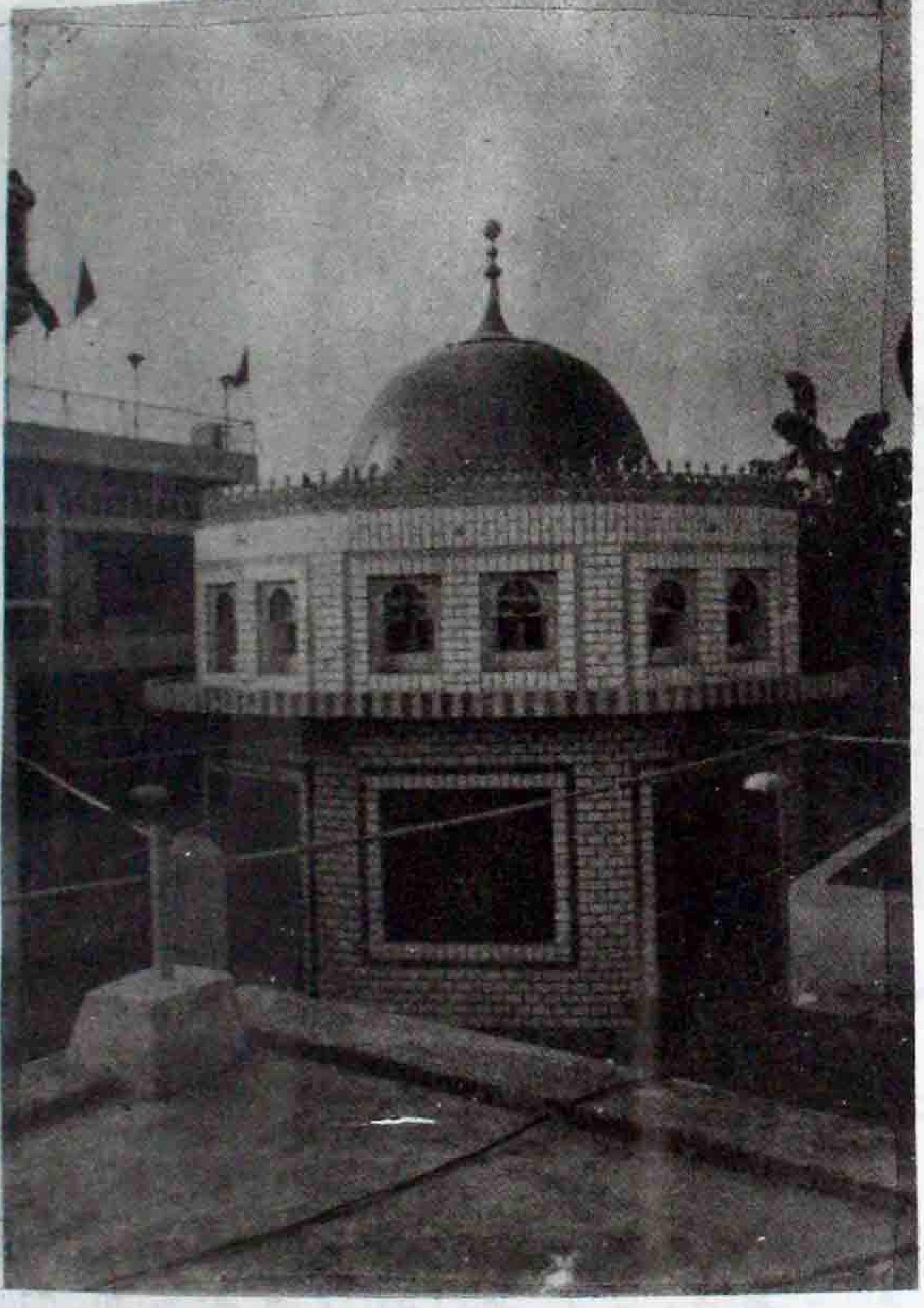

خواجہ سائیں عبدالخالق افغانی لالہ موسیٰ[1]

لالہ موسیٰ اڈا کے درمیان ایک خوبصورت عالی شان مزار ہے جس پر یہ تحریر نصب شدہ ہے مرقع تجلیات مست مجذوب حق حضرت خواجہ سائیں عبدالخالق افغانی قلندری ۔ آپ افغانستان سے آئے تھے ۔ ہروقت یاد الٰہی میں مصروف رہتے مست مجذوب تھے ۔ جس جگہ آپ نے چلّہ کشی کی اسی جگہ پر مقام فیض بنا دیا گیا ہے ۔ آپ اس صدی کے وسط میں ہو گذرے ہیں ۔ برصغیر میں بیشتر اولیاء کرام افغانستان سے ہی تشریف لاتے تھے ۔ اہالیان لالہ موسیٰ مزار خوبصورت انداز میں تعمیر کر دیا ہے ۔ اور اس کے ساتھ مسجد بھی تعمیر کی گئی

marfat.com

ڈھینڈہ شریف میں حضرت میراں سید مدمل شاہ بخاری کا مزار

بھاگووال کلاں کے قریب سے ایک سڑک بھیلووال ڈھینڈہ اور میونوال کی طرف جاتی ہے آپ کا مزار ڈھینڈہ شریف میں ہے. آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں۔ آپ کا عہد باہر کے دور میں بتایا جاتا ہے ۔ آپ کی دعاؤں سے کئی ہندو مسلمان ہوئے ۔ آپ کی کئی کرامات بیں کہتے ہیں کہ ایک بار اونٹوں کا قافلہ گزر رہا تھا جس پر شکر اور گڑلادا ہوا تھا آپ نے قافلے والوں سے پوچھا کہ اونٹوں پر کیا ہے تو انہوں نے ازراہ مذاق کہا کہ یہ راکھ ہے ۔ قافلہ جب منزل مقصود پر پہنچا تو دیکھا کہ وہ شکر گڑ راکھ میں تبدیل ہو چکا تھا۔

marfat.com

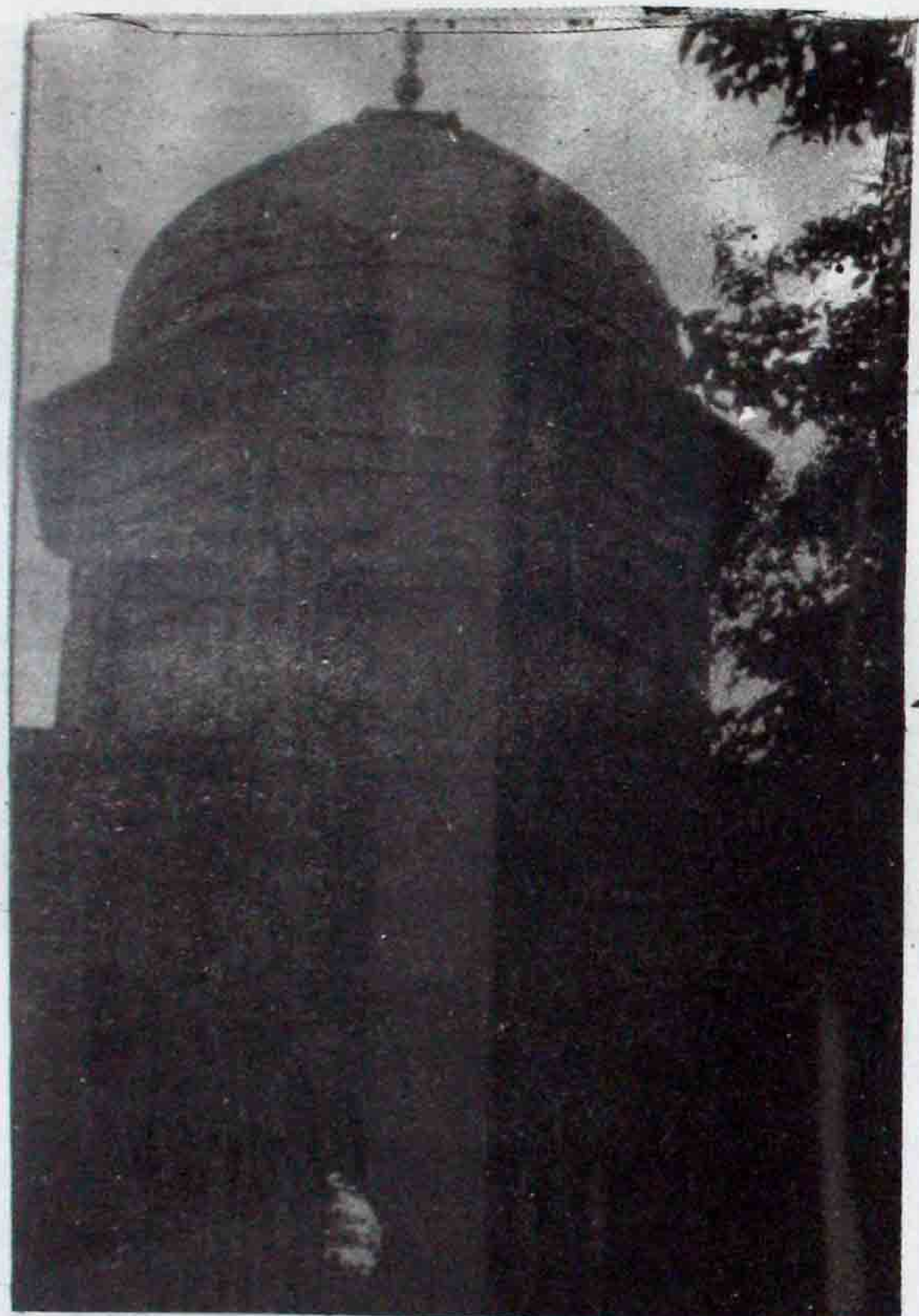

کوری شریف میں

مہندی شاہ صاحب کا مزار

آپ کا مزار کوری شریف میں ہے ۔ آپ بہت بڑے ولی درویش ہو گذرے ہیں۔ آپ کے مریدین اس علاقہ میں آپ سے پوری عقیدت محبت رکھتے ہیں۔ ایک روایت ہے کہ دریا نے جب رخ تبدیل کر لیا۔ آپ کی دعاؤں سے دریا نے اپنا رخ تبدیل کر لیا اور آبادی سے کافی دور ہٹ گیا۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے ۔ کوری شریف ایک تاریخی اور قدیمی قصبہ ہے ۔ دریائے چناب کے کنارے ہونے کیوجہ سے اس سرزمین پر حق و باطل کے کئی معرکے ہوئے ایسے لمبے مزارات کا سلسلہ دریائے توی کے کنارے مناور تک پایا جاتا ہے ۔ آج کے اس جدید دور میں بھی دریائے توی اس علاقہ کے مکینوں کے لیے باعث رحمت ہے ۔ اناج کے علاوہ مال مویشی کے لیے وافر مقدار میں یہاں چارہ گھاس وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ ماضی میں یہ علاقہ بہت آباد تھا۔ اور کوری کو ایک سلطنت کی حیثیت حاصل تھی

marfat.com

حضرت سائیں کرم الٰہی المعروف کانواں والی سرکار مرد قلندر

حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار گجرات اندر دن محلہ کاہناں والی میں پیدا ہوئے والدہ محترمہ بھی پیروں فقیروں اور درویشوں کو ماننے والی تھیں اور حضرت امام شاہ چنڈالہ کی خدمت میں کبھی کبھار جایا کرتیں جو آپ کے مرشد ہیں والد محترم مہر غلام محمد بھی ان نیک بزرگ ہستیوں کو ماننے والے تھے ایک فقیر کامل دعا دے گیا اس مرتبہ آپ کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا اللہ کے محبوب اور پیارے انسانوں سے ہوگا، آپ 13 اپریل 1838ء کو دنیا میں تشریف لائے آپ کی لاتعداد کرامات ہیں آپ بہت بڑے ولی درویش ہو گزرے ہیں۔ جس کی طرف نگاہ ڈالتے اس کا بیڑہ پار ہو جاتا، آپ نے تقریباً نوے سال کی عمر میں 20 جولائی 1930ء کو وفات پائی اور اسی مقام پر دفن ہوئے

marfat.com

آستانہ عالیہ پیر سید فضل حسین قادریؒ کا مزار

کھیپڑانوالہ شریف میں پیر طریقت عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیر سید فضل حسین شاہ صاحب کا آستانہ مبارک ہے۔ آپ کی بابرکت ہستی پر یہ علاقہ جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ آپ کے پڑدادا کا نام سید محمد شاہ بادشاہ المعروف باباجی ٹوپی والی سرکار تھا۔ جو اپنے دور کے بہت بڑے ولی اللہ اور مرد کامل ہو گذرے ہیں۔ آپ کا وصال 1303ھ میں آپ کا دربار کھیپڑانوالہ شریف میں ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جہاں مخلوق خدا دینی دنیاوی فیض حاصل کر رہی ہے۔ یہ گاؤں نالہ بھمبر کے کنارے آباد ہے۔

marfat.com

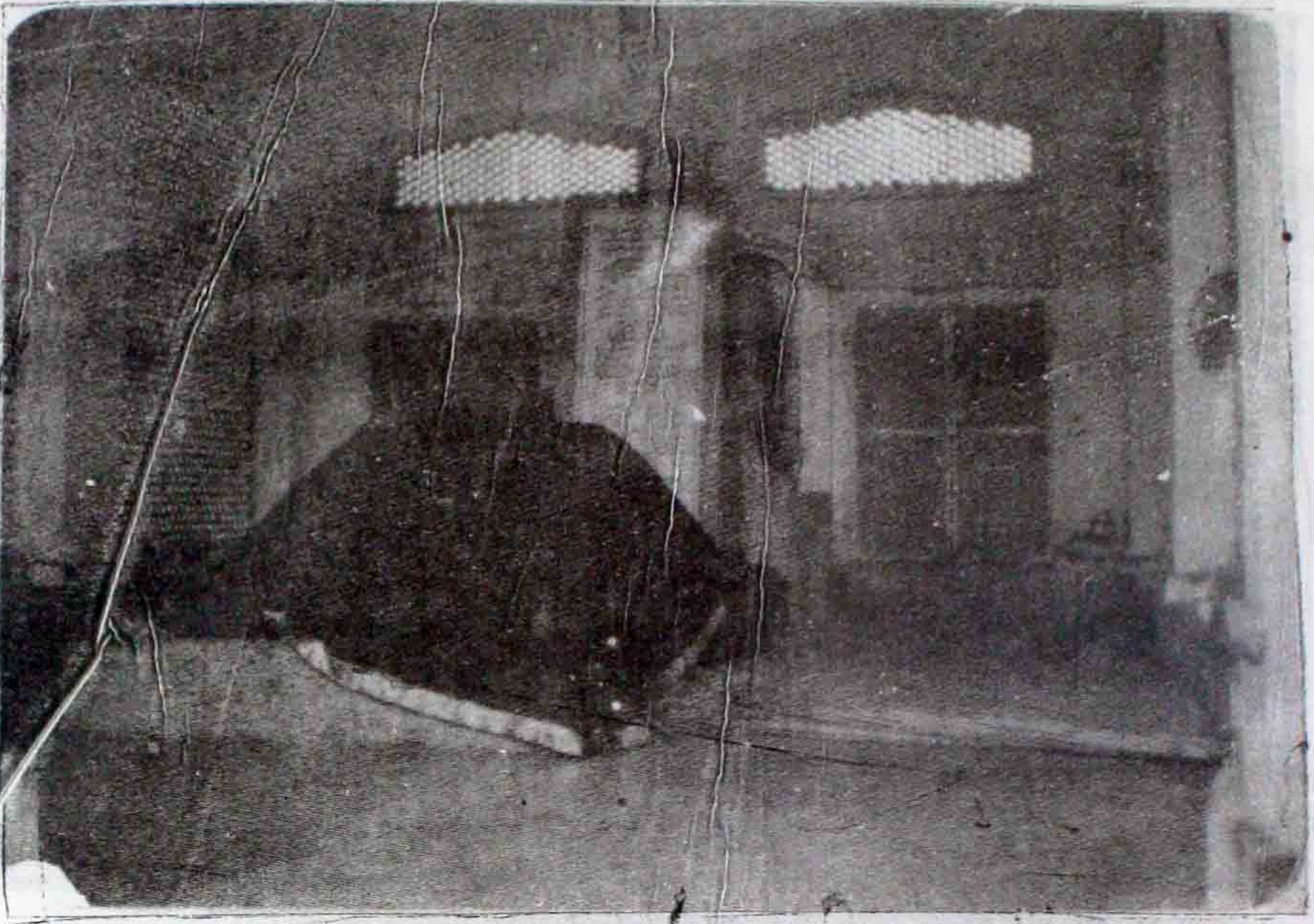

حضرت شیخ اللہ داد سری کا مزار

آپ کا مزار مدینہ کے قریب موضع گندرہ میں ہے مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے اور چار دیواری مغلیہ دور کی ہے ۔ آپ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں کہتے ہیں کہ اکبر عموماً کشمیر جاتے ہوئے گجرات قیام کرتا تھا کشمیر فتح کرنے کے لیے چڑھائی کی ۔ جب چھ ماہ تک کشمیر فتح نہ ہوا تو بقول احمد حسین قلعداری اکبر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی سرکار کشمیر کی فتح کے لیے دعا فرمائی جائے ۔ آپ جنگل میں تشریف فرما تھے آپ نے درخت کی ٹہنی توڑ کر دی اور فرمایا یہ لو کشمیر کی کنجی آپ کا فرمانا ہی تھا کہ گھوڑ سوار دوڑتا ہوا آیا ، عرض کی یا سرکار کشمیر فتح ہو گیا ہے ۔ شہنشاہ نے خوش ہو کر بارہ سو ایکڑ زمین بطور نذرانہ پیش کی

marfat.com

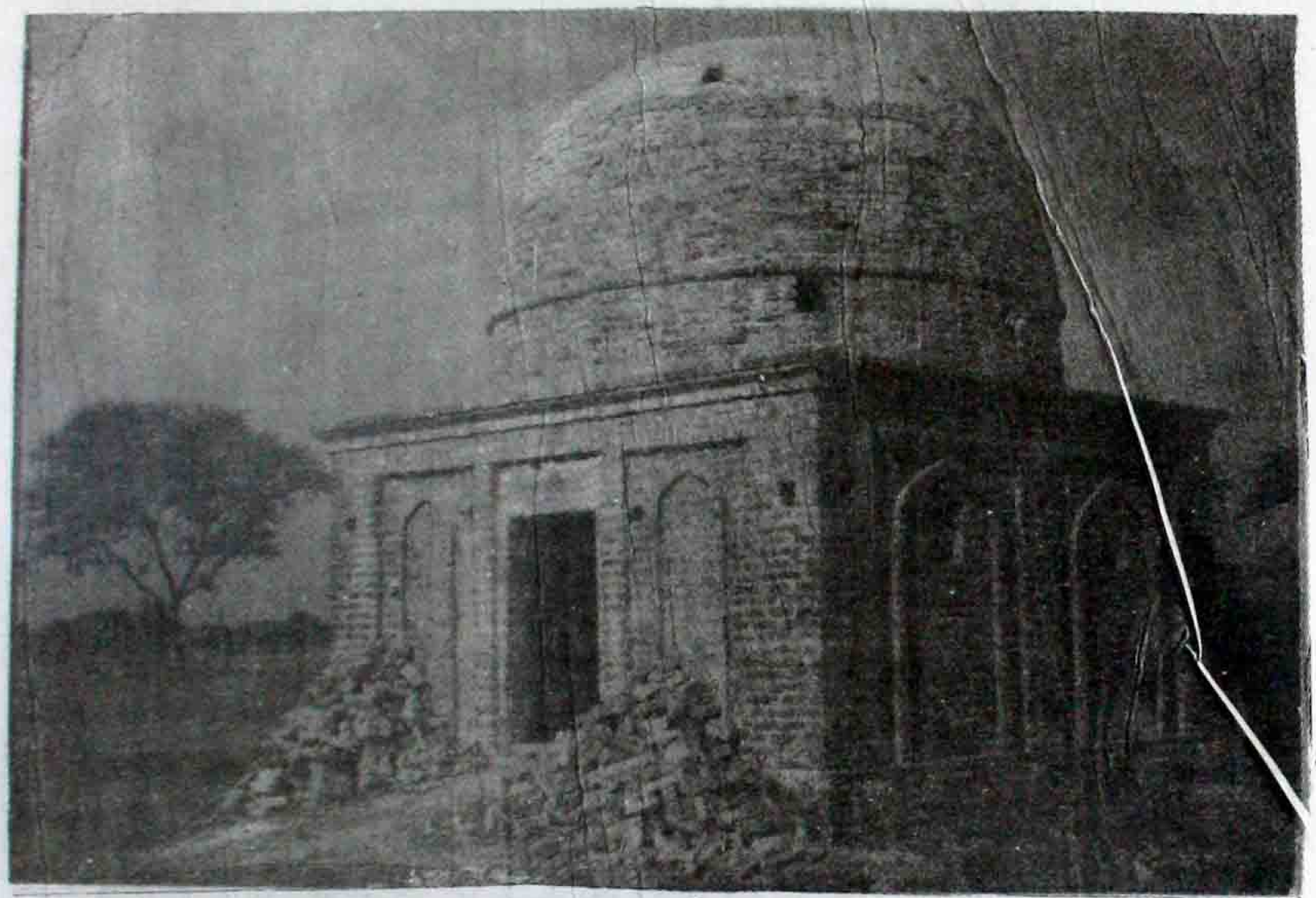

جوگیا صاحب

جوگیا صاحب کا مزار مھسم اور مہیساں کے درمیان ہے - آپ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں - ایک عام روایت مشہور ہے کہ یہاں کئی حافظ قرآن دفن ہیں قحط سالی میں آپ کے روضہ پر بارش کے لیے دعا مانگی جاتی ہے جو قبول ہوتی ہے - آپ کا پورا نام حضرت پیر کمال الدین ہے - آپ تین سو سال قبل ہو گزرے ہیں - آپ گوجر خان سے آئے اور تبلیغ ہدایت کے سلسلہ میں یہاں قیام پذیر ہوئے - دینی دنیاوی فیض کے لیے مخلوق خدا یہاں حاضری دیتی ہے - کئی بزرگوں اولیاء کرام نے آپ سے فیض حاصل کیا - حالیہ دنوں مزار کو پختہ تعمیر کیا گیا ہے - اور بہت قدیمی درختوں کے آثار بھی ملتے ہیں - یہاں سے تھوڑے سے فاصلہ پر ہزاروں سالہ قدیمی شہر دولت نگر (اودھے نگری) ہے

marfat.com

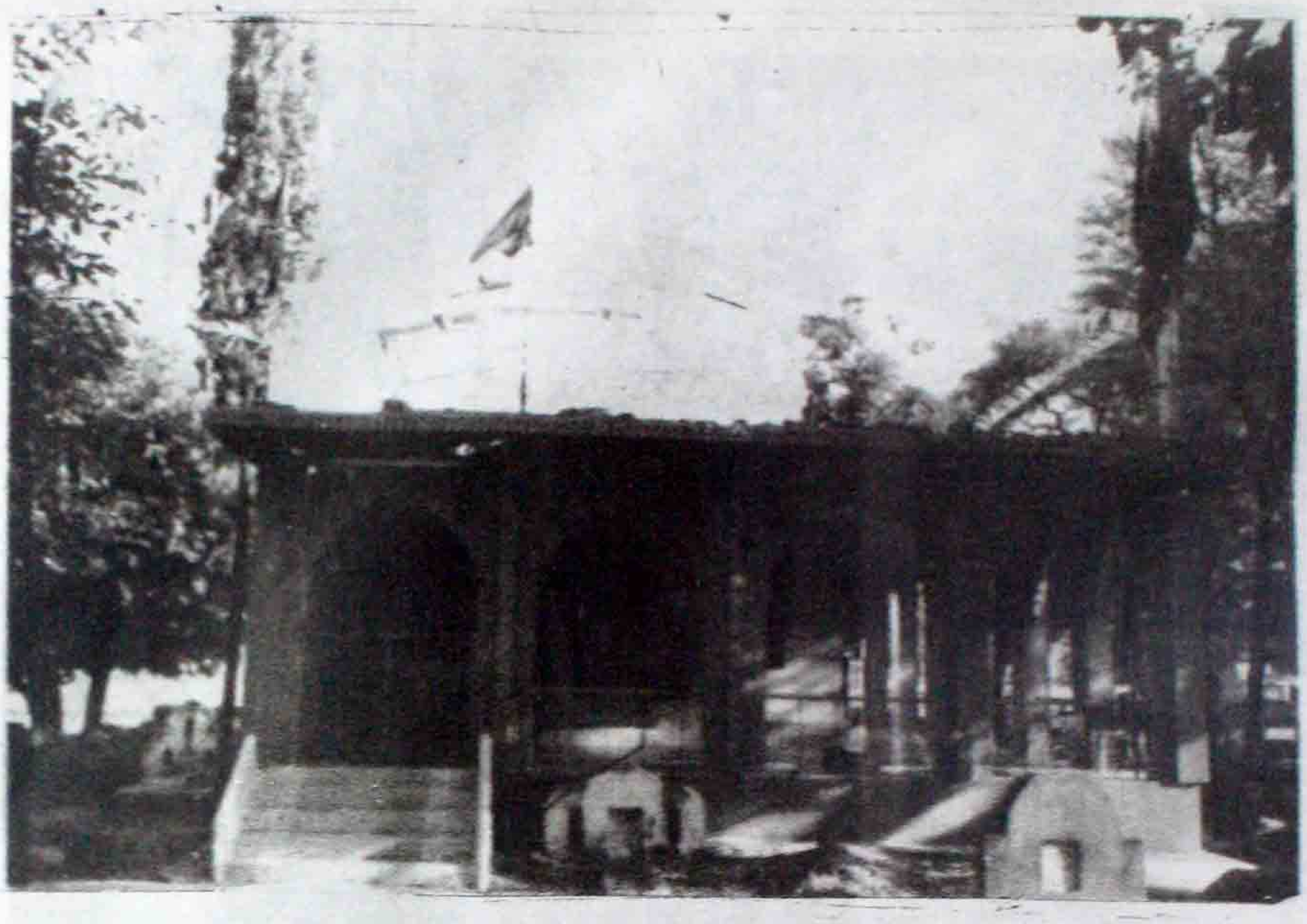

معین الدین پور میں میاں صاحب کا مزار

معین الدین پور ایک قدیمی قصبہ ہے۔ جو ہزاروں پران گزرگاہ جو سیالکوٹ گجرات کو ملاتی ہے۔ اس سڑک کے کنارے میاں صاحب کا مزار مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں۔ آپ کی بہت زیادہ کرامات ہیں۔ آپ کے ارادتمند علاقہ بھر میں آپ کی تعلیمات سے عقیدت رکھتے ہیں۔ مزار مبارک شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ جنات آپ کے ماتحت تھے۔ چک بھولہ ارد گرد نواح کے دیہات میں رہنے والے آپ کے مرید ہیں۔ آپ کا عہد مغلیہ دور میں بتایا جاتا ہے۔

marfat.com

روضہ مبارک سید رسول شاہ

کھاریاں ڈنگہ روڈ کے قریب نہر کے کنارے حاجی چک میں عالم فاضل صوفی و زاہد رہنمائے شریعت پیشوائے طریقت سید رسول شاہ صاحب گیلانی ساکن حاجی چک ہیں ۔ آپ بہت بڑے اہل عالم درویش اور ولی اللہ ہو گذرے ہیں ۔ آپ کا مزار مبارک نہر جہلم کے کنارے پر گھنے درختوں کی چھاؤں میں ہے ۔ آپ نے زندگی بھر مخلوق خدا کی خدمت کی انہیں دینی دنیاوی فیض پہنچایا ۔ آپ کا مزار خوبصورت شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ عقیدت اور احترام سے حاضری دیتے ہیں آپ کا سن وصال 8 جنوری 1961ء بمطابق 20 رجب 1380ھ ہے ۔

marfat.com

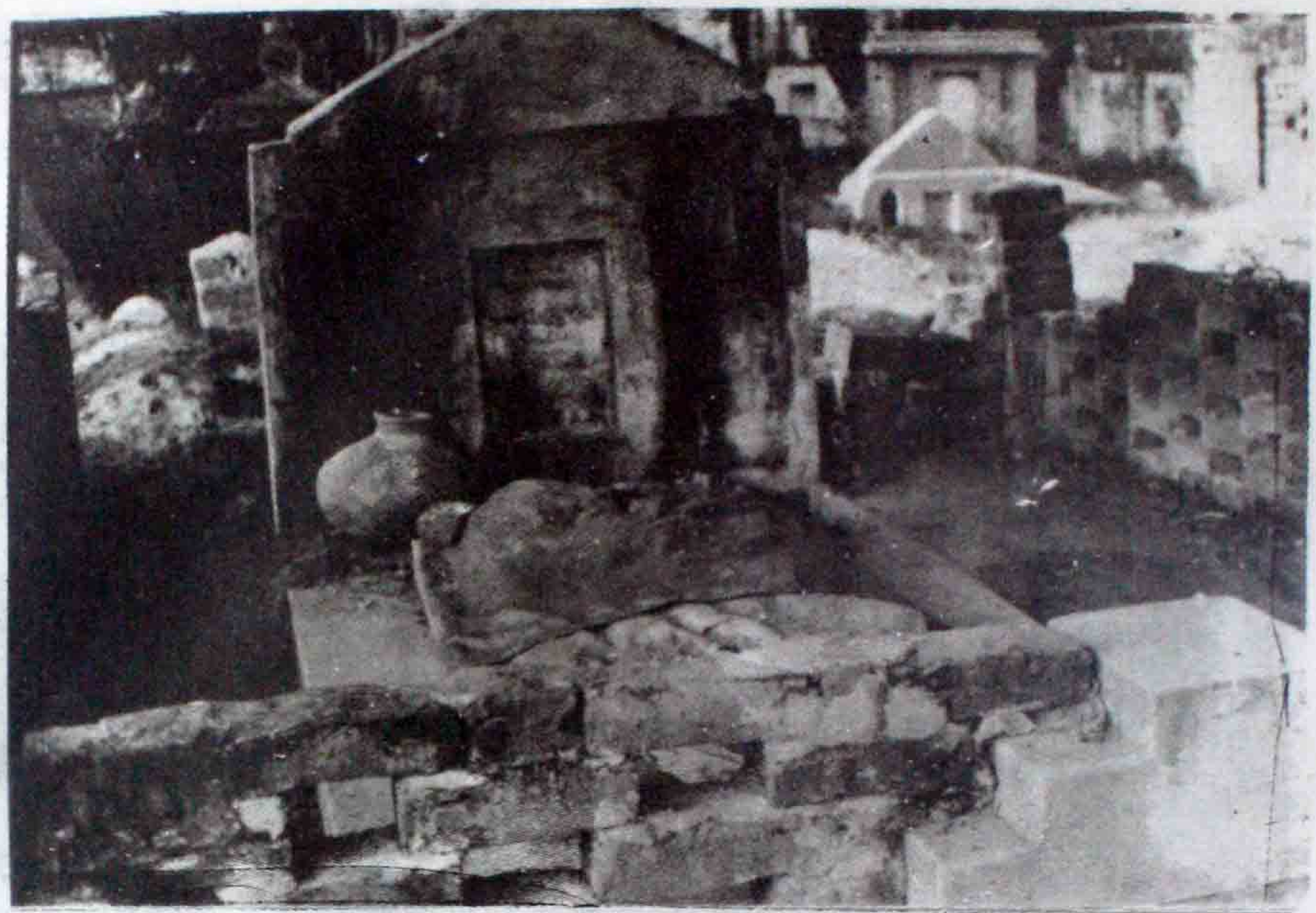

لالہ موسیٰ کے قبرستان میں شاہ سید جیلانی کا مزار

لالہ مسی ایک بہت قدیمی شہر ہے بر صغیر اور مغرب کو ملانے والی شاہراہوں میں سے ایک جو ڈنگہ سے نکل کر جوڑا کرنانہ سے ہوتی ہوئی لالہ موسی خواص پور سے ہوتی ہوئی دولت نگر آملتی ہے۔ لالہ موسی ایک قدیمی قصبہ ہونیکی وجہ سے یہاں اناج کی بہت بڑی منڈی تھی۔ تجارتی قافلے یہاں پڑاؤ کرتے تھے۔ لالہ موسی کے قبرستان میں ہزاروں سالہ پرانی نوگز لمبی قبر ہے۔ اور لالہ موسی کا قبرستان دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اسکی خاک میں کئی ہستیاں محو استراحت ہیں۔ اسی قبرستان میں ایک درویش شاہ سید جیلانی کی ایک قبر بھی ہے۔ سنگ مرمر کی تختی پر یہ عبارت تحریر ہے۔ شاہ سید جیلانی ولد شاہ جعفر عالم سلسلہ غوث اعظم 1397ھ یہ مزار لالہ موسی کے قبرستان میں پختہ تعمیر شدہ ہے

marfat.com

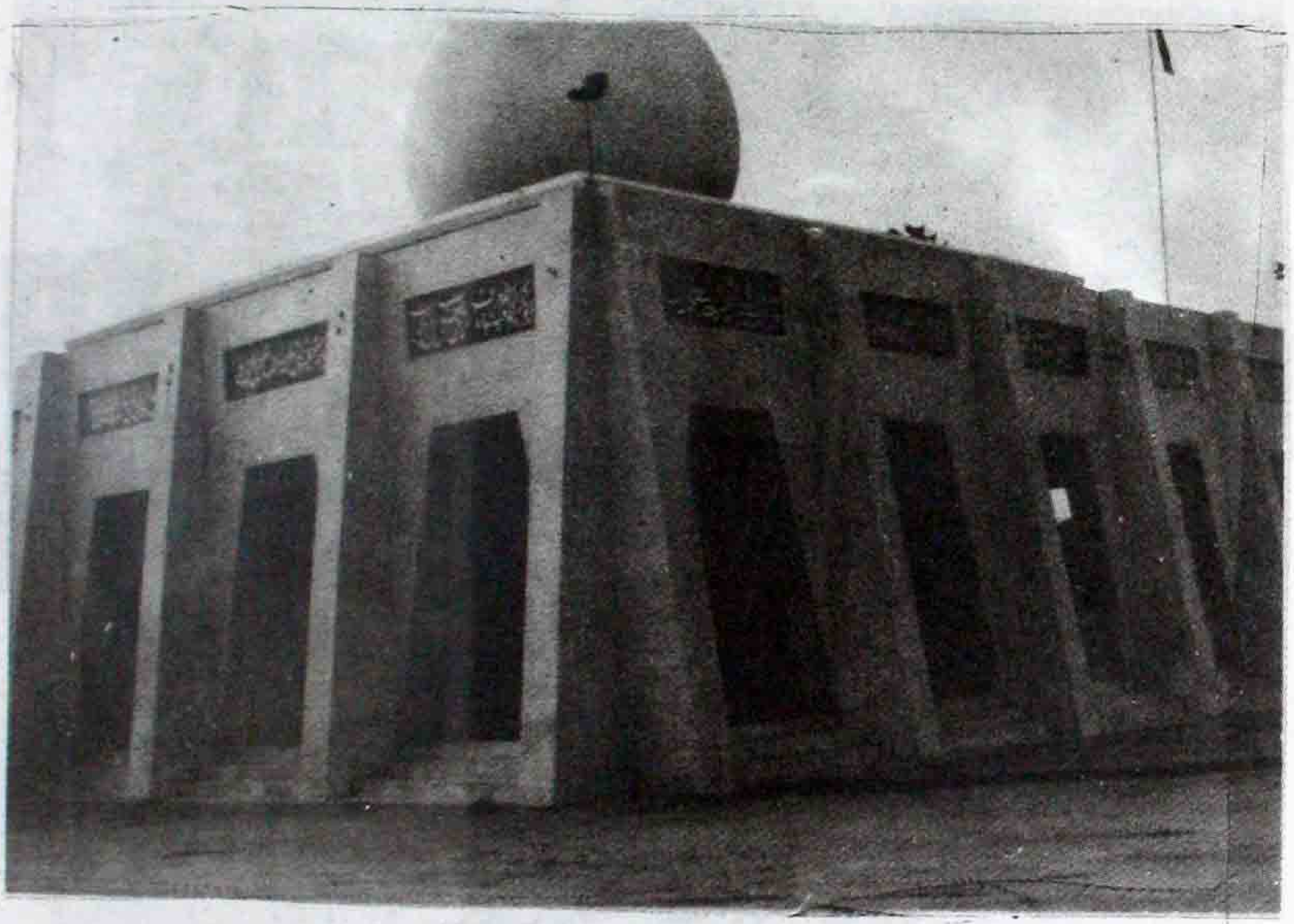

آستانہ عالیہ موہری شریف

کھاریاں ڈنگہ روڈ پر کھاریاں سے چند میل کے فاصلہ پر روحانی مقام موہری شریف ہے۔ یہاں روحانی پیشوا صوفی نواب دینؒ عالمی مبلغ اسلام رہبر شریعت خواجہ محمد معصومؒ کے مزارات ہیں۔ خواجہ محمد معصومؒ کے لاکھوں عقیدت مند پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں موجود ہیں۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں خواجہ محمد معصومؒ نے عالم اسلام کی بہت خدمت کی۔ اور پاکستان کے علاوہ دنیا بھر کے دورے کیے۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام مخلوق خدا تک پہنچائے۔ آپ نے موہری شریف میں ایک عالی شان مسجد تعمیر کروائی جس میں تمام کام شیشہ کاری سے کیا گیا ہے۔ آپ کا مزار بھی پاکستان کے خوبصورت ترین مزاروں میں سے ہے۔ جہاں سفید سنگ مر مر کے علاوہ تمام کام شیشہ کاری سے کیا گیا ہے۔ آپ کے ہاتھوں کئی غیر مسلم مسلمان ہوئے اور عرس کے موقع پر وہ بیرون ملک سے موہری شریف حاضری دیتے ہیں

marfat.com

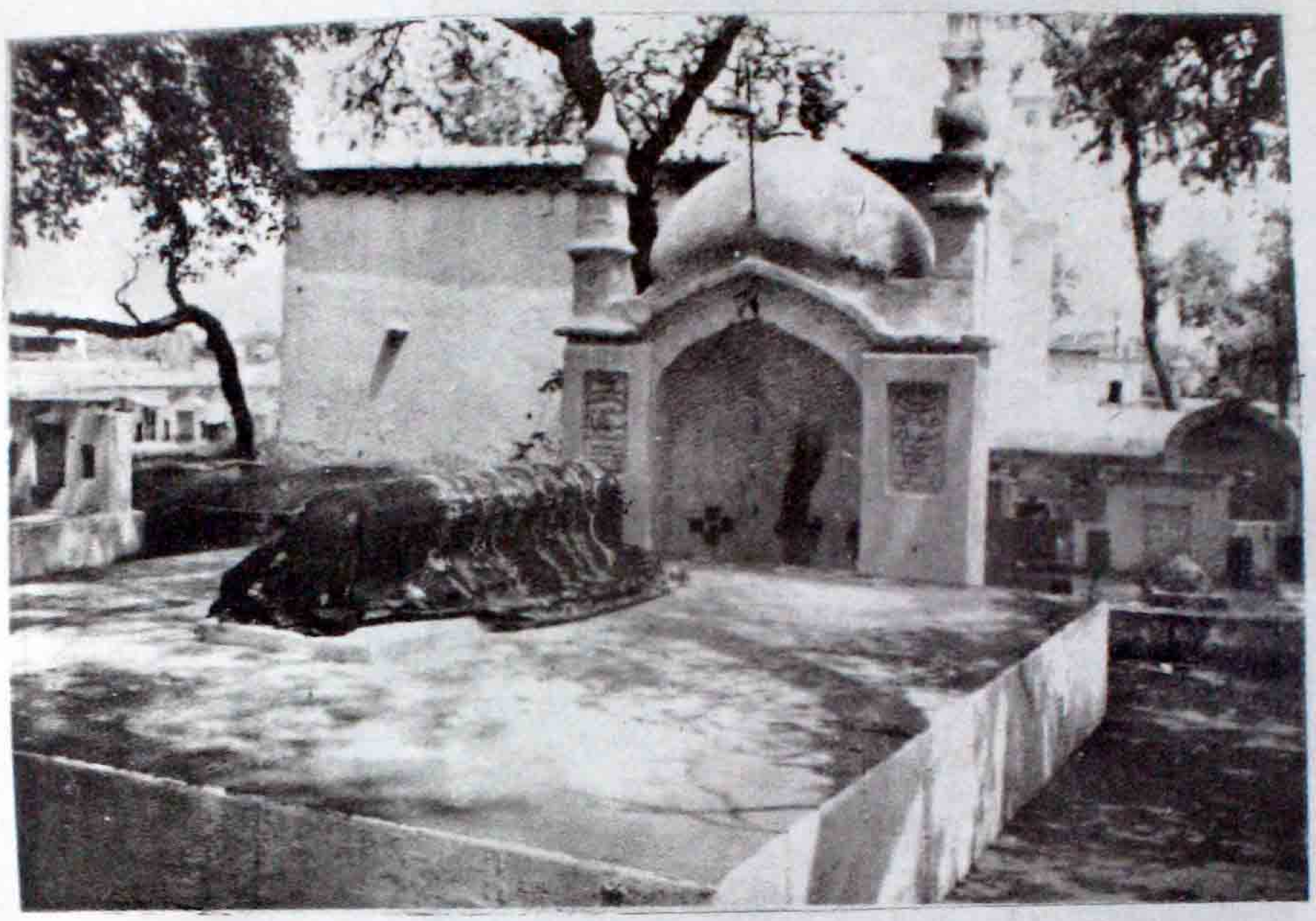

لالہ موسیٰ دھاماں روڈ کے قریب سید رسول شاہ کا مزار

آپ کا مزار ریلوے پھاٹک کے قریب دھاماں روڈ پر ہے۔ آپ کا وصال ایک صدی قبل ہوا۔ آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کے بارے میں یہ بات مشہور ہے۔، حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ صاحب جب چکوڑی شریف تشریف لاتے تھے تو آپ کے مزار پر خصوصی طور پر دعائے خیر کے لئے حاضری دیتے تھے آپ نے فیض حضرت میاں نور بادشاہ مہیساں سے پایا تھا اور ان کے حضور اکثر و بیشتر حاضری دیا کرتے تھے۔ آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے۔اور گردونواح آپ کے بیٹوں اور اولاد کے مزارات ہیں۔ آپ کے عقیدت مند دور دراز سے دینی دنیاوی فیض کے لئے حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ قبرستان کے علاوہ دارا کا نام دارا گلاب شاہ آپ کے نام سے منسوب ہے۔

marfat.com

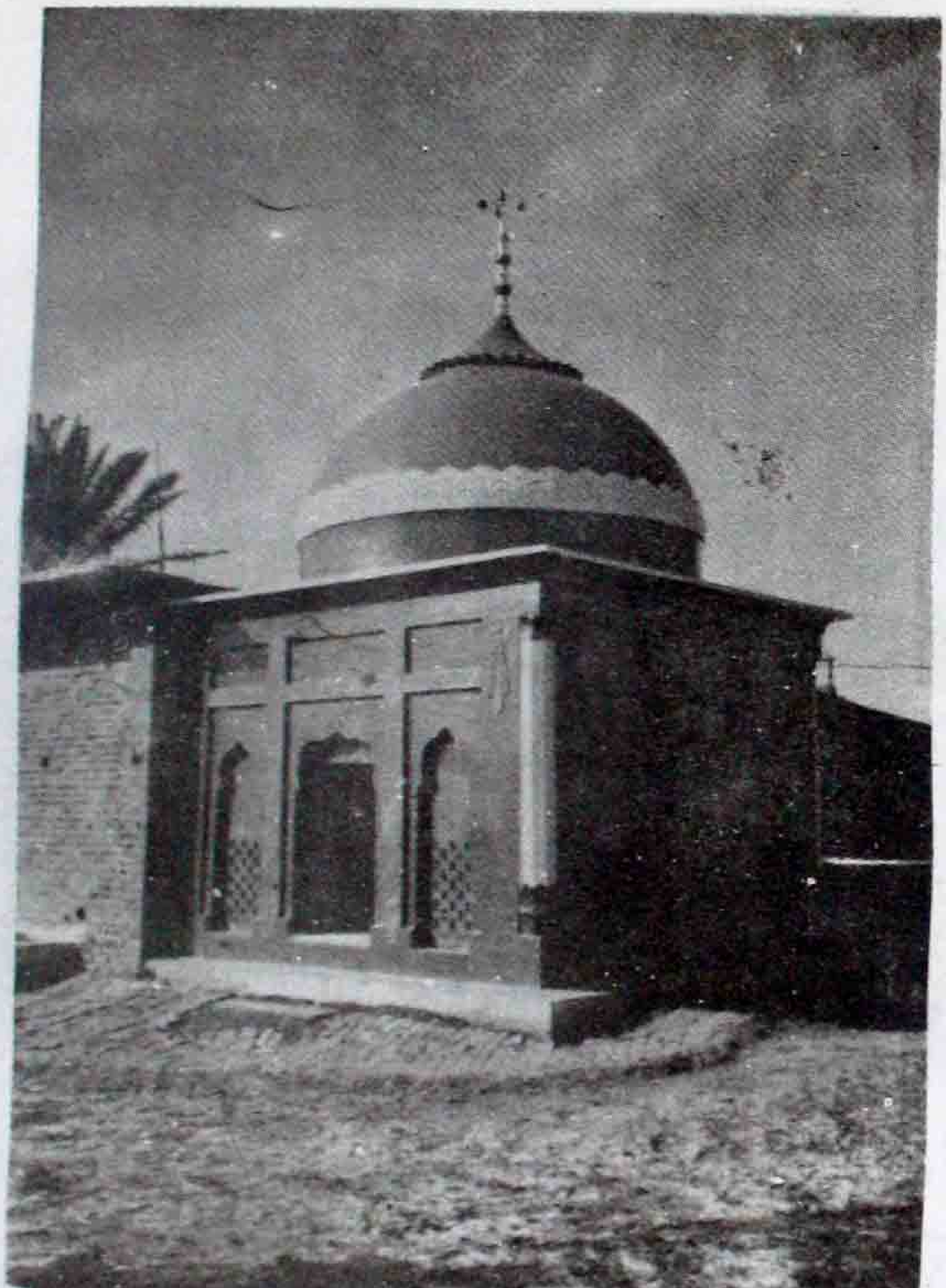

شمائل شریف میں مزار

یہ مزار مشہور قدیمی تاریخی ڈنگہ کھاریاں روڈ نہر کی پٹڑی کے جانب مغرب واقع ہے ۔ اس گاؤں میں دو تین اور مزار بھی ہیں ۔ جہاں عقیدت مند حاضری دیتے ہیں ۔ اور ہر سال عرس مبارک عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ مزار میں گدی نشین بھی ہیں جو دربار شریف پر جھاڑو بتی کا کام کرتے ہیں ۔ شمائل شریف میں بابا غنی شاہ ، امام شاہ اور بابا جمال شاہ کے آستانے میں جہاں ہر سال عقیدت احترام سے عرس ہوتے ہیں ۔ اس رقبہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کئی روحانی مقام ہیں

marfat.com

خانقاہ حافظ حضرت سخی محمد حیات

یہ مزار خانقاہ حافظ سخی محمد حیات میں واقع ہے کاغذات مال میں اس جگہ کا نام حافظ سخی محمد حیات درج ہے آپ بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں آپ کو دہلی کی کسی بزرگ ہستی سے فیض ملا، آپ جب وزیر آباد پہنچے تو حضرت باقی شاہ نے آپ کو فرمایا قلعہ راجہ کلجہ ڈوئی (خانقاہ حافظ حیات) پہنچو، اور اللہ رسولؐ کی اشاعت کرو چنانچہ آپ یہاں تشریف لائے ماضی میں اس دربار کی مثال دنیا میں نہیں ملتی تھی شہنشاہ جہانگیر کا کشمیر جاتے ہوئے یہاں سے گزر ہوا آپ نے فرمایا لنگر کھاؤ شہنشاہ نے کہا لشکر بہت زیادہ ہے آپ نے فرمایا لنگر بھی بہت زیادہ ہے چنانچہ پورے لشکر نے وہ لنگر کھایا لیکن لنگر میں اتنی برکت تھی کہ وہ لشکر سے ختم نہ ہو سکا چنانچہ شہنشاہ جہانگیر نے پانچ سو بیگھ زمین دربار کے نام وقف کر دی اور ملکہ نور جہاں کے کہنے پر اس کا مالیہ بھی معاف کر دیا یہ دربار اب از سر نو مرمت اور تعمیر ہو رہا ہے

marfat.com

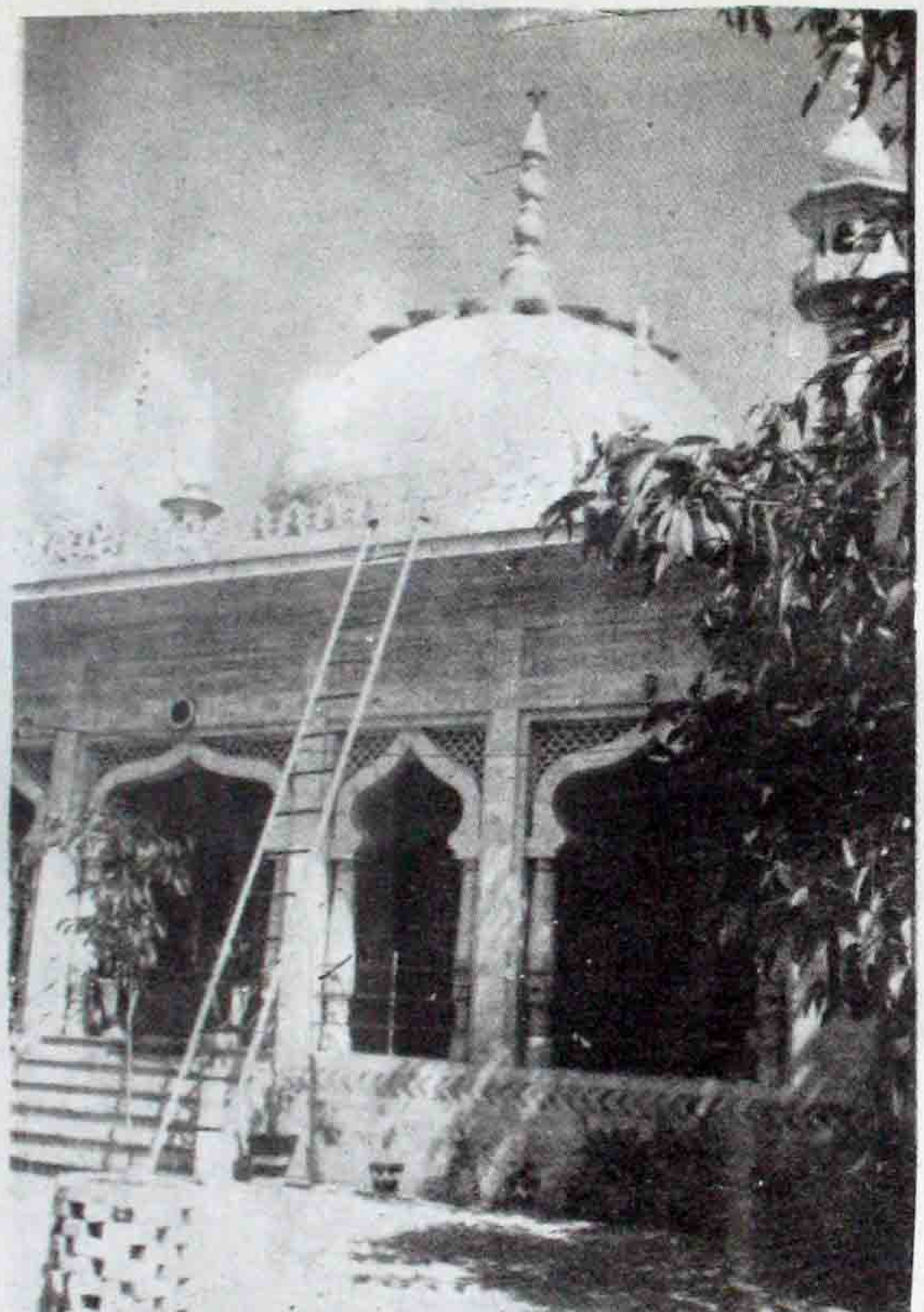

سرکار برٹیلہ شریف

حضرت الحاج محمد

حفیظ اللہ رحمتہ اللہ

آپ کا آستانہ مبارک برٹیلہ شریف میں ہے آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں ۔ آپ کی نگاہ خاص سے لاکھوں دل منور ہو چکے ہیں ۔ آستانہ عالیہ برٹیلہ شریف کا لنگر بے مثال ہے. جہاں روزانہ سینکڑوں افراد کو تین وقت لنگر ملتا ہے اور لنگر کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا لنگر کے علاوہ زائرین کو چار پائی بستر حقہ تمباکو تیل صابن ہر قسم کی سہولت میسر ہوتی ہے ، سال میں دوبار 7 جون اور 30 ستمبر عرس مبارک ہوتے ہیں آپ کا تعلق سلسلہ قادریہ سے ہے ، قبلہ حضرت بابو غلام سرور صاحب آپ کے مرشد پاک ہیں آپ کی ظاہری حیات میں آپ نے کشف و کرامت کا سلسلہ جاری کر رکھاہے ہزار ہا تشنگان ظاہری و باطنی نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق کے فیوض و برکات سے اپنے اپنے گوہائے مقصود سے جھولیاں بھریں

marfat.com

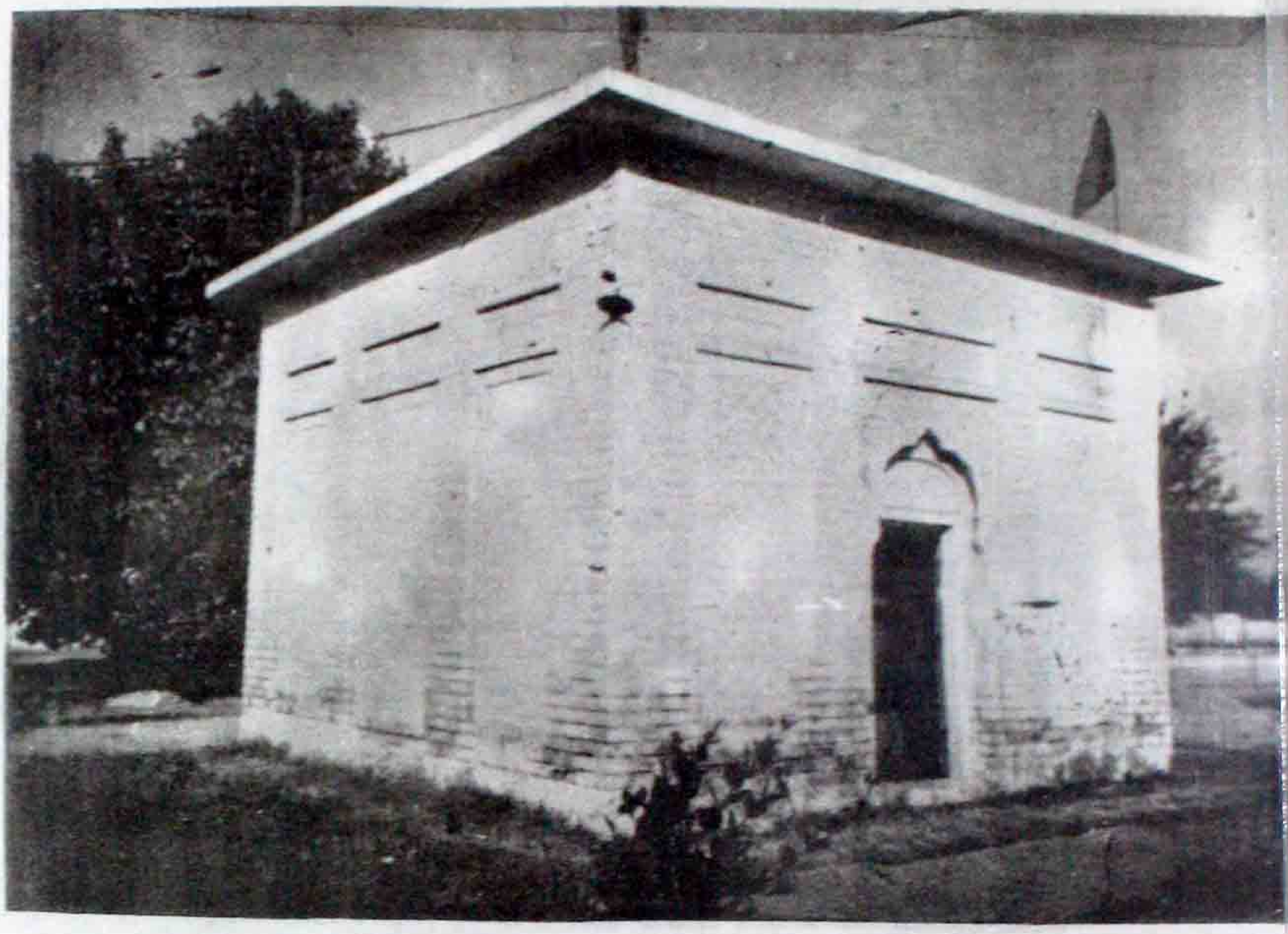

مراڑیاں شریف میں حضرت محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

آپ کا مزار مراڑیاں شریف میں ہے مراڑیاں قصبہ شاہین چوک سے جانب شمال بائی پاس روڈ کے قریب ہے۔ جہاں آپ کا مزار یہ وہاں۔ بہت گھنے درخت ہوا کرتے تھے مزار کے قریب کسی اور درویش کا روضہ مبارک بھی ہے حضرت محمد نیک عالم قادری رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں اور آپ کی دینی دنیاوی۔ بہت زیادہ خدمات ہیں اور علاقہ بھر میں کئی کرامات آپ کی مشہور ہیں آپ صحیح معنوں میں عابد زاہد بے ریا تھے آپ نے سلوک کی منازل طے کرنے کے لئے قطب الارشاد حضرت پیر سید ظہور شاہ قادری سجادہ نشین بٹالہ شریف سے بیعت کی۔ اس کے بعد پیر سید نذر محی الدین جیلانی سے مزید تربیت حاصل کی۔ مراڑیاں شریف میں آپ کے آستانہ مبارک پر ایک۔ بہت بڑی تعلیمی درسگاہ بھی ہے درس کے علاوہ دن رات لنگر کا سلسلہ جاری رہتا ہے ہزاروں طلبہ طالب اس درس گاہ سے تعلیم حاصل کر چکے ہیں خصوصی اجازت کے بعد خلافت سے بھی نوازا تھا آپ کی دعاؤں سے۔ بہت سے خوش نصیبوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا

marfat.com

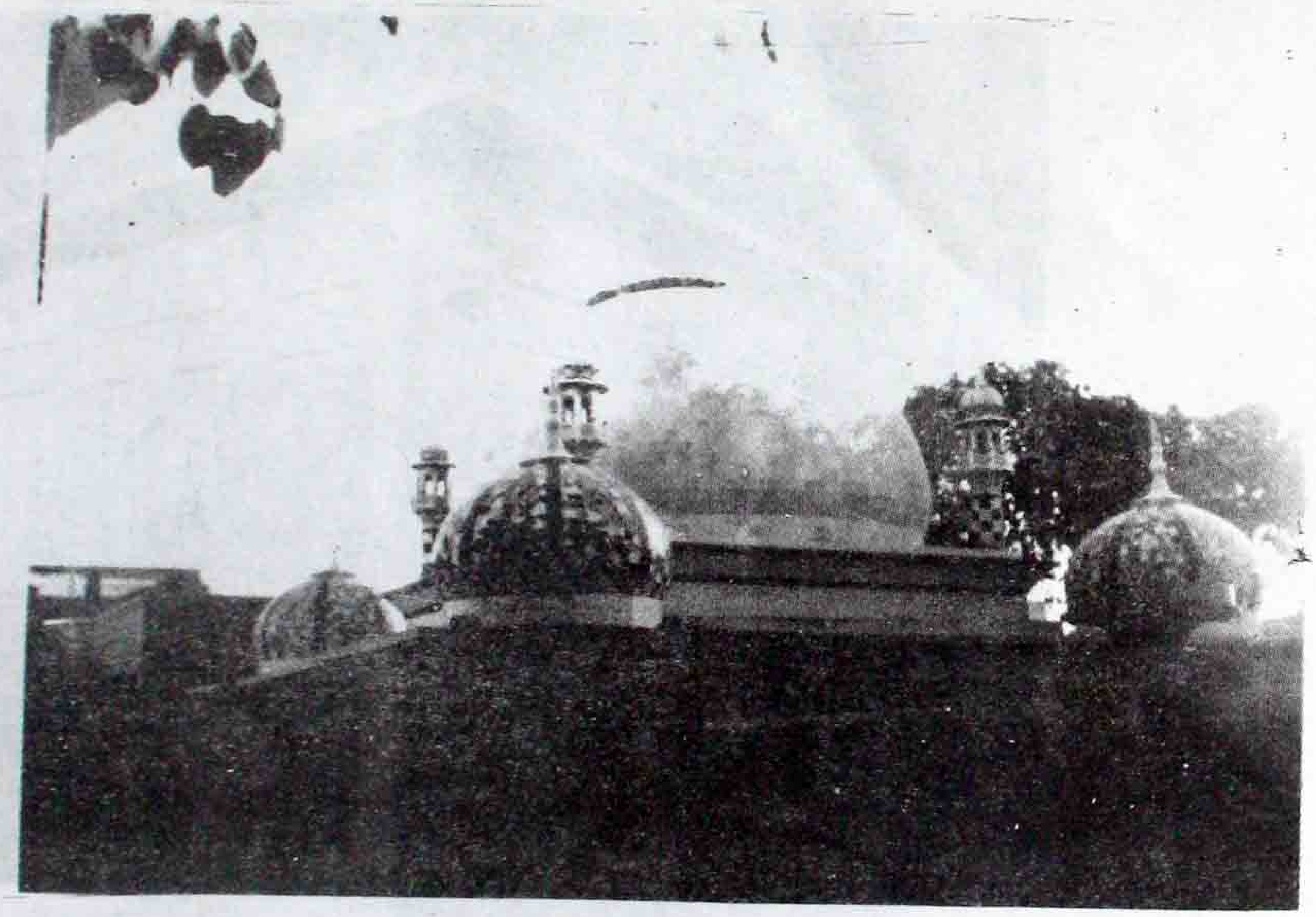

باغاں والہ میں حافظ برخودار کا مزار

یہ مزار کھاریاں کے مشہور قصبے باغاں والا میں ہے باغاں گلیانہ لالہ موسیٰ روڈ پر واقع ہے۔ اس گاؤں میں نو گز لمبا مزار بھی ہے۔ حافظ برخودار۔ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گذرے ہیں۔ آپ دہلی سے آئے تھے۔ آپ کا مزار۔ بہت خوبصورت اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار کے جانب مغرب ایک عالی شان مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ حافظ برخودار رح کی دینی خدمات۔ بہت زیادہ ہیں۔ گاؤں کے جانب مغرب آپ کی ہمشیرہ کا مزار ہے۔ حافظ برخودار کی کرامات۔ بہت زیادہ ہیں۔ جو علاقہ بھر میں مشہور ہیں مقامی آبادی کے مطابق جو بھی۔ یہاں منت مراد لے کر آیا اسکی دلی خواہش پوری ہوئی زائرین۔ یہاں دینی دنیاوی فیض حاصل کرتے ہیں۔ گنبد مزار سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

حضرت سخی پیر محمد سچیار کمبلی پوش

آپ کا زار مبارک قبل ازیں دریائے چناب کے کنارے تھا ۔ دریا کے کٹاؤ
کی وجہ سے تابوت مبارک مورخہ 19 جولائی 1985ء کو برآمد کیا گیا ۔ اور مورخہ
10 دسمبر 1985ء کو زیارت عام کے بعد دفن کیا گیا آپ حضرت شیخ اسلام حافظ
حاجی محمد نوشہ گنج بخش کے بیت اور خلیفہ اول تھے ۔ آپ کا نام پیر محمد لقب
سچیار کملی پوش سخی مشہور ہے ۔ مرشد پاک سے فیض یاب ہو کر نوشہر مغلاں موجودہ
نوشہرہ خواجگان تشریف لائے ۔ یہاں پہلی ملاقات سید ماکھن شاہ (ماخن شاہ) سے
ہوئی آپ نے فرمایا پیر محمد اب میں دنیا میں چند روز کا مہمان ہوں اس علاقہ کی
ولایت آپ کے سپرد ہے ۔ چنانچہ آپ ریاضت عبادت میں مشغول ہو گئے تاریخ
پیدائش 1013ھ تاریخ وفات 1122ھ آخری زیارت 2 دسمبر آپ کا جسم اطہر
بالکل صحیح وسالم تھا

marfat.com

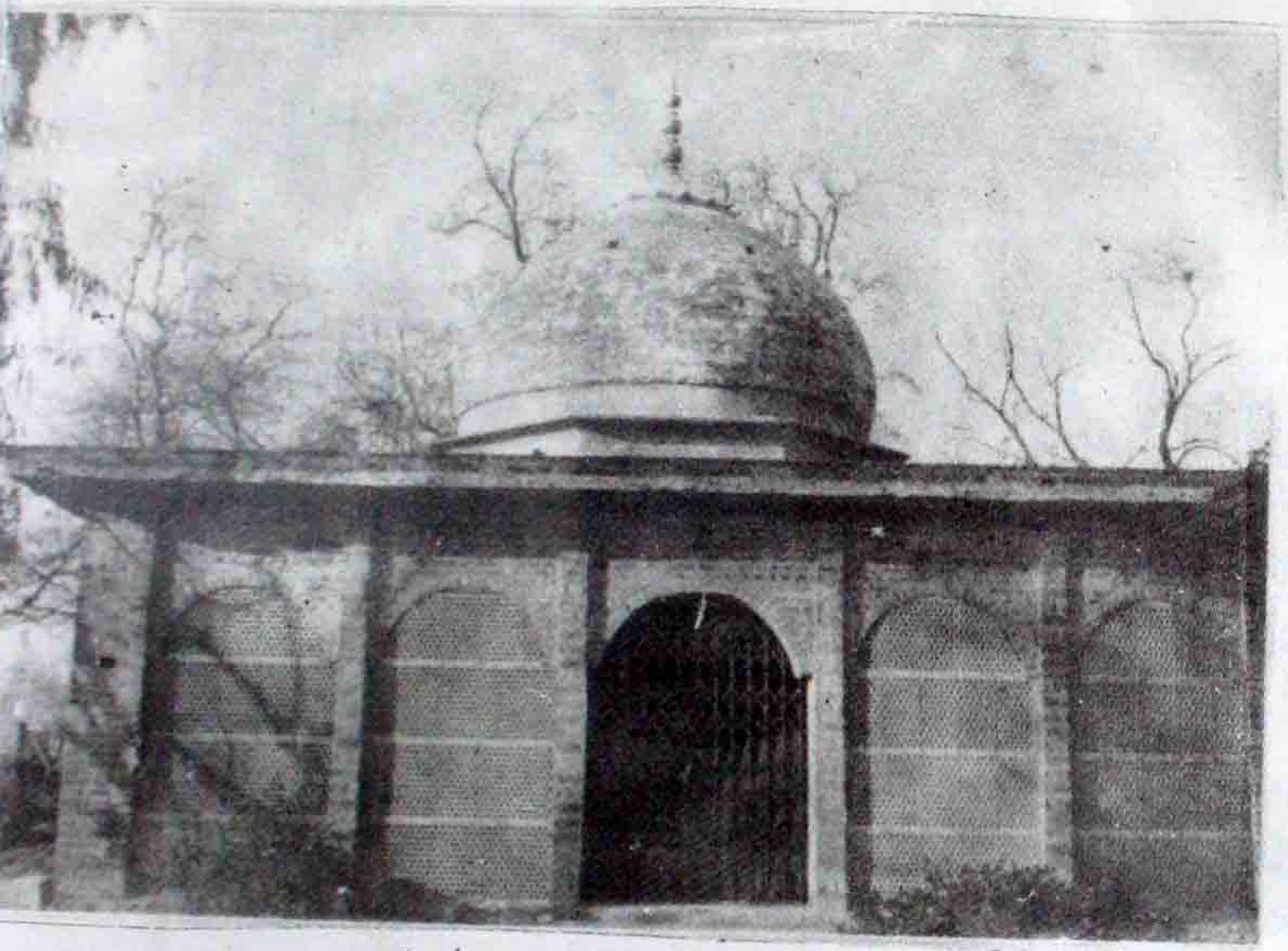

حضرت داتا مہر کلی

آپ کا مزار موضع بھدر میں ہے ۔ بھدر گاؤں گلیانہ دولت نگر روڈ پر واقع ہے ۔ حضرت داتا مہر کلی بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں ۔ آپ کا سلسلہ نظامی چشتی ، نقشبندی ہے ۔ آپ نے عموماً سوہدرہ کے قریب دریائے چناب کے پانی میں چلہ کشی کی اور نالہ بھمبر میں بھی کئی منزلیں آپ نے طے کیں اور ڈھوکل سخی سرکار پیر لکھ داتا نے آپ کو فیض دیا ۔ آپ کا عرس مبارک 9 ، 8 مگھر کو ہوتا ہے ۔ آپ کے مشہور مرید خلیفہ پیر جلال شاہ صاحب کا مزار موضع مدینہ سیداں کے قریب ہے ۔ حضرت داتا مہر کلی کے مزار کے قریب حضرت برخوردار میراں شاہ صاحب کا مزار ہے ۔ آپ کی دعا سے گاؤں کے چوہدری کی کوڑھ کی بیماری دور ہو گئی تھی ۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور اس میں کئی قبریں ہیں

marfat.com

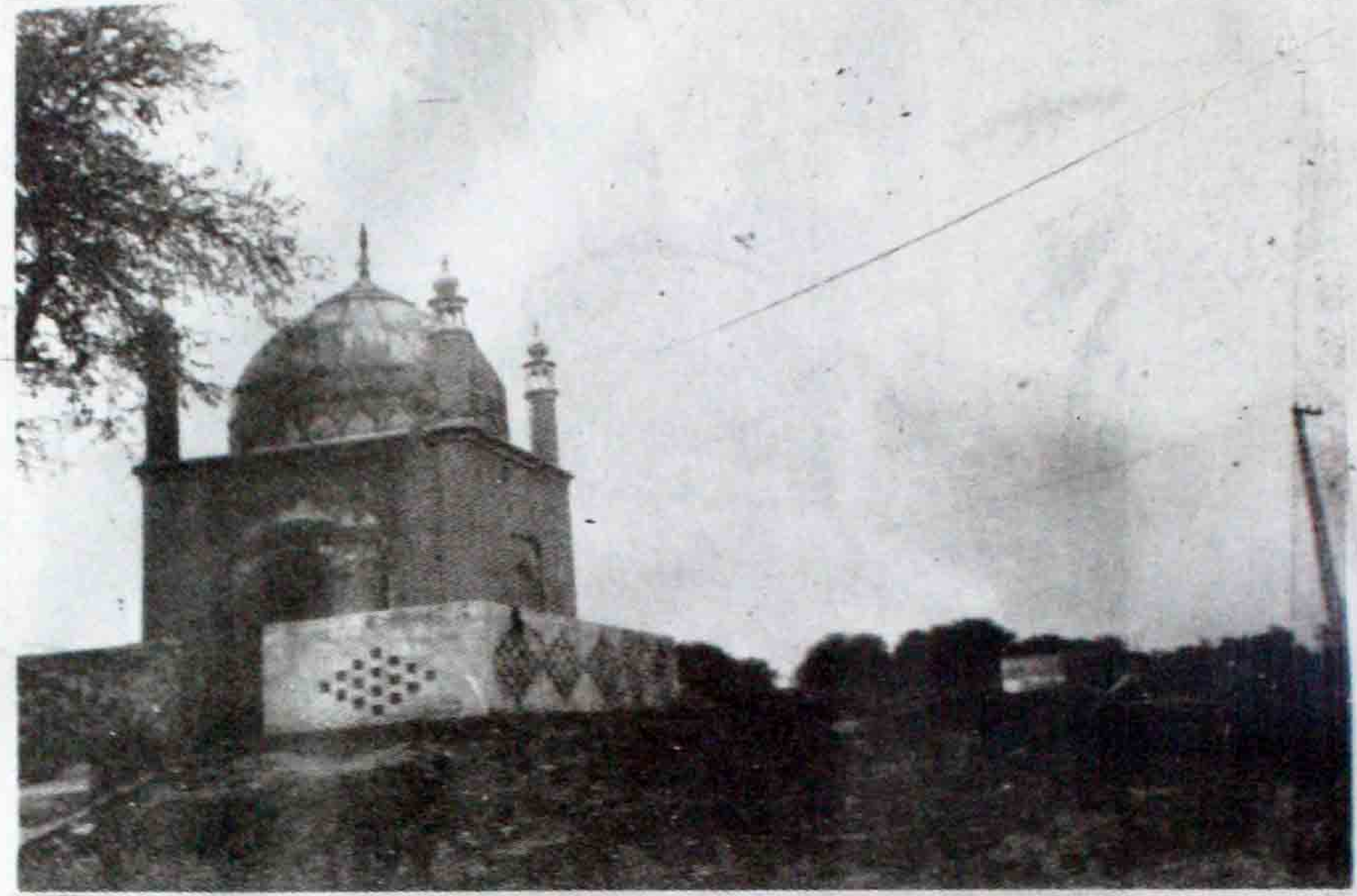

بڑیلہ شریف کے قریب گیگیاں میں حضرت فضل شاہ سرکارؒ کا مزار

گیگیاں پاکستان کا آخری سرحدی گاؤں ہے جو آزاد کشمیر کی سرحد پر واقع ہے مشہور قصبہ بڑیلہ شریف کے قریب ہے آزاد کشمیر کے علاقہ مناور چھمب کو جانے والی سڑک گیگیاں کے قریب سے گزرتی ہے۔ گیگیاں گاؤں بڑیلہ سے رہنے والوں نے ۱۹۴۷، ۱۹۶۵، اور ۱۹۷۱ کی جنگ میں مادر وطن کیلئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں گیگیاں میں حضرت فضل شاہ سرکار کا مزار ہے جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے مزار کے قریب پانی کا ایک تالاب بھی ہے حضرت فضل شاہ سرکار تبلیغ دین حق کی آواز بلند کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آج تک ہندو اس علاقہ سے آگے قدم نہ بڑھا سکے ہر سال ختم شریف کی تقریب منائی جاتی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں گیگیاں کے گردونواح تمام دیہات کو ہندو نے آگ لگا کر تباہ و برباد کر دیا تھا لیکن گیگیاں اس وقت سے بھی محفوظ رہا۔

marfat.com

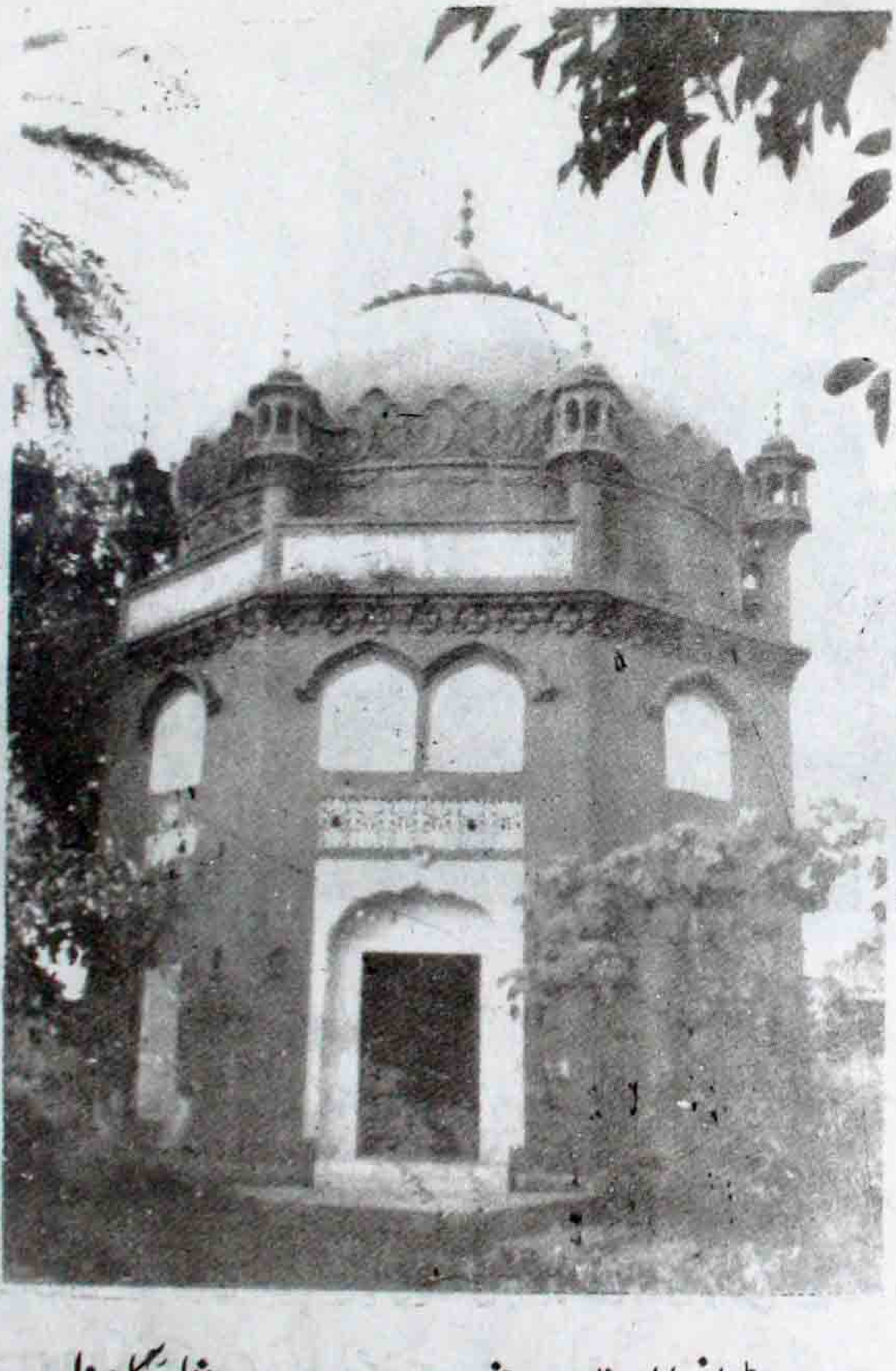

جنڈانوالہ میں حضرت سید شاہ کا مزار

جنڈانوالہ قصبہ کھاریاں کے قریب جی ٹی روڈ پر ہے۔ حضرت سید شاہ کا مزار جنڈانوالہ کے جانب شمال ہے۔ آپ مادرزار ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کی نسل سے کئی درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے جو فن تعمیر کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ کے عقیدت مند علاقہ بھر میں ہیں۔ جو آپ کے حضور حاضری دیتے ہیں۔ آپ کا دینی دنیاوی فیض جاری ہے۔ مزار کے قریب اور کھجور کا قدیمی درخت بھی ہے۔ جنڈانوالہ کے وسط میں اولیاء اکرام کے مزارات ہیں۔ جہاں پر ہر سال عرس مبارک کی تقریبات منائی جاتی ہیں۔

marfat.com

موہری شریف میں

حضرت صوفی نواب دینؒ

اور خواجہ معصومؒ سرکار کے

مزارات

موہری شریف وجانے کے ئے کھاریاں ڈنگہ روڈ سے ایک سڑک جنوب موہری شریف کھاریاں سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے موہری شریف کے آستانہ میں حضرت صوفی نواب دین سرکار کا مزار مبارک ہے جو بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپکے وصال کے بعد حضرت خواجہ محمد معصوم نے آستانہ عالیہ میں دین کی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا آپ نے دنیا بھر میں بالخصوص یورپ کے ملکوں کے تبلیغی دورے شروع رکھے کئی غیر مسلموں کو آپ نے مسلمان کیا آپ کی دینی و ملی بہت خدمات ہیں پاکستان بھر کے علاوہ اب دنیا بھر میں آپ کے اردا تمند ہیں۔ آپ کے روضہ کے قریب ایک شاندار مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ جس میں سارا کام شیشہ کاری کے ذریعے کیا گیا ہے آپ کا وصال 1994ء میں ہوا۔ اور آپ نے وصال سے قبل ہی اپنی قبر مبارک تیار کروالی تھی اور اسی میں دفن ہوئے

marfat.com

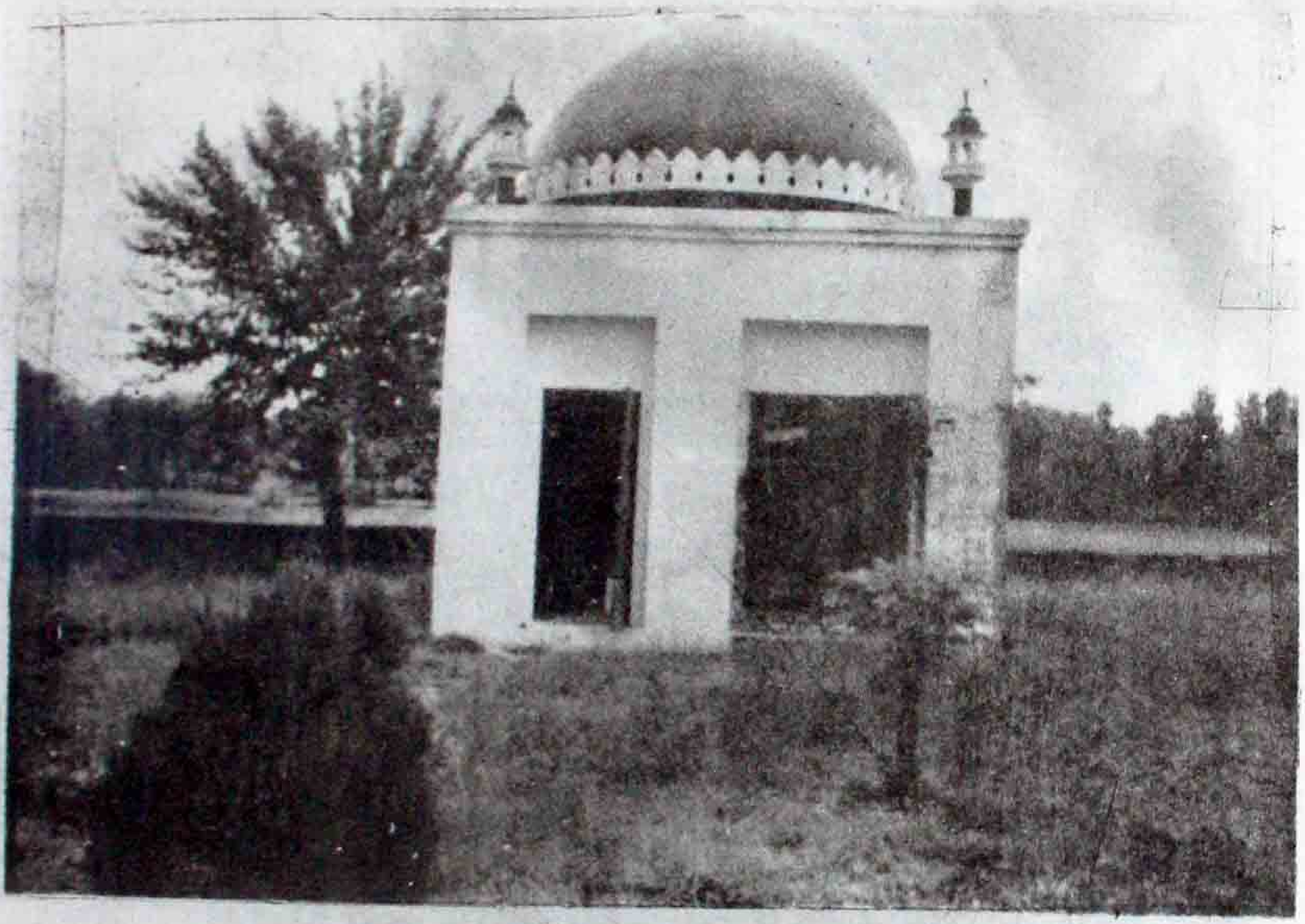

باونتہ میں حضرت ولی شاہ کا مزار

باونتہ گاؤں مہسم کے قریب ہے مشہور قصبے دولت نگر فتح پور یہاں سے تھوڑے فاصلہ پہ ہیں۔ مشہور قدیمی نالہ بھمبر اس علاقہ کے قریب بہتا ہے۔ جہاں سارا سال ٹھنڈا اور میٹھا پانی وافر مقدار میں موجود رہتا ہے۔ پانی کی وجہ سے اس علاقہ میں کئی قدیمی بستیاں ہیں ان میں ایک قدیم بستی باونتہ بھی ہے۔ یہاں حضرت ولی شاہ کا مزار مبارک ہے اہل دیہہ عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے شاندار گنبد بھی ہے مزار پر آپ کا ہر سال عرس بھی منعقد کیا جاتا ہے۔ باونتہ گاؤں مشہور سڑک جو بھمبر آزاد کشمیر کی طرف جاتی ہے گجرات سے تقریباً آٹھ نو میل کے فاصلہ پر ہے۔

marfat.com

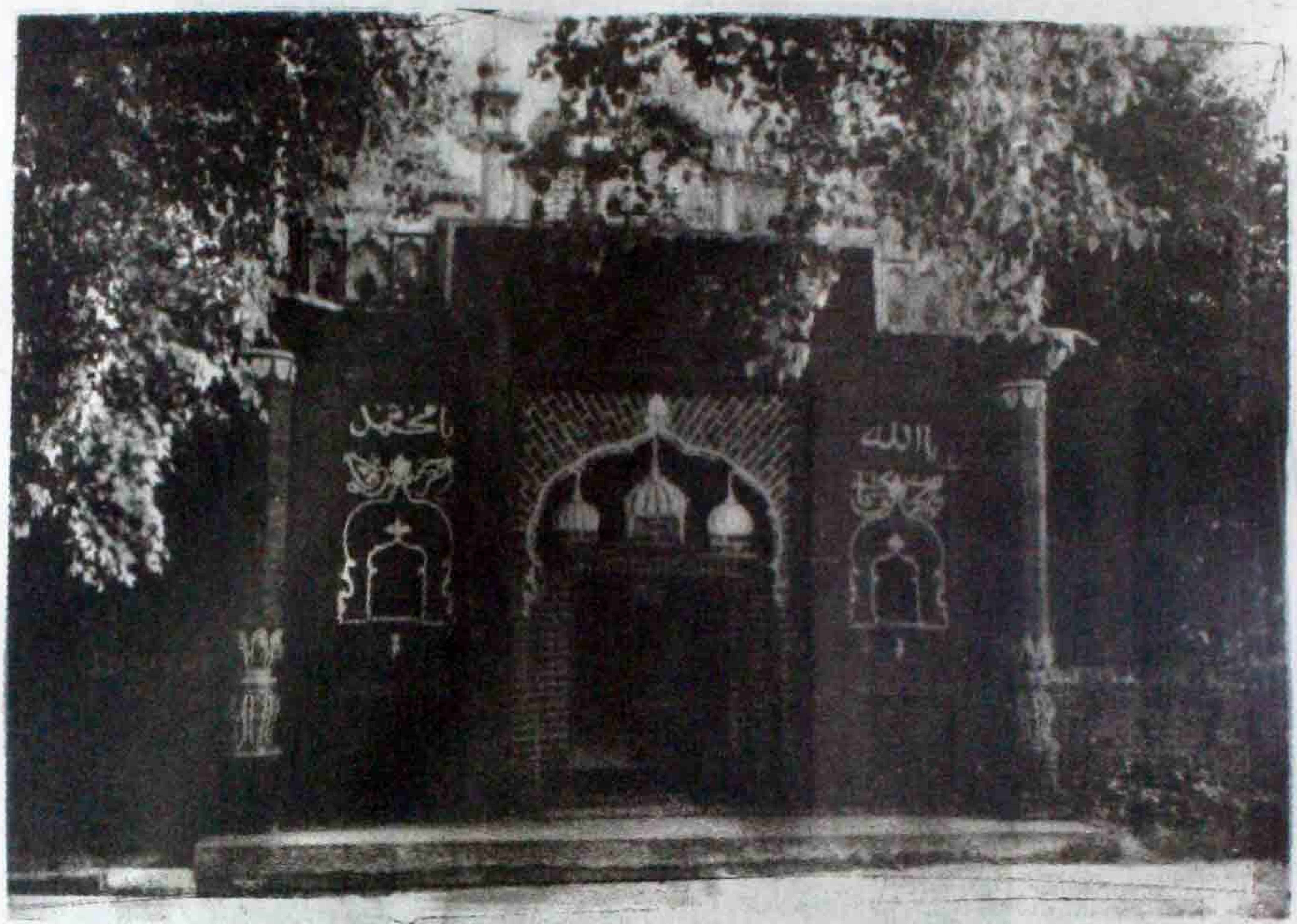

موضع چک میانہ میں حضرت خواجہ محمد اسحاق کا مزار

مشہور قصبہ چک میانہ فتح پورے قریب ہے۔ اور مہسم موڑ سے بھی چک میانہ کو راستہ جاتا ہے۔ چک میانہ ایک روحانی مقام ہے۔ جہاں حضرت خواجہ محمد اسحاق صاحب کا روضہ مبارک ہے اور ساتھ ہی ایک اور درویش کا مزار ہے۔ خواجہ صاحب حضرت کبیر الدین شاہدولہ دریائی کے دور میں ہو گزرے ہیں۔ آپ کا بہت فیض جاری ہے۔ اور آپ کے مریدین پاکستان بھر میں ہیں۔ ہر سال عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے۔ مریدین عرس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور میلہ کا سا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد میں لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ خواجہ صاحب کے مزار پر جو بھی مراد لیکر جاتا ہے پوری ہوتی ہے۔ دیہہ چک میانہ میں آپ کی اولاد کی اب ساتویں پشت ہے

marfat.com

جمال پور سیداں کے قریب سید محمد شاہ شریف کا مزار

آپ کا آستانہ مبارک جمال پور سیداں کے جانب مشرق ہے۔ آپ حضرت شاہدولہ سرکارؒ کے ہم عصر ہو گذرے ہیں۔ آپ خوارزی سید ہیں۔ جمال پور سید جمال کے نام سے مشہور ہے۔ آپ سید جمال کی تیسری یا چوتھی پشت سے ہیں۔ مزار پختہ ہے ہر سال دیسی مہینہ جیٹھ کی دسویں تاریخ کو عرس مبارک ہوتا ہے۔ اور ہر ماہ گیارہویں شریف کا عرس ہوتا ہے۔ آپ بہت بڑے ولی درویش ہو گذرے ہیں۔ سائیں کرم الٰہی کانوانوالی سرکارؒ ملنے والوں کو آپ کے روضہ پر حاضری کی تلقین کرتے برساتی نالہ ت وضہ مبارک بردھو گیا خالیہ سال ۱۹۹۳ ۹۴ میں روضہ مبارک از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

حضرت شمس الدین گلیانویؒ

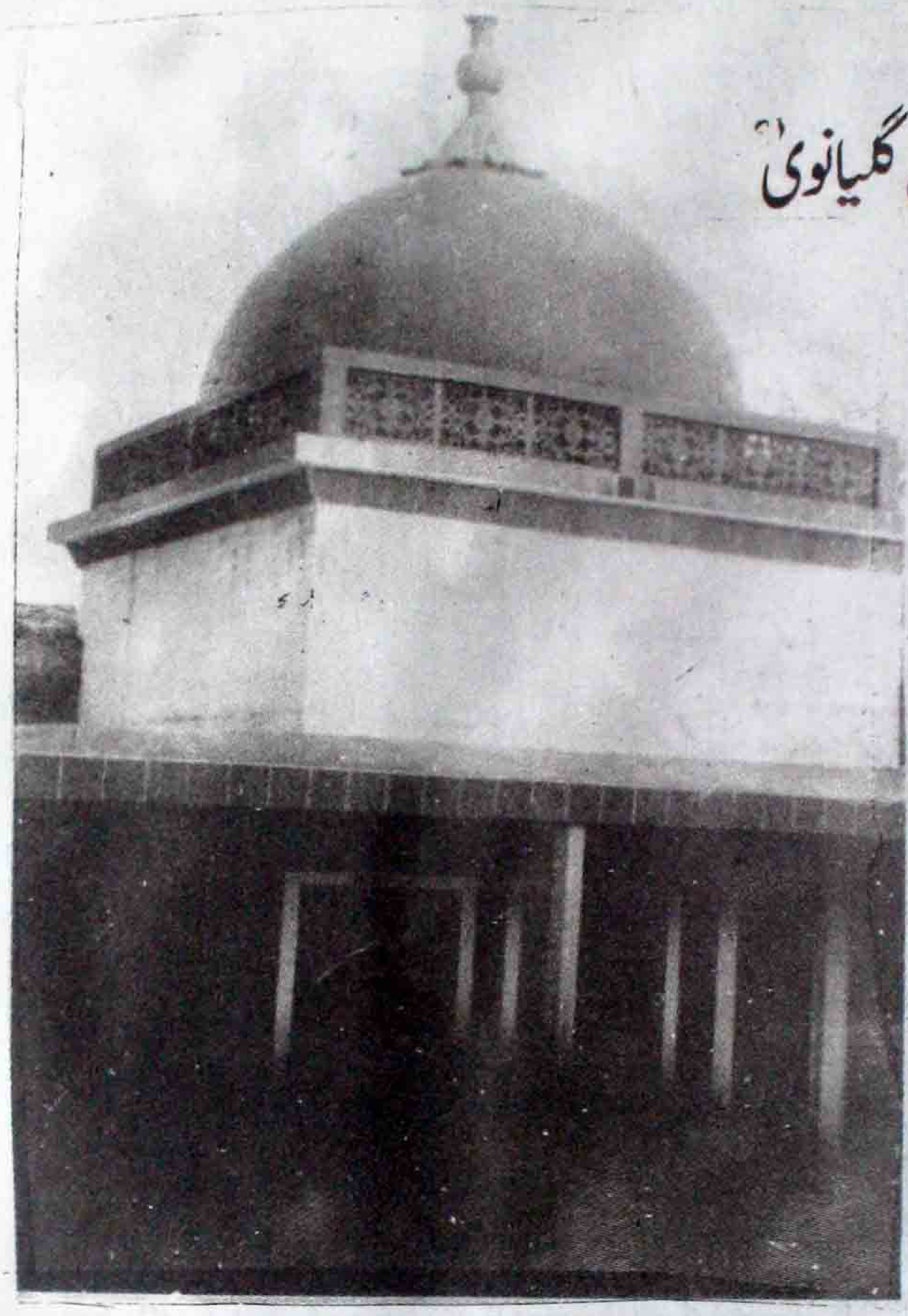

حضرت شمس الدین گلیانوی نصف صدی قبل ہو گزرے ہیں آپ بہت بڑے
ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں آپ کشف القبور کے بحربیکراں تھے آپ نے
کشف کے ذریعے برصغیر میں نو گزی خانقاہوں بالخصوص انبیاء کرام کے مزارات کی
نشاندہی کی اور انہیں پختہ تعمیر کروایا۔ اپنے قلمی نسخہ انوار الشمس میں آپ نے
نوگزی خانقاہوں کی نشاندہی کی ہے۔ اور ان کا نام سلسلہ نسب بھی تحریر کیا ہے۔
آپ کو اپنے علم کشف القبور پر اتنی دسترس حاصل تھی کہ آپ صاحب مزار کی
روح سے ہم کلام ہو کر ان کا احوال جان کر بیان کرتے آپ کا مزار گلیانہ میں ہے۔
جو پختہ تعمیر ہے۔ اور ساتھ مسجد بھی ہے۔ علم کشف القبور میں آپ کا کوئی
ثانی نہیں

marfat.com

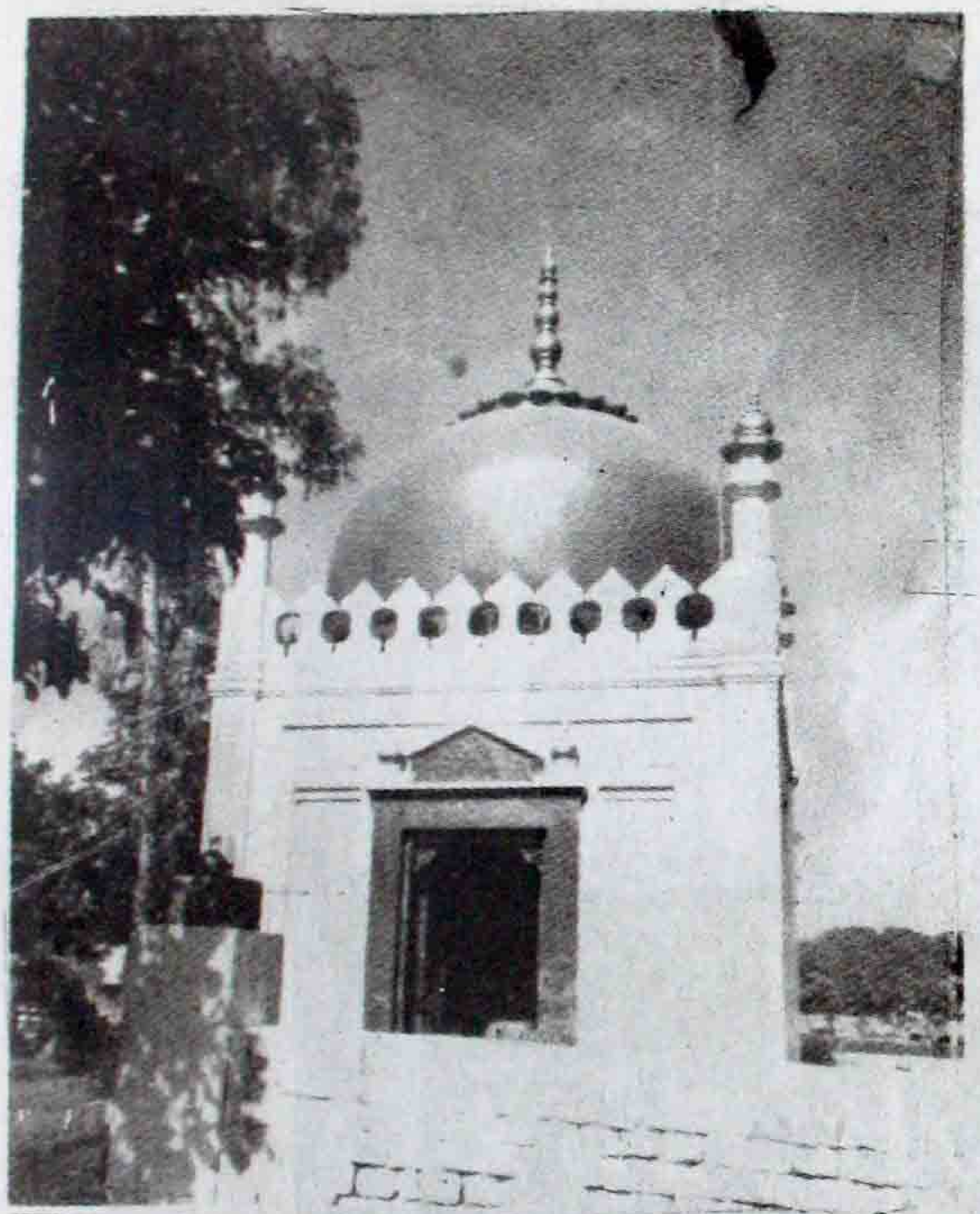

المعروف ڈنڈے مار

آپ کا مزار پر انوار سروس موڑ کے قریب سویڈش کالج محلہ ڈنڈے مار میں ہے ۔ اور یہ محلہ آپ ہی کے نام سے منسوب ہے ۔ آپ حضرت شاہدولہ صاحب سرکار کے دور میں ہو گزرے ہیں مجذوب بیان کیے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت شاہدولہ سرکار کے کسی ملنے والے نے یہ منت مانی تھی کہ اس کی دلی مراد پوری ہوئی تو وہ شاہدولہ سرکار کے حضور ایسا پتھر پیش کرے گا جس میں کوئی جوڑ نہ ہو گا اور چاروں اطراف قرآنی آیات کندہ ہوں گی ۔ جب یہ پتھر تیار ہو کر بیلوں کی گڈ پر لاد کر لایا جا رہا تھا کیونکہ ماضی میں یہاں سے شاہی سڑک گزرتی تھی ۔ تو آپ نے بیل گاڑی والوں سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ پتھر سرکار شاہدولہ صاحب کے حضور پیش کرنا ہے ۔ چنانچہ آپ کے اشارہ سے ایک ڈنڈا ہوا میں بل کھاتا ہوا بیلوں کے گھٹنوں پر ضربیں لگانے لگا ۔ اور ساتھ ہی اس نے بیلوں کے پاؤں جکڑ کر رکھ دیئے اس ڈنڈے کی وجہ سے آپ کا نام ڈنڈے مار ہے ۔

اور وہ پتھر آج بھی آپ کے مزار پر موجود ہے

marfat.com

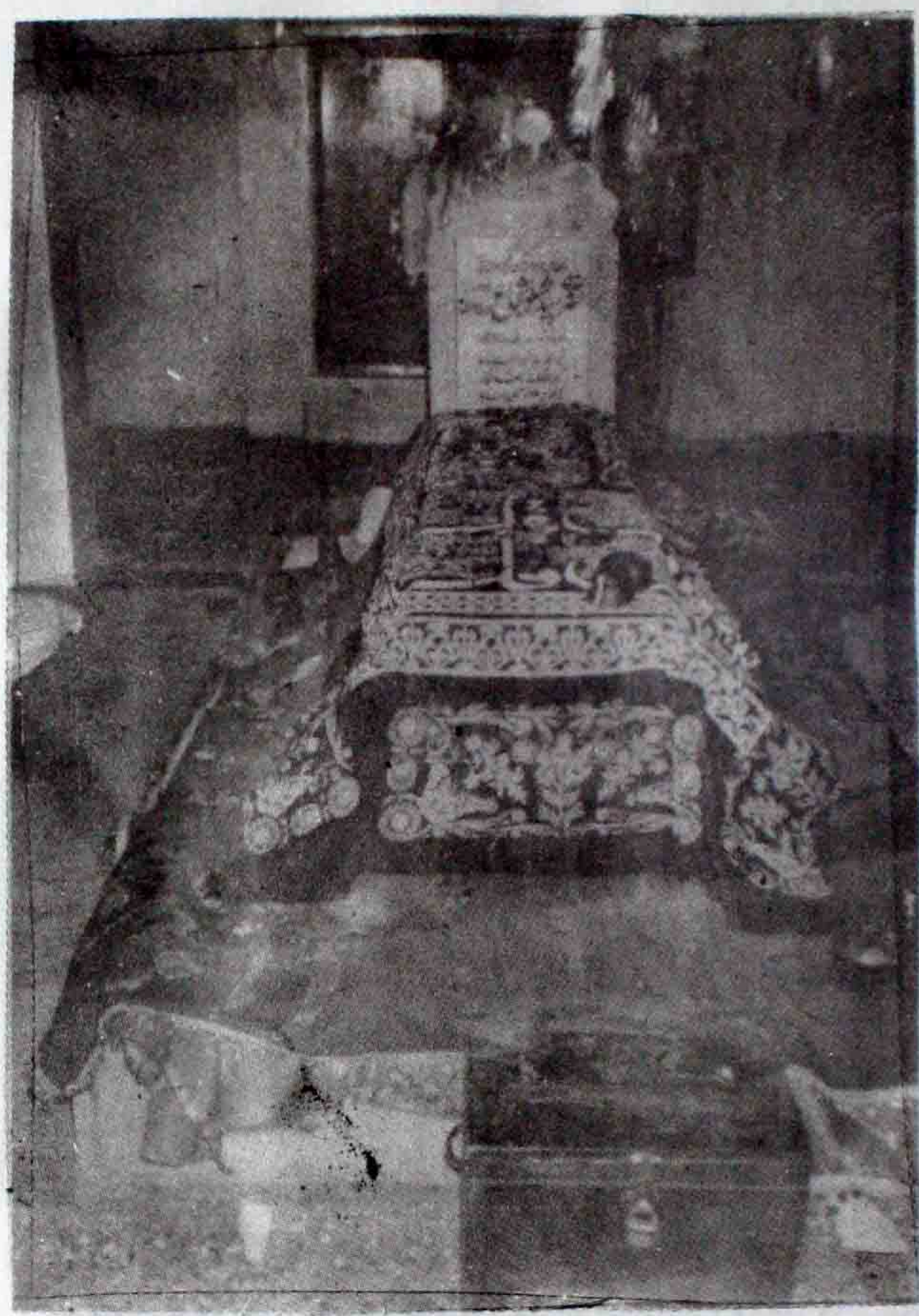

کنجاہ میں حضرت سید شاہ شجاعؒ کا مزار

کنجاہ ہزاروں سالہ قدیمی قصبہ ہے ۔ یہ قصبہ قدیمی شاہراہ جو ڈنگہ ہیڈ رسول دریائے جہلم کی جانب سے آئی ہے گجرات کے قریب واقع ہے کنجاہ کے بارے میں کئی روایات مشہور ہیں حضرت سید شاہ شجاعؒ کا مزار کنجاہ کے اڈہ کے قریب ہے ۔ مزار پر یہ عبارت تحریر ہے ۔ مزار پر انوار سلطان العارفین شیخ المشائخ حضرت شاہ بخاری قلندری ۔

اولیاء را ہست قدرت از اللہ، تیر حقہ باز گرد اللہ در راہ
گفتہ و گفتہ اللہ بود، گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مزار پختہ تعمیر ہے لیکن مزار کے احاطہ میں گندگی کے ڈھیر ہیں ۔ فارغ لوگ یہاں ڈیرے جمائے رکھتے ہیں ۔ یہاں احاطہ میں تعلیمی درسگاہ تعمیر کی جاسکتی ہے قبضہ گروپ آہستہ آہستہ قبضے کرنے کے درپے ہیں ۔

marfat.com

جھمٹ میں حضرت میاں نور الٰہی کا مزار

جھمٹ گاؤں کوٹلی کوہالہ کے قریب ہے اس خاندان میں مذہبی گھرانے کے سربراہ حضرت میاں نور الہی کا مزار ہے آپ حضرت حافظ شمس الدین گلیانہ کے خلیفہ تھے آپ کی دینی خدمات بہت زیادہ ہیں حافظ شمس الدین کے معرفت کے پیغام کو بنی نوح انسان تک پہنچایا۔ حافظ صاحب کے قلمی نسخہ انوار الشمس کو کتابی صورت میں شائع کیا۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا آپ کے مزار کے ساتھ آپ کے بیٹے میاں شمس الدین کا مزار ہے مزار پر شاندار گنبد بھی ہے جانب جنوب مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے اس علاقہ میں اولیاء اللہ کے کئی مزارات ہیں حضرت میاں نور الہی کی دینی خدمات بہت زیادہ ہیں علاقہ بھر میں آپ کو عزت و احترام اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس مزار کے جانب شمال جنوب ڈبی گاؤں کی پرانی بستی کا ٹیلہ ہے

marfat.com

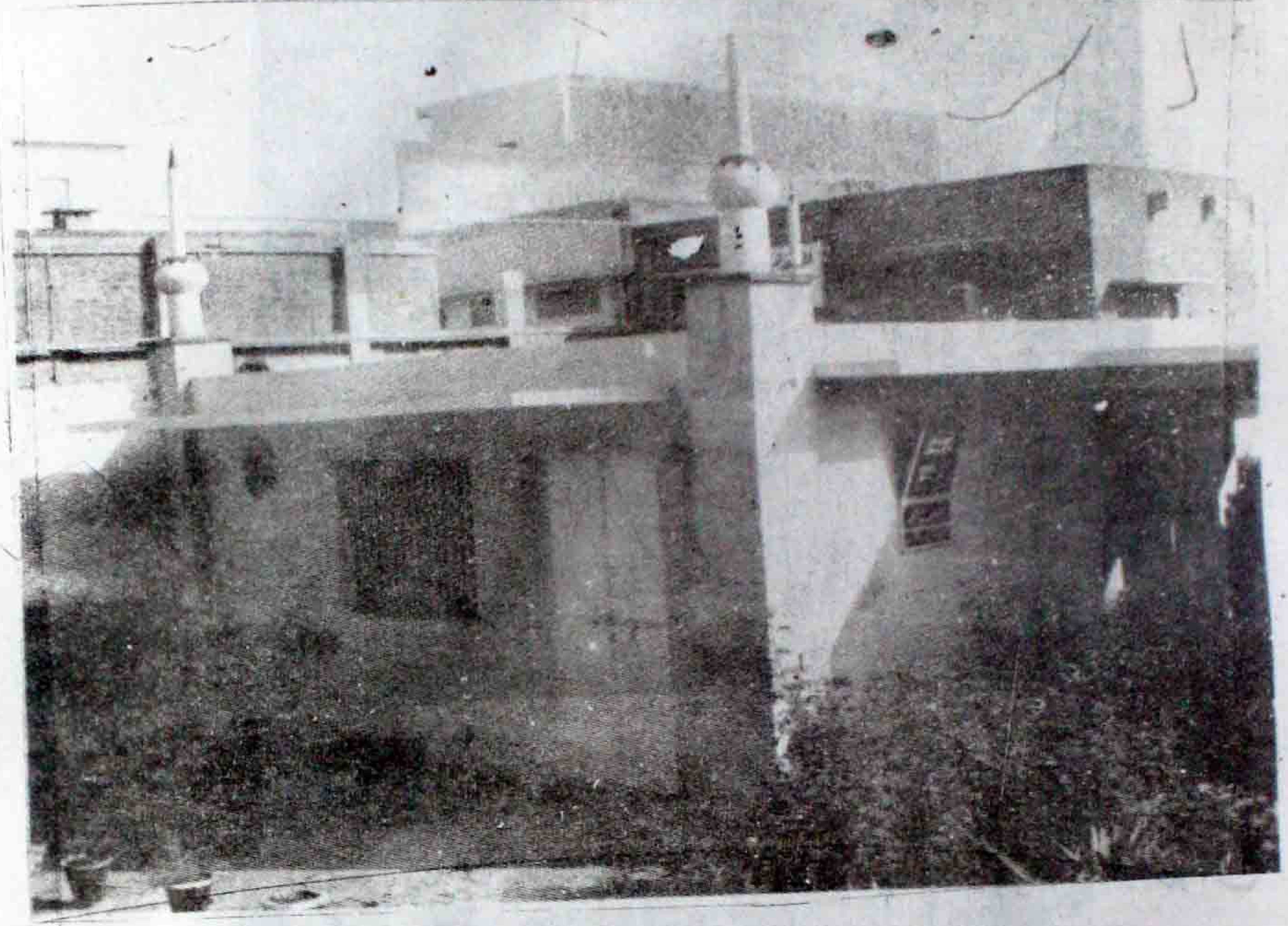

قطب الارشاد حضرت سید محمد حبیب اللہ صاحب

آپ بہت بڑے درویش اور ولی کامل ہو گزرے ہیں آپ کو فیض حضرت قبلہ محبوب عالم صاحب آف سیدا شریف سے ملا تھا آپ زمیندارہ ہائی سکول میں مدرس کے فرائض سرانجام دیتے رہے جو بھی آپ سے ایک بار ملتا۔ آپ کے فیض سے جھولیاں بھر کرلے جاتا۔ آپ کے فرزند اکبر حضرت مولانا سید یوسف صاحب بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ کا روضہ مبارک محلہ مسلم آباد نزد قبرستان بھٹیاں میں ہے اور مسلم آباد ہی میں اپنی رہائش کے قریب ریاض المدینہ مسجد تعمیر کروائی۔ جو پاکستان کی واحد مسجد ہے۔ جس کے باہر کوئی لاؤڈ سپیکر نہیں عرس مبارک کے موقع پر مریدین ملک بھر سے عقیدت و احترام سے حاضر ہوتے ہیں۔ روحانی ماحول میں عرس کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں

marfat.com

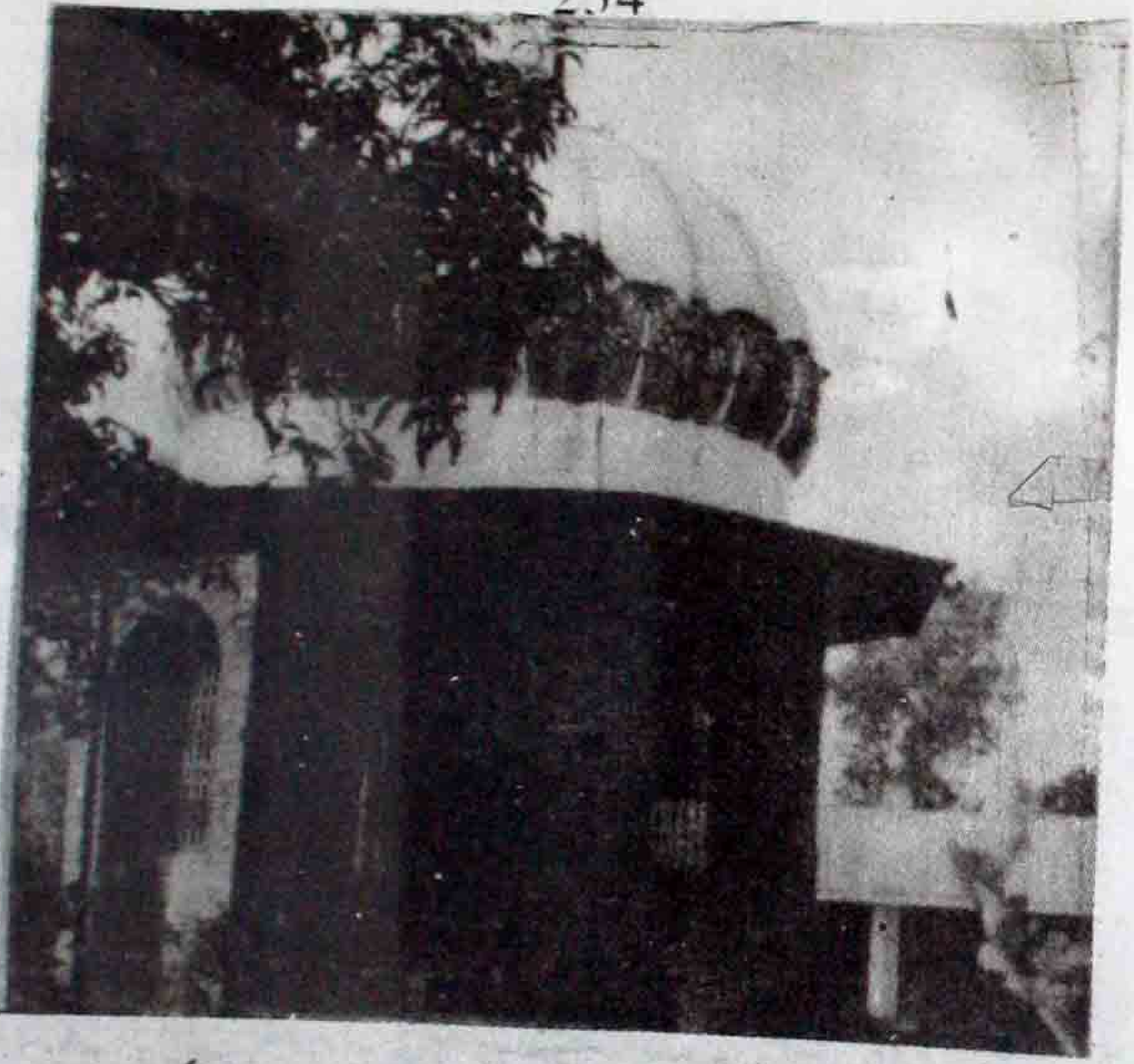

الحاج سید نادر حسین شاہ قلندری بخاری چوک مہسم بھمبر روڈ

آپ کو ولایت بچپن میں تقریباً پانچ سال کی عمر میں اپنے ماموں سید پیر محمد شاہ آف بھوپال والا تحصیل و ضلع سیالکوٹ سے ملی آپ کے ہزاروں مریدین ہیں آپ کا عرس ۸ دن بھوپال والا میں لگتا ہے۔ اس کے بعد موضع مہم تشریف لے آئے آپ نے سات سال کی عمر میں پہلا چلا کاٹا دوسرا کھڑی شریف دربار میاں محمد بخش صاحب تیسرا چلہ پیپلز کالونی فیصل آباد کاٹا چوتھا چلہ گڑھا موڑ ملتان کاٹا۔ آپ کے مریدین تقریباً پاکستان بھر میں پھیلے ہوتے ہیں زیادہ عرصہ ارائیاں تحصیل بھمبر ضلع میرپور گزارا آپ نے بے شمار کتابیں لکھیں جنب میں گلزار حقیقت بہت مشہور ہوئی آپ نے ۶۵ کی جنگ کی پہلے ہی نشاندہی کر دی کہ فتح مسلمانوں کو ہوگی۔ آپ نے تقریباً ۷۲ سال کی عمر میں ۱۹۷۱ میں وفات پائی۔ موضع مہسم میں آپ کا عظیم الشان مزار بنا ہر سال ۲ جون ۲۰ جیٹھ کو تاریخی میلہ لگتا ہے آپ نے بسلسلہ تبلیغ عرصہ تین سال ہندوستان اجمیر شریف گئے آپ نے پیدل پانچ حج بمعہ مریدین کئے آخری وقت وفات سے پہلے عام مریدین کو فیصل آباد اکٹھا کیا موضع مہسم دفن ہونے کی وصیت کی علاوہ ازیں مہسم چوک کے عرصہ پہلے چوک بننے کی پیش گوئی کی۔

marfat.com

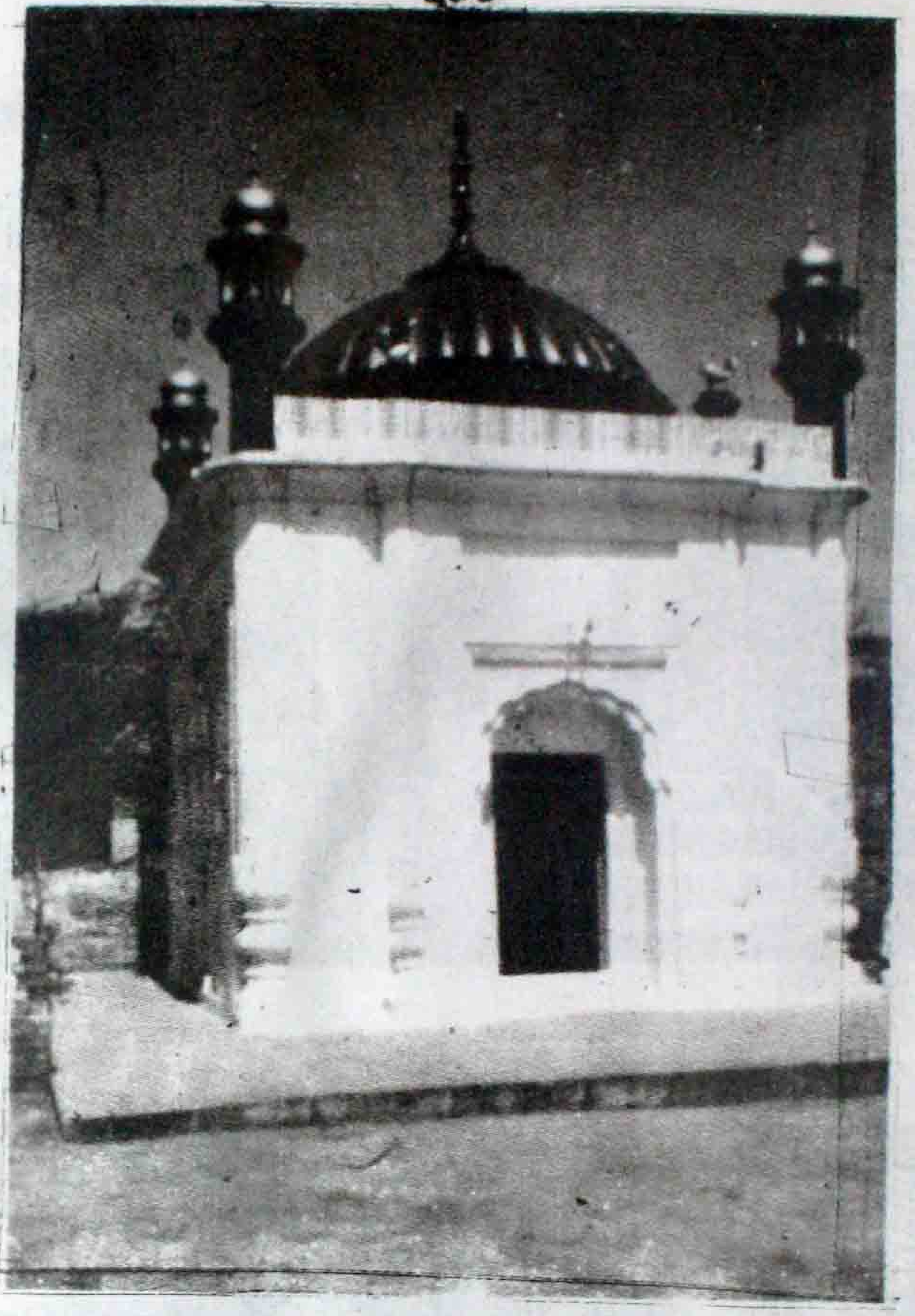

چنڈالہ میں حضرت سید امام شاہ صاحب کا مزار

حضرت امام شاہ صاحب پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ کے رہنے والے تھے آپ گھربار چھوڑ کر سیروسیاحت کے لیے نکل پڑے اور موضع چنڈالہ میں قیام پذیر ہوئے آپ بہت بڑے ولی درویش اور مرد کامل تھے حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار آپ کے مرید خاص تھے ۔ اور آپ کی نگاہ کرم سے سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار فقر کی منزل کو پہنچ گئے ، پیر امام شاہ کا مزار موضع چنڈالہ میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور ہر سال عرس بھی ہوتا ہے ۔ آپ نے انیسویں صدی میں وفات پائی ملک بھر سے عقیدت مند آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں

marfat.com

حضرت میاں محمد پناہؒ

آپ کا مزار مبارک شیخ پور میں ہے شیخ پور گجرات سے چند میل کے فاصلہ پر ہے اور شیخ پور کو شاہدولہ روڈ سے سڑک جاتی ہے آپ کا وصال ہوئے تقریباً 100 سال ہو چکے ہیں۔ اور آپ کی کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ ایک دفعہ آپ گزر رہے تھے تو چند لوگ رمضان المبارک میں روٹی کھا رہے تھے جب آپ نے پوچھا تم رمضان شریف میں کیا کھا رہے ہو۔ انہوں نے کہا ہم کچھ نہیں کھا رہے۔ آپ نے فرمایا تم سور کھا رہے ہو۔ چنانچہ ان لوگوں کو اپنے ارد گرد سور ہی نظر آنے لگے۔ سوک کلاں کے دتے شاہی سلسلہ کے درویش عرس کے موقع پر پالکی میں آکر حاضری دیکر سیالکوٹ کی طرف جاتے ہیں آپ کا مزار پختہ اور شاندار انداز میں تعمیر ہے

marfat.com

میونوال میں جتی شاہ رحمان کا مزار

یہ مزار جلالپور جٹاں کے جانب مشرق میونوال میں جتی شاہ رحمان کے نام سے مشہور ہے۔
جلالپور سے ایک سڑک چوپالہ کی طرف جاتی ہے جو میونوال کے قریب سے گزرتی ہے آپ مغل شہنشاہ جہانگیر کے دور میں ہو گزرے ہیں۔ ان دنوں دریائے چناب یہاں قریب سے گزرتا تھا۔ جتی شاہ رحمان نے یہاں قیام کیا جب شمال کی طرف پہاڑی علاقہ میں روانہ ہوئے آپ نے قیام کے وقت یہاں آگ جلائی تھی یہ علاقہ جنگل بیابان تھا واپسی پر خادم نے کہا قرب و جوار کوئی آگ نہیں ہے آپ نے کہا اس راکھ میں آگ موجود ہے آپ کئی سال بعد جب واپس آئے تو آگ اسی طرح یہاں موجود پائی گئی یہاں ہر سال بہت بڑا میلہ لگتا ہے اور آگ کی اس جلی ہوئی راکھ میں شفا موجود ہے زہرباد، درد والے مریض یہاں حاضری دیتے

marfat.com

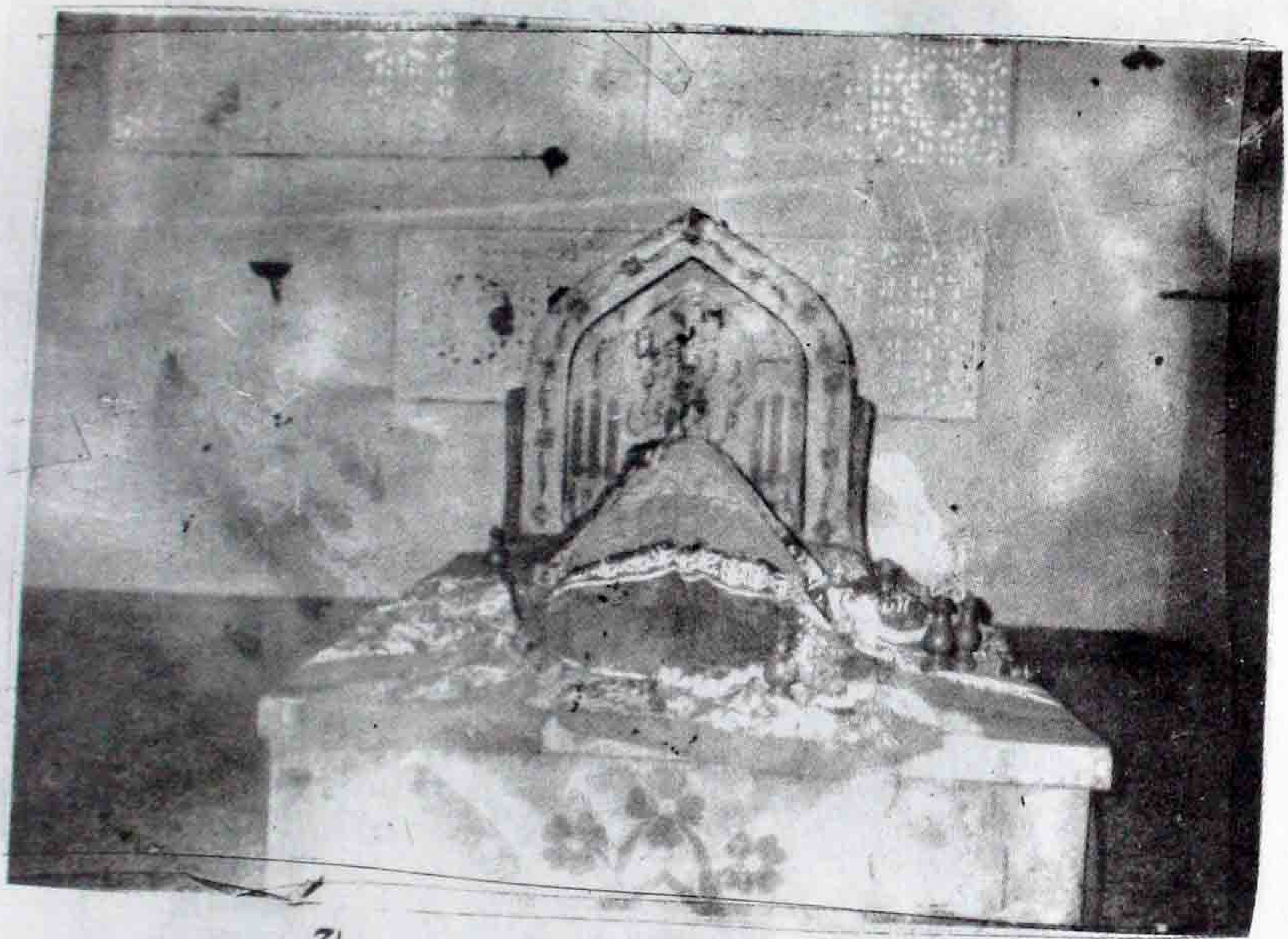

محلہ خواجگان دربار گل شاہ ولیؒ

محلہ خواجگان میں داخل ہوتے ہی ایک چھوٹی اینٹوں سے تعمیر شدہ برج اب بھی قائم ہے۔ یہ برج کافی حد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس برج کے قریب حضرت بابا گل شاہ ولیؒ کا مزار مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ مغلوں کے عہد میں ہو گزرے ہیں۔ آپ کے مزار پر بیری کا پرانا درخت تھا۔ درخت کے خشک خول میں مزار پر حاضر ہونے والے اور محلے کی عورتیں نذر و نیاز سکوں کی صورت درخت کے اس خول میں بطور نذرانہ ڈال دیتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے بیری کا یہ درخت کاٹ کر وہ پیسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ درخت کاٹنے کے بعد وہ شخص بصارت سے محروم ہو گیا۔ اور اس میں سکے حاصل کرنے کی ہمت نہ پائی گئی۔ یہ مزار قلعہ کے ایک برج کے عین نیچے ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کے اوپر چھت بھی ہے۔

marfat.com

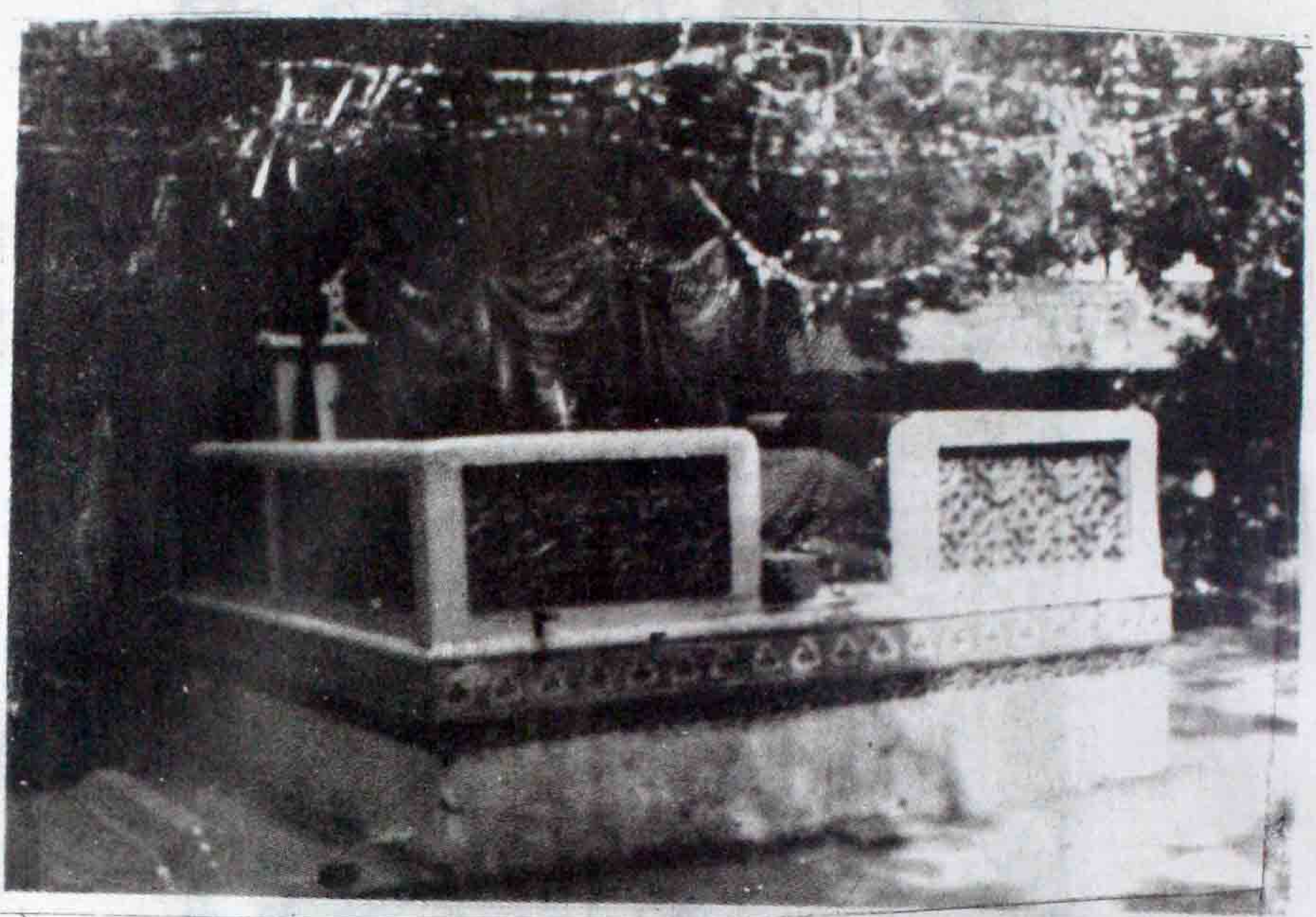

میونووال میں حضرت فتح محمد، سائیں حسن محمد کے مزارات

بھاگووال کلاں سے ایک سڑک بھیلووال ڈھینڈہ سے ہوتی ہوئی میونووال کی طرف جاتی ہے یہ علاقہ اولیائے کرام کی سرزمین ہے یہاں نو گز مزار کے علاوہ ڈھینڈہ میں بھی اولیائے کرام کے آستانے ہیں، حضرت سائیں فتح محمد سرکار کو فیض سائیں راجے شاہ سرکار جی ٹی روڈ پھاٹک سے ملا تھا آپ بارہ سال میونووال سے گجرات روزانہ پیدل آتے اور روزانہ واپس جاتے بارہ سال کے بعد آپکو سائیں سرکار سے ولایت ملی آپکی بے شمار کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں لاتعداد مخلوق خدا آپؒ کے آستانے پر حاضری دیتی ہے۔ اور دینی دنیاوی فیض ملتا ہے ۔ آپ کے بعد آپکے بیٹے سائیں حسن محمد سرکار بھی درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔

marfat.com

شیخ چوگانی میں حضرت پیر ولایت شاہ صاحبؒ کا مزار

شیخ چوگانی ایک قدیمی بستی ہے یہاں حضرت طانوخؒ اور حضرت آمنونؒ کے مزارات ہیں ۔ گاؤں کی بیشتر آبادی سادات ہے ۔ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے بیشتر خاندان یہاں سے ترک سکونت کر چکے ہیں ۔ حضرت پیر ولایت شاہ صاحب کا مزار دریائے چناب کے کنارے حضرت طانوخؒ کے مزار کے قریب ہے ۔ اور دریا عین کنارے میں بہتا ہے ۔ آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں ۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور سرہانے کی جانب سنگ مرمر کی تختی پر شجرہ نسب تحریر ہے ۔ مزار کے ملحقہ کئی درویشوں کے مزارات ہیں ۔

marfat.com

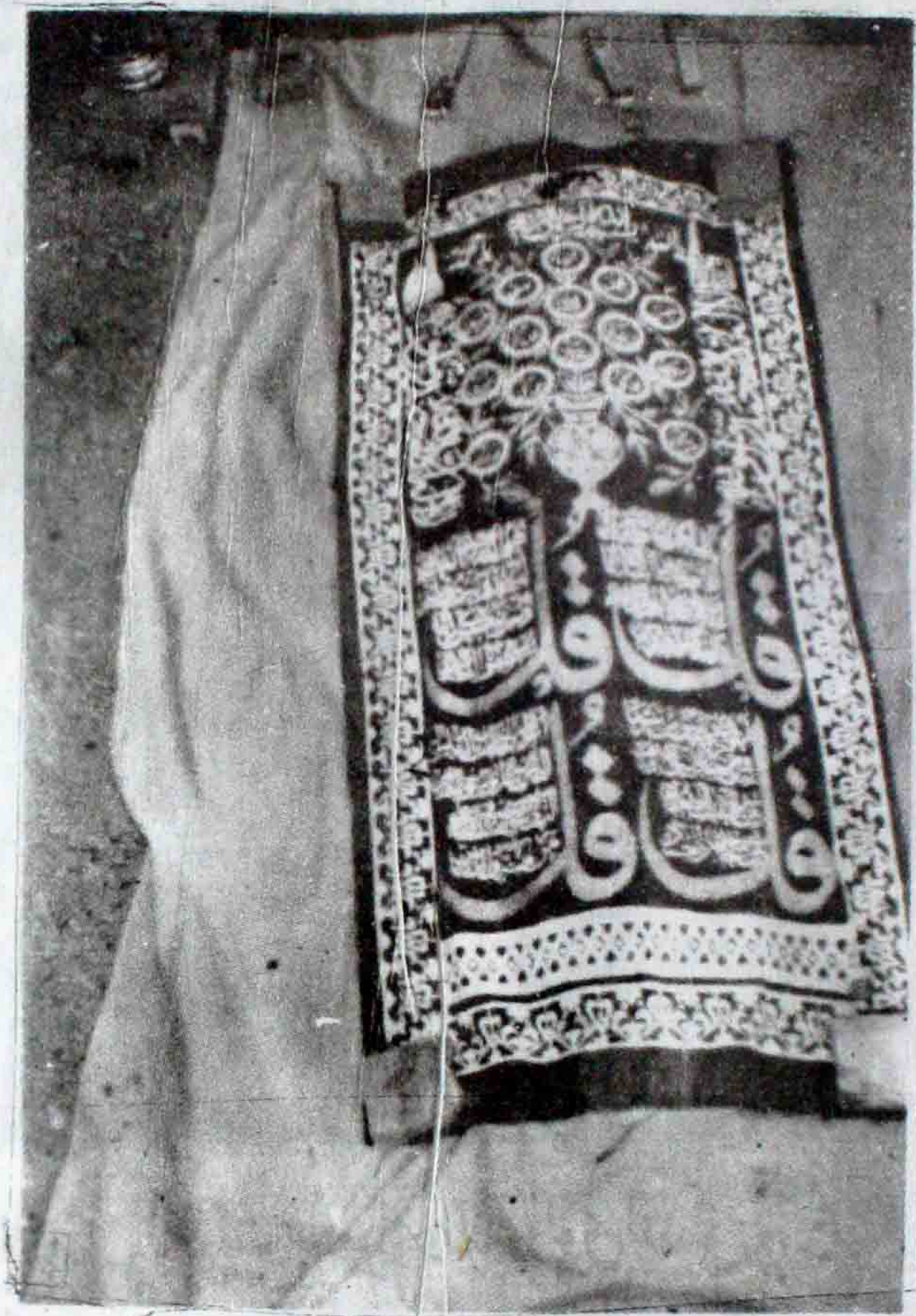

سیدھری میں حضرت محبوب شاہ کا مزار

سیدھری گاؤں مشہور برساتی نالہ بھمبر کے کنارے واقع ہے۔ اسی گاؤں کے جانب مشرق دوسرا برساتی نالہ ہے۔ جو بھمبر نالہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ نالے آزاد کشمیر کی تحصیل بھمبر سے نکل کر آتے ہیں سید محبوب شاہ تقریباً اڑھائی تین سو سال قبل گذرے ہیں۔ کہتے ہیں آپ کشمیر کی جانب سے آئے تھے۔ حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار جب اپنے مرشد کو ملنے جنڈیالہ تشریف لے جاتے تو آپ سیدھری میں سید محبوب شاہ کے روضہ پر حاضری دیتے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ کھجوروں کے درخت ہیں

marfat.com

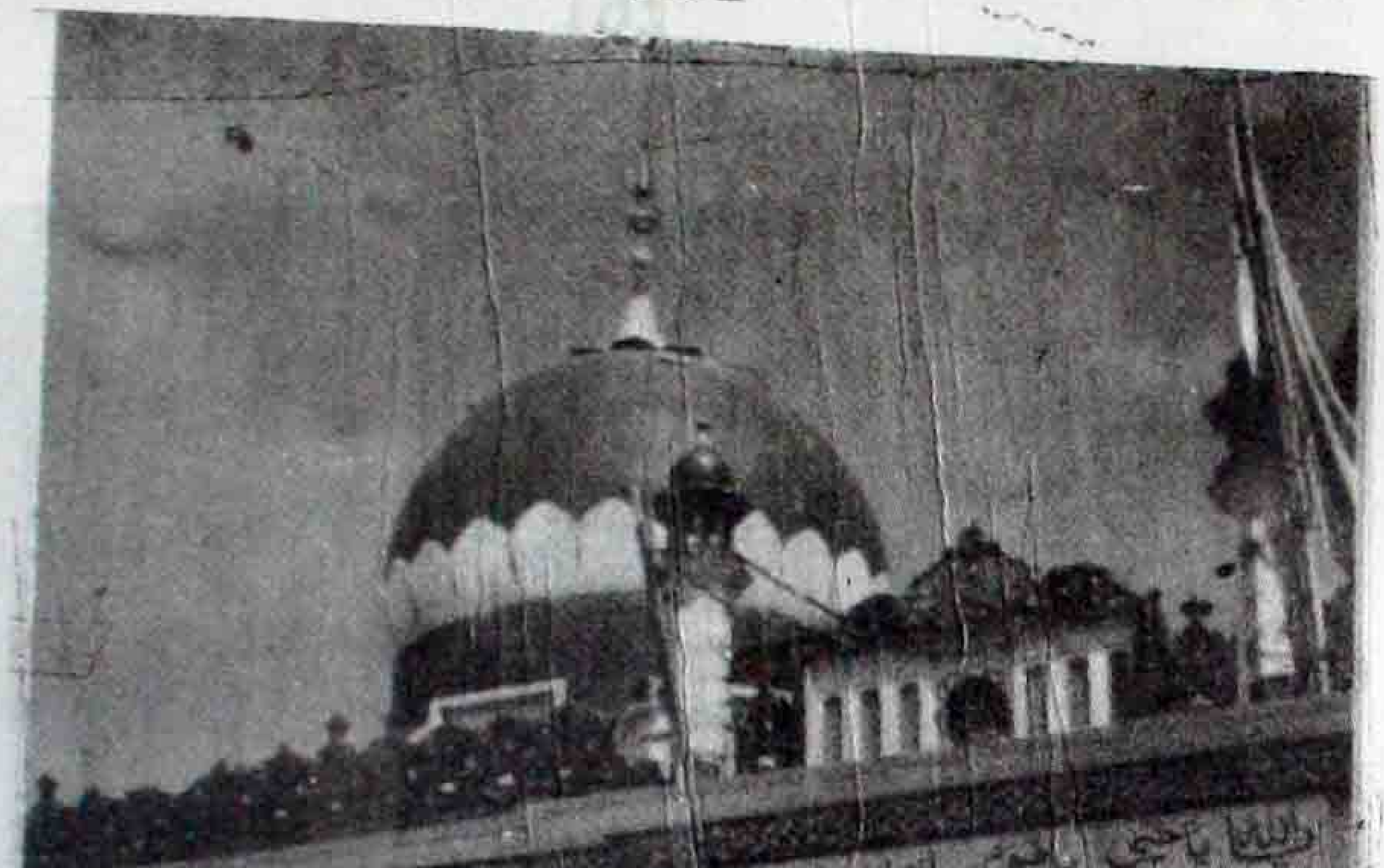

امرہ کلاں میں حضرت علامہ مولانا مولوی اللہ دین ؒ کا مزار

ڈنگہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ڈنگہ منڈی بہاؤالدین روڈ پر امرہ کلاں میں حضرت علامہ مولانا مولوی اللہ دین ؒ کا آستانہ مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں۔ علاقہ بھر میں مخلوق خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے۔ آپ کا مزار امرہ کلاں کے وسط میں خوبصورت شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ہر سال عرس بھی منایا جاتا ہے۔ مزار کے ملحقہ ایک عالی شان مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد میں بچوں کو درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ آپ نے کئی دلوں کو منور کیا۔ آپ کی شخصیت ایک کامل انسان اور کئی خوبیوں سے پر تھی۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار کے اوپر گنبد بھی ہے۔

marfat.com

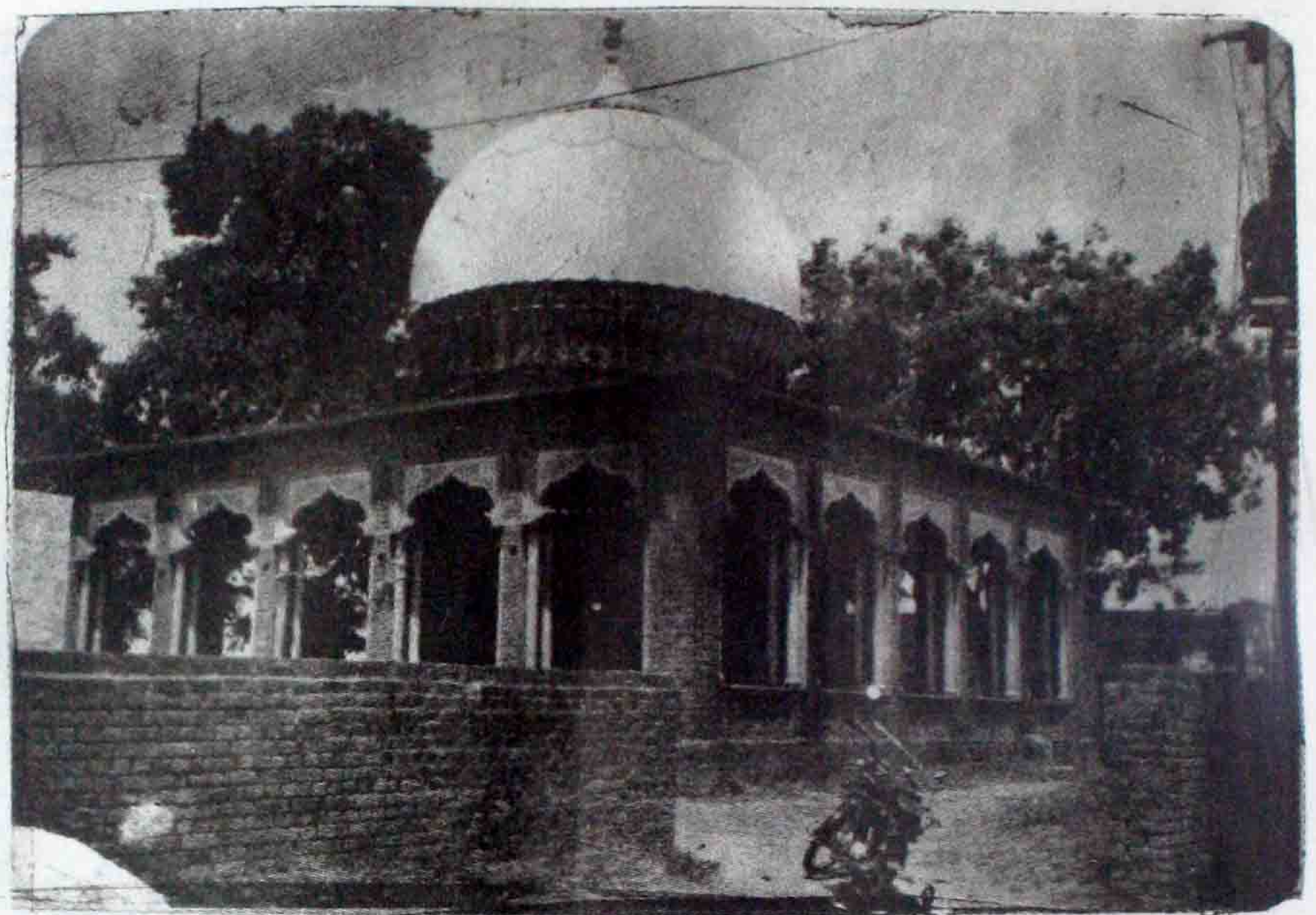

حضرت پیر نصیب علی شاہ صاحب قادری

حضرت پیر نصیب علی شاہ صاحب کا مزار چھالے شریف میں ہے آپ سلسلہ عالیہ قادریہ سہروردیہ کی ایک عظیم المرتبت ہستی ہیں۔ آپ اپنی ذات میں تمام کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے آپ نے اپنے پیرو مرشد کے حکم سے چھالے شریف میں نزول جلال فرمایا اور وہاں قرآن کریم کا درس جاری فرمایا اور اپنی تمام زندگی قران کریم کی تعلیم و تدریس میں گزاری آپ نے سینکڑوں صاحب مزار محبوبان خدا سے روحانی استفادہ حاصل کیا، آپ کا حلقہ فیضان بہت وسیع تھا آپ کے خلفاء کی تعداد بیس بتائی جاتی ہے جن میں دھینڈلے شریف کے حضرت قبلہ پیر منظور حسین شاہ صاحب آپ کے جانشین ہوئے جنھوں نے آپ کے پروگرام کو آگے بڑھایا اب آپ کی درگاہ مبارک پر ایک نہایت وسیع تعلیمی مرکز قائم ہے جہاں سے امت محمدیؐ دولت تعلیم دین سے مالا مال ہو رہی ہے

marfat.com

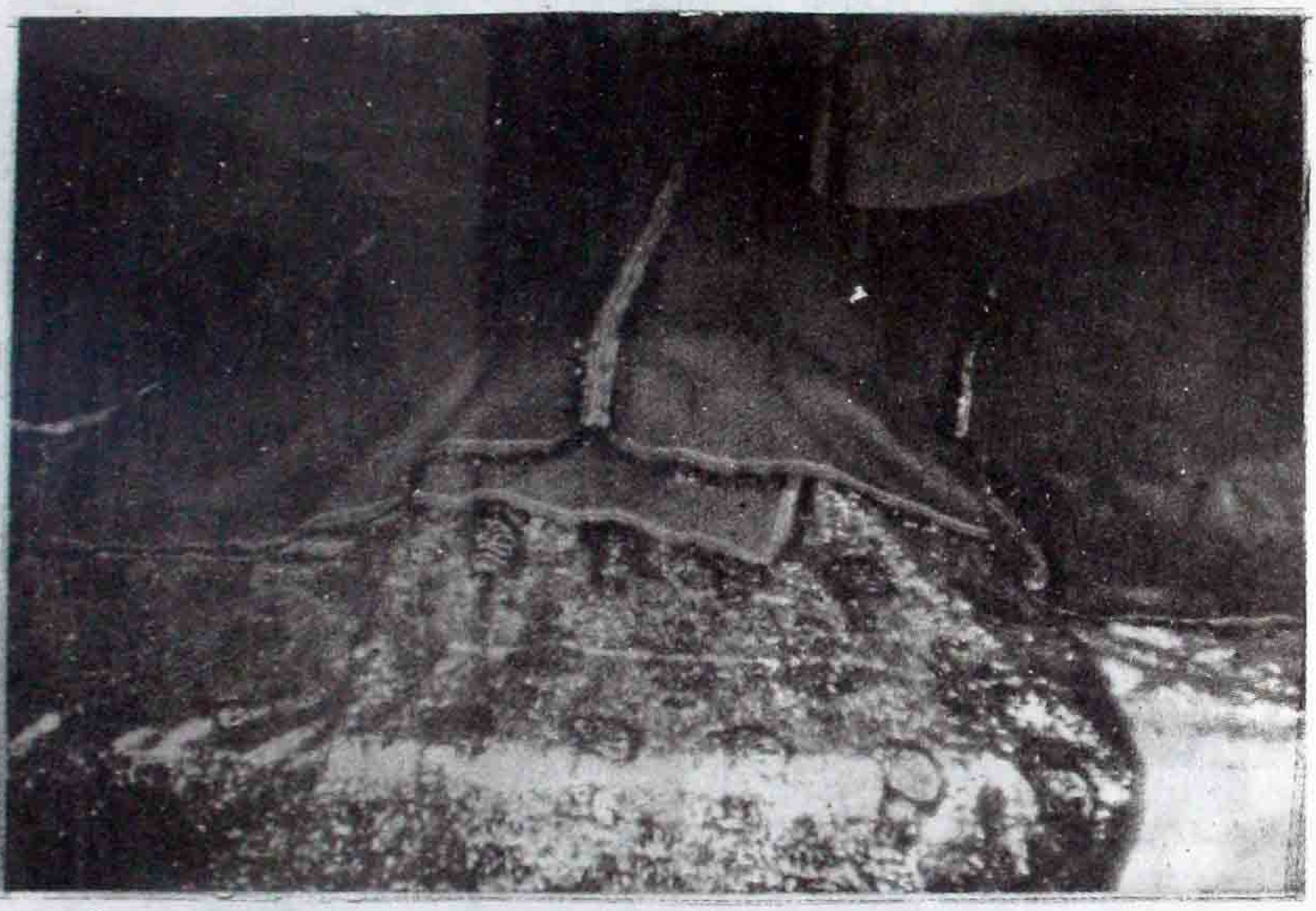

ٹبہ بوٹے شاہ نزد ملک پور چاڑہ

یہ مزار ملک پور چاڑہ کے قریب مشہور گاؤں ٹبہ میں ہے آپ ہی کے نام سے گاؤں ٹبہ کو ٹبہ بوٹے شاہ کے نام سے پکارا جاتا ہے آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہیں ہرسال عرس میلہ منعقد ہوتا ہے، مزار پختہ تعمیر ہے مزار کے جانب جنوب ایک عالیشان مسجد بھی ہے گاؤں ٹبہ بوٹے شاہ دو برساتی نالوں جو بھمبر کے نام سے مشہور ہیں کے درمیان واقع ہے، علاقہ کا پانی کڑوا ہے ابتداء میں اہل دیہہ برساتی نالوں سے پانی پیتے تھے آپ سادات کے بزرگ سید نظام الدین شاہ کی اولاد ہیں

marfat.com

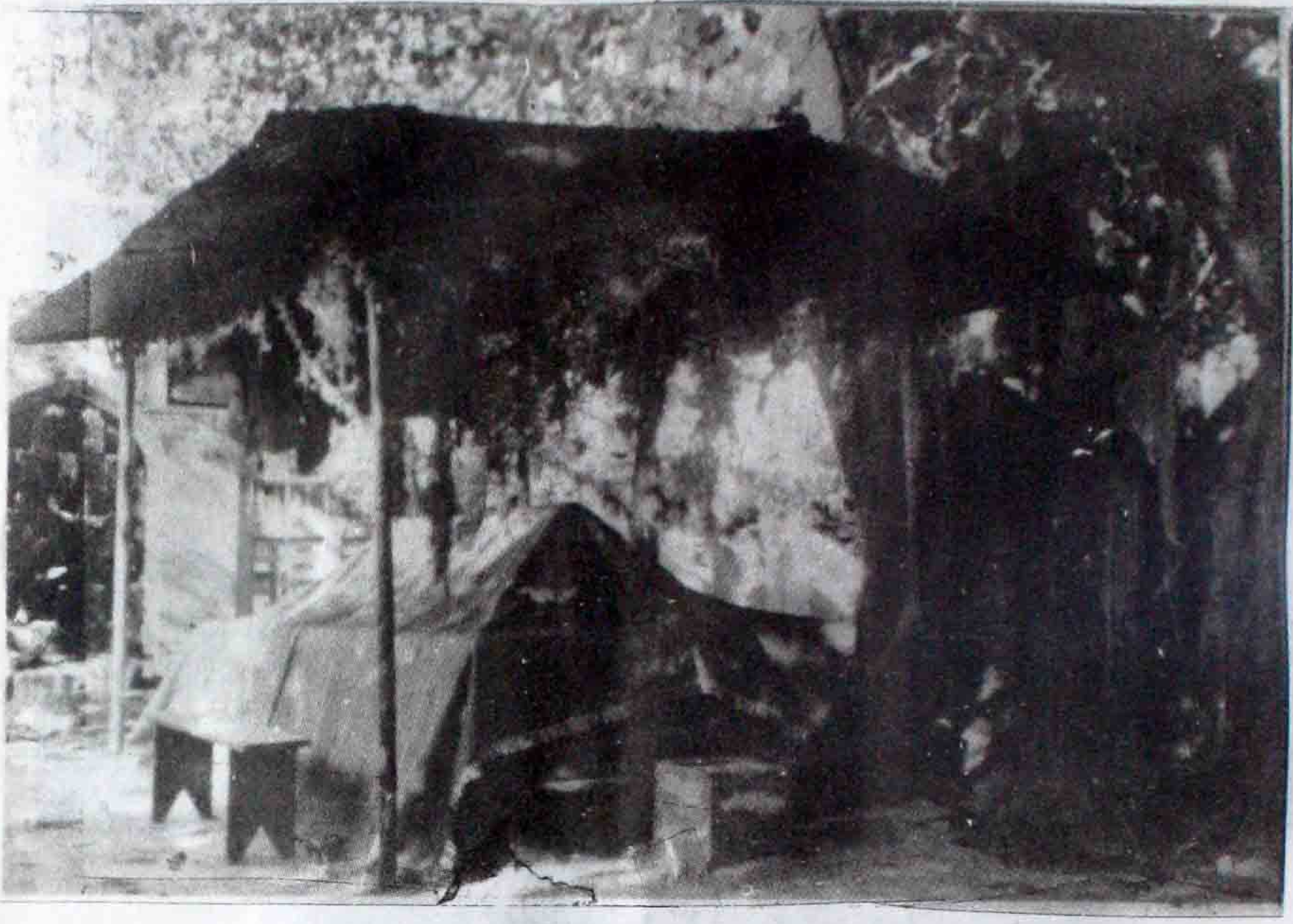

حضرت شاہ بھولا کا مزار

یہ مزار گجرات جلالپور روڈ پر مشہور سٹاپ ادھ والی کھوئی کے قریب ہے ۔ یہیں سے ایک سڑک حافظ حیات اور حاجی والہ کڑیانوالہ اعوان شریف آزاد کشمیر کی طرف جا نکلتی ہے ۔ اور اس سڑک کی کڑیاں سرینگر کی طرف جا نکلتی ہیں ۔ یہ مزار قدیمی گزر گاہ پر واقع ہے ۔ گاؤں کا نام بھی شاہ بھولا ہے ۔ جو آپ کے نام سے منسوب ہے ۔ مزار کے ملحقہ ایک بہت بڑا بوہڑ کا درخت ہے ۔ قریب ہی حالیہ دنوں ایک مسجد بھی تعمیر کر دی گئی ۔ دربار بابا شاہ بھولہ پر عرس مبارک ہوتا ہے ۔ اور ہر جمعرات کو قوالی بھی ہوتی ہے ۔ اور قرب و جوار کے لوگ بڑی عقیدت سے یہاں حاضری دیتے ہیں

marfat.com

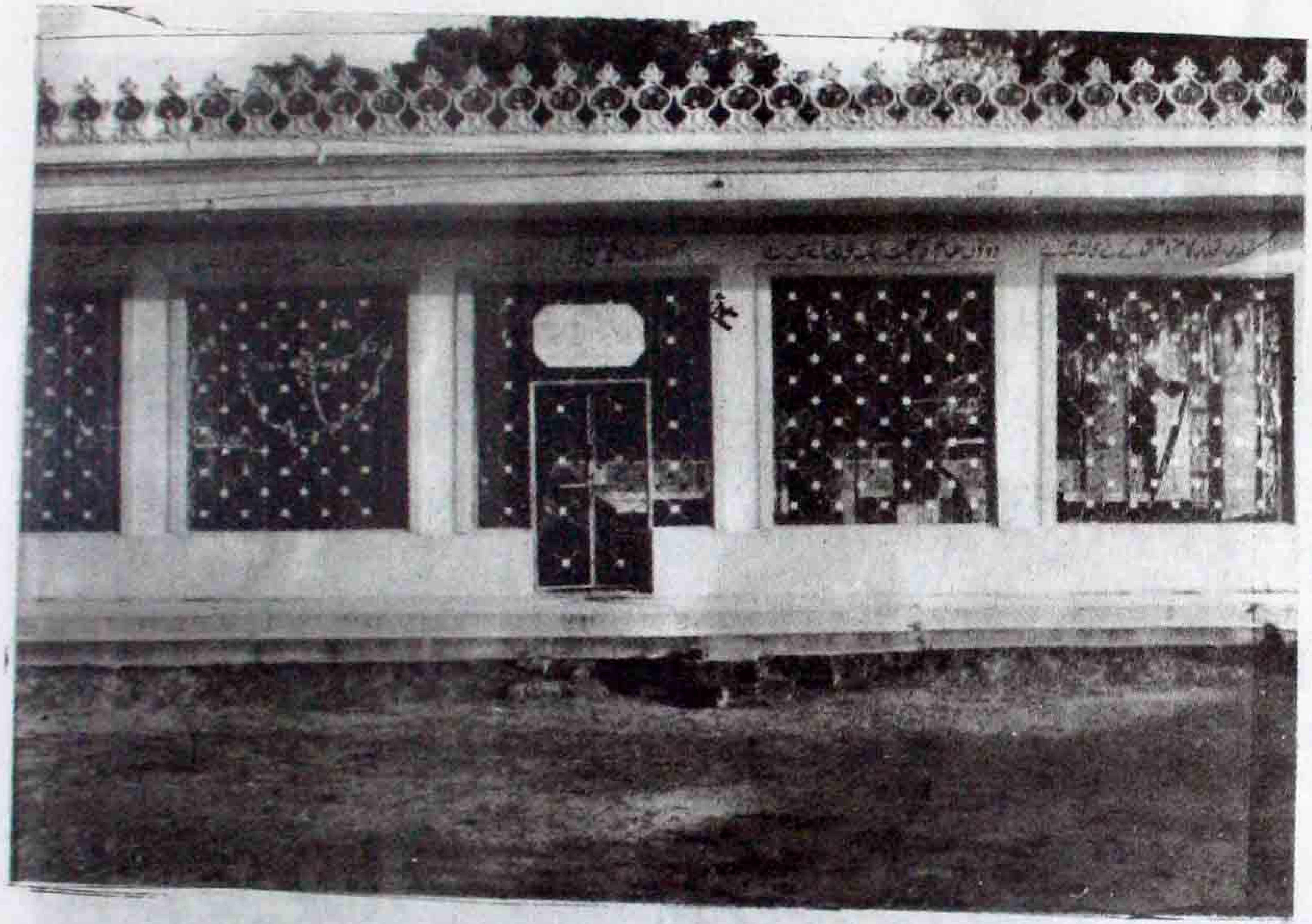

اولیائے ڈھوڈا شریف

جلالپور جٹاں سے ایک سڑک کڑیانوالہ کی طرف نکلتی ہے کڑیانوالہ کے قریب مشہور و معروف قصبہ ڈھوڈا شریف ہے ۔ ڈھوڈا شریف میں حضرت محمد معصومؒ، سلطان العارفین میراں بادشاہؒ حضرت محمد قاسم صاحبؒ شیخ المشائخ محمد فاضل سراج السالکین حضرت گلؒ پیر صاحب قادری زبدۃ السالکین حضرت سید امیر صاحبؒ پیر طریقت جناب محمد شفیع صاحبؒ کے مزارات ہیں۔ آپ کے مریدین ریاست جموں کشمیر سیالکوٹ بجوات کے علاقے میں بہت زیادہ ہیں۔ اور آپ کا فیض بھی عام ہے ۔ اولیائے ڈھوڈا شریف کی بہت زیادہ کرامات ہیں۔ آستانہ عالیہ میں بچوں کو مذہبی تعلیمی دینے کے لیے بہت بڑے درس کا اہتمام بھی کیا گیا ہے ۔ لنگر کا سلسلہ بھی جاری ہے ۔ آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف میں ہر سال 24 نومبر عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے ۔ لاکھوں مریدین ملک کے گوشے گوشے سے عرس مبارک میں حاضری کے لیے آتے ہیں

marfat.com

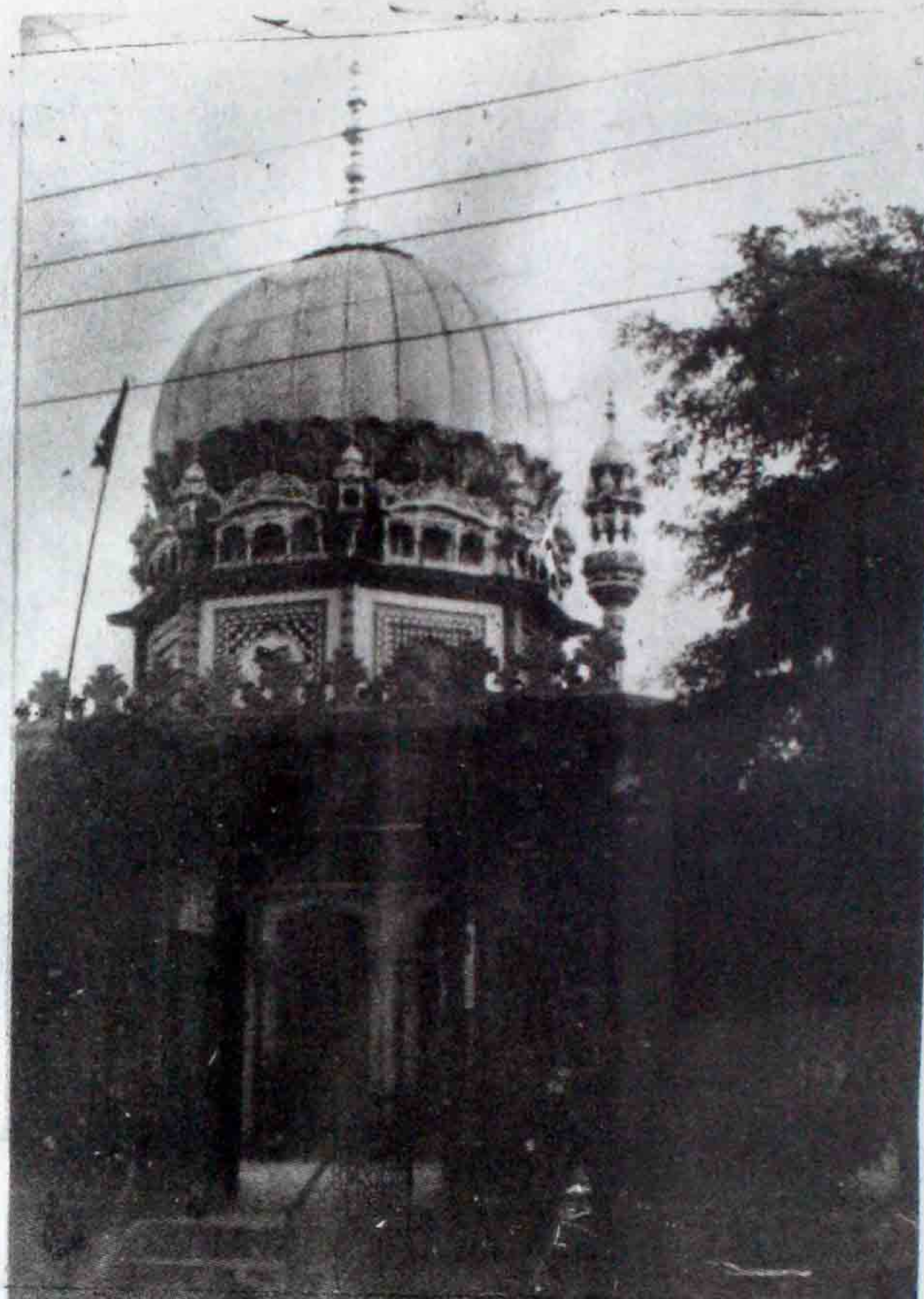

ننگے شاہ

آپ کا مزار شاہدولہ روڈ چاہ بیری والا کے قریب ہے مزار پہ سنگ مرمر کی جو تختی نصب ہے اس پہ آپ کا پورا نام پیر سید حسین شاہ سہروردی قادری گیلانی المعروف ننگے شاہ ہے۔ آپ کا وصال ۴ جنوری ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ آپ ملتان سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے کئی مقامات پر چلا کشی کی، بغداد شریف کے علاوہ پاک پتن بھی حاضری دیتے رہے۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ہر سال عرس بھی منایا جاتا ہے۔ اور ہر ماہ گیارہویں شریف کا ختم بھی ہوتا ہے۔ آپ کی کوئی اولاد وغیرہ نہیں ہے۔ آپ کے ارادتمند ملک کے کونے کونے سے حاضری کے لئے عرس پر آتے ہیں۔ اور یہاں دن رات لنگر کا اہتمام ہوتا ہے۔ آپ کا سلسلہ قادری سہروردی گیلانی ہے۔

marfat.com

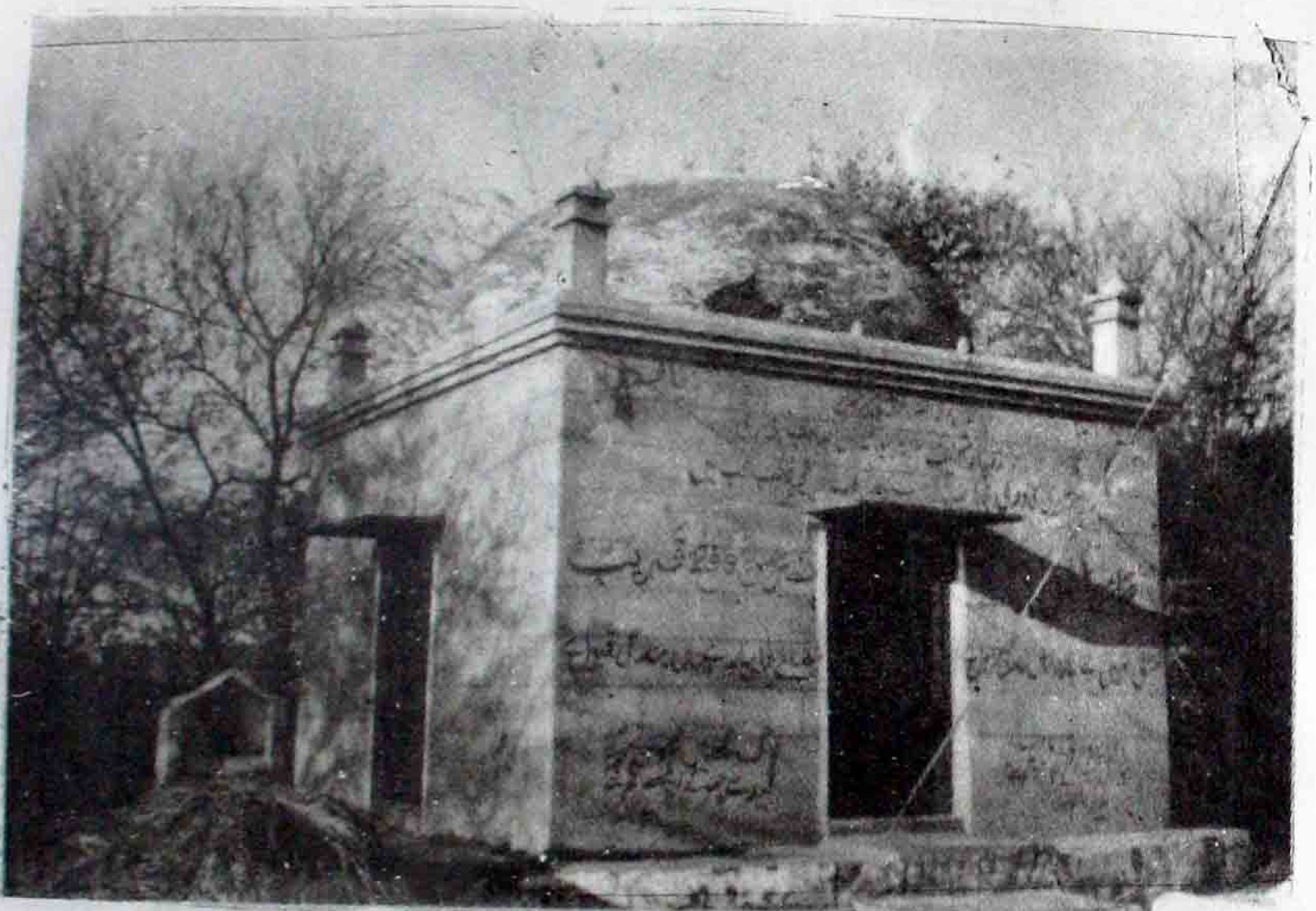

کوٹلی کوہالہ میں سرکار سید میراں صاحب بخاریؒ کا مزار

کوٹلی کوہالہ ایک قدیمی بستی ہے۔ آپ کا آستانہ مبارک گاؤں سے جانب جنوب ہے۔ آپ صاحب کرامت ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کا مزار پختہ شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ہر سال عرس کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ ارادتمند اپنی عقیدت لیکر حاضر ہوتے ہیں۔ مزار کی چار دیواری مغلیہ دور میں تعمیر کی گئی تھی جو چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی تھی۔ آپ کی علاقہ بھر میں کئی کرامات مشہور ہیں۔ روضہ کے قریب ایک مسجد بھی ہے۔

marfat.com

آستانہ عالیہ علامہ سید ابوالکمال برق نوشاہی ڈوگہ شریف

دولت نگر کے قریب مشہور قصبہ ڈوگہ ہے یہاں آستانہ عالیہ حضرت سید ابوالکمال برق نوشاہیؒ نے علم عرفان کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ آپ کا شمار بڑے ولی اللہ درویش اور صاحب علم بزرگ ہستیوں میں ہوتا ہے آپ بلند پایہ شاعر پانچ سو کے لگ بھگ کتابوں کے مصنف ہیں۔ سلسلہ نوشاہی میں آپ نے اس سلسلہ کی بہت زیادہ خدمت کی ہے پورے یورپ میں آپ کی کتابیں ہدایت کے لئے پڑھی جاتی ہیں آپ علم کا ایک خزانہ تھے آپ کی کتابیں پڑھنے سے تاریک پہلو روشن ہو جاتے ہیں۔ آپ کا عرس ہر سال ڈوگہ شریف میں عقیدت احترام سے منایا جاتا ہے تعلیمی درسگاہ سے ہزاروں مسلمان طلباء فیض یاب ہو رہے ہیں یہ طلباء ملک بھر سے حصول تعلیم کے لئے اس درس گاہ میں داخل ہوتے ہیں۔

marfat.com

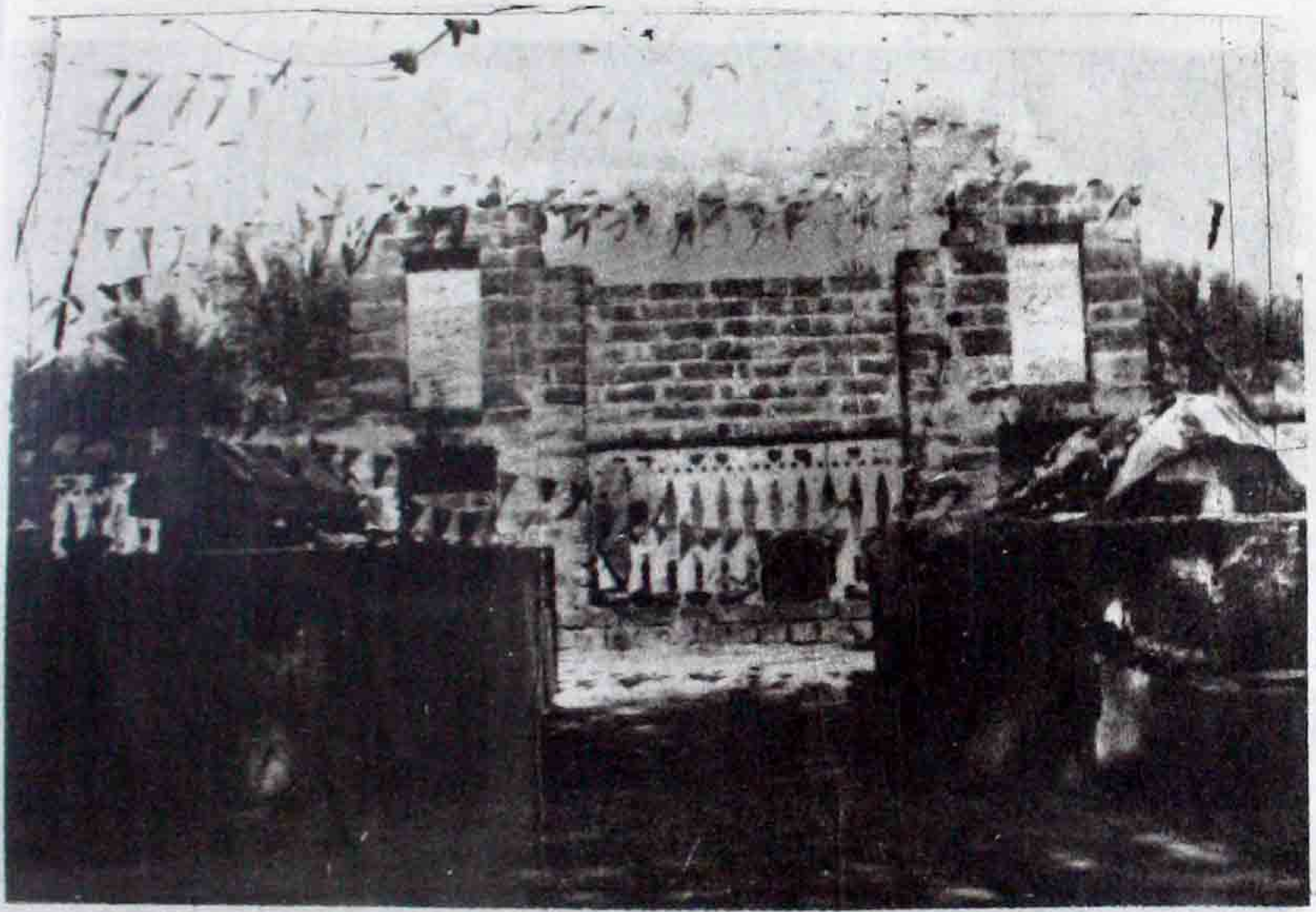

صابووال روڈ پر حضرت میاں ففضل عظیم کا مزار

آپ کا مزار صابووال روڈ مسجد ضیاء الاسلام کے ملحقہ شمال کی جانب ہے آپ حضرت حافظ شمس الدین آف گلیانہ شریف کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کا سلسلہ قاضی غلام احمد فاروقی ساکن دیدڑ تحصیل و ضلع گجرات سے جا ملتا آ .بہت بڑے درویش ہو گزرے ہیں حافظ صاحب کی غلامی کے بعد زہد تقویٰ شروع کیا تو قلیل عرصہ میں کامیاب ہو گئے۔ عموماً رات کو سفر کرتے دن کو گھر قیام کرتے بڑے بڑے مزاروں پر تشریف لے جاتے وہاں سے فیوض و برکات حاصل کرتے عوام میں میاں جنڈاں والا کے نام سے مشہور تھے۔ آپ کا وصال ۲ نومبر ۱۹۴۹ میں ہوا۔ آپ کا مزار صابووال مسجد ضیاء السلام کے حلقہ شمال کی جانب ہے۔

marfat.com

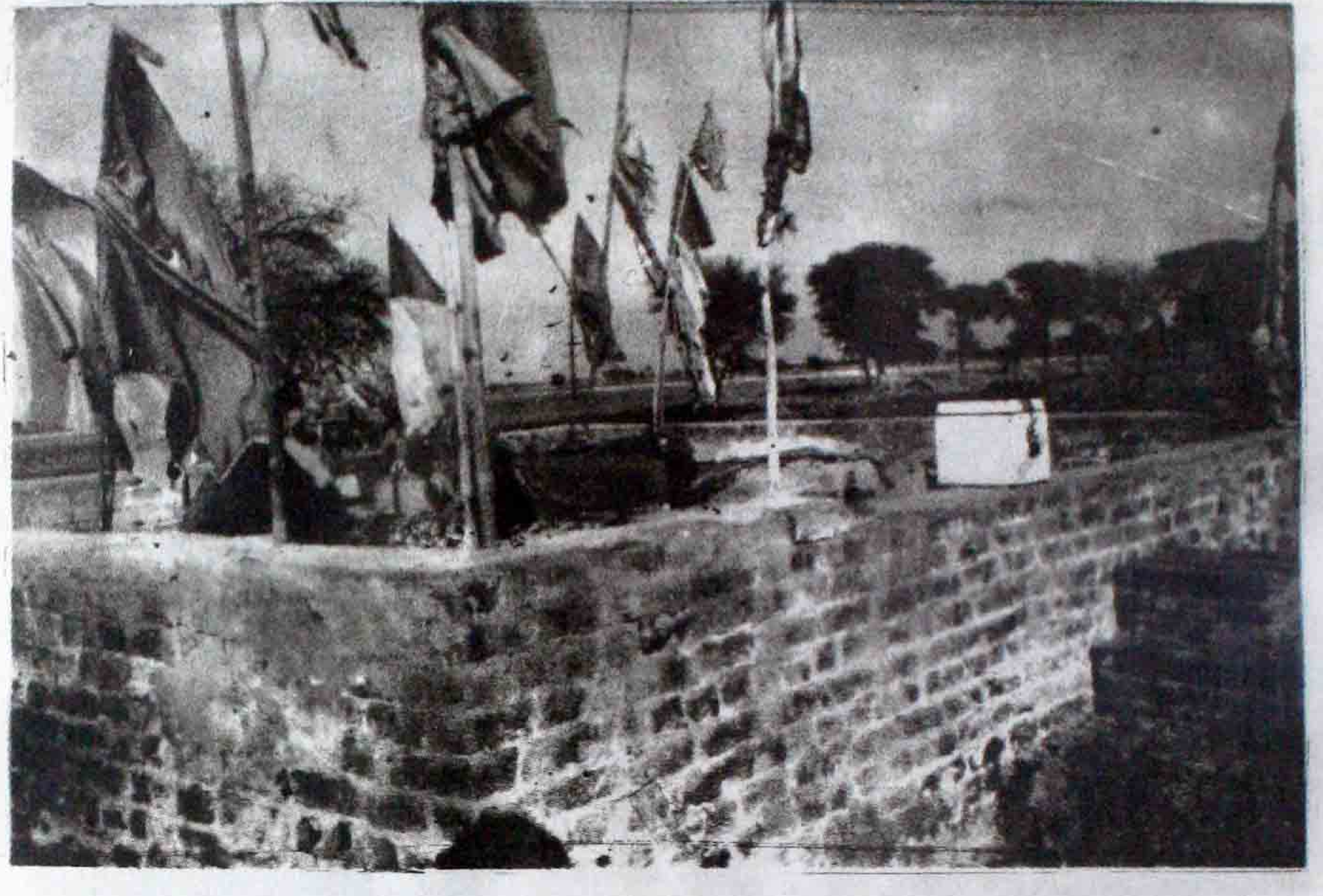

کیرانوالہ سیداں کے قریب سید سلطان محمودؒ کا مزار

سنگووال سے ایک سڑک کیرانوالہ ڈنگہ کی طرف جاتی ہے۔ اس سڑک کے کنارے سید سلطان محمودؒ کا مزار ہے۔ جو اس کے عقیدت مند تعمیر کروا رہے ہیں۔ قریب ہی مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ زائرین کے قیام شب بسری کے لئے کمرہ بھی تعمیر ہے۔ آپ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ ظاہری و باطنی فیض کے حصول کے لئے لوگ حاضری دیتے ہیں۔ آپ کا عرس ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ یہ عرس اور میلے ہماری ثقافت کا ایک حصہ ہیں

marfat.com

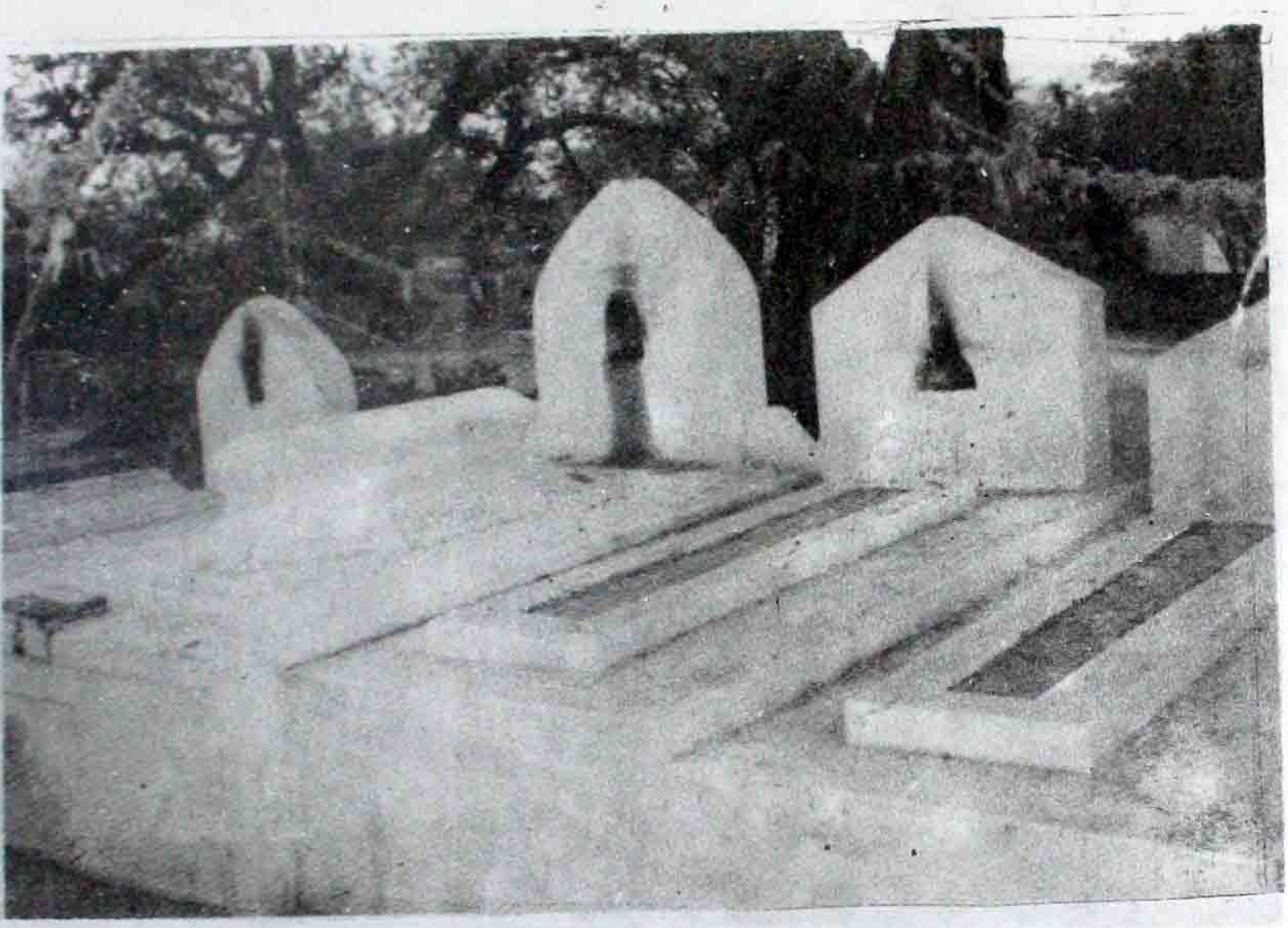

کوٹلی بھگوان میں مستان شاہ کا مزار

یہ مزار کوٹلی بھگوان کے قریب ہے ۔ جہاں ہر سال بہت دھوم دھام سے میلہ ہوتا ہے یہ گاؤں بہت قدیمی ہے اور دریا اس کے جانب مشرق بہتا ہے آزاد کشمیر کے قصبہ مناور سے لیکر بہلول پور تک اس علاقہ کی اپنی ایک تاریخ ہے دریائے چناب اور دریائے توی کی وجہ سے اس علاقہ کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے مستان شاہ تبلیغ دین کے لیے یہاں آئے تھے ان کے مشن کو جاری رکھنے کے یے کشمیر سے بھی ان کے پیروکار آئے جو دین کی تبلیغ کرتے کرتے یہیں فوت ہوئے اور انکے پہلو میں دفن ہوئے مزار پختہ تعمیر ہے یہ علاقہ کھنڈرات اور دریا برد زمین پر ریت پر واقع ہے مقامی روایت کے مطابق دریا اس گاؤں کے قریب سے بہتا تھا

marfat.com

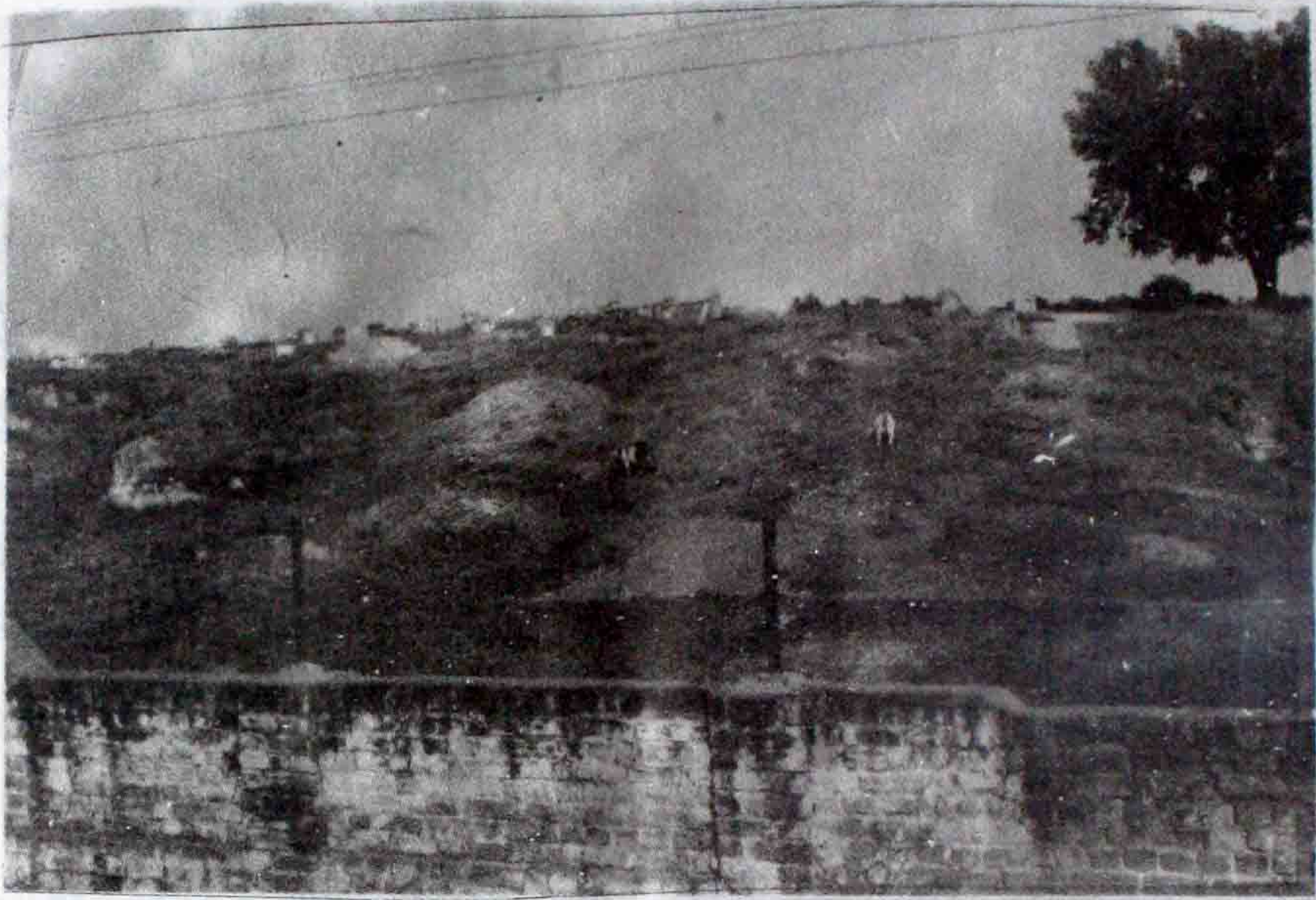

سمرالہ کے ٹبہ پر حضرت صغیر شاہ المعروف پیر چھوٹے شاہ کا مزار

لکرالی کے قریب برساتی نالہ بھمبر کے کنارے ایک بہت بڑا بلند و بالا ٹبہ ہے ۔ جو کافی رقبہ میں پھیلا ہوا ہے ۔ اس ٹبہ پر حضرت صغیر شاہ کا روضہ مبارک بھی ہے ۔ جو بڑے شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ ٹبہ سے مٹی کے پرانے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ پائے جاتے ہیں ۔ نالہ بھمبر کے کنارے کہیں ایسی پرانی بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں اس علاقہ میں سمرالہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی ۔ یہاں گرد و نواح ہزاروں سالہ پرانی قبریں بھی ہیں ۔ اہل کشف کے نزدیک یہ قبریں حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے ہیں ۔ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود ان قبروں کے نشان نہیں مٹائے جاسکے ۔ نالہ بھمبر کے ٹھنڈے میٹھے پانی کی وجہ سے پرانی آبادیوں کے آثار پائے جاتے ہیں

marfat.com

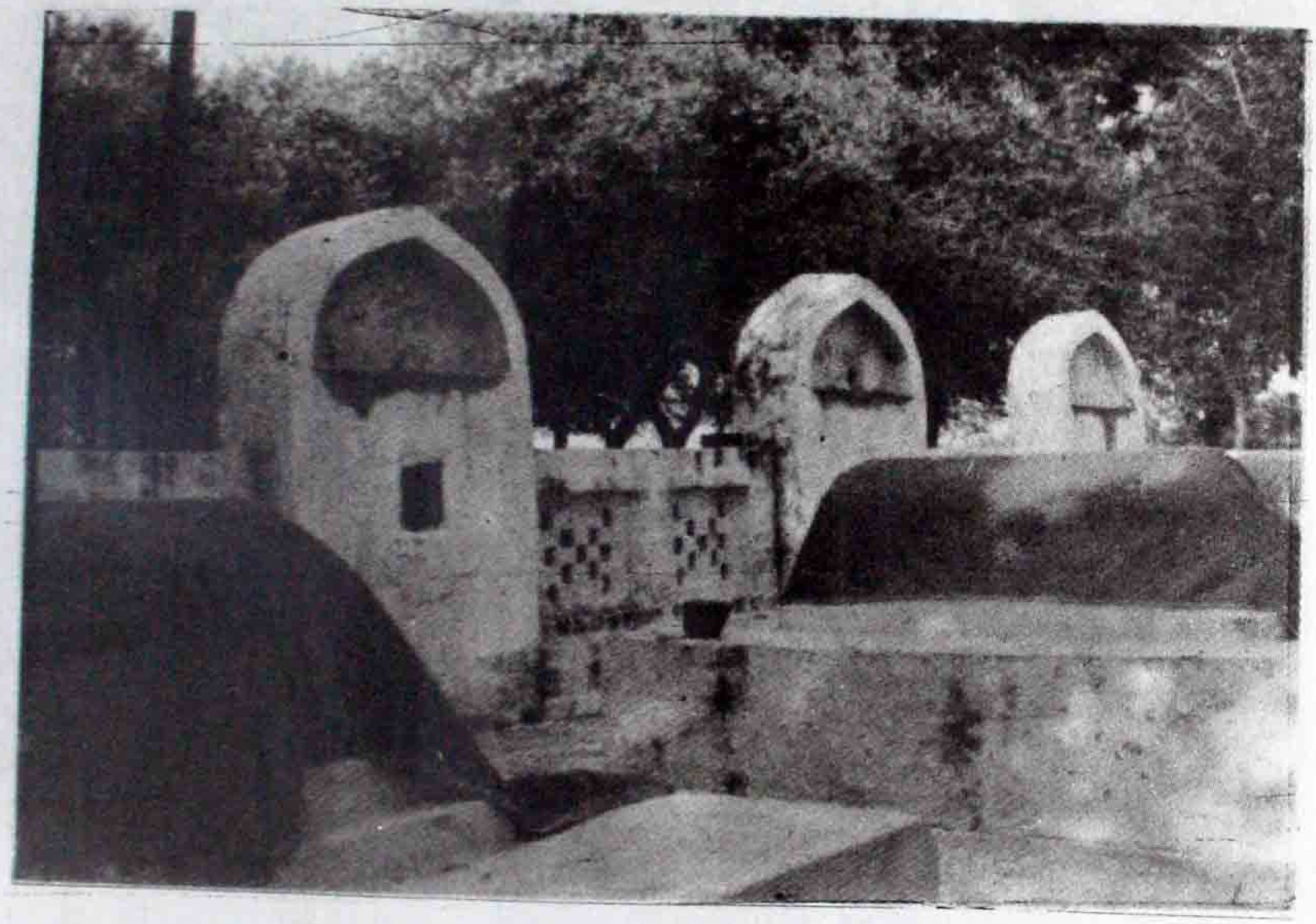

دھینڈہ کے ٹبہ پر اولیائے کرام کے مزارات

بھاگووال کلاں کے قریب سے ایک سڑک میونووال کو جاتی ہے سڑک کے کنارے ایک گاؤں ڈھینڈہ ہے جس کے جانب مشرق ایک ٹبہ پر سرکار شاہ صدر دیوان شاہ دیوان اللہ داد پیر فضل حسین کے روضے مبارک ہیں ان بابرکت ہستیوں کے فیض سے بے شمار انسان راہ راست پر آئے۔ یہ مزارات ایک ٹبہ پر ہیں اور سلسلہ وار قطار میں ہیں.... جہاں ہر سال عرس اور میلہ کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ آپ کے اردات مند علاقہ بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس آستانے سے کئی درویشوں نے فیض حاصل کیا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لیے دن رات دین اسلام کی تبلیغ کرتے رہے ٹبہ پر کئی پرانے آثار بھی ملتے ہیں برتنوں کے ٹکڑے موتی وغیرہ بھی ملتے ہیں

marfat.com

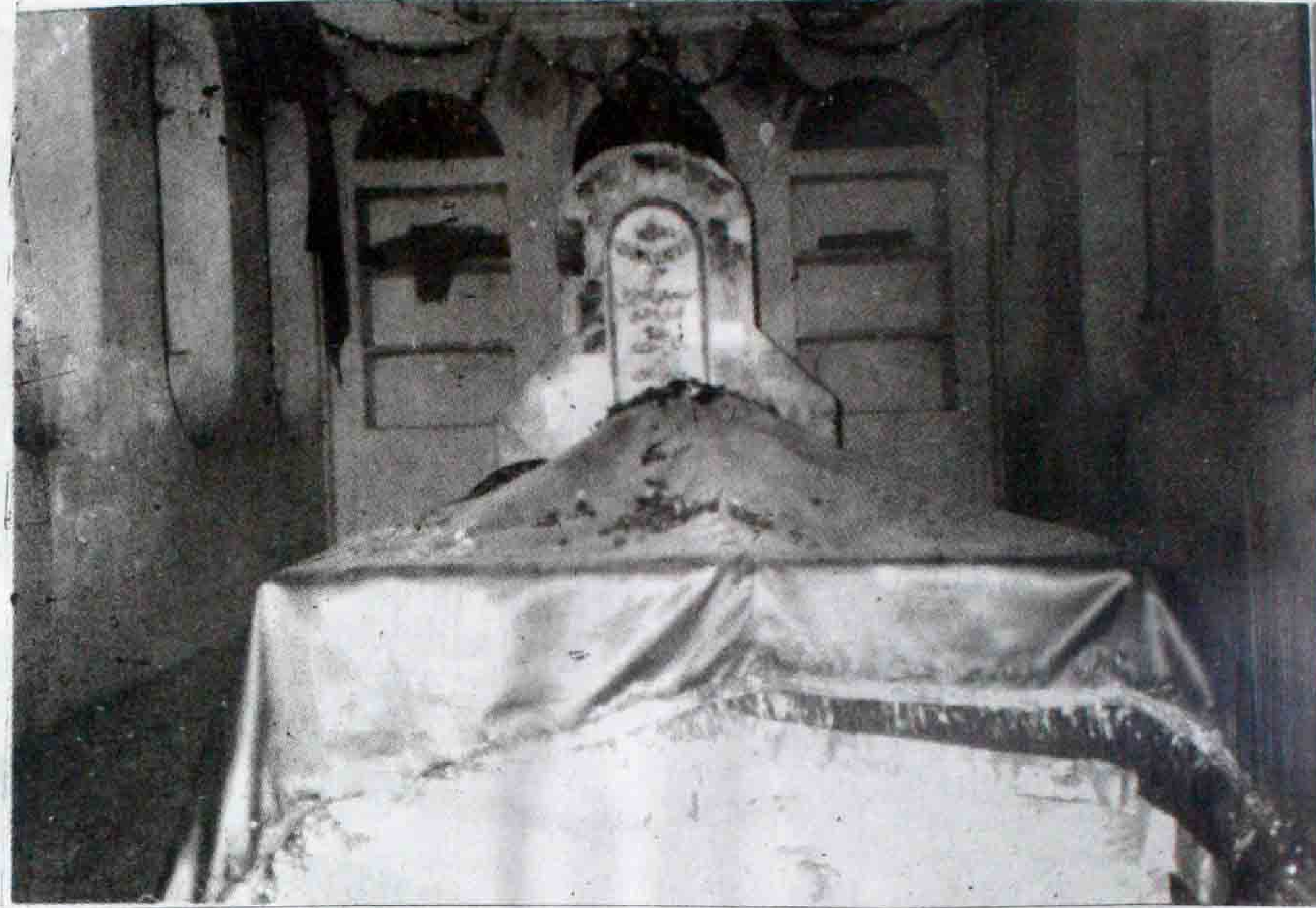

مزار مبارک سائیں بدرالدین قریشی گجرات

آپ بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں آپ کا تعلق قریشی برادری سے تھا اور آپ کے مرشد پاک کا نام نوشا پاک سرکار تھا۔ آپ نے تقریباً ۲۵، ۳۰ سال پہلے وصال فرمایا۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ گردونواح سے لوگ اور عقیدت مند بہت زیادہ حاضری دیتے ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ اور گنبد بھی ہے مزار پر سنگ مرمر کی تختی پر آپ کا نام درج ہے

marfat.com

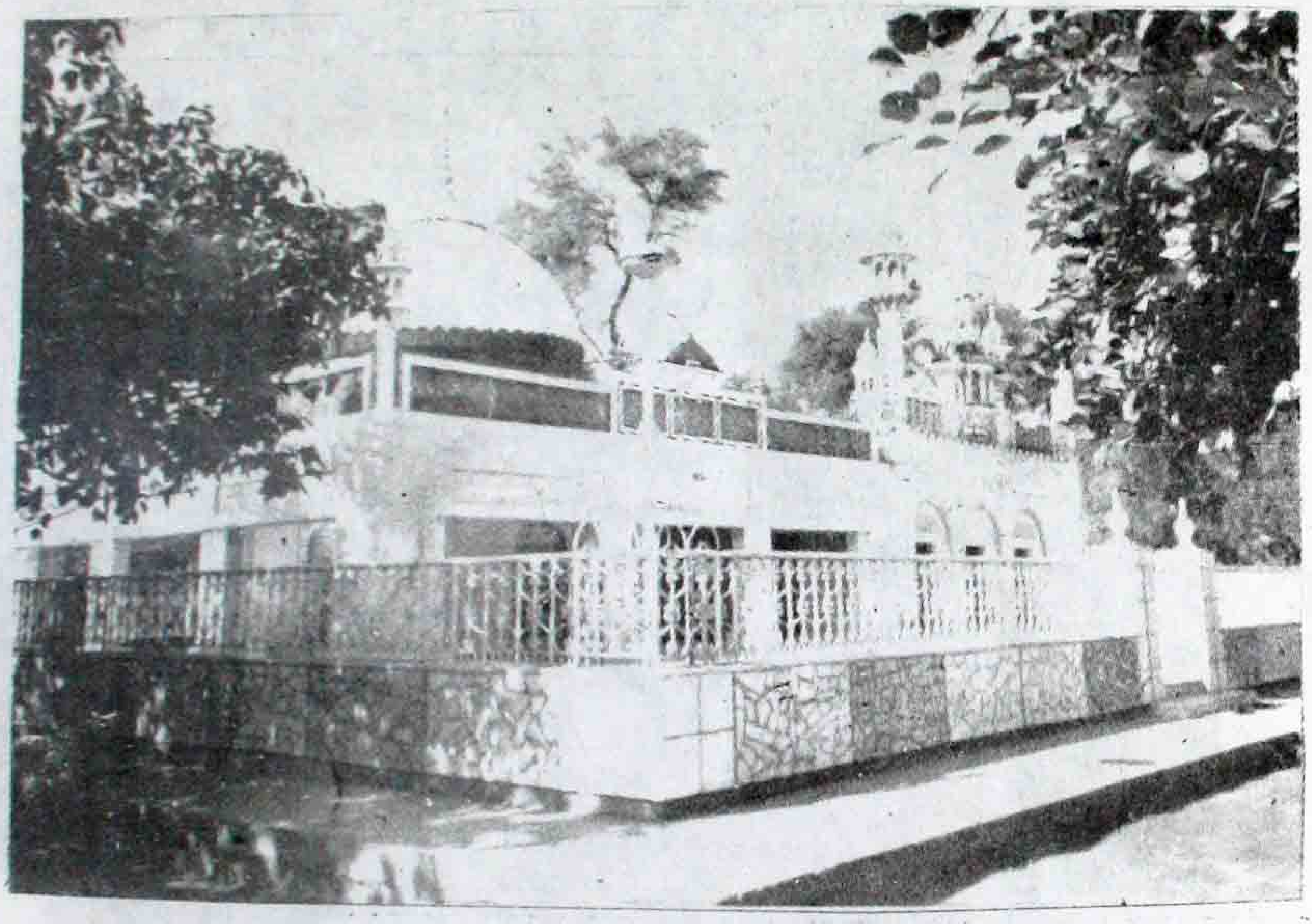

کھاریاں ڈنگہ روڈ چنن گکھڑ کے قریب حضرت غلام رسول شاہ مشہدی القادری کا مزار

آپ کا آستانہ مبارک چنن گکھڑ کے قریب سڑک کے کنارے ہے۔ آپ کا سلسلہ مشہدی اور قادری ہے۔ آپ کے عقیدت مند علاقہ بھر دور دور تک ہیں۔ اور آپ کے آستانہ پر دن رات لنگر کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آپ کا روضہ مبارک سفید سنگ مرمر بہت خوبصورت شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ مزار پر یہ عبارت تحریر ہے۔ آستانہ فیوض و برکات پیر طریقت راہبر شریعت واقف راز حقیقت ہادی معرفت والی بیکساں شیخ المشائخ سید غلام رسول شاہ مشہدی القادری بن سید سید رسول شاہ صاحب تاریخ الوداعی ۲۶ محرم الحرام ۱۹۳۸ ھ بروز جمعتہ المبارک۔

marfat.com

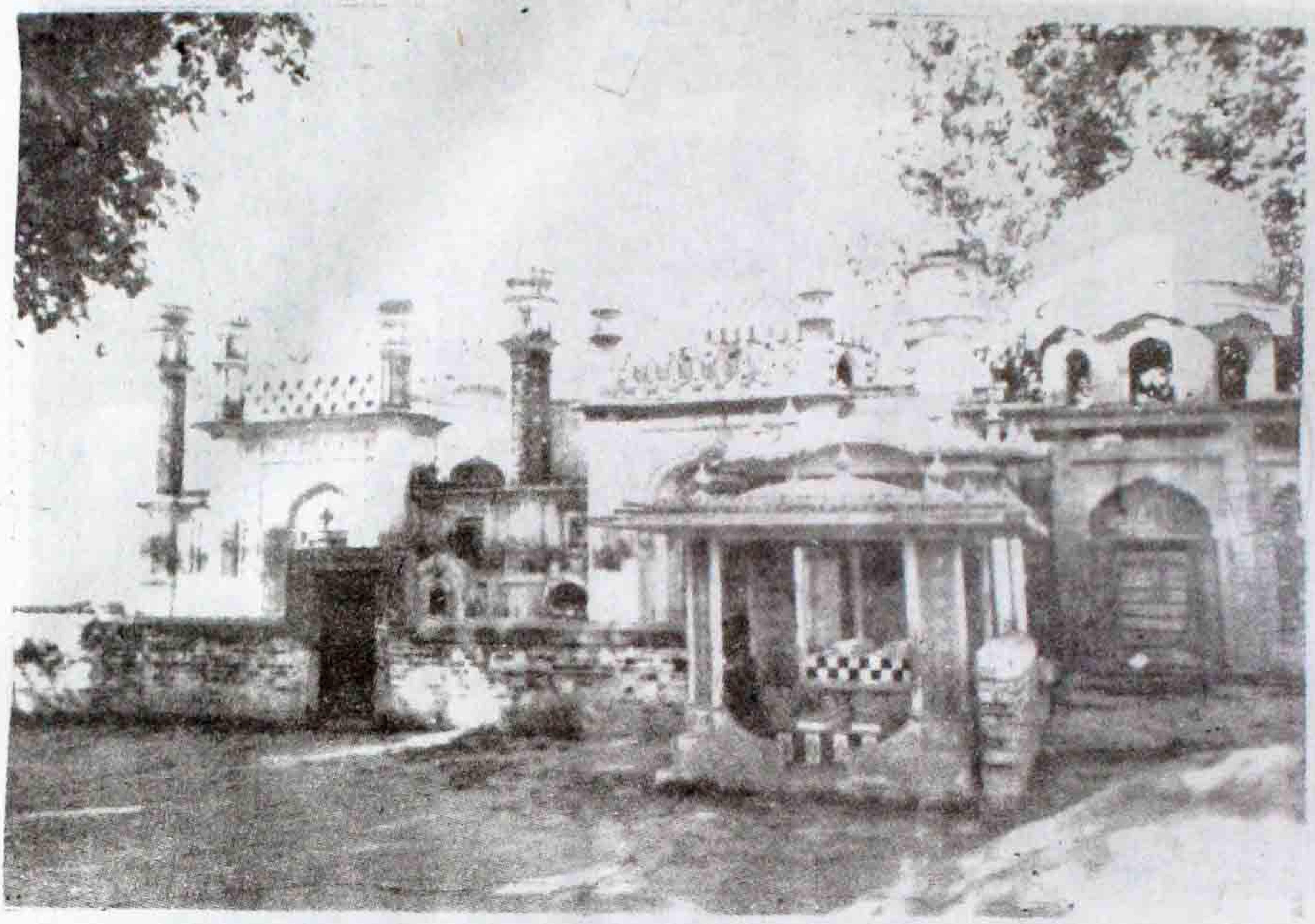

حضرت دتّے شاہؒ

آپ کا نام میاں اللہ دتہ تھا اور دتے شاہؒ مشہور ہوئے حضرت دتے شاہؒ شیخ پور کے میاں محمد پناہ کے مرید ہوئے جب کہ میاں محمد پناہ صاحب میاں محمد خورشید صاحبؒ کے مرید تھے۔ جن کا تعلق سیالکوٹ سے تھا۔ میاں محمد خورشید صاحبؒ حضرت محمد زکریاؒ سلطان دہلی سے تعلق مریدی رکھتے تھے آپکو اپنے پیرومرشد حضرت میاں محمد پناہ صاحبؒ سے بہت عقیدت تھی۔ آستانے پر حاضری دیکر پھر الٹے پاؤں واپس آتے تھے اور عمر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حضرت دتے شاہ جیؒ سرخ لباس پہنتے تھے۔ آپ کے مریدین دور دور تک ہیں اور عرس کے موقع پر پالکی نکلتی ہے۔ حضرت دتے شاہ جیؒ کا عرس سوک کلاں میں ۹ بھادوں کو منایا جاتا ہے۔ آپ کا مزار سوک کلاں میں شاندار انداز میں تعمہ کیا گیا ہے۔ ۱۹ پوہ اور ۱۵ چیت کو بھی عرس منائے جاتے ہیں۔

marfat.com

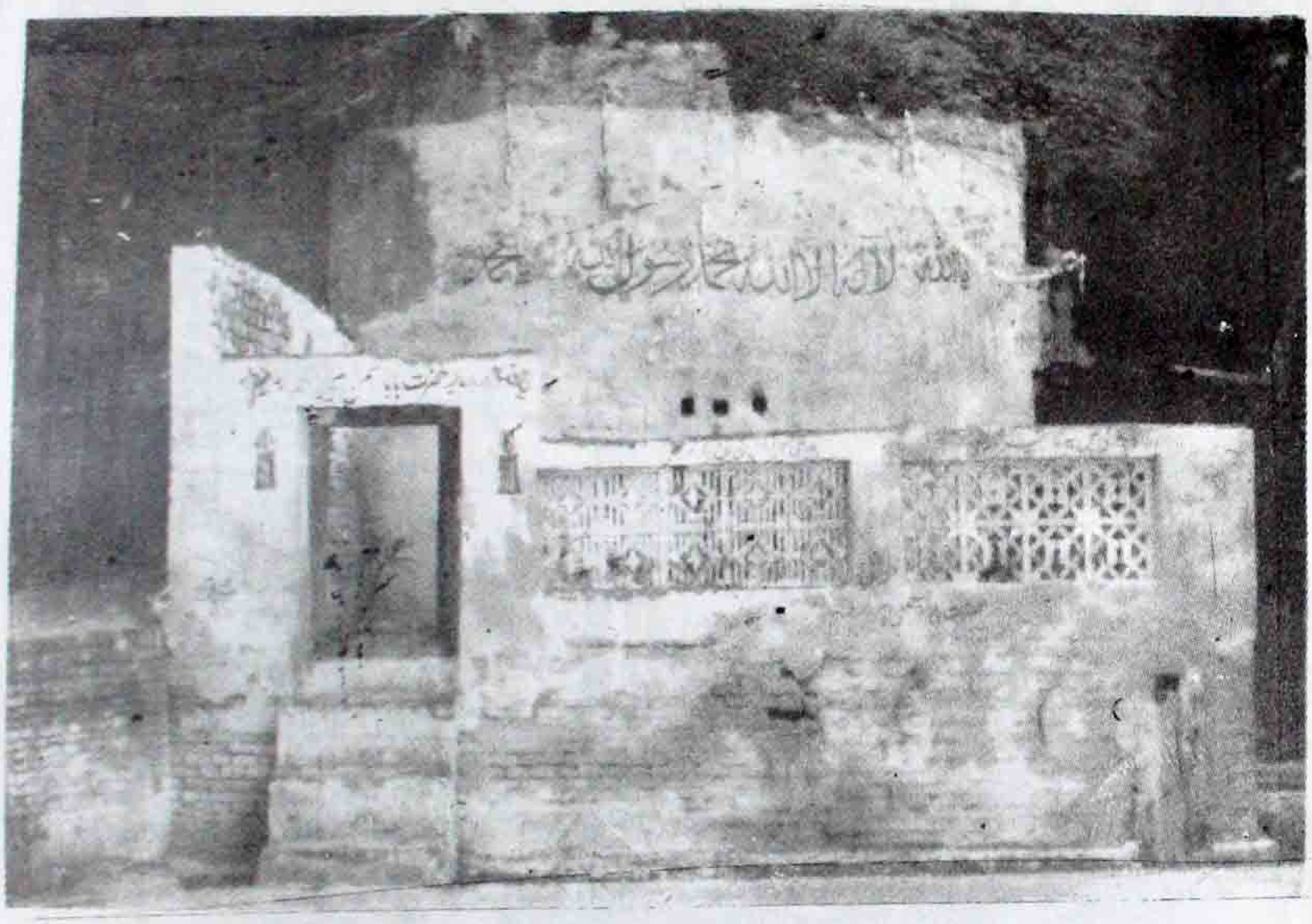

چاہ پیپل والا میں حضرت بابا سمن پیرؒ کا مزار

قلعہ گجرات کے قریب ایک بستی جسے چاہ پیپل والا کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑا برج ہے۔ جو اب بھی آن شان سے کھڑا ہے۔ یہ برج اکبر کے دور میں چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس برج کے عین نیچے حضرت بابا سمن پیرؒ کا مزار مبارک ہے۔ جو پختہ تعمیر ہے۔ یہ مزار برج کی بنیاد پر تعمیر کیا گیا ہے۔ قدیم زمانہ میں یہ روایت تھی کہ قلعہ تعمیر کرتے وقت برجوں کے نیچے خیر و برکت کے لئے یا تو بزرگوں کو دفن کیا جاتا تھا یا ان کی بیٹھک بنائی جاتی تھی تاکہ قلعہ میں مقیم فوج، آبادی قدرتی آفات اور بیرونی حملوں سے محفوظ رہ سکے۔ قلعہ روہتاس کے برجوں کے نیچے بھی ایسے مزارات پائے جاتے ہیں۔ اور گجرات سے قلعہ کے برجوں کے نیچے ان بزرگوں کے مزارات یا بیٹھک اب بھی موجود ہے

marfat.com

حضرت جتی شاہ رحمان

جتی شاہ رحمن بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ مغل شہنشاہ شاہ جہاں کے دور میں ہو گزرے ہیں آپ کا مزار جتی شاہ رحمن میں ہے یہ گاؤں پہلے دائم پور گوگا کے نام سے مشہور تھا بعد میں آپ کے یہاں تشریف فرما ہونیکی وجہ سے گاؤں کا نام جتی شاہ رحمن پکارا جانے لگا جتی شاہ رحمن کا مزار وزیر آباد سے نکلنے والی سڑک جو رسول نگر کی طرف جاتی ہے اس سڑک سے ایک اور سڑک جا کے چھنہ کے قریب سے جتی شاہ رحمن کے مزار مبارک کی طرف جاتی ہے ۔ آپ کی آٹھ بیٹھکیں اور کئی خلیفہ تھے ۔ وصال سے قبل آپ نے اپنا مزار تعمیر کروایا ۔ اور ایک سرنگ کے ذریعے مزار میں داخل ہوئے

marfat.com

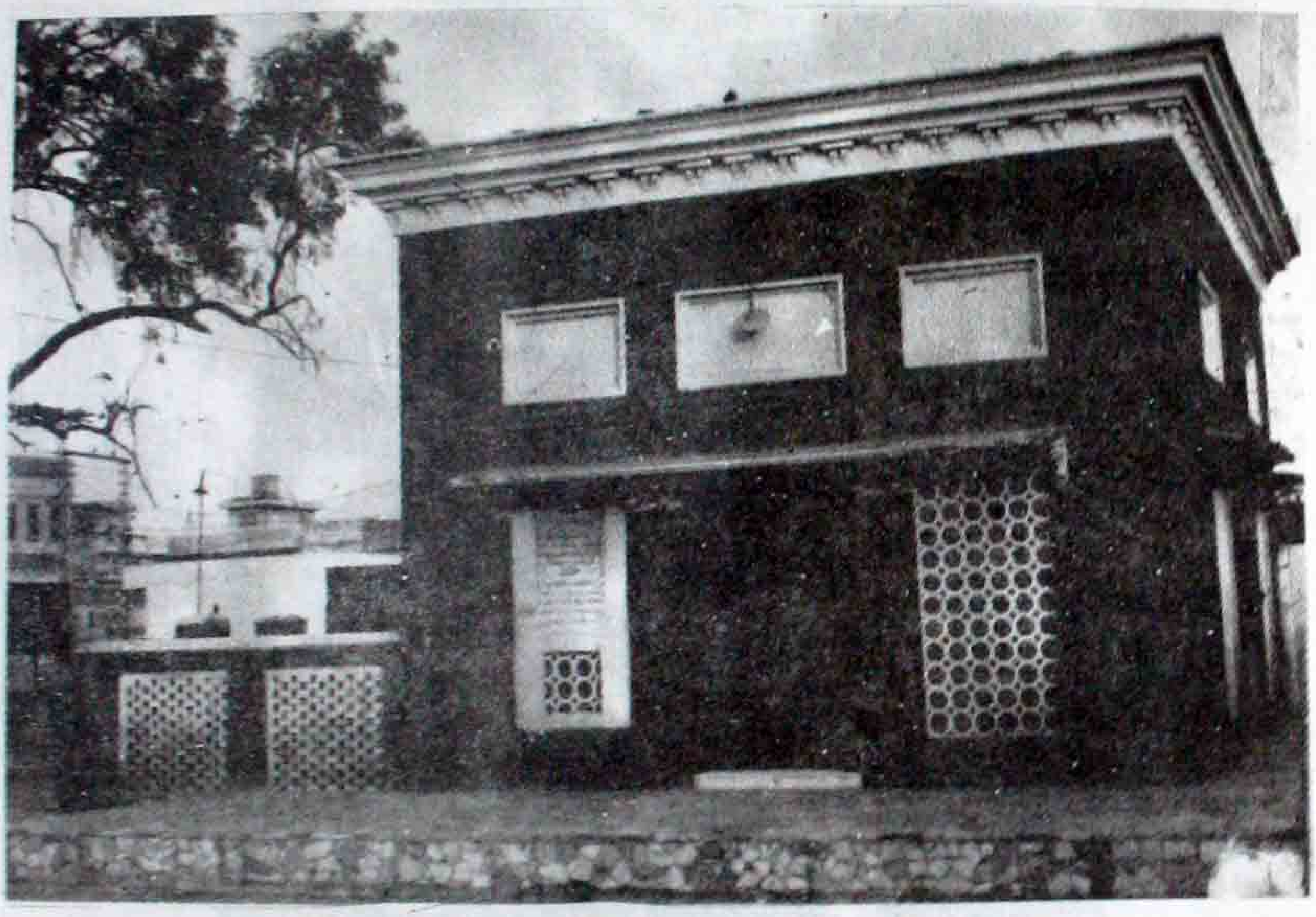

مزارِ مُبارک مولانا حاجی محمد دین قادری سہروردی

آپ کا روضہ مبارک چاہ بیری والا روڈ پر واقع ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ اور عالم فاضل ہو گزرے ہیں۔ آپ کے روضہ پر جو تختی نصب ہے۔ اس پر یہ عبارت تحریر ہے۔ کہ روح پر فتوح شان بروز شنبہ بین العصر والمغرب بست الجمادی الاول ۱۳۵۷ھ ازیں دار فانی بہ جوار رحمت رحمانی رحلت نمود۔ کردچوں کاجی محمد دین ازیں دنیا سفر۔ از دور دن ایں و آں آمد ندا واحسر تاحر کے گفتا پس از مدت بیاید دو جہاں۔ ایں چنیں صاحبدل واردو حکیم و پارسا چشم و حق بیں لبش حق گو دل او حق شناس۔ روح او پاک ونگہ بے عیب و تبعش بے ریا بود مقبول جہانے بادل و جانے کہ داشت۔ ایں ہمہ صدق وارادت آں ہمہ جود و سخا من ازیں رو نینستار وفاتش یا ختم۔ از سر زہد و نیاز و از دل بزل و سخا۔ آپ کے مزار کے قریب جامع مسجد چاہ بیری والا تعمیر کی گئی ہے۔ یہ مسجد بہت عالی شان اور خوبصورت ہے

marfat.com

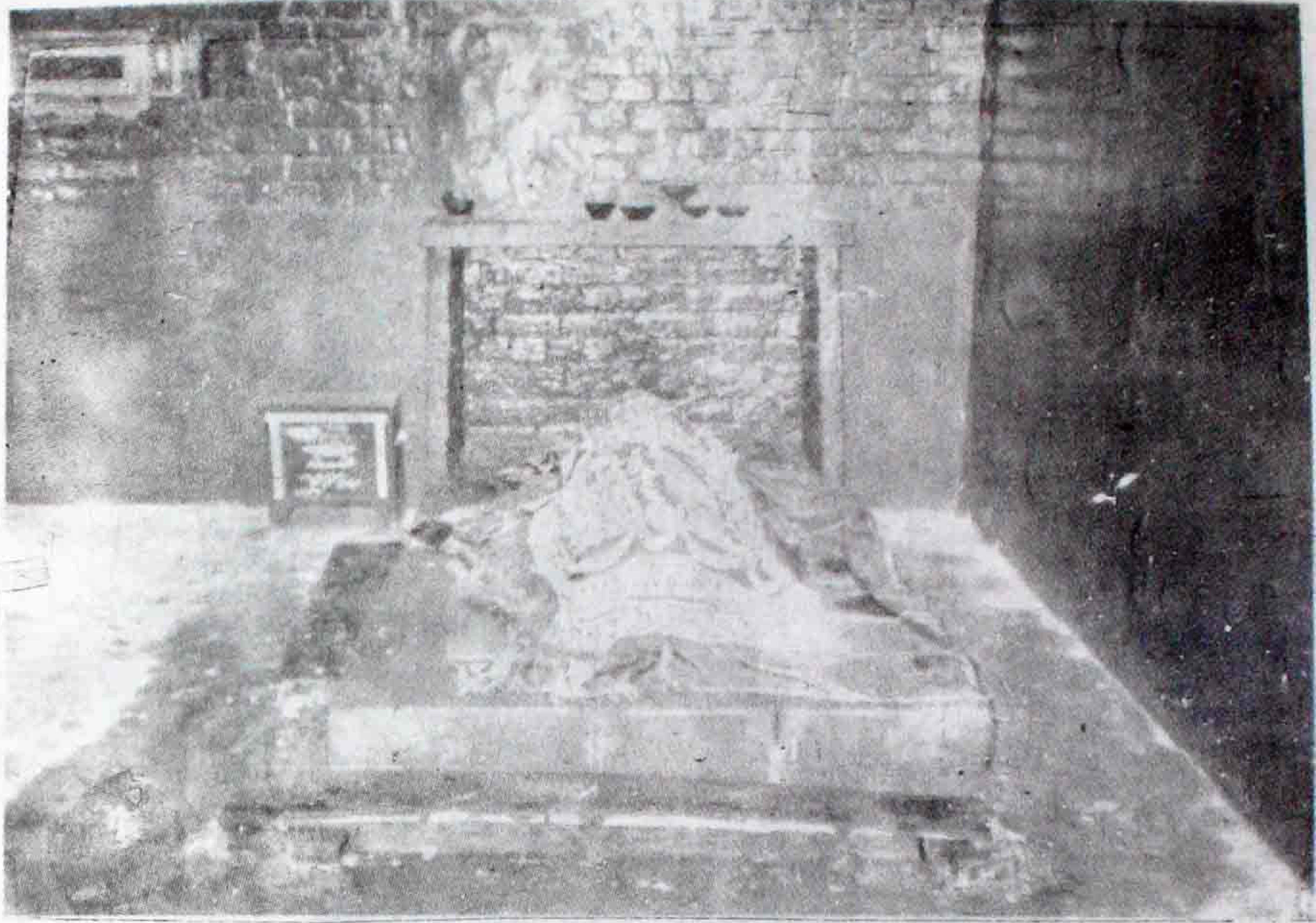

گجرات کے قلعہ کے قریب چھٹی بادشاہی میں
حضرت معصوم شاہ کا مزار

گجرات کے قلعہ چاروں طرف دروازے ہیں مغرب والے کو کابلی گیٹ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اسے ہاتھی گیٹ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس راستے حکمرانوں اور بادشاہوں کے ہاتھی قلعہ میں داخل ہوا کرتے تھے۔ قلعہ میں داخل ہوتے ہی جانب جنوب ایک راستہ چھٹی بادشاہی کو جاتا ہے۔ چھٹی بادشاہی سکھوں کے دور میں بنائی گئی تھی۔ یہاں سکھ دور کی تعمیر کردہ عمارتیں ہیں چھٹی باشاہی میں حضرت معصوم شاہ کا مزار مبارک بھی ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور اہل محلہ صفائی اور دیا بتی کرتے ہیں۔ ایک عام روایت ہے قلعہ میں دفن جن بزرگوں کے مزار ہیں حضرتؒ معصوم شاہ صاحب ان ہی بزرگوں میں سے ایک ہیں اس علاقہ میں عمارتیں تباہ و برباد ہوئیں۔ کئی انقلاب آئے لیکن ان پاک ہستیوں کے نام و نشاں کوئی نہ مٹا سکا جو آج بھی قائم و دائم ہیں۔

marfat.com

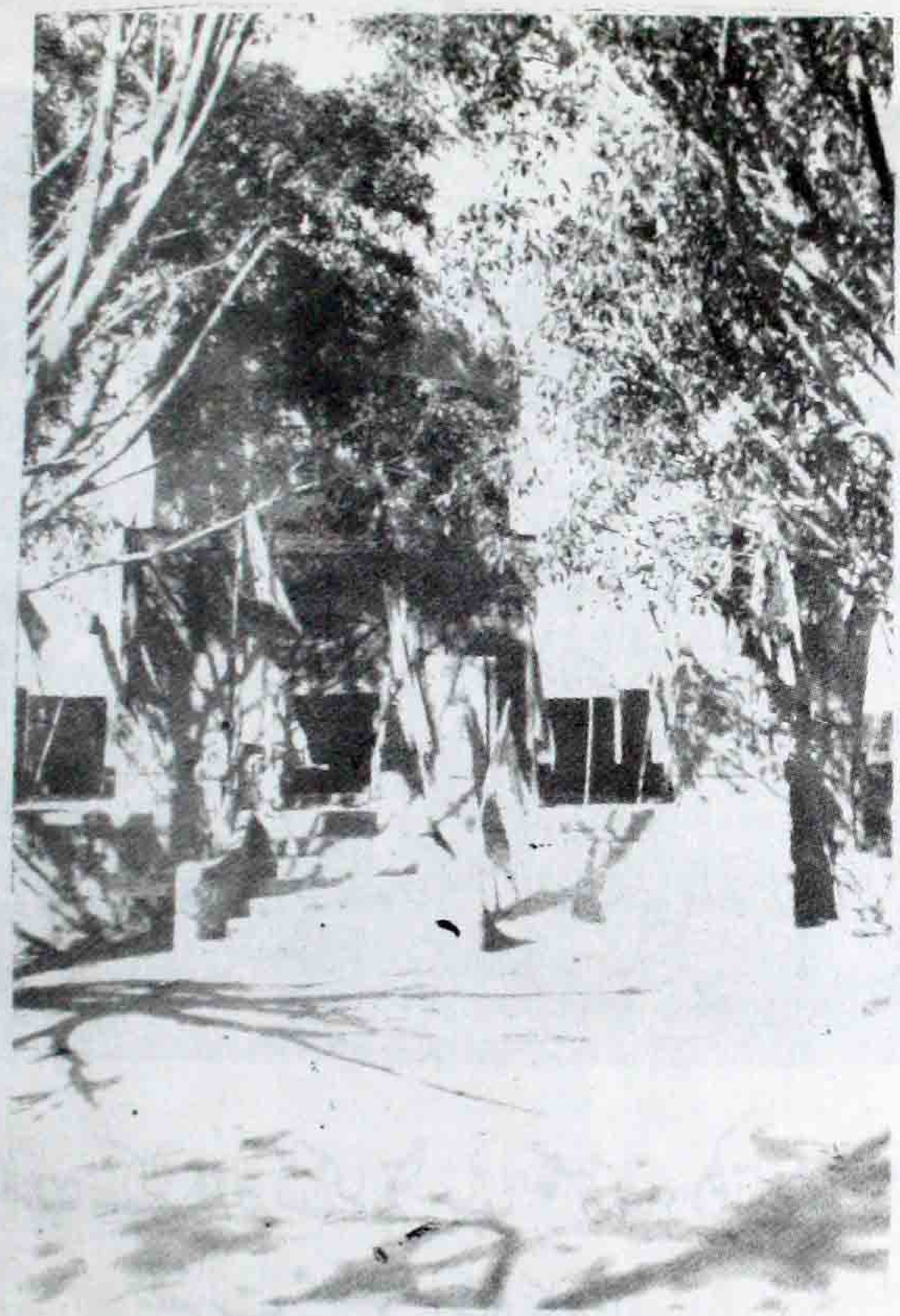

ساگر والا میں ایک مجذوب کا مزار

ڈنگہ دلانوں والا روڈ کے قریب یک مشہور گاؤں ساگر والا ہے۔ گاؤں کے وسط میں ایک مجذوب درویش کا مزار ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور ہر سال محیلہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ درویش مرد کا فیض عام ہے۔ عقیدت مند حاضری دیتے ہیں۔ آگ کا لاوہ یعنی مچ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مچ میں آگ جلانے کے لئے اوپلوں کے علاوہ لکڑی جلائی جاتی ہے۔ شفا کے لئے راکھ بطور تبرک دی جاتی ہے۔

marfat.com

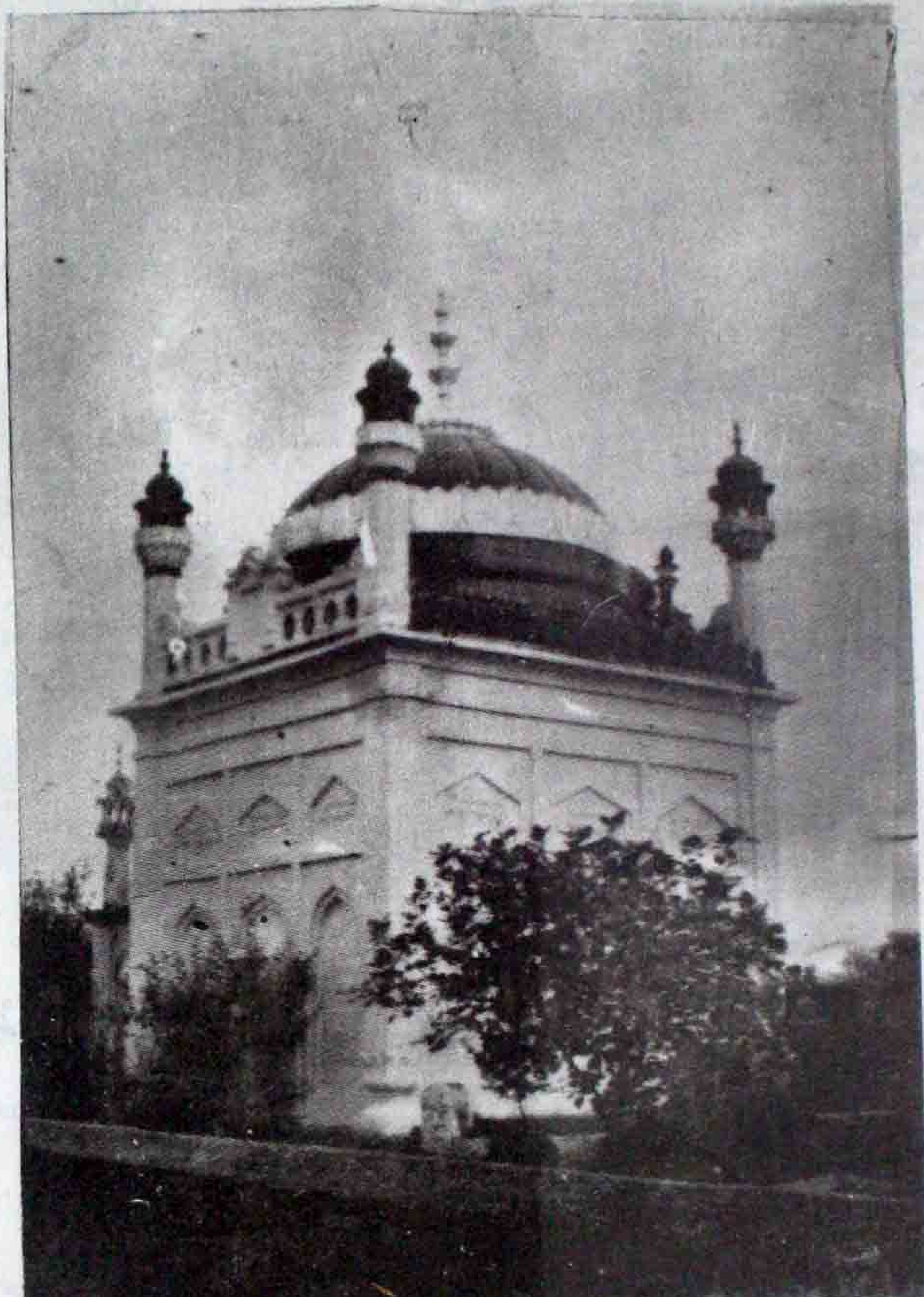

وڈا پنڈ میں حضرت پیر سید محمد شاہ اجمیری رحمۃ کا مزار

وڈا پنڈا کریانوالہ سے جانب مغرب چند میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں حضرت پیر فضل شاہ صاحب کا آستانہ مبارک بھی ہے حضرت پیر سید محمد شاہ اجمیری ان کے بھائی تھے۔ آپ ولی اللہ درویش تھے۔ آپ کا مزار پختہ اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار کا گنبد بھی ہے آپ کا عرس ہر سال عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے گردونواح کے عقیدت مند عرس پر حاضری دیتے ہیں پنجابی میں وڈا کا مطلب بڑا اور پنڈا کا مطلب گاؤں ہے یعنی بڑا گاؤں ہے۔ وڈا پنڈ کے مشرق ایک قدیمی آبی گزر گاہ بھی ہے ایک بہت بڑی پرانی گزر گاہ جو اجنالہ سے ہو کر کڑیانوالہ کی طرف آتی ہے۔ وڈا پنڈ جا کر ملتی ہے وڈا پنڈ میں کئی اولیاء کرام کے مزارات ہیں۔

marfat.com

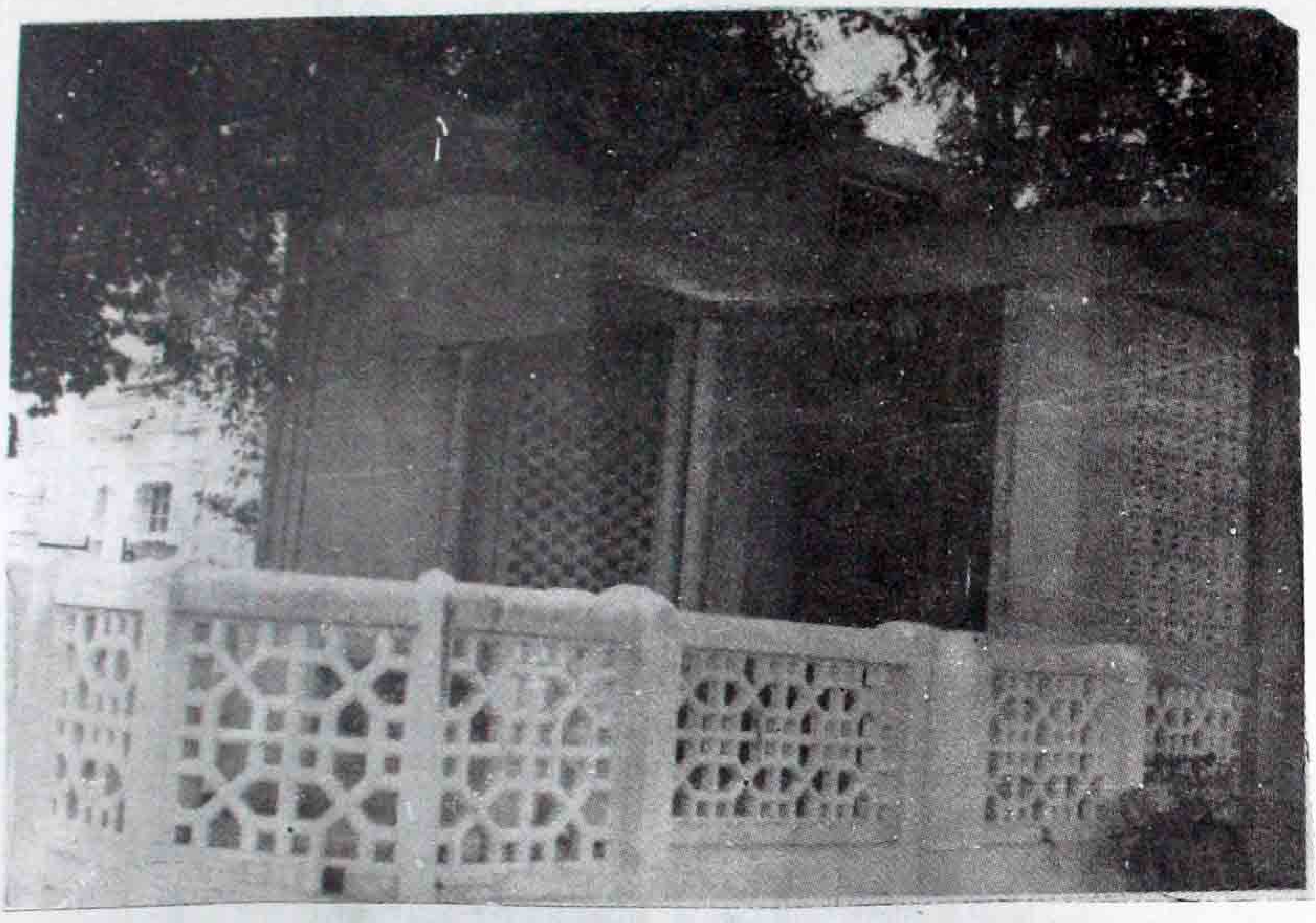

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب رحمتہ اللہ

حضرت قاضی سلطان محمود صاحب بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ علامہ اقبال کے والد کے مرشد تھے ۔ آپ کے مرشد کا نام میاں محمد بخش صاحب کھڑی شریف ہے حافظ شمس الدین گلیانوی بابا نہار سنگھ آپ کے ہم عصر ہو گزرے ہیں ۔ آپ کے عقیدت مند ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں آپ نے گجرات میں بیشتر 9 گز مزارات پر حاضری دی ۔ موضع مل میں پیر لنگر کا مزار ہے جو نو گز لمبا ہے ۔ آپ وہاں پر حاضری دیتے رہے ۔ اور وہاں سے آپ کو فیض بھی ملا ۔ آپ نے گجرات کے بیشتر مزارات کی نشاندہی کی اور تعمیرات کیں ۔ 1965ء میں جب بھارت کی فوج نے اعوان شریف پر بمباری کی تو پیر فضل شاہ صاحب گجراتی نے آپ کے بارے میں یہ کہا بم سٹ اعوان شریف اتے گیڑ دشمناں نے پٹھا گیڑیا اے ایہہ معلوم ہوندا اے سومناتیاں نے فیئر کے محمود نوں چھیڑیا اے

marfat.com

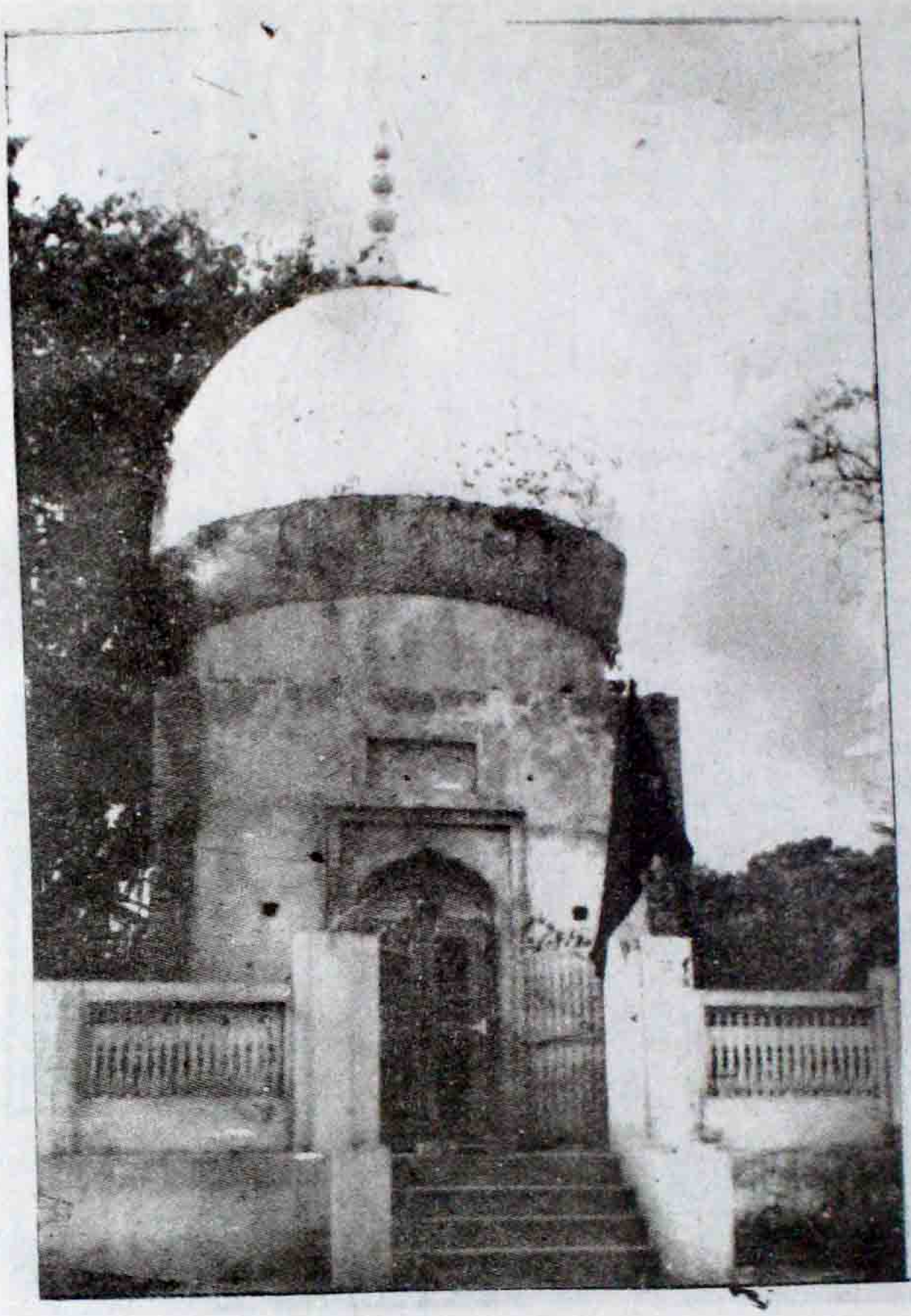

دو گل تحصیل پھالیہ کے قریب حضرت پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

پھالیہ سے ایک سڑک قادر آباد کی طرف جاتی ہے اس سڑک کے کنارے تقریباً پانچ سو سالہ پرانا قصبہ دو گل ہے ۔یہاں اوچ شریف سے آنے والے سادات کے مزارات ہیں دو گل سے تھوڑے سے فاصلے پر پیر مٹھا کا مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے اور اس کے اوپر عالیشان گنبد بھی ہے صاحب مزار .بہت کرامت والے ہیں مقامی زبان میں انہیں پیر مٹھا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ارادتمند پوری عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں آپ کی آمد اور تاریخ وصال کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ، تاہم صاحب مزار روحانی مقام رکھتے ہیں

marfat.com

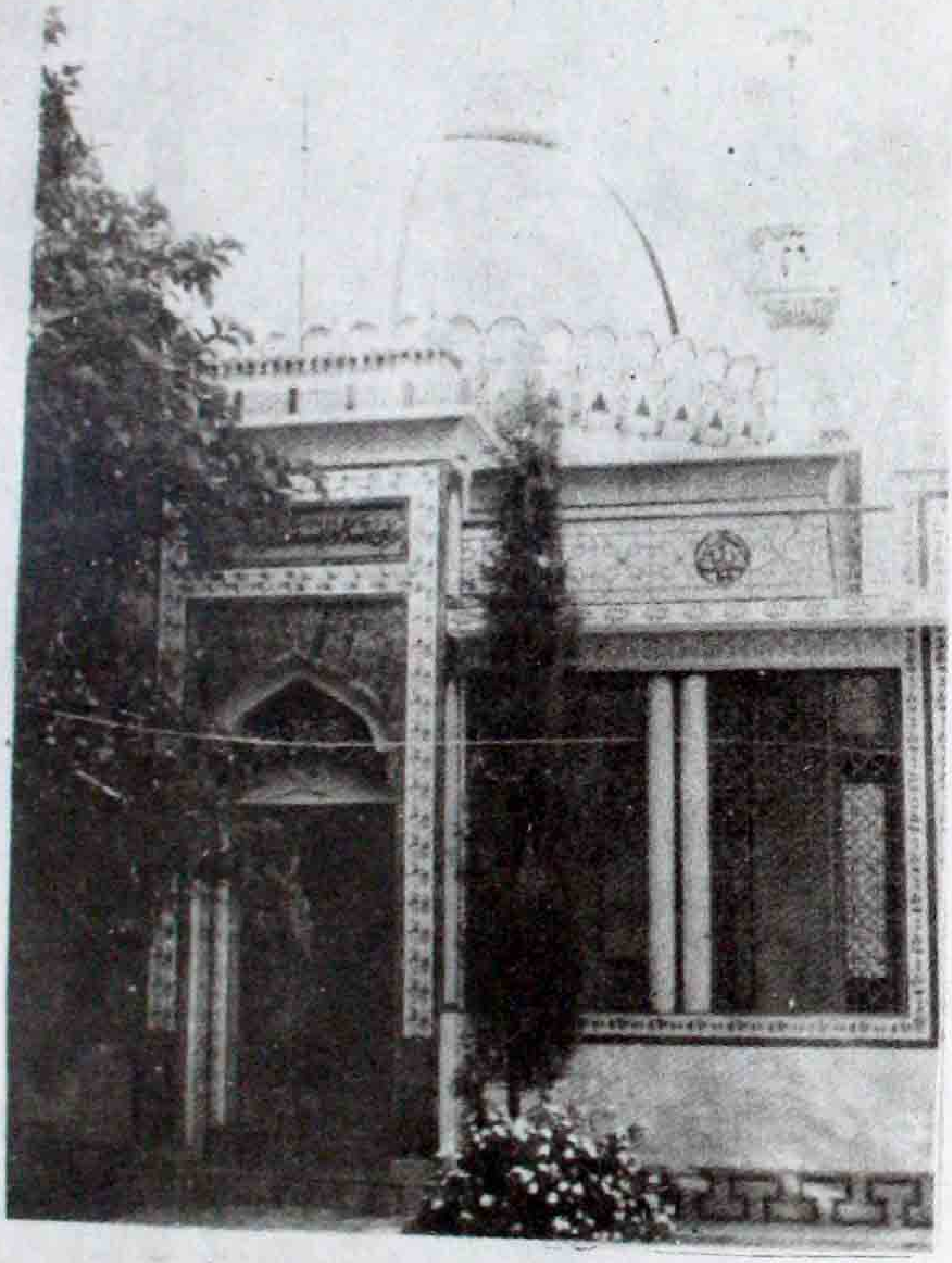

لالہ موسیٰ میں حضرت نعمت اللہ چشتی صابری کا مزار

آپ کا مزار لالہ موسیٰ میں دھاماں روڈ پر ہے۔ آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پاکستان کے صدر ایوب خان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے آپ کا روضہ مبارک انتہائی شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے اور کئی رنگوں کا سنگ مرمر بھی استعمال کیا گیا ہے ہر سال نہایت عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے آپ کا سلسلہ چشتی صابری ہے حضرت صابر الدین کلیر شریف سے آپ کو والہانہ عشق اور عقیدت تھی آپ ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں۔

marfat.com

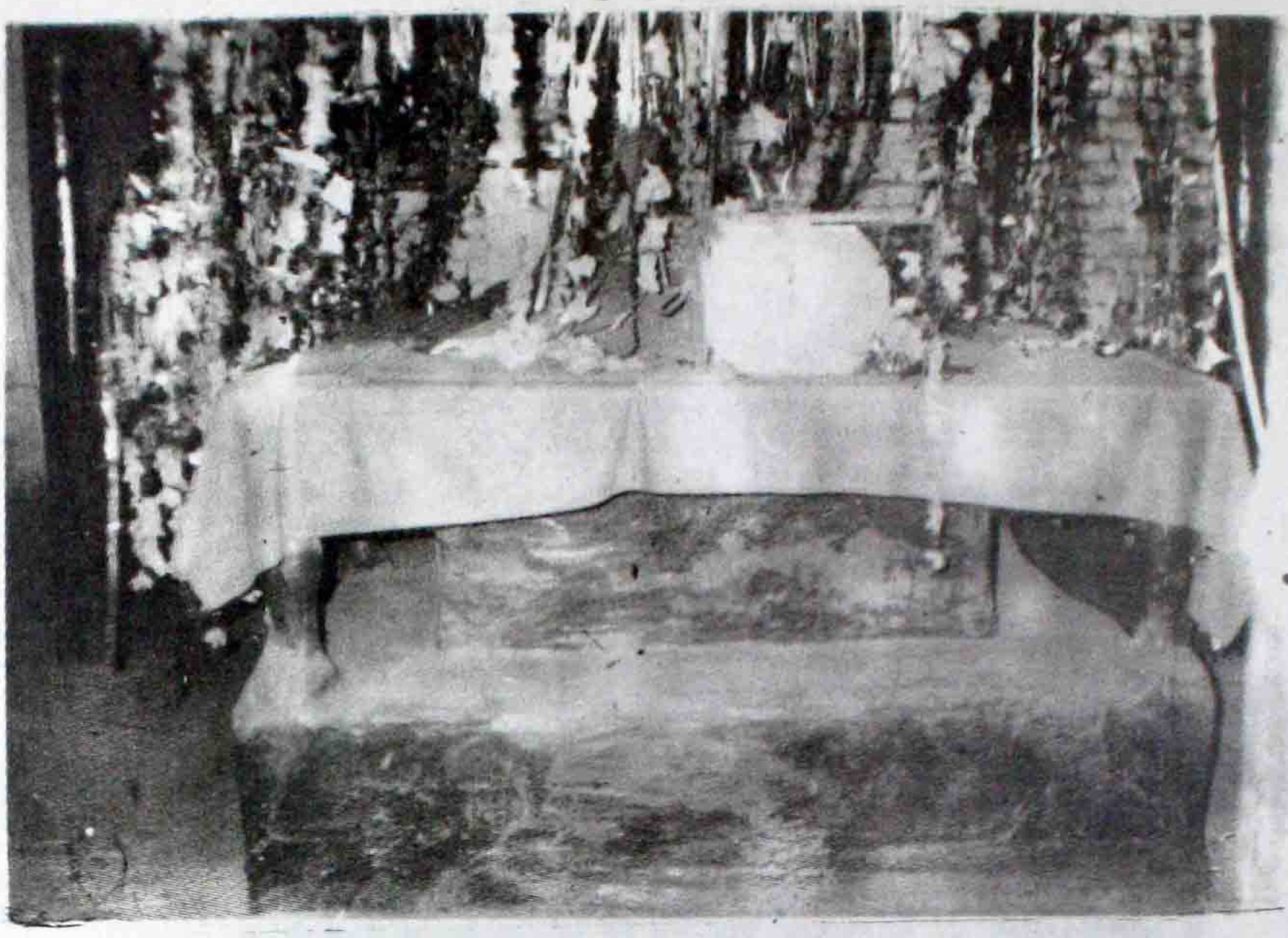

کچہری چوک کے قریب حضرت مائی فضل بیگم کا مزار

چوک کچہری سے ایک سڑک جلالپور کی طرف جاتی ہے چوک سے تھوڑے سے فاصلہ پر مسجد صدیق کے جانب جنوب کھلے احاطہ میں مائی صاحبہ کا مزار ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے مائی صاحبہ حضرت سائیں کانوں والی سرکار کے دور میں ہو گزری ہیں آپ مجذوبی حالت میں رہتی تھیں آپ کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے ایک بار حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار کا آپ کے پاس گزر ہوا اور آپ نے مرد قلندر کو دیکھتے ہی فوراً پردہ کر لیا اور کہا کہ مجذوبی کی حالت میں میرا کسی کے ساتھ کوئی سروکار نہیں لیکن ایک مرد قلندر سامنے آگیا ہے اس لئے پردہ ضروری ہے۔ آپ اپنے وقت کی درویش ہو گزری ہیں۔ ہر وقت عبادت میں رہتی تھیں یاد الٰہی میں زندگی گذار دی۔

marfat.com

گجرات کے محلہ دارابلوچاں میں مولوی صالح کا مزار

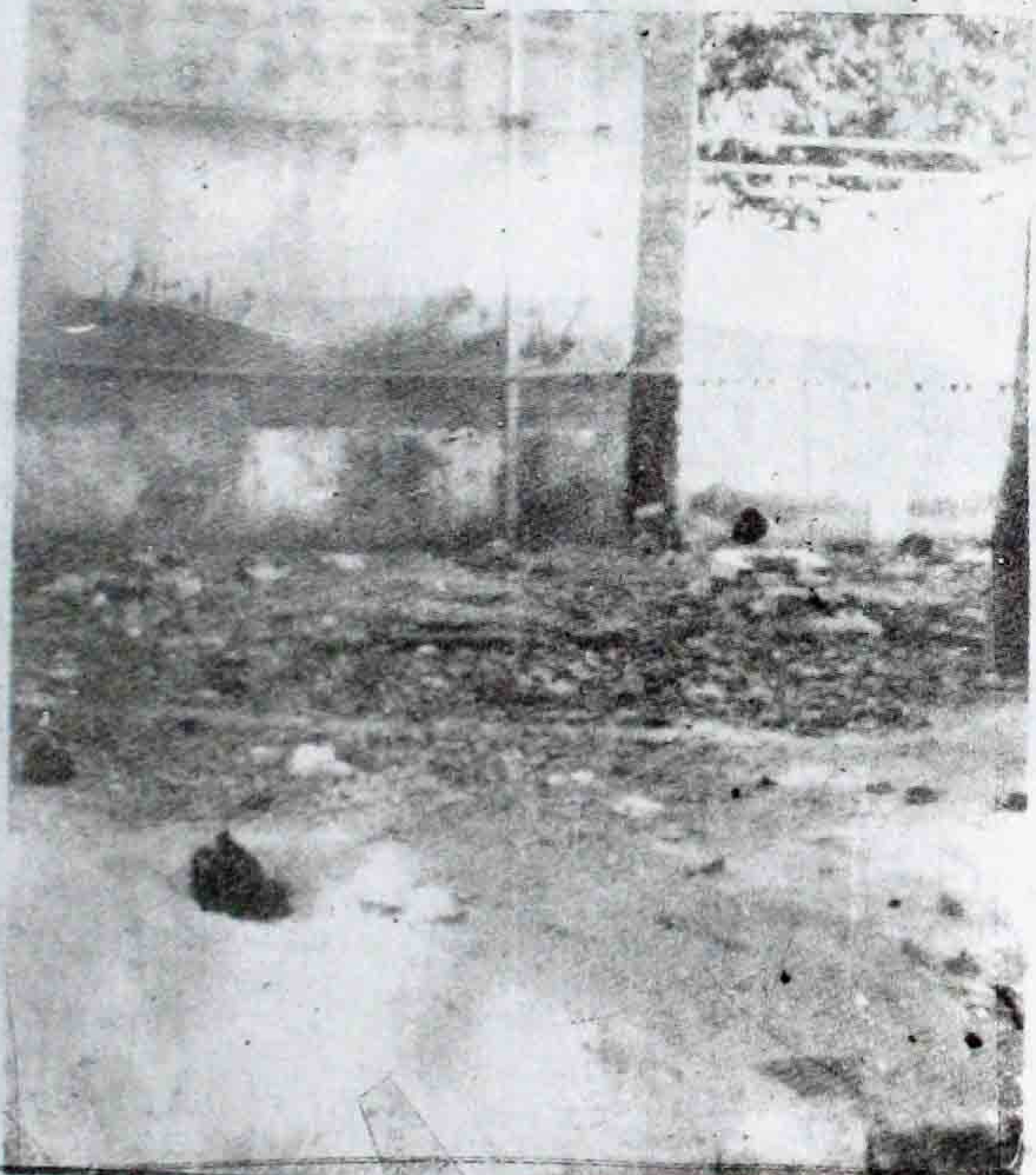

حضرت مولوی صالح محمد کا مزار پرانی جیل کے قریب ہے آپ کی علمی ادبی خدمات گجرات کے لئے اتنی ہیں کہ اہالیان گجرات ان کا احسان نہیں اتار سکتے۔ آپ نے یہاں بہت بڑی تعلیمی درسگاہ قائم کر رکھی تھی۔ آپ کے اس علاقہ میں بہت زیادہ شاگرد تھے جو اس تعلیمی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ کا وصال ۱۲۲۴ھ میں ہوا آپ کا مزار پرانی جیل کے قریب دارابلوچاں میں ہے مزار کے آثار آہستہ آہستہ مٹتے جارہے ہیں اور قبضہ گروپ اس پر قبضہ کرنے کے درپے ہے کابل سے آنے والے تجارتی قافلے یہاں قیام کرتے اس لئے اسے دارابلوچاں کہا جاتا ہے۔ آپ کی تعلیمی خدمت کا تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ ہاتھی کابلی گیٹ کے راستے قلعہ میں داخل ہوتے تھے چڑھائی کی وجہ سے اونٹ کابلی دروازہ کی بجائے دارابلوچاں پر کے راستے قلعہ میں داخل ہوتے تھے

marfat.com

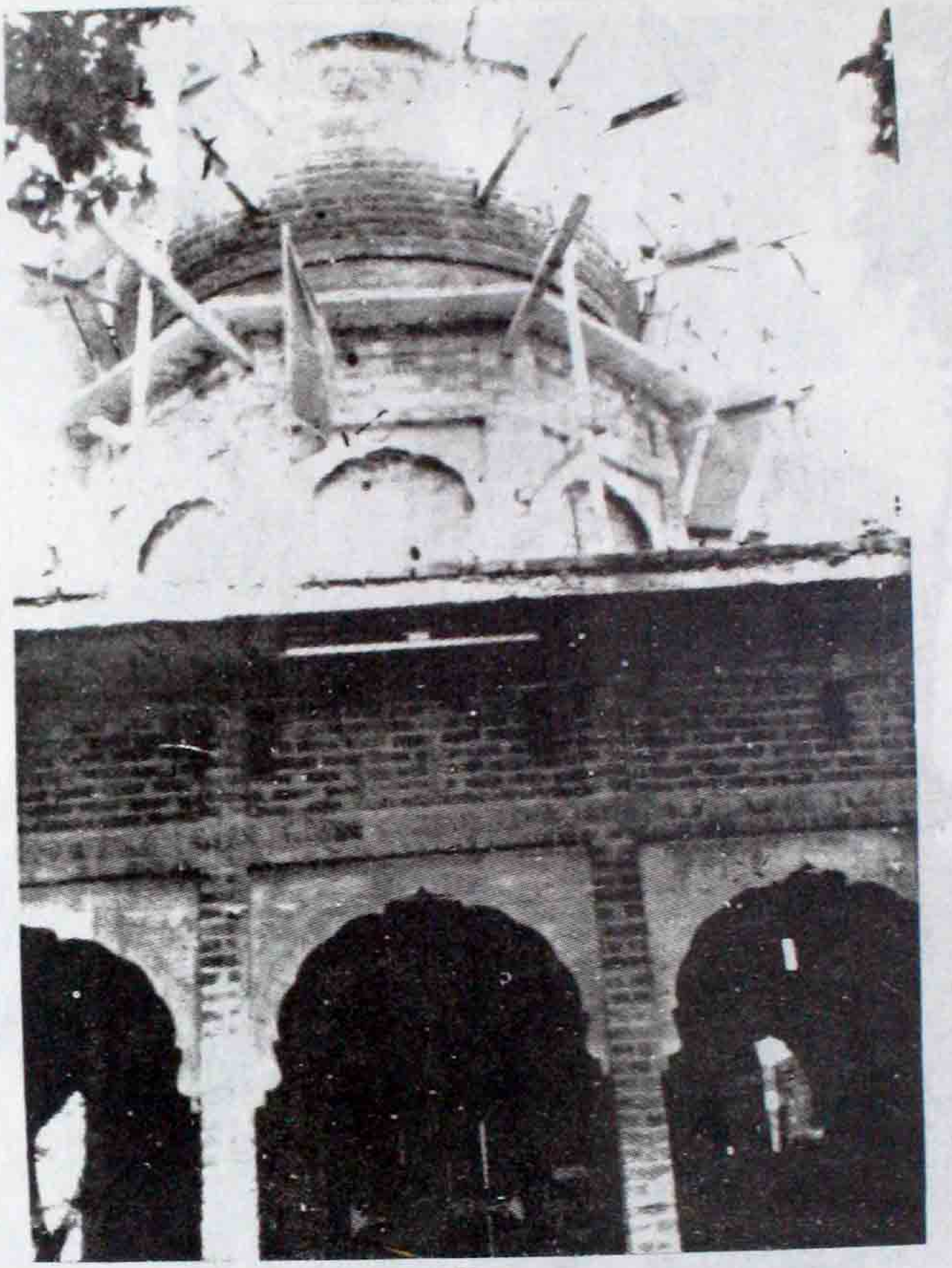

حاجی والا میں وینگی والی سرکار

آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ وہ عموماً اپنے کندھے پہ وینگی اٹھائے پھرتے رہتے تھے اور اسی نام سے مشہور ہوئی گھومتے پھرتے اور انہیں زمین سے جو کاغذ ملتا وہ اٹھا کر وینگی میں ڈال لیتے وہ کاغذوں کو کسی متبرک مقام پر محفوظ کر لیتے آپ کا روضہ شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے آپ کا عرس ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ اور عقیدت مند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں آپ کی کئی کرامات علاقے میں مشہور ہیں آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا اللہ کے نیک بندے اپنے رنگ میں رہ کر مخلوق خدا کی خدمت کرتے ہیں راہ حق میں فنا ہونے والے باری تعالی سے دکھی مخلوق کی خوشحالی کے لئے دعائیں قبول کروا لیتے ہیں

marfat.com

کھٹالہ چناب

میں غلام شاہ

ولی رحمہ کا مزار

گاؤں کھٹالہ چناب جی ٹی روڈ کے قریب دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے یہ ایک قدیمی بستی ہے مشہور گاؤں گورالی گورالہ کٹھالہ کے قریب ہیں کھٹالہ چناب میں حضرت غلام شاہ ولیؒ کا قدیمی مزار ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ ۱۹۸۲ء کو اہل دیہہ کے تعاون سے تعمیر کیا گیا ہے مزار پر صفائی دیکھ بھال کرنے والی دو خواتین نے بتایا کہ آپ حضرت حافظ حیات کے مرید خاص تھے حضرت حافظ حیات محمد. بہت بڑے ولی اللہ تھے حضرت غلام شاہ ولی کئی سال حافظ حیات کی خدمت میں حاضر رہے کہتے ہیں جب حضرت غلام شاہ ولی دربار کی گندم کاٹنے کے لئے بیٹھے تو درانتی خود بخود گندم کاٹ دیتی کئی سالوں کی خدمت کے بعد مرشد پاک حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا کٹھالہ چناب کے جنوب مشرق ڈیرے جمالو آپ کی. بہت زیادہ کرامات ہیں۔ یہیں پر وفات پائی آپ کا عرس مبارک ہر سال بیساکھ کے مہینے میں منایا جاتا ہے عرس پر کافی عقیدت مند حاضری دیتے ہیں

marfat.com

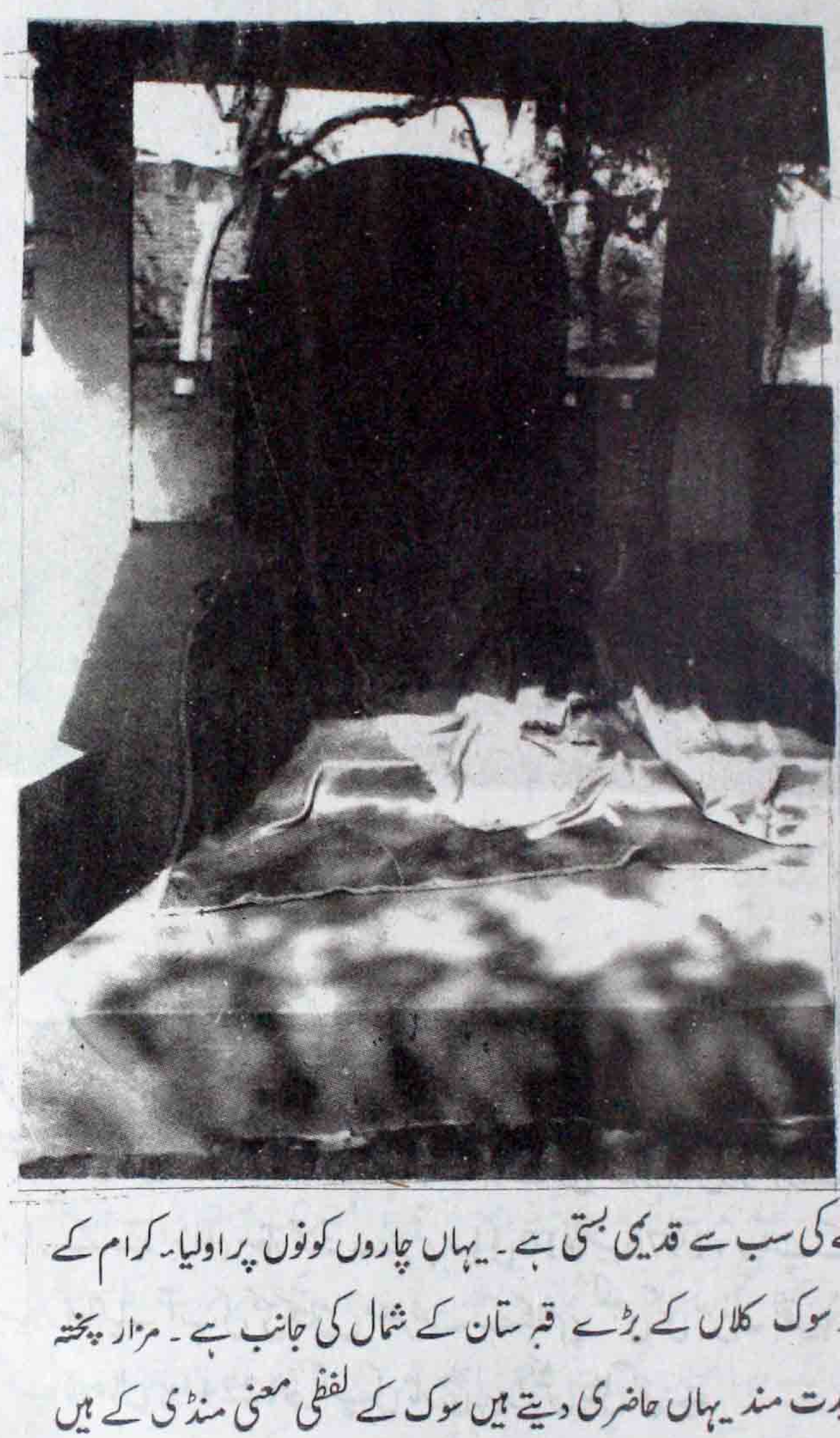

سوک کلاں

میں دربار

بابالدھے شاہ

سوک کلاں اس خطے کی سب سے قدیمی بستی ہے۔ یہاں چاروں کونوں پر اولیاء کرام کے آستانے ہیں یہ مزار سوک کلاں کے بڑے قبرستان کے شمال کی جانب ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور عقیدت مند یہاں حاضری دیتے ہیں سوک کے لفظی معنی منڈی کے ہیں گویا کسی زمانے میں یہاں بہت بڑی منڈی ہوا کرتی تھی۔ آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے۔ چھت بھی ہے مزار پر جو سنگ مرمر کی تختی نسب ہے۔ دربار بابالدھے شاہ قطب ربانی سید گیلانی پیر جلالی سوک کلاں۔ آپ کے مزار کے جانب مشرق شاہ کھڑ کھڑ کا روضہ مبارک ہے۔ آپ چک سادہ سے تشریف لائے تھے۔ اور آپ کا عرصہ وفات دو اڑھائی سو سال قبل کا بتایا جاتا ہے۔

marfat.com

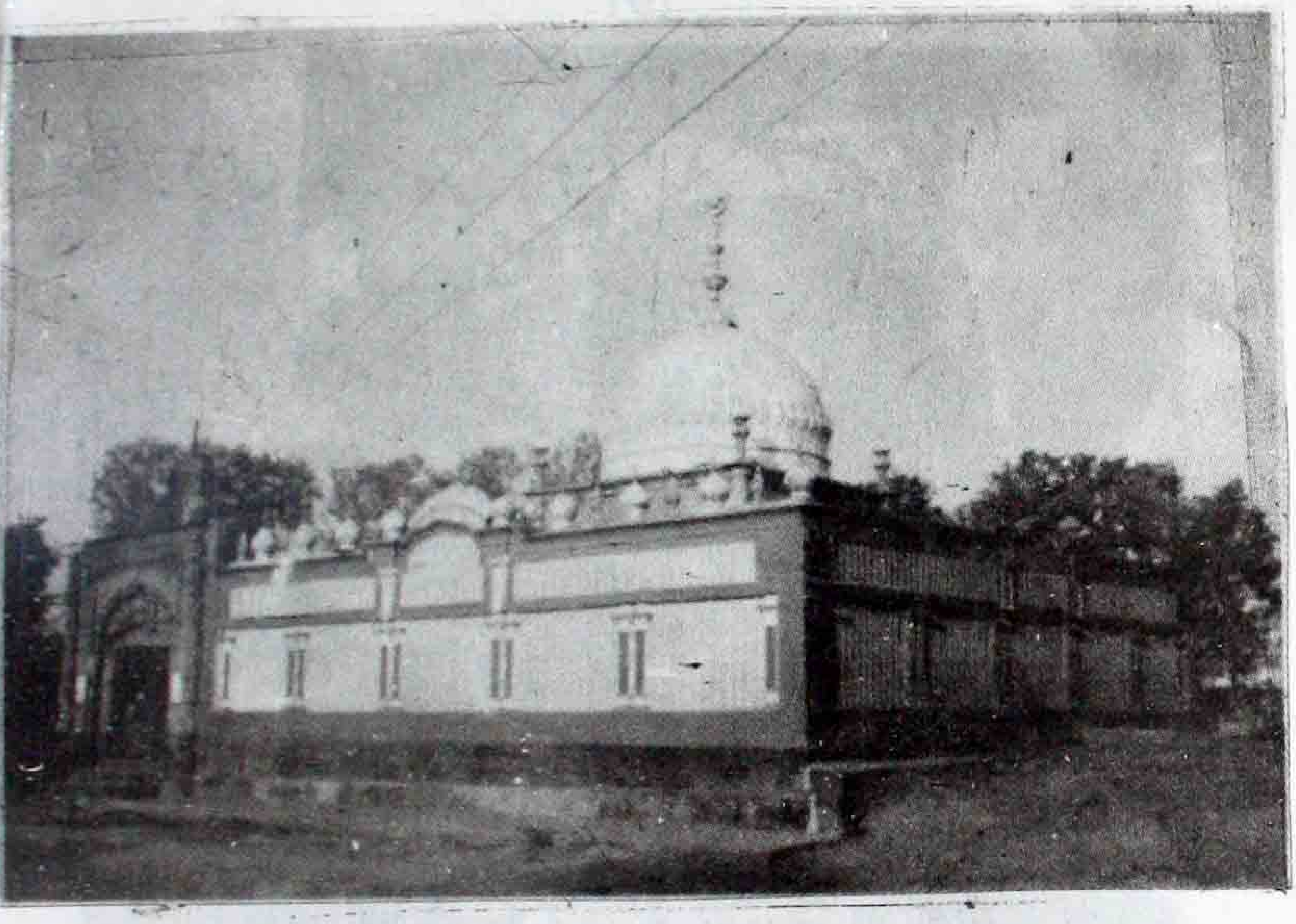

خواجہ ثناء اللہ پیر خرابات

اپ کا مزار جلالپور جٹاں کے قریب کلاچور کے راستے میں ہے آپ نے تقریباً 100 کے قریب فارسی زبان میں کتابیں تحریر کی ہیں جن میں پچاس کے قریب محفوظ ہیں آپ کشمیر سے تشریف لائے تھے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ کے مزار کے لیے ایرانی سفارتخانہ نے رقم مہیا کی 10 نومبر 1976ء کو آپ کے مزار کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ آپ کی کئی کتابیں معرفت کے کلام پر لکھی گئی ہیں۔ تقریباً سو سال ہوئے آپ کا وصال ہوا 1224ھ آپ کی تاریخ پیدائش بتائی گئی ہے

marfat.com

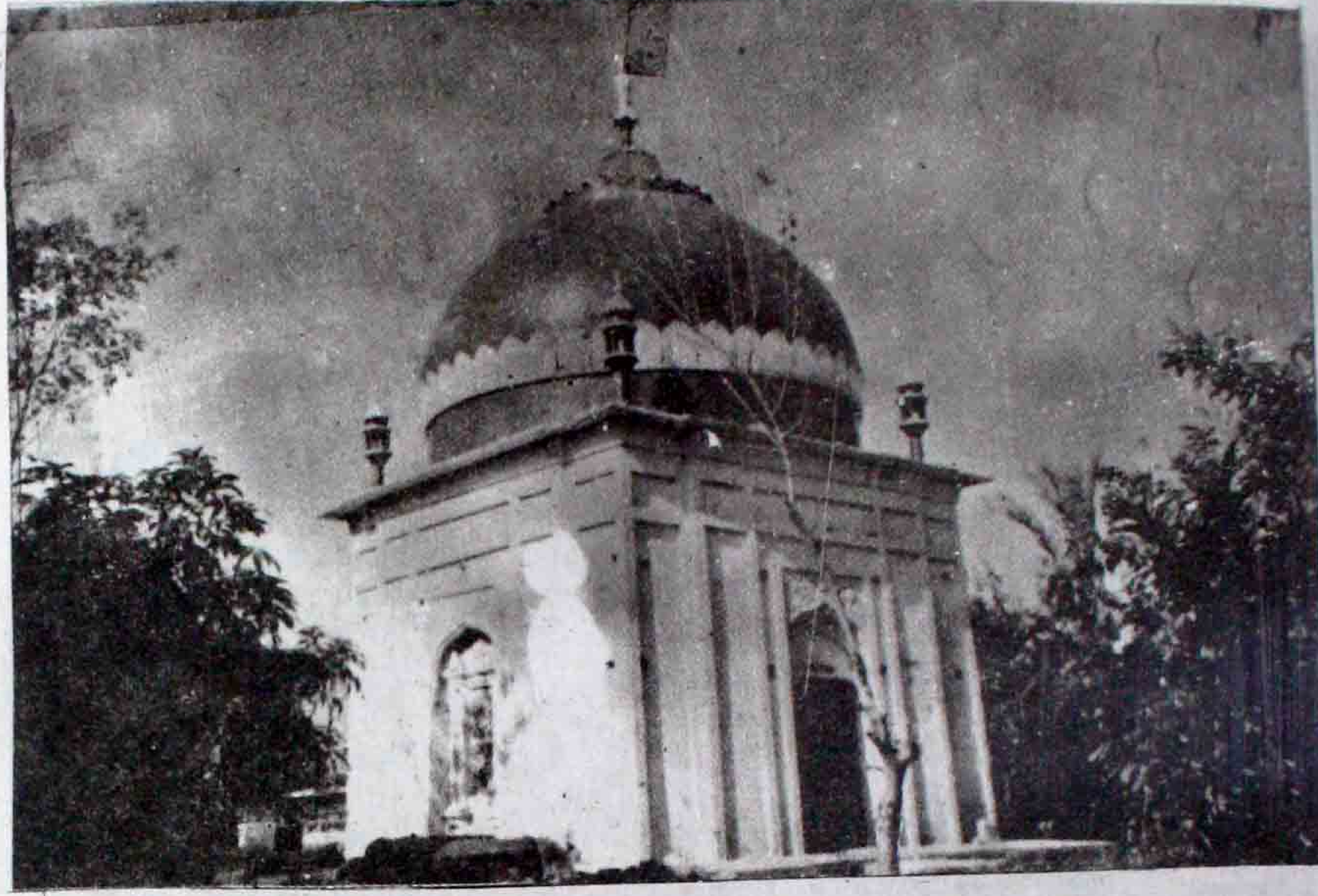

سماں نزد کھٹالہ میں پیر سید رضا شاہؒ پیر سید فتح حسین شاہؒ پیر سید نور حسین شاہؒ کے مزارات

جی ٹی روڈ پر کھٹالہ پھاٹک سے ایک سڑک شادیوال کی طرف جاتی ہے اس سڑک پر مشہور قصبہ سماں ہے۔ اس قصبہ میں پیر سید، رضا شاہ صاحب۔ پیر سید فتح حسین شاہ اور پیر سید نور حسین شاہ صاحب کے مزارات ہیں۔ پیر سید رضا شاہ اپنے وقت میں۔ بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے شاندار گنبد بھی ہے اور سنگ مرمر سے کام کیا گیا ہے اس گاؤں میں ایک ایسا کنواں بھی ہے۔ جہاں بانجھ عورتیں یا جن کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو وہاں اتوار کے روز غسل کے لئے جاتی ہیں۔ سماں گاؤں میں اولیاء کرام کے اور مزارات بھی ہیں سماں گاؤں کے قریب سے گزرنے والی سڑک۔ بہت قدیمی ہے۔ یہ سڑک کنجاہ سے ہوتی ہوئی ڈنگہ کی طرف جانکلتی ہے۔ دوسری جانب دریائے چناب کے پاس سے وزیر آباد لاہور کی طرف جانکلتی ہے۔

marfat.com

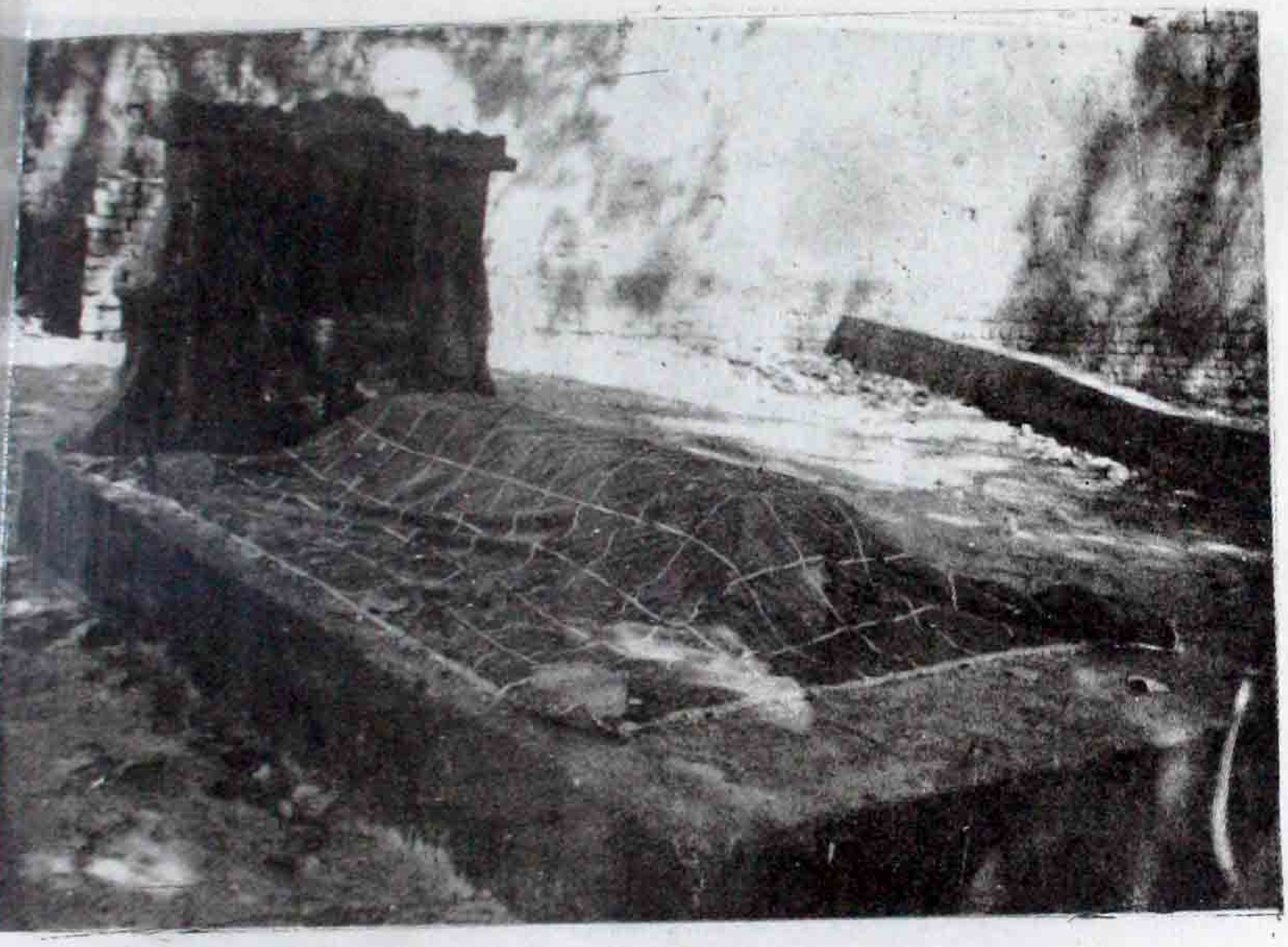

جمال پور سیداں میں حضرت میراں سرکار کا مزار

جمال پور سیداں گجرات کے نواح میں ہے یہاں سادات کی آبادی ہے۔ اس بستی میں حضرت میراں سرکار کا روضہ مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ سادات کے بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ سید نظام الدین ولیؒ جن کا مزار مبارک کوری بہلول پور میں ہے۔ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے بزرگوں کے مزارات عالی سید حرڑی میں ہیں۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کا مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ چار دیواری بھی ہے اور چار دیواری کے اندر اور بزرگوں کے مزارات بھی ہیں جمالپور سیداں گجرات سے چند میل کے فاصلہ پر برساتی نالہ کے کنارے آباد ہے آپ کی انسانیت کے لئے بہت زیادہ خدمات ہیں۔ آپ مغلیہ دور میں ہو گزرے ہیں۔ اور آپ اورنگزیب کے دور میں تشریف لائے آپ سید سید احمد ولد سید نظام الدین کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا تعلق سلسلہ قادریہ سے ہے اور آپ نے ابو سعید بغداد سے تعلیم حاصل کی۔

marfat.com

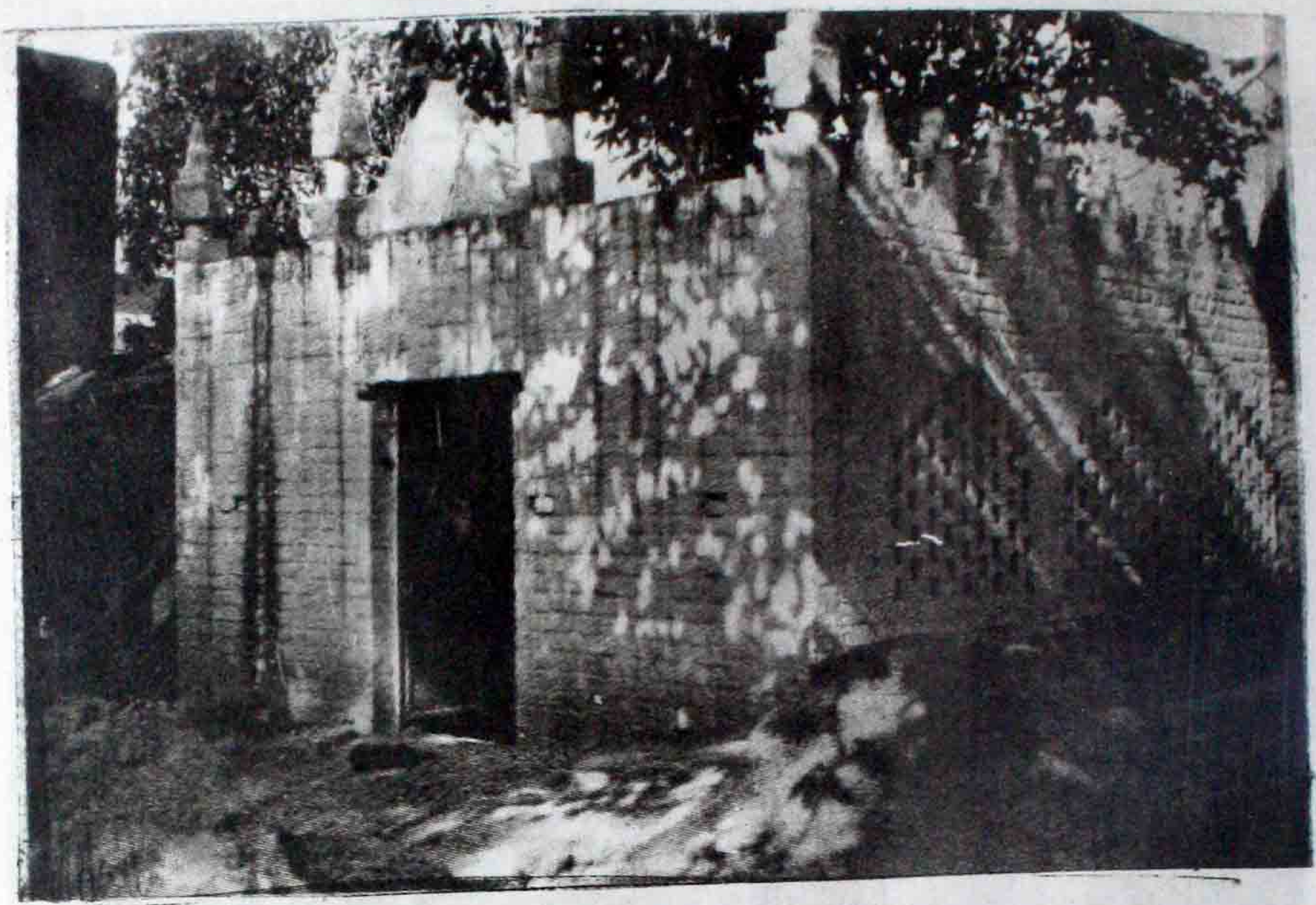

سائیں راجے شاہ سرکار

جناب سائیں راجے شاہ سرکار کا روضہ جی ٹی روڈ کے کنارے پل رحمانیہ کے قریب ریلوے پھاٹک کے بالمقابل ہے یہ پھاٹک بھی سائیں راجے سرکار کے نام سے مشہور ہے ۔ آپ درویش ولی اللہ اور مجذوب ہو گذرے ہیں ۔ آپ کو فیض سید ثابت شاہ رسول آف حافظ آباد سے حاصل تھا ۔ آپ کے دو خاص مریدین جنہوں نے ولایت میں بڑا مقام حاصل کیا ان میں حضرت قبلہ سائیں فتح محمد سرکار میووال صاحب نزد بھاگووال کلاں اور حضرت سائیں لکھر صاحب آف چک کمالہ کے نام سے بہت مشہور ہیں ۔ جنہوں نے تقریباً بارہ سال حضرت جناب راجہ سرکار کے حضور حاضری دی اور فیض پایا آپ کے ان مریدین کے آستانوں پر ہر سال عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے ۔ اور سائیں راجہ شاہ سرکار ولی اللہ سرکار کا روضہ پختہ تعمیر ہے ۔ دن رات آگ کا مچ جلتا رہتا ہے

marfat.com

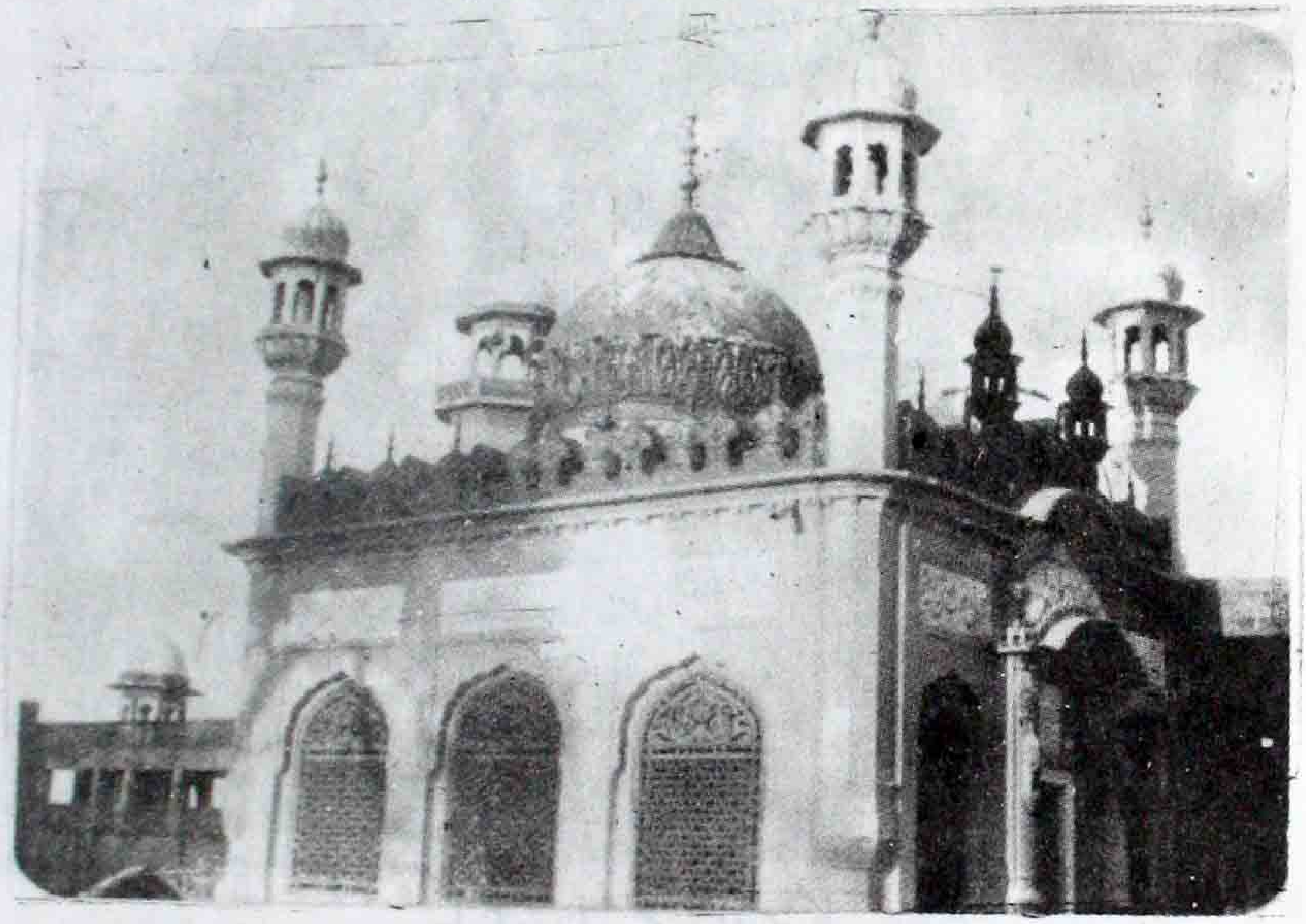

آستانہ عالیہ سید عبدالوہاب ثانی گیلانی چک سادہ

چک سادہ میں حضرت سید عبدالوہاب ثانی گیلانی کا آستانہ مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں آپ کی بے شمار کرامات علاقہ میں مشہور ہیں۔ آپ کا وصال 1021ھ میں ہوا۔ اور مزار مبارک چک سادہ دربار نوری میں ہے۔ آپ کی اولاد سے بہت بڑے اولیا درویش ہو گزرے ہیں۔ اور آپ ہی کے سلسلے سے حضرت سید صالح محمدؒ ہو گزرے ہیں۔ اور آپ ہی کے سلسلہ میں درویشوں اور ولیوں کے مزارات ہیں اور مزارات مبارک میں الحاج پیر محمد معصوم شاہ گیلانی نوری قادری کا مزار مبارک بھی ہے۔ مزار کے جانب شمال قدیمی مسجد بھی ہے۔ جو برصغیر کے معروف شاعر غنیمت کنجاہی نے سید صالح محمد گیلانی کے حکم پر تعمیر کروائی غنیمت کنجاہی شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ہو گزرے ہیں

marfat.com

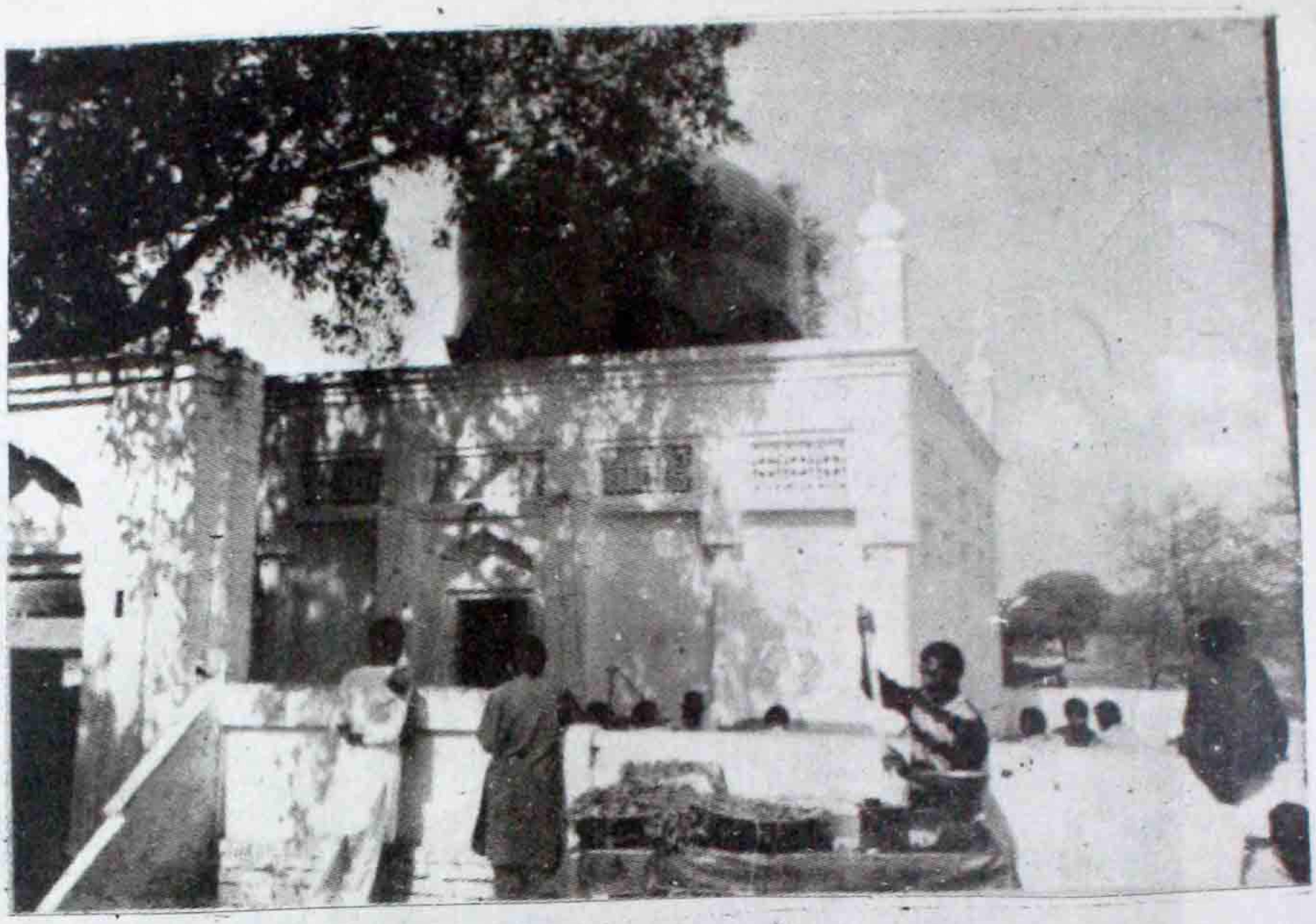

صاحب لکھو کا مزار

گجرات سے ایک سڑک ڈنگہ براستہ دلانوالہ کی طرف جاتی ہے ۔ ایک سڑک پر گجرات سے چند میل کے فاصلہ پر مشہور گاؤں صاحب لکھو ہے ۔ جس میں ہر سال دھوم دھام سے میلہ لگتا ہے ۔ صاحب مزار اور اسکی اولاد کو یہ شفا ہے کہ باولے کتے سے کاٹے والوں کو دم کرتے ہیں تو متاثرہ شخص کو شفا ہو جاتی ہے ۔ مال مویشی کو بیماریاں لاحق ہوں ۔ تو یہ لوگ ان کا بھی علاج کرتے ہیں ان کا تعلق سادات خاندان سے ہے ان میں ایک یہ بھی رسم پائی جاتی ہے کہ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کی شادی خاندان سے باہر نہیں کرتے مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے

marfat.com

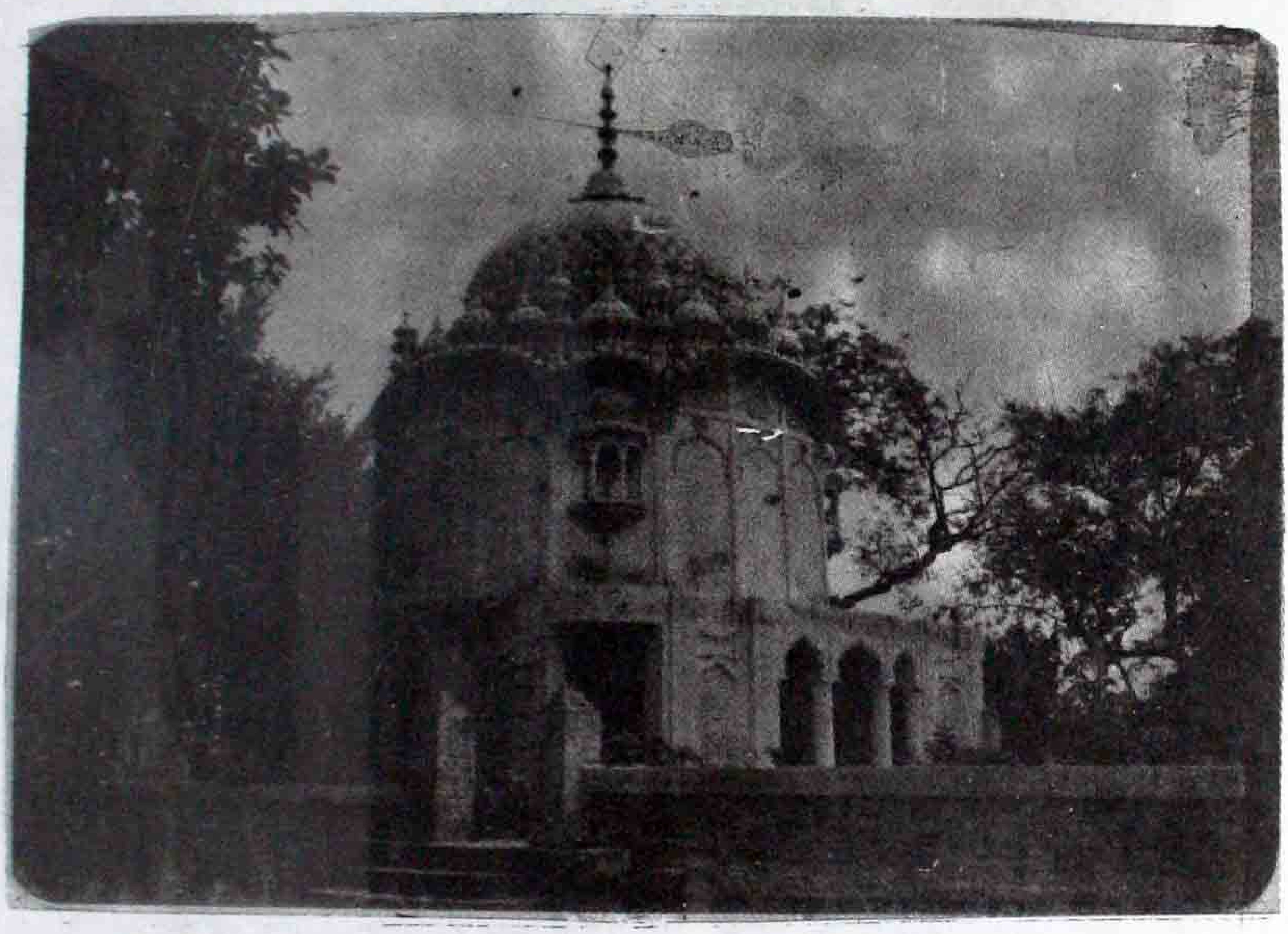

گجرات کے قریب شاہ جہانگیر کا مزار

یہ مزار گجرات کے قریب شاہ جہانگیر کے نام سے مشہور ہے یہاں ہر سال ایک بہت بڑا میلہ بھی لگتا ہے ، مزار پختہ شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار کے نزدیک قدیمی مسجد اور رہائش گاہیں بھی ہیں جو اب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ایک روایت مشہور ہے کہ یہاں شہنشاہ جہانگیر کی انتڑیاں دفن ہیں جو کشمیر سے دہلی آتے ہوئے راستہ میں فوت ہوگیا ہے ، لیکن یہ روایت غلط ہے ، کیونکہ شاہ جہانگیر ایک بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں مغل دور میں آپ کے نام کافی رقبہ وقف کیا گیا تھا مزار کے قریب انگریز فوجی افسروں کی قبریں بھی ہیں

marfat.com

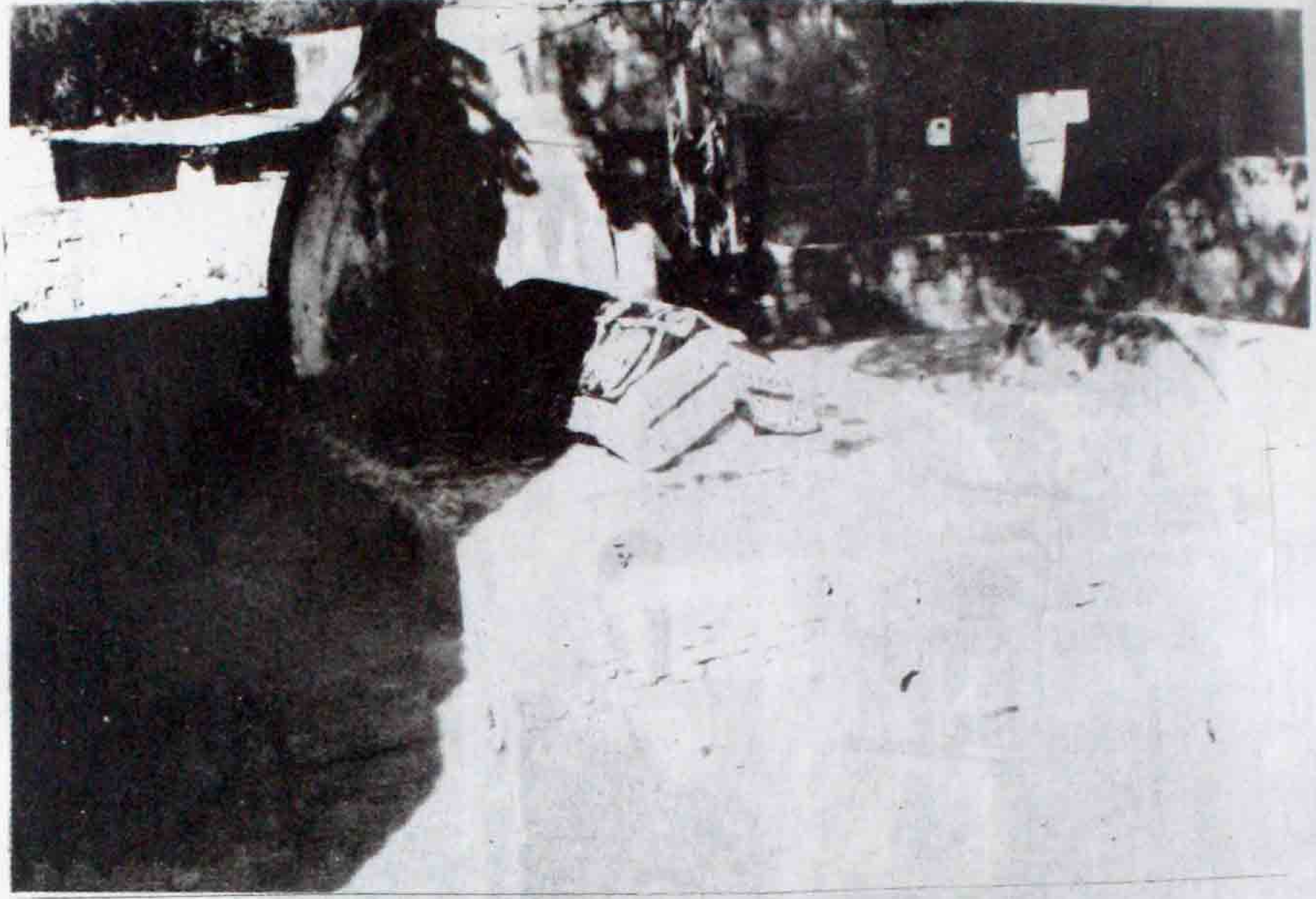

جلالپور جٹاں میں خضر خان ولی کا مزار

یہ مزار جلالپور جٹاں میں ہے ان کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ البتہ محلہ کا نام آپ کے نام سے منسوب ہے۔ یعنی محلہ خضر خان ولی۔ یہ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور چار دیواری بھی ہے۔ چونکہ جلالپور ایک قدیمی قصبہ ہے۔ جلالپور کی تاریخ کی کڑیاں سکندر اعظم کے وقت سے جا ملتی ہیں۔ برساتی نالہ کے قریبی ہونے کی وجہ سے اور یہاں سے کئی علاقوں کو سڑکیں نکلتی ہیں یہاں اللہ کے نیک بندے حق کی تبلیغ کیلئے کرتے رہے ایسے ہی نیک بندے کا نام حضرت خضر خان ولی ہے۔

marfat.com

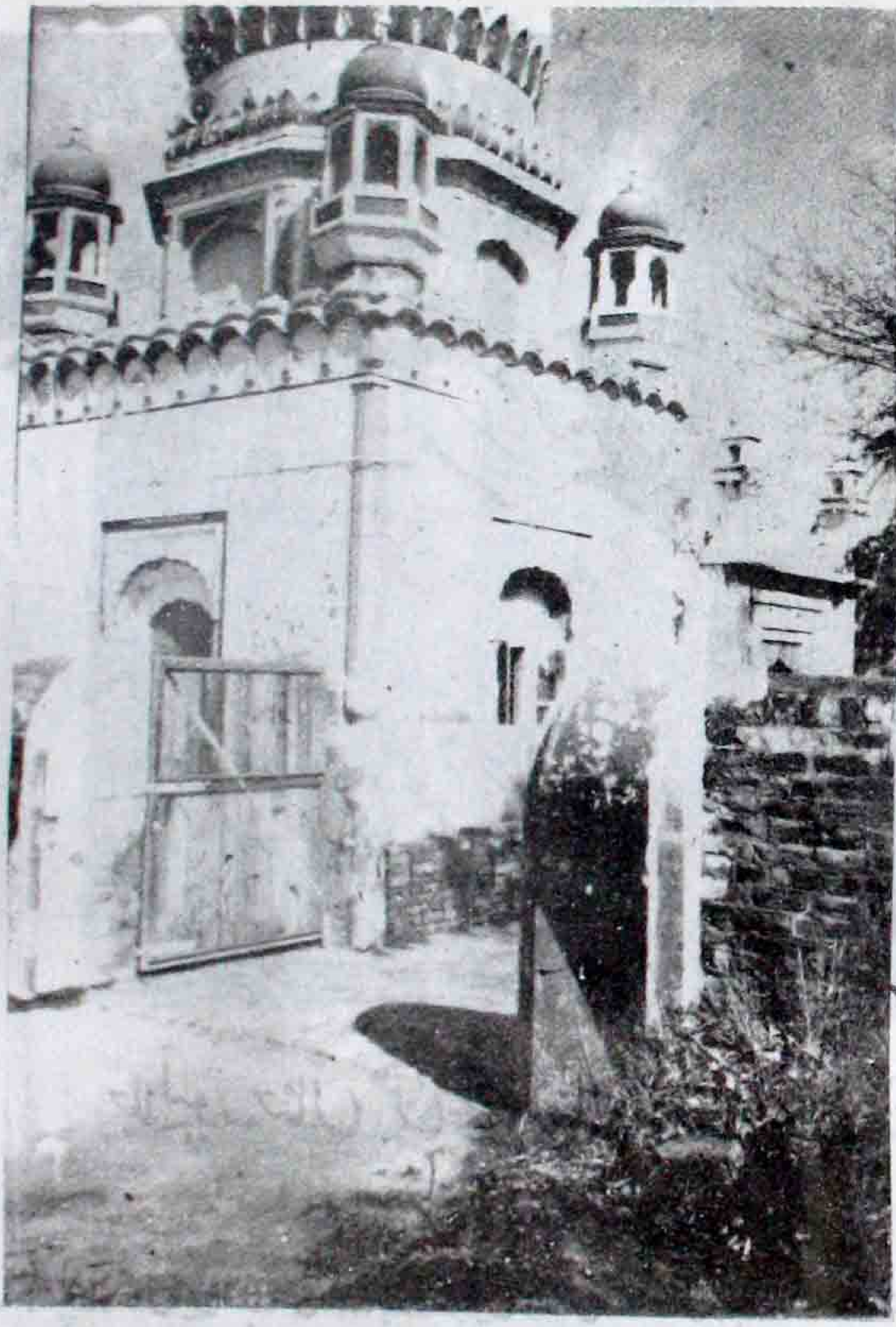

لکھن والی میں حضرت گھنے خان سرکار کا مزار

آپ کا مزار لکھنوالی خاص میں ہے مزار. بہت ہی شاندار اور خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے. جہاں ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔ اس موقع پر عقیدت مند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں۔ آپ. بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں۔ لکھنوال ہزاروں سالہ قدیمی بستی ہے۔ جہاں جابجا ٹبے ٹیلے اور پرانے مزارات کے آثار پائے جاتے ہیں۔ آپ کے مزار کے ملحقہ اور مزار بھی ہیں

marfat.com

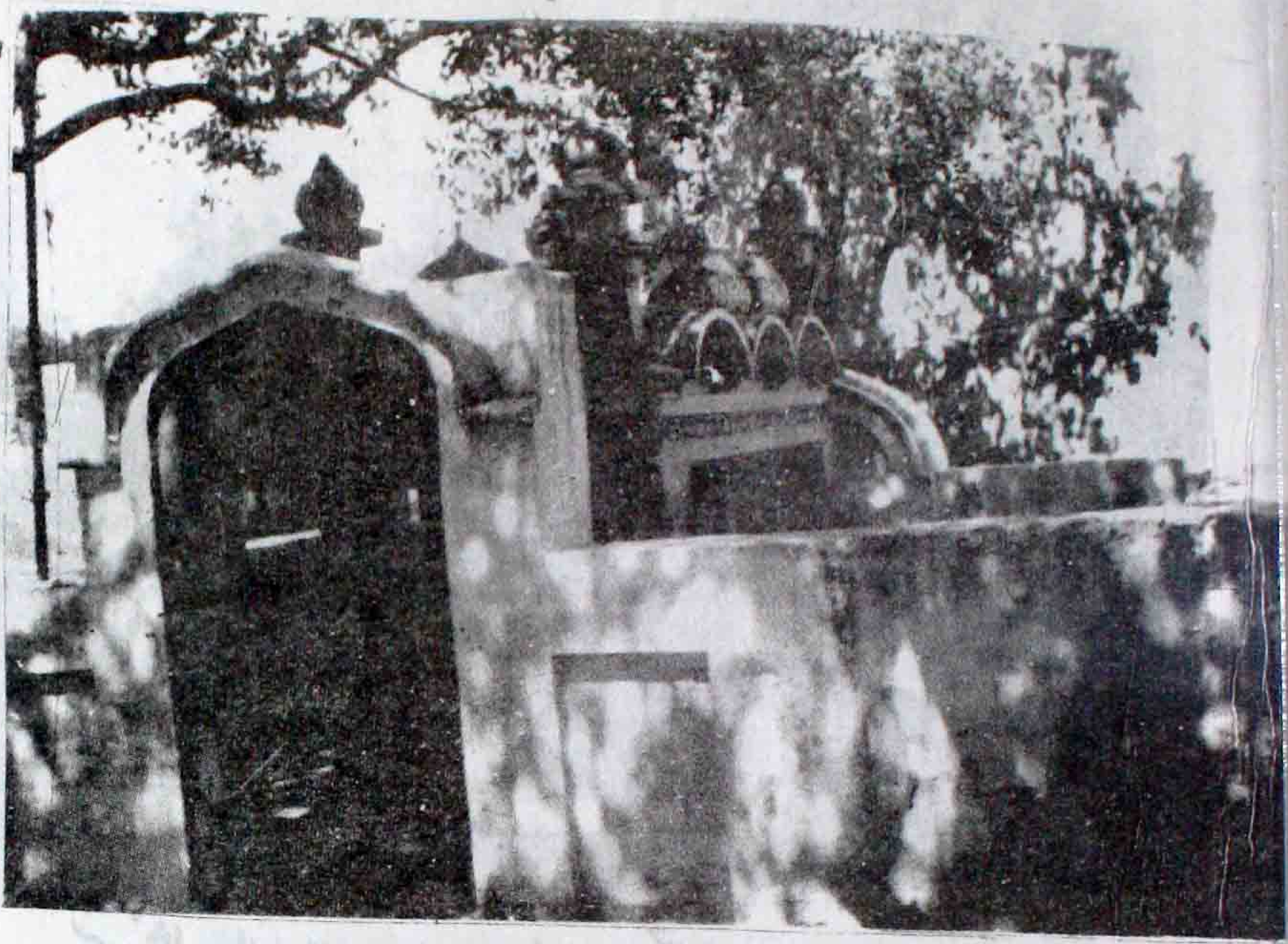

گیگیاں خورد میں حضرت بابا سائیں چراغ کا مزار

گیگیاں گاؤں جمالپور سیداں کے قریب ہزاروں سال قدیم آبی گزر گاہ کے کنارے ہے ۔آپ حضرت کرم الٰہی کانواں والی سرکار کے ہم عصر ہو گزرے ہیں۔ آپ مجذوب درویش ہو گزرے ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق آپ کی بیٹھک منڈیالہ میں تھی نورا منڈیالہ کے لوگوں نے جب آپ کا جسد خاکی اٹھانے کی کوشش کی۔ تو کوئی بھی آپ کے جسد مبارک کو اٹھانہ سکا لیکن جب گیگیاں کے لوگ گئے تو آپ کا جنازہ پڑھا کر جسد خاکی کو اٹھانے کی کوشش کی تو آسانی سے اٹھا کر گیگیاں سے آئے اور آپ کو یہیں دفن کیا گیا ۔لیکن نورا منڈیالہ میں جو مزار تعمیر کیا گیا ہے وہ خوبصورت شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے اور عرس میلہ بھی ہوتا ہے۔ آپ کے مزار کے بارے میں مختلف روایات مشہور ہیں۔

marfat.com

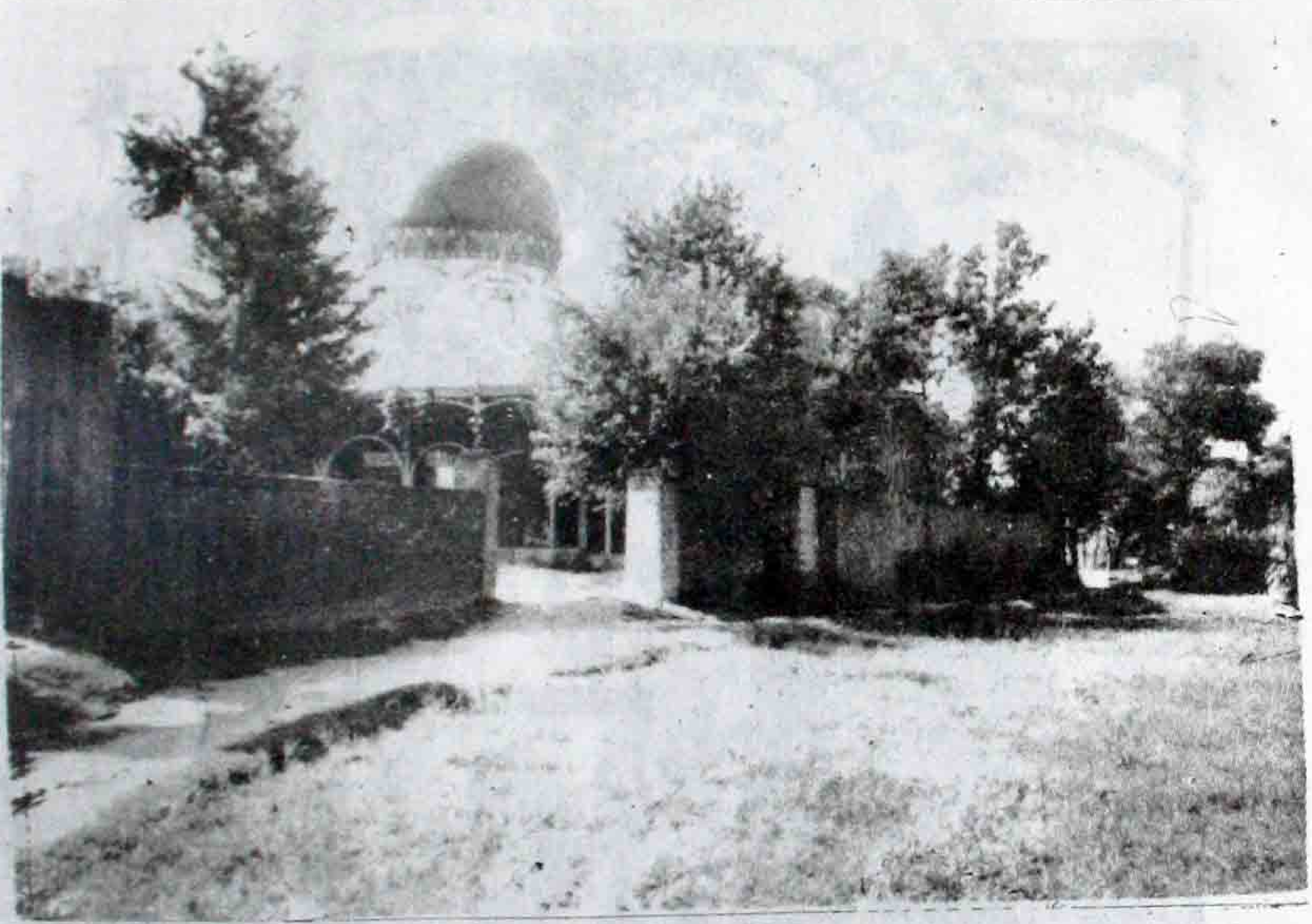

شہنشاہ ولایت پیر سید ولایت حسین شاہ صاحبؒ

آپ کا مزار مبارک علی پور روڈ کے قریب ہے آپ کا سلسلہ نسب حضرت میراں یحیؒ رانیوال سے بارہویں پشت پہ ملتا ہے ۔ میراں سرکار ۸۴۰ھ میں مغلیہ خاندان کے بانی شہنشاہ بابر کے عہد میں ترمز سے تبلیغ دین کی خاطر دہلی میں تشریف لائے حضرت پیر سید ولایت شاہ صاحب نے روحانی فیض اعلیٰ حضرت امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہؒ سے ۱۹۱۵ء میں حاصل کیا اور جلالی فیض حضرت کرم الٰہی کانواں والی سرکار سے حاصل کیا۔ آپ کی دینی ملی بہت زیادہ خدمات ہیں اور آپ کی کرامات بھی بہت زیادہ ہیں آپ پیدائشی ولی تھے آپ کا وصال ۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء جمعۃ المبارک کے روز عبادت کرتے ہوتے ہوا آستانہ عالیہ میں شہنشاہ ولایت کے نام سے ولایت کا سلسلہ جاری ہے ہر سال عقیدت احترام سے عرس منایا جاتا ہے ۔ دور دور سے ارادتمند حاضری دیتے ہیں دلی مرادیں پاتے ہیں

marfat.com

معین الدین پور سیدن شاہ کا مزار

یہ مزار معین الدین پور کے جانب شمال ہے اور آپ مجذوب تھے جو منہ سے کہہ دیتے اللہ کے حضور اس کی قبولیت ہوتی ایک دفعہ ایک عورت کے کندھے پر انگوٹھا ثبت کیا اور کہا جو بچہ پیدا ہوگا اس کے کندھے پر انگوٹھا ہوگا چنانچہ اس عورت کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا اس کے کندھے پر انگوٹھے کا نشان پایا گیا آپ پیدائشی ولی تھے آپ کی کئی کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ 1962ء میں وفات پائی آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے اور ہر سال یہاں عرس بھی منعقد ہوتا ہے

marfat.com

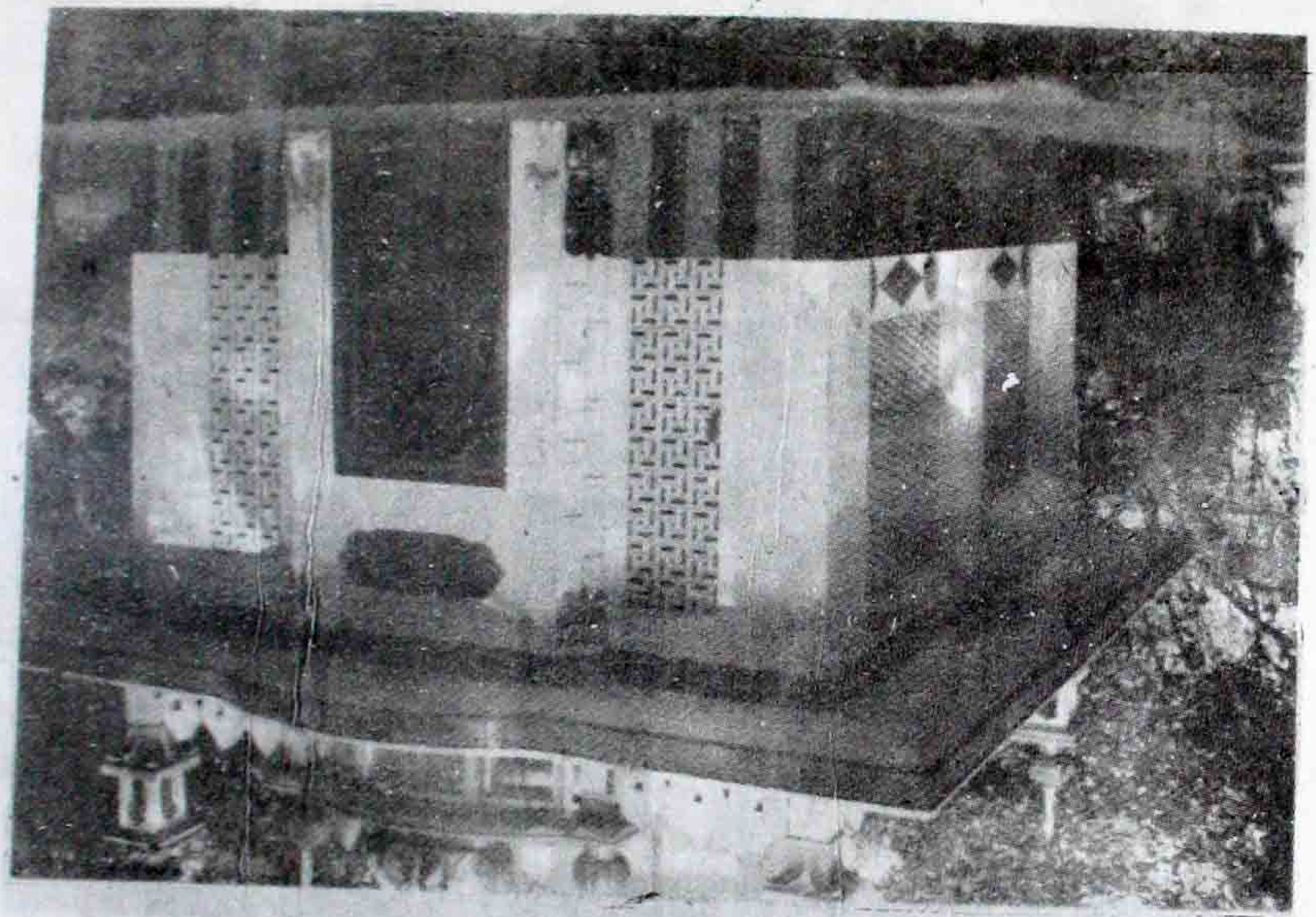

چک میانہ میں سید علی ولی شاہ کا مزار

حضرت ولی بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں آپ کا مزار فتح پور کے قریب چک میانہ میں حضرت خواجہ محمد اسحاق صاحب کے قدموں میں ہے۔ حضرت خواجہ محمد اسحاق صاحب حضرت شاہدولہ سرکار کے دور میں ہو گزرے ہیں۔ حضرت علی ولی کے مریدین خاص میں حضرت سید شاہ صاحب نوشہرہ مغلاں آپ کے مرید خاص ہو گزرے ہیں حضرت علی ولی حضرت خواجہ محمد اسحاق چک میانہ کے مرید خاص تھے۔ اور عقیدت کی بناء پر آپ کو مرشد کے قدموں میں دفن کیا گیا۔ گردونواح کا تمام علاقہ روحانی طور پر آپ کے زیر اثر رہا۔ آپ کی کئی کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ مزار مبارک پختہ شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ جو چک میانہ میں واقعہ ہے

marfat.com

چیلیانوالہ کے قریب ڈھوک سارن میں حضرت کا مزار

چیلیانوالہ کے قریب مشہور قدیمی قصبہ ڈھوک سارن ہے۔ یہاں قدیمی مندر گردوارہ بھی ہے جو ہندوؤں سکھوں کی عبادت گاہ تھی۔ خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا اب یہاں لڑکوں کا سکول ہے۔ حضرت کا یہ آستانہ بھی ڈھوک سارن میں ہے۔ آپ اپنے وقت میں بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں۔ آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری کے علاوہ مسجد اور زیر تعلیم طلباء کے لئے رہائش گاہ بھی ہے۔ آپ کا عرس ہر سال عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔

marfat.com

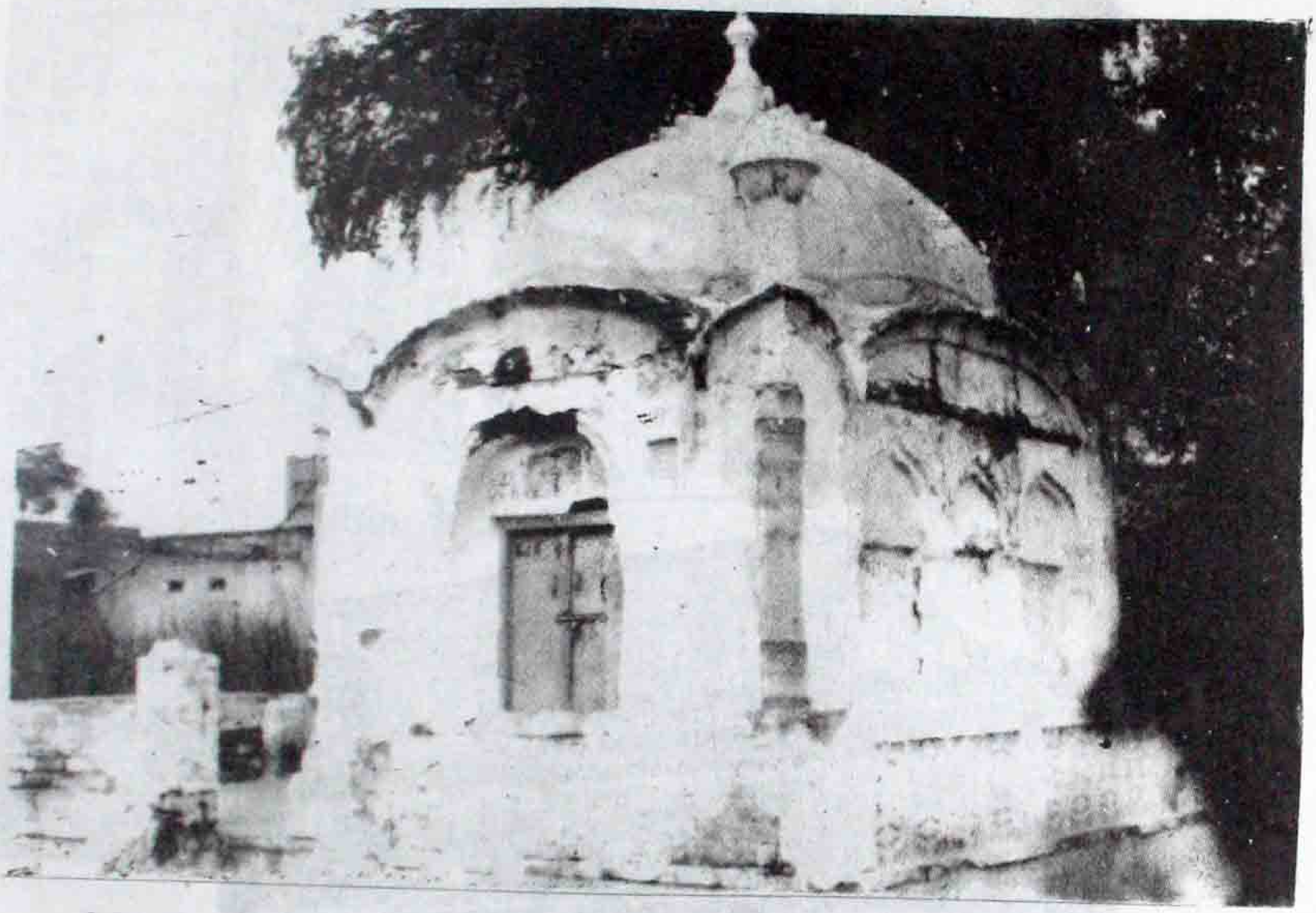

کنجاہ میں غنیمت کنجاہی کا مزار

کنجاہ ایک بہت بڑا تاریخی قصبہ ہے۔ جس کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے یہاں بڑی بڑی نامور شخصیات ہو گزری ہیں۔ یہاں کہیں شہنشاہوں نے پڑاؤ کیا جنگیں لڑی گئیں اس کے علاوہ کنجاہ ایک بہت تاریخی قصبہ بھی ہے۔ غنیمت کنجاہی ایک بہت بڑے شاعر ہو گزرے ہیں آپ نے کئی دیوان لکھے۔ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں گزرے ہیں۔ مزار نہایت خستہ حالت میں ہے۔ اب اہالیان کنجاہ کی کوششوں سے مزار کو از سر نو جدید طرز پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ غنیمت کنجاہی نے بطور شاعر برصغیر میں بہت شہرت پائی۔ غنیمت کنجاہی کے مزار کے قریب پرانی عمارتیں بھی ہیں ان میں دیوانوں کے محل ان کا باغ۔ محل تک جانے کے لئے سرنگ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ غنیمت کنجاہی آستانہ عالیہ چک سیدا کے اولیاء کرام کے فیض یافتہ تھے۔

marfat.com

حضرت پیر نادر حسین شاہ گیلانیؒ قادری سروری ملہو کھوکھر

آپ کا روضہ مبارک ملہو کھوکھر کے ٹبہ پر ہے آپ کی ولادت ۱۹۳۱ء میں ہوئی۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ سے منسلک تھے۔ ولی کامل حضرت پیر نصیب علی شاہؒ آف چھالے شریف نے آپ کو گھر آکر سلسلہ سروریہ قادریہ میں بیعت کیا۔ اور اپنی خلافت سے نوازا۔ آپ کا وصال تین ستمبر ۱۹۶۶ء کو پینتیس برس کی عمر میں ہوا۔ وصال سے چند لمحے قبل آپ نے کئی پیش گوئیاں کیں جو صحیح ثابت ہو چکی ہیں۔ آپ کا عرس مبارک ۲ ستمبر کو ہر سال آپ کے آستانہ پر نہایت عقیدت احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کا مزار۔ مقدس مرجع خلائق ہے۔ آپ کے دائیں پہلو آپ کی والدہ محترمہ اور قبلہ رخ آپ کے والد ماجد حضرت پیر حیدر شاہ گیلانیؒ کا مزار ہے۔ ملہو کھوکھر کے ٹبہ کے قریب جانب جنوب نوگز لمبا مزار ہے۔ جہاں حافظ شمس الدین گلیانویؒ سلطان العارفین قاضی سلطان محمود آف اعوان شریف حاضری دیا کرتے تھے اہل کشف کے قریب صاحب مزار کا سلسلہ انبیاء کرام سے جاملتا ہے۔

marfat.com

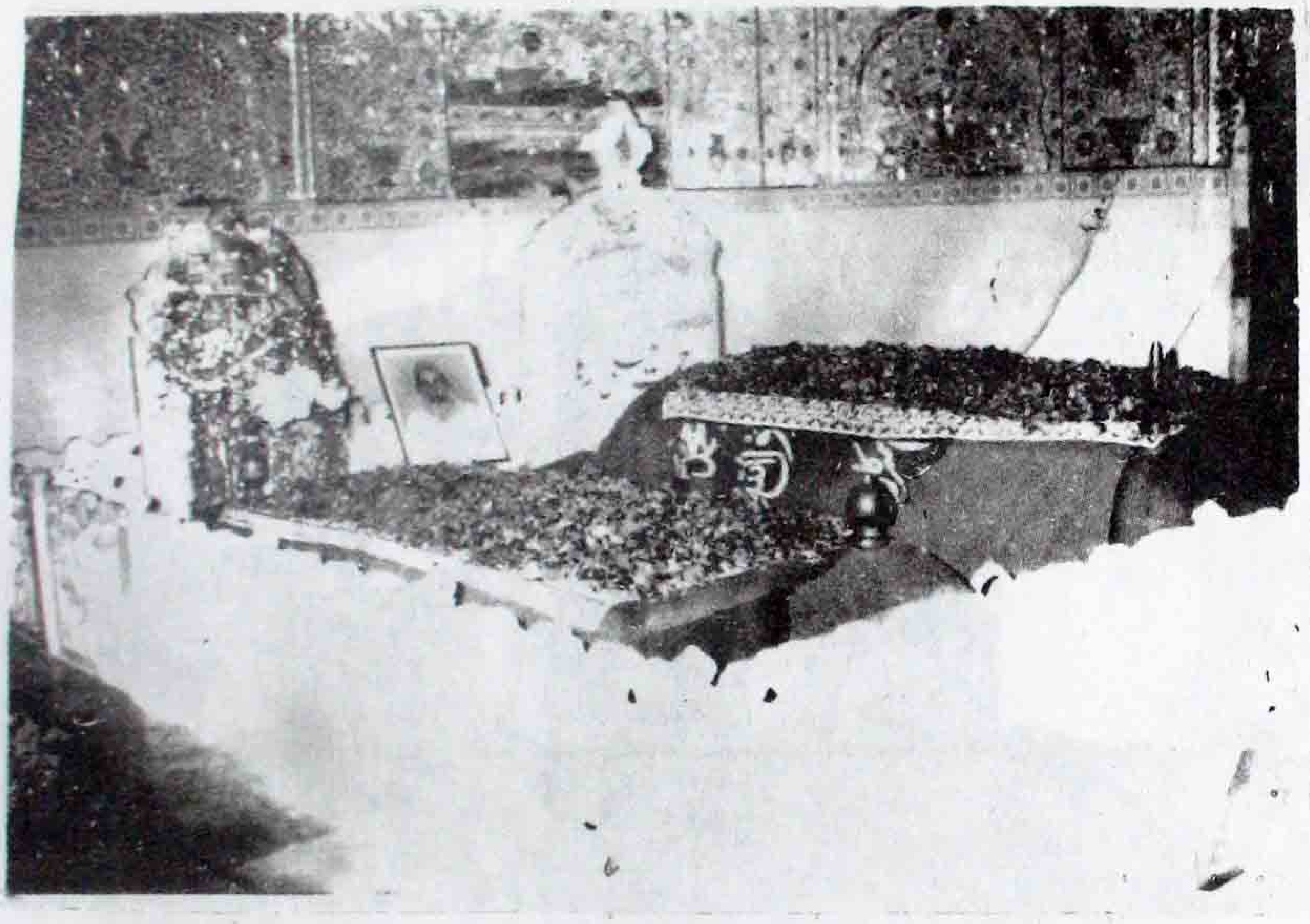

حضرت رحمت علی سرکار چڑیاولہ شریف

جناب رحمت علی سرکار کا آستانہ مبارک چڑیاوالہ شریف میں ہے۔ آپ پیدائشی ولی تھے حضرت شاہدولہ صاحبؒ کے آستانہ پر کئی سال حاضر رہے۔ آپ ۱۹۲۱ء قصبہ نارووالی میں پیدا ہوئے۔ شہنشاہ ولایت کے حضور حاضری کے بعد پیر شاہ غازی محمد مرد کامل حضرت میاں محمد بخش کے حضور حاضری دی۔ اسکے بعد حضرت شاہدولہ صاحب کے آستانہ پر حاضری دی ہر روز بلاناغہ دربار کی صفائی کرتے۔ یہاں سے آپ کو تاج ولایت ملا۔ پھر آپ نے چڑیاوالہ کی سرزمین کو رونق بخشی۔ اور یہاں کنواں تعمیر کروایا آپ کو مسجدیں تعمیر کروانے کا شوق تھا۔ آپ نے کئی مساجد تعمیر کروائیں چڑیاولہ میں مسجد سفینہ غوثیہ تعمیر کروائی ۱۹۸۵ء کو آپ کا وصال ہوا۔ یہیں پر آپ کا روضہ مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہیں۔ کئی کرامات مشہور ہیں۔ گجرات کے کافی لوگ آپ کے مرید ہیں

marfat.com

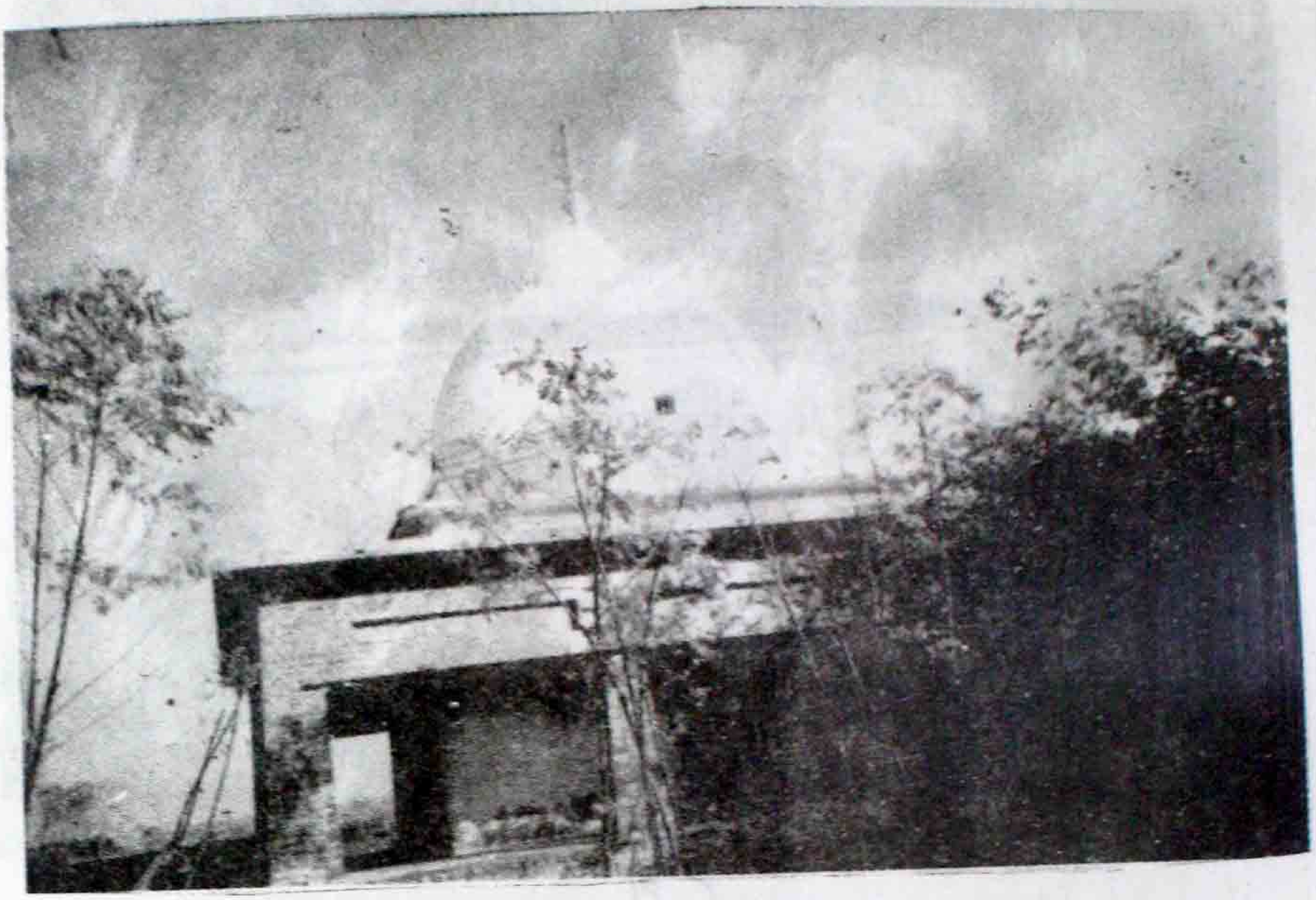

کیرانوالہ سیداں خواجہ فقیرؒ کا مزار

منگووال سے ایک سڑک ڈنگہ کی طرف جاتی ہے ماضی میں یہ سڑک بہت آباد رہی ہندوستان اور مغربی ممالک سے آنے والے قافلے یہاں سے گزرتے تھے۔ منگووال سے تھوڑے سے فاصلے پر کیرانوالہ سیداں ہے یہاں ایک بہت بڑا ٹبہ ہے یہ مزار ٹبہ اور سڑک سے جانب مشرق لنک روڈ کے کنارے ہے۔ آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے گنبد بھی ہے مزار کے اندر چار دیواری میں کئی اور درویشوں کے مزارات ہیں آپ اپنے وقت کے بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ مزار پر مقامی آبادی اور گردونواح کے لوگ حاضری دیتے ہیں مزار کے اندر میاں محمد بخش آف کھڑی شریف کے اشعار تحریر کئے گئے ہیں

marfat.com

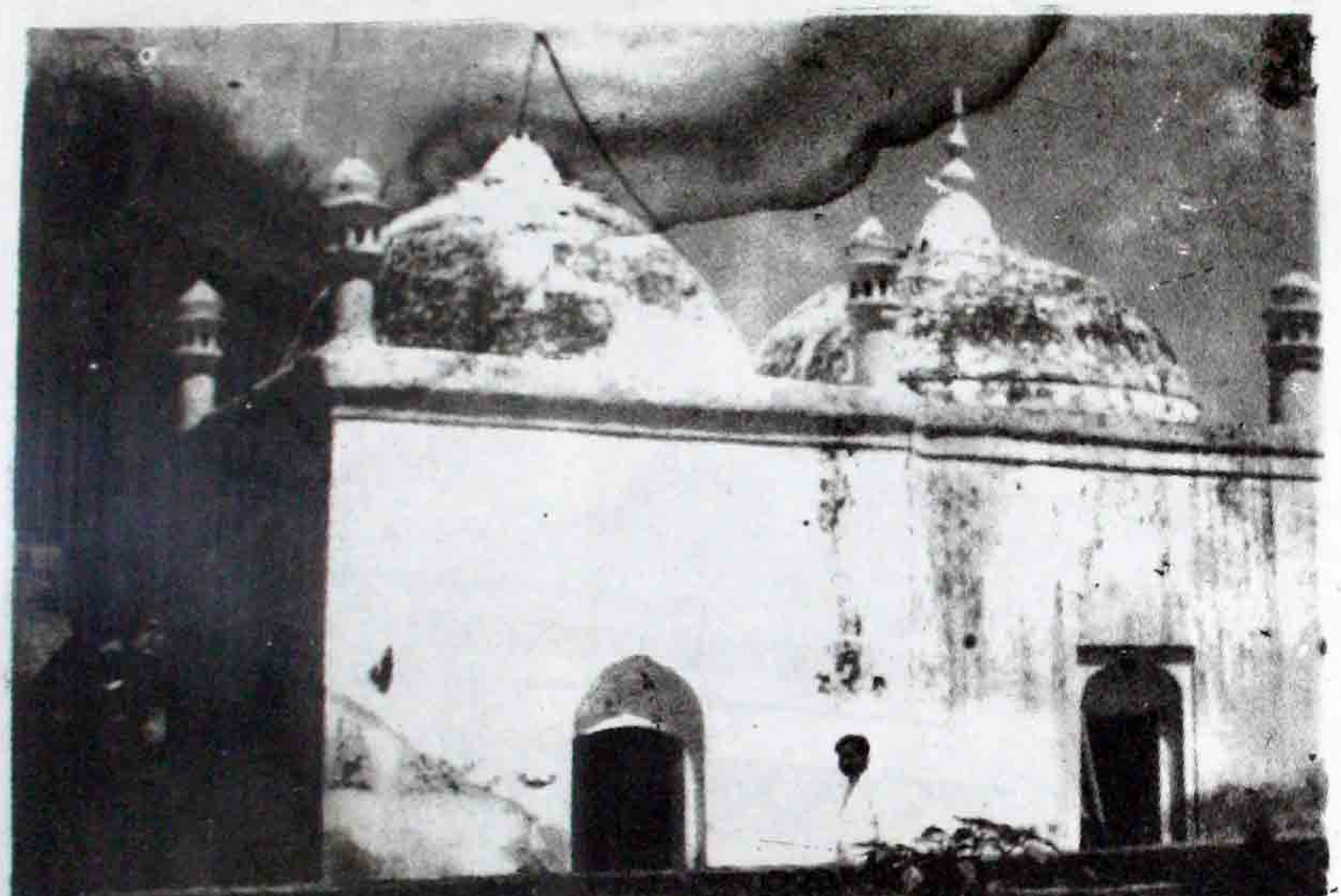

حضرت امیر شاہ سلطانؒ لکھنوال خاص

آپ کا مزار لکھنوال کے ٹبہ ٹیلہ کے قریب ہے۔ روضہ کی طرز تعمیر مغلیہ دور کی ہے۔ حضرت سلطان امیر شاہؒ اپنے زمانے کے ولی کامل تھے۔ جو تقریباً چار سو سال پہلے نوشہرہ میانہ کے اس زمانے کی مشہور کامل مرد اور ولیحضرت پیر محمد سچیارؒ کے خلیفہ تھے اور لکھن وال ایک قدیمی قصبہ ہے۔ یہیاں دینی خدمات کے سلسلہ میں آئے تھے آپ کا عرس ہر سال چھ ربیع الاول کو ہوتا ہے اس موقع پر روحانی محفلیں اور قوالیاں ہوتی ہیں۔ آپ کا سلسلہ روحانی نوشاہی ہے۔ اس سلسلہ کی وجہ سے آپ کو میاں صاحب کا خطاب ملا۔ کئی کتابوں میں آپ کی کرامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ عقیدت مندوں نے شعروں کی صورت آپ کا سلسلہ نسب اور کرامات بیان کی ہیں بگا شیر کے نام سے مشہور تھے۔

marfat.com

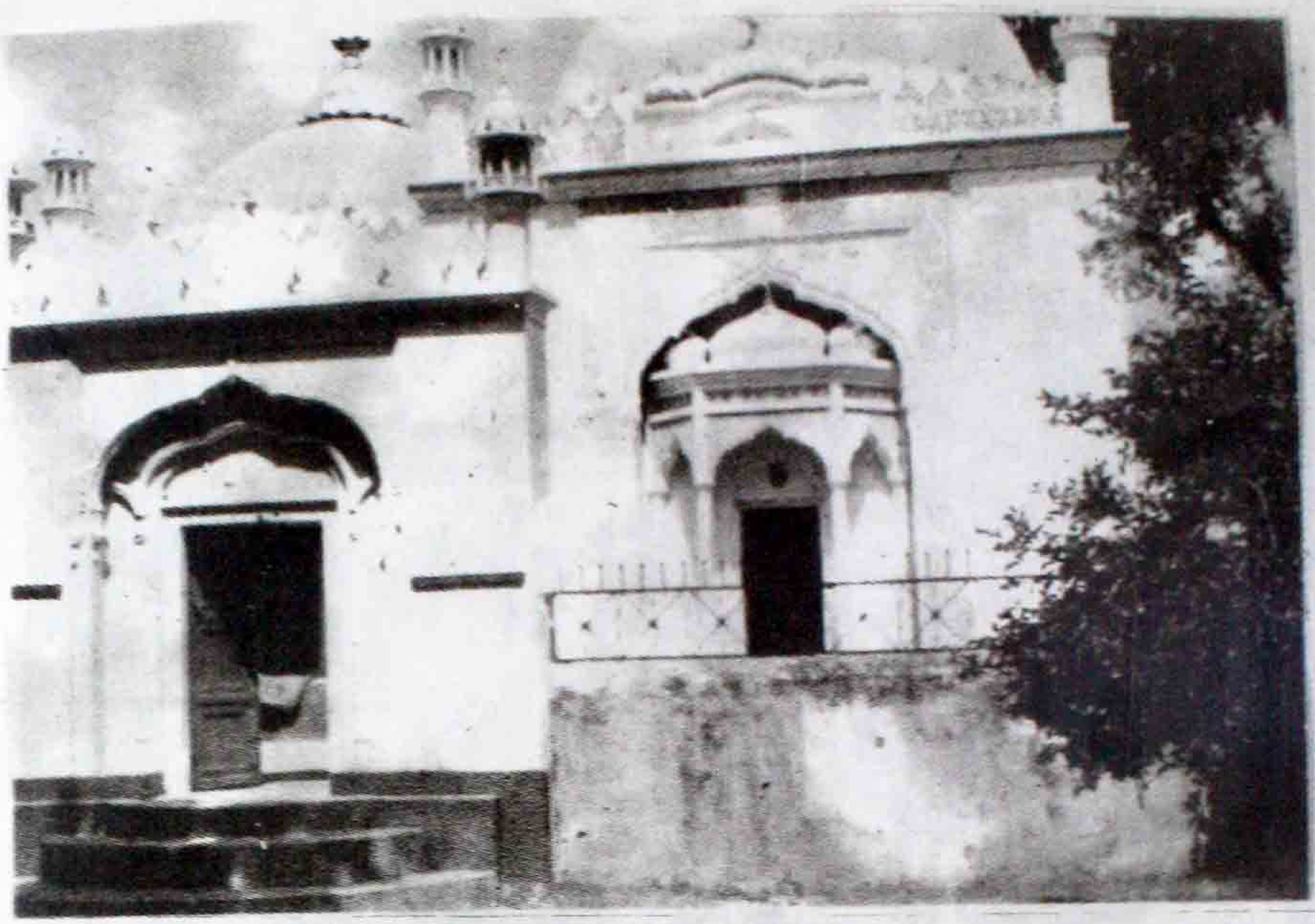

نورا منڈیالہ کے قریب حضرت چراغ دین سرکار کا آستانہ

یہ آستانہ مشہور قدیمی روڈ جو سیالکوٹ کی طرف جاتی ہے اس سڑک پر نورا منڈیالہ کے قریب حضرت سائیں چراغ دین کا آستانہ مبارک ہے آپ بہت بڑے والی اللہ درویش ہو گزرے ہیں ۔ آستانہ پر ہر سال بہت عقیدت و حترام سے عرس منایا جاتا ہے ۔ آپ کی کئی کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں ۔ مزار انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے اور آپ کے کئی خلیفہ ہو گزرے ہیں جنھوں نے دکھی مخلوق کی بہت خدمت کی ، اس علاقہ میں اپ کے مزار کے علاوہ کئی نو گز لمبی قبریں بھی ہیں

marfat.com

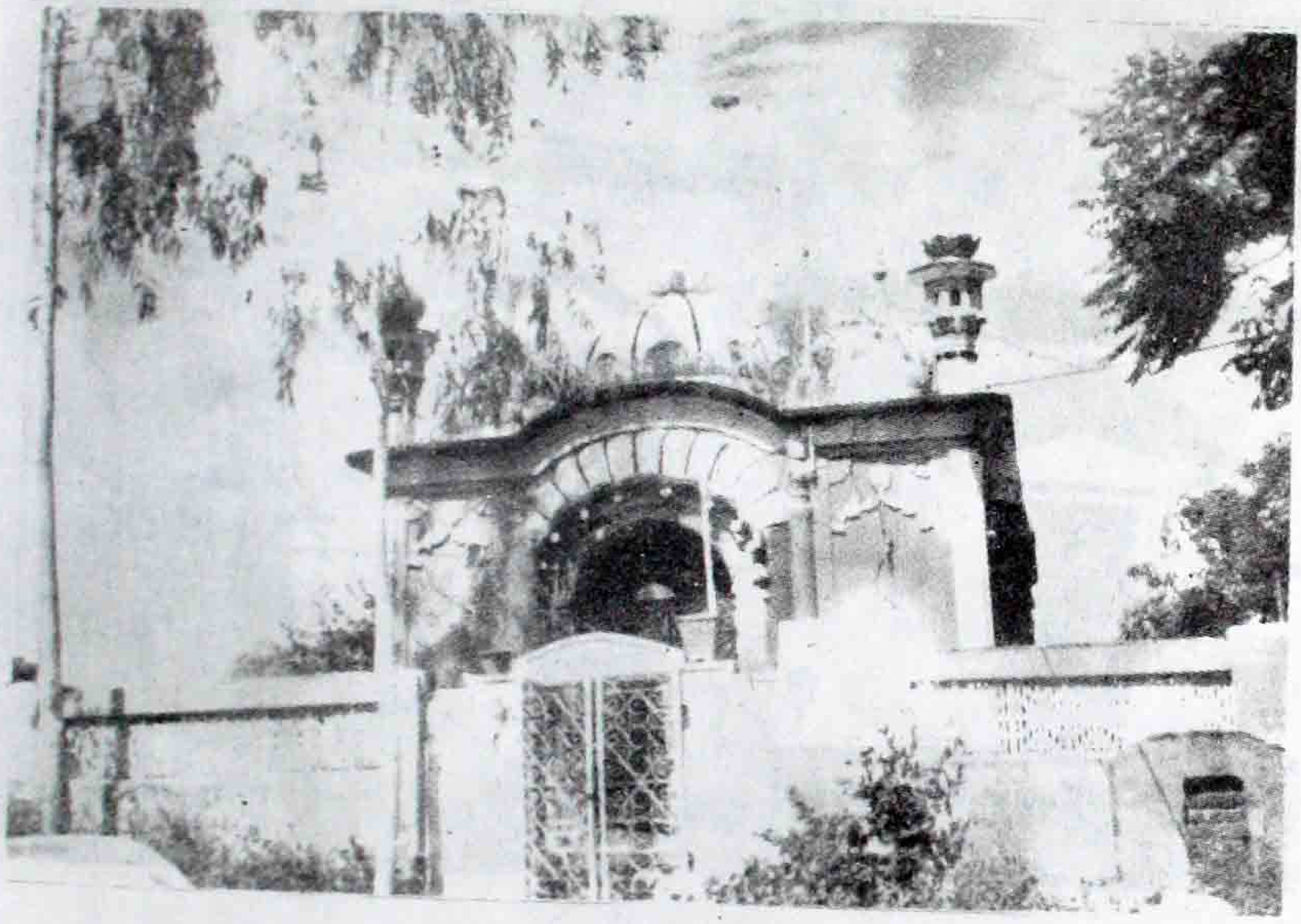

چیلیانوالہ کے قریب حضرت سید باباجی حیدر میراں صاحب قادری کا مزار

یہ مزار چیلیانوالہ کے قریب واقع ہے مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور اوپر گنبد بھی ہے مزار کے گردونواح بہت بڑے بڑے قد آور صدیوں پرانے برگد کے درخت ہیں روضہ کے باہر یہ تحریر درج ہے

یہاں بہتا ہے دریائے عرفان
ہوتے ہیں سیراب جس سے اہل ایماں

marfat.com

چہی کی پہاڑیوں میں حضرت حیات المیر المعروف پیر میراں جعفر کا مزار

حضرت پیر جعفرؒ کا مزار چہی کی پہاڑیوں میں ہے قصبے کا نام بھی آپ کے نام جعفرؒ سے منصوب ہے۔ آپ کا مزار شاندار اور خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار کے قریب قدیمی پانی کا تالاب بھی ہے۔ تالاب کے کنارے۔ بہت قدیمی درخت بھی ہیں جو بہت عمر رسیدہ ہو چکے ہیں پیر جعفرؒ کا مزار مغل شہنشاہ اکبر کے دور میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک روایت مشہور ہے کہ اکبر بادشاہ اولیاء کرام کی ازمائش کرتا تھا۔ اس نے جب آپ کے ازمائش کی تو سید حا حاضری کے لئے یہاں پہنچا۔ حضرت میراں جعفرؒ نے شادی نہیں کی تھی آپ کابل سے تشریف لائے تھے۔ تارک الدنیا درویش تھے۔ آپ کے مزار کے قریب ایک اور چھوٹا سا کمرہ ہے۔ جہاں وہ ارادتمندوں سے ملاقات کرتے تھے۔ کہتے ہیں جو شخص بارہ سال آپ کے روضہ پر مسلسل حاضری دے تو وہ فیض یاب ہو جاتا ہے۔ مزار کے چاروں جانب پہاڑیاں ہی پہاڑیاں ہیں۔ اور دور تک خوبصورت نظارہ کیا جا سکتا ہے قدیم طرز کی رہائش گاہیں ہیں آپ کا عرس پھاگن چاند کی چودہ تاریخ کو ہوتا ہے۔ آپ کا پورا نام حیات المیر المعروف میراں جعفرؒ ہے۔

marfat.com

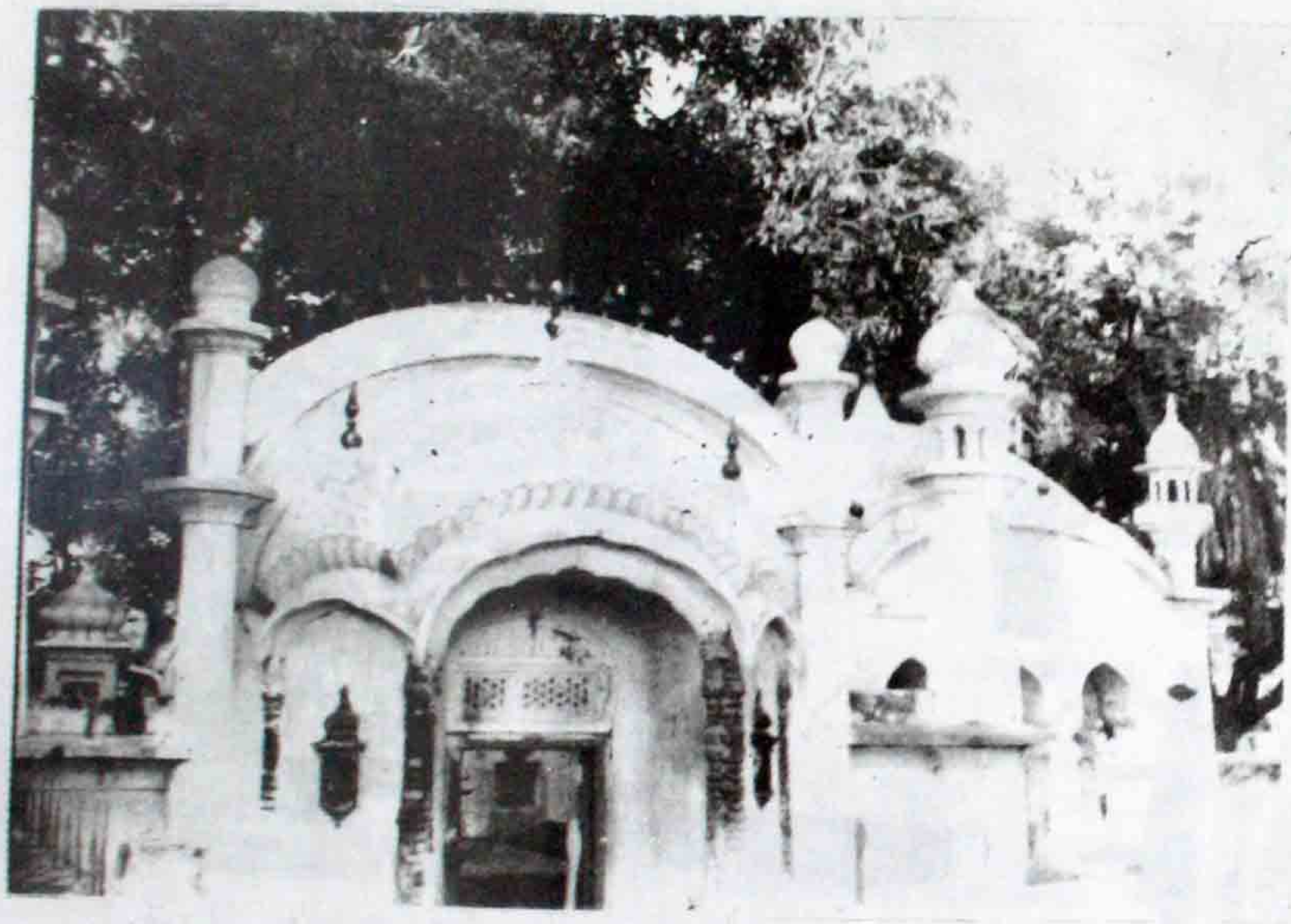

سُوک کلاں میں حضرت سید ملنگ حسین شاہ کا مزار

آپ کا آستانہ سوک کلاں میں ہے آپ کا سلسلہ گیلانی ہے خواب میں حضرت غوث اعظم سے ملاقات ہوئی اور فیض کا سلسلہ جاری ہوا آپ کا وصال ۱۹۷۱ء میں ہوا۔ عرس مبارک ۲۸ مارچ کو ہوتا ہے۔ ۲۹ مارچ کو پالکی شیخ پور روانہ ہوتی ہے۔ شیخ پور میں حضرت میاں محمد پناہ کے حضور حاضری دی جاتی ہے۔ بعد میں ایک رات قیام کے بعد یہ پالکی حضرت بابا خورشید صاحب ، رویش ولی اللہ کے حضور حاضری کے لئے سیالکوٹ روانہ ہو جاتی ہے۔ وہاں حاضری کے بعد واپس آستانے پر سوک کلاں میں آجاتی ہے۔ سیالکوٹ حاضری سے قبل راستہ میں رات مہاجر دہانہ والی قیام کیا جاتا ہے۔ ان مقامات پر عبادت سلسلہ کے طریقہ کے مطابق کی جاتی ہے۔ آپ بہت بڑے درویش ہو گزرے ہیں اور علاقہ بھر میں دور دور تک آپ کے عقیدت مند ہیں۔

marfat.com

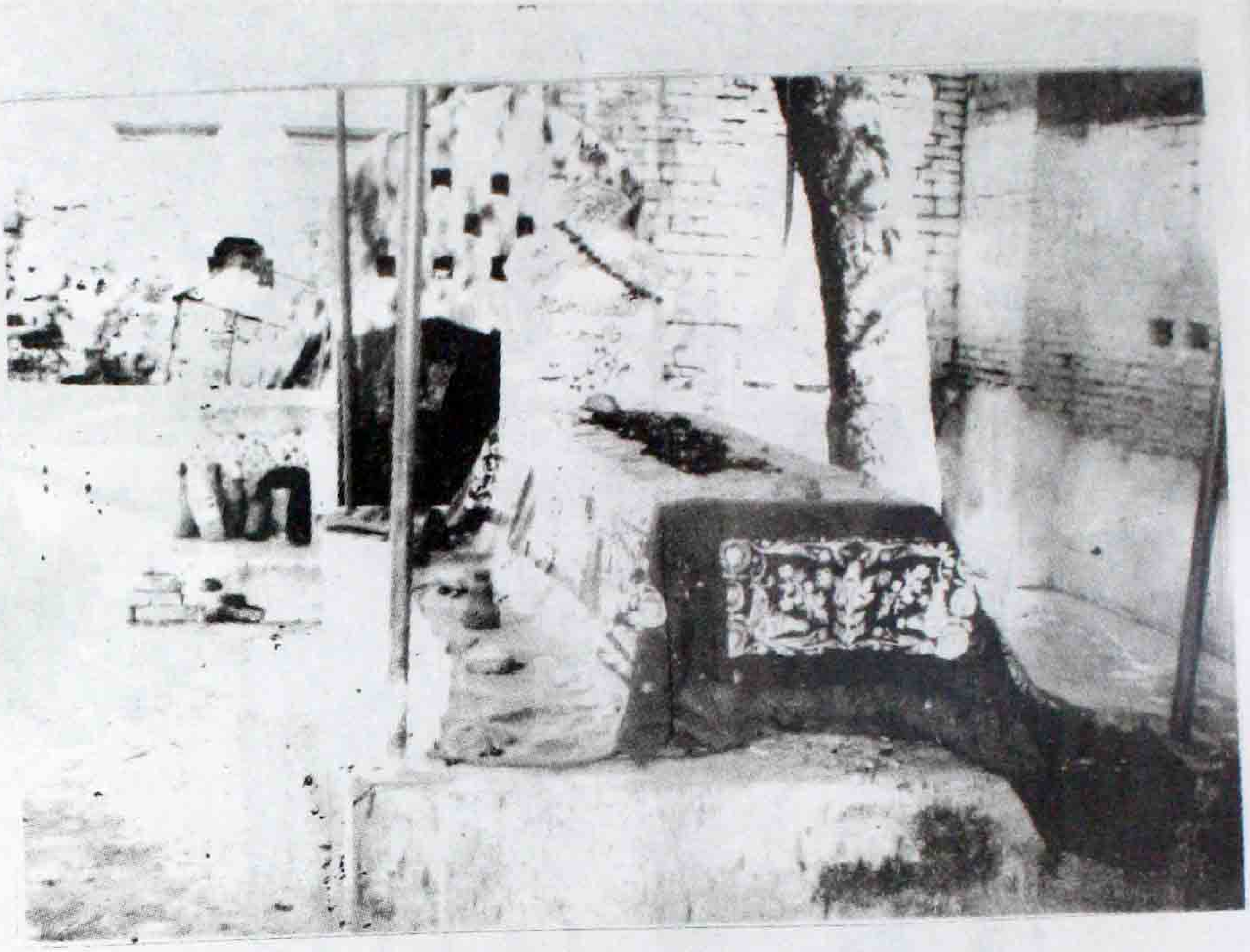

گجرات میں سید سرکار حسین شاہ بادشاہ پیر لہندے والے کا مزار

چوکی شاہدولہ کے قریب اندرون شاہدولہ گیٹ ایک مشہور مسجد سنہری مسجد ہے۔ اس مسجد کے قریب ایک احاطہ میں ایک قدیمی مزار ہے۔ مزار پر یہ عبارت تحریر ہے۔ مرکز تجلیات سید سرکار حسین شاہ بادشاہ پیر لہندے والے درج ہے۔ مقامی روایات کے مطابق آپ حضرت شاہدولہ سرکار حضرت شاہ حسین ملتانؒ کے دور میں ہو گزرے ہیں۔ اور دین کی تبلیغ کی خاطر گجرات تشریف لائے تھے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے اور عقیدت مند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں۔ مقامی آبادی بھی پوری عقیدت واحترام سے پیش آتی ہے۔

marfat.com

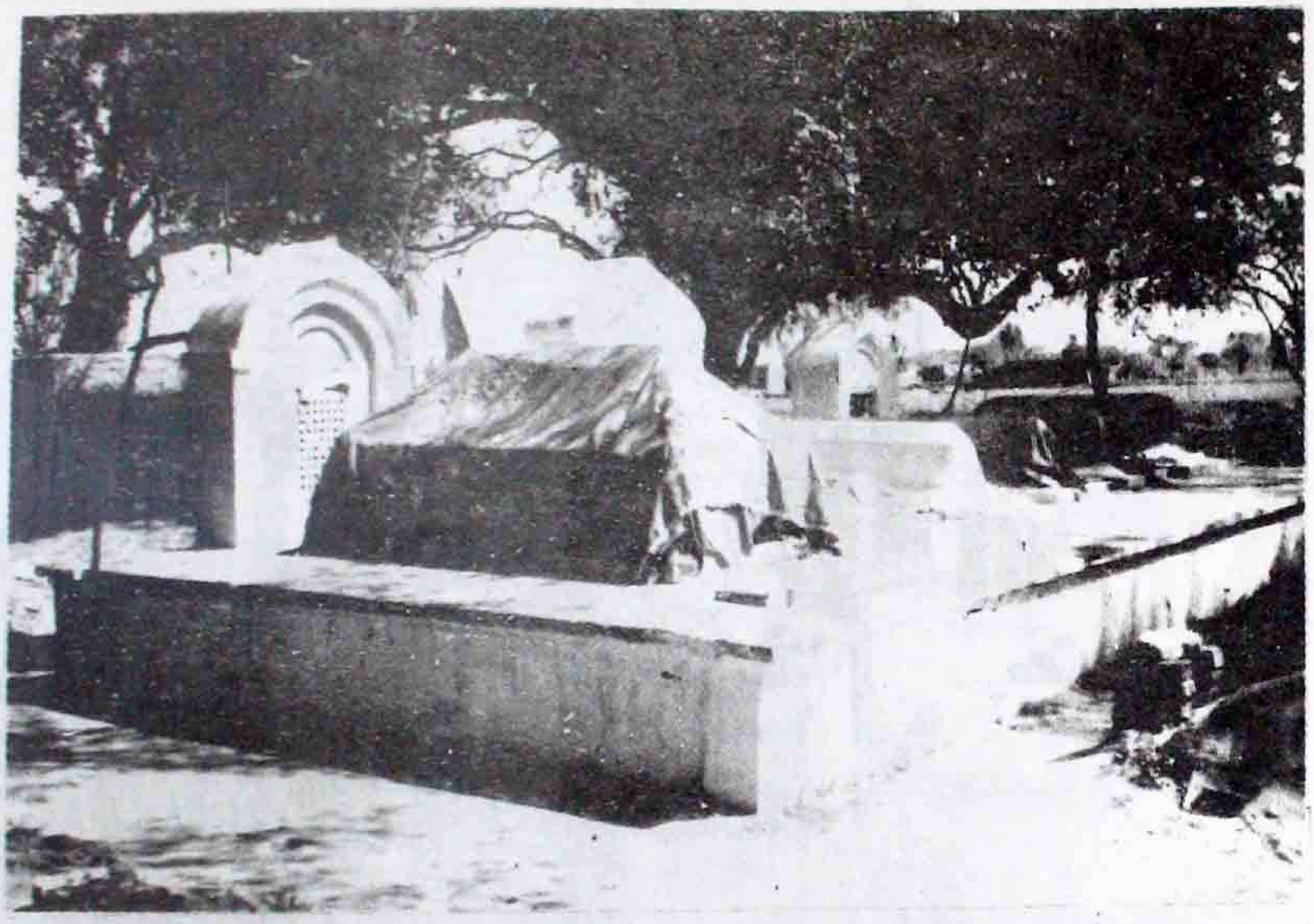

سوک کلاں میں مزار حضرت شاہ نور بادشاہؒ

آپ کا روضہ مبارک سوک کلاں کے جنوب کی طرف ہے آپ سیالکوٹ سے انسانوں کو راہ راست پر لانے کے لئے تشریف لائے اور سوک کلاں میں قیام پذیر ہوئے سوک کلاں ایک قدیمی بستی ہے۔ پہلے وقتوں میں یہاں غیر مسلم کی اکثریت تھی۔ سوک کلاں کے قدیمی ہونے کے آثار کھودائی کے دوران پائے جاتے ہیں۔ پرانی چھوٹی اینٹیں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اس علاقہ میں جابجا پائے جاتے ہیں اور تاریخ کی کتابوں میں سوک کلاں کے قدیمی ہونے کا حوالہ ملتا ہے آپ کے مزار کے قریب تحریر کے مطابق آپ کا نام حضرت شاہ نور بادشاہ قادری ہے یہاں قدیمی درختوں کے آثار بھی پائے جاتے ہیں

marfat.com

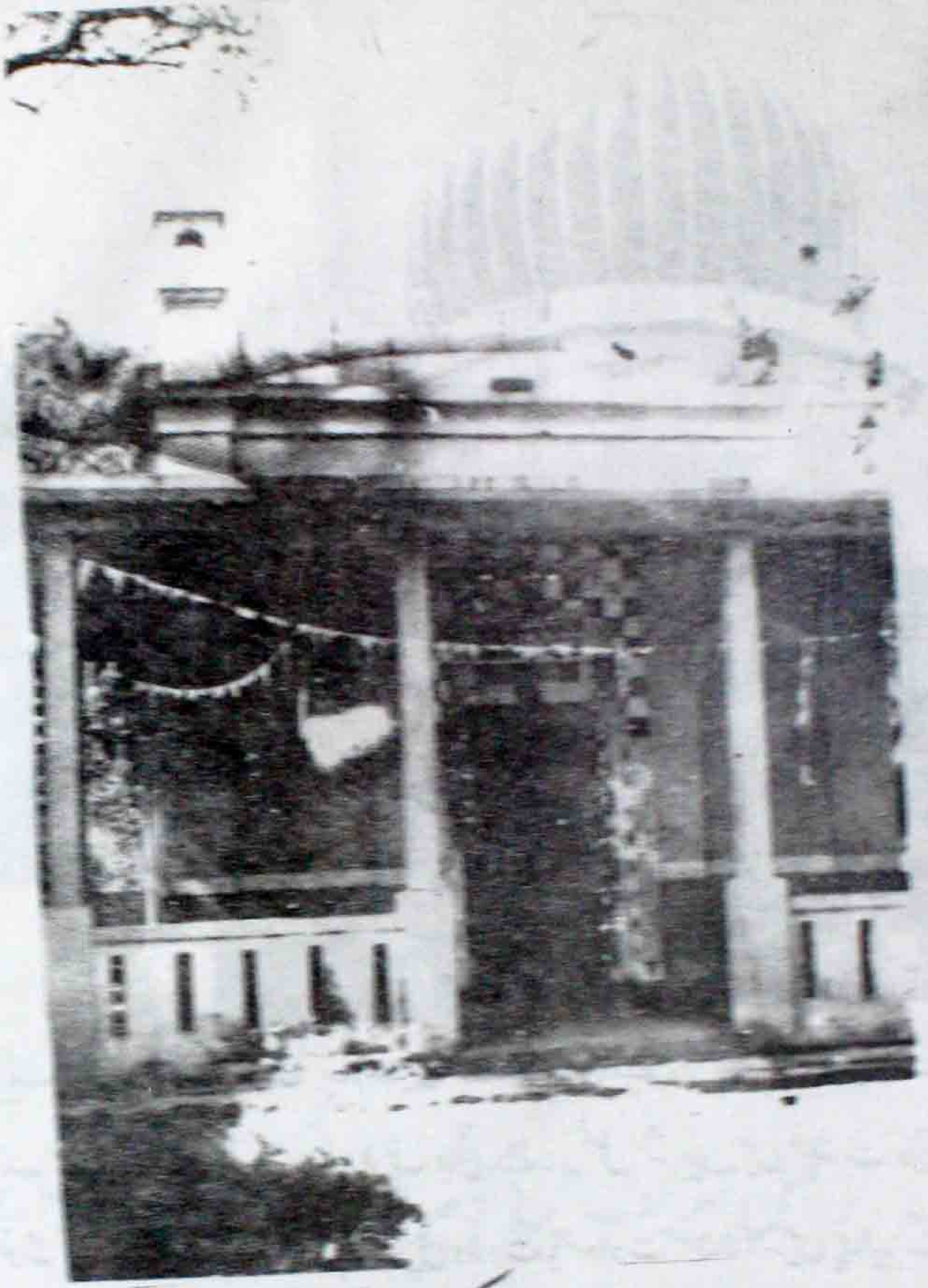

مزار حضرت خاکی شاہ چک دینہ

لالہ موسیٰ سے ایک سڑک کوٹلہ قاسم خان سے ہوتی ہوئی ڈنگہ کی طرف جاتی ہے کوٹلہ قاسم علی خان جو ایک قدیمی قصبہ ہے یہاں ایک بہت بڑا ٹیلہ بھی ہے۔ اور قریب ہی نو گزی قبر بھی ہے۔ یہاں سے تھوڑے سے فاصلہ پر چک دینہ گاؤں ہے۔ یہاں حضرت خاکی شاہ کا مزار ہے۔ یہاں درختوں کے تنے زمین بوس ہو چکے ہیں لیکن کسی کو یہاں سے لکڑی اٹھانے کی اجازت نہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور گھنے درخت ہیں۔ یہ مزار بہت قدیمی ہے۔ جدید دور میں خاکی شاہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ گردونواح کے لوگ اور اہل دیہہ پوری عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

آستانہ عالیہ

حضرت نوشہ گنج

رنمل شریف پھالیہ

گجرات سے ایک سڑک پھالیہ منڈی بہاؤالدین کے لئے جاتی ہے مانو چک نہر کے پل کے قریب سے ایک سڑک رنمل شریف کی طرف جاتی ہے۔ رنمل شریف میں حضرت حاجی محمد المعروف نوشہ گنج کا آستانہ مبارک ہے۔ آپکی ولادت باسعادت ۱۵۵۲ء میں پھالیہ کے مشہور گاؤں گھوگاں والی میں ہوئی۔ آپ کے مرشد پاک کا نام حضرت سخی شاہ سلیمان نوری ہے۔ جن کا آستانہ مبارک بھلوال میں ہے۔ آپ مرشد پاک کے حضور حاضر ہوتے۔ مرشد پاک نے فرمایا حاجی محمد سامنے آؤ آپ سامنے آئے۔ قدم بوسی کی مرشد نے ہاتھ پکڑ کر بیعت فرمایا اور گلے لگالیا۔ زبان مبارک سے فرمایا حقدار کو حق مل گیا۔ امانت اپنے اہل کو موصول ہوئی آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں سلسلہ نوشاہی آپ سے جاری ہوا آپ کی بہت زیادہ کرامات ہیں لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مریدین ہیں آپ کا عرس مبارک ہر سال دیسی مہینے ہاڑ کی دوسری جمعرات کو رنمل شریف میں ہوتا ہے ہزاروں عقیدت مند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

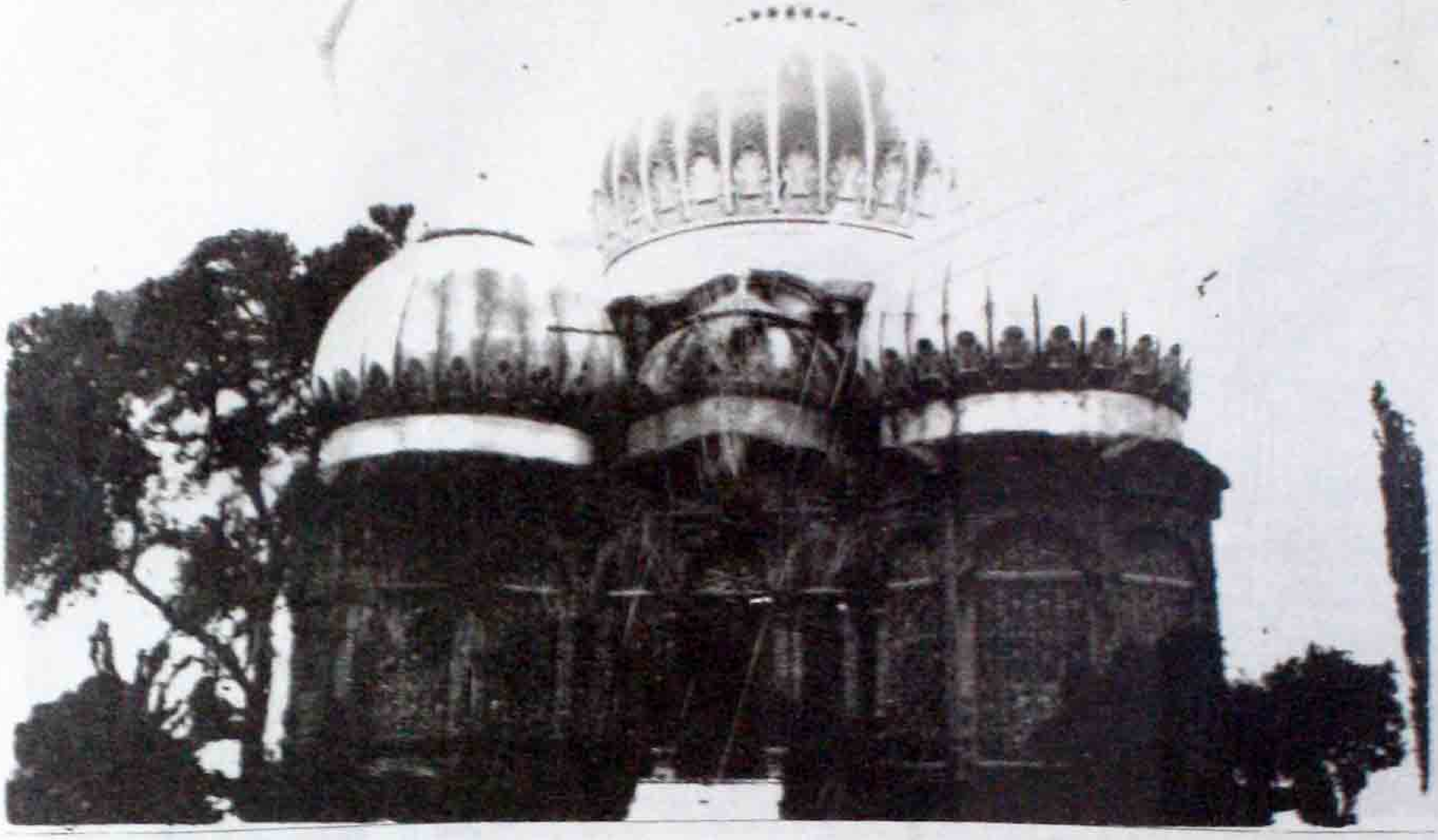

رنمل شریف میں گوہر شاہ ماہی شاہ کے مزارات

سلسلہ نوشاہیہ کے پیشوا حاجی محمد گنج بخشؒ کے روضہ کے ملحقہ ان بزرگوں کے مزارات ہیں آپ سخی شاہ سلیمانؒ آف بھوال ضلع سرگودھا کی اولاد میں سے تھے۔۔ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گذرے ہیں۔ ان بزرگوں کے مزارات حضرت نوشہ صاحبؒ کے مزار کے جانب مشرق ہیں پھالیہ روڈ مانو چک کے نہر کے پل سے ایک سڑک رنمل شریف کے لئے جاتی ہے۔ ان بزرگوں کے مزارات شاندار انداز میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ عالی شان گنبد بھی ہیں عرس کے موقع پر عقیدت مند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں۔ مزار سطح زمین سے بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

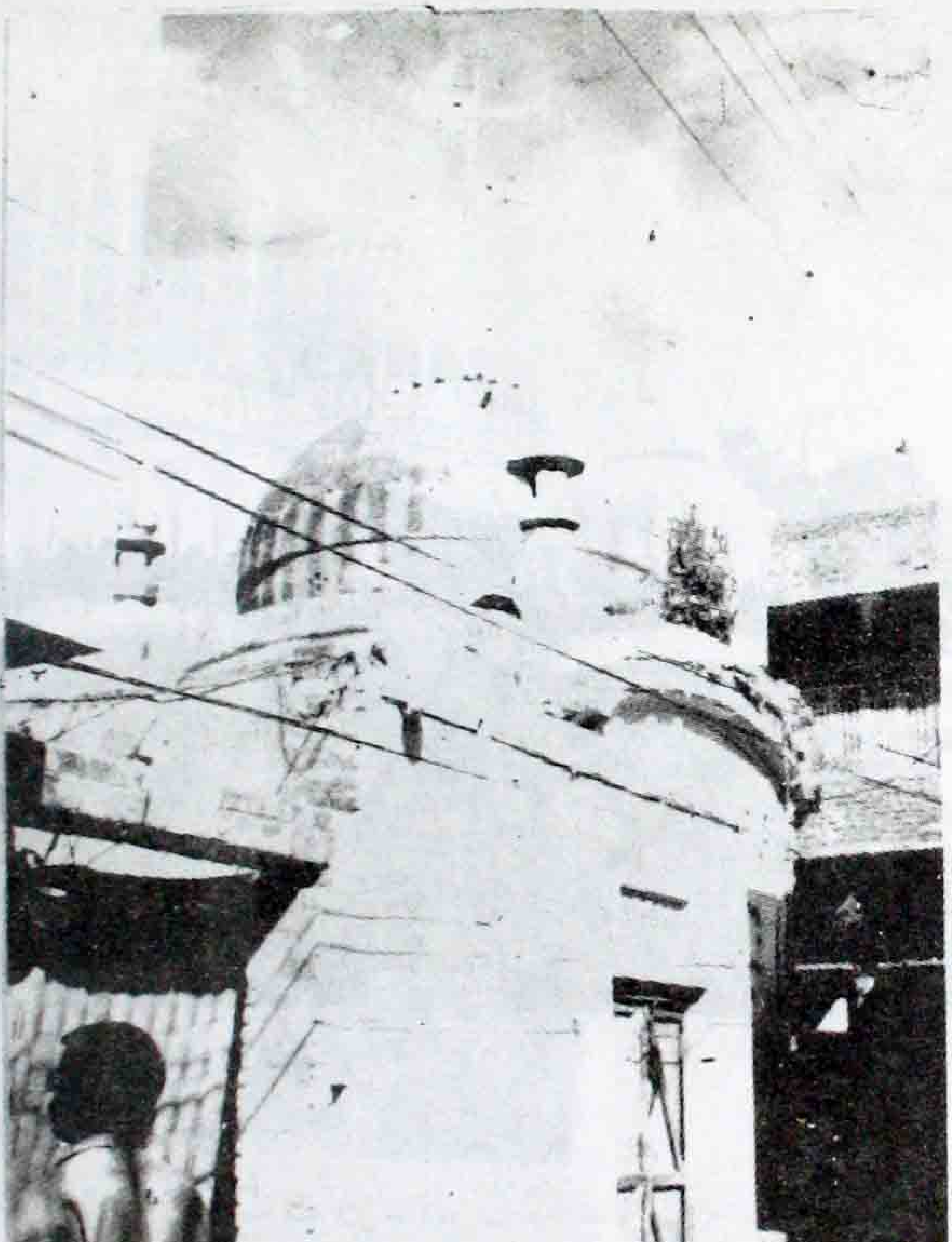

محلہ مسلم آباد میں مقبرہ سائیں امیر بخش

آپ کا مزار محلہ مسلم آباد میں ہے جو پختہ اور شاندار انداز میں چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا ہے حضرت سید اللہ جوائیہؒ آف بوسال شریف نزد کلیوال سیداں سے آپ کو فیض ملا۔ آپ کا عرس ہر سال پوری عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپ ایک درویش صفت انسان ہو گزرے ہیں۔ محلے کا نام بھی آپ کے نام سے منسوب ہے۔ آپ کا وصال بیسویں صدی عیسوی کے شروع میں ہوا۔ وصال کے بعد آپ کا عرس دھوم دھام سے سات روز منایا جاتا ہے۔ عرس پر لنگر میں حلوہ پوری تقسیم کی جاتی تھی آخری روز دال اور ٹینڈے پکا کر روٹی کے ہمراہ تقسیم کئے جاتے تھے۔ آپ کی اولاد گجرات میں اسی محلہ میں آباد ہے

marfat.com

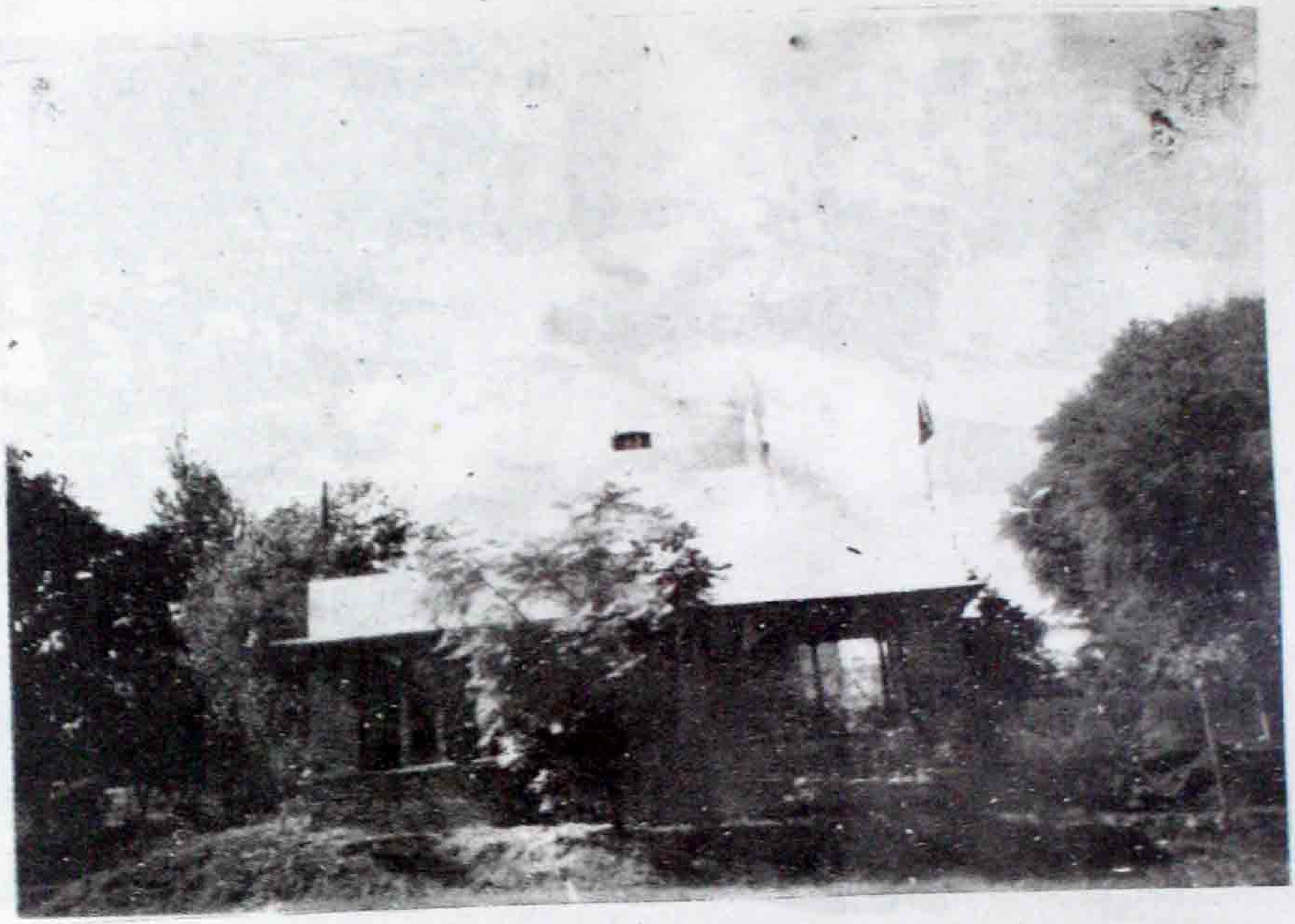

وڑائچانوالہ نزد ڈنگہ پیر حیدر شاہ کا مزار

ڈنگہ سے ایک سڑک منگووال غربی کی طرف جاتی ہے اس قدیمی گزر گاہ کے کنارے کئی پرانی بستیاں آباد ہیں یہ مزار وڑائچانوالہ کے قریب سڑک کے جانب مغرب ہے مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے گنبد سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے اور آپ کا عرس ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں۔ اس سڑک پر کئی قدیمی بستیاں آباد ہیں۔

marfat.com

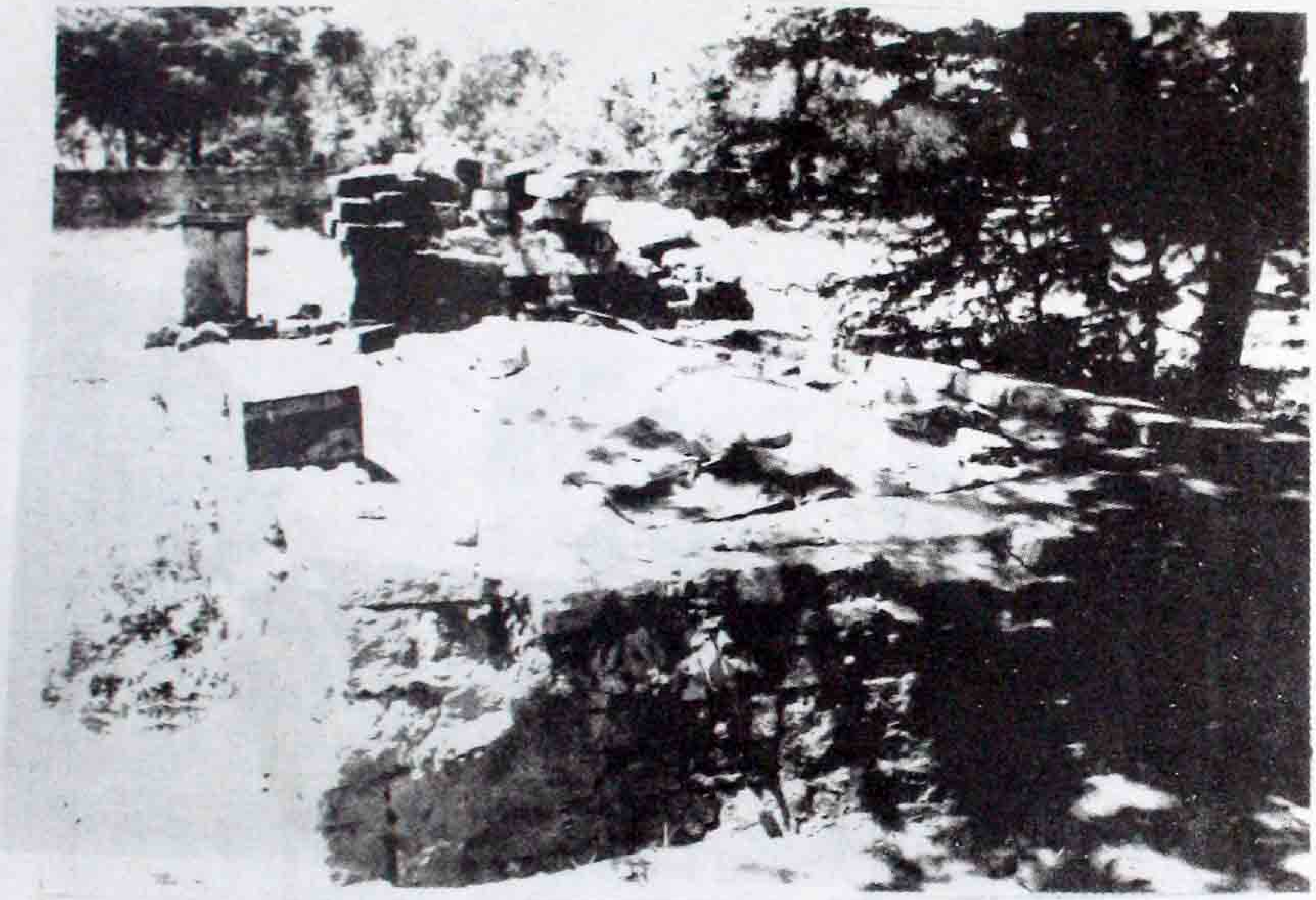

بھدر میں بابا شاہ بخاریؒ کا مزار

موضع بھدر گلیانہ کے قریب ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ پر ہے ۔ یہ گاؤں بہت قدیمی ہے ۔ یہاں بزرگوں کے مزارات میں ان میں نمایاں داتا ہر مہر کلی شاہؒ برخوردارؒ شاہ کرم اللہؒ بابا عبدالرحمن بابا نانک کا مزار ہے ۔ بابا شاہ بخاری کا مزار گاؤں کے جانب شمال ہے ۔ یہاں بہت بڑا قبرستان ہوا کرتا تھا ۔ کسی تباہ شدہ بستی کے آثار بھی پائے جاتے ہیں ۔ جہاں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے ملتے ہیں یہ گاؤں بھی آبی گذر گاہ کے قریب آباد ہے ۔ بابا شاہ بخاری کا مزار بہت پرانا بتایا جاتا ہے ۔ مزار پر سائیں غلام محمد دیکھ بھال کرتا ہے ۔ بڑی عید کے دوسرے ان ختم کا اہتمام کیا جاتا ہے یہ قدیمی بستیاں نالہ بھمبر کے دونوں کناروں پر آباد ہیں جدید بستیوں کے قریب ٹبے ٹیلے تباہ شدہ بستیوں کے اثار پائے جاتے ہیں ۔ ان کے قریب یہ مزارات محفوظ ہیں ۔

marfat.com

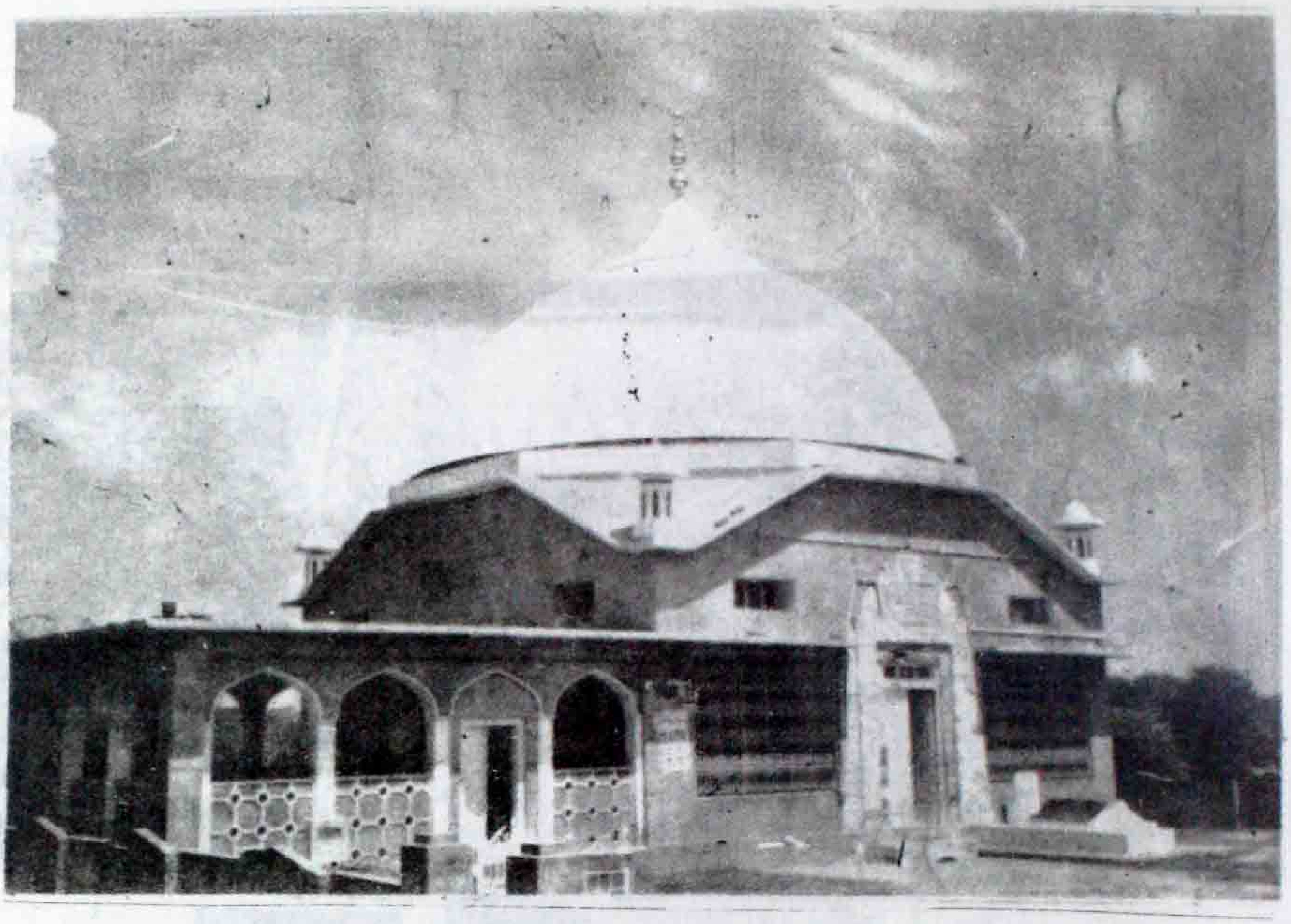

باولی شریف میں حضرت خواجہ محمد خان عالمؒ کا مزار

حضرت خواجہ محمد خاں عالمؒ کا مزار باولی شریف میں ہے آپ. بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ نے فیض چورہ شریف سے پایا روضہ مبارک سفید اور قیمتی سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال بڑی عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ مزار مبارک میں غلام محی الدین صاحبؒ میاں محمد عالم صاحبؒ میاں محمد بخش صاحبؒ محمد غوث صاحبؒ میاں فضل دین حضرت حافظ مولا داد۔ میاں غلام دستگیر ابن میاں محمد عالم صاحبؒ کے مزارات ہیں۔

marfat.com

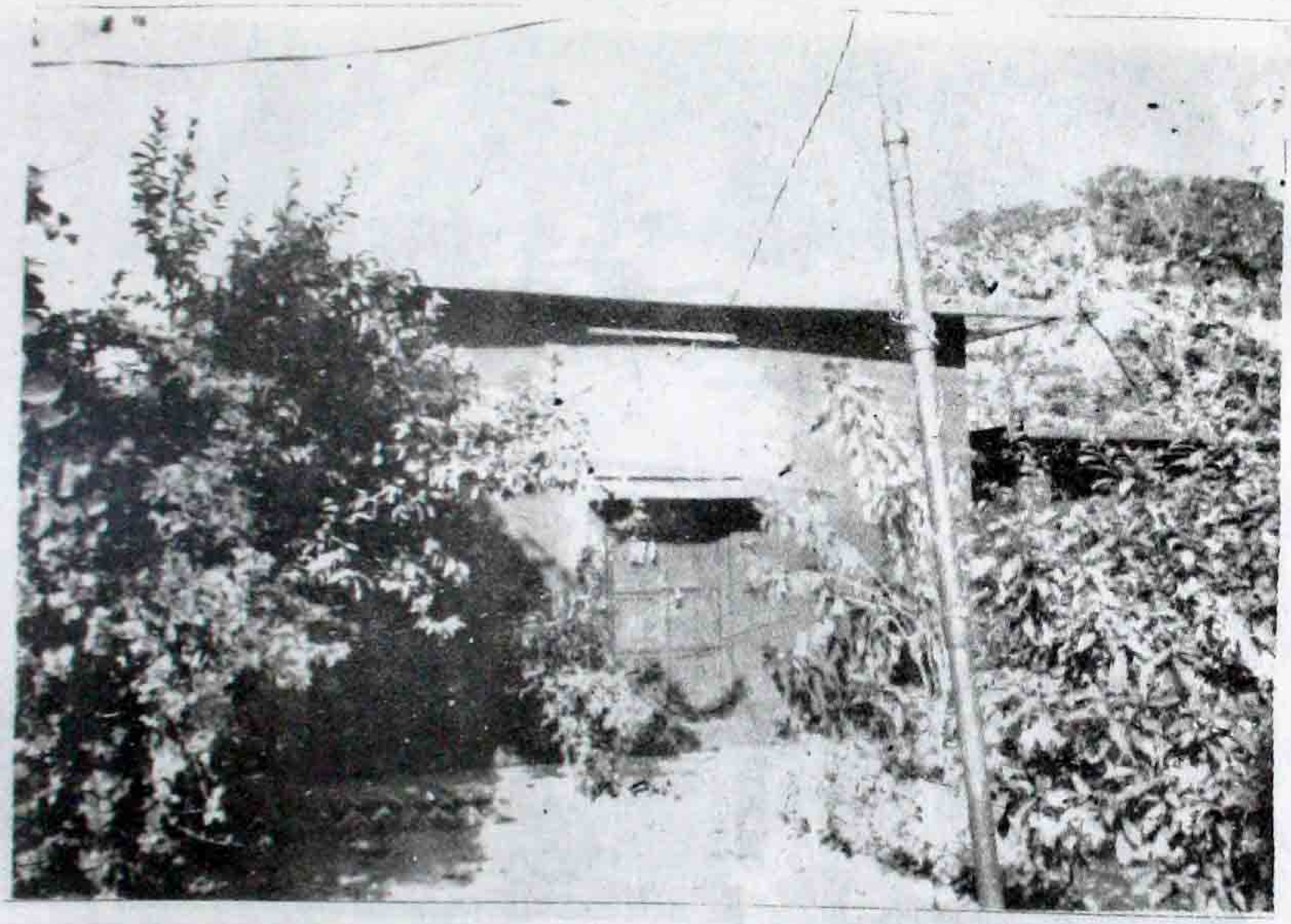

حضرت قادر شاہ کلانور

آپ کا مزار جلالپور جٹاں سے جانب جنوب اسلام گڑھ کے قریب عبدالحق اسلامیہ کالج کے ساتھ واقع ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گذرے ہیں۔ اسم مبارک کے ساتھ کلانور تحریر ہے۔ آپ کے مزار کے ملحقہ کئی درویشوں کے مزارات ہیں۔ آپ کا وصال ایک صدی قبل ہوا۔ مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ہر سال عرس کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ حضرت قادر شاہؒ کی کئی کرامات ہیں۔ ظاہری باطنی کے متلاشی آپ کے آستانہ پر حاضری دیتے ہیں۔۔ یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ اہل نظر کے مطابق آپ ولی اللہ ہو گذرے ہیں۔

marfat.com

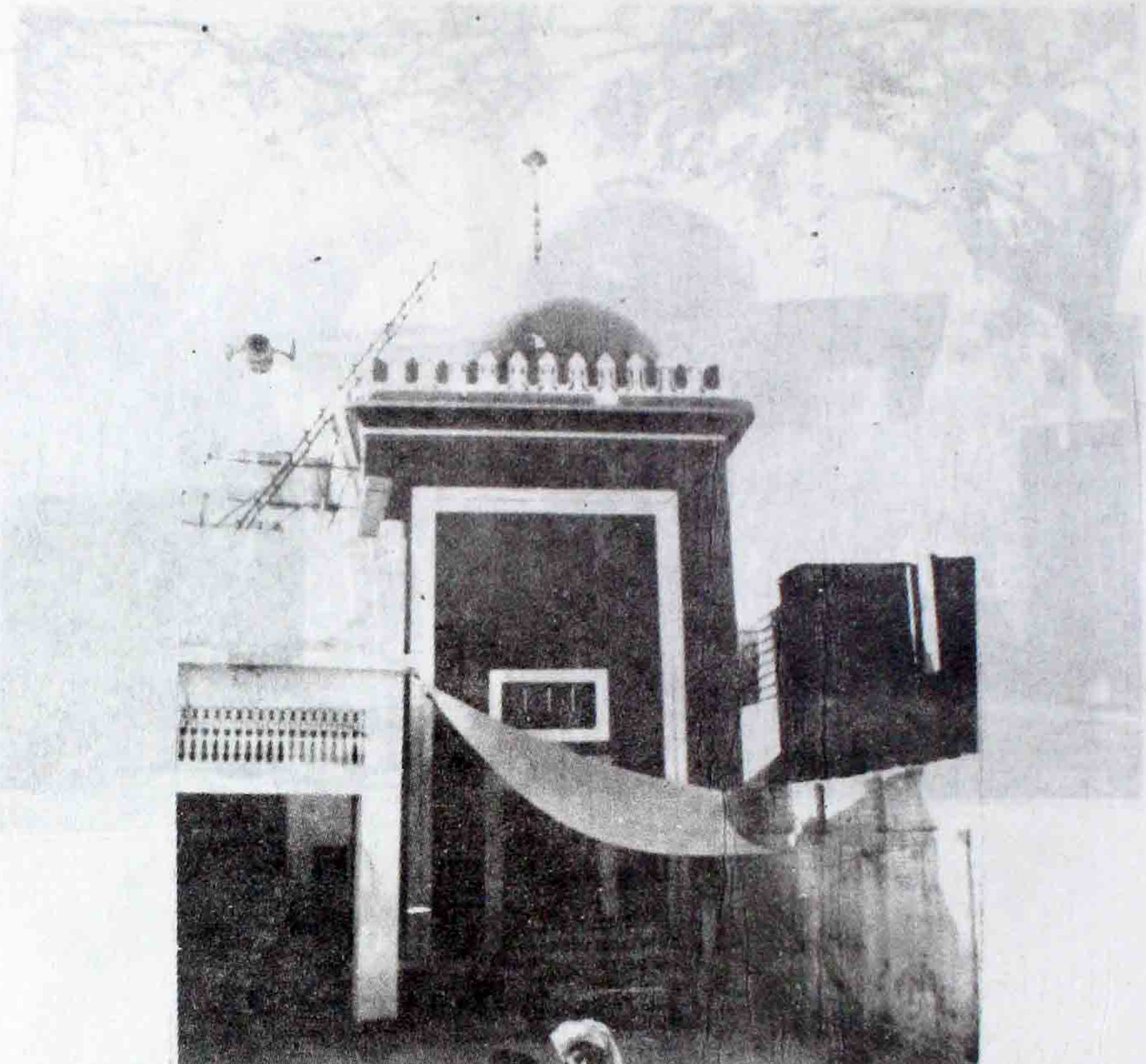

حضرت قاضی محمد عبدالحقؒ جلالپور جٹاں

حضرت قاضی محمد عبدالحقؒ بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گذرے ہیں۔ جلالپور جٹاں کے ڈگری کالج کا نام آپ کے نام قاضی عبدالحق اسلامیہ کالج کے نام سے منسوب ہے۔ آپ کے بزرگ خواجہ طاہر بندگیؒ کی اولاد سے ہیں مغلیہ دور میں قاضی محمد رزاقؒ ۱۲۷۹ھ میں گجرات تشریف لائے۔ اور جلالپور جٹاں میں منتقل ہو گئے۔ قاضی محمد رزاقؒ کی اولاد سے بڑے نامور لوگ اور عالم دین پیدا ہوئے۔ ان میں قاضی عبدالحکیمؒ قاضی محمد عبدالعزیزؒ قابل ذکر ہیں۔ اس خاندان کی آخری شخصیت حضرت قاضی محمد عبدالحق ہو گذرے ہیں۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہر قسم کے نذرانے وصول کرنے کی پابندی ہے

marfat.com

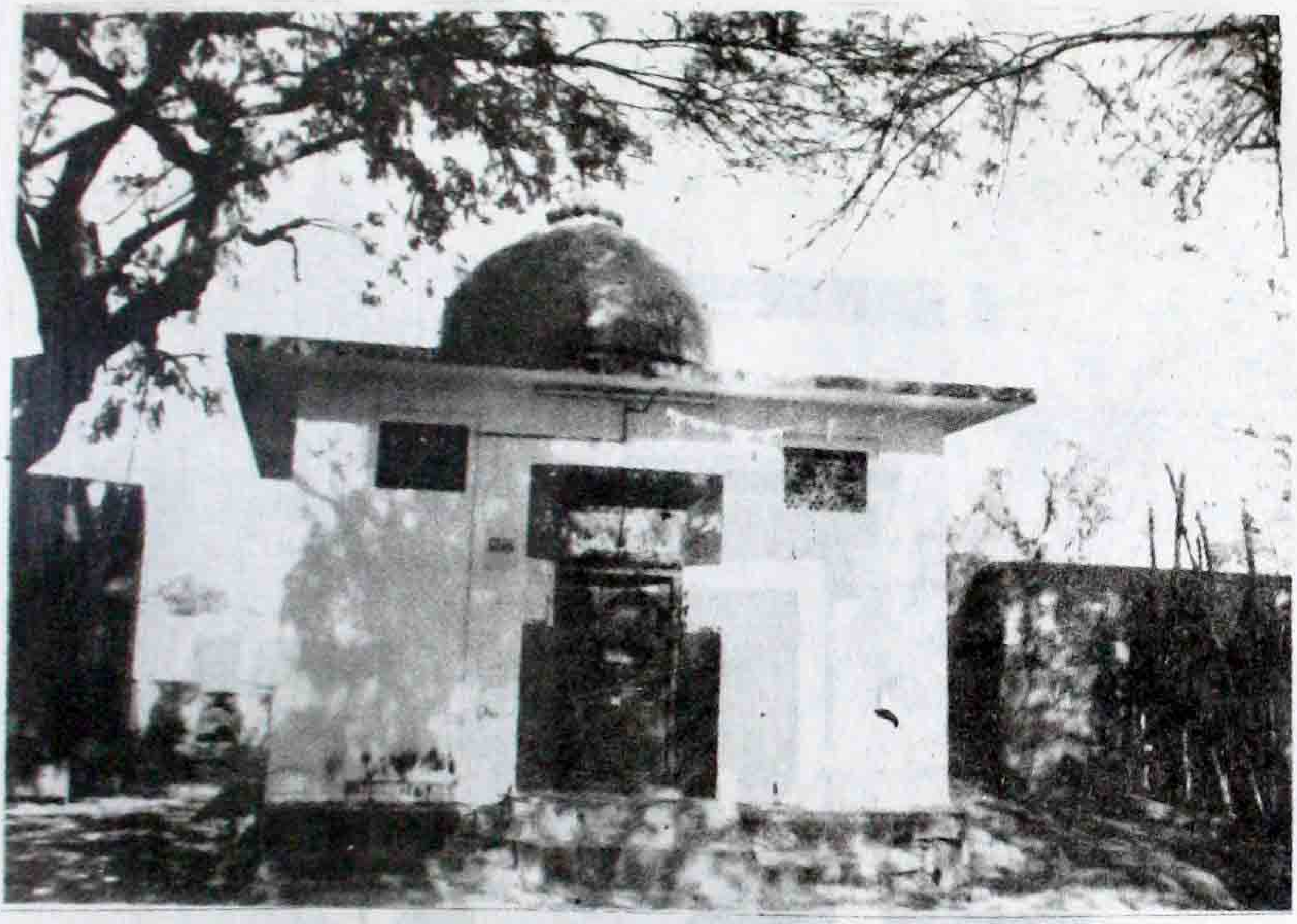

جلالپور جٹاں میں جنگ شاہ ولی کا مزار

جلالپور جٹاں ایک قدیمی بستی ہے اس کے چاروں طرف اور شہر کے وسط میں کئی نیک پاک ہستیوں کے مزارات ہیں ایسا ہی ایک مزار لکڑی منڈی میں ہے۔ صاحب مزار کو جنگ شاہ ولی کے نام سے پکارتے ہیں۔ محلہ کا نام بھی جنگ شاہ ولی ہے۔ یہاں عید کے روز بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ ایک روایت کے مطابق آپ کا مزار دریائے چناب کے کنارے تھا۔ جب دریا کے کٹاؤ سے یہ علاقہ دریا برد ہونے لگا تو جلالپور کے نمبردار کو آپ نے خواب میں اشارہ کیا چنانچہ نمبردار نے دریا کے کنارے سے آپ کا تابوت نکال کر لکڑی منڈی میں دفن کیا جو صحیح حالت میں پایا گیا یہ واقع اس صدی کے شروع کا ہے۔ مزار کے قریب جامع مسجد بھی ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ ہیں۔

marfat.com

کھیوہ حیات گڑھ میں میراں بادشاہ کا مزار

کھیوہ حیات گڑھ جلالپور جٹاں کے قریب ہے۔ برساتی نالہ اس گاؤں کے قریب ہی بہتا ہے اس قصبہ کے قریب ایک بہت بڑا ٹبہ ہے۔ یہ ٹبہ بھی برساتی نالہ روڑہ کے قریب ہے۔ اس ٹبہ کے بالمقابل اسلام گڑھ کا قصبہ ہے۔ یہ مزار کھیوہ حیات گڑھ کے قبرستان میں ہے۔ پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ سبز گنبد صحن میں چار دیواری تعمیر کی گئی ہے۔ آپ کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے۔ عقیدت مند حاضری دیتے ہیں۔ اب کس دور ہو گزرے ہیں معلوم نہیں ہو سکا علاقہ میں آپ کو عقیدت احترام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اہل نظر یہاں حاضری دیتے ہیں۔ مزار کے مجاور کے مطابق آپ بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کی کئی کرامات ہیں

marfat.com

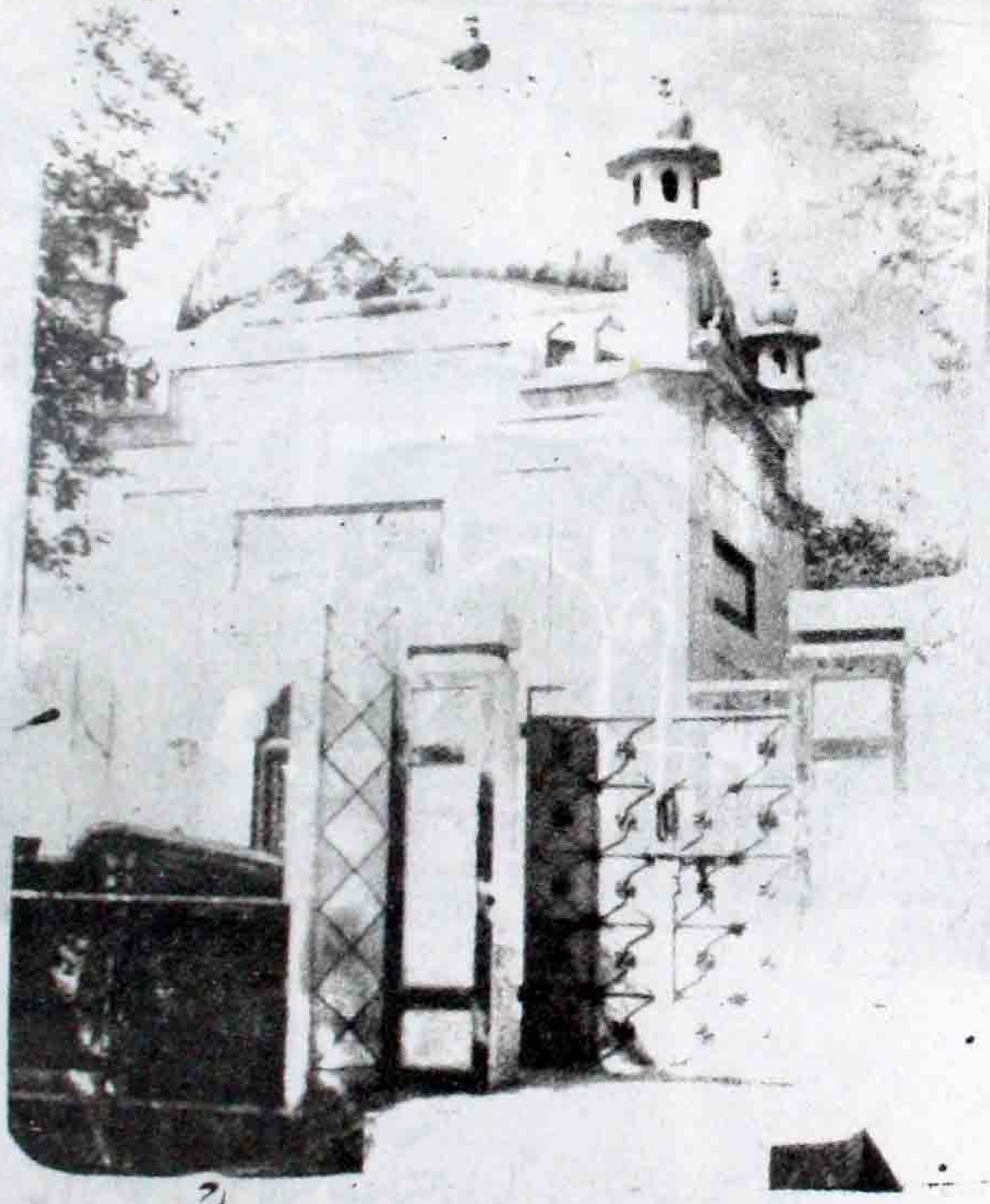

کوری شریف میں سید نظام الدینؒ کا مزار

کوری شریف دریائے چناب دریائے توی کے جانب مغرب واقع ہے۔ کوری شریف میں اللہ کے نیک بندوں اور برگزیدہ ہستیوں کے مزارات ہیں سادات خاندان کے بزرگ حضرات تلمبیؒ کا مزار بھی یہیں ہے۔ جن کا سلسلہ نسب نویں پشت میں حضرت علیؑ سے جاملتا ہے۔ نظام الدین کا مزار کوری شریف کے نشیبی علاقہ میں برلب سڑک ہے۔ سادات خاندان کے جو بزرگ ہیں ان کا نام بھی سید نظام الدین ولی ہے۔ لیکن ان کا مزار نوگز لمبے مزار کے قریب ہے۔ سید نظام الدین ولی بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ مزار مبارک پختہ اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا۔ یہاں عقیدت مند حاضری دیتے رہتے ہیں۔ کوری قدیمی قصبہ ہے کئی راستے یہاں آکر ملتے ہیں. بہلول پور کا پتن. جہاں ہیڈ مرالہ تعمیر کیا گیا ہے قریب ہی ہے

marfat.com

سیدا شریف میں حضرت محبوب عالمؒ کا مزار

پھالیہ سے ایک سڑک قادر آباد کی طرف جاتی ہے اسی سڑک پر سیدا شریف میں آپ کا آستانہ مبارک ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویشؒ ہو گزرے ہیں۔ آپ کا خاندان مشہور شہر بغداد سے اس وقت ہجرت کر کے آیا جب تاتاری درندے خلافت اسلامیہ کے دارالسلطنت بغداد کو تباہ برباد کر رہے تھے۔ آپ کو فیض حضرت توکل شاہؒ سے ملا اور آپ گیارہ سال مرشد کی خدمت میں رہے۔ شیخ کامل کی روحانی توجہ سے طبیعت میں سکون اطمینان پیدا ہوا۔ خلق خدا ہدایت اور رہنمائی کے لئے بستی سیدا شریف میں قیام فرمایا۔ آپ کو واقع معراج شریف اور اس شب سے والہانہ محبت عقیدت تھی۔ معراج شریف کے موقع پر آستانہ مبارک پر ہر سال بڑے دھوم دھام سے عرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آپ نے روحانی سلسلہ کی کئی کتابیں تصنیف کیں

marfat.com

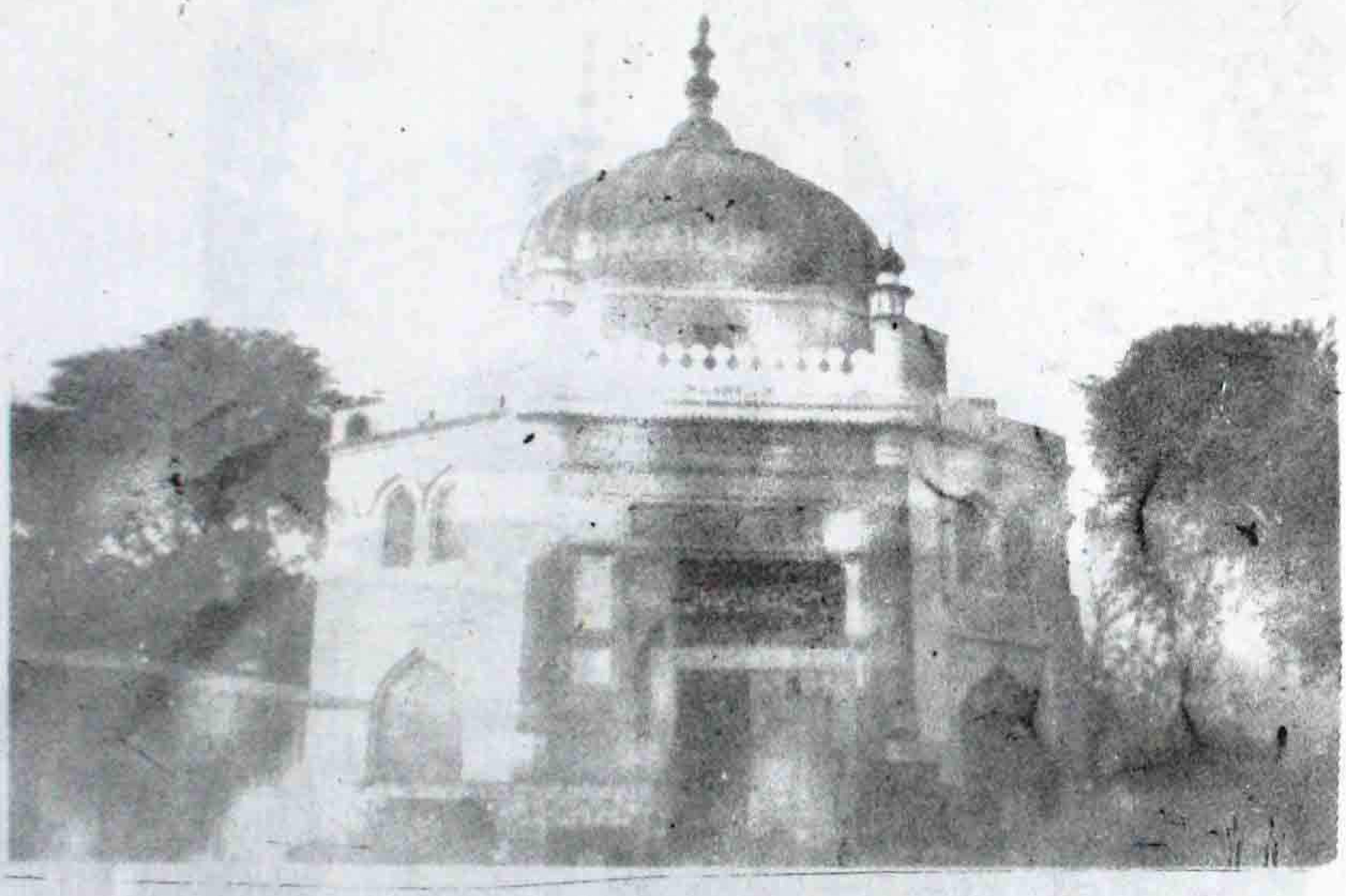

مزار مبارک حضرت سید شیخ احمد ولی اللہ ملک وال

آپ کا روضہ مبارک ملک وال کے مغرب کی جانب ہے۔ ملک وال دریائے جہلم کے قریب ہے برصغیر میں داخل ہونے والی ایک قدیمی شاہراہ ملک وال کے قریب سے گذرتی ہے۔ دریا کے دوسری جانب پنڈ دادنخان کی پہاڑیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔ یہ مزار ملک وال کے قبرستان میں ہے۔ مزار مغلیہ دور میں شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ کا وصال ۹۰۱ ہجری میں ہوا۔ روضہ کے قریب عہد قدیم کی پرانی مسجد بھی تھی۔ جسے گرا کر از سرنو تعمیر کیا گیا ہے۔ جدید تعمیرات سے مسجد کے قدیمی آثار ختم ہو گئے ہیں۔ مقامی روایت کے مطابق گکھڑ خاندان کا ایک فرد لاعلاج ہو چکا تھا۔ کہ خواب میں حضرت شیخ احمدؒ نے فرمایا اٹھو اور چلو چنانچہ وہ بیمار شخص چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ چنانچہ اس خاندان نے آپ کا روضہ مبارک شاندار انداز میں تعمیر کروایا ایک روایت کے مطابق یہاں ایک سرنگ بھی بنائی گئی ہے۔

marfat.com

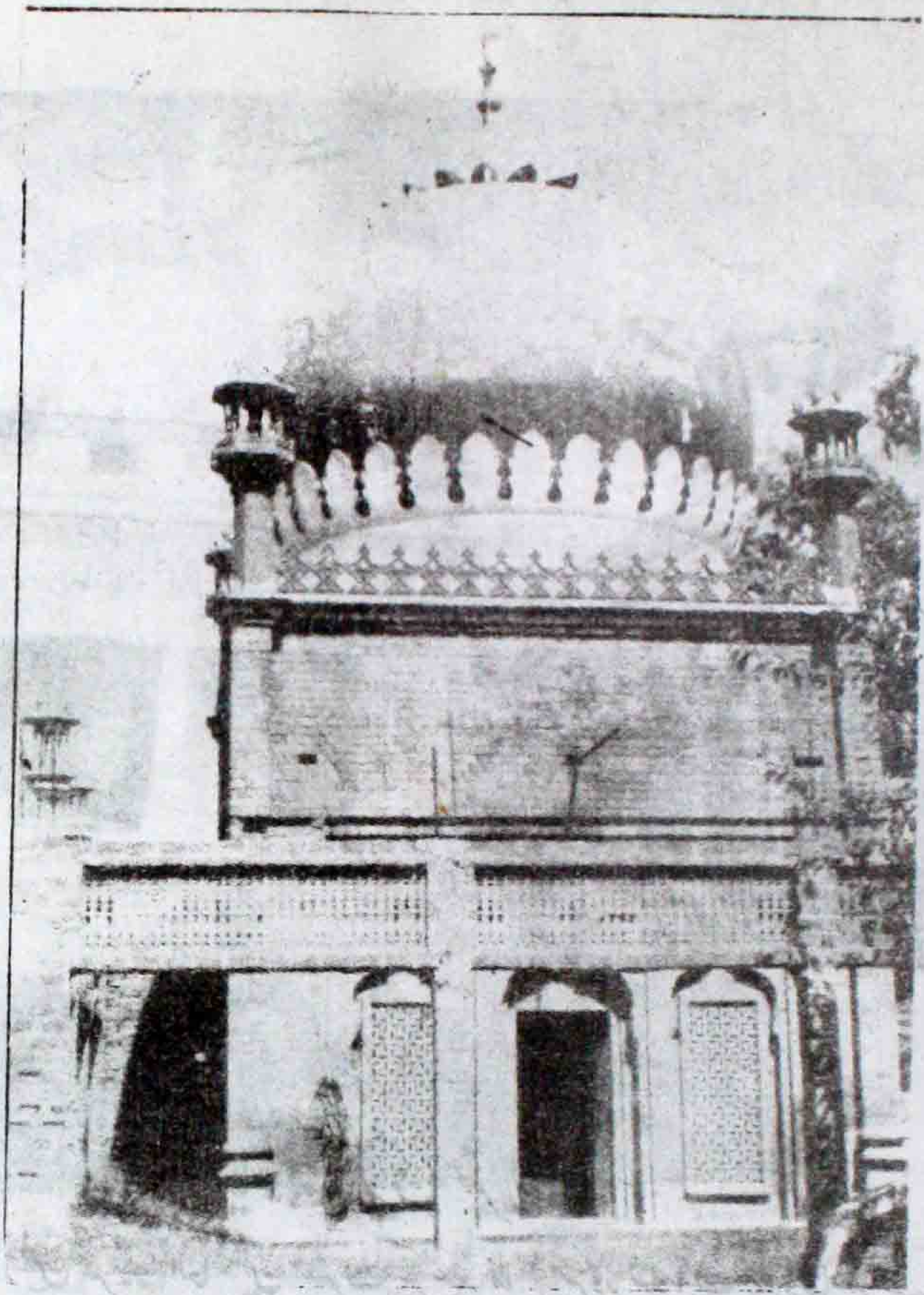

حضرت قطب شاہ ولیؒ میانی پنڈی گجرات

آپ کا آستانہ مبارک میانی پنڈی میں ہے میانی پنڈی قدیمی گزر گاہ نورامنڈیالہ روڈ پر واقع ہے۔ آپ کا روضہ مبارک دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے ۱۹۳۲ میں دوبارہ تعمیر ہوا۔ آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہیں اور آپ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ہو گزرے ہیں۔ آپ کے عقیدت مند آزاد کشمیر کے علاوہ ملک کے دوسرے حصوں سے دیسی مہینے مگھر کی آخری جمعرات عرس مبارک پر حاضر ہوتے ہیں۔ آپ کا سلسلہ قادری ہے۔ آپ نے اپنا کلام فارسی زبان میں تحریر کیا تھا۔ روضہ مبارک خوبصورت انداز میں تحریر کیا گیا ہے آپ کی کئی کرامات علاقہ بھر میں مشہور ہیں

marfat.com

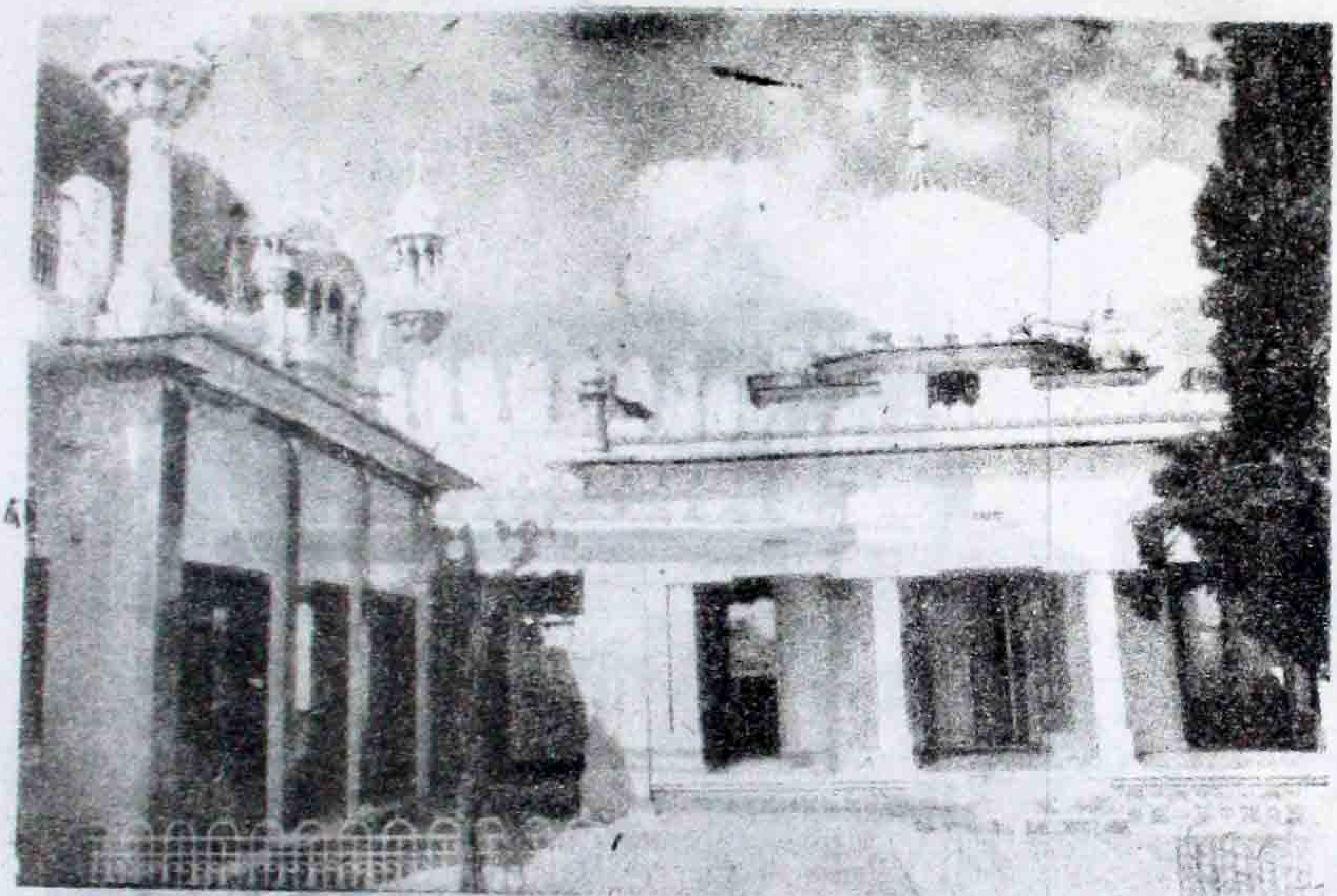

اولیاء چکوڑی شریف

شمس العارفین ثمر تاج العاشقین حضرت پیر سید غلام سرور شاہ آف چکوڑی شریف خاندان عباسیہ کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کو فیض حضور سید مہر علی شاہ صاحب آف گولڑہ شریف سے ملا تھا۔ آپ کا آستانہ مبارک چکوڑی شریف میں ہے چکوڑی شریف دلالانوالہ ڈنگہ روڈ پر ہے۔ ہر وقت مخلوق خدا حاضر ہوتی ہے۔ دینی دنیاوی فیض حاصل کر رہی ہے۔ آستانہ پر لنگر کا اہتمام جاری رہتا ہے۔ آپ کی بہت زیادہ کرامات ہیں۔ آپ کے جانشین حضرت خواجہ سعید ظفر علی شاہ صاحب شاعر تھے اولیاء کرام چکوڑی شریف کی دینی ملی و روحانی خدمت بہت زیادہ ہیں۔ اولیاء چکوڑی شریف کے مزارات اور مسجد عالی شان خوبصورت انداز میں تعمیر کی گئی ہے۔ اس سلسلہ کے بارے میں کتاب آفتاب چشت نبی لکھی گئی ہے۔ جس میں حالات زندگی اور آپ کی کرامات تحریر ہیں۔

marfat.com

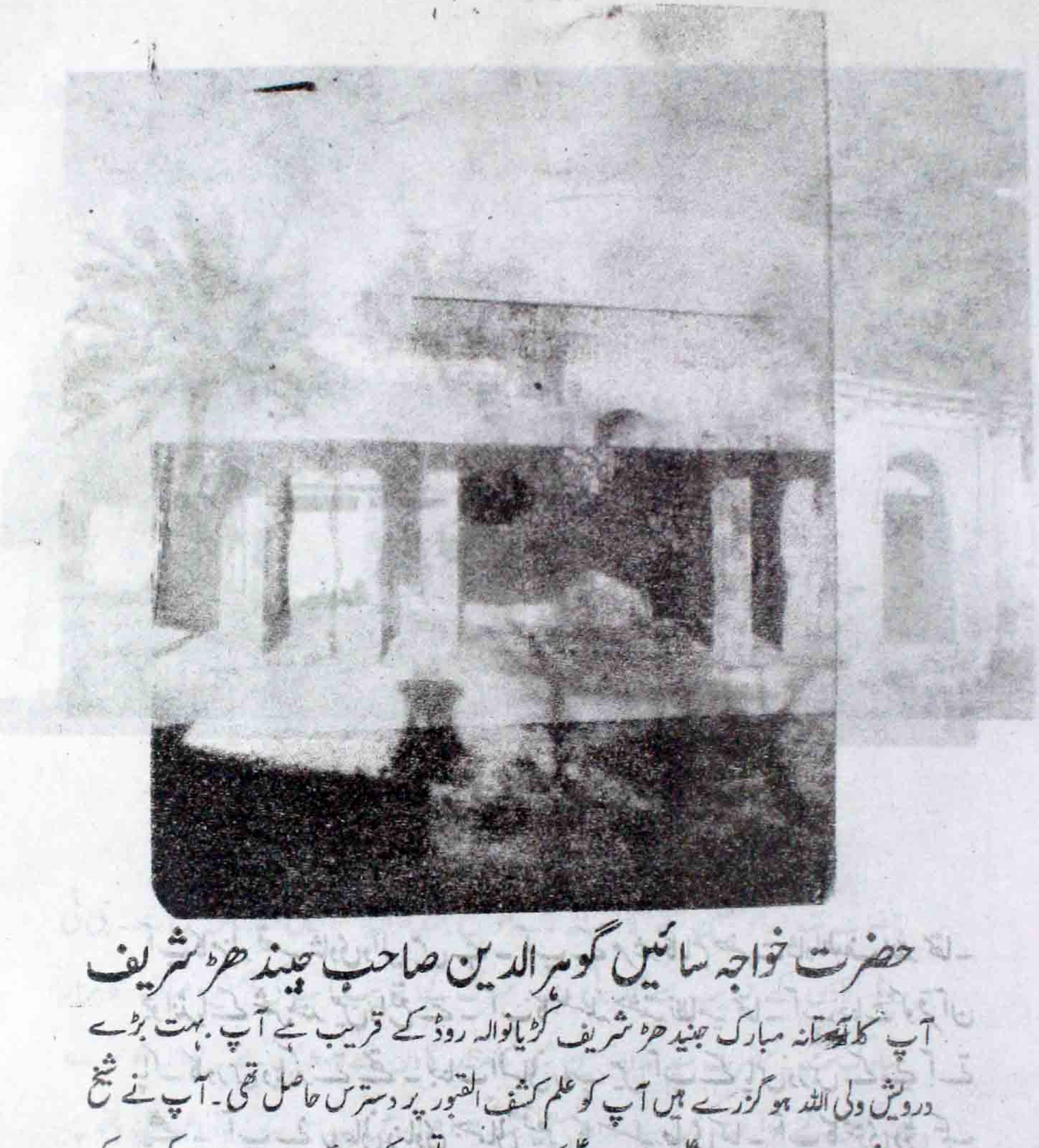

حضرت خواجہ سائیں گوہر الدین صاحب جنید ھڑ شریف

آپ کا آستانہ مبارک جنید ھڑ شریف گڑیانوالہ روڈ کے قریب ہے آپ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں آپ کو علم کشف القبور پر دسترس حاصل تھی۔ آپ نے شیخ چوگانی میں حضرت طانوخؑ اور آمونؑ کے مزارات تعمیر کروائے۔ یہ مزار انبیاء کرام کے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ آپ نے گجگراں میں حضرت موسیٰ حجازیؑ اور بھاگووال کے قریب موضع ریحان میں حضرت صفدانؑ اور چک کمالہ کے قریب جسو مرا ڈوبے شریف میں حضرت نعماطوسؑ کے مزار کا انکشاف کیا اور پختہ تعمیر کروایا۔ آپ کے عقیدت مند دور دراز تک ہیں اور آپ کی نسبت سے ان مزارات پر عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔ آپ کا عرس ہر سال عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ ارادتمند اور دور دور سے لوگ یہاں آکر حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

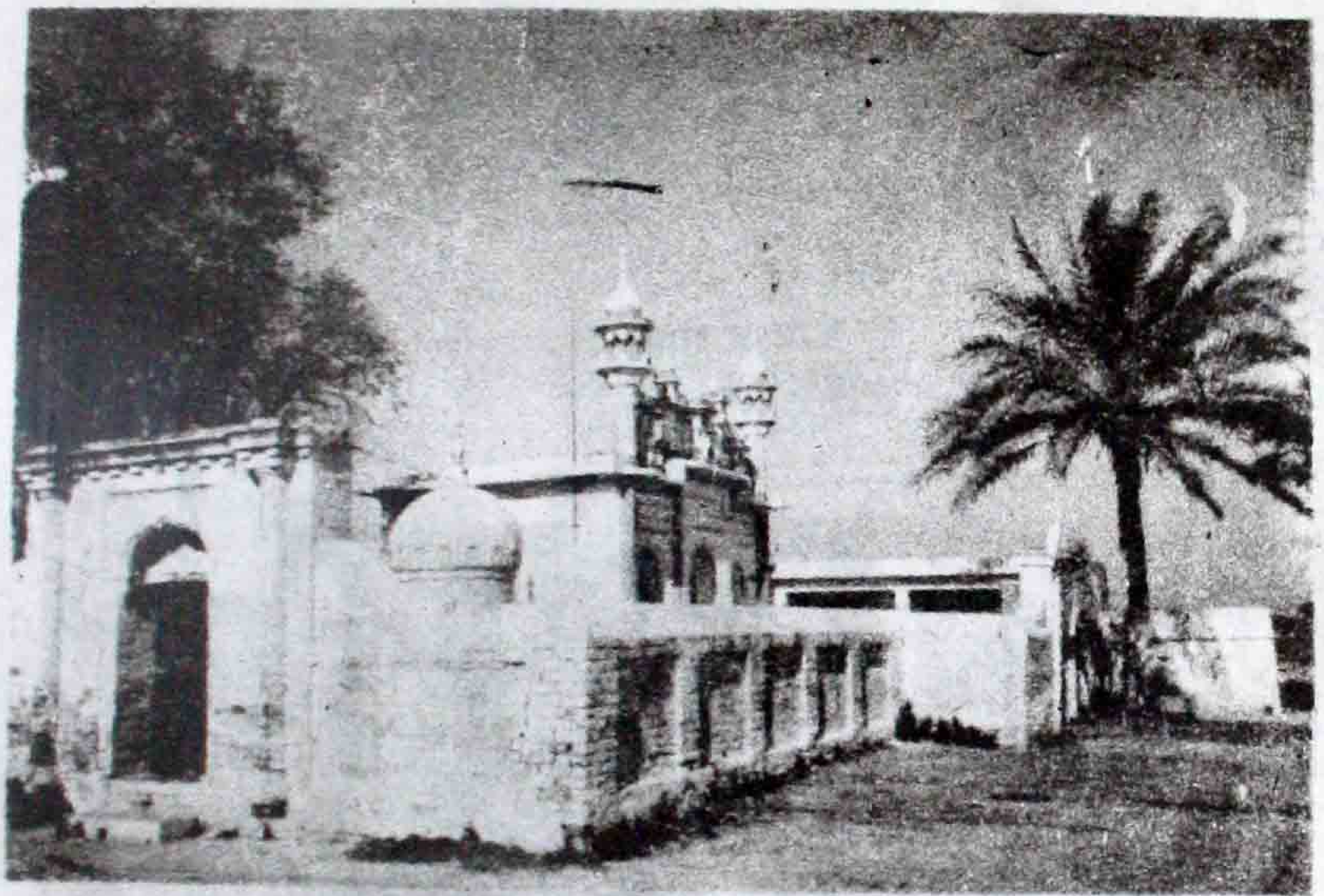

حافظ میاں جی المعروف میاں صاحب

آپ کا مزار قصبہ شادی وال میں ہے ۔ آپ کے مرشد کا نام حضرت شاہ لطیف اللہ تھا۔ جو انڈیا کے شہر بلند میں واقع ہے ۔ آپ کا سلسلہ چشتیہ نظامیہ تھا۔ آپ جنات کو قرآن پاک کا درس دیا کرتے تھے ۔ جنات انسانی روپ میں آپ کے پاس درس کے لیے آتے تھے ۔ آپ نے روحانی دنیاوی جسمانی فیض کا سلسلہ جاری کیا ۔ آپ کا فتوی دہلی تک تسلیم کیا جاتا تھا۔ تقریباً ڈیڑھ سال ہوا آپ کا وصال ہوا

marfat.com

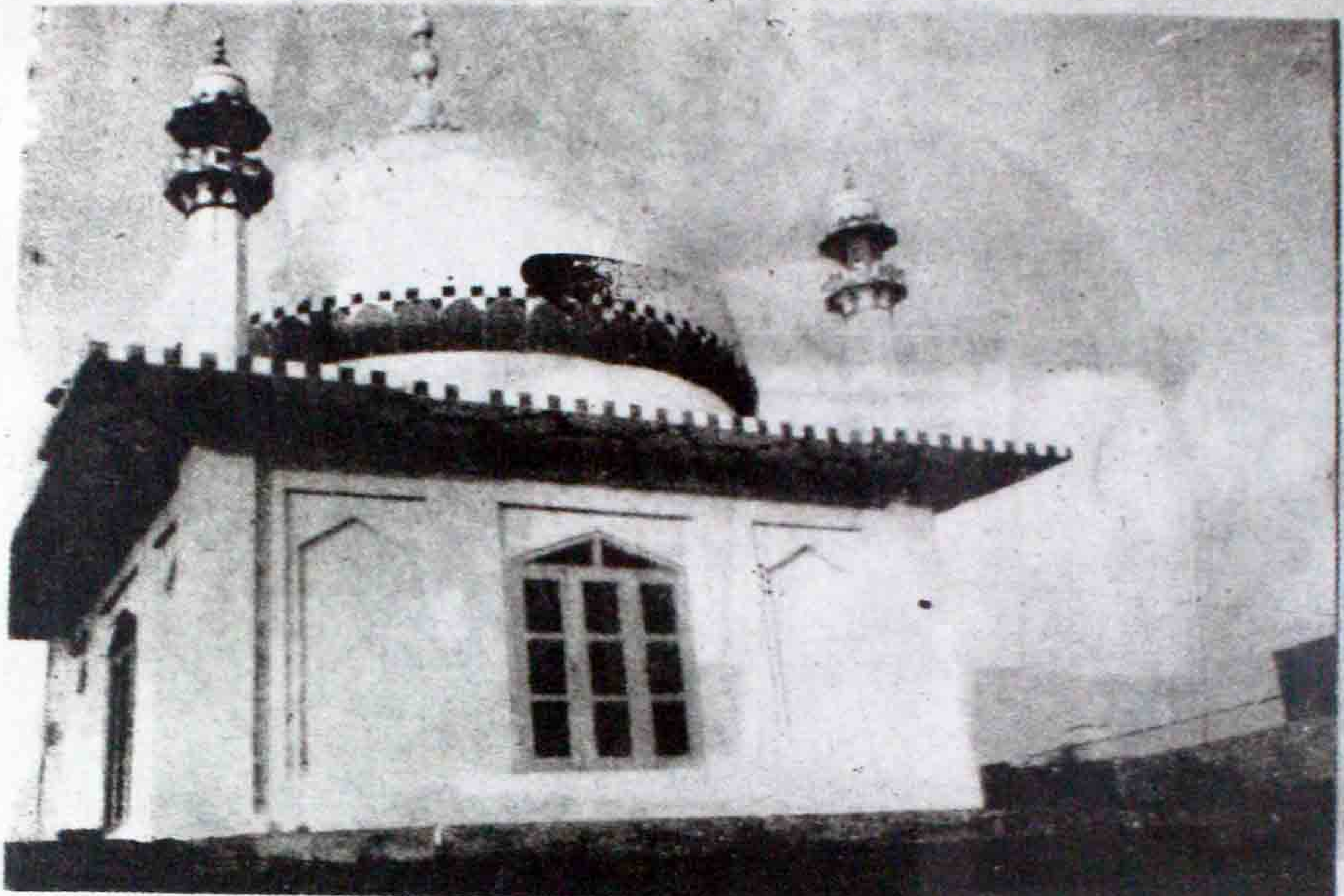

کھاریاں جنڈانوالہ میں حضرت سید امداد حسین شاہ کا مزار

حضرت سید امداد حسین شاہؒ کا آستانہ عالیہ موضع جنڈانوالہ تحصیل کھاریاں میں ہے۔ جی ٹی روڈ گاؤں کے قریب سے گذرتی ہے۔ سڑک کے قریب آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا مزار مبارک ہے۔ حضرت سید امداد حسین شاہ کا مزار گاؤں کے وسط میں ہے۔ جہاں دوسرے بزرگوں کے مزارات ہیں سید امداد حسین شاہؒ ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی آپ کو پہلوانی، گھڑ سواری کا بہت شوق تھا۔ آپ کا سلسلہ طریقت نقشبندی قادری ہے۔ آپ کے مزار کے ملحقہ حضرت سید چراغ شاہ حضرت سید حسین شاہ حضرت سید گل امام شاہ کے مزارات ہیں حضرت سید امداد حسین شاہ۔ بہت سخی تھے آپ ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں آپ کا وصال بروز جمعرات ۱۳ فروری ۱۹۶۹ء میں ہوا۔ آستانہ پر عرس مبارک ۱۴، ۱۵ ہاڑ۔ ۲، ۳ پھاگن۔ ۲۶ ذیقعد۔ ۲۶ رجب۔ ۱۲ ربیع الاول۔ ۳ شوال ۱۱ محرم کو منائے جاتے ہیں عام لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ چاند کی گیارھویں رات ختم غوثیہ ہوتا ہے۔

marfat.com

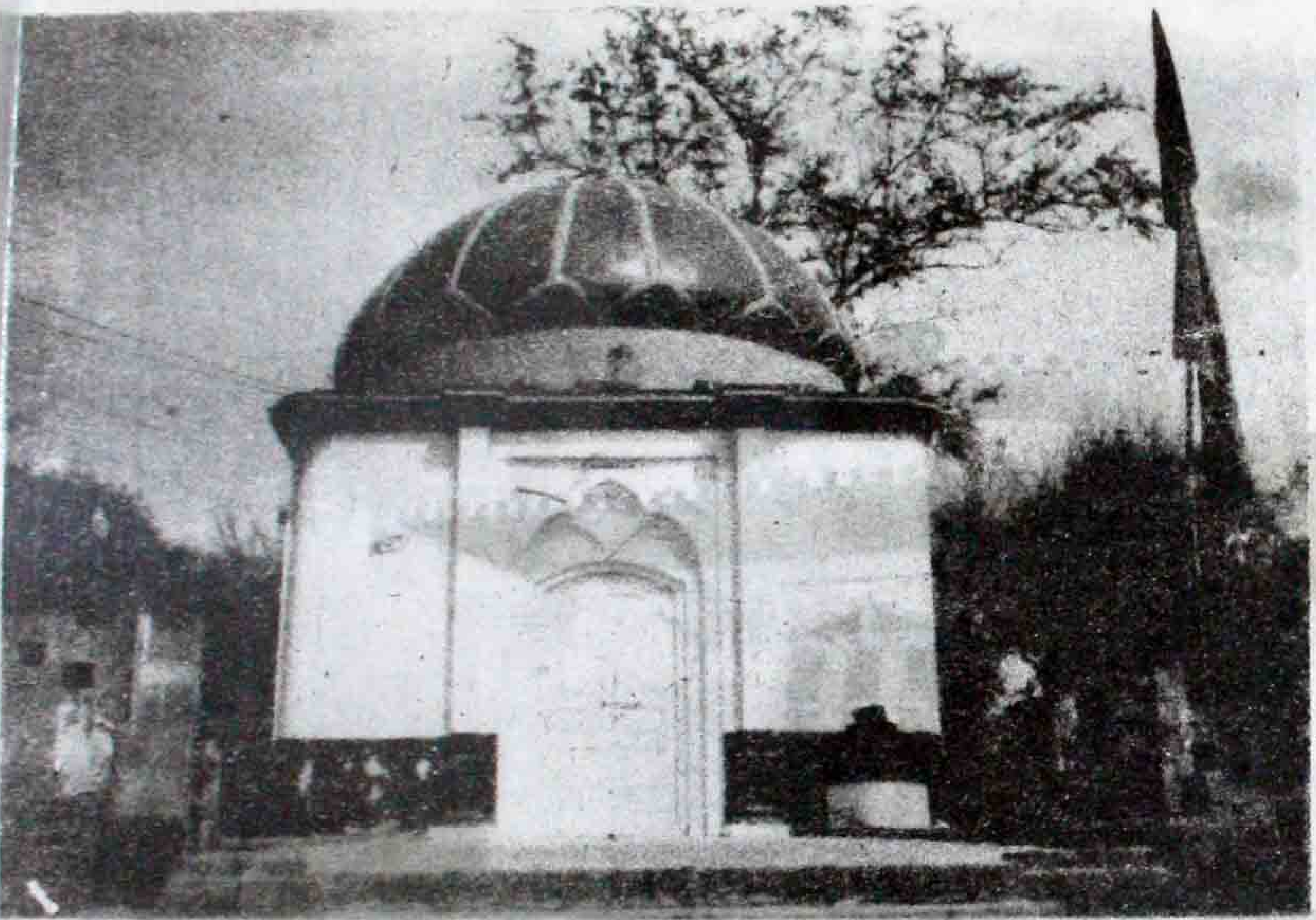

قادر آباد میں شاہ سکندرؒ کا مزار

قادر آباد کے لئے ایک سڑک پھالیہ سے جاتی ہے۔ قادر آباد ایک قدیمی قصبہ ہے جو دریائے چناب کے قریب قدیمی شاہراہ کے قریب آباد ہے۔ یہ قصبہ بلندی پر ہے شاہ سکندر کا مزار ہائی سکول کے قریب ہے یہاں جابجا پرانی عمارتوں کے آثار ملتے ہیں شاہ سکندرؒ کا مزار بھی بلندی پر ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ مزار پر گنبد بھی ہے شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار پر سفید سنگ مرمر کی تختی نصب ہے جس پر یہ عبارت تحریر ہے امام طریقت شریعت مقتدائے اہل سنت مشتاقان غوثیہ سرتاج الاولیاء۔ جناب پیر الشاہ سکندر حسین بادشاہ بخاری صاحب تاریخ وصال ۱۵۷۵۔ بروز جمعۃ المبارک قادر آباد میں قدیمی مزارات کے علاوہ نوگزی خانقاہ بھی ہے۔ حضرت شاہ سکندرؒ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں آپ کی کئی کرامات مشہور ہیں۔ اہل دیہہ عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔ ان اولیاء کرام کی قدرو منزلت صاحب نظر ہی جانتے ہیں۔

marfat.com

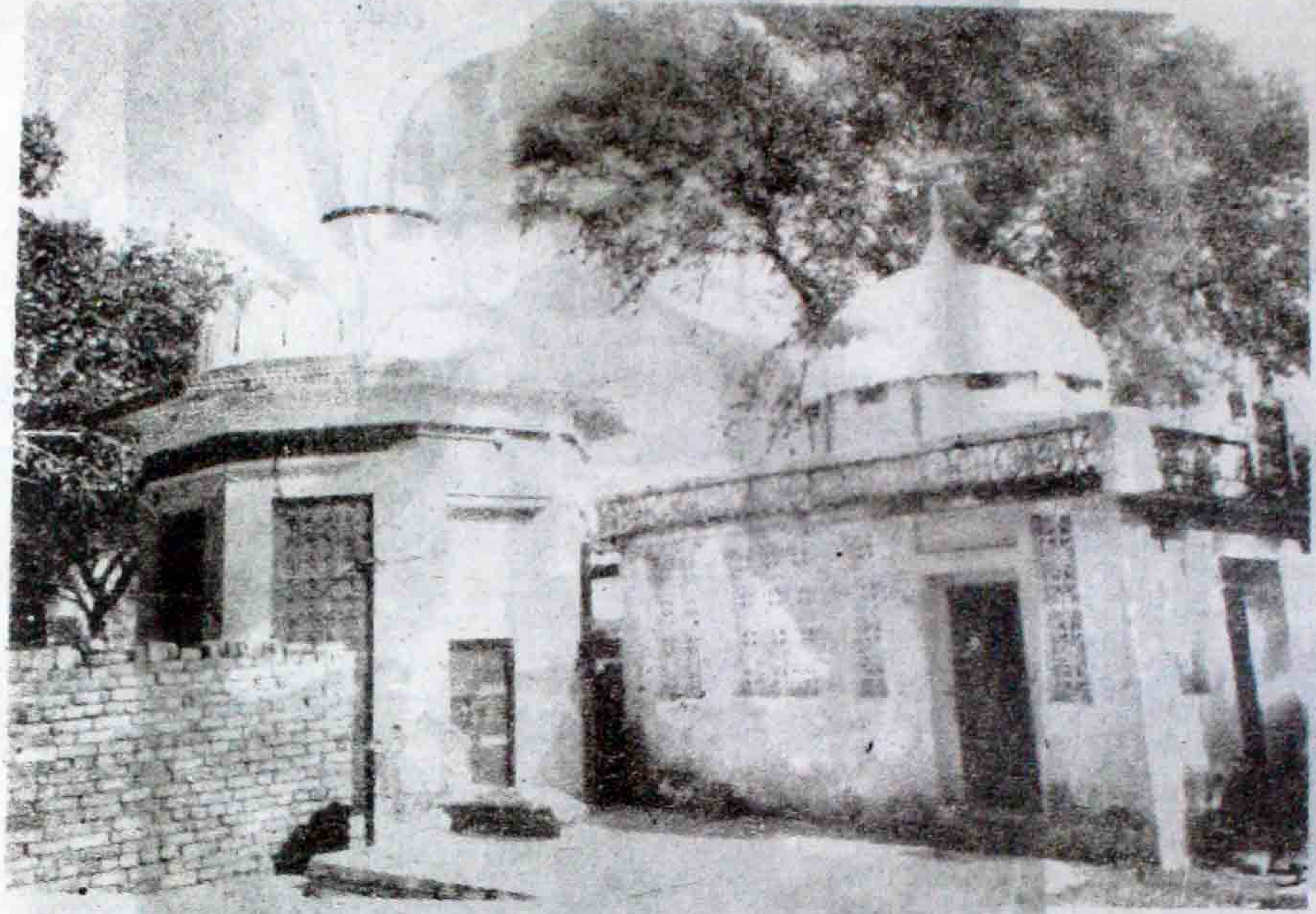

ڈھلیان شریف میں حضرت حاجی محمد حسنین شاہ کا مزار

ڈھلیان شریف ڈنگہ شہر کے قریب ہے اس شہر میں نوگز لمبا مزار ہے اور یہاں بسیاں والی سرکار کا عالی شان روضہ مبارک ہے۔ جسکی وجہ سے علاقہ ڈھلیان شریف کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ڈنگہ ایک قدیمی قصبہ ہے۔ یہاں لا تعداد سڑکیں آکر ملتی ہیں۔ ماضی میں مغرب سے آنے والے تجارتی قافلے دریائے جہلم کو عبور کرکے اس قصبہ میں قیام کرتے ڈھلیان شریف میں دوسرے روحانی مقامات کے علاوہ حاجی محمد حسین شاہ ؒ کا مزار مبارک ہے۔ ڈھلیان شریف کے علاقہ میں کئی اولیاء کرام کے مزارات ہیں اور کئی قدیمی عمارتیں ہیں۔ حاجی محمد حسین شاہ ؒ کا مزار پختہ تعمیر ہے۔ آپ کی دینی ملی اور مخلوق خدا کے لئے بہت زیادہ خدمات ہیں آپ کا مزار سڑک جانب مغرب ہے پختہ شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے

marfat.com

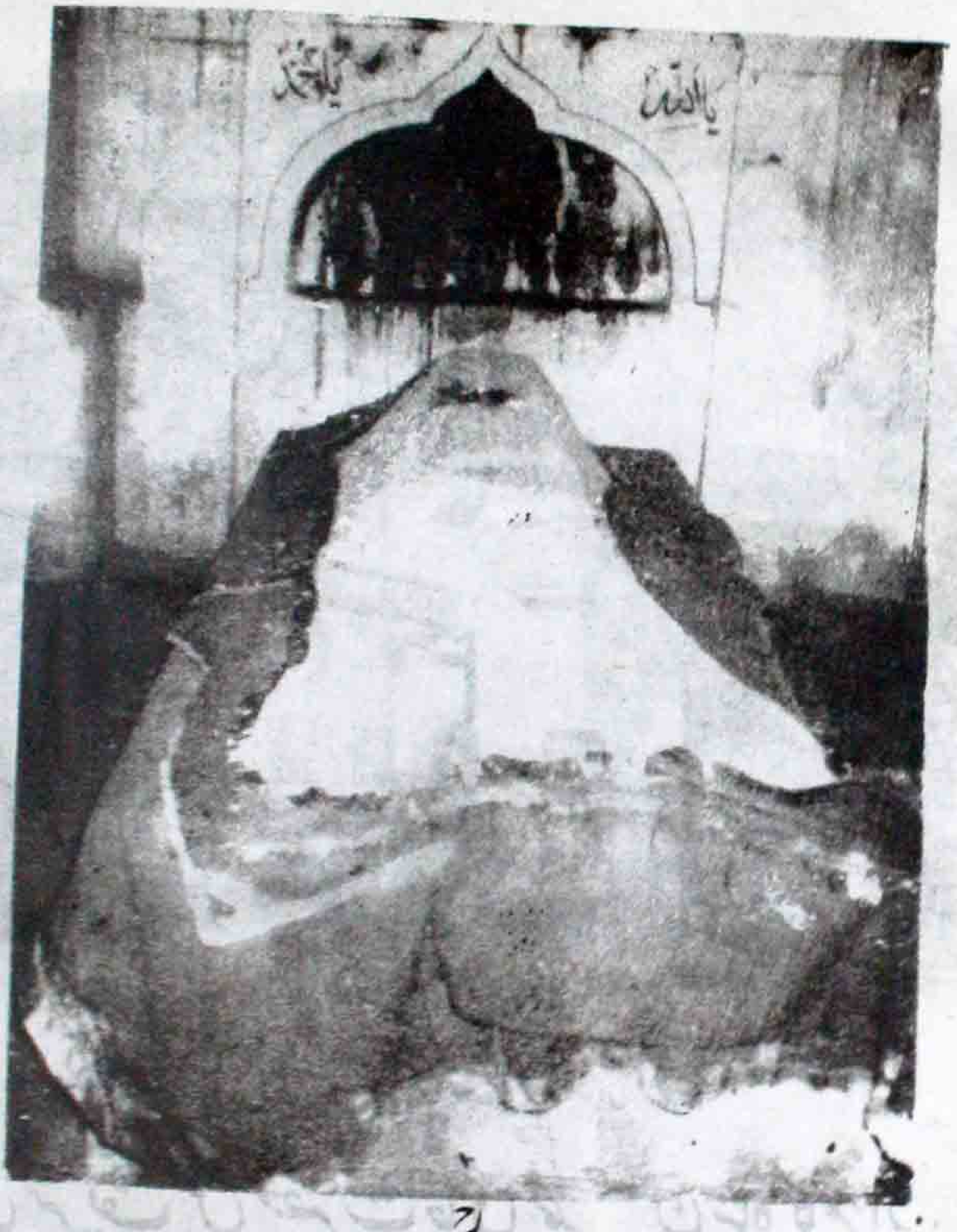

باباظاہر شاہ ولیؒ جلالپور جٹاں

جلالپور جٹاں کے گلی کوچوں میں اللہ کے نیک بندوں کے مزارات پائے جاتے ہیں۔ انسانی آبادیاں آباد ہوئیں فنا ہوئیں لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان صدیاں گزرنے کے باوجود قائم اور دائم ہیں یہ مزار اڈا ٹم ٹم کے قریب سڑک کے کنارے ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے اور سرہانے کے جانب نام باباظاہر شاہ ولی تحریر ہے۔ مزار کے قریب ہی تندور پر بیٹھی چند خواتین نے بتایا کہ آپ بہت بڑے ولی درویش ہیں کوئی دینی دنیاوی مراد لیکر حاضر ہوتا ہے۔ تو پوری ہو جاتی ہے۔ بستی والے یہاں پوری عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔ اور دیا بتی روشن کرتے ہیں۔ ان کے مطابق آپ پہاڑی علاقہ سے آئے تھے ایک روایت مشہور ہے اس علاقہ میں آباد لوگ زیادہ تر پہاڑی علاقوں سے ترک سکونت کر کے میدانی علاقہ میں آباد ہوئے تھے۔

marfat.com

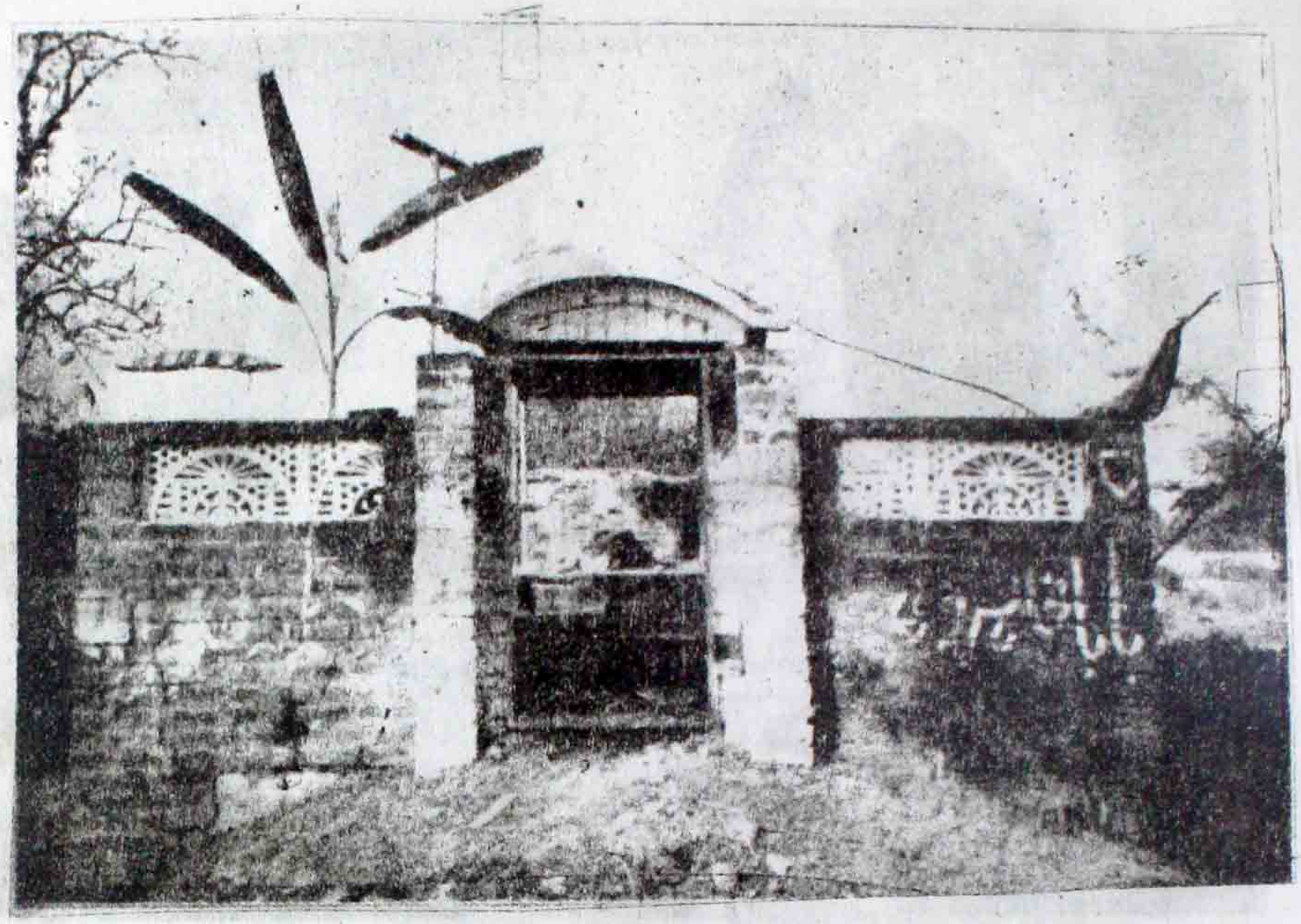

لکھنوال میں بابا ظاہر شاہ ولی کا مزار

گجرات کے خطہ میں لکھن وال ایک قدیمی بستی ہے۔ یہاں کے ٹیلے ٹبے اس کے قدیمی ہونے کے داعی ہیں لکھن وال کے گرد نواح کئی قدیمی مزار ہیں۔ یہ مزار لکھن وال کے جانب مغرب ایک ٹبہ پر ہے۔ یہاں کسی تباہ شدہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ٹبہ سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بھی ملتے ہیں۔ مغرب سے آنے والی قدیمی سڑک جو۔ بہلول پور کی طرف جاتی ہے۔ لکھن وال کے قریب سے گذرتی ہے موجودہ لکھن وال بھی بلند ٹبہ پر ہے۔ قریب شیر شاہ سوری کے دور میں تباہ شدہ بستی کے آبار بھی ملتے ہیں۔ یہ مزار پختہ تعمیر ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ بابا ظاہر شاہ ولی کے نام سے پکارتے ہیں۔

marfat.com

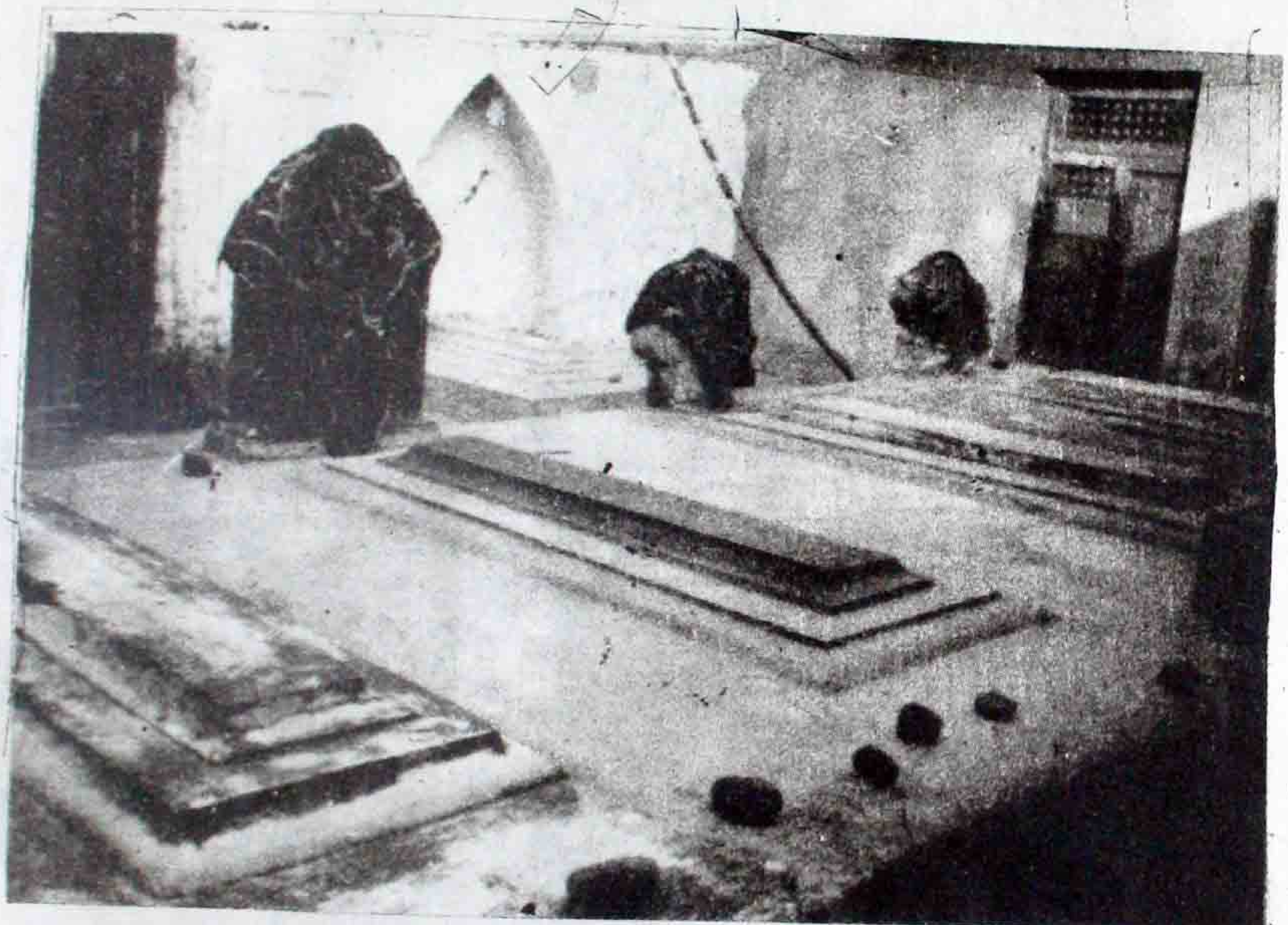

گڑھا حبیب میں سید غلام علی شاہ ولی کا مزار

کوٹلہ ارب علی خان سے ایک سڑک سرائے عالمگیر کی طرف جاتی ہے اس سڑک پر گوڑیالہ کے قریب مشہور قصبہ گڑھا حبیب کے نام سے مشہور ہے۔ یہ قصبہ ایک بلند ٹبہ پر ہے۔ قریب ہی برساتی نالہ ہے جہاں سارا سال ٹھنڈا میٹھا پانی بہتا رہتا ہے۔ گڑھا حبیب کے آستانہ پر چنبل جوڑوں کا درد دوسری جسمانی بیماریوں کے مریض یہاں اتوار کو حاضری دیتے ہیں اور آستانہ سے خاک لے کر استعمال کرتے ہیں۔ اور قدرت نے اس راکھ میں شفا رکھی ہے۔ آپ کا نام سید غلام علی شاولی ہے آپ بہت بڑے ولی اللہ ہو گذرے ہیں۔ جبی کی پہاڑیوں مین چلہ کشی کی ان ہی پہاڑیوں میں مرد درویش سے فیض پایا۔ مزار مبارک پختہ تعمیر ہے۔ دونوں اطراف بھی قبریں ہیں۔ ہر سال عرس مبارک عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ سرائے عالمگیر اور کوٹلہ ارب علی خاں جیسے پسماندہ علاقہ میں آپ کے عقیدت مند بہت زیادہ ہیں

marfat.com

بوسال شریف حضرت پیر سید اللہ جوائیہ قادریؒ کا مزار

آپ کا مزار موضع بوسال شریف میں ہے۔ بوسال کلیوال سیداں کے جانب مغرب ہے۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گذرے ہیں اور آپ کا عرس ہر سال عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ ارادتمند دور دور سے حاضری دیتے ہیں۔ آپ کا مزار مبارک بوسال شریف میں شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ کا وصال ۱۹۰۷ میں ہوا۔ اور آپ نے فیض واتیاں والی سرکار سے پایا آپ کا سلسلہ طریقت گیلانی قادری ہے۔

marfat.com

مزار مبارک حضرت سائیں احمد خاں صاحب نمبردار عالم گڑھ (گجرات)

مزار مبارک حضرت سائیں احمد خاںؒ عالم گڑھ کے بارے میں غوث زمان سرتاج اولیاء۔ خواجہ محمد حفیظ اللہؒ سرکار بڑیلہ شریف سے متعلقہ کتاب انوار الحفیظ میں تحریر کیا گیا ہے کہ آپ نمبردار احمد خاں سے ملاقات کرنے عالم گڑھ تشریف لاتے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہوا تھا کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ ملاقات پر سائیں احمد خاں نے کہا کہ قبلہ کسی وقت وجدانی حالت میں کہہ دیتا ہوں پھر فرمایا جس خدا کی آپ کو تلاش ہے۔ وہ میں نہیں ہوں سائیں احمد خاں نے آپ کو حضرت غلام محی الدین سجادہ نشین دربار حضرت پیر قادر شاہ جلالپور جٹاں سے ملاقات کے لیے کہا۔ سائیں احمد خاں کے جدامجد اکبر اعظم کے عہد میں کوٹلہ لقمان سے آئے اور عالم گڑھ میں آکر آباد ہو گئے۔ آپ حضرت سائیں مہر علیؒ صاحب المعروف حضرت خواجہ کالے شاہؒ پتھورانی آزاد کشمیر کے مرید اور خلیفہ تھے۔

marfat.com

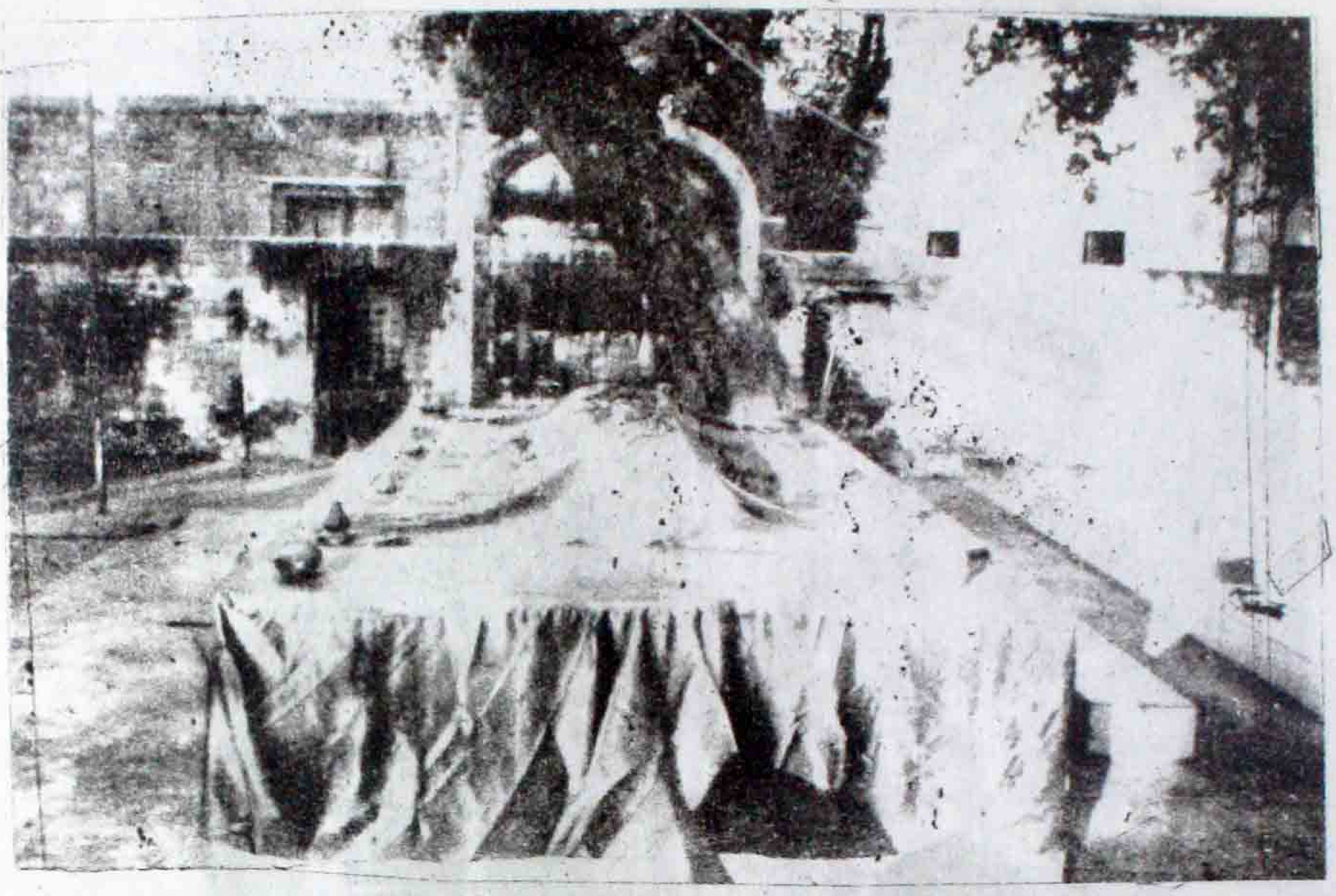

جلالپور جٹاں میں حضرت بابا سلمیرؒ کا مزار

جلالپور جٹاں کے جانب مغرب ہزاروں سالہ قدیمی برساتی نالہ ہے۔ جسمیں سارا سال ٹھنڈا اور میٹھا پانی۔ بہتا رہتا ہے۔ اسی نالہ کے جانب مغرب ایک۔ بہت بڑا قدیمی ٹبہ بھی ہے۔ جس سے اس علاقہ میں قدیمی آثار پائے جاتے ہیں۔ حضرت سلمیرؒ کا مزار تھانہ سٹی جلالپور جٹاں کے ملحقہ ہے قریب ہی قاضی خاندان کے اولیا۔ کرام کے مزارات ہیں۔ حضرت سلمیرؒ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہو گذرتے ہیں۔ جلالپور جٹاں میں آپ کی نسل سے کئی خاندان آباد ہیں۔ آپ کا مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے۔

اہل نظر عقیدت مند حاضری دیتے ہیں۔ یہ مزار قدیمی گذر گاہ کے قریب واقع ہے۔

marfat.com

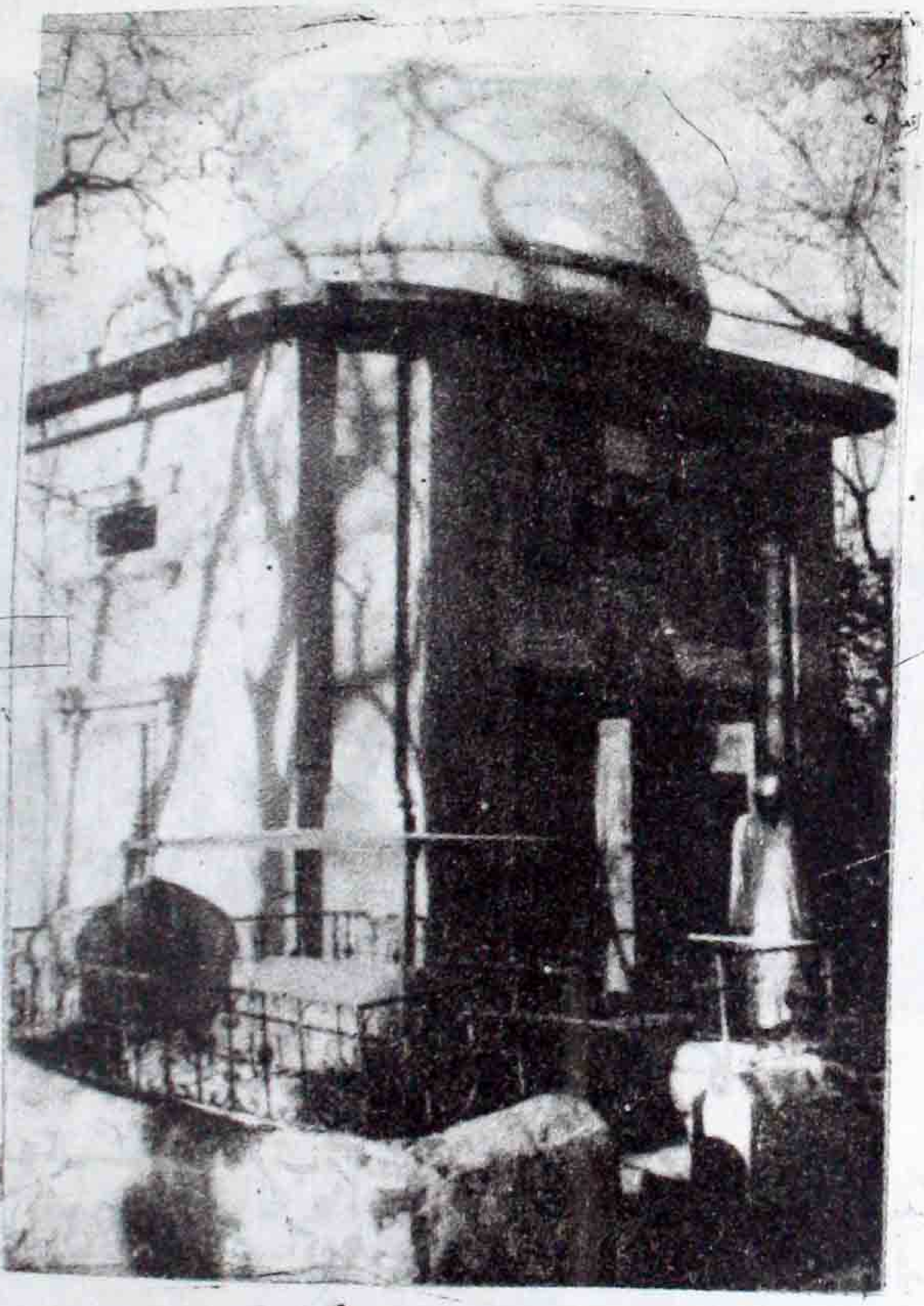

للھنوال کے قریب حضرت شیخ برھان الدین کا مزار

یہ مزار للھنوال کے جانب شمال مشرق ہے آپ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے پوتے بیان کیے جاتے ہیں آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں۔ مزار کے قریب ایک پانی کا چشمہ بھی بہتا ہے۔ روایت ہے کہ اس علاقہ میں پانی کی بہت قلت تھی اور گرمی کے موسم قحط سالی کا سماں پیدا ہو جاتا تھا مقامی روایات کے مطابق آپ کی دعاؤں سے اس جگہ پر پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا جس کا پانی سارا سال جاری رہتا ہے آپ کے مزار کے جانب مشرق پنڈوری گاؤں کی تباہی کے آثار بھی ملتے ہیں۔ پنڈوری ایک تباہ شدہ بستی جو بلند و بالا ٹبے پر ہے۔ یہاں زمین سے مٹی کے برتن پرانی اینٹیں ملتی ہیں۔ پنڈوری کے قریب ایک قدیمی باولی بھی تھی جس کے نشان مٹ چکے ہیں۔

marfat.com

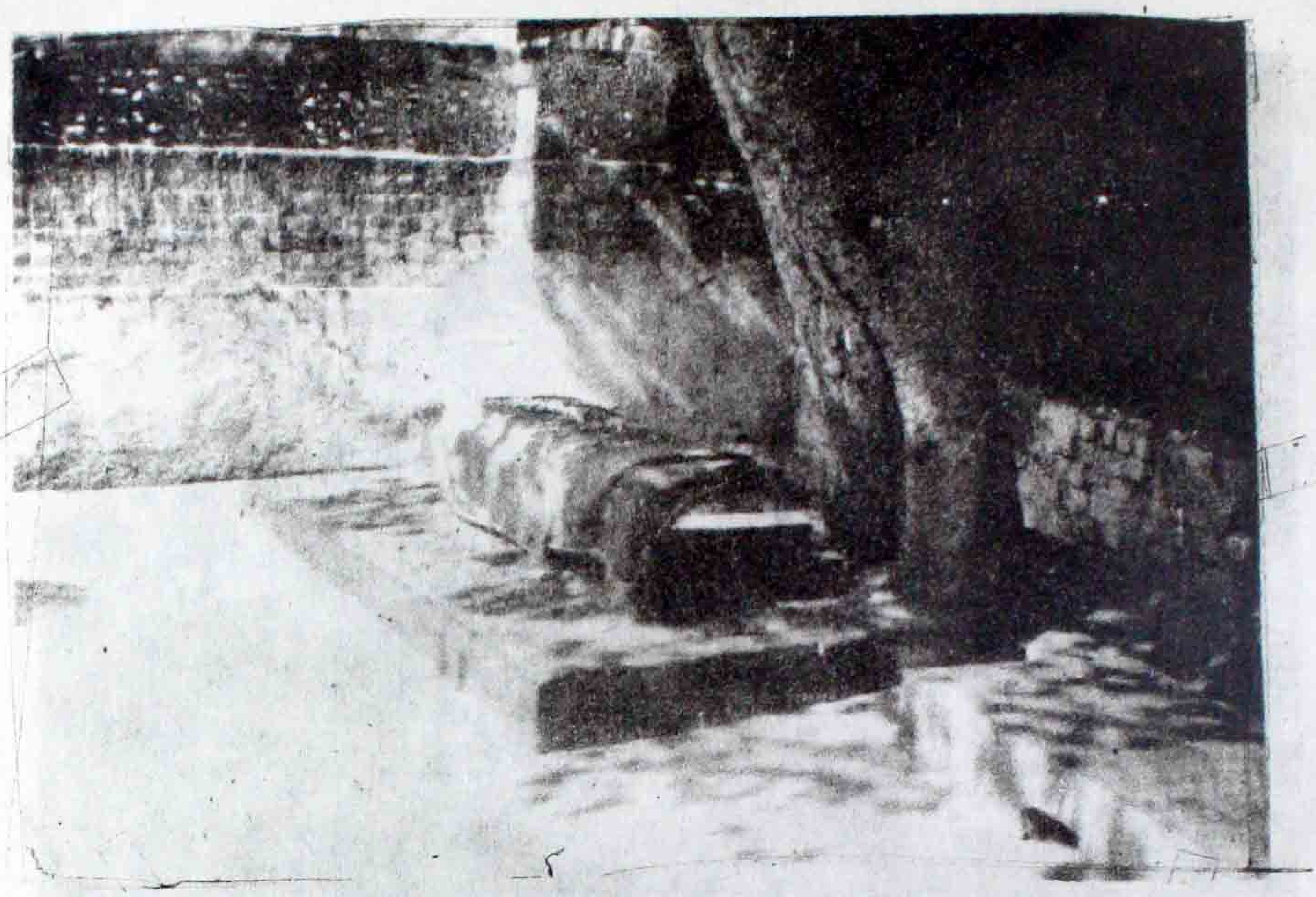

خواجہ فرد فقیر

آپ کا مزار حضرت شاہ حسین ملتانی گجرات کے محلہ شاہ حسین میں ہے۔ آپ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ہو گذرے ہیں۔ آپ ولی اللہ عالم فاضل تھے۔ آپ کا پنجابی کلام کتنی سو سال عورتوں مردوں کو پڑھایا جاتا رہا۔ آپ کے علم کی سب سے بڑی خوبی یہ رہی آپ نے دین اسلام کو عربی سے مقامی زبان میں ترجمہ کر کے عام آدمی تک پہنچایا۔ آپ کا کلام روشن دل۔ کسب نامہ بافتگان توبہ نامہ۔ تمام کلام کا مجموعہ دریائے معرفت لاہور سے لاتعداد دفعہ شائع ہو چکا ہے۔ توبہ نامہ معرفت کی کتاب ہے۔ راما کرشنا لاجونتی نے پنجابی صوفی شعراء میں خواجہ فرد فقیر کا بھرپور تذکرہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ پنجابی شاعر و تذکرہ پنجابی ادب کہانی پنجاب ادب کی مختصر تاریخ میں بھی آپ کے مفصل حالات ملتے ہیں۔ خواجہ فرد فقیر علم کے شہنشاہ تھے۔ آپ کی قبر مبارک پر ایک درخت ہے جو شخص یا بچہ دو پتے کھالے وہ آدمی صاحب علم ہو جاتا ہے۔ اس درخت کو علم کا درخت کہہ کر پکارتے ہیں۔ گجرات کے جید عالم اس مسجد سے علم حاصل کرتے رہے آپ پنجابی تصوف کے مایہ ناز شاعر تھے

marfat.com

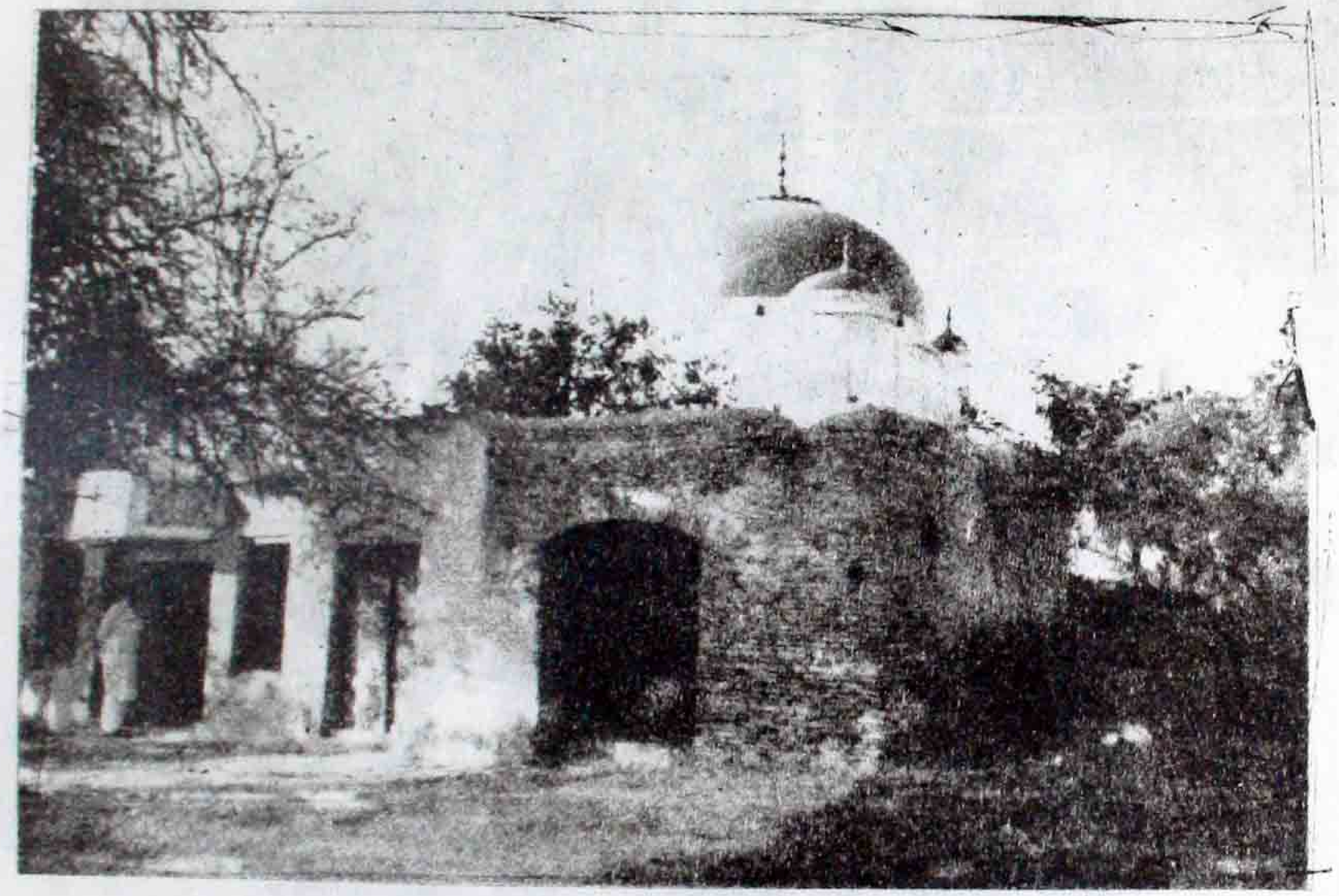

پرانا منگووال میں حضرت سید محمد شریف خوارزمیؒ المعروف باباجی شاہ شریف کا مزار

آپ کا مزار مبارک پرانا منگووال میں ہے۔ آپ کا پورا نام عالی جناب حضرت سید محمد شریف خوارزمی عویزی المعروف باباجی چھاتووال ضلع گورداسپور ان کے مرشد شاہ بہلول بحر دریاں ساکن پنڈی بھٹیاں میں ان کے مرشد حضرت حیات الجرزندہ پیر کہلاتے ہیں۔ باباجی شاہ شریف کی ولادت ۱۰۴۰ھ میں ہوئی۔ آپ کا وصال ۱۱۲۲ھ میں ہوا۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش اور مرد کامل ہو گزرے ہیں۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے اور عقیدت مند دور دراز سے حاضری دیتے ہیں مزار مبارک پختہ تعمیر ہے اور طرز تعمیر مغلیہ دور کی ہے اس کا مزار منگووال غربی میں ہے

marfat.com

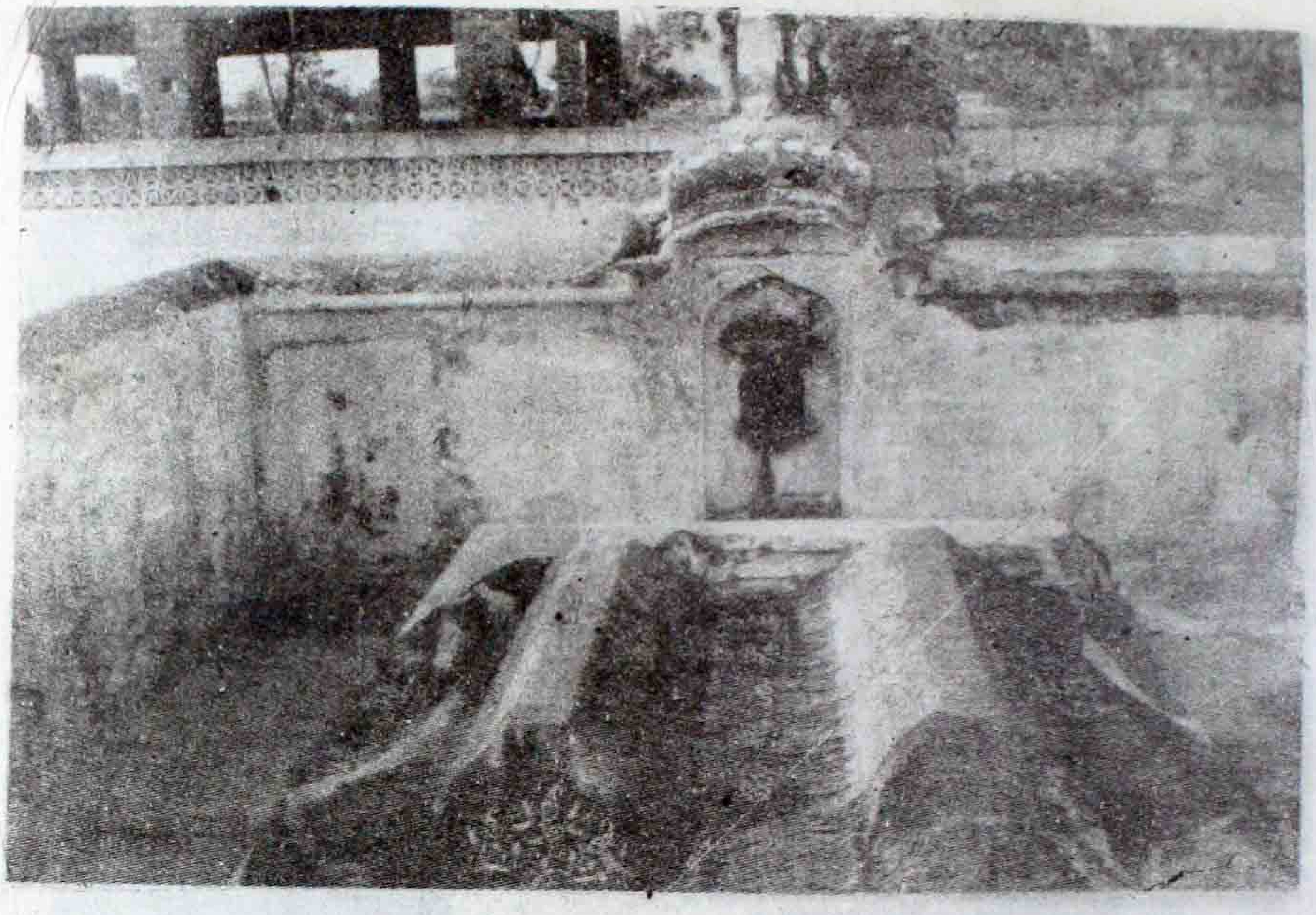

ٹھٹہ موسیٰ گجرات میں شاہ چھتہ ولی کا مزار

ٹھٹہ موسیٰ ایک قدیمی قصبہ ہے جو جلالپور جٹاں سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کلانور ضلع گرداس پور جہاں مغل شہنشاہ اکبر اعظم کی تخت نشینی کی رسم ادا کی گئی تھی کے رہنے والے تھے۔ آپ مادر زار ولی اللہ تھے۔ آپ اپنے پیشواہ کے حکم پر دیہہ ٹھٹھہ میں تشریف لائے دین کی تبلیغ شروع کی آپ خواجہ محمد اسحاقؒ میانہ چک ماکھن شاہ (ماخن شاہ) حضرت قطب شاہؒ پنڈی میانی جناب سچیار صاحبؒ نوشہرہ کے ہمعصر تھے۔ آپ صاحب علم صاحب کرامت تھے۔ رنجیت سنگھ کی بیوی رانی کوراں کو آپ سے عقیدت تھی ان کا ٹھٹہ موسیٰ میں آنا ثابت ہوتا ہے۔ حافظ محمد جمال صاحب جد امجد پیرے شاہ غازی عبداللہ کھرڑی شریف ٹھٹہ موسیٰ آباد ہوئے ان کا مزار ٹھٹہ موسیٰ میں ہے۔ آپ کے مزار پر گنبد تعمیر کرایا گیا ہے۔

marfat.com

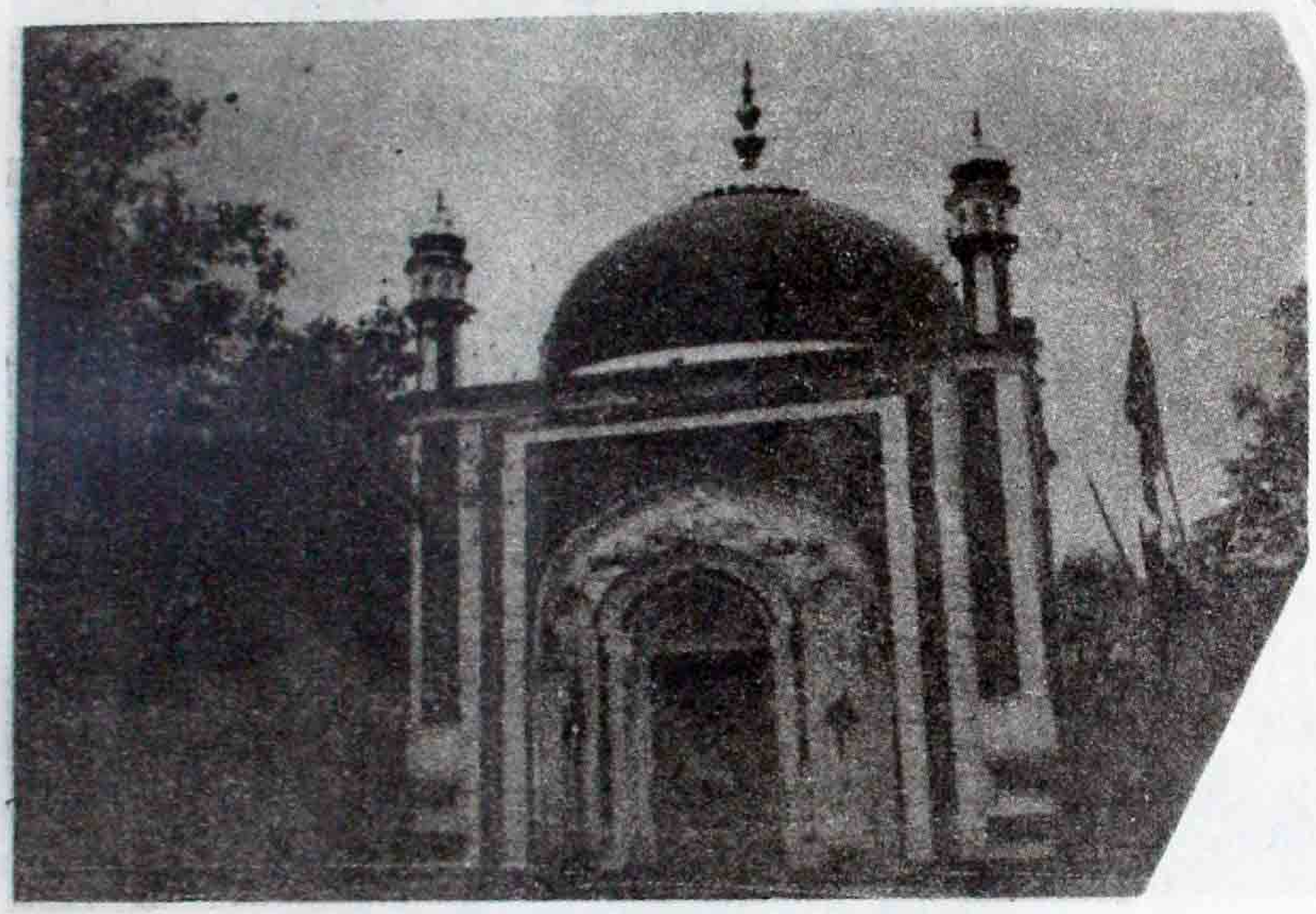

موضع کریم داد میں شاہ میراں سرکار کا مزار

کمن ہنجرا کے قریب واقع ہے کریم داد کے قریب سے ایک
داد گاؤں
عرصہ سے گزر رہا ہے مزار کے دروازے پر حضرت میراں سرکار کا نام
مزار پختہ تعمیر ہے اور قبرستان میں واقع ہے۔ طرز تعمیر مغلیہ دور کی
ہے۔ مقامی روایات کے مطابق آپ حافظ حضرت سخی حیات محمدؒ کے
تھے، حافظ شمس حیات محمد جہانگیر کے دور میں ہو گزرے ہیں، مزار پختہ
، صاحب مزار ولی اللہ درویش تھے۔ جن کی دعاؤں کی وجہ سے کریم داد
کبھی نہیں ہوئی

کریم
برساتی نالہ
ورج ہے
معلوم ہو
پہر عصر
ہے
بعد
میں چور

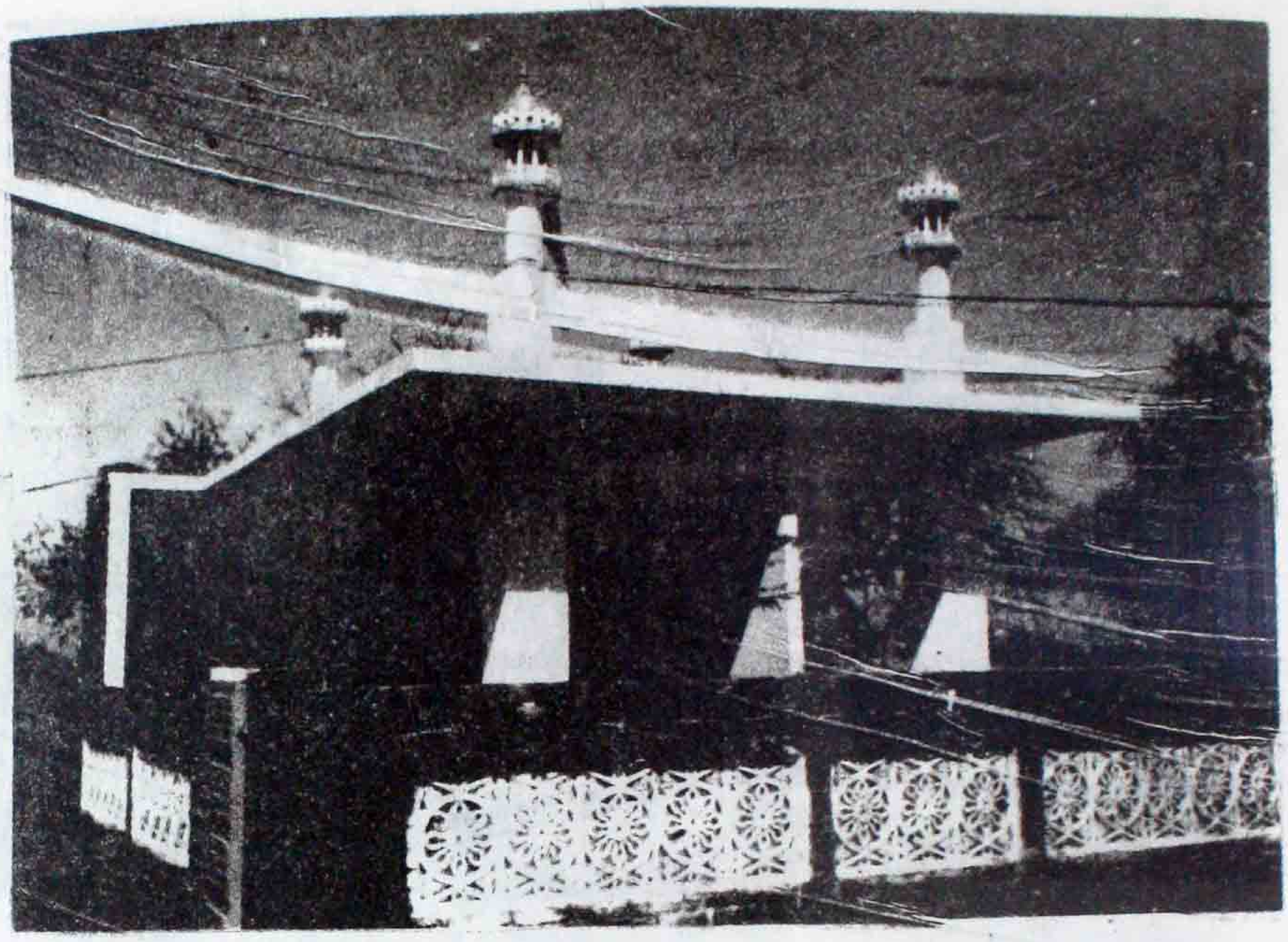

سوک کلاں میں شاہ کھرڑ کھرڑ کا مزار

آپ کا مزار سوک کلاں کے شمال کی جانب قبرستان میں ہے آپ کا وصال ہوئے تقریباً پانچ سو سال ہوتے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ نئی نویلی دلہن کو گھر آباد کرنے سے پہلے یہاں سلامی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اور دیسی مہینے کاتک کے اخیر میں آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے گردونواح سے عقیدت مند یہاں حاضری دیتے ہیں۔ سلسلہ غوث حمدانی دستگیر بتایا جاتا ہے۔ آپ بہت بڑے درویش ولی اللہ ہیں صاحب نظر دینی دنیاوی فیض کے لئے یہاں حاضری دیتے ہیں۔ جس جگہ آپ کا روضہ مبارک ہے وہاں بوہڑ اور پیپل کے بڑے بڑے درخت ہیں۔ آپ کے روضہ پر جو تحریر درج ہے۔ دربار حضرت شاہ کھرڑ کھرڑ میدانی سید گیلانی غوث حمدانی زریں زر بخت

marfat.com

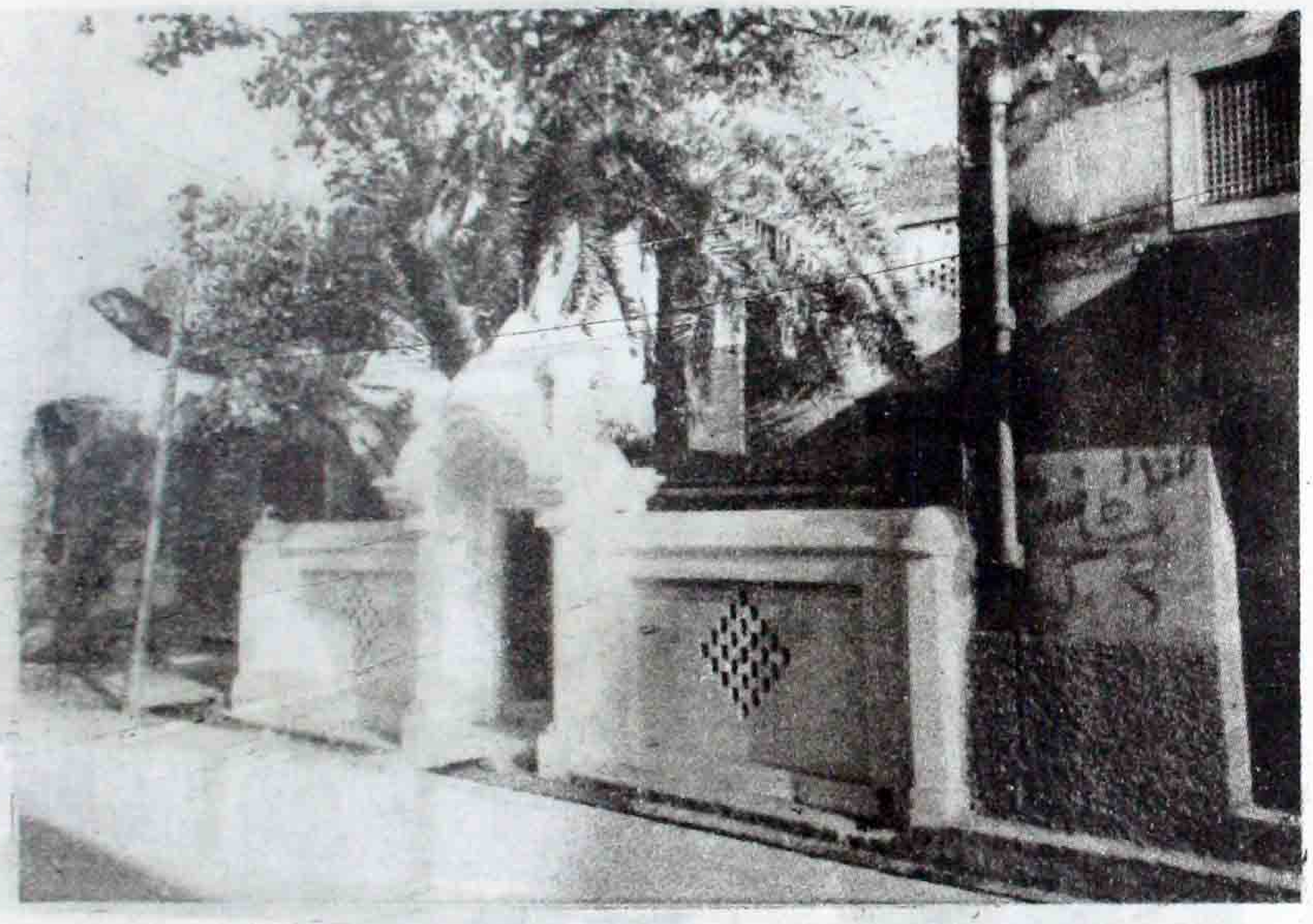

خانقاہ حضرت پھول شاہ ولیؒ گجرات

آپ کا مزار محلہ ڈپٹی یار محمد گجرات میں ہے۔ آپ مغل شہنشاہ جہانگیر کے دور میں قندہار سے گجرات آئے اسی جگہ مجذوبی کی حالت میں زندگی گزاری اور یہیں دفن ہوئے۔ خانقاہ کے تین اطراف چھوٹی اینٹ سے دیوار تعمیر تھی۔ جو اب مسمار کر کے نئی تعمیر کر دی گئی ہے۔ کچھ عرصہ قبل رابعہ نامی عورت جو محلہ کی صفائی پر مامور تھی۔ اپنا گندہ ہاتھ دیوار پر لگایا تو وہ زور زور سے چیخنے لگی۔ سانپوں نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ لوگ جمع ہو گئے لیکن کسی کو سانپ نظر نہ آیا وہ عورت مسلسل سانپ سانپ کی رٹ لگا رہی تھی۔ بڑی مشکل سے اسے گھر پہنچایا گیا اسکے بعد وہ روزانہ پاک صاف ہو کر دربار پر حاضری دیتی رہی اس روز سے اہل محلہ عقیدت سے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

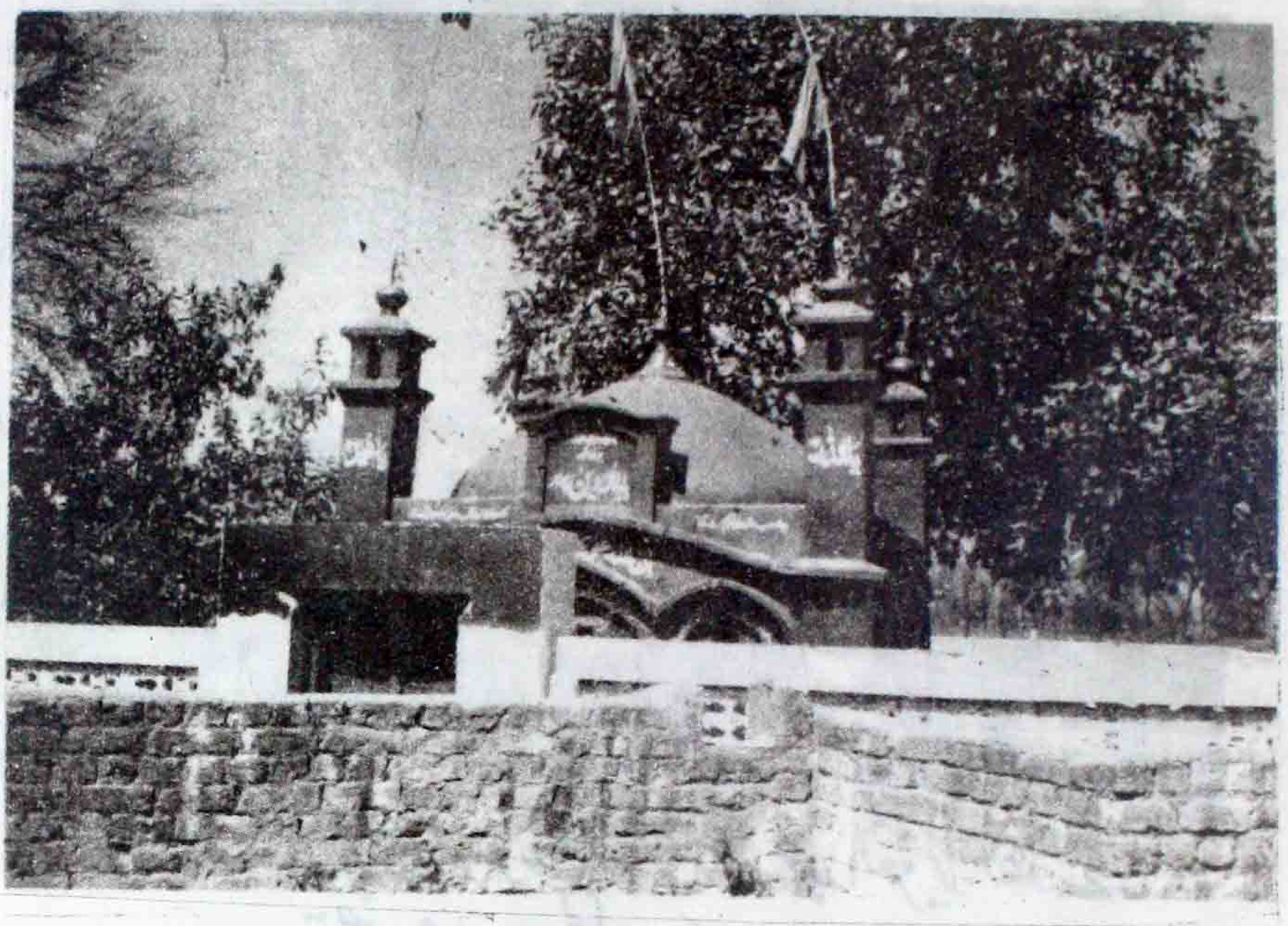

بیووالی میں بابا الہ دین سرکار کا مزار

گجرات سے ایک سڑک جلالپور جٹاں کی طرف جاتی ہے اس سڑک پر معین الدین پور سے آگے مشہور قصبہ بیووالی ہے۔ یہاں سڑک کے کنارے ایک درویش اللہ کے نیک بندے کا مزار ہے۔ مزار پر بابا الہ دین سچی سرکار کی تحریر ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے۔ اہل دیہہ عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں۔ ہر سال عرس بھی منایا جاتا ہے۔ قریب ہی پانی کا ایک تالاب بھی تھا۔ جو اب بند ہو چکا ہے۔ بیووالی میں ایک باؤلی بھی تھی جو مغلیہ دور میں تعمیر کی گئی تھی جو اب بند کر دی گئی ہے

marfat.com

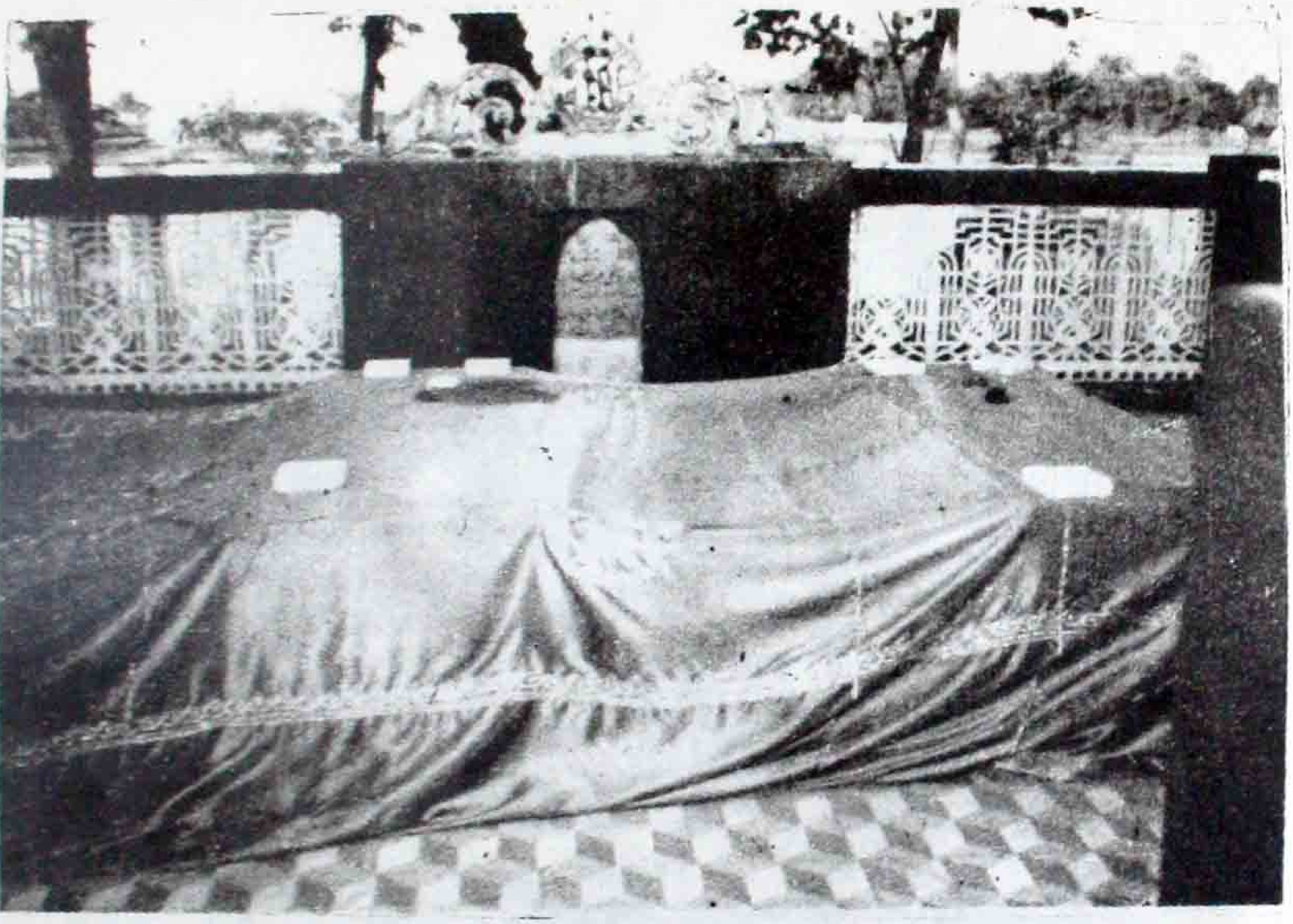

جلالپور جٹاں میں حضرت قاضی محمد عبدالعزیز حضرت قاضی محمد عبدالحکیم کے مزارات

جلالپور جٹاں کے تھانہ سٹی کے قریب ایک راستہ جانب جنوب برساتی نالہ اور سرسبز کھیتوں کی طرف جاتا ہے ۔ اس جانب حضرت قاضی محمد عبدالعزیز اور حضرت قاضی عبدالحکیم رح کے مزارات ہیں ۔ جلالپور کی مشہور روحانی ہستی حضرت قاضی عبدالحق رح کے والد گرامی حضرت قاضی محمد عبدالعزیز کا مزار مبارک بھی یہیں ہے ۔ آپ دونوں بہت ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں ۔ آپ نے مخلوق خدا کو بہت فیض دیا اور اسلام کی بہت خدمت کی آپ خواجہ طاہر بندگی رح کی اولاد سے ہیں جو مغلیہ دور میں ۱۲۷۹ھ یہاں تشریف لائے آپ کی اولاد سے بڑے نامور لوگ عالمان دین پیدا ہوئے ۔

marfat.com

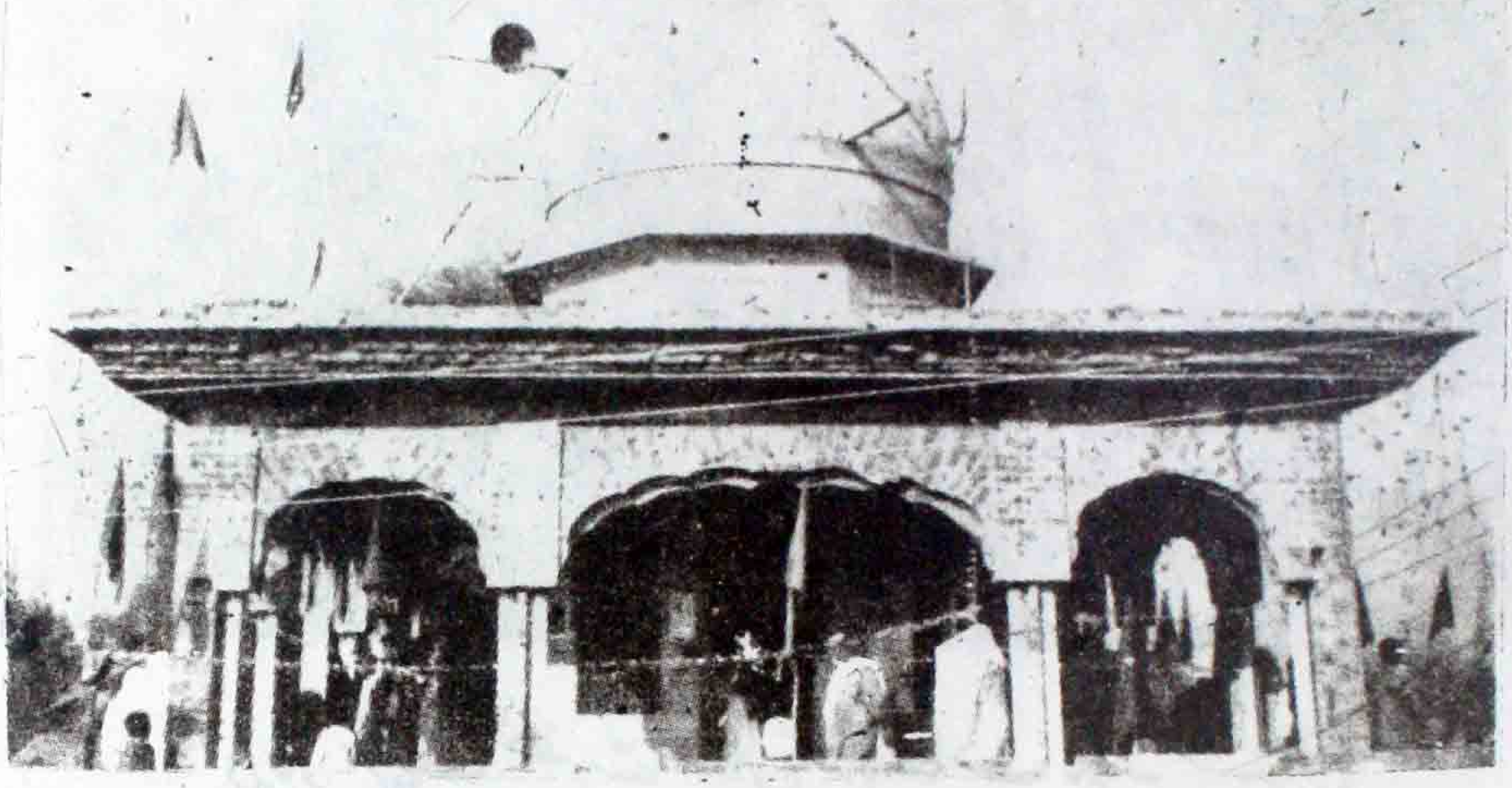

حضرت پیر ملک شاہؒ آف کاہنہ

پیر ملک شاہ کا مزار کنجاہ کے قریب مشہور قصبہ کاہنہ میں ہے۔ آپ مجذوب درویش ہو گذرے ہیں۔ دنیا کے مال و دولت سے آپ کو کسی قسم کا سرو کار نہیں تھا جو آتا اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیتے۔ آپ کے مرشد پاک کا نام سید احمد حسین شاہؒ آف اچھر کے ہے۔ آپ عشق حقیقی میں ڈوبے رہتے۔ آپ کا وصال ۱۷ مگھر عیسوی سال ۱۹۹۲ء کو ہوا ۱۷ مگھر کو ہی آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے۔ دور دور سے مخلوق حاضر ہوتی ہے۔ مزار دوسری منزل پر تعمیر کیا گیا ہے۔ زیریں منزل بالکل خالی ہے تابوت مبارک بالائی منزل میں رکھ کر روضہ تعمیر کیا گیا ہے تاکہ تقدس برقرار رہ سکے

marfat.com

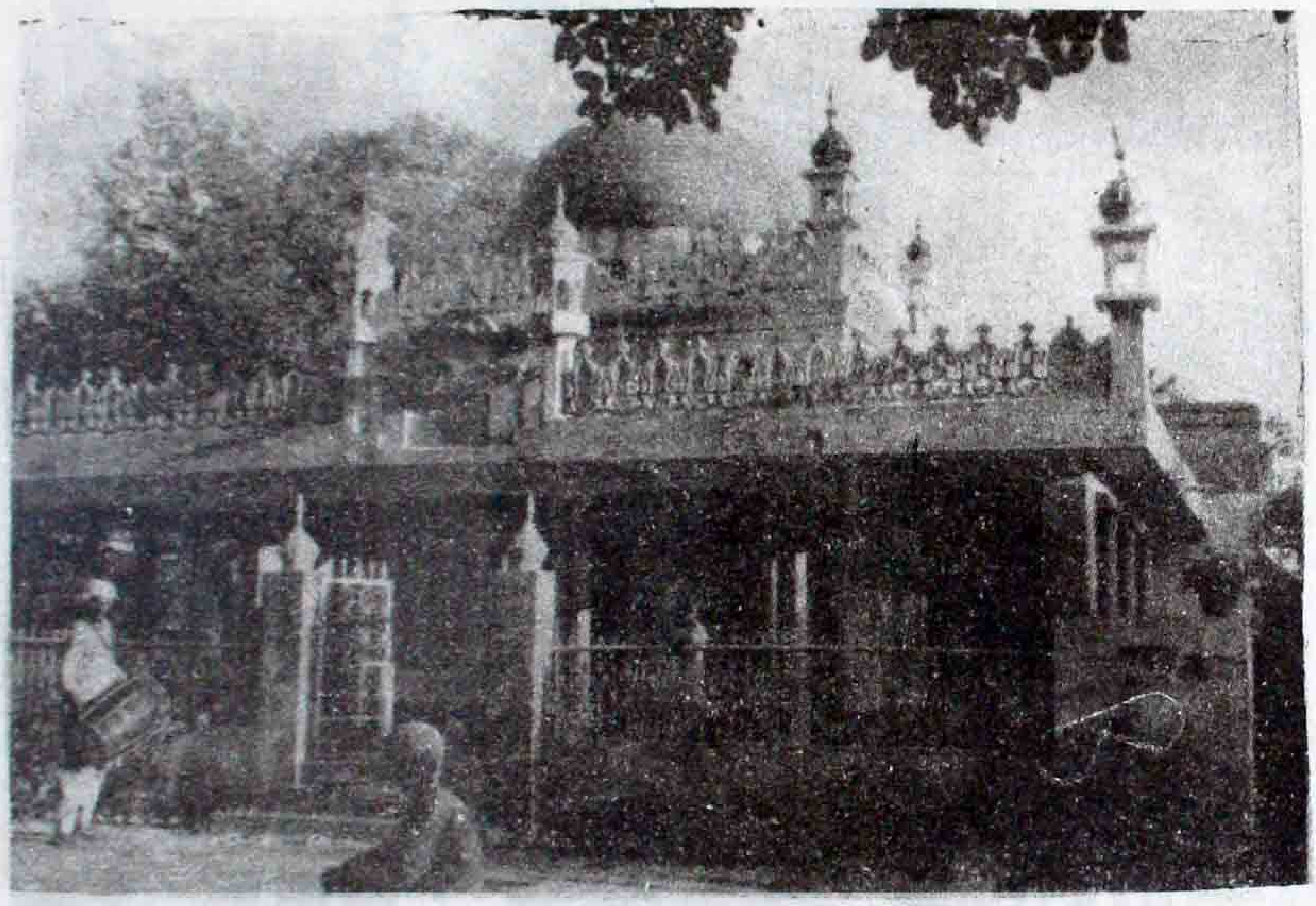

دربار شریف حضرت جلال شاہ صاحب مدینہ سیداں گجرات

یہ مزار مدینہ سیداں کے قریب انتہائی شاندار اور خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے آپ کو حضرت داتا مہر کلی بھدر سے فیض ملا تھا، آپ حضرت سائیں کرم الہی کانواں والی سرکار کے ہم عصر ہو گزرے ہیں آپ کی بے شمار کرامات ہیں اور روحانی فیض بھی جاری ہے آپ کا عرس ہر سال نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے مزار بہت شاندار انداز میں پختہ تعمیر کیا گیا جو مدینہ کے جانب مغرب ہے اور سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے، عقیدت مند حاضری دیتے ہیں

marfat.com

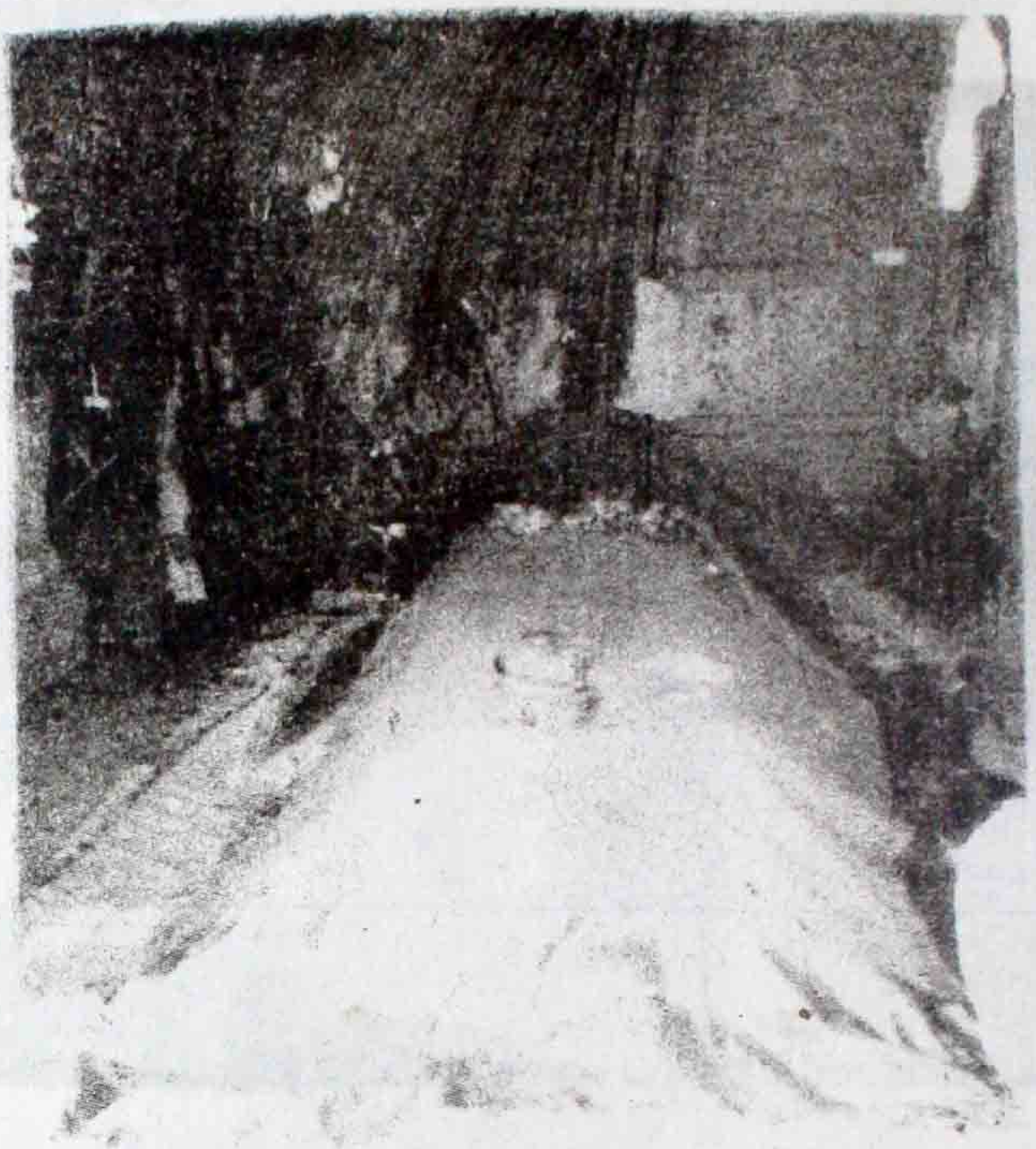

دوگل میں سخی شیر شاہ بخاری کا مزار

دوگل ایک مشہور قدیمی قصبہ ہے جو پھالیہ قادر آباد روڈ پر ہے۔ دوگل کے قریب بڑے بڑے درختوں کے سائے میں اوچ شریف سے آنے والے بزرگوں سخی شیر شاہ بخاری کا آستانہ عالیہ ہے۔ آپ کو یہاں آئے تقریباً پانچ سو سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ آپ کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ آپ نے جب اپنی چھریوں کو زمین میں گاڑھا تو وہ دونوں چھریاں بڑی ہو کر درخت بن گئیں۔ اور دوگل میں نمودار ہوئیں جس کی وجہ سے اس گاؤں کا نام دوگل مشہور ہو گیا۔ آپ صاحب کرامت ہیں۔ بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔

marfat.com

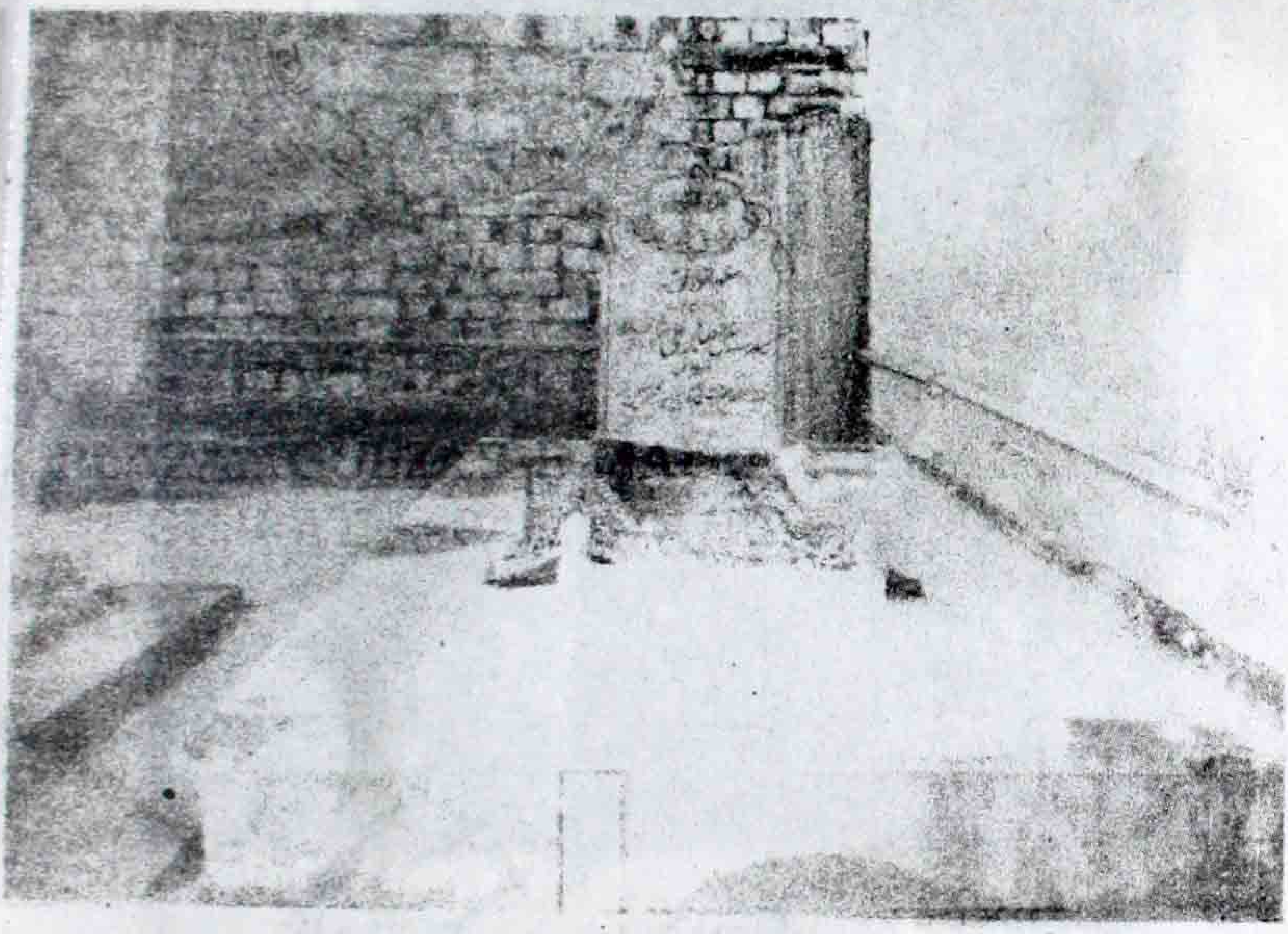

دربار عالیہ حضرت صابر علی شاہؒ

یہ مزار کچہری روڈ نارمل سکول کے ملحقہ گلی میں ہے یہاں جن اولیاء کرام کے مزارات ہیں ان کے نام زبدۃ السالکین حضرت سید سائیں صابر علی شاہ قادری فاضلی ہے جو غوث الوقت حضرت سید ظہور حسین شاہ سجادہ نشین دربار عالیہ فاضلیہ بٹالہ شریف تحریر ہے۔ دوسرے پر جو تختی نصب کی گئی ہے اس پر یہ نام تحریر شدہ ہے۔ دربار عالیہ حضرت سید بڈھے شاہ بخاری خلیفہ خاص زبدۃ السالکین حضرت سید سائیں صابر علی شاہ تحریر ہے۔ دونوں مزار پختہ تعمیر ہیں اور چار دیواری بھی ہے۔ ان مزارات کے جانب شمالی مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔

marfat.com

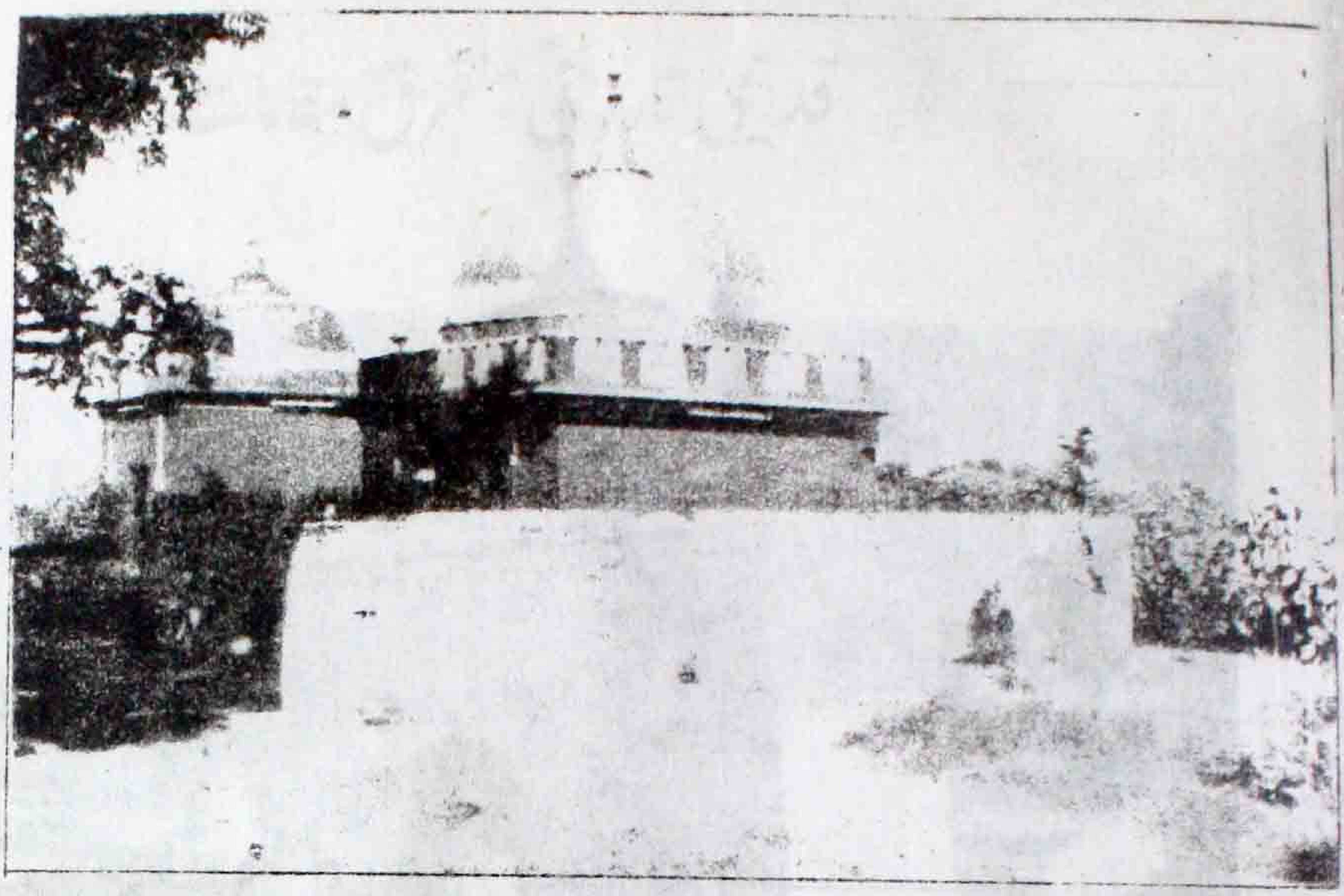

حافظ حیات کے قریب ان کے بالکوں کے مزارات

شاہ جمال سے قریب سے ایک سڑک رانیوال حاجیوالا کی طرف جاتی ہے اس سڑک کے کنارے حافظ سخی محمد حیات کا آستانہ ہے جو خانقاہ حافظ حیات رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ حافظ حیات رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر جو بھی بالکا حاضری دیتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر شادی شدہ ہو اور ساری عمر وہ شادی نہ کرے اور اپنی زندگی اسی آستانے کی خدمت کرتے ہوئے گزار دے۔ ایسے ہی بالکوں کے مزارات خانقاہ حافظ حیات کے گردونواں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بالکے اپنی تمام زندگی آستانے پر صرف کر دیتے ہیں اسی لگن سے انہیں خانقاہ حافظ حیات سے فیض بھی ملتا ہے۔ جو مخلوق خدا کو فیض یاب کرتے ہیں۔ ان بالکوں کے مزارات بہت شاندار اور خوبصورت انداز میں تعمیر کئے گئے ہیں ان بالکوں کے مزار حافظ حیات سے جانب جنوب ہیں۔

marfat.com

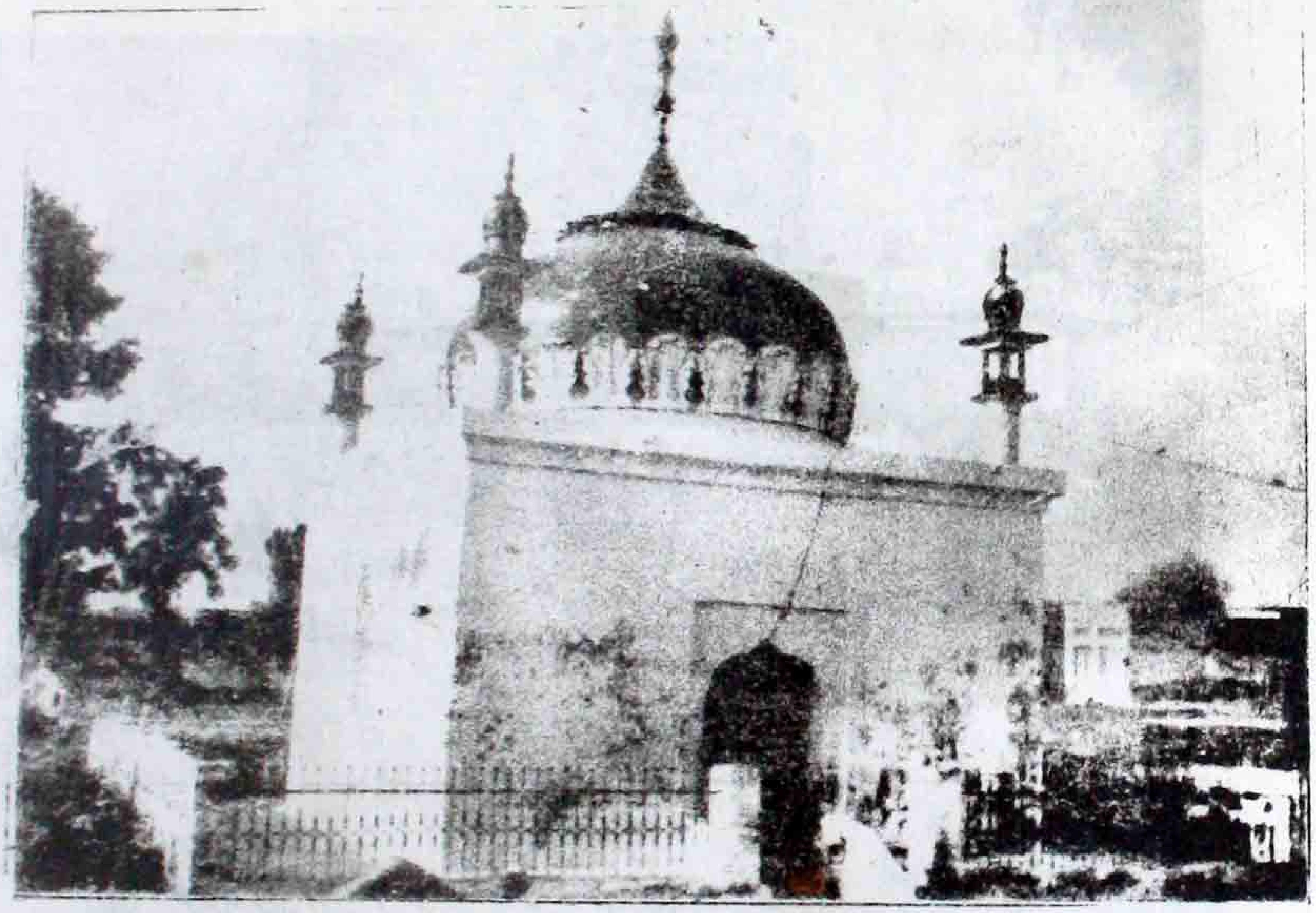

ادھووال میں حضرتؒ بابا جمال کا مزار

ادھووال چک ایک قدیمی قصبہ ہے جو قدیمی شاہراہ جسے اب بادشاہی روڈ کے نام سے پکارتے ہیں کے قریب آباد ہے اس گاؤں کے قبرستان میں حضرت شاہ جمال کا مزار ہے آپ بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں آپ کی آمد اور وصال کی تاریخ معلوم نہ ہو سکی ہے البتہ ارادتمند پوری عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں مزار پختہ تعمیر ہے اس کے اوپر ایک شاندار سبز رنگ کا گنبد بھی ہے ادھووال اور گردونواح کئی قدیمی مزار ہیں تھوڑے سے فاصلے پر نالہ بھمبر بھی بہتا ہے۔ موجودہ دور میں قدیمی شاہراہ کا نشان تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ اور جدید آبادیاں آباد ہو چکی ہیں۔ حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار جب ادھر سے گزرتے تھے تو احترام مزار سے دور ہو جاتے آپ اس مزار کا بہت احترام کرتے تھے۔

marfat.com

قدیمی تاریخی متفرق مقامات

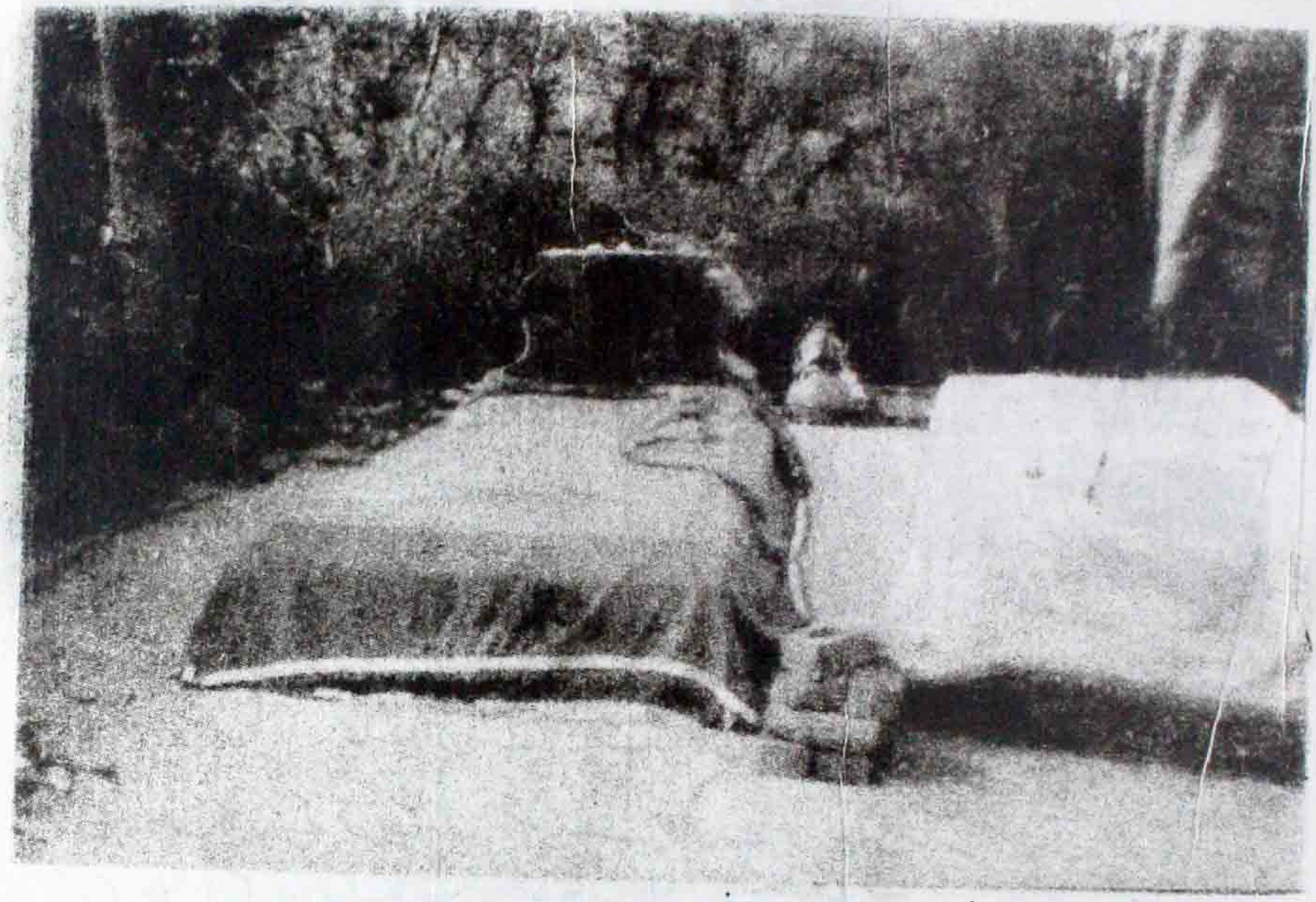

ملکی کے قبرستان میں ایک قدیمی مزار

ملکی تحصیل گجرات کا آخری گاؤں ہے۔ جس کے ایک طرف تحصیل کھاریاں اور دوسری طرف آزاد کشمیر بھمبر کا علاقہ شروع ہوجاتا ہے۔ ملکی گاؤں ایک بلند ٹبہ پر واقع ہے۔ اس کے جانب شمال کئی ایکڑ میں پھیلا ہوا ایک قبرستان ہے۔ جس میں پانی کا چھپڑ اور بوہڑ کے بڑے بڑے درخت ہیں۔ یہ مزار بھی ملکی کے قبرستان میں ہے۔ اس مزار پر ایک مائی صاحبہ جس نے اپنی تمام زندگی اس مزار پہ گزاری مزار پر لنگر و عرس وغیرہ کا اہتمام کرتی ہیں۔ قبرستان میں کئی قدیمی قبریں بھی ہیں۔ اور بیشتر قبریں شہداء کی ہیں۔ اور ملکی میں تین کے لگ بھگ 9 گز لمبی قبریں ہیں جو پختہ تعمیر ہیں۔

marfat.com

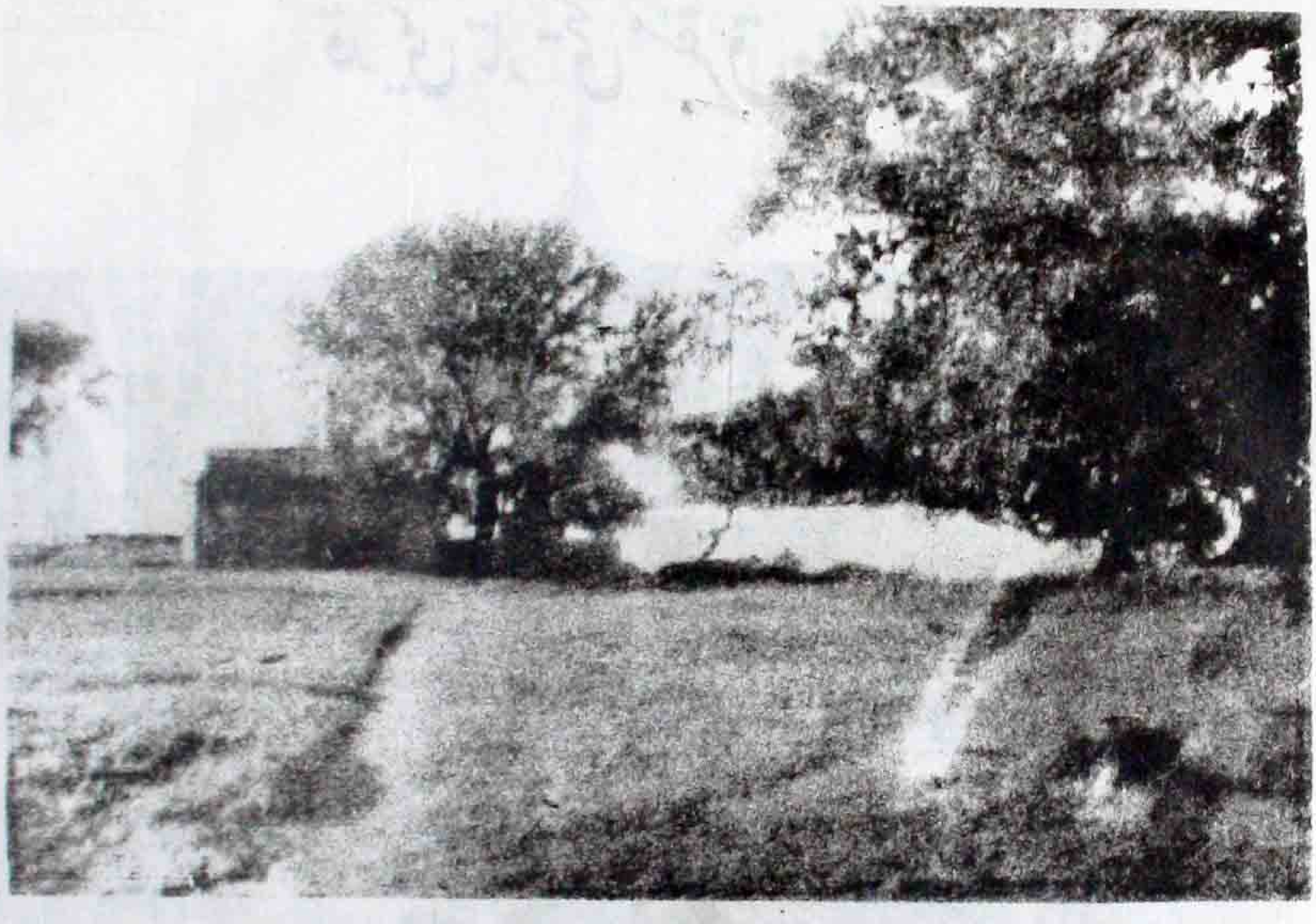

بھاگووال کے قریب ریحان کا بہت بڑا ٹبہ

بھاکووال کلاں کے قریب ایک مشہور قصبہ ریحان ہے جو ہزاروں سالہ قدیمی آبی گزر گاہ کے مغرب کی جانب ہے۔ اس ٹبہ کے تھوڑے سے فاصلے پر کاسب وزید۔ دتمحل، بنج۔ چک بزرگ شاہجہانیاں کے بڑے بڑے ٹبے ہے۔ یہ ٹبہ کافی رقبہ پر پھیلا ہوا ہے خصوصی طور پر ٹبہ کے اوپر ہزاروں سالہ قدیمی بوہڑ کا درخت ہے جو کئی کنالوں میں پھیلا ہوا ہے ٹبہ پر پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور کہیں کہیں راکھ کے ڈھیر ملتے ہیں۔ ٹبہ کافی بلندی پر ہے کسی بستی کے تباہ ہونے کے آثار ملتے ہیں ریحان میں چھ کے لگ بھگ قدیمی مزار ہے۔ ان کے نام سرسیا جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بیان کئے جاتے ہیں۔ ہرسیا، ساسا حام، اور صفدان شمسائیل ہیں ان میں صفدانؑ۔ شمسائیل۔ سرسیا حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بیان کئے جاتے ہیں۔

marfat.com

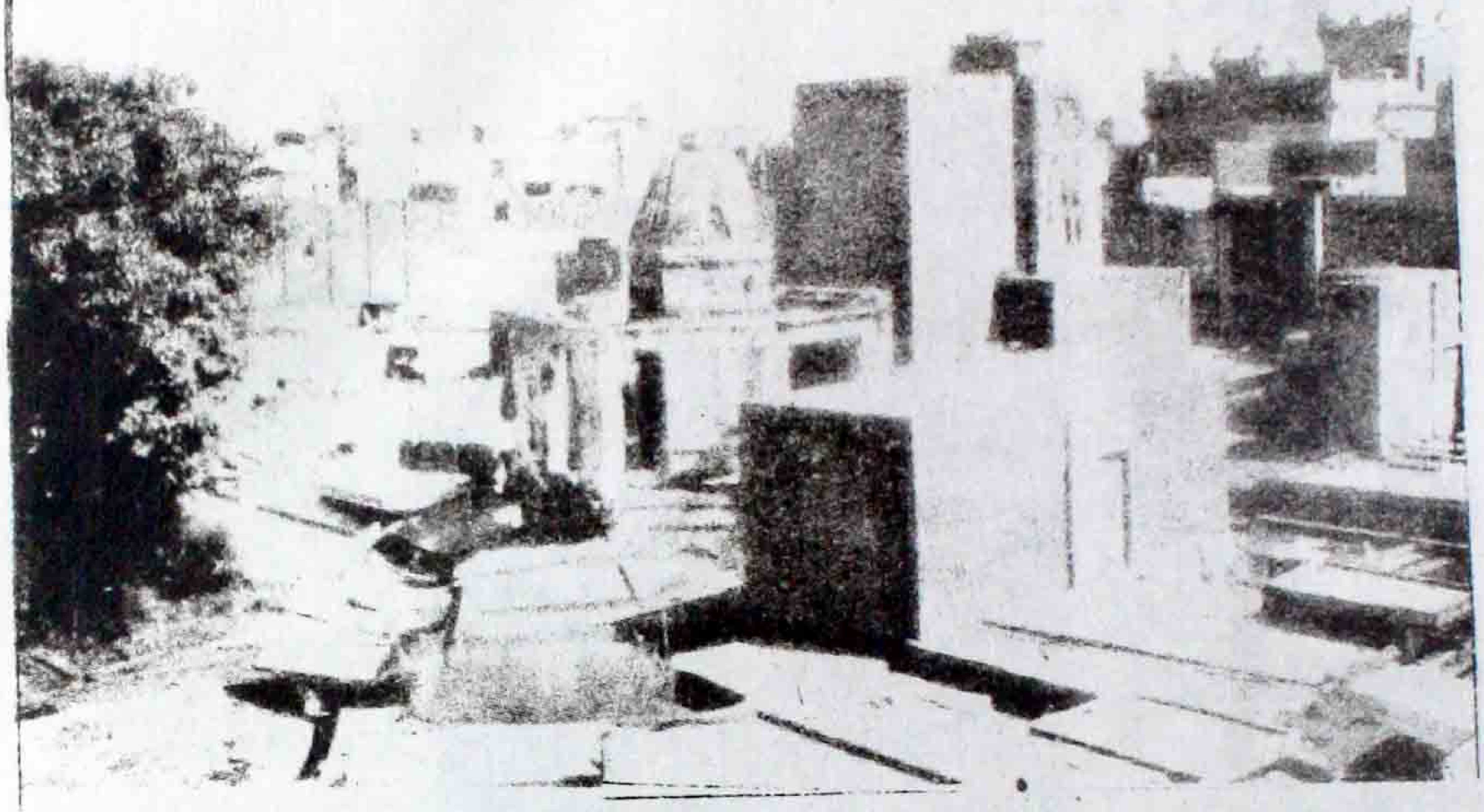

گجرات کے محلہ بکر قصاباں کے قریب قدیمی مندر

شہر گجرات کے حلہ بکر قصاباں میں ایک قدیمی مسجد سرداراں کے نام سے مشہور ہے اس مسجد کے قریب ہندوں کاایک قدیمی مندر ہے اس مندر کے ملحقہ ہندوں کی عبادت کے لئے کمرے بنے تھے مندر کے قریب کنواں بھی تعمیر کیا گیا تھا جس کے نشان اب مٹ چکے ہیں کنواں کی وجہ سے یہ علاقہ کافی آباد تھا۔ ایک انداز کے مطابق یہ مندر مغلیہ دور کا معلوم ہوتا ہے۔ یہاں اب آبادی کافی گنجان ہو چکی ہے۔ جس کی وجہ سے قدیمی نشان مٹتے جارہے ہیں۔ رہی سہی کسر قبضہ گروپ نے نکال دی ہے۔ یہ مندر شہر کے گنجان علاقہ میں ہے۔ یہاں کئی راستے آکر ملتے ہیں

marfat.com

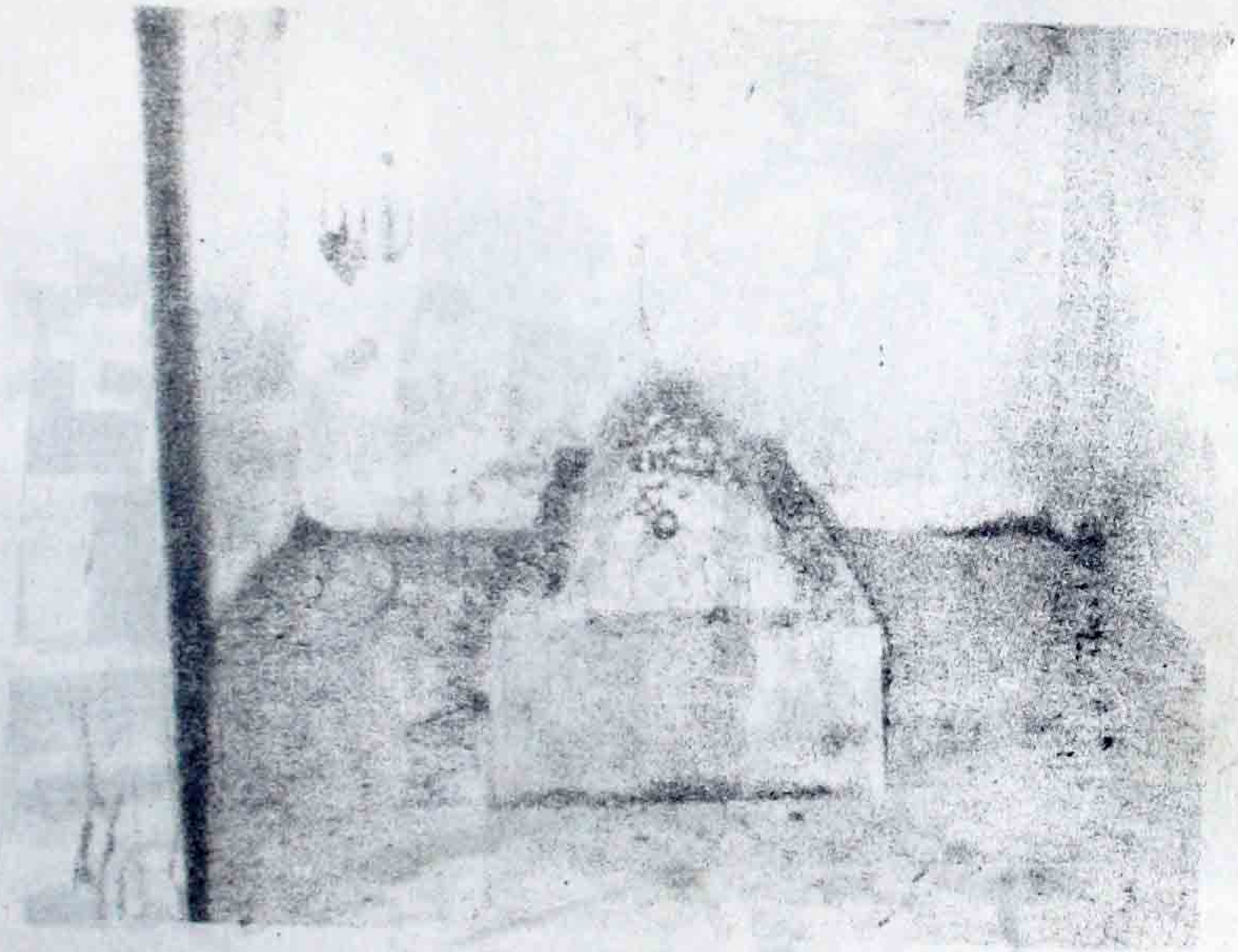

باری والی مسجد کے قریب چھپکلی سرکار کا مزار

یہ مزار گجرات کے قلعہ کے قریب باری والی مسجد میں ہے۔ تاریخ وصال کا اور آپ کی آمد کا معلوم نہ ہو سکا ہے۔ مقامی روایات کے مطابق چھ بھائی قلعہ کے گردونواح دفن ہیں۔ صاحب مزار کو عرف عام میں چھپکلی والی سرکار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آپ کے مزار کے ساتھ کافی رقبہ تھی جو بعد میں ناجائز تجاوز کرنے والوں نے اس پر قبضہ جمالیا ہے۔ اب مزار چند فٹ میں محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ آپ کے مزار پر اہل محلہ پوری عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں۔ اور ختم شریف کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔

marfat.com

کنجاہ میں دیوان کرپارام کا باغ

یہ باغ اور پرانے محل کنجاہ کے پولیس اسٹیشن کے قریب ہیں کرپارام رنجیت سنگھ کے دور حکومت میں کشمیر کا گورنر تھا۔ باغ میں بارہ دری کے علاوہ محل بھی ہیں زیر زمین سرنگ کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ سرنگ کے راستے بیگمات سیر کے لئے باغ میں آتی ہیں۔ باغ میں ہر قسم کے پھل دار درخت تھے۔ یہ بارہ دری دو منزلہ ہے۔ خوبصورت انداز میں تعمیر کی گئی ہے۔ اب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے مکینوں نے دیواروں کے ساتھ گوبر کے اوپلے چسپاں کر رکھے ہیں۔ یوں یہ قدیمی عمارت تباہ اور برباد ہو رہی ہے۔ دیواریں تین چار فٹ چوڑی ہیں۔ روشنی ہوا کے لئے دروازے میں

marfat.com

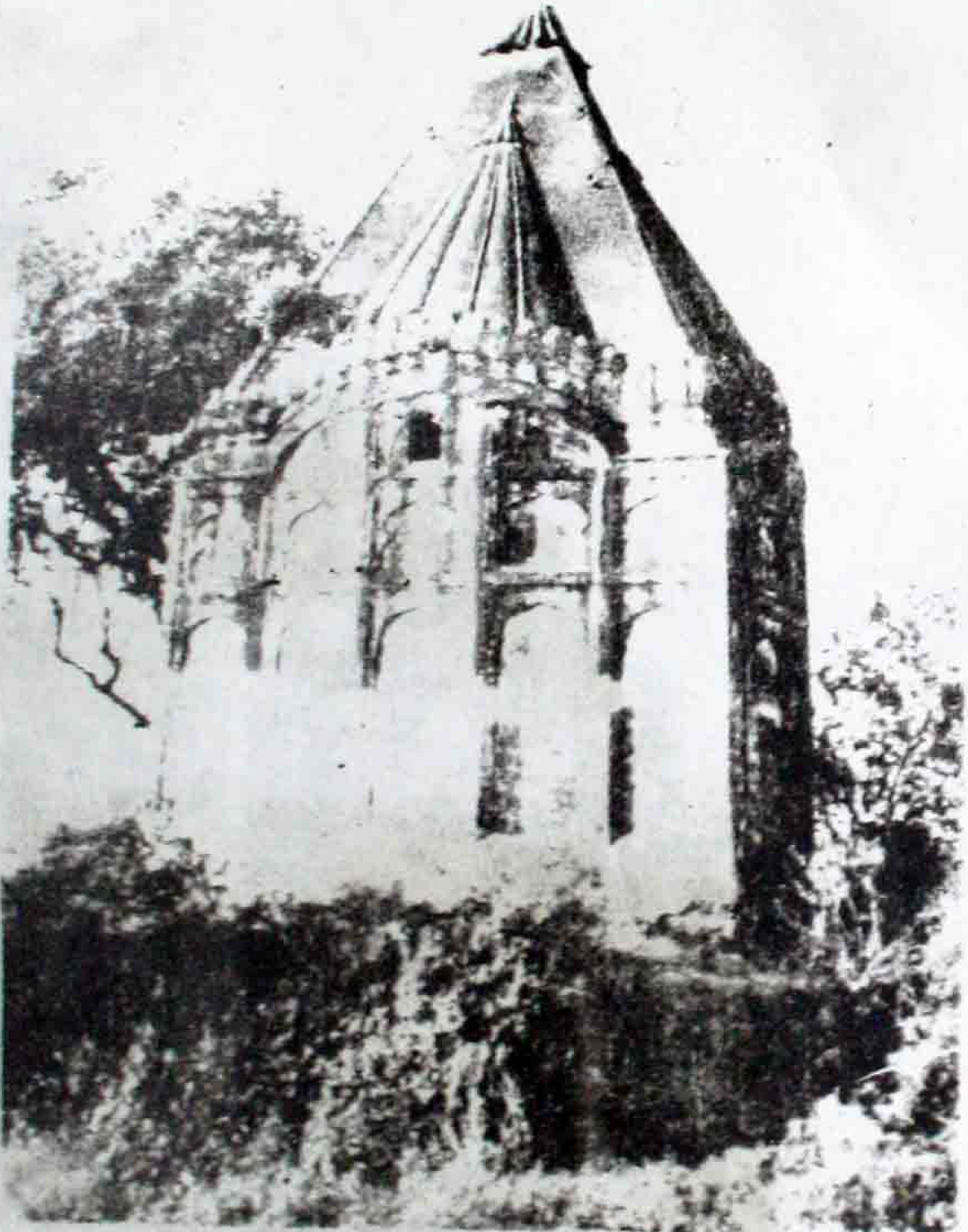

معین الدین پور گجرات قدیمی باولی اور مندر

گجرات سے ایک سڑک نورا منڈیالہ کی طرف جاتی ہے۔ یہ سڑک سیالکوٹ اور ہندوستان جانے کے لئے قدیمی راستہ تھا۔ اسی سڑک کے کنارے قدیمی قصبہ معین الدین پور ہے۔ معین الدین پور اور بیو دولی کے درمیانی رقبہ میں یہ قدیمی باؤلی تھی۔ یہاں بہت بڑا باغ تھا جس میں ہر قسم کے پھل دار درخت تھے۔ یہ باغ مثالی باغ تھا یہاں ہندوؤں کی عبادت گاہ مندر کے آثار اب بھی موجود ہیں گجرات شہر کے ہندو صبح سویرے عبادت کے لئے اس مندر میں آتے تھے۔ صبح کی سیر بھی اس باغ میں کرتے تھے۔ باغ کے آثار ختم ہو چکے ہیں البتہ مندر اور باؤلی کے آثار موجود ہیں مندر کے نیچے ایک سرنگ کا دروازہ بھی ہے۔ یہ عمارت چھوٹی اینٹوں سے تعمیر شدہ ہے۔ جو مغلیہ دور کی فن تعمیر کی یاد دلاتی ہے

marfat.com

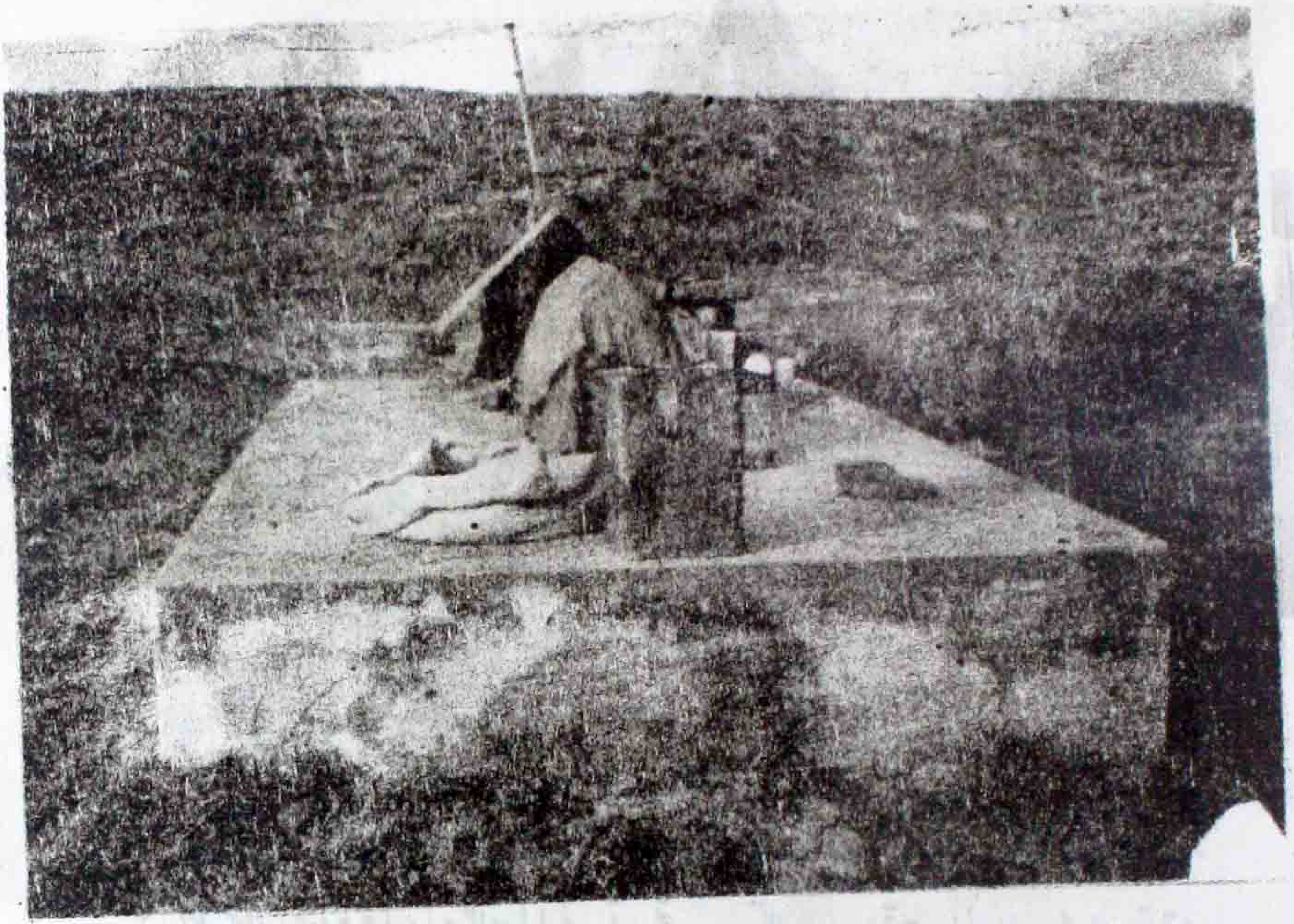

کیرانوالہ سیداں کے قریب بلند بالا ٹبہ پر قدیمی مزار

کیرانوالہ سیداں قدیمی بستی ہے یہ گاؤں ڈنگہ اور منگووال غربی روڈ پر ہے منگووال غربی سے یہ سڑک سعد اللہ پور جو کالیاں کی طرف جانکلتی ہے۔ ماضی میں مشہور پتن تھا دریائے چناب کے دوسری جانب رام نگر موجودہ رسول نگر کا پتن تھا برصغیر میں داخل ہونے والے تجارتی قافلے حملہ اور اس پتن کے ذریعے دریائے چناب کو عبور کرتے تھے۔ کیراں والی کے قریب یہ ٹبہ بہت اچھے رقبے میں ہے۔ اور بلندی پر ہے۔ راقم کو اس ٹبہ سے سکندر کے دور کی اینٹیں بھی ملیں۔ اس ٹبہ پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑوں کی تہہ بچھی ہوتی ہے۔ اس ٹبہ پر یہ قدیمی مزار ہے۔ جبکہ پوری بستی تباہ ہو چکی ہے۔ لیکن اللہ کے نیک بندے کا نشان باقی ہے۔ مقامی آبادی کے عقیدت مند حاضری دیتے ہیں

marfat.com

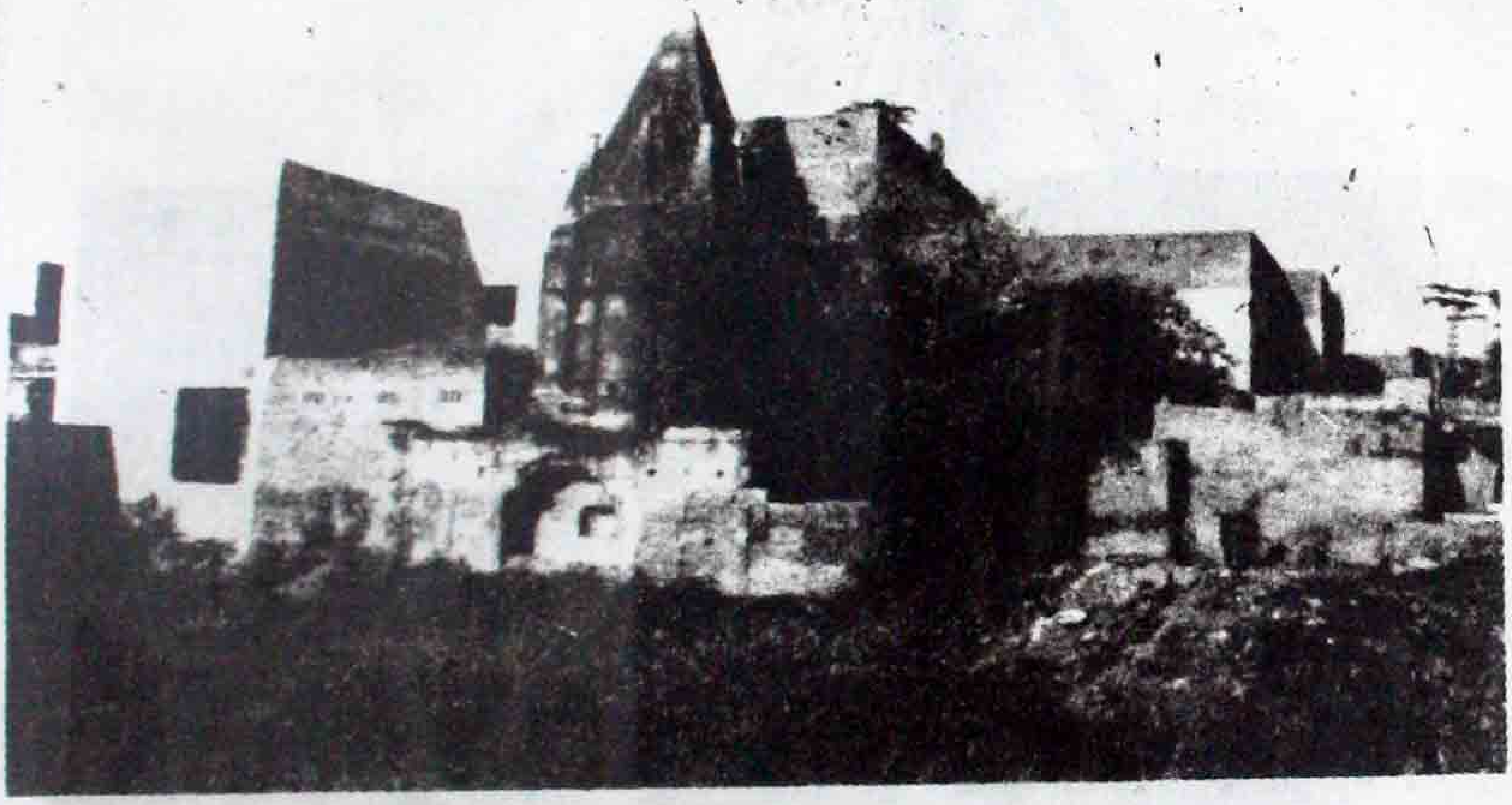

ریکس سینما کے قریب قدیمی تالاب

گجرات کے مرکزی ریکس سینما کے قیام سے قبل یہاں ایک پانی کا تالاب اور مندر بھی تھا جہاں ہندو لوگ آشنان کیا کرتے تھے۔ یہ تالاب ہر وقت پانی سے بھرا رہتا تھا۔ تالاب کی درجن بھر کے قریب سیڑھیاں تھیں۔ یہ تالاب چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ اور ایک سرنگ کے ذریعے ایک تالاب کا پانی دوسرے تالاب میں منتقل ہوتا رہتا تھا۔ اس تالاب کے ساتھ کئی داستانیں منسوب ہیں۔ اب آہستہ آہستہ اس تالاب کے آثار مٹتے جا رہے ہیں اور قبضہ گروپ نے اس کے چاروں طرف قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر اس تالاب کی دیکھ بھال کی جاتی تو ایک بہترین یادگار آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ رہتی۔

marfat.com

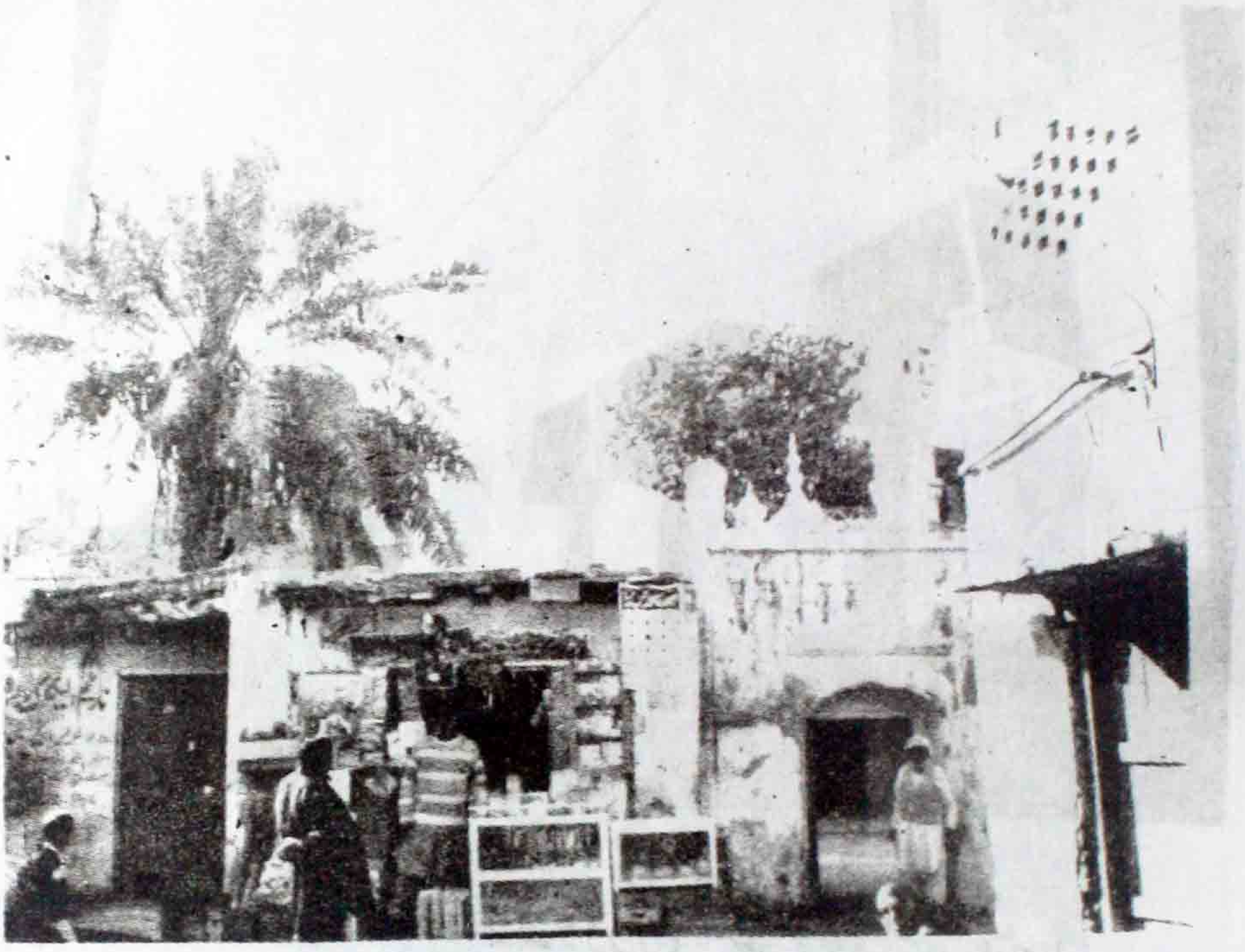

مسجد خسریاں جلالپور جٹاں

یہ مسجد جلالپور جٹاں کے جانب مغرب ہے قدیمی مسجد ہے جو مسجد خسریاں کے نام سے مشہور ہے۔ مسجد مغلیہ دور غالباً اکبر یا جہانگیر کے دور میں تعمیر کی گئی۔ مسجد کے تین گنبد ہیں دیواریں چار پانچ فٹ چوڑی ہیں۔ اس قسم کی مساجد مناور اور بھمبر میں بھی ہیں۔ اس مسجد کا طرز تعمیر اکبر کے دور کا ہے۔ مسجد کے قریب ایک کنواں بھی تھا۔ جواب بند ہو چکا ہے۔ مسجد کے جانب بابا بارو کا مقبرہ ہے۔ جس نے یہ مسجد تعمیر کروائی تھی۔ مسجد اب بھی اصل حالت میں ہے۔ جلالپور جٹاں قصبہ بھی بہت قدیمی ہے۔ سکندر اعظم کے حملہ کے وقت جلالپور شہر آباد تھا

marfat.com

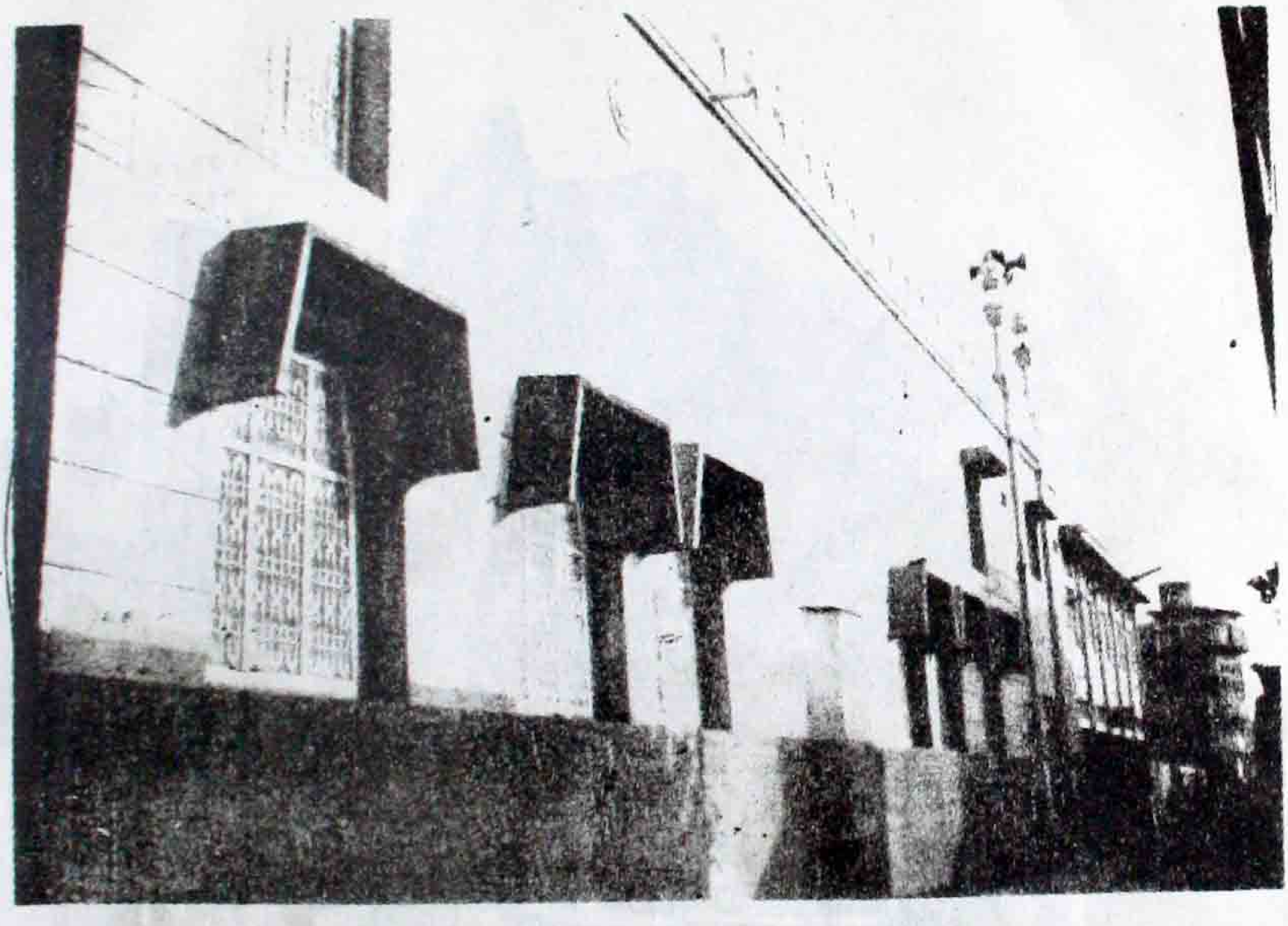

اورنگزیب عالمگیرؒ کے دور کی تعمیر کردہ مسجد بیگم پورہ

یہ مسجد اورنگزیب عالمگیرؒ کے دور میں تعمیر کی گئی۔ مسجد کے صحن میں اورنگزیب عالمگیر کی بیوی راج محل کا مزار ہے۔ جو پختہ سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے۔ بیگم راج محل حضرت شاہدولہ سرکار کی عقیدت مند تھی۔ وصیت کے مطابق آپ کو شاہدولہ سرکار کے قدموں میں دفن کیا گیا۔ مسجد بیگم پورہ شاندار انداز میں تعمیر کی گئی تھی چھوٹی چھوٹی اینٹوں کی یہ تاریخی مسجد۔ شہید کر کے اسے از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔ سکھوں کے دور میں مسجد کو بہت نقصان ہوا۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کی کوششوں سے مسجد کو از سر نو آباد کیا گیا آپ کا مزار بھی مسجد کے قریب ہی ہے

marfat.com

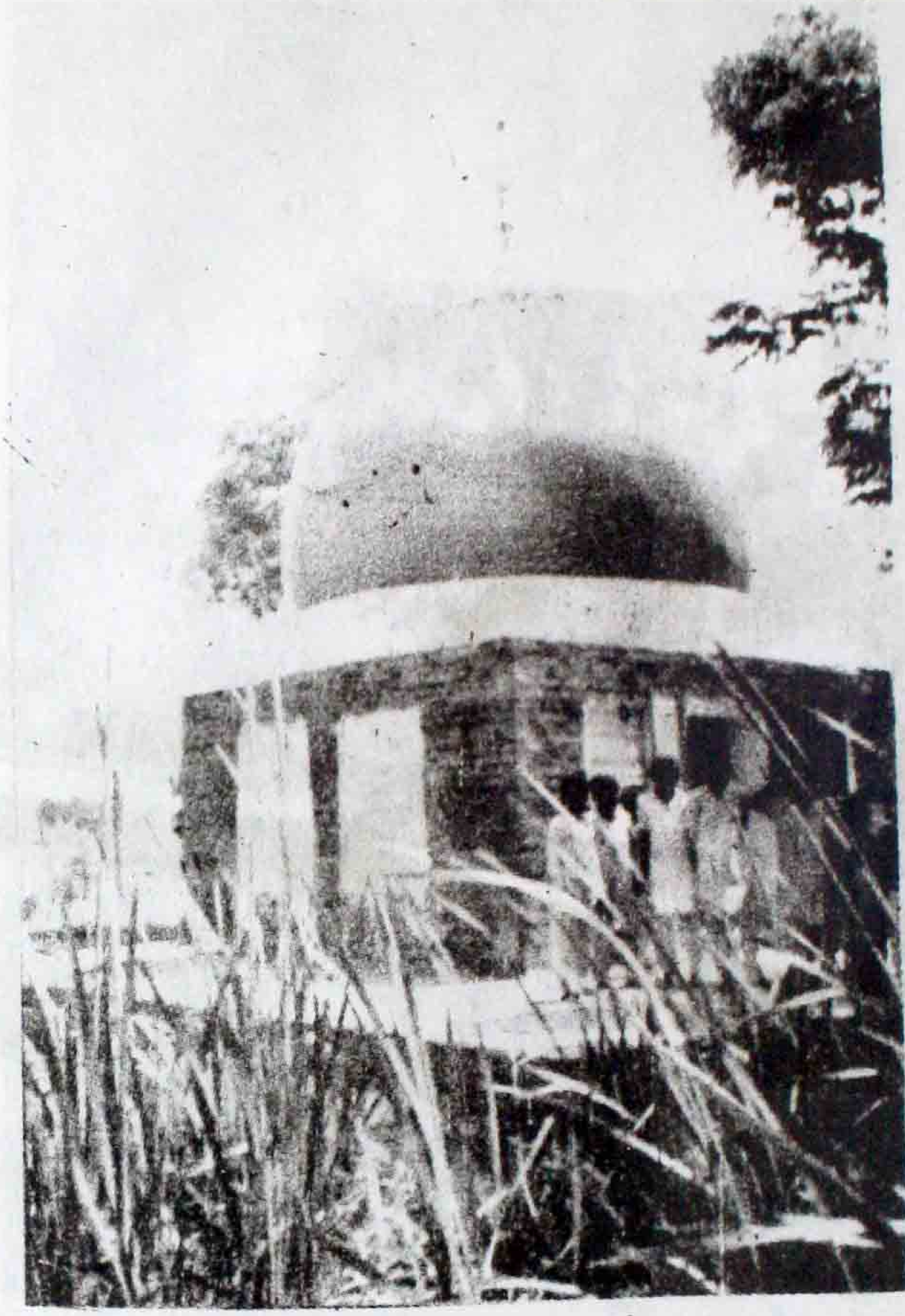

پنڈی تیلیاں کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار مشہور قدیمی بستی پنڈی تیلیاں کے جانب مغرب آبی گذر گاہ کے کنارے ہے۔ عقیدت مندوں نے مزار پختہ تعمیر کیا ہوا ہے۔ مزار کے قریب ایک نالہ میں سال بھر صاف شفاف پانی موجود رہتا ہے۔ اس گاؤں کے جانب مشرق ایک ٹبہ پر کسی تباہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہاں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ٹھنڈے میٹھے پانی کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔ یہ علاقہ قدیمی بستیوں پر مشتمل ہے۔ جو تباہ برباد ہو چکی ہیں۔ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بکھرے پائے جاتے ہیں۔ پہاڑی علاقہ اور مغرب سے آنے والے قافلہ یہاں قیام کرتے پنڈی تیلیاں کوٹلہ ارب علی خان کے قریب ہیں

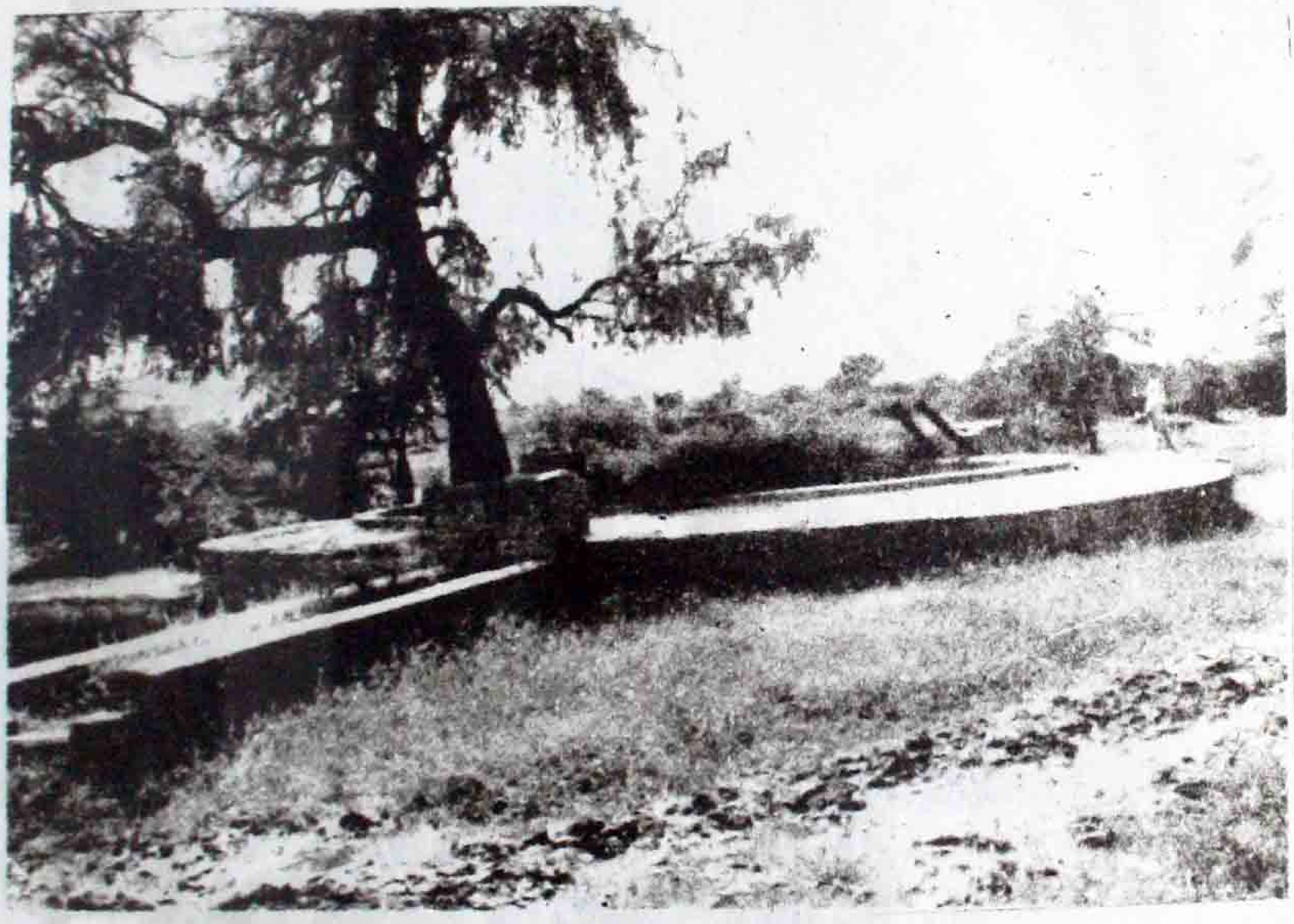

باولی شریف میں قدیمی کنواں

سرائے عالمگیر اور کھاریاں کے درمیان جی ٹی روڈ پر مشہور قصبہ باولی ہے۔ اس علاقہ میں پانی کی ضروریات اس کنواں سے پوری کی جاتی تھیں۔ شیر شاہ سوری یا اکبر کے دور میں یہ باولی تعمیر کی گئی جس سے شاہی قافلے اور تجارتی لوگ اس کے پانی سے پیاس بجھاتے تھے۔ انگریزوں نے اسے کنواں کی شکل دیدی اور چوا کریالہ کے ریلوے اسٹیشن کے ذریعہ یہاں سے پانی دوسرا علاقہ میں پہنچایا جاتا تھا۔ چونکہ یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے۔ یہاں پانی کی سخت قلت تھی۔ پانی کی کمی کو اس کنواں سے پورا کیا جاتا تھا۔ محکمہ ریلوے نے اس باولی کے قریب ایک اور کنواں تعمیر کروایا تھا۔ اس باولی کی وجہ سے اس گاؤں کو باولی کہتے ہیں اور ایک درویش ولی اللہ کی وجہ سے اسے باولی شریف کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

marfat.com

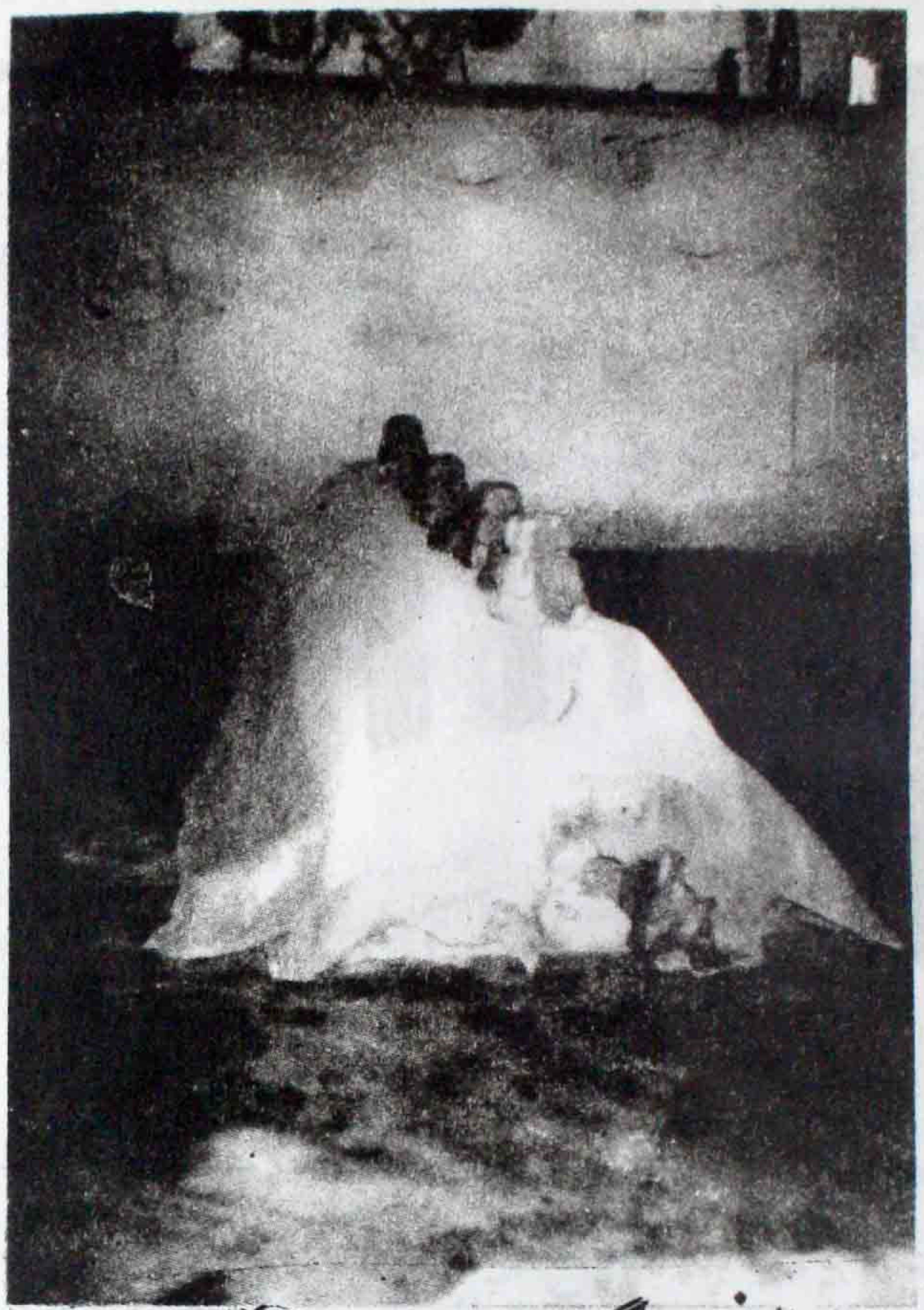

چاڑانوالہ ڈنگہ پھالیہ روڈ پر قدیمی مزار

سڑکوں کا شہر ڈنگہ اس لیے مشہور ہے کہ ڈنگہ کے چاروں سمت قدیمی شاہراہیں ہیں۔ ان میں ایک قدیمی سڑک جو ڈنگہ سے نکل کر پھالیہ شاہراہ پر سرگودھا تک جاتی ہے۔ اس سڑک پر موضع چاڑانوالہ کے قریب کوٹلی میں قبرستان میں نوگز قدیمی مزار ہے۔ جس کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ صاحب مزار کا سر مبارک شمال کی جانب دفن ہیں۔ پرانے درختوں کے جھنڈ میں یہ قدیمی مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ چھت بھی ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا یہاں سے قدیمی درخت کاٹ کر مزار کو جدید انداز میں تعمیر کیا گیا اس کے چاروں طرف سر سبز شاداب فصلیں ہیں یہ مزار ڈنگہ پھالیہ قدیمی روڈ پر تھوڑے فاصلے پر ہے۔ مزار پر چھت بھی ہے۔ مزار کی لمبائی عام قبروں جتنی ہے

marfat.com

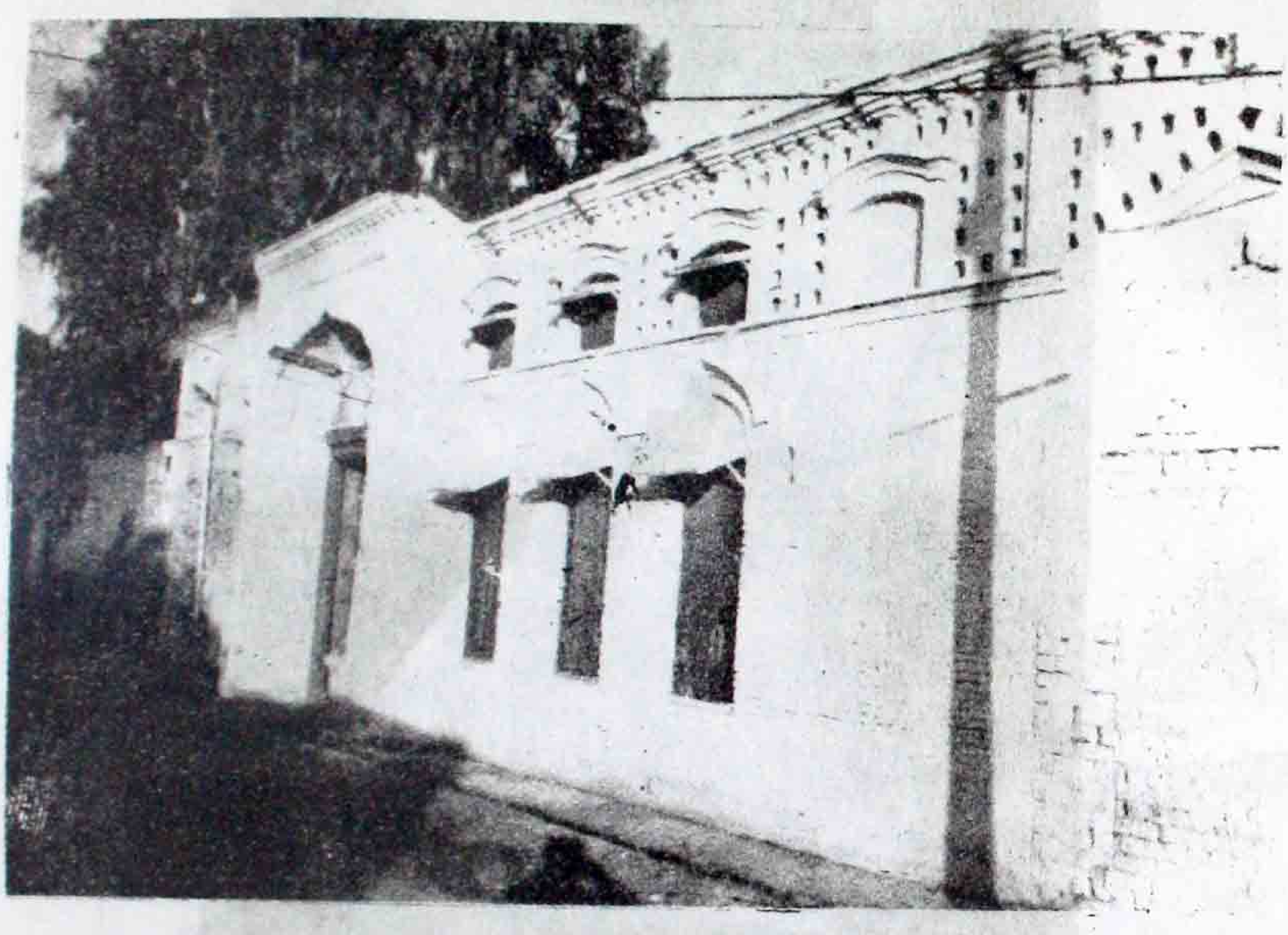

تھانہ سٹی جلالپور جٹاں

پرانے زمانہ میں بڑے بڑے شہروں میں جو تھانے تعمیر کئے جاتے تھے۔ وہ قلعہ نما ہوتے تھے جلالپور جٹاں کے قدیمی قصبہ میں یہ تھانہ بہت پرانا ہے۔ یہ عمارت چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ جلالپور میں یہ ایک قدیمی عمارت ہے۔ اگرچہ یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے لیکن پولیس والے اسکی عموماً مرمت کرتے رہتے ہیں۔ ماضی میں تھانہ کے قریب سے ایک پرانی سڑک گزرتی تھی۔ علاقہ میں امن و امان کے لئے یہ عمارت تعمیر کی گئی تھی۔ اسی عمارت کا بیشتر حصہ زمین میں دھنس چکا ہے۔ دروازوں کھڑکیوں کے آثار نظر آتے ہیں۔ یہ قدیمی عمارت کئی کمروں پر مشتمل ہے۔

marfat.com

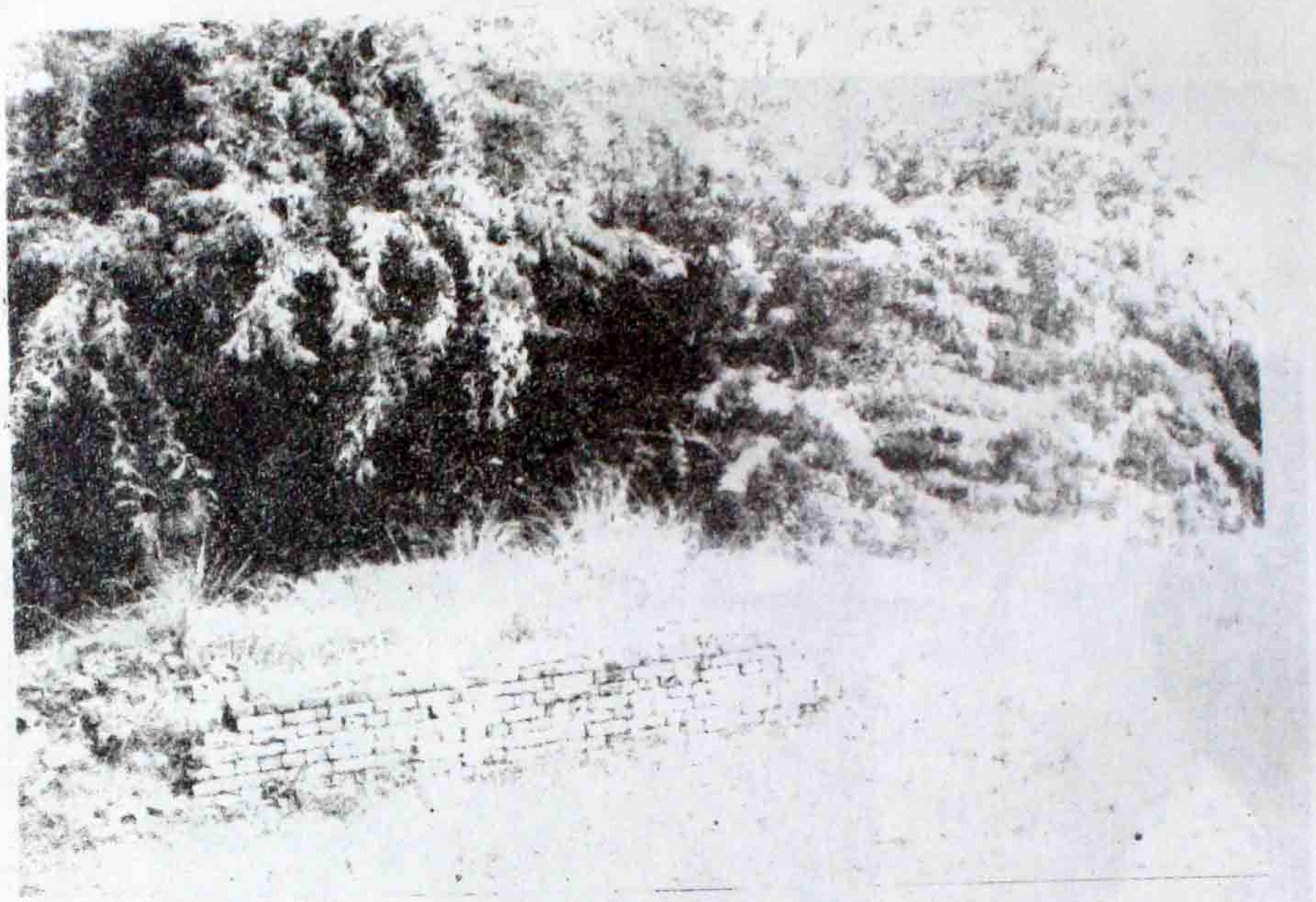

باولی شریف قدیمی مزار

کھاریاں اور سرائے عالمگیر کے درمیان چواکریالہ کے قریب ایک مشہور قدیمی بستی باؤلی شریف ہے جی ٹی روڈ کے جانب مشرق تھوڑے سے فاصلے پر یہ قدیمی بستی جو ایک ٹبہ و ٹیلہ پر آباد تھی تباہ شدہ ٹبہ ٹیلہ سے مٹی کے پرانے برتن چکیوں کے پارٹ اور انسان کے استعمال ہونے والے مٹی کے برتنوں کی اچھی خاصی مقدار اس ٹبہ میں پائی جاتی ہے۔ باولی میں ایک قدیمی کنواں بھی ہے۔ جہاں مغلیہ دور میں قافلے اور شاہی دستے یہاں پڑاؤ کیا کرتے تھے۔ اس قدیمی کنواں کے قریب ہی ایک آبی گزر گاہ بھی ہے۔ جس میں سارا سال پانی موجود رہتا ہے۔ اس چشمہ اور باولی کے قریب یہ قدیمی مزار ہے۔ اس کی چار دیواری بھی ہے۔ گھنے درختوں نے اس مزار کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اہالیان دیہہ کے مطابق یہ مزار بہت قدیمی ہے

marfat.com

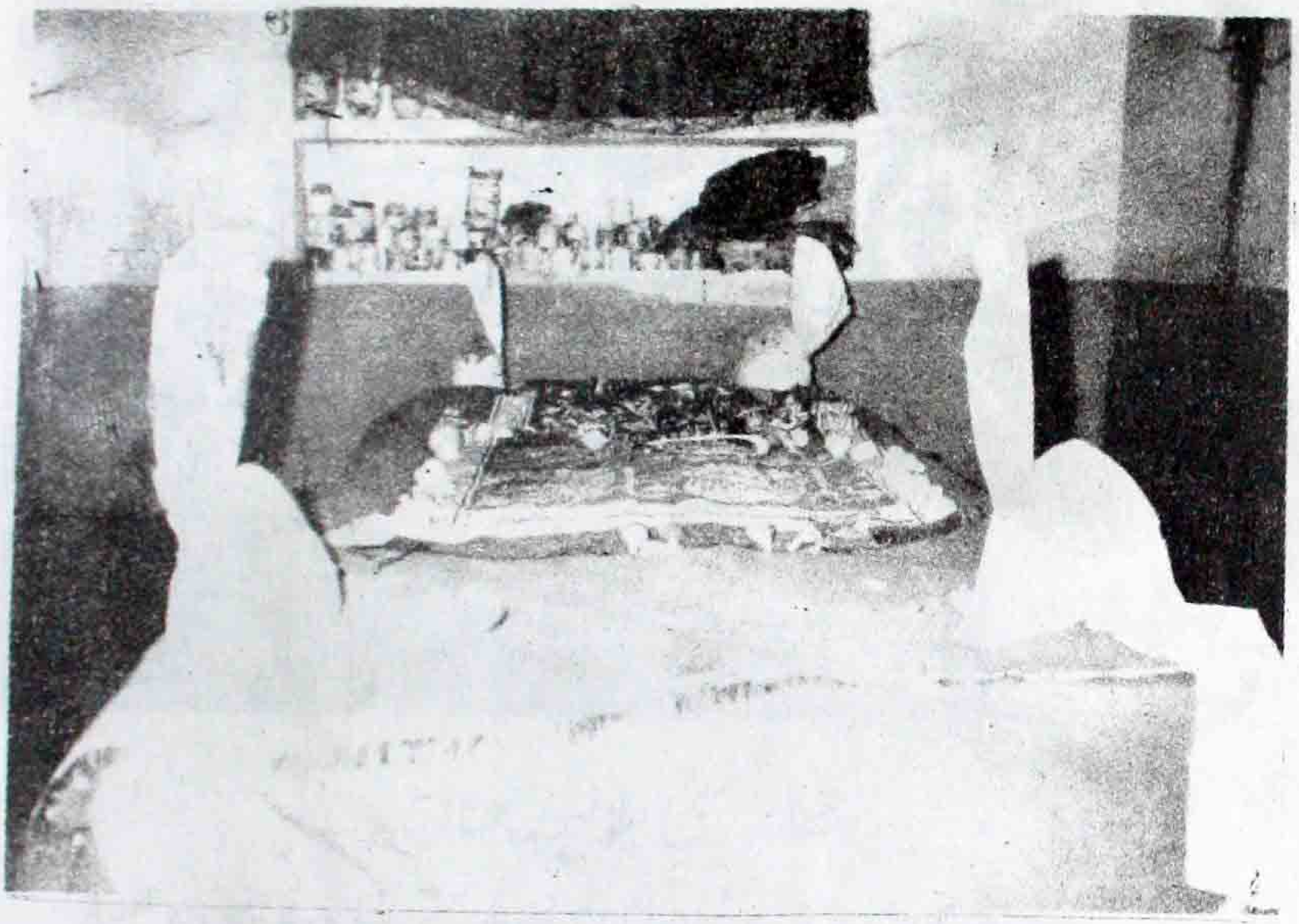

باولی شریف کا قدیمی مزار

باولی شریف کا قصبہ سرائے عالمگیر اور کھاریاں کے درمیان جی ٹی روڈ کے کنارے پر ہے۔ اس قدیمی بستی کے تین طرف ایک ہزاروں سالہ پرانی آبی گزر گاہ ہے۔ جس میں سارا سال پانی بہتا رہتا ہے۔ اس ندی کے کنارے ایک بلند و بالا ٹبہ بھی ہے۔ جو تباہ و برباد ہے۔ انسانی آبادی کی تباہی بربادی کے آثار اس ٹبہ پر پائے جاتے ہیں۔ اسی ٹبہ کے اوپر ایک قدیمی مزار بھی ہے۔ جو پختہ تعمیر شدہ ہے۔ اور ٹبہ کے عین درمیان میں ہے۔ یہ قدیمی قصبہ قدیمی شاہراہ جو سرائے عالمگیر سے نکل کر گلیانہ سے ہوتی ہوئی. بہلول پور سیالکوٹ کی طرف جاتی تھی وہ باؤلی کے قریب سے گزرتی تھی۔ باؤلی سے کشمیر جانے کے لئے ایک قدیمی راستہ ہے۔ کہتے ہیں کہ شیر شاہ سوری نے باولی کے قریب ایک سڑک بھی تعمیر کروائی تھی۔ اب قدیمی سڑکوں کے آثار ختم ہو چکے ہیں

marfat.com

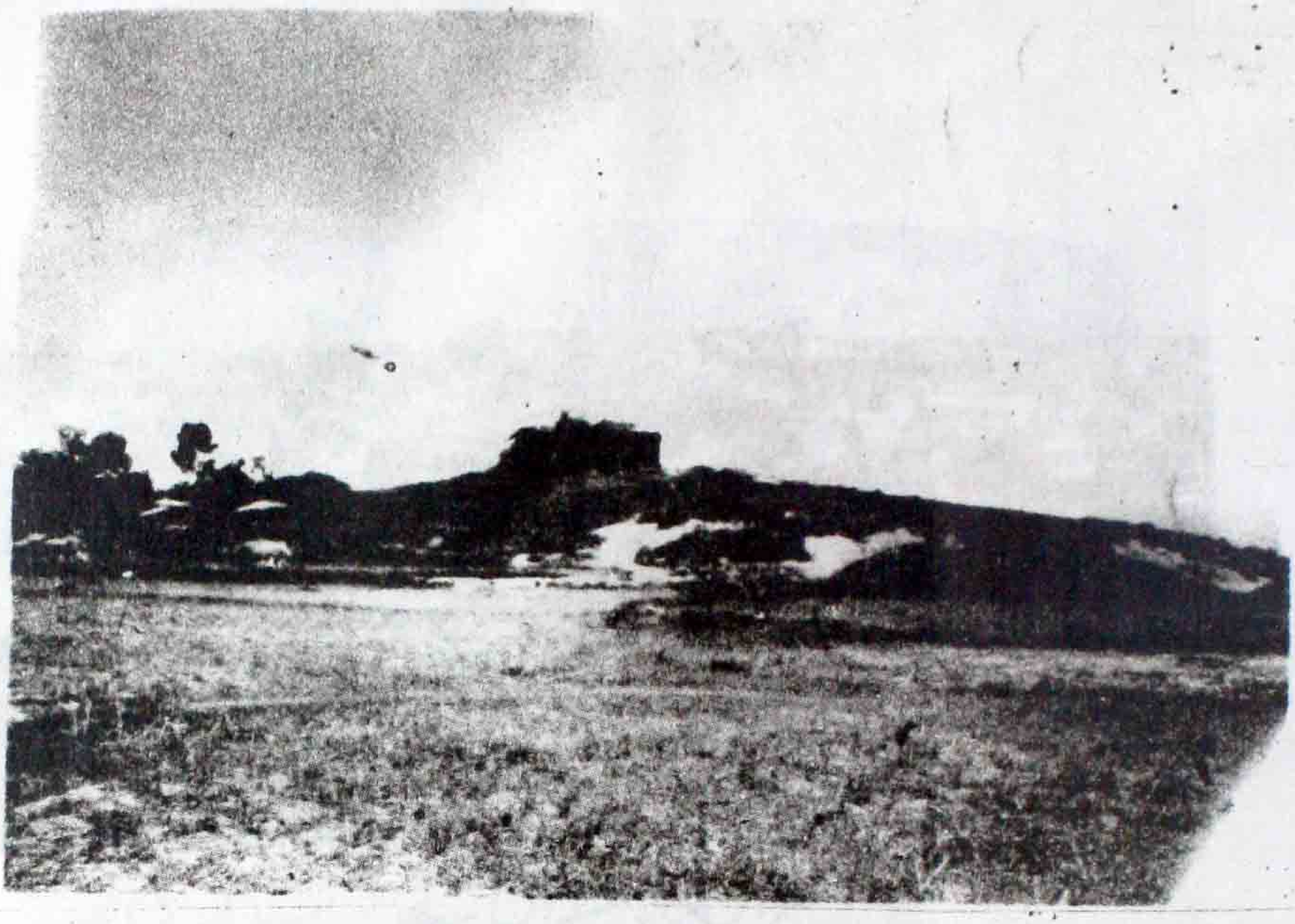

جانٹلہ نزد گلیانہ قدیمی ٹبہ

کھاریاں سے گلیانہ کے لئے ایک سڑک نکلتی ہے ۔ ماضی میں گلیانہ کو اس علاقہ میں مرکزی حیثیت حاصل رہی گلیانہ سے چند میل کے فاصلہ پر پبی کی پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ۔ جانٹلہ بھی پہاڑیوں کے دامن میں ہے ۔ یہاں ایک بہت بڑا ٹبہ ہے ٹبہ پر قدیمی مزار ہے ۔ صاحب مزار کو پیر گجہ کے نام سے پکارتے ہیں یہ ٹبہ کافی رقبہ میں پھیلا ہوا ہے ۔ اس تباہ شدہ بستی پر پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ پرانے سکے ملتے ہیں ۔ اس ٹبہ میں راکھ کے ڈھیر بھی ملتے ہیں ہڈیوں کے ٹکڑے بھی پائے جاتے ہیں ماضی میں پہاڑی اور میدانی علاقہ کے درمیان اس ٹبہ پر قلعہ بنایا گیا تھا ۔ ٹبہ کے قریب ۲۲ نو گز لمبا مزار بھی ہے مغلیہ دور کی باؤلی بھی تھی جس پر اب کنواں تعمیر کیا گیا ہے ۔ قریب ملکہ منگلیہ ٹھوٹھ رائے بہادر جیسی قدیمی بستیاں ہیں

marfat.com

گجرات کا فضائی منظر

یوں تو گجرات کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے۔ گجرات کا پرانا نام اودھے نگری تھا۔ جو دولت نگر کے نام سے کبھی بہت بڑی بستی تھی۔ یہ شہر میلوں تک پھیلا ہوا تھا۔ گجرات کا موجودہ شہر اکبر بادشاہ نے بسایا تھا۔ یہاں قلعہ تعمیر کروایا۔ قلعہ کے اوپر باؤلی حمام اور رہائش گاہیں تعمیر کروائیں تھیں اس شہر نے کئی نشیب و فراز دیکھے۔ یہ شہر کئی بار آباد ہوا اور کئی بار اجڑا آج یہ شہر میلوں تک پھیل چکا ہے۔ یہ شہر کئی حملوں بستیوں کے نام مشہور تھا گجرات کی تلوار اس خطہ میں۔ بہت مشہور تھی دور تک۔ جنگی مقاصد کے لئے سپلائی کی جاتی تھی لوہے کی تلوار کے بعد اب گجرات پنکھوں کے لئے مشہور ہے۔ فوجی ضرورت کا سامان گجرات سے حاصل کیا جاتا تھا۔

marfat.com

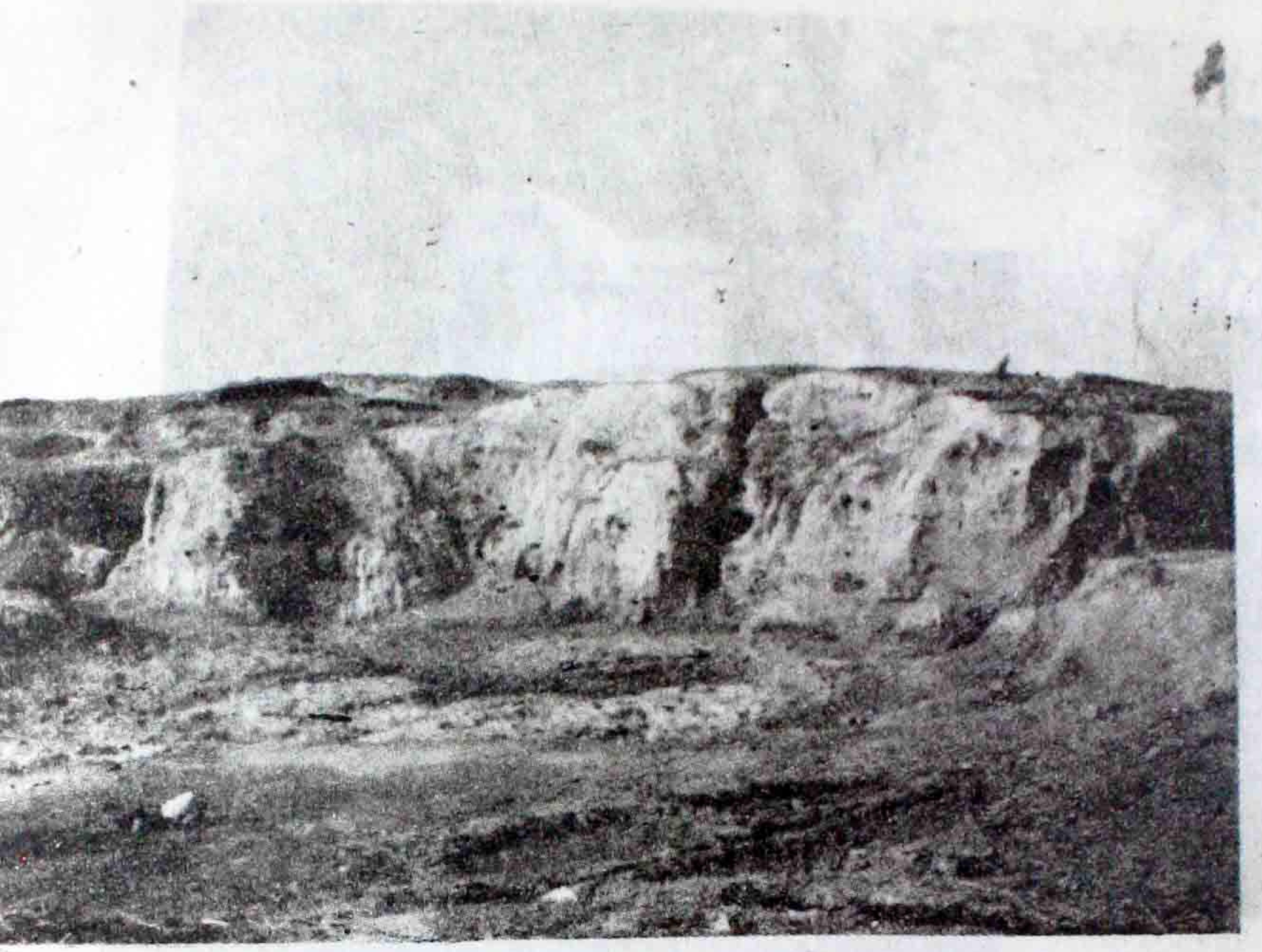

کیراں والا سیداں کے قریب قدیمی ٹبہ

ڈنگہ اور منگووال غربی کو ملانے والی سڑک کے جانب مغرب منگووال کے قریب یہ ہزاروں سالہ قدیمی ٹبہ ہے۔ ہزاروں سال گزرے موسلا دھار بارشوں سیلابوں کے باوجود یہ ٹبہ اس طرح قائم دائم ہے۔ ٹبہ سینکڑوں سالہ قدیمی شاہراہ کے قریب واقع ہے۔ جو مغرب کو برصغیر سے ملاتی ہے۔ تھوڑے سے فاصلے پر دریائے چناب کا مشہور پتن بھی تھا۔ جس کے آثار ختم ہو چکے ہیں۔ ٹبہ پر مٹی کے برتنوں کی ایک تہہ بچھی ہے۔ برسات کے موسم میں جب زوردار بارش ہوتی ہے۔ پرانے برتن چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں۔ یہاں سے ملنے والی بڑی بڑی اینٹوں کا سائز بھیرہ کلاں میں ملنے والی اینٹوں کے برابر ہے جو سکندر اعظم کے حملہ کے وقت کی بتائی جاتی ہیں۔ یہ ٹبہ بہت قدیمی ہے کھودائی کی جائے کئی انکشافات ہو سکتے ہیں

marfat.com

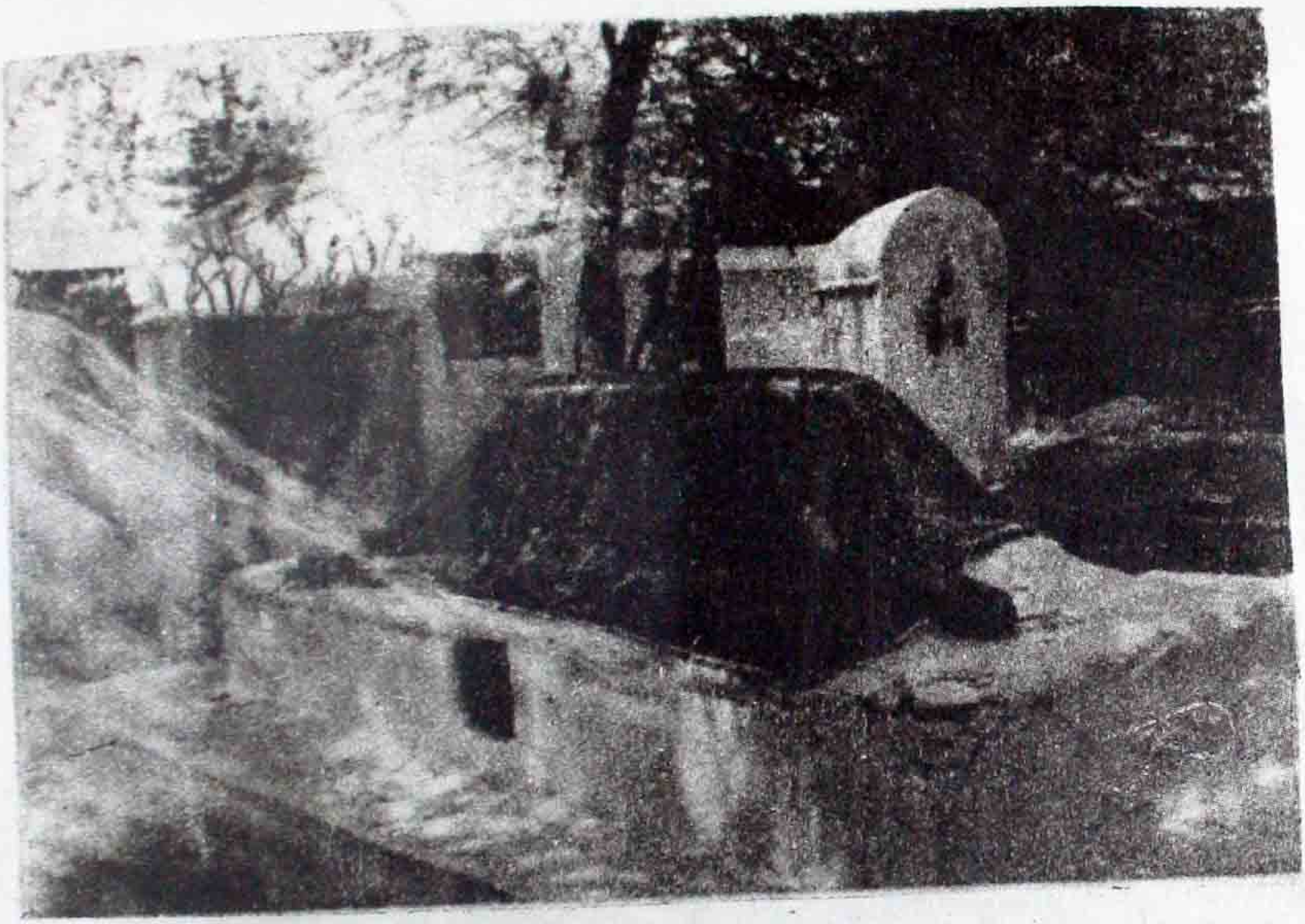

بزرگوال میں خاکی شاہ کا مزار

بزرگوال ایک بہت قدیمی قصبہ ہے قیام پاکستان سے قبل یہاں بیشتر آبادی ہندوؤں کی تھی بزرگوال کے جانب مشرق مشہور برساتی نالہ بھمبر بہتا ہے۔ بزرگوال میں بزرگوں کے کئی پرانے مزارات بھی ہیں سڑک کے قریب ایک مندر بھی ہے ساتھ ہی پانی کا بہت بڑا چھپڑ بھی ہے گاؤں کے جانب شمال مغرب سڑک کے کنارے 9 گز لمبا مزار بھی ہے۔ خاکی شاہ کا مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور اس میں چار دیواری کے اندر کئی بزرگوں کی پختہ قبریں بھی ہیں ہر سال عقیدت و احترام سے عرس بھی منایا جاتا ہے۔ تاریخ وصال معلوم نہیں ہو سکی۔

marfat.com

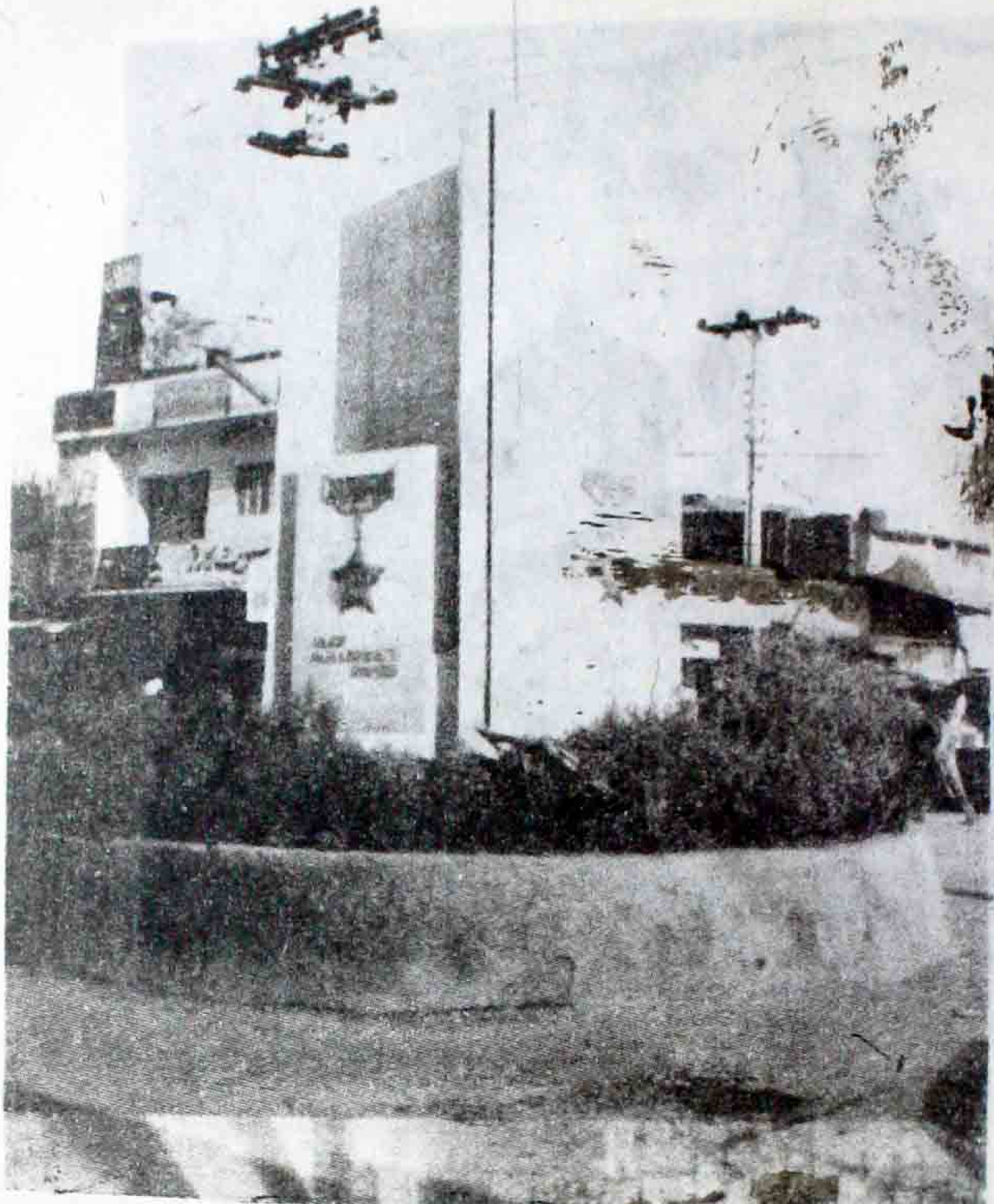

نشان حیدر چوک

گجرات بہادروں، جانثاروں اور سرفروشوں کی سرزمین ہے۔ اس سرزمین پر قدم قدم پر بہادری، جانثاری اور مادر وطن کی حفاظت کرنیوالوں نے اپنے خون سے گجرات کی تاریخ لکھی۔ سکندر اعظم جب دنیا کو فتح کرتا ہوا اس سرزمین پہ پہنچا۔ اس دھرتی کے سپوت راجہ پورس نے اس کو للکارا اور بہادری سے اس کا مقابلہ کیا۔ اس کے بعد تاریخ شاہد ہے کہ یہاں کئی معرکے ہوئے۔ چیلیانوالہ کے میدان میں بھی تقریباً ساڑھے سترہ سو کے قریب انگریز دفن ہیں۔ جو ان کی بہادری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نشان حیدر پانے والوں میں میجر عزیز بھٹی شہید، میجر محمد اکرم شہید، میجر شبیر شریف شہید شامل ہیں۔ جنہوں نے 1965ء اور 1971ء کے جنگوں میں مادر وطن کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ ان کی یاد میں کچہری چوک میں نشان حیدر چوک تعمیر کیا گیا ہے جس کے چاروں طرف نام اور نشان حیدر کے نشان نصب ہیں۔

marfat.com

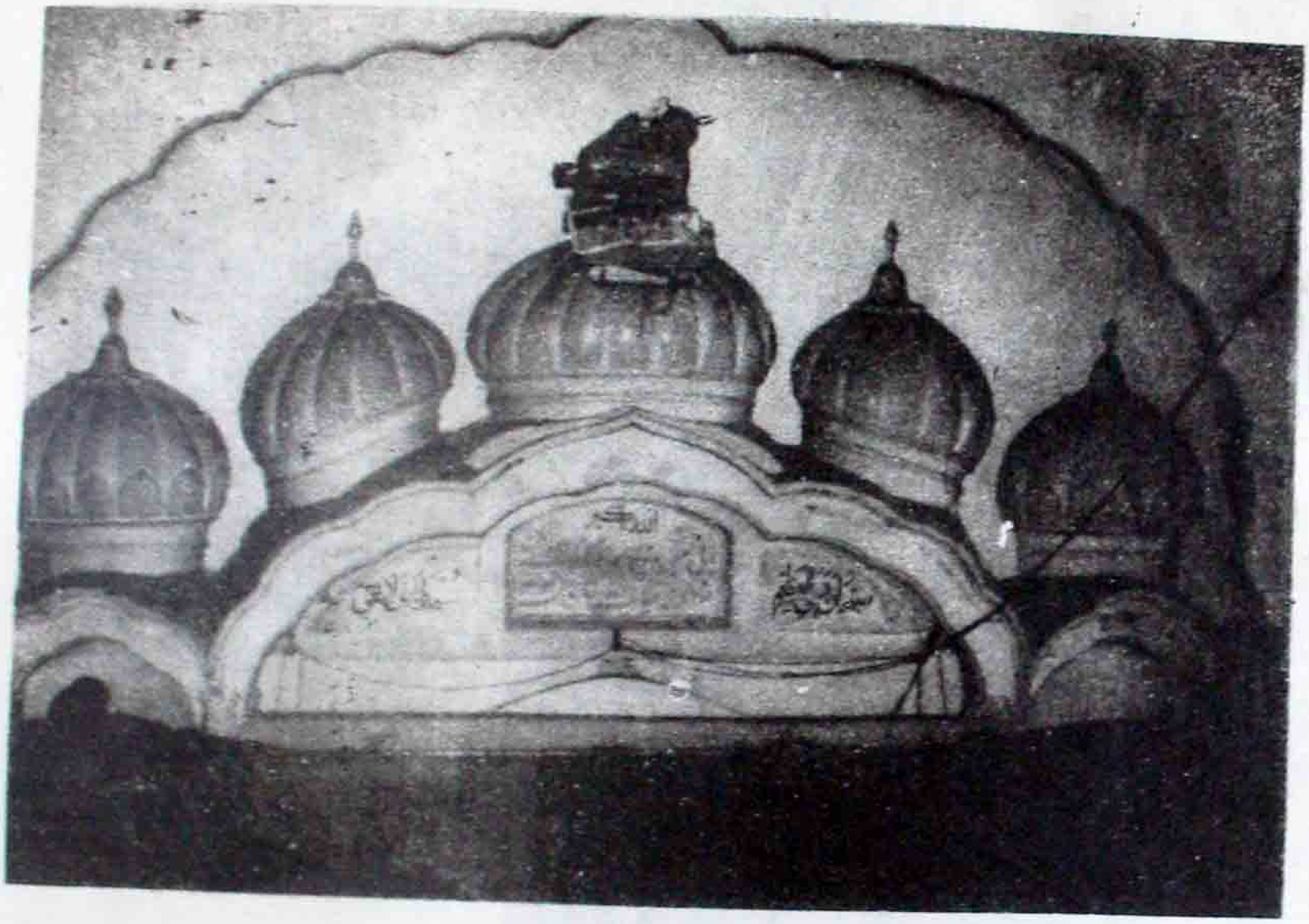

گجرات شہر کے وسط میں مسجد سرداراں

مسجد سرداراں گجرات کی قدیم ترین مسجد ہے۔ یہ مسجد تین منزلہ ہے۔ اس کے بعض حصوں میں جو اینٹیں استعمال کی گئی ہیں وہ اکبر کے دور کی معلوم ہوتی ہیں۔ مسجد کو شہید کر کے از سر نو تعمیر کیا گیا ہے. جبکہ کچھ حصے جو پرانی طرز کے تعمیر شدہ ہیں وہ اب بھی موجود ہیں۔ مسجد کے اس حصے پر سن تعمیر ۱۳۱۳ھ درج ہے۔ مسجد میں بڑے بلند پایہ عالم فاضل لوگ دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ مسجد کے مینار اور گنبد اس کے قدیمی ہونے کا داعی ہیں قریب ہی ہندوؤں کے دو مندر بھی ہیں

marfat.com

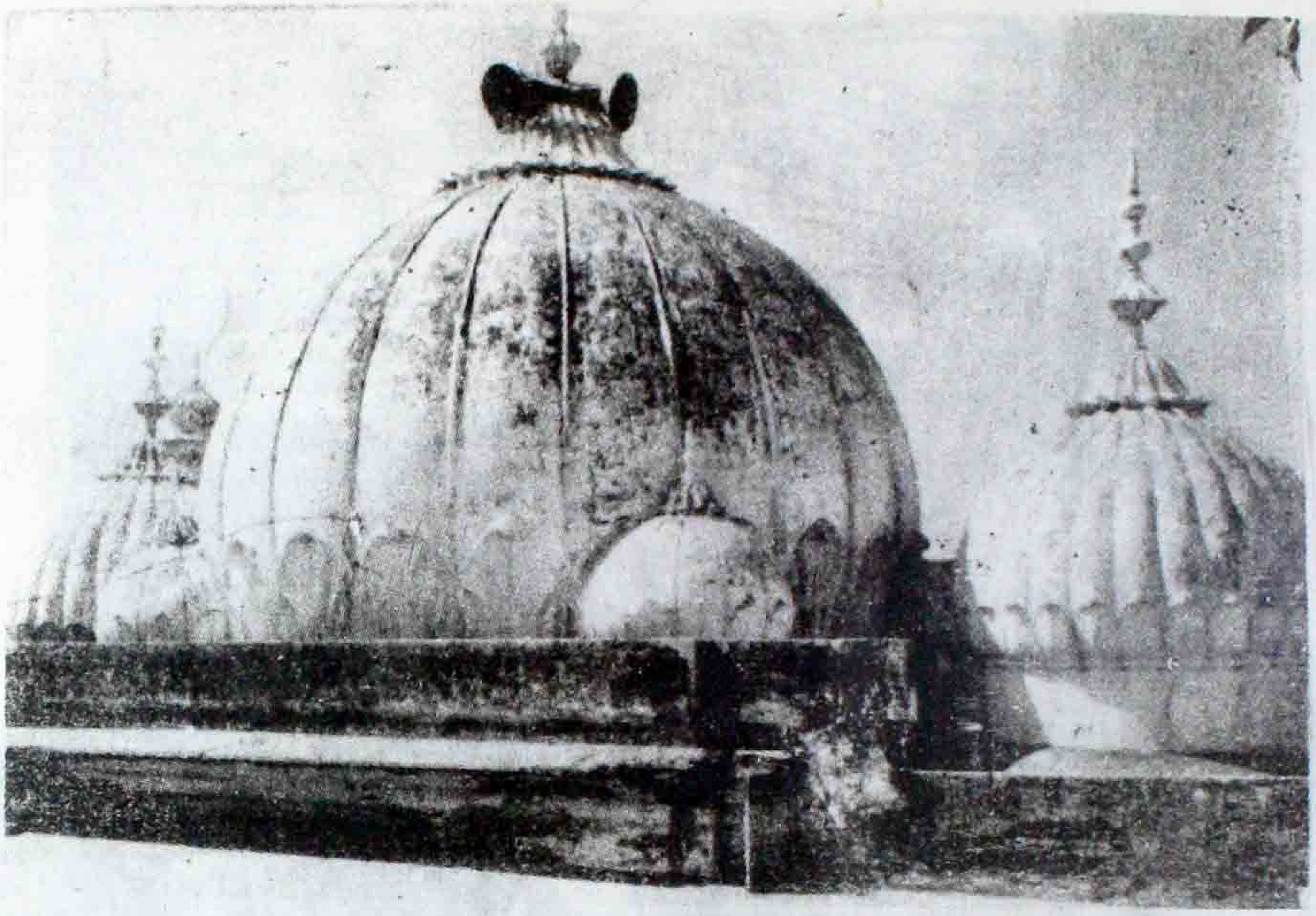

گجرات شہر کے وسط میں قدیمی مسجد سرداراں اور ہندوؤں کے مندر

یہ مسجد مسلم بازار کے جانب مغرب محلہ بکر قصاباں کے قریب ہے مسجد کی تعمیر مغلیہ دور کی معلوم ہوتی ہے تاہم اس پر جدید تعمیرات بھی کی گئی ہیں مسجد تین منزلہ ہے اس مسجد کو ایک سردار نے تعمیر کروایا تھا جسکی وجہ سے یہ مسجد سرداراں کے نام سے مشہور ہے۔ مسجد میں پانی پینے کے لئے کنواں بھی تھا جو اب بند ہو چکا ہے۔ مسجد کے قریب جانب شمال ہندوؤں کے دو مندر بھی ہیں جس کے آثار اب بھی موجود ہیں۔ مندروں کے قریب ایک کنواں ہوتا تھا جو اب بند ہو چکا ہے انسانوں کی تبلیغ کے لئے یہ مسجد مندروں کے قریب تعمیر کی گئی۔ مسجد کی بالائے منزل پر مغلیہ دور کے تین گنبد اور چار مینار ہیں۔ جبکہ درمیان والا گنبد سب سے بڑا ہے جو کہ مغلیہ دور میں تعمیرات استعمال ہونے والے مصالحے سے تعمیر کیا گیا۔ گجرات میں یہ مسجد قدیمی بتائی جاتی ہے۔

marfat.com

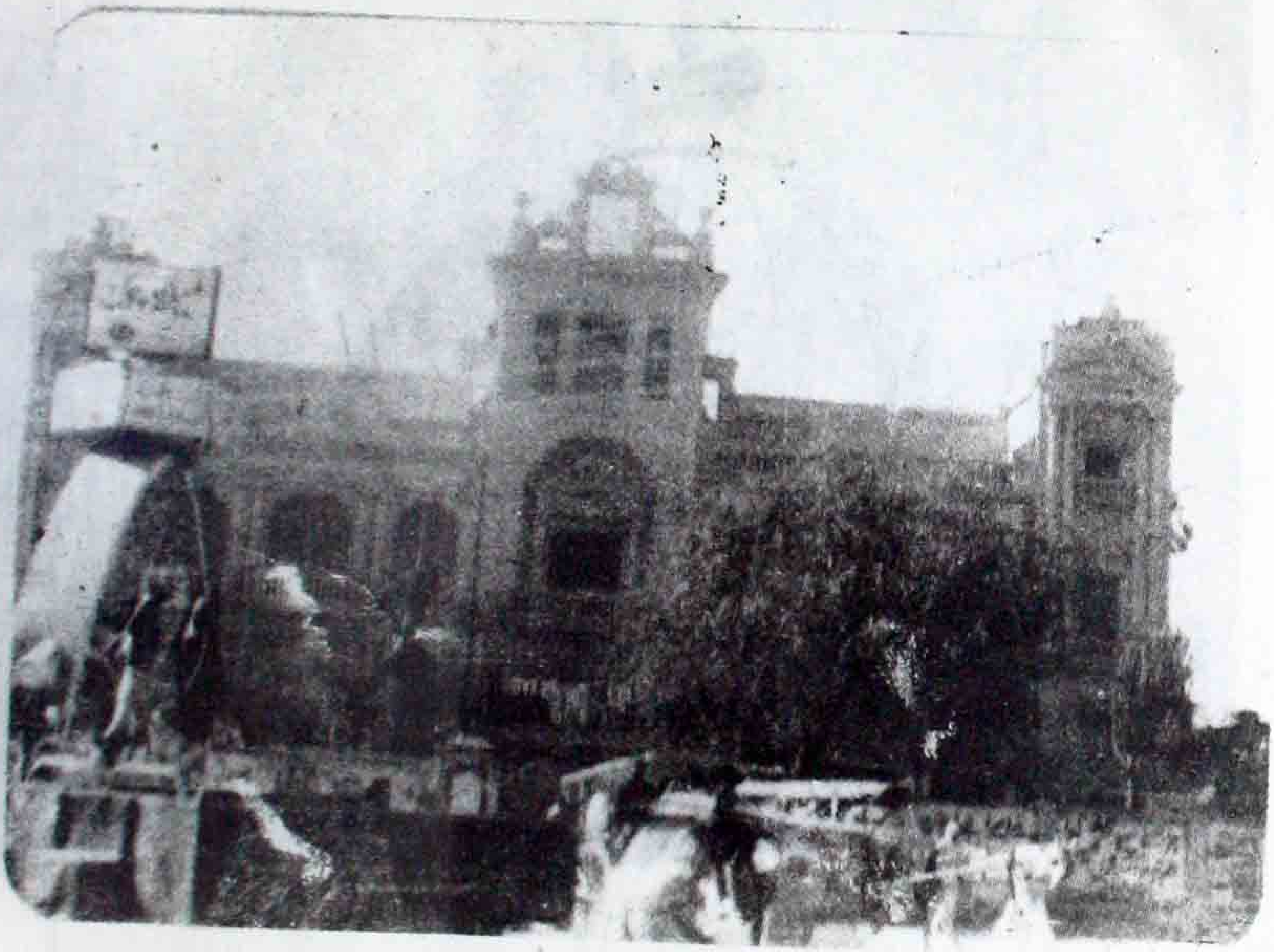

کیدار ناتھ محل

یہ عمارت فوارہ چوک کے قریب ہے قیام پاکستان سے قبل ایک ہندو کیدار ناتھ نے اس محل کو تعمیر کروایا یہ محل کئی کمروں پر مشتمل ہے۔ جہاں آجکل لڑکیوں کا کالج ہے۔ کیدار ناتھ ایک بہت امیر ترین شخص تھا۔ ہر روز صبح سویرے نقدی اور آٹا کی صورت میں خیرات کیا کرتا تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں حاجت مند اس کے دروازے پر پہنچ جاتے تھے۔ محل کے ساتھ صحرائے کیدار ناتھ بھی ہے۔ اس عمارت کے قریب پرانی جیل کے آثار بھی ملتے ہیں۔ قریب ہی رام پیاری کا محل بھی ہے۔ یہ محل رام پیاری کے لئے تیار کیا تھا۔ جو اپنے وقت میں خوبصورت ترین عمارت شمار ہوتی تھی۔ جہاں آجکل کالج کا لڑکیوں کا ہاسٹل ہے۔ قیام پاکستان سے قبل ان عمارتوں میں خوب رونق ہوا کرتی تھی۔

marfat.com

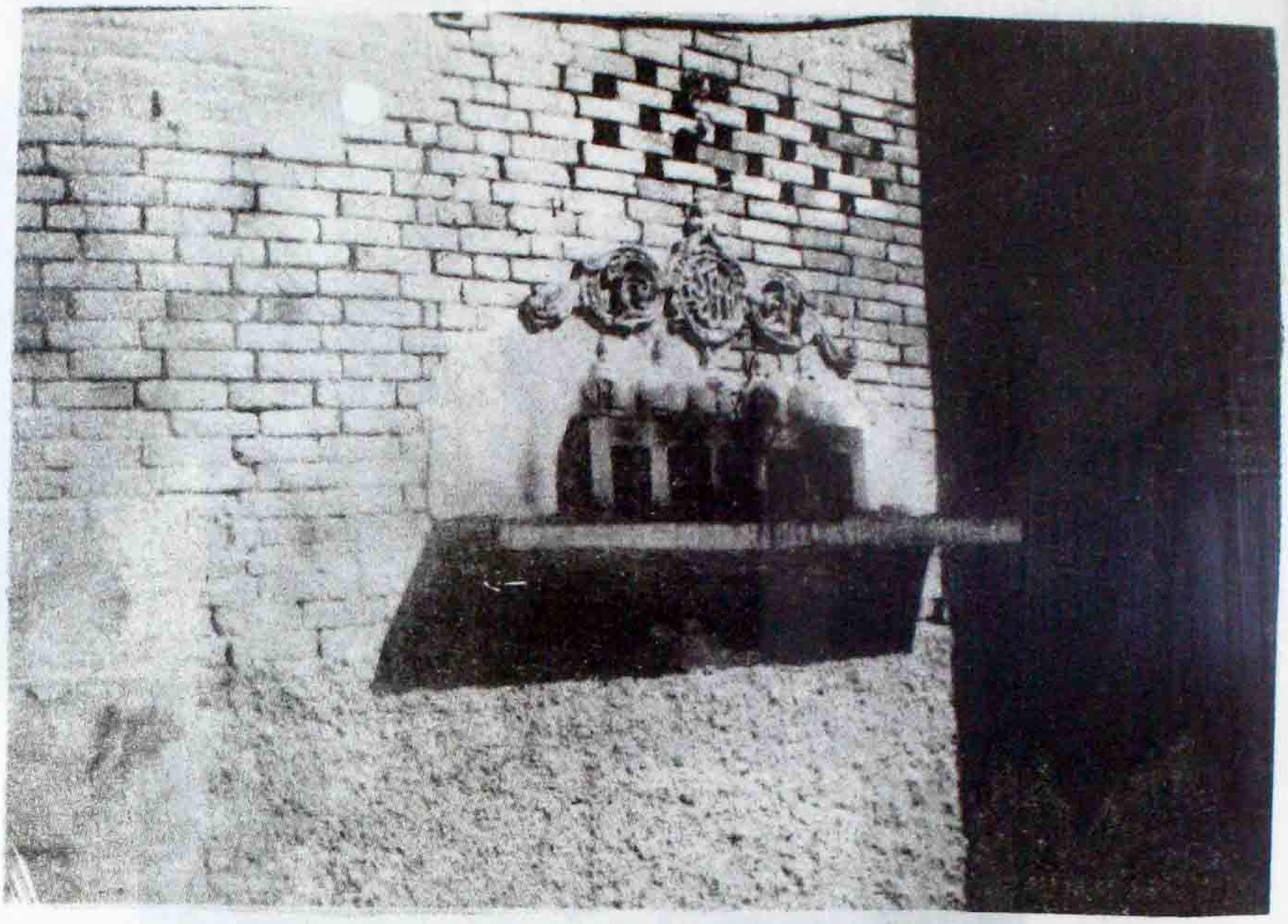

قلعہ گجرات کے برج کے نیچے قدیمی مزار

قلعہ گجرات کے تقریباً ہر برج مینار کے نیچے کسی نہ کسی درویش ولی اللہ کے مزار یا اس کی بیٹھک کے آثار پائے جاتے ہیں یہاں بزرگ ہستی کا مزار تو نہیں البتہ قلعہ کے برج میں دیا بتی کی جگہ رکھی گئی ہے اور سطح زمین پر تقدس قائم رکھنے کے لئے حد بندی کی گئی ہے ۔ جہاں ننگے پاؤں داخل ہونا پڑتا ہے ۔ تقریباً پانچ کے قریب چھوٹے چھوٹے خانے بنائے گئے ہیں ۔ جہاں جمعرات اور اسلامی تہوار کے موقع پر موم بتی اور تیل کے دیئے جلائے جاتے ہیں قلعہ کے چاروں طرف ایسے مزارات پائے جاتے ہیں صدیاں گزر جانے کے باوجود ان کا تقدس اور احترام آج بھی اسی طرح کیا جاتا ہے ۔ جس طرح ماضی کے دور میں کیا جاتا تھا ۔ یہ برج آج بھی قائم دائم ہے باقاعدگی سے دیئے جلائے جاتے ہیں ۔

marfat.com

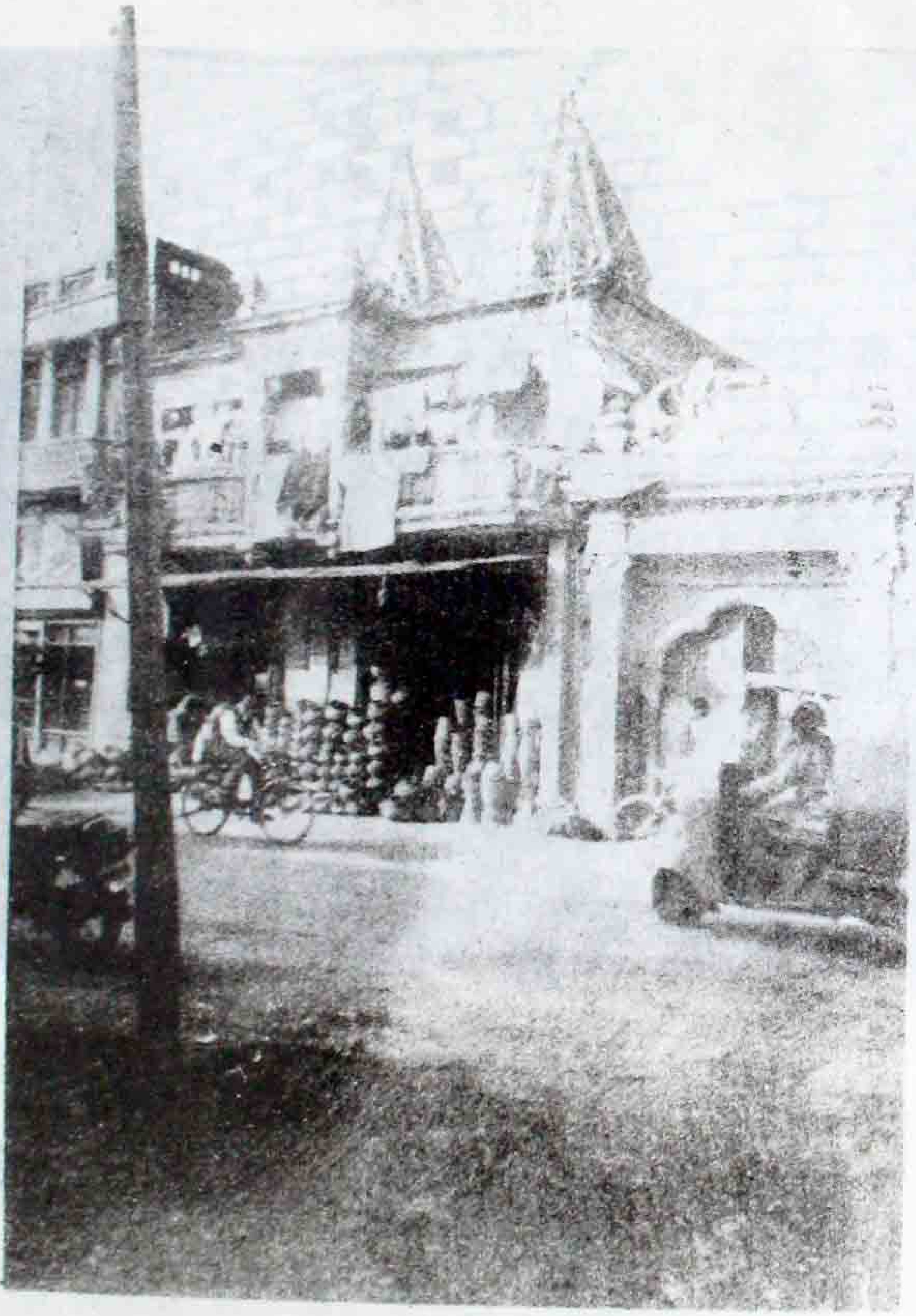

کالری گیٹ مٹی کے برتنوں کا بازار

گجرات شہر میں ایک بازار کالری بازار کے نام سے مشہور ہے۔ موجودہ نام شاہ فیصل کے گیٹ رکھا گیا ہے۔ کالری بازار مٹی کے برتنوں کے واسطے مشہور ہے۔ دیسی برتن گھڑے، پیالے صراحی کنالیاں ہنڈیاں دیگر مٹی کے برتنوں کی یہاں دو کانیں ہیں۔ ایک روایت کے مطابق سوہنی کا تعلق بھی اس بازار سے تھا۔ یہاں ہندوؤں کی عبادت گاہ مندر بھی ہیں۔ قریب ہی رام پیاری کا محل بھی ہے۔ مٹی کے برتنوں کے لئے یہ بازار علاقہ بھر میں مشہور ہے۔ دور دراز علاقہ کی خواتین مٹی کے برتن اس بازار سے خریدتی ہیں

marfat.com

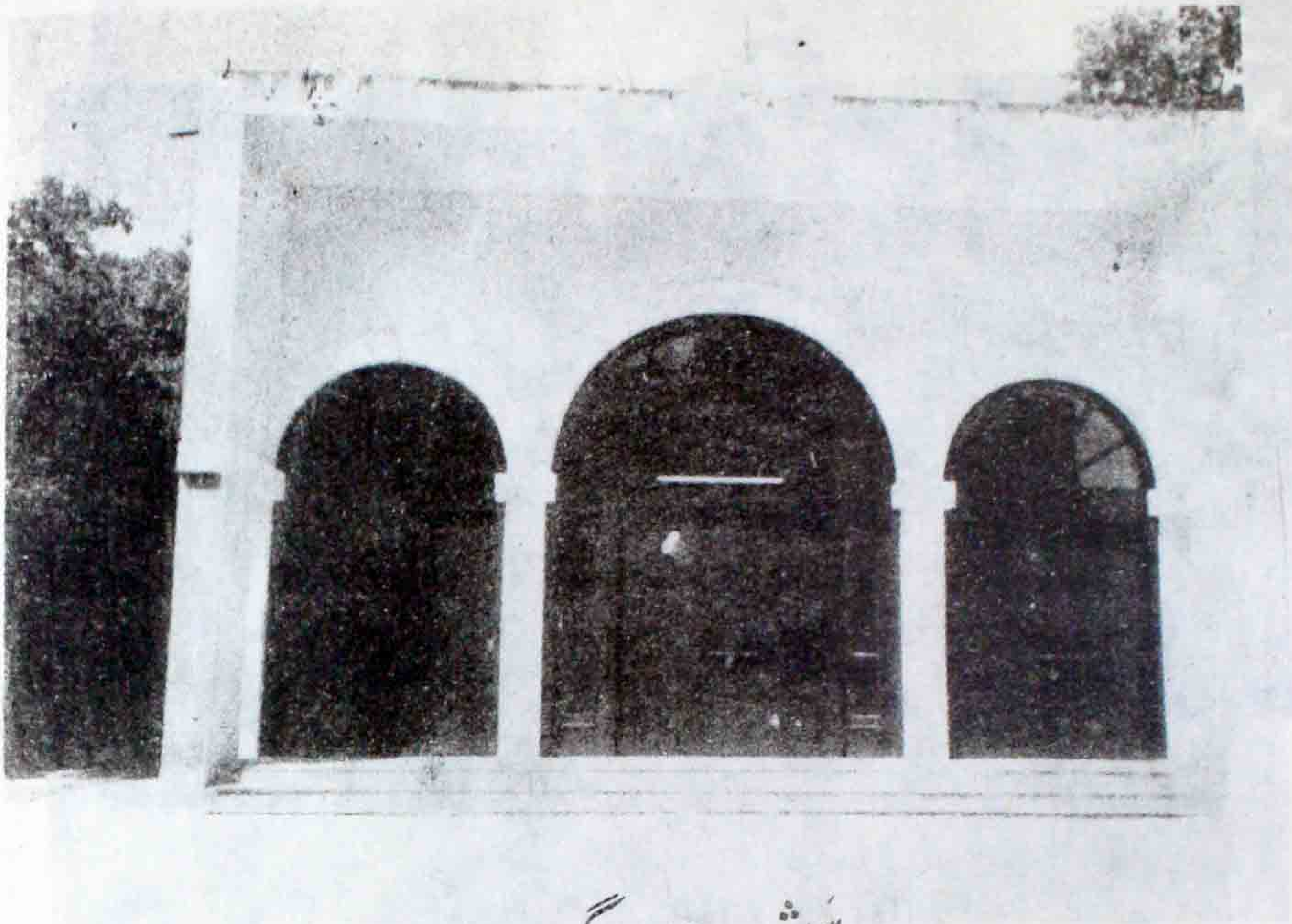

سیشن ہاؤس گجرات

گجرات بار ۱۸۶۴ء میں معرض وجود میں آئی۔ ابتدائی طور پر بار کے پانچ ممبر تھے۔ جن میں چار ہندو ایک مسلمان وکیل ممبر تھا۔ گجرات میں تحصیل منصفی کے علاوہ ڈپٹی کمشنر آفس، دو تین مجسٹریٹ تھے۔ سیشن ڈویژن۔ جہلم میں تھا۔ سیشن جج صاحب دورے پر گجرات آتے تھے۔ بعد میں سیشن ڈویژن کو۔ جہلم سے تبدیل کر کے گوجرانوالہ لایا گیا۔ ۱۹۶۸ء میں پہلی بار گجرات کو سیشن ڈویژن بنایا گیا۔ سیشن ہاؤس کی عمارت جدید انداز میں تعمیر کی گئی ہے۔ پرانی عمارت میں ایک روایت کے مطابق یہاں پڑاؤ تھا۔ شاہی قافلے امراء کے لئے یہاں سواری کے لئے تازہ دم گھوڑے مہیا کئے جاتے تھے۔ ایک اصطبل بھی تھا۔ انگریزوں کے دور میں یہاں عمارت تعمیر کی گئی

marfat.com

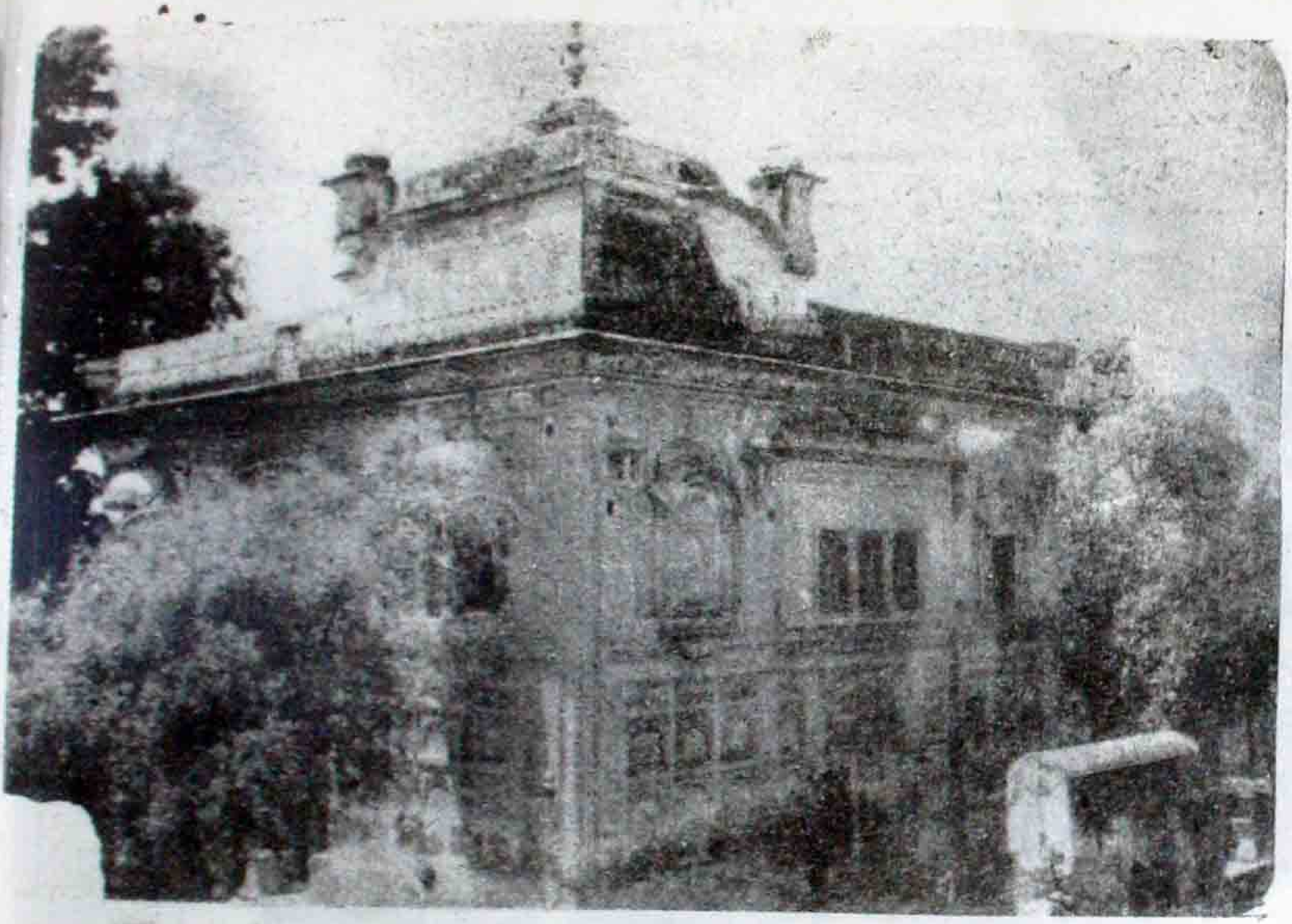

مانگھٹ میں سکھوں کا گردوارہ

مانگھٹ ایک قدیمی قصبہ ہے جو گجرات منڈی بہاؤالدین روڈ پر واقع ہے یہاں
ایک پانچ سالہ قدیمی مسجد بھی ہے یہاں زیادہ تر سکھ رہتے تھے سکھوں کے لیے
ایک خاص قسم کا کھانا جس میں گڑ گھی سوجی بادام مساوی الوزن سے حلوہ پکایا جاتا
جس کو سکھ لوگ اپنی زبان میں کڑاہ پرشاد کہتے ہیں یہ صرف گرنتھ صاحب پڑھنے
اور سننے والے کھا سکتے تھے مانگھٹ میں یہ کڑاہ پرشاد ہر چھ ماہ بعد پکتا تھا سکھوں کی
اس مقدس عمارت کے ارد گرد بہت بلند اور مضبوط چار دیواری تعمیر کی گئی ہے یہ دو
منزلہ عمارت بہترین نقش نگار سکھوں کی طرز تعمیر کی نشاندہی کرتی ہے گنبد پر سنہری
رنگ کا ستون اب بھی قائم ہے چاروں کونوں پر حفاظتی برج اب بھی قائم ہیں دور
سے دیکھنے پر یہ عمارت ایک قلعہ کی مانند نظر آتی ہے بیرونی دروازہ کے قریب ایک
بہت بڑا تالاب ہے سنگ مرمر کے پتھر پر سکھوں کی زبان میں عبارت تحریر ہے یہ
عمارت کئی کمروں اور برآمدوں پر مشتمل ہے چوبی دروازہ بھی شاہی قلعہ کی مانند ہے

marfat.com

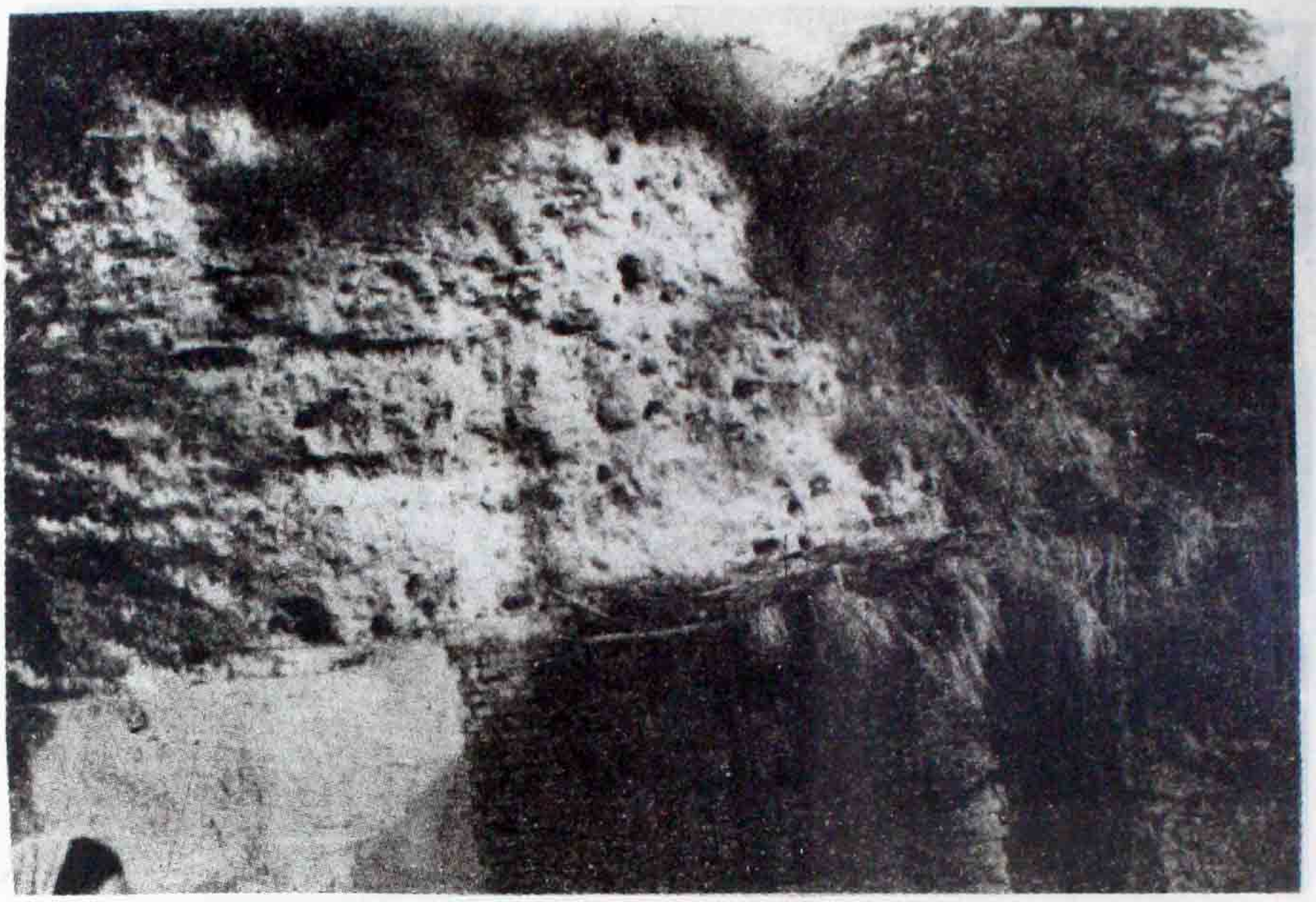

اجنالہ کا ٹبہ

گجرات سے بیس میل دور ایک مشہور معروف گاؤں اجنالہ ہے اس بستی کی تاریخ بہت پرانی ہے ۔ یہ گاؤں ایک قلعہ نما ٹبہ پر واقع ہے ۔ آزاد کشمیر اور مغربی علاقہ سے آنے دانی سڑک برنالہ اعوان شریف سے ہوتی ہوئی اجنالہ کے قریب سے گزرتی ہے اور اجنالہ ےت ایک سڑک جلال پور صوبتیاں گجرات کی طرف آتی ہے ۔ اور دوسری سڑک مشہور قصبہ ڈیانوالہ کی طرف جا نکلتی ہے ۔ اجنالہ کے قریب ایک پرانی آبی گزرگاہ بھی ب ۔ اجنالہ سے جانب جنوب مشرق دھیدڑ کے قریب بھی مٹی کا بہت بڑا ٹبہ ہے ۔ اور جانب جنوب مشہور قصبہ جلالپور صوبتیاں ہے ۔ جس کی تاریخ پانچ ہزار سال پرانی ہے

marfat.com

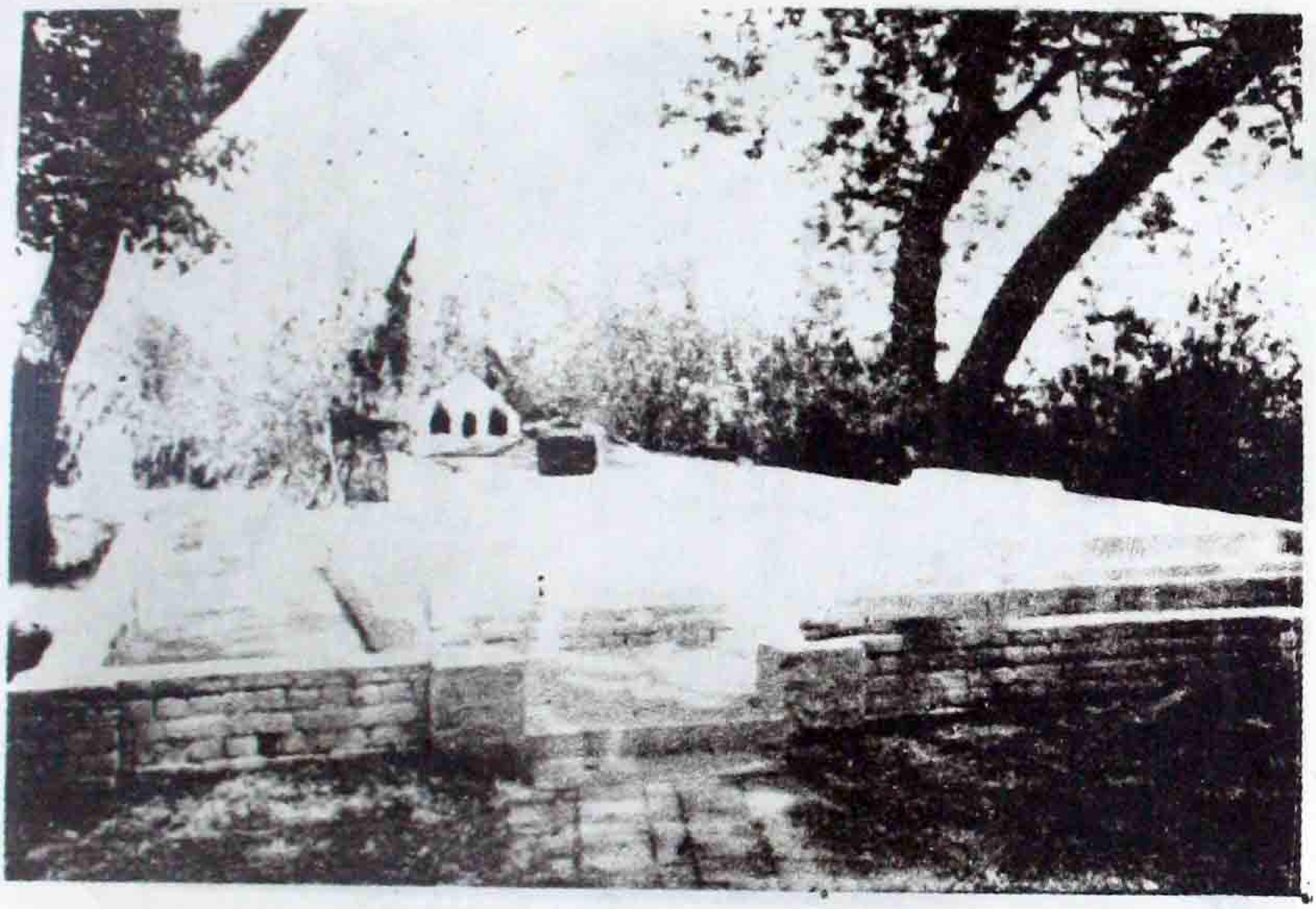

پنڈی آواناں میں قدیمی مزارات

پنڈی آواناں ایک بہت قدیمی قصبہ ہے۔ یہ بستی ایک ٹبہ پر ہے۔ اس بستی کے ارد گرد ٹبے ٹیلے اور آبی گزرگاہیں اس کے قدیمی ہونے کی داعی ہیں۔ گاؤں کے شمال کی جانب درختوں کے جھنڈ میں چند مزارات ہیں۔ جہاں ہر سال میلہ بھی لگتا ہے۔ ان میں ایک مزارات رنمل شریف نوشاہی سلسلے والوں کا ہے۔ صاحب مزار یہاں تشریف لائے۔ وہ وفات پا گئے انہیں یہیں دفن کر دیا گیا اس مزار کے ارد گرد دیگر بزرگ ہستیوں کے مزار ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہیں چاروں طرف چار دیواری تعمیر کی گئی ہے۔

marfat.com

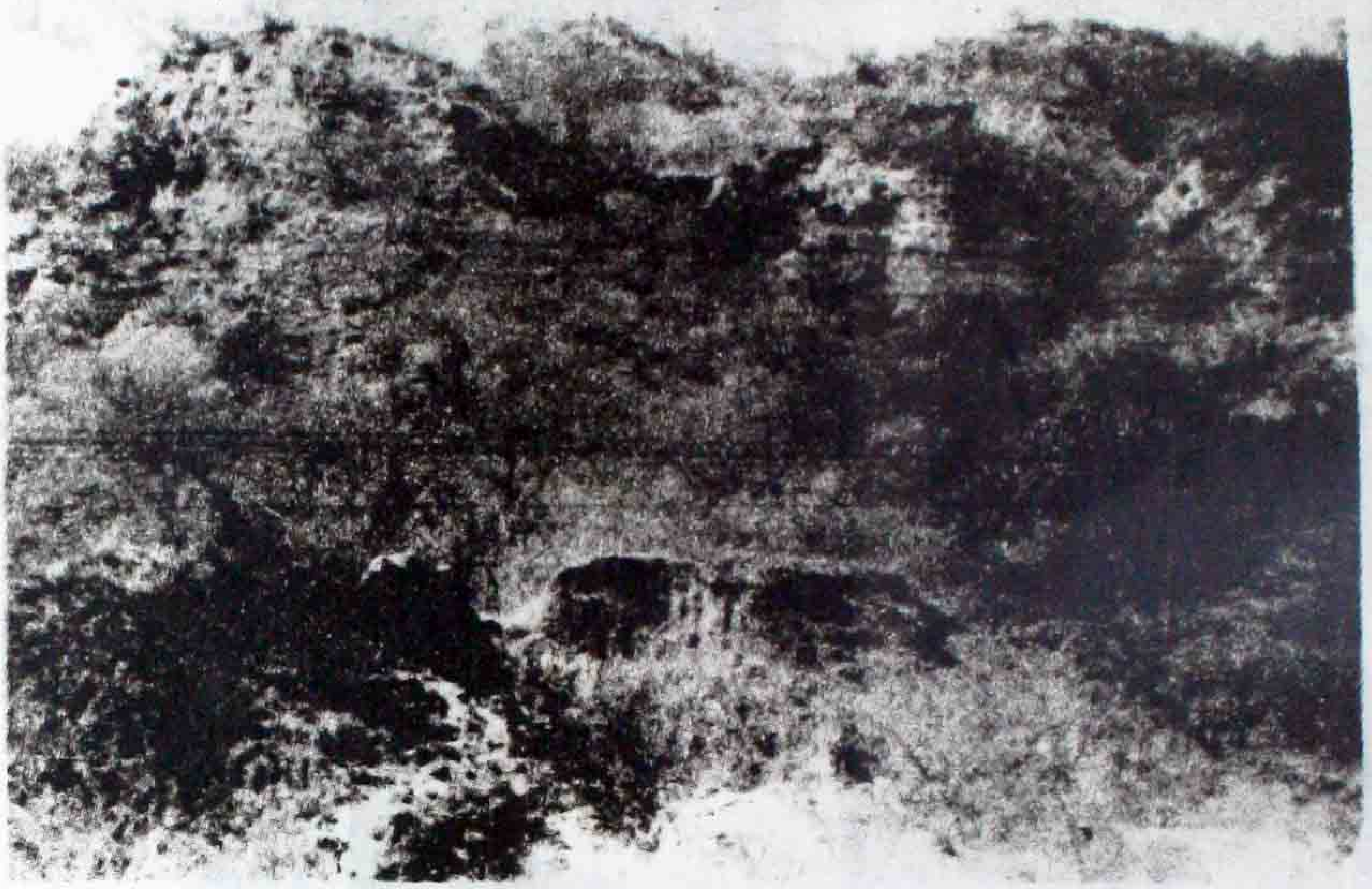

ببّی کی پہاڑیاں

کہا جاتا ہے کہ تخلیق آدم سے قبل اس دنیا میں دیو اور جن آباد تھے تاریخی کتابوں میں یہ بات درج ہے کہ ببی کی پہاڑیوں سے انسانی پنجر بر آمد ہوتے ہیں۔ جنکے ڈھانچے عام انسانی ڈھانچوں سے بہت لمبے پائے گئے۔ اسی سلسلے کی کڑیاں منگلا کی پہاڑیوں سے بھی جاملتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ منگلا کے قریب نہر کی کھدائی کے دوران ایک پنجر ایسا بر آمد ہوا جس کا سر ہاتھی کے سر جتنا بڑا تھا دانت مچھلی کے دانتوں کی طرح ترچھے تھے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ دیو جنوں کے پنجر تھے۔ ببی کی پہاڑیوں کا مشاہدہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں قدیمی دور میں کوئی بستیاں آباد تھیں جو سیلاب کی وجہ سے یا کسی حملہ کیوجہ سے تباہ و برباد ہوئی ہوں گی۔ ہر پہاڑی کی چوٹی پر کسی نہ کسی درویش ولی اللہ کا مزار ہے

marfat.com

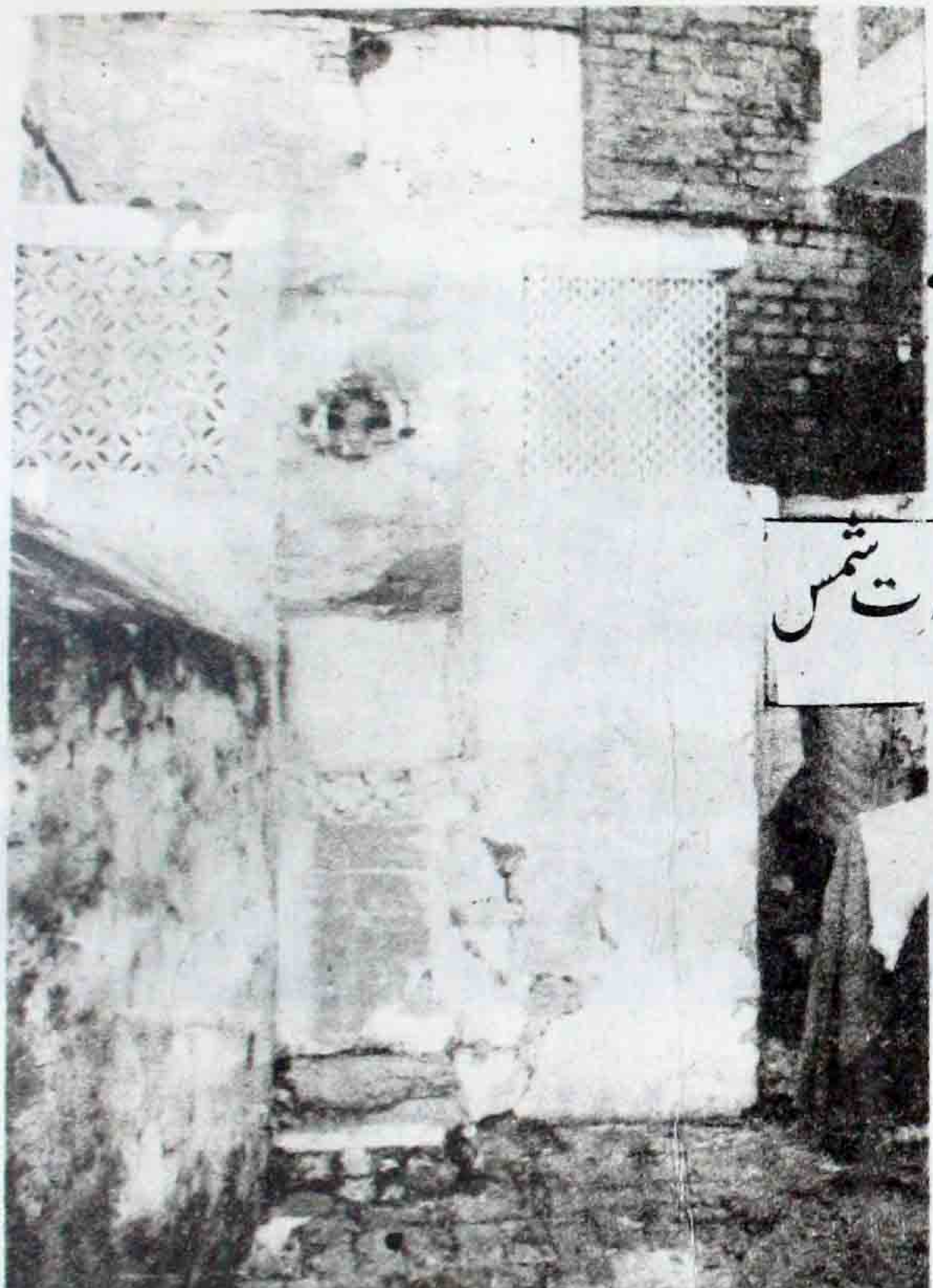

قلعہ گجرات کے
سمن برج کے نیچے حضرت شمس تبریز کی بیٹھک

گجراتؒ کا قلعہ جو اکبر کے دور میں تعمیر ہوا تھا ۔ یہاں پہلے بھی آبادی کے آثار پائے جاتے تھے ۔ قلعہ گجرات کے بارہ برج تھے ۔ ان میں سے ایک برج سمن برج کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ یہ برج کئی منزلہ ہے ۔ اس کے نیچے جانب جنوب ایک چھوٹا سا مزار ہے ۔ قریب ہی ایک کمرہ بھی تعمیر کیا گیا ہے ۔ جہاں حضرت شمس تبریز کی بیٹھک بیان کی جاتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ قلعہ کے نیچے جس جگہ بیٹھک بنائی گئی ہے وہاں بیٹھ کر مریدین سے ملاقات کیا کرتے تھے ۔ اور مخلوق خدا کو درس دیا کرتے تھے ۔ اس قسم کے قدیمی مزار تمام قلعہ کے تمام برجوں کے نیچے موجود ہیں ۔ جو مختلف ناموں سے پکارے جاتے ہیں ۔ ایک روایت کے مطابق قلعہ کے برجوں کے نیچے، مزارات چھ بھائیوں کے بیان کیے جاتے ہیں ۔ جن کے آثار آج بھی موجود ہیں ۔

marfat.com

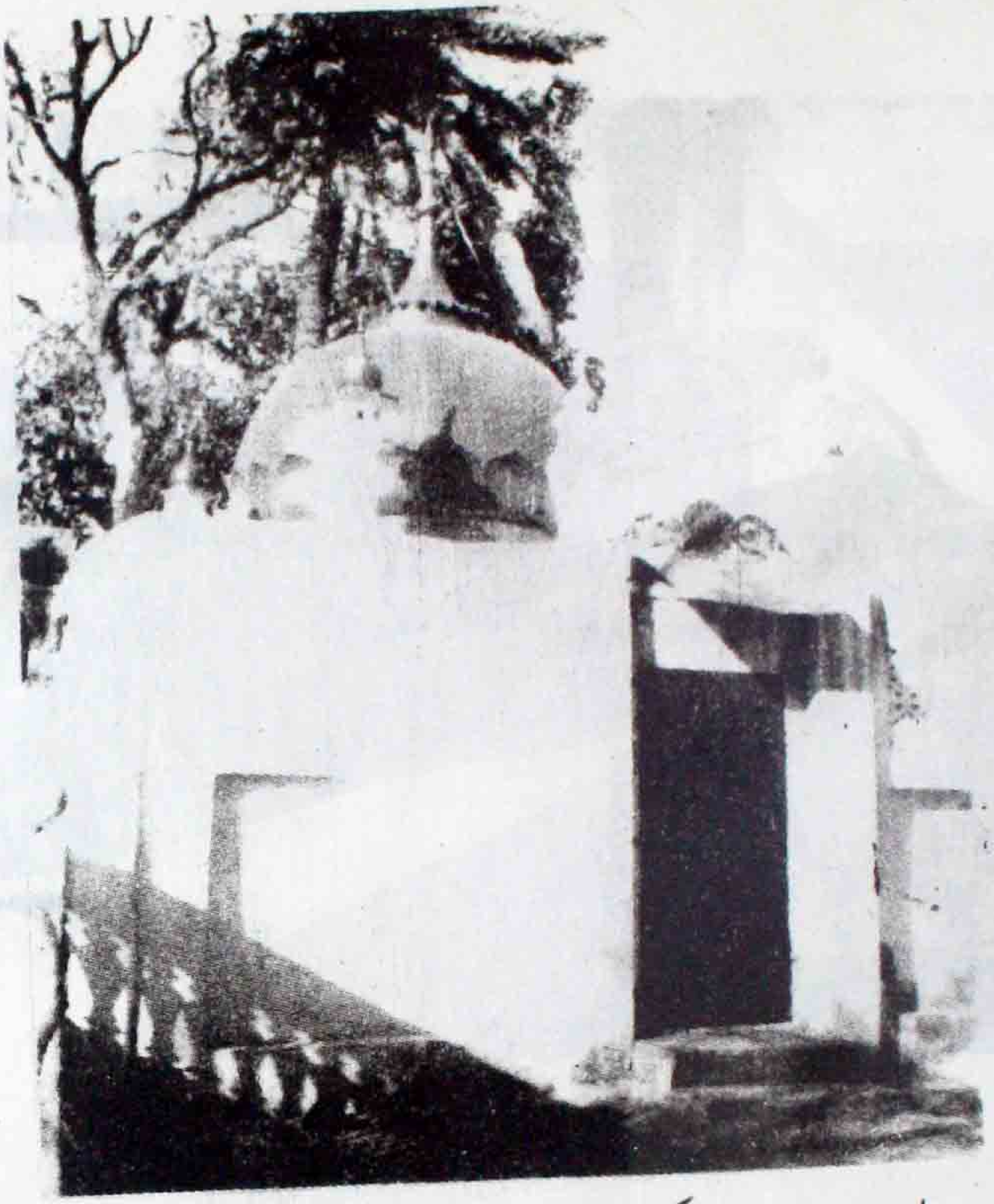

جلالپور جٹاں کے قریب نند پور میں پیر ہرا کا مزار

نند پور جلالپور جٹاں کے جانب شمال ہزاروں سالہ قدیمی بستی کا نام ہے۔ جہاں اب کھاریاں جلالپور جٹاں روڈ گزرتی ہے۔ اس مزار کے جانب شمال ایک بہت بڑا ٹبہ ٹیلہ بھی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی پرانی بستی غرق ہوئی تھی۔ مزار سڑک کے جانب جنوب ہے۔ پختہ تعمیر ہے۔ مزار کے اوپر گنبد بھی ہے حاضرین کے آرام آسائش کے لئے کمرے بھی ہیں مزار کے جانب جنوب پانی کا تالاب بھی ہے جس کے کنارے بہت قدیمی پیپل بوہڑ کے درخت ہیں راقم کو ایک صاحب نظر نے بتایا کہ مزار کی لمبائی نو گز ہے۔ اور آپ اللہ کی نیک پاک برگزیدہ ہستیاں ہیں۔ پرانی قدیمی سڑک بھی اس مزار کے تھوڑے سے فاصلے پر گزرتی تھی جس کے نشان اب بھی موجود ہیں۔ مقامی آبادی کے مطابق یہاں دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

marfat.com

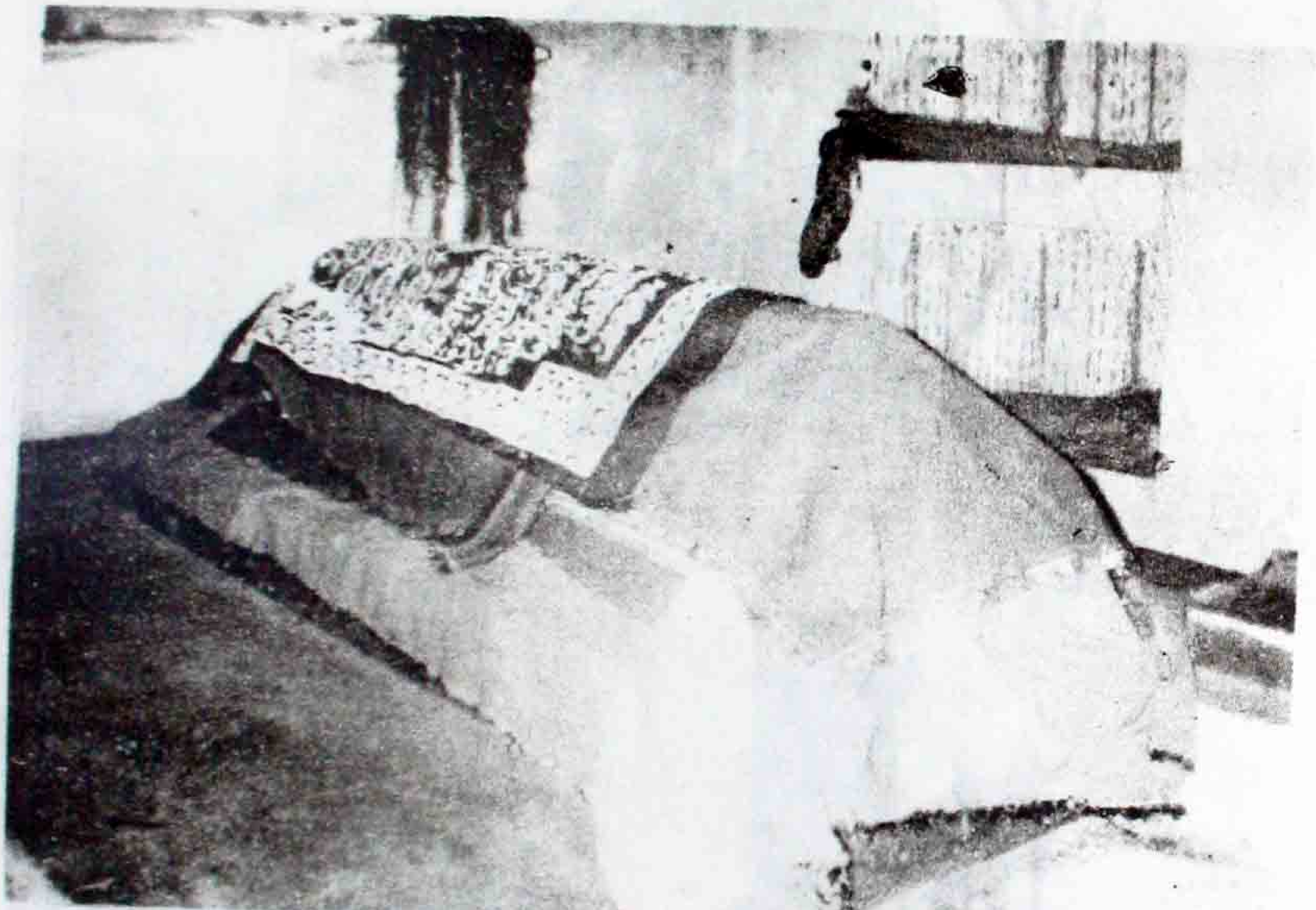

جلالپور صوبتیاں کے وسط میں پیر گجا کا قدیمی مزار

یہ مزار جلالپور صوبتیاں کے عین وسط میں مشرق کی جانب ہے۔ مقامی روایات کے مطابق یہ مزار بہت قدیمی ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے چھت بھی ہے۔ اور چار دیواری ہے اہل دیہہ مزار سے بہت زیادہ عقیدت رکھتے ہیں اور پیر گجا کے نام سے پکارتے ہیں پیر گجا کے نام سے ایک دوسرا مزار بھی ہے جو قبرستان میں ہے۔ جلالپور صوبتیاں کے گردونواح کئی قدیمی مزارات ہیں ہزارہا سال گزرنے کے باوجود اللہ کے نیک بندوں کے نشانات قائم ودائم ہیں اور صدیوں سے ان کا تقدس قائم ودائم ہے۔

marfat.com

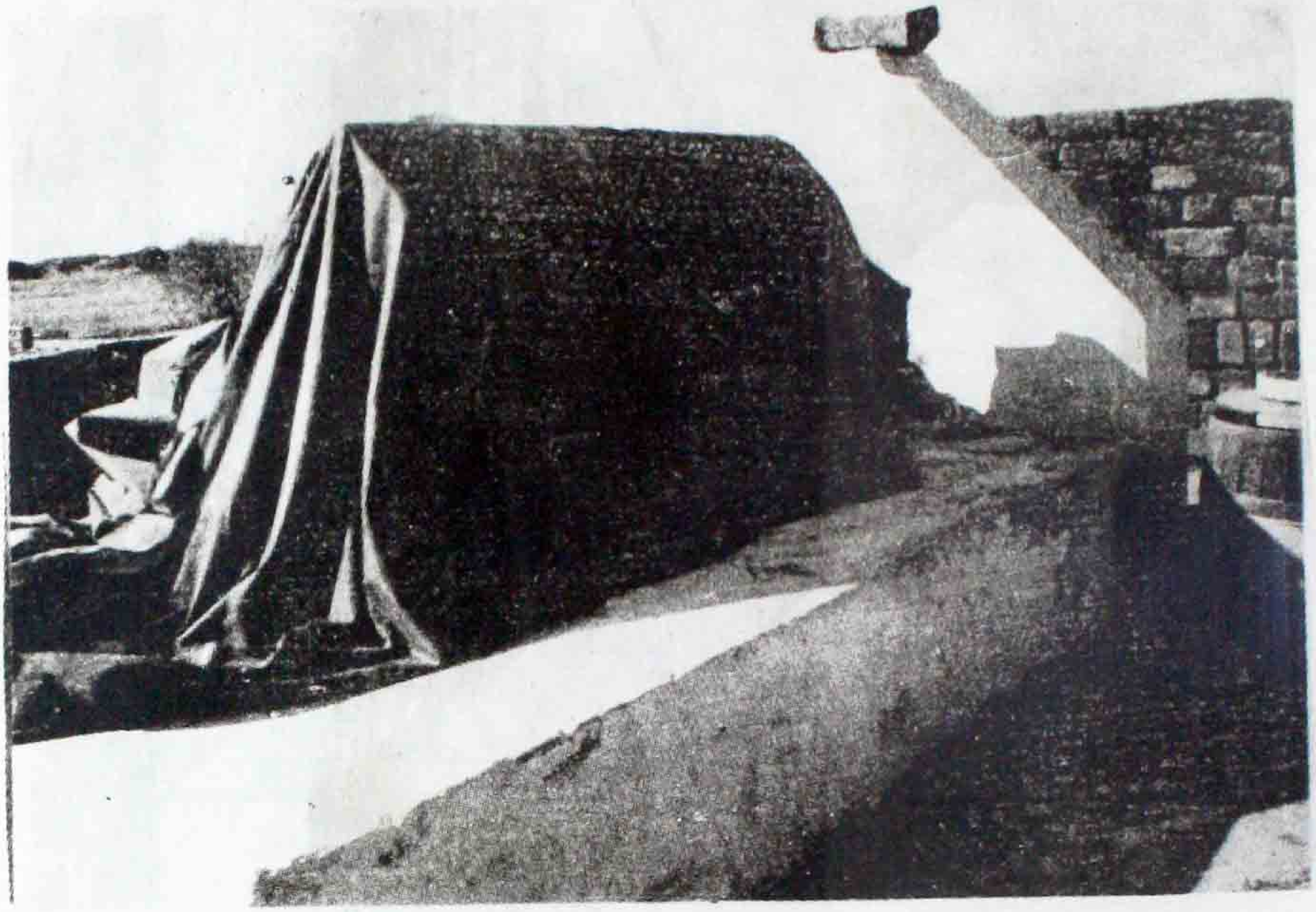

کڑیانوالہ کے قریب موضع مٹے میں قدیمی مزار

مٹے گاؤں کڑیانوالہ کے شمال کی جانب ہے اور ہزاروں سالہ قدیمی آبی گزر گاہ قریب ہے یہاں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر قدیمی ٹبے اور ٹیلے ہیں مزار مٹے گاؤں کے قبرستان میں ہے۔ اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ مقامی زبان میں اس مزار کو پیر پھلانیاں کے نام سے پکارتے ہیں قریب ہی بہت بڑا بوہڑ کا درخت ہے۔ اور اسکے جانب شمال پانی کا تالاب بھی ہے۔ بوہڑ کا قدیمی درخت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مزار بہت قدیمی ہے مقامی آبادی عقیدت احترام سے حاضری دیتی ہے۔ اس علاقہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر آبی گزر گاہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے پرانی آبادیوں کے آثار اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

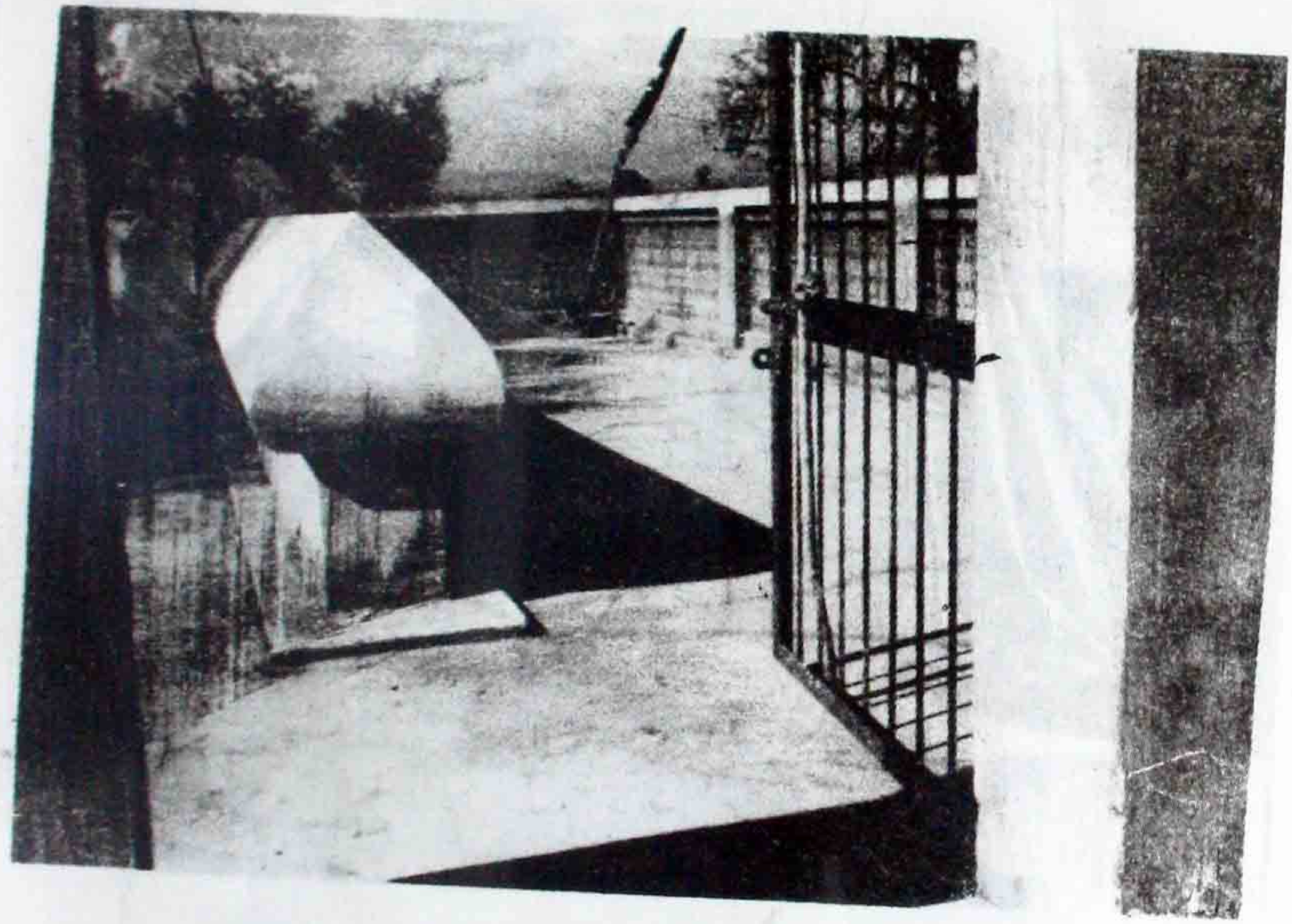

کرڑیانوالہ کے قریب ہرڑ میں قدیمی مزار

یہ مزار ہرڑ گاؤں
ہرڑ گاؤں تحصیل گجرات کے شمال کی جانب کرڑیانوالہ کے قریب ہے
کے وسط میں ہے۔ اور مقامی زبان میں اسے پیر گجا کے نام سے پکارتے یہ گاؤں ایک ٹبہ پر
ہے۔ ٹبہ سے قدیمی دور کے پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں ٹبہ ہزار
سالہ پرانا ہے مزار کے قریب پیپل کا قدیمی درخت ہے۔ یہ دیہات آزاد کشمیر کی سرحد
کے قریب ہیں اور پہاڑی سلسلہ بھی قریب ہے یہ خطہ آبی گذر گاہوں اور مون سون کی
بارشوں کی زد میں ہے اجناس کی پیداوار خوب ہوتی ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے
قلمی نسخہ انوار الشمس میں موضع ہرڑ میں صاحب مزار کا نام یونانؔ بیان کیا گیا ہے۔ جو بہت
بلند مرتبہ والے تھے۔ نیک اور برگزیدہ انسان تھے

marfat.com

ویرووالہ میں حضرت جنگو شاہ کی بیٹھک

بابا جنگو شاہ صاحب مجذوب درویش ہو گزرے ہیں آپ کا مزار بھمبر روڈ پر واقع قصبہ ملہو کھوکھر میں ہے لیکن آپ کی بیٹھک جی ٹی روڈ کے قریب مشہور قصبہ ویرووالہ میں ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ یہاں آپ نے عرصہ تک چلہ کشی کی آپ مست وار مجذوب تھے ۔ دنیا اور گھر بار کو خیر آباد کہہ کر یاد الہی میں مصروف رہتے آپ جو منہ سے کہہ دیتے پورا ہو جاتا ۔ آپ کو ماننے والے ملک بھر سے عرس پر حاضری دیتے ہیں ۔ آپ کو دنیا کی مال و دولت سے نفرت تھی زندگی میں جب کوئی کچھ پیش کرتا اٹھا کر آگ میں پھینک دیتے آپ کا مزار ملہو کھوکھر میں ہے جو پختہ تعمیر ہے ۔ اور ہر سال عید کے بعد یہاں عرس منایا جاتا ہے

marfat.com

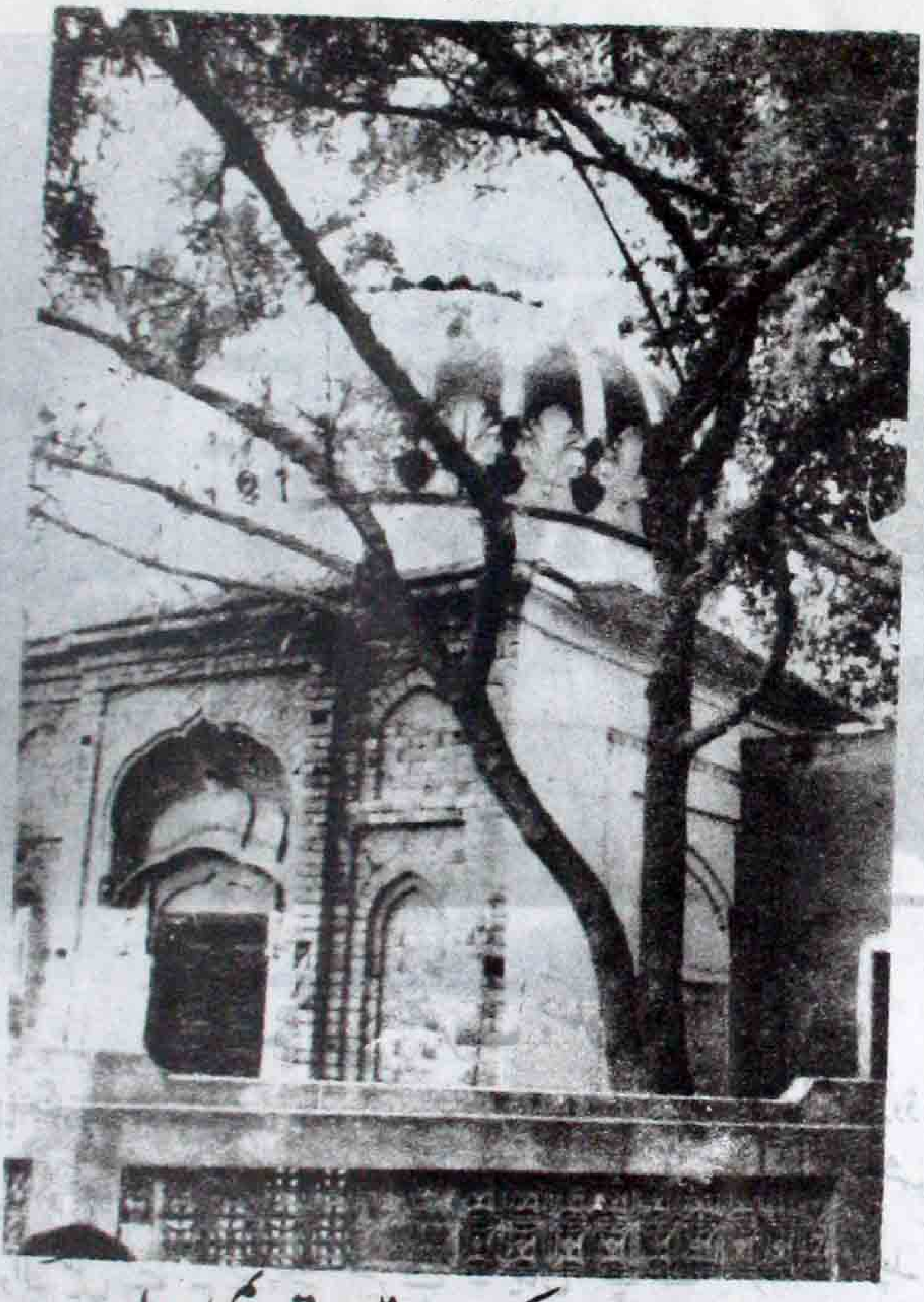

قادر آباد کے وسط میں قدیمی مزار

قادر آباد ایک قدیمی بستی ہے یہ شہر بلند ٹبے پر آباد ہے قادر آباد کے چاروں طرف اللہ کے نیک بندوں کے مزارات ہیں اور دریائے چناب کے کنارے بھی تباہ شدہ بستیوں کے آثار ملتے ہیں۔ یہ مزار قادر آباد کے وسط میں ایک تنگ گلی میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے اس کے اوپر شاندار گنبد بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ مزار کے گرد چار دیواری بھی ہے۔ مزار کے ملحقہ پیپل بوہڑ کے قدیمی درخت بھی ہیں۔ مزار پر عقیدت مند حاضری دیتے ہیں اور منتیں مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ قادر آباد کے بارے میں یہ روایت ہے کہ یہ شہر کئی دفعہ تباہ و برباد ہوا اور کئی دفعہ آباد ہوا۔ لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان آج بھی صدیاں گزرنے کے باوجود قائم و دائم ہیں۔

marfat.com

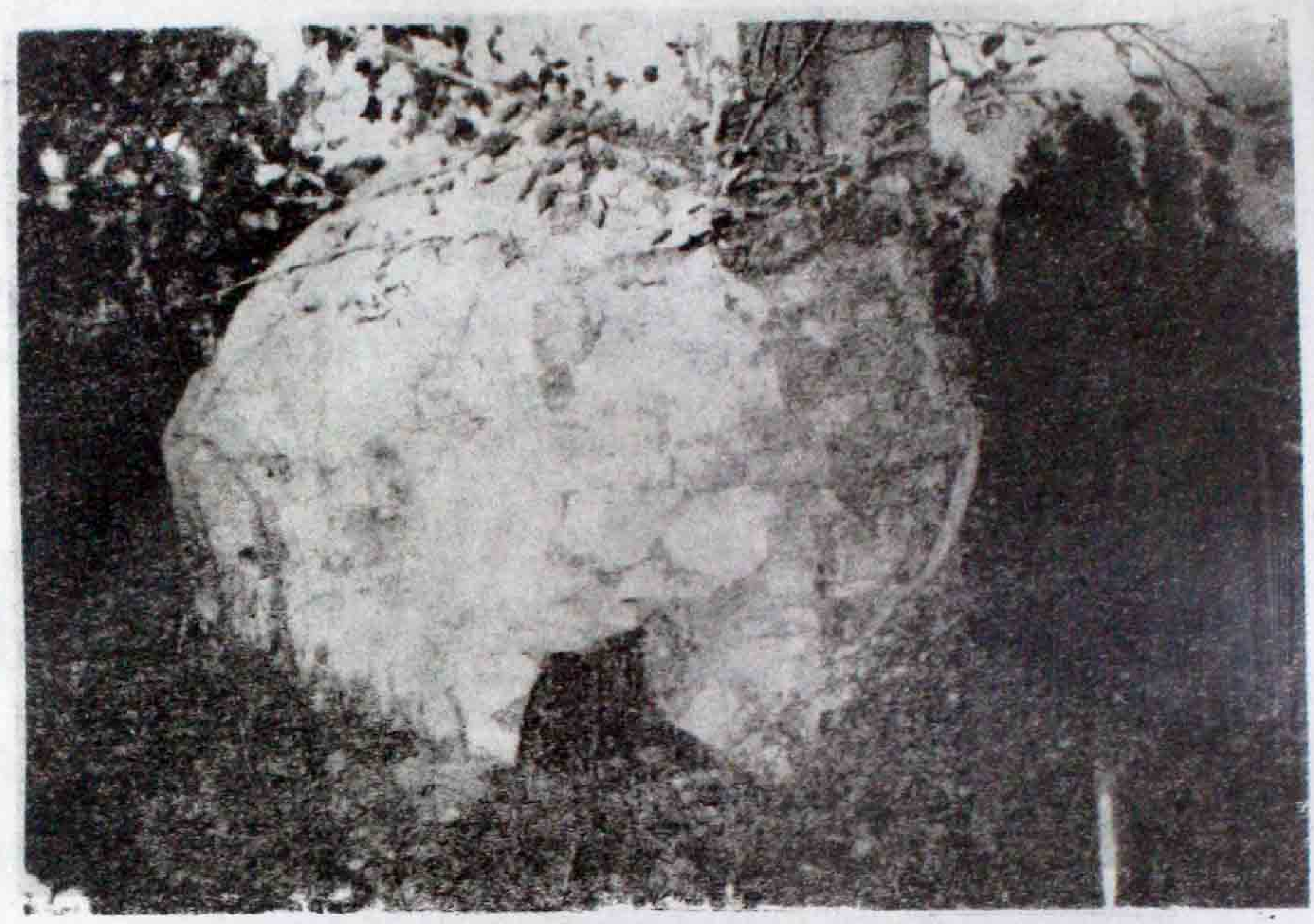

جلالپور صوبتیاں میں قدیمی مندر کا ایک حصہ

یہ قدیمی مندر جلالپور صوبتیاں کے جانب مغرب کھوئیاں والا کے مقام پر ہے مندر کا بیشتر حصہ زمین میں دھنس چکا ہے۔ تاہم مورتیاں رکھنے والے مقام نظر آتے ہیں جدید دور میں آب نوشی کے لئے کنواں بھی تعمیر کیا گیا۔ اس مندر کے قریب پانی کا بہت بڑا تالاب بھی ہے۔ جس میں اترنے کے لئے اور بیٹھنے کے لئے کئی سیڑھیاں تعمیر کی گئی ہیں یہ سیڑھیاں چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہیں تالاب میں پانی داخل کرنے کے لئے دو راستے بھی بنائے گئے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل یہاں گھنے درخت ہوا کرتے تھے اور قریب ہی حضرت شاہدولہ سرکار کی بیٹھک بھی ہے۔ یہاں جابجا پرانی عمارتوں کی بنیادوں کے آثار پائے جاتے ہیں قیام پاکستان سے قبل یہاں بیساکھی کا میلہ کئی روز تک جاری رہتا دیسی کشتیاں کے مقابلے ہوتے۔ ہندو دور دور سے اس میلہ کو دیکھنے کے لئے آتے۔

marfat.com

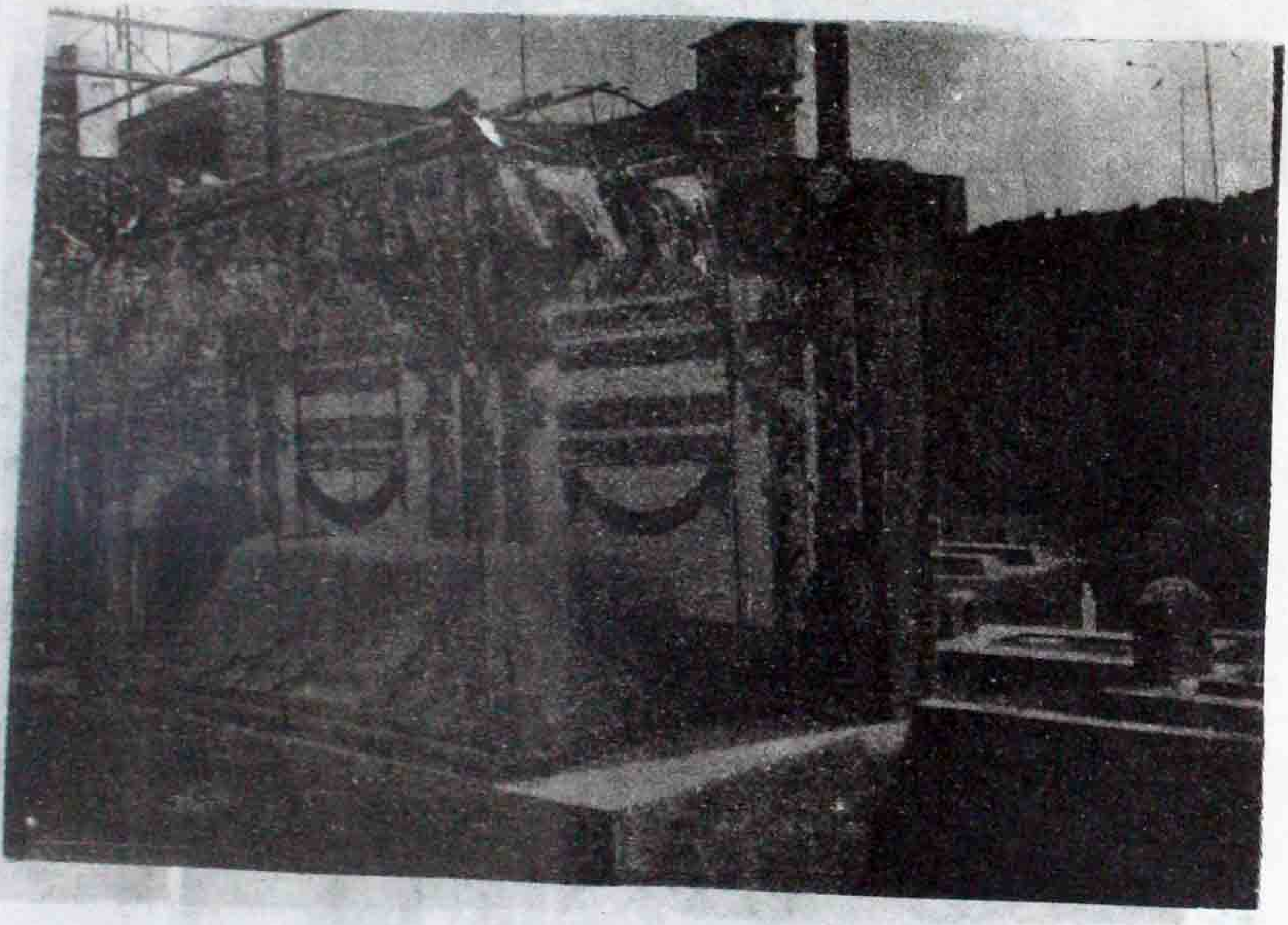

راج محل بیگم کا مزار

راج محل بیگم کا مزار حضرت شاہدولہ صاحب کے قدموں میں ہے راج محل بیگم
راجور کے راجہ چترشیں کی بیٹی تھیں ان دنوں ہندو راجوں میں بیٹوں کو اچھی نظر سے نہ دیکھا جاتا تھا
راج محل پیدا ہوئیں تو شاہدولہ صاحب نے بشارت دی کہ راج محل بیگم بادشاہوں
کا مال ہے اس سے بادشاہ پیدا ہوں گئے ۔ راجہ چترشیں صاحب شاہدولہ سرکار کے
حضور حاضر ہوا تو شاہدولہ صاحب نے رانی راج محل کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا شاہ
جہان جب کشمیر جارہا تھا تو راج محل بیگم کی شادی اورنگزیب عالمگیر سے
ہوئی راج محل بیگم اس شرط پر رضا مند ہوئیں کہ مرنے کے بعد ان کو شاہدولہ صاحب
کے قدموں میں دفن کیا جائے چنانچہ ان کی وصیت کے مطابق 1131ھ میں ان
کی قبر گڑھی شاہدولہ کے قریب بنائی گئی رانی راج محل بیگم کے بطن سے معظم شاہ
سلطان محمود بہادر شاہ پیدا ہوئے معظم شاہ شہنشاہ عالمگیر کے بعد دہلی کا بادشاہ بنا

marfat.com

ضلع کچہری گجرات کی قدیمی عمارت

انگریز جب برصغیر میں آئے تو کچہری کا دارومدار قلعہ کے اوپر تھا وہیں پہ انگریز ڈپٹی کمشنر وغیرہ قیام کرتے تھے ۔ 1857ء کے بعد جب انگریز پورے ہندوستان پر چھا گئے تو انہوں نے برصغیر میں اصلاحات شروع کیں تو انتظامی امور کے پیش نظر نئی عدالتیں بھی تعمیر کی گئیں یہ عمارت بھی اسی دور کی ہے سو سال گزرنے کے باوجود بھی اس عمارت کی دیواریں فرش چھت اسی طرح قائم ہے ماسوائے چھت کے حصے از سر نو تعمیر کیا گیا، چونکہ یہ علاقہ مون سون کی زد میں آتا ہے ۔ اس لیے اسے سطح زمین سے کافی بلند تعمیر کیا گیا، گجرات کچہری میں تعمیر ہونے والی یہ پہلی عمارت ہے گردونواح کچہری کی زمین پر بھرتی ڈالی گئی ہے لیکن پھر بھی یہ عمارت کافی اونچی بنائی گئی ہے تاکہ عدالتی ریکارڈ پانی سیلاب سے محفوظ رہ سکے ۔

marfat.com

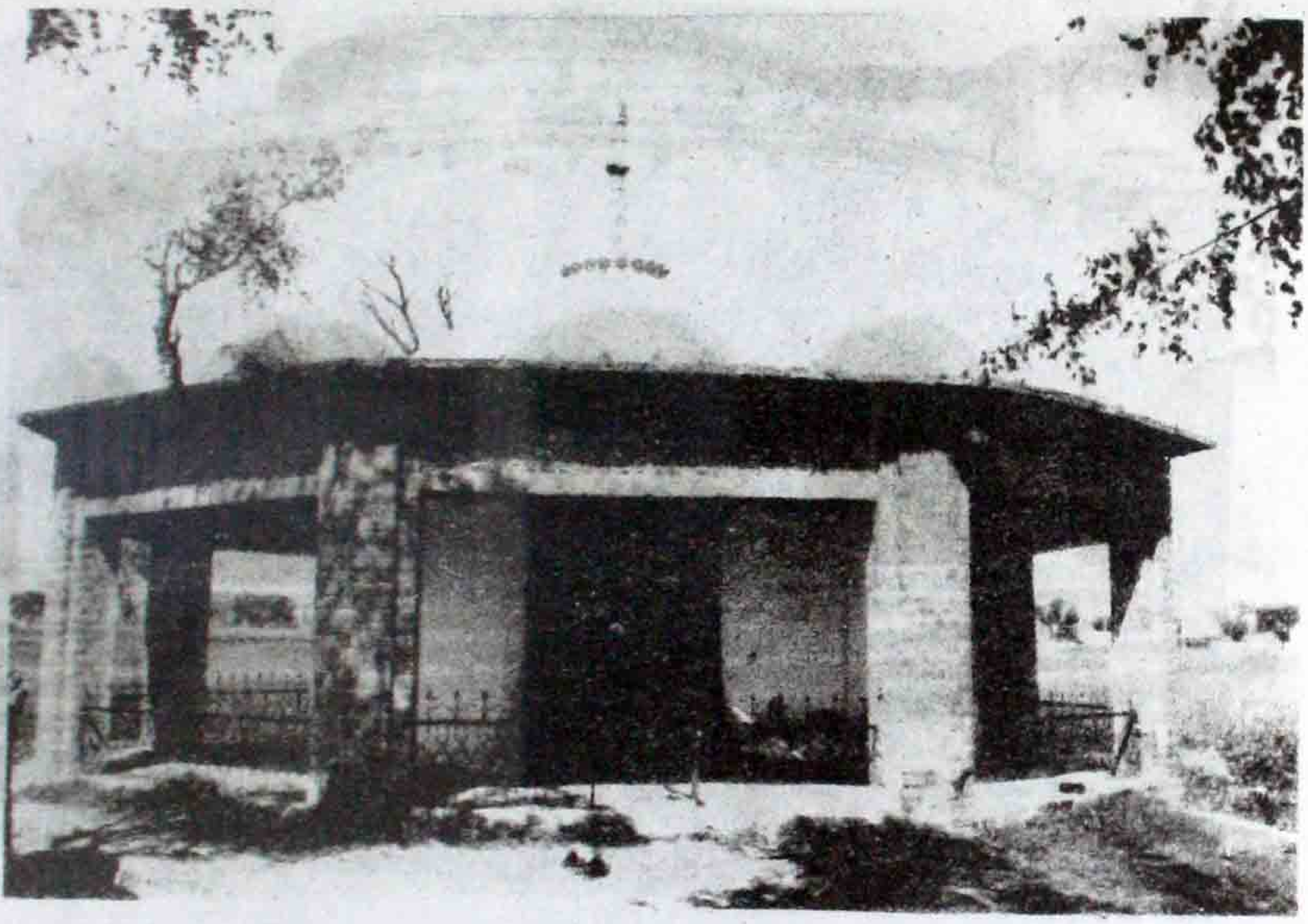

پرسووال میں پیر گجا کا مزار (گجرات)

پرسووال گاؤں جلالپور صوبتیاں اور کوٹلہ ارب علی خاں کی مشہور قدیمی گزر گاہ کے قریب ہے اس بستی کے دونوں طرف آبی گزر گاہیں ہیں جہاں سارا سال پانی بہتا رہتا ہے۔ یہ مزار گاؤں کے شمال کی طرف ہے۔ پختہ تعمیر کیا گیا ہے شاندار گنبد بھی ہے مقامی زبان میں صاحب مزار کو پیر گجا کے نام سے پکارتے ہیں۔ اہل دیہہ مزار پر حاضری دیتے ہیں ان کے مطابق یہ مزار ہزاروں سالہ قدیمی ہے دین و دنیا کے متلاشی یہاں حاضری دیتے ہیں اور دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ صاحب نظر یہاں آکر چلا کشی بھی کرتے ہیں پرسووال بہت قدیمی بستی ہے۔ اس کے قبرستان میں نو گز لمبا مزار بھی ہے اور برساتی علاقہ مون سون کی زد میں ہے پرسووال کے جانب مغرب ایک ٹبہ کے آثار پائے جاتے ہیں قریب کئی قدیمی گذر گاہیں ہیں۔

marfat.com

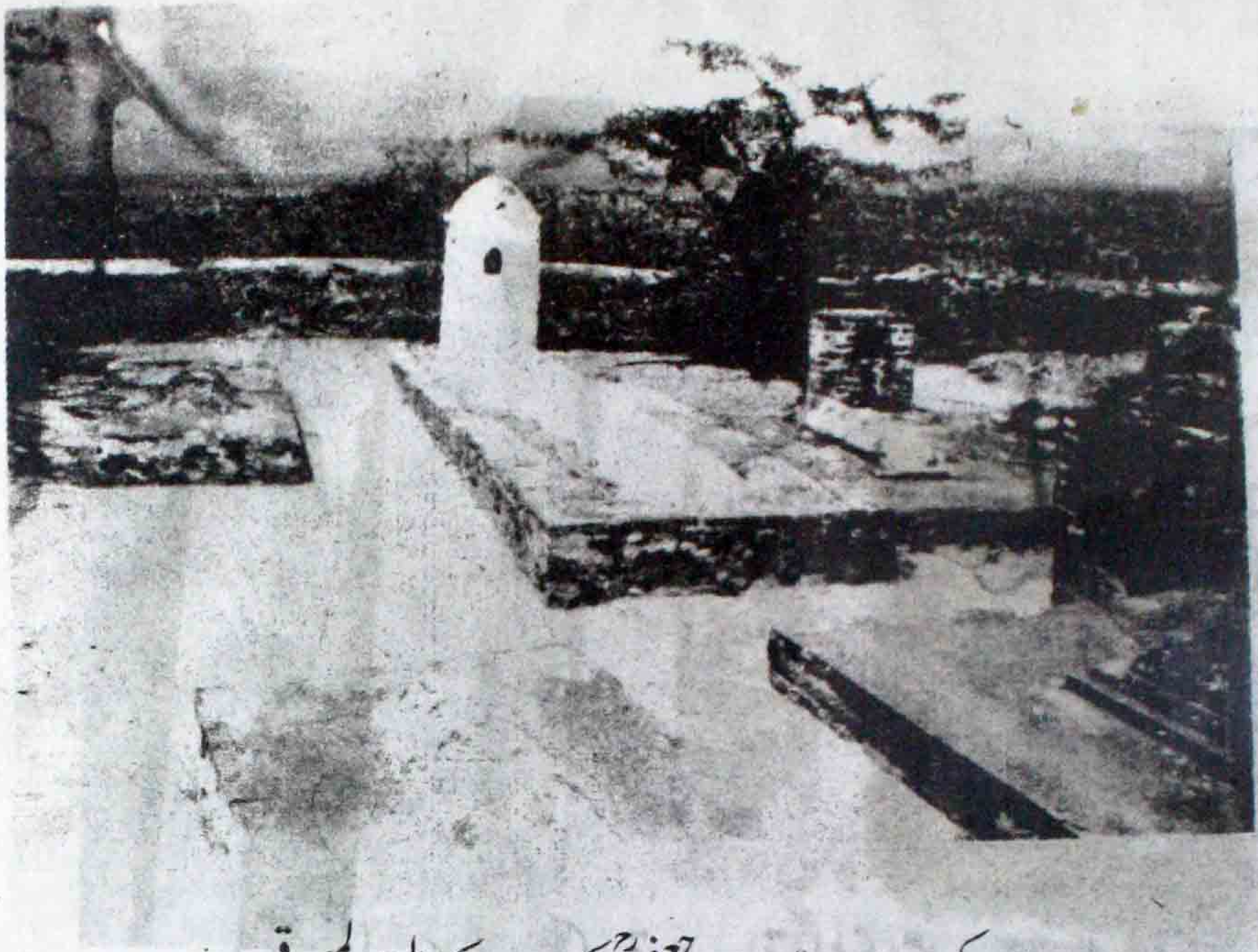

پبی کی پہاڑیوں میں پیر جعفرؒ کے مزار کے ملحقہ لمبی قبر

پیر جعفرؒ کا مزار پبی کی پہاڑیوں میں ہے آپ کی آمد کا دور اکبر اعظم کے وقت بتایا جاتا ہے مزار کے جانب شمال چند قدیمی قبریں ہیں ان میں ایک قبر کی لمبائی نو گز کے قریب ہے۔ یہ تمام قبریں ایک بلند پہاڑی پر ہیں آبادی پہاڑی کے دامن میں ہے۔ پہاڑی پر چار دیواری تعمیر کر کے حد بندی کی گئی ہے گردونواح رہائشی کمرے ہیں اس لمبی قبر کے بارے میں ایک بات مشہور ہے کہ صاحب قبر عرب سے آتے تھے۔ اور یہیں پر تبلیغ کرتے ہوتے وفات پا گئے۔ ایک اور روایت بھی ہے کہ یہ قبر پیر جعفر کی آمد سے قبل کی ہے پہاڑی کے قریب آبی گذر گاہ بھی ہے حالیہ دنوں ایک چشمہ بھی ابل پڑا ہے۔ مزار کے قریب قدیمی درختوں کے جھنڈ میں پانی کا بہت پرانا تالاب بھی ہے۔ جہاں بارشی پانی جمع کر لیا جاتا ہے سارا سال اس پانی سے پیاس بجھائی جاتی ہے۔

marfat.com

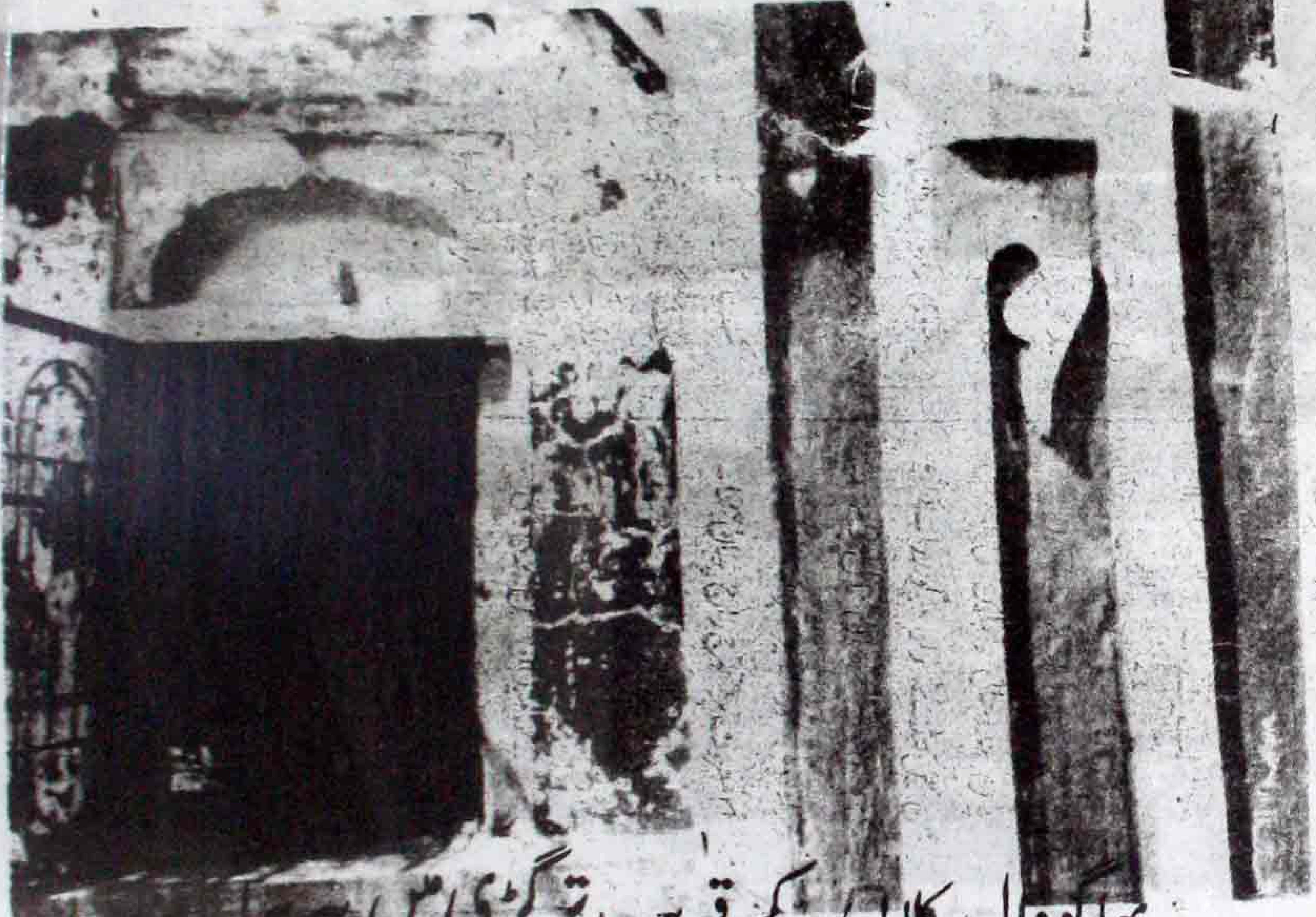

بھاگووال کلاں کے قریب ترگڑی میں پیر ہرا

ہزاروں سالہ قدیمی سرزمین جس کے آثار دریائے چناب کے کنارے پائے جاتے ہیں پیر ہرا کے لئے بھاگووال سے ایک کچی سڑک جاتی ہے۔ اس بستی کا نام بھی پیر ہرا ہے لیکن محکمہ مال میں ترگڑی نام کی کوئی بستی بیان کی جاتی ہے۔ جو دریا برد ہو چکی ہے۔ یہ مزار ایک بلند بالا ٹبہ ٹیلے پر ہے۔ اس ٹبہ کے آثار بتاتے ہیں۔ کہ یہاں کوئی بستی تباہ و برباد ہوئی ہوگی۔ ٹبہ سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں ٹبہ کافی بلند یہ۔ ٹبہ پر کھڑے ہو کر دور دور تک انسانوں کی نقل و حرکت دیکھی جاسکتی ہے۔ دریائے چناب اس بستی کے قریب بہتا ہے اور درجن کے قریب سیڑھیاں طے کرنے کے بعد یہ مزار ٹبہ پر ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے مقامی آبادی بہت احترام کرتی ہے۔ ان کے مطابق صاحب مزار ہندوؤں کے علاقہ میں رشد وہدایت کے لئے اس نگری میں آئے تھے۔ حاضر ہونے والوں کی دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ بہت قدیمی درخت یہاں پائے جاتے ہیں۔

marfat.com

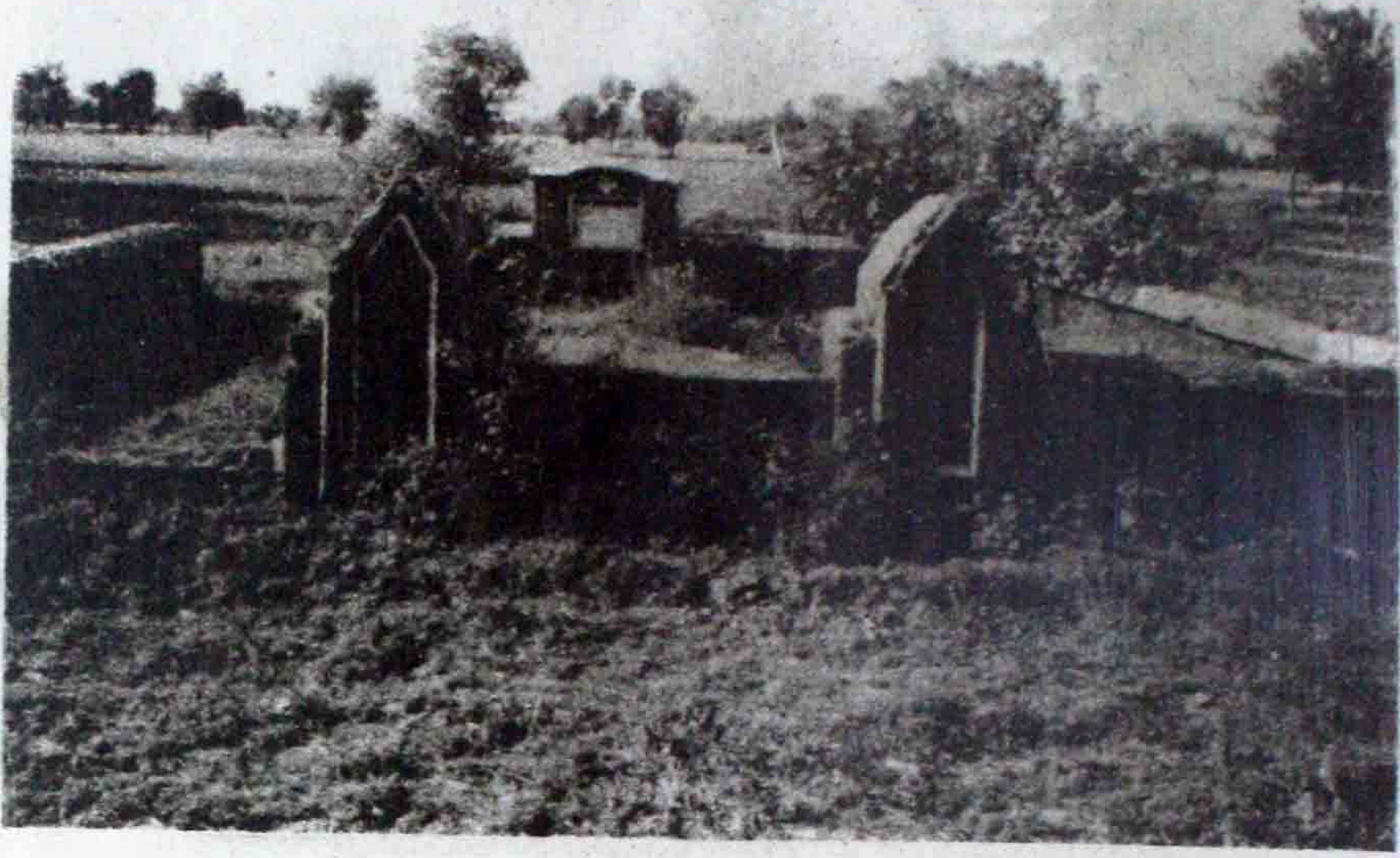

چیلیانوالہ گلشن اقبال روڈ کے قریب انگریزوں کی یادگار

چیلیانوالہ میں ۱۸۴۹ء میں انگریزوں اور سکھوں کے درمیان ایک خونریز معرکہ ہوا تھا۔ جس میں ساڑھے سترہ سو انگریز مارے گئے تھے۔ جن کی یاد میں یہاں کئی یادگاریں بھی تعمیر کرائی گئی ہے۔ یہ یادگار چیلیانوالہ کے جانب جنوب گلشن اقبال روڈ کے کنارے ہے۔ یہاں معرکہ میں کئی انگریز مارے گئے۔ یہ یادگار ان کی یاد میں تعمیر کی گئی ہے۔ مرنے والوں کے نام ایک کتبہ پر تحریر تھے۔ جو کسی نے وہاں سے اکھاڑ لیا ہے۔ انگریزوں کی حکمرانی کے دور میں یہ یادگاریں انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں تعمیر کی گئی تھیں۔ ان کی حفاظت کے لئے یہاں چوکیدار بھی ہوا کرتا تھا یادگار کے اندر قبریں ہیں لیکن چاروں طرف اینٹیں لگوا کر چار دیواری مکمل کی گئی ہے ایک روایت ہے کہ مرنے والے انگریزوں کو اسلحہ سمیت ان قبروں میں دفن کیا گیا تھا سب سے بڑی یادگار ڈنگہ منڈی بہاؤالدین کے کنارے ہے پچاس بیگہ اراضی اس یادگار کے نام وقف ہے جس کا اہتمام

رطانوی سفارت کے پاس ہے

marfat.com

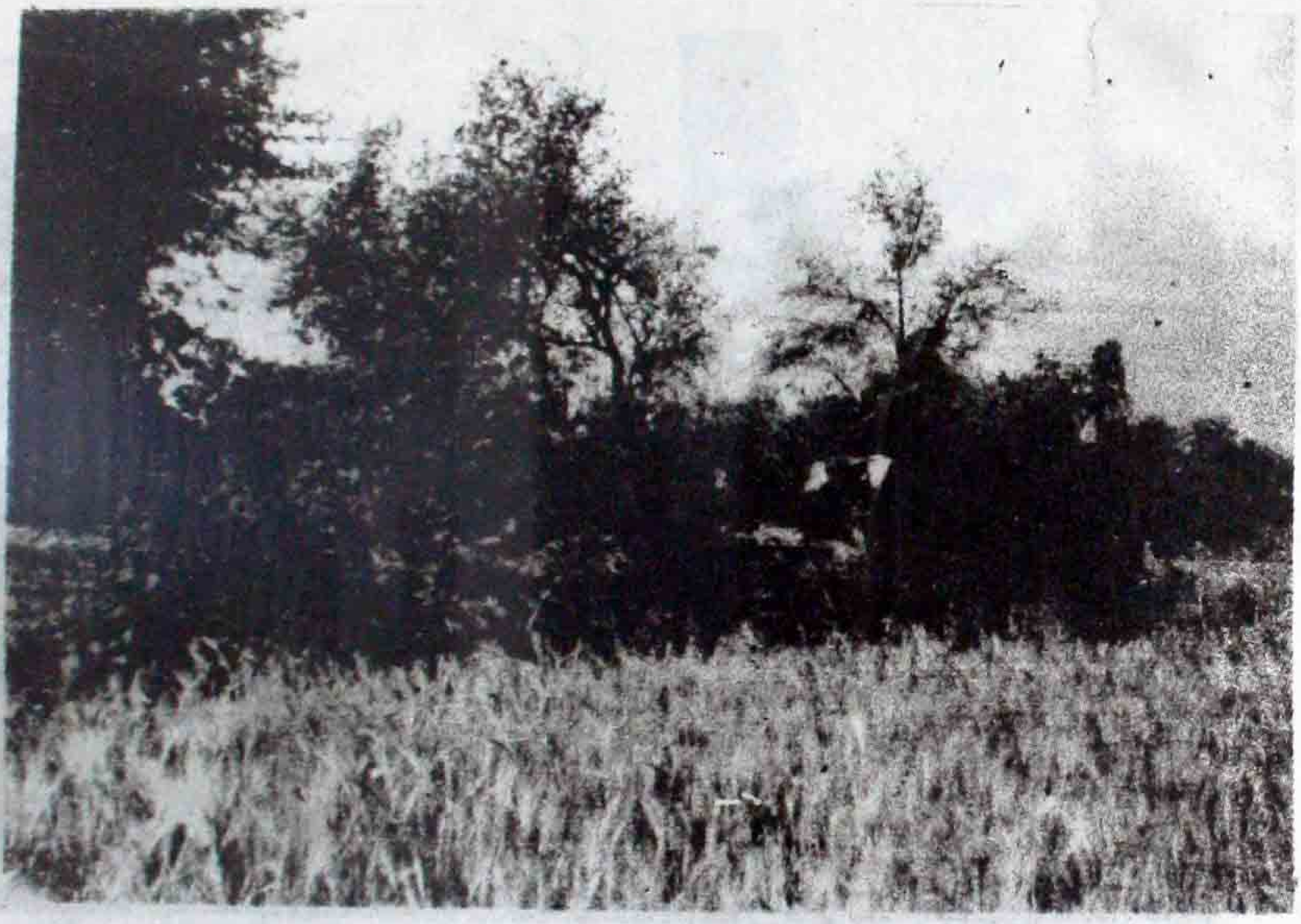

چیلیانوالہ گلشن اقبال روڈ کے قریب انگریزوں کی دوسری یادگار

چیلیانوالہ میں ۱۸۴۹ء میں انگریزوں اور سکھوں کے درمیان ایک خونریز معرکہ ہوا تھا۔ جس میں ساڑھے سترہ سو انگریز مارے گئے تھے۔ جن کی یاد میں یہاں ایک یادگار بھی تعمیر کی گئی ہے۔ یہ یادگار چیلیانوالہ کے جانب جنوب گلشن اقبال روڈ کے کنارے پر ہے۔ یادگار کے چاروں طرف چار دیواری ہے اور اس میں انگریزوں کی تین قبریں ہیں۔ اور چاروں طرف درخت بوٹی اور جنگل ہے ان یادگاروں کی حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے مسمار ہو رہی ہیں۔ یہ یادگاریں اپنے اندر کئی تاریخی داستانیں سمیٹے ہوئے ہیں۔ وہ کتنے اکھاڑ لئے گئے ہیں جن پر مرنے والوں کے نام اور عہدے درج تھے قیام پاکستان سے قبل ان کی دیکھ بھال کی جاتی تھی اب یہ قبریں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں

marfat.com

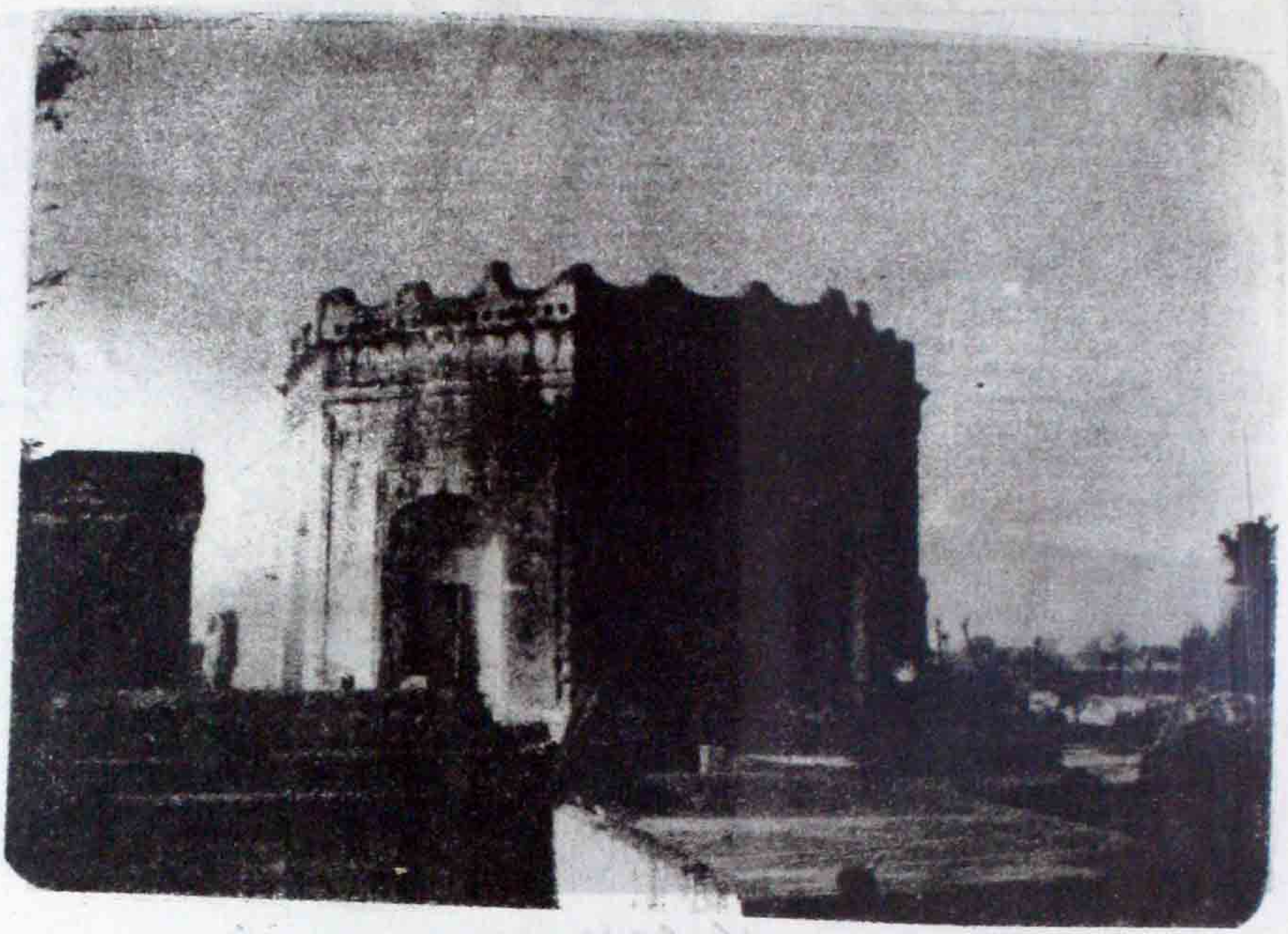

قلعہ دار کا آتش کدہ

قلعہ دار میں ہندوؤں کے ایک آتشکدہ کے آثار اب بھی موجود ہیں ۔ قیام پاکستان سے قبل یہاں دن رات آگ جلتی رہتی تھی ۔ آتشکدہ کی آگ کو جلانے کے لیے آگ کشمیر اور بنارس سے لائی گئی ۔ یہ آتشکدہ قدیمی عمارت میں ہے ۔ عمارت کے درمیان میں میں ایک مقام پر دن رات آگ جلتی رہتی تھی ۔ اس آتش کدہ کے نام کئی گاؤں بطور جاگیر الاٹ تھے ۔ ہر جاگیر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے دی تھی ۔ قیام پاکستان سے قبل یہ ہندو کا مقدس ترین مقام تھا ۔ اس آتشکدہ میں اب مہاجرین جموں کشمیر قیام پذیر ہیں

marfat.com

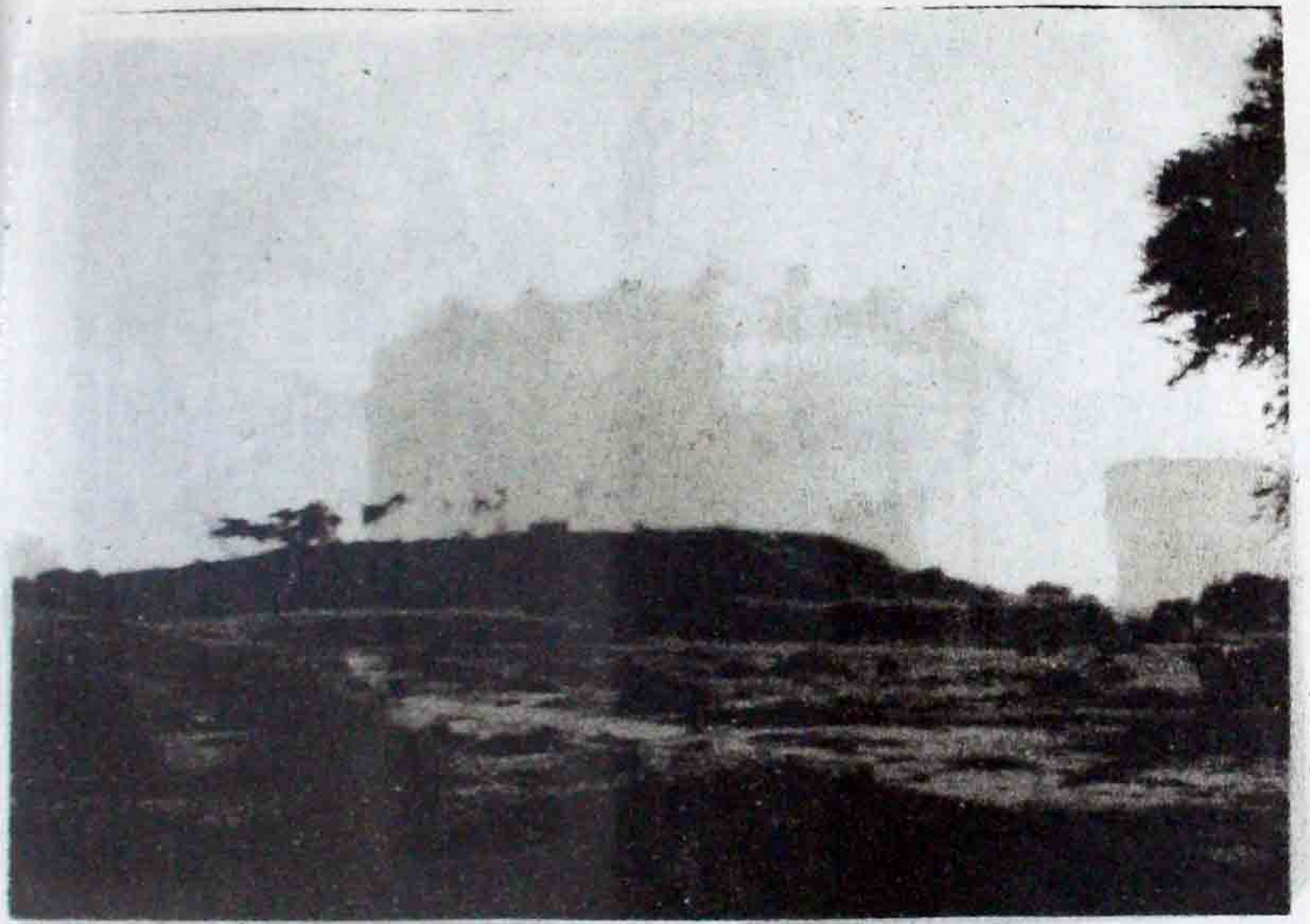

پیر غازی کا ٹبہ

حضرت پیر غازی کا مزار کوٹلہ گلیانہ روڈ پر موضع ہور چھ کے قریب ہے۔ آپ کا پورا نام حضرت غلام محی الدین عباس المعروف پیر غازی ہے۔ آپ کے مزار کے قریب دو بلند و بالا ٹبے ٹیلے ہیں۔ اس ٹبے کی تاریخ سیالکوٹ کے راجہ رسالو کے عہد سے جا ملتی ہے۔ آپ کابل سے کفار کے خلاف جہاد کے لئے یہاں تشریف لائے۔ اور یہیں پہ وصال فرمایا۔ یہ ٹبے کافی بلندی پر ہیں اور یہاں کھدائی کے دوران انسانی ہڈیوں کے پنجر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پارٹ ملتے ہیں۔ اس ٹبہ کے قریب قدیمی نالہ بھمبر بھی بہتا ہے۔ جس میں سارا سال پانی بہتا ہے۔ نالہ بھمبر کے کنارے قدیمی بستی ہے۔ وہ حضرت پیر غازی ہے۔ یہاں ایک قلعہ ہوا کرتا تھا۔ دور سے ٹبہ قلعہ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ پیر غازی کا مزار مغلیہ دور میں تعمیر کیا گیا اس ٹبہ کے ملحقہ کئی اور پرانی تباہ شدہ بستیوں کے آثار ملتے ہیں

marfat.com

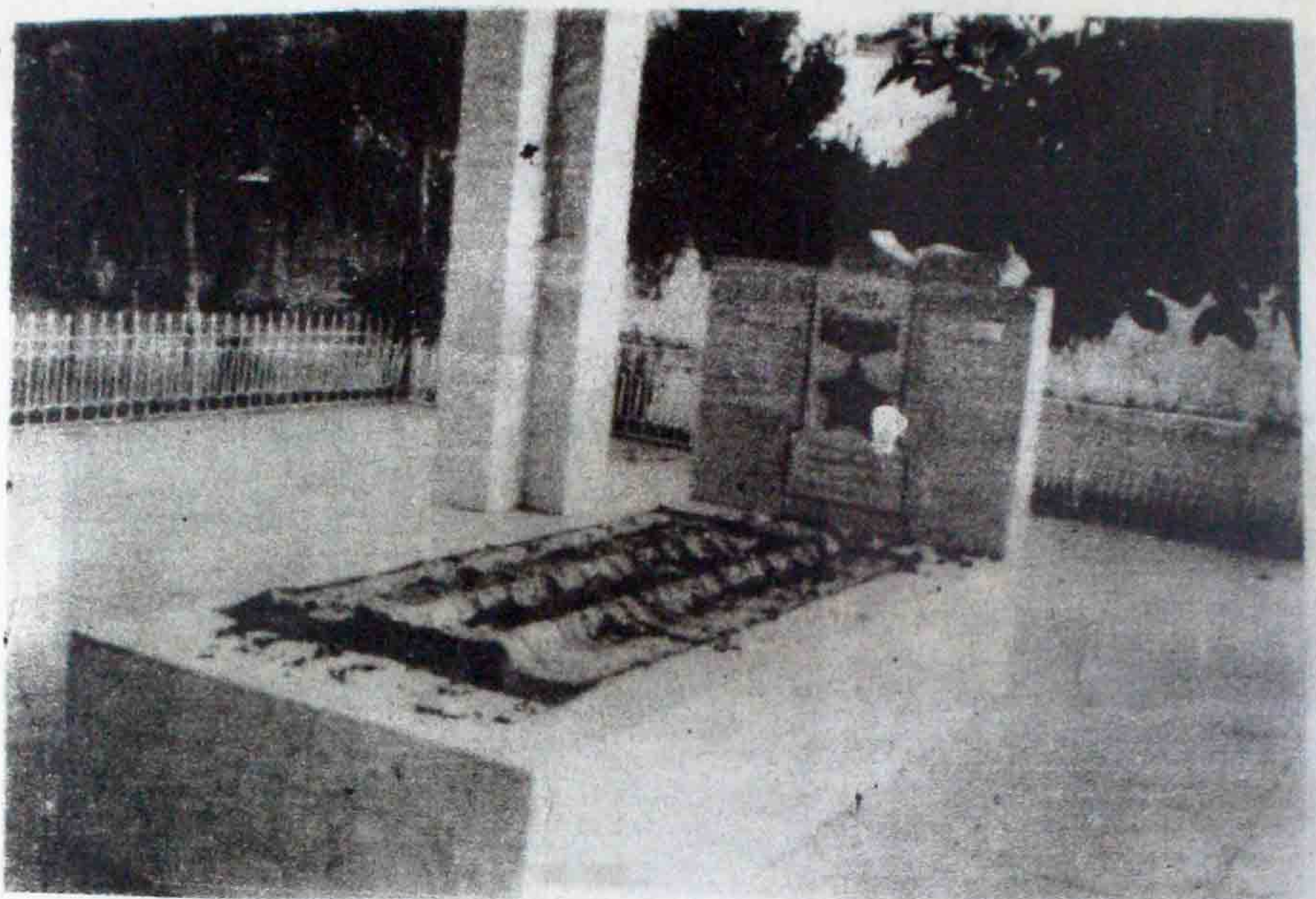

لادیاں میں عزیز بھٹی شہید نشان حیدر کا مزار

پاکستانی افواج کی جانب سے بہادری کا جو سب سے بڑا نشان دیا جاتا ہے اسے نشان حیدر کہتے ہیں 1965ء کی جنگ میں مادرِ وطن کی حفاظت کرتے ہوئے میجر راجہ عزیز بھٹی شہید ہوئے اور انہیں بہادری کے صلے میں ملک کا سب سے بڑا اعزاز نشان حیدر دیا گیا آپ کا مزار موضع لادیاں میں ہے ۔ لادیاں گلیانہ روڈ پر واقع ہے ۔ بہادری کے دو نشان حیدر میجر محمد اکرم شہید میجر شبیر شہید کو 1971ء کی جنگ میں ملے ۔ اس طرح بہادری کا سب سے بڑا نشان حاصل کرنے والے تینوں شہیدوں کا تعلق گجرات سے ہے گجرات کی سرزمین بہادروں جانثاروں اور وفاداروں کی سرزمین ہے

marfat.com

برنالی کا ٹبہ

لالہ موسیٰ سے ایک سڑک نونان والی کی طرف جاتی ہے برنالی لالہ موسے سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بہت بڑا مٹی کا ٹبہ و ٹیلہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں یہاں کوئی بڑی بستی آباد تھی اس ٹبہ میں مٹی کے برتن چکیوں کے پاٹ اور مٹی کی گھریلو استعمال کی اشیاء پائی جاتی ہیں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ماضی میں یہاں انسان آباد تھے۔ ٹبہ کے اوپر کسی درویش بزرگ ہستی کا دربار ہے گاؤں کے جانب مشرق بھی ایک قدیمی مسجد اور سینکڑوں سالہ پرانا مزار ہے۔ اور برنالی کے قریب موضع گنجہ میں بھی نو گز لمبا مزار ہے ماضی میں یہاں کوئی سڑک گزرتی تھی، کیونکہ برنالی کے اردگرد کئی قدیمی قصبے اور مزارات ہیں۔

marfat.com

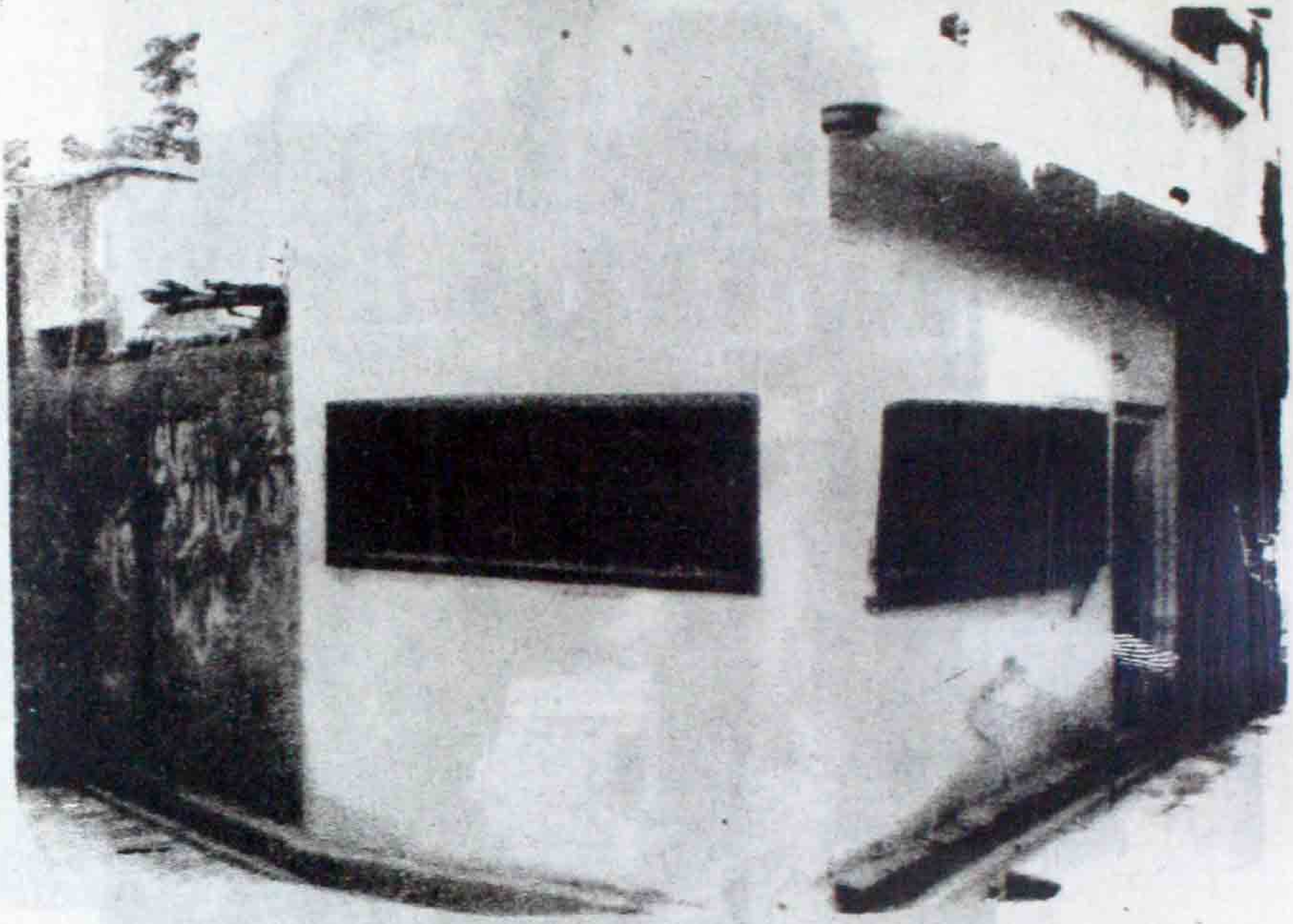

قادر آباد میں پیر قادر خان کا مزار

قادر آباد شہر قدرے بلندی پر ہے۔ ایک روایت کے مطابق اسے اکبر کے دور میں پیر قادر شاہ نے آباد کیا۔ قادر خان کا مزار آبادی کے وسط میں ایک تنگ گلی میں ہے۔ مزار پر چھت بھی ہے۔ چھوٹے سے کمرے میں یہ مزار ہے۔ قادر آباد قدیمی قصبہ ہے۔ یہاں قدیمی عمارتوں کے نشان ملتے ہیں۔ دریائے چناب قادر آباد سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ دریا کے کنارے مغلیہ دور کا ایک تباہ شدہ باغ اور قلعہ کے آثار بھی ملتے ہیں۔ یہ قصبہ قدیمی شاہراہ رسول حافظ آباد کے قریب آباد ہے۔ ایک قدیمی سڑک گجرات سے سرگودھا کے لئے قادر آباد کے قریب سے گذرتی ہے۔ قادر آباد میں کئی قدیمی مزارات ہیں جو مغلیہ دور کے بیان کئے جاتے ہیں۔ ۱۸۵۶ء میں قادر آباد کو تحصیل کا درجہ دیا گیا بعد تحصیل ہیڈ کوارٹر پھالیہ منتقل کر دیا گیا۔

marfat.com

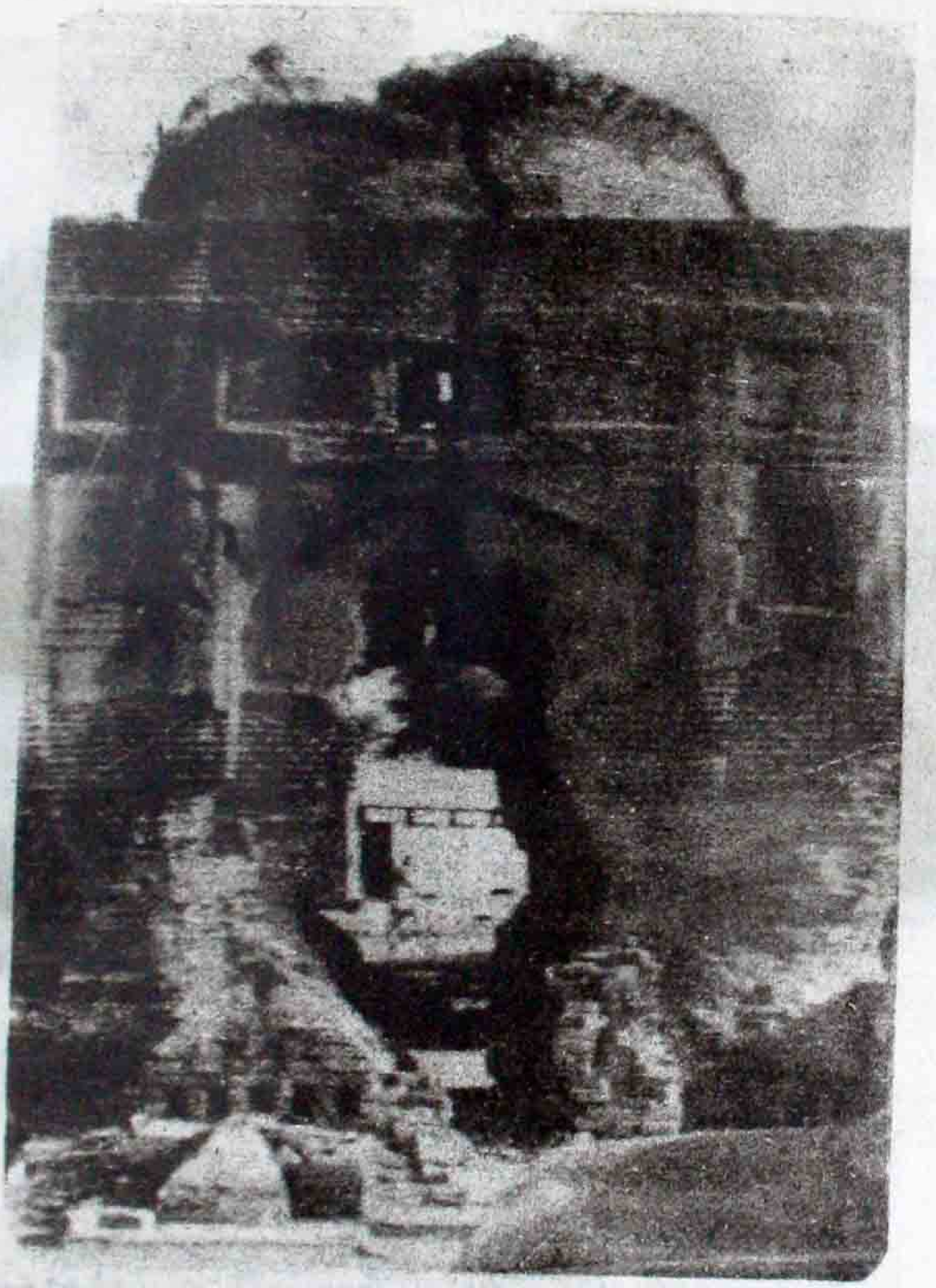

قادر آباد میں قدیمی مزار ، قادر آباد میں پیر قادر بیگ کا مزار

یہ مزار مشہور قصبے قادر آباد میں ہے قادر آباد ایک بلند و بالا ٹبے پر واقع ہے مزار کے بارے میں مختلف روایات ہیں ، ایک روایت یہ ہے مزار میں اس بستی کو آباد کرنے والے قادر بخش دفن ہیں لیکن دوسری روایت کے مطابق یہاں کسی مغل شہزادے کی کنیز دفن ہے ، مزار کی طرز تعمیر مغلیہ دور کی ہے چھوٹی انیٹ سے تعمیر کیا گیا ہے جواب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے قادر آباد ایک لحاظ سے قدیمی بھی ہے کہ یہاں تین نو گز لمبی قبریں بھی ہیں اور قادر آباد دریائے چناب کے قریب واقع ہے

marfat.com

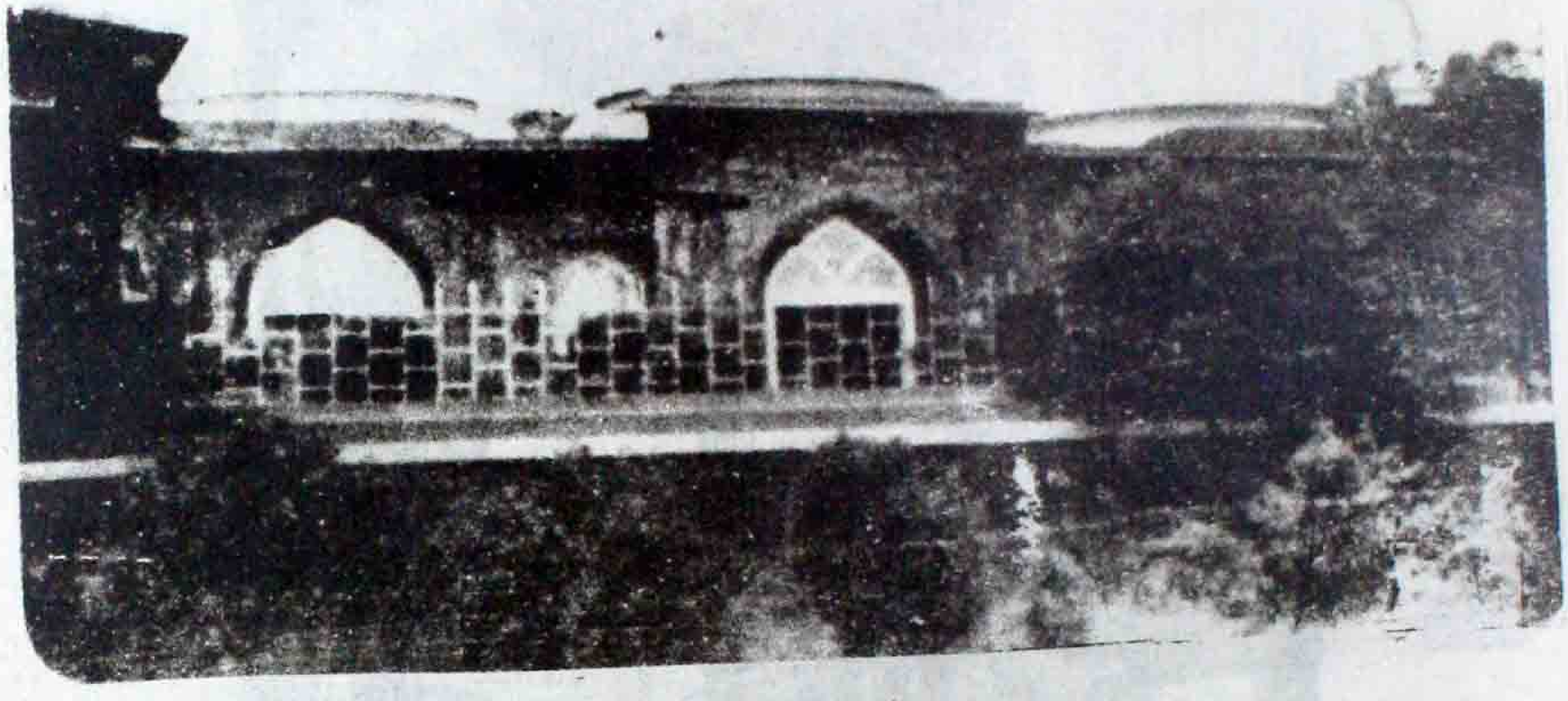

زمیندارہ کالج کی خوبصورت مسجد

گجرات میں زمیندارہ کالج کی عمارت جو اپنی مثال آپ ہے کالج کے احاطہ میں یہ بھی ایک عالی شان اور خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد وسیع و عریض رقبہ میں تعمیر کی گئی ہے. جہاں بیک وقت ہزاروں مسلمان نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد وطن عزیز کی کئی قد آور شخصیات کو نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے مسجد کے تین گنبد ہیں صحن میں پھولدار پودے اور مسجد کے گردونواح گھنے درخت ہیں ہیں یہ مسجد گجرات شہر کی خوبصورت ترین مسجدوں میں شمار ہوتی ہے۔ صاف ستھرا ماحول ہے۔

marfat.com

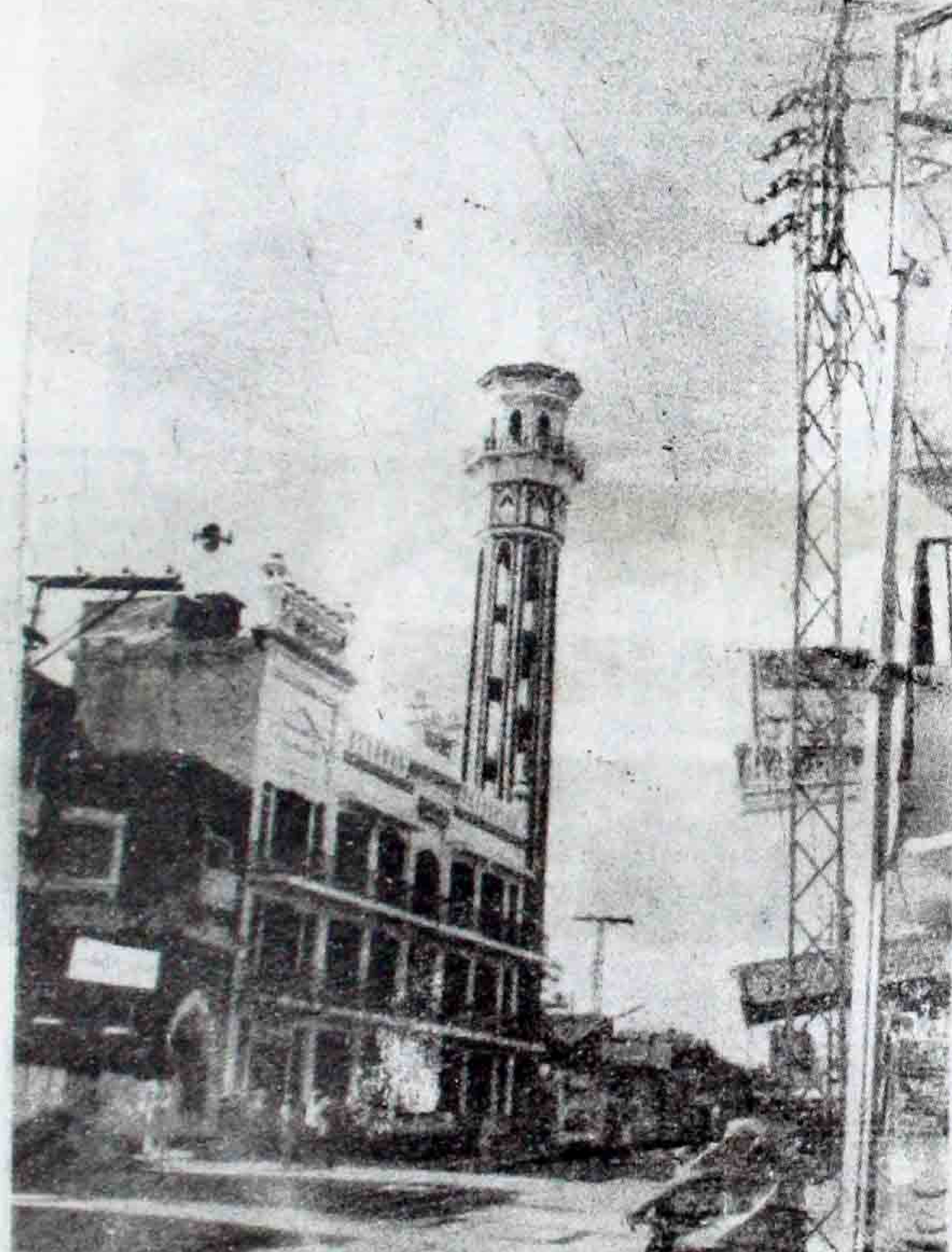

مسجد شہنشاہ ولایت

گجرات کی قدیم ترین مسجدوں میں ایک مسجد پیر سید ولایت شاہ المعروف شہنشاہ ولایت کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد جناح روڈ چوک ولایت شاہ کے قریب ہے یہ مسجد اس لحاظ سے اہم مقام رکھتی ہے کہ یہاں حضرت پیر سید ولایت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا حجرہ مبارک ہے اس حجرہ میں شہنشاہ ولایت دن رات عبادت کرتے اور سیاہ دلوں کو روشنی بخشتے رہے یہ مسجد آپ نے اپنی نگرانی میں تعمیر کروائی اس مسجد میں نورانی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔ عرس کے علاوہ جمعہ کی نماز میں یہاں نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔ طلباء کے لئے درسگاہ بھی ہے۔

marfat.com

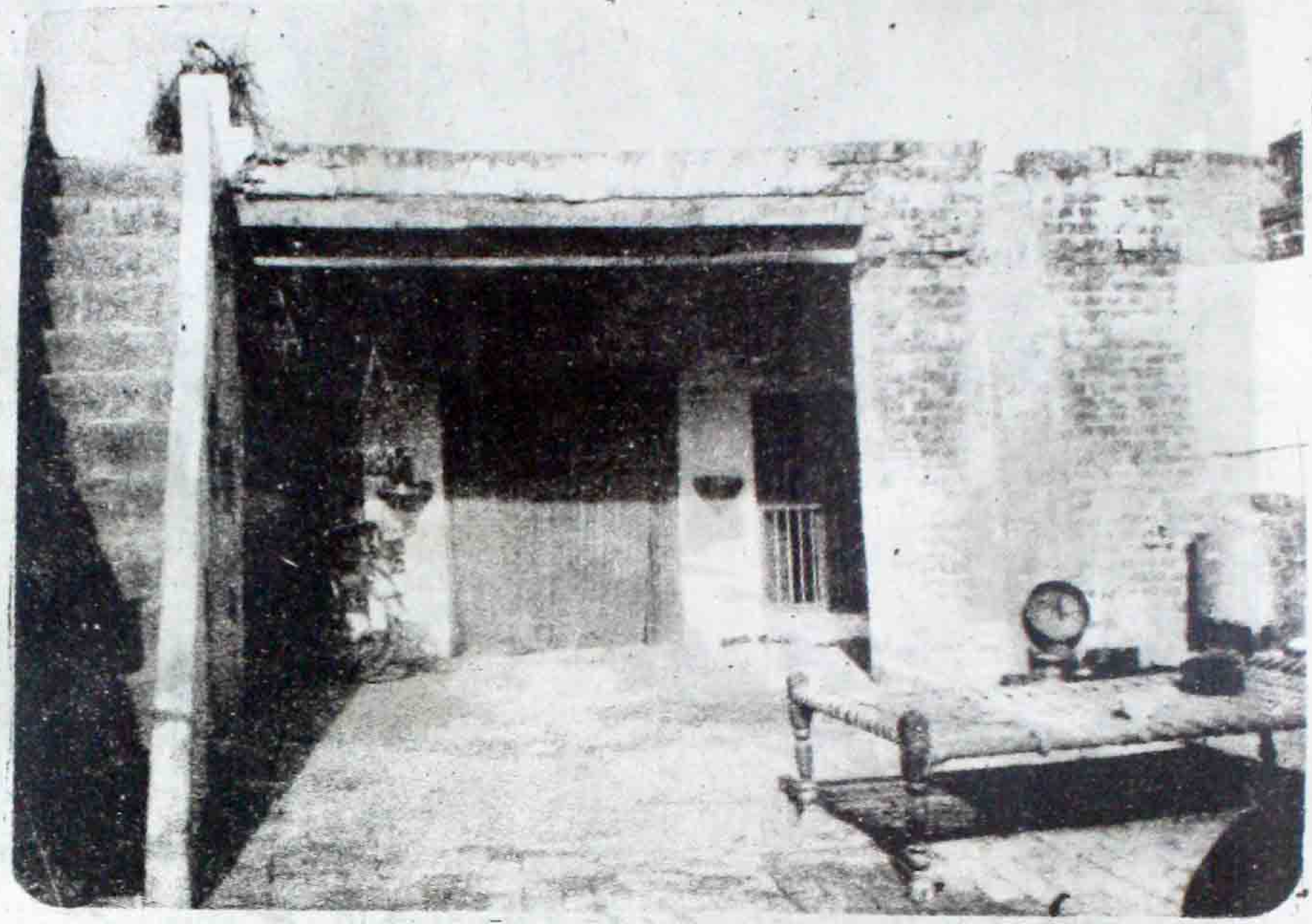

بڑیلہ شریف میں مصف کتاب کا گھر

بدلتے حالات کے مطابق یہ مکان گرا کر جدید انداز میں تعمیر کر دیا گیا ہے اس مکان میں عالی سرکار شہنشاہ غریب نواز سرکار بڑیلہ شریف حضرت قبلہ عالم الحاج محمد حفیظ اللہؒ راقم کے والد کی دعوت پر پہلی بار تشریف فرما ہوئے۔ لنگر تیار ہونے پر آپ نے فرمایا راج علی آپ نے روزہ کھلوا دیا ہے۔ راقم کے والد کو بڑیلہ شریف میں مرشد پاک کا پہلا لنگر پکانے کا شرف حاصل ہوا۔ راقم بھی آپ حضور سے فیض یاب ہوئے۔ خادم کی دعوت پر اس غریب خانہ میں تین بار تشریف فرما ہوئے۔ ان کے علاوہ اولیاء۔ نوشہرہ شریف اولیاء۔ شیخ چوگانی اور اور کئی اولیاء۔ کرام فقیروں اور درویشوں نے یہاں قیام فرمایا دعائیں دیں۔

marfat.com

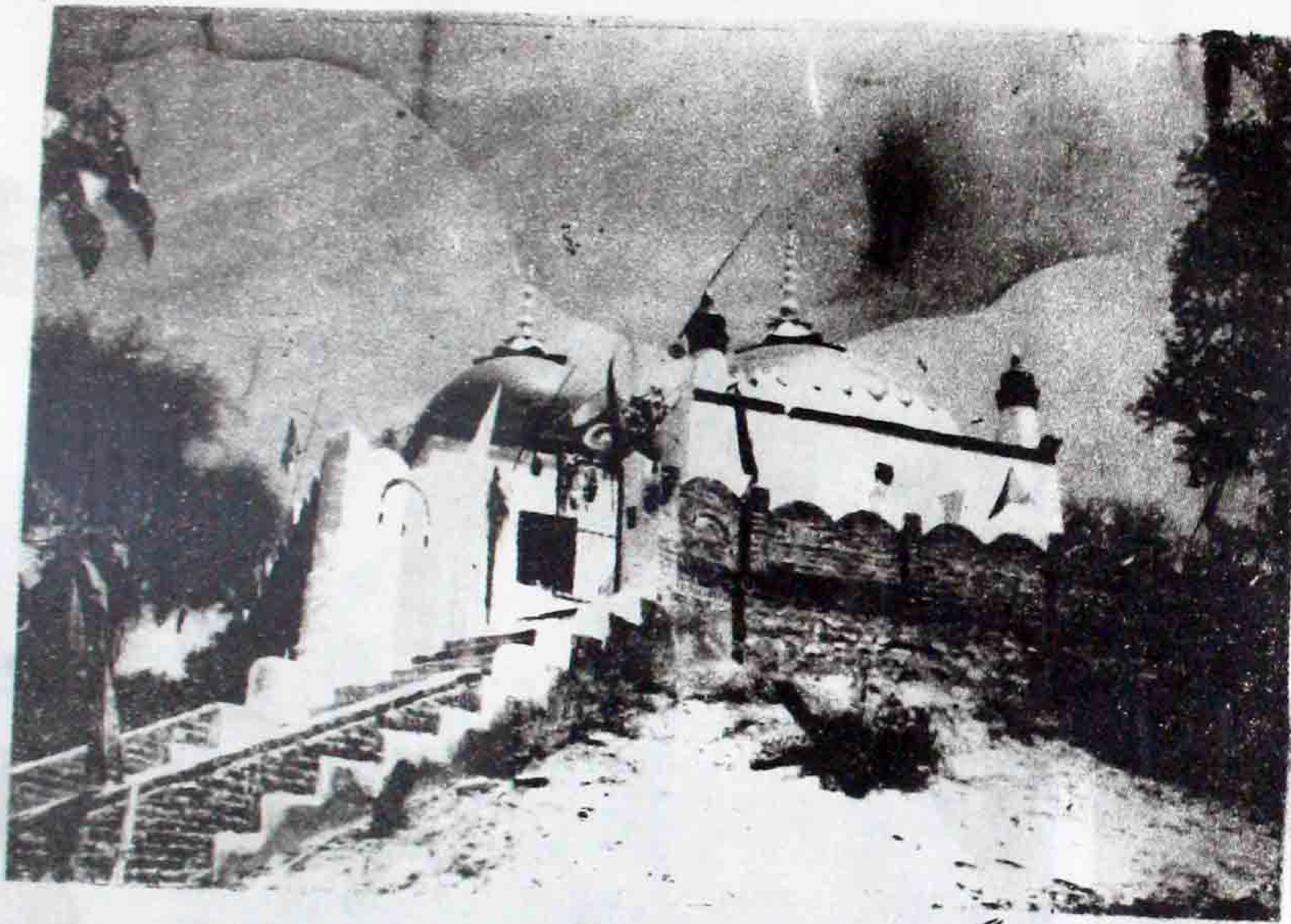

سرائے عالمگیر کے قریب پوران میں میر ہیبت خان قندھاری کا مزار

سرائے عالمگیر کے قریب نہر کے پل کے قریب سے ایک سڑک رسول منڈی بہاؤالدین کے لئے جاتی ہے۔ یہ سڑک نہر کے کنارے کے ساتھ تعمیر کی گئی ہے پوران ایک قدیمی قصبہ ہے اس کے قریب ایک درہ سے دریا عبور کر کے گجرات کی سرزمین پر قدم رکھا جاتا تھا ایک بات یہ بھی مشہور ہے کہ پوران پورس کا پایہ تحت تھا۔ پورس کے نام پر اس قصبہ کا نام پوران رکھا گیا ہے یہ ایک علیحدہ بحث ہے پوران ایک قدیمی اور تاریخی قصبہ ہے دریائے جہلم کے کنارے کئی قدیمی بستیوں میں اللہ کے نیک بندوں کے مزارات ہیں میر ہیبت خان قندھاری کا مزار پوران میں ہے۔ یہ مزار ایک بلند ٹیلے پر ہے۔ گردنواح گھنے جنگلات میں دریائے جہلم قریب ہی بہتا ہے۔ میر ہیبت خان قندھاری کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ مغل شہنشاہ بابر کے دور میں قندھار سے تشریف لائے تھے۔ حسن ابدال میں بابا ولی قندھاری ابھی آپ کے ہی سلسلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مزار کے قریب آپ کے بیٹے میر عنایت بیگ کا مزار ہے۔ مزار خوبصورت اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک جانب نہر دوسری جانب دریائے جہلم بہتا ہے۔

marfat.com

قلعہ گجرات کی قدیمی مسجد لوہاراں

نوٹ:۔ چاروں طرف آبادی ہونے کی وجہ سے مناسب زاویے پر فوٹو حاصل نہیں ہو سکا

یہ مسجد قلعہ گجرات کی سب سے قدیمی مسجد ہے یہ مسجد چوک ماہناں میں مسجد لوہاراں کے نام سے مشہور ہے۔ جن دنوں دنیا میں شمشیر زنی کا دور تھا ان دنوں دنیا بھر میں گجرات کی تلوار مشہور تھی۔ عرب شاعروں کے اس علاقے کی تلواروں کی تعریف اپنے اشعاروں میں کی۔ مسجد لوہاراں میں مغل شہنشاہ اپنے قیام کے دوران اس میں نماز پڑھتے تھے اورنگزیب عالمگیر کے گجرات کے قیام کے دوران کہ شاہدولہ سرکار کے نماز پڑھنے کی کسی نے شکایت کی اورنگزیب جب مسجد لوہاراں میں نماز ادا کرنے کے لئے داخل ہوئے تو وہاں مسجد میں ایک بزرگ نماز پڑھ رہے تھے جب اورنگزیب نے پوچھا یہ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ شاہدولہ سرکار ہیں۔ یہ مسجد لوہار برادری نے تعمیر کی تھی۔ اس لیے مسجد لوہاراں کے نام سے مشہور ہے۔

کوٹ امیر حسین میں حضرت شمعونؑ کا مزار

جلالپور جٹاں روڈ ادھ والی کھوئی کے قریب سے رانیوال حاجیوالہ کی طرف جاتی ہے اس سڑک پر مشہور قصبہ کوٹ امیر حسین ہے۔ یہاں حضرت شمعون علیہ السلام کا نوگز لمبا مزار ہے۔ یہ مزار بزرگوں کے مطابق آبادی کے جانب جنوب مشرق کی طرف ہے جو پختہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے آثار مٹتے جا رہے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ ۲۲۶ نمبر ۴۲۵ کے مطابق صاحب مزار کا نام شمعون علیہ السلام ہے اسی گاؤں کے قریب موضوع بورچھ میں ایک قدیمی مزار بھی ہے۔ حافظ صاحب نے اپنے شجرہ میں ان کا نام ام جرجیس بتایا ہے۔

marfat.com

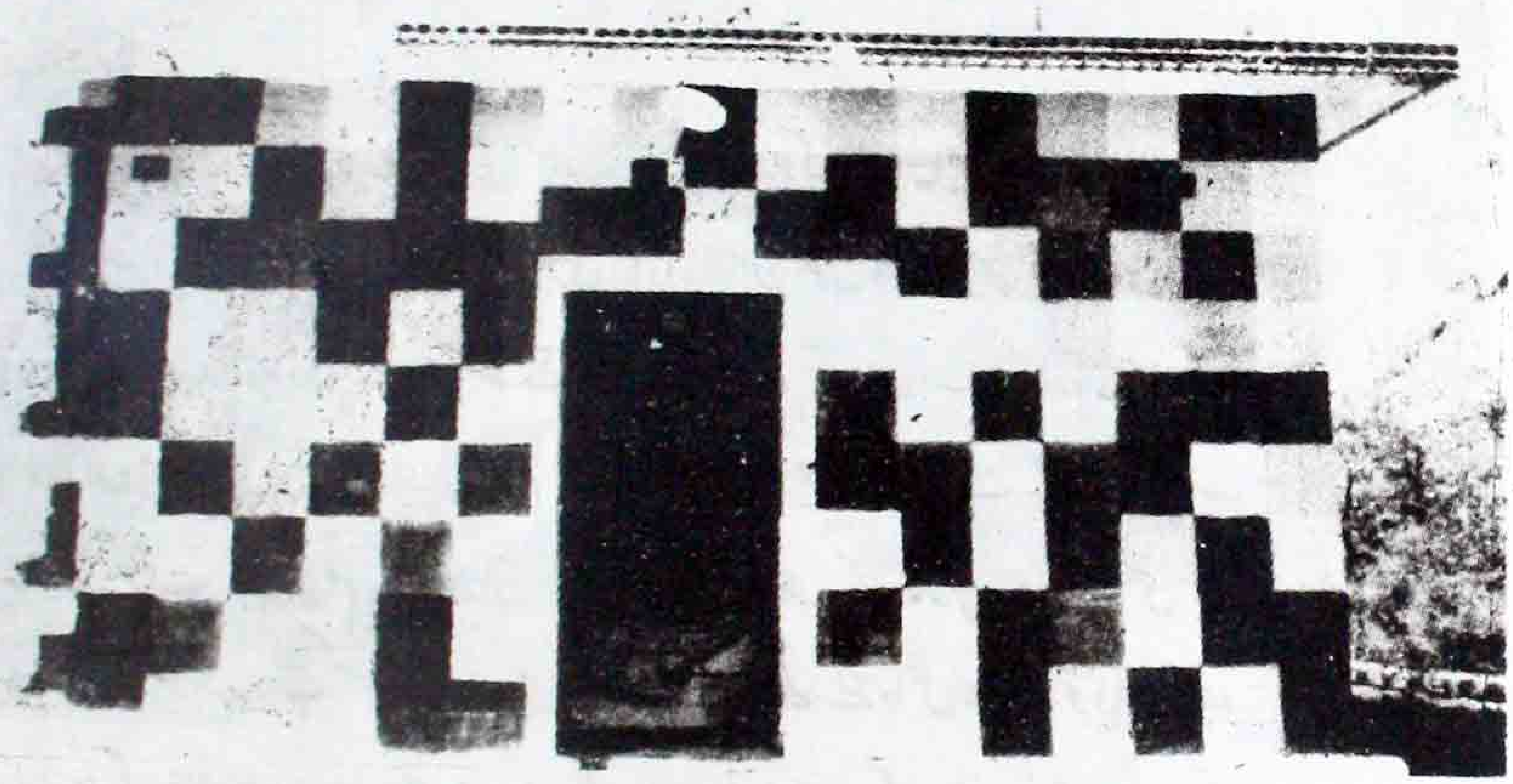

منڈھ نزد گلیانہ کے قریب پبی کی پہاڑیوں میں پیر سونا سید کا مزار

پبی کی پہاڑیوں میں جابجا تباہ شدہ بستیوں کے آثار ملتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے دامن کئی دیہات آباد ہیں جو جدید دور کی سہولتیں میسر نہ ہونے کے باوجود یہاں آباد ہیں ماضی میں سرائے عالمگیر پوران سے کوئی شاہراہ ان پہاڑیوں سے گذر کر گلیانہ آتی تھی۔ گلیانہ سے پہاڑیوں کے دامن سے ایک راستہ پیر جعفرؒ کے دربار کی طرف جاتا ہے۔ اس راستہ مین منڈھ گاؤں کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی پر پیر سونا سید کا مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ قریب ہی پانی کا تالاب بھی ہے۔ مزار کے قریب قدیمی درخت بھی ہیں پہاڑوں کے دامن میں ایک نالہ بھی بہتا ہے۔ جسکی وجہ سے یہاں آبادی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ مزار خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ اہل دیہہ عقیدت احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں۔ یہ مزار پیر جعفرؒ اور گلیانہ کے وسط میں منڈھ گاؤں میں ہے۔

marfat.com

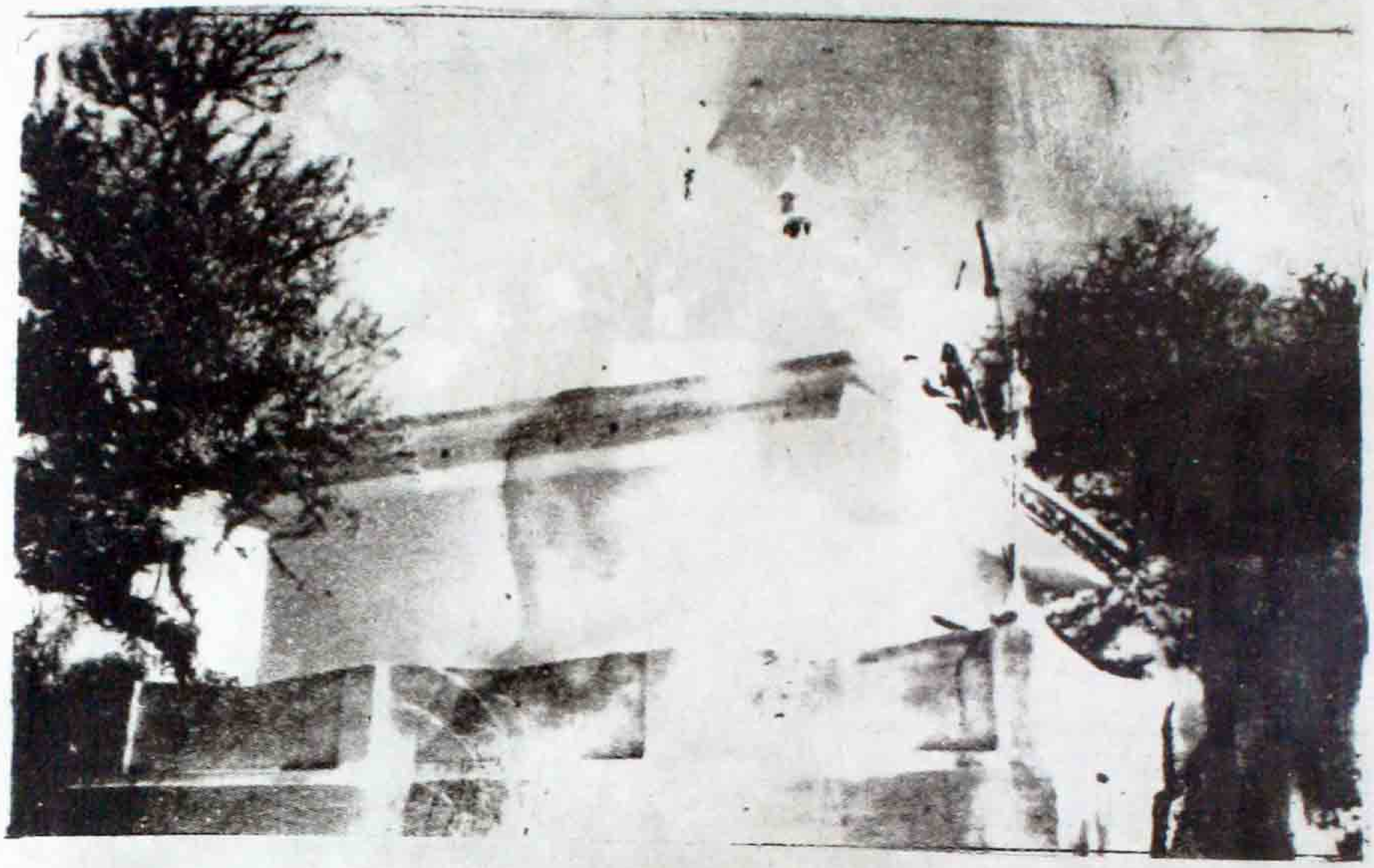

مکوال نزد گلیانہ کھاریاں میں چٹی خانقاہ

ہبی کی پہاڑیاں کھاریاں کے قریب مشہور قدیمی بستی مکوال ہے مکوال کے قریب جانب شمال کھیتوں میں یہ مزار ہے ۔ یہ مزار چٹی خانقاہ (سفید قبر) کے نام سے مشہور ہے ۔ صاحب قبر کی ولادت وفات آمد کے بارے میں تاریخ خاموش ہے ۔ چونکہ ہبی کی پہاڑیوں کے قریب میدانی علاقے کاشتکاری کے لئے موزوں ہیں مون سون کی بارشوں کی وجہ سے یہ زمینیں اجناس خوب پیدا کرتی ہیں ۔ جس کی بنا پر یہاں انسان کی آمد و رفت کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ یہاں پانی کی قلت ہے چھپڑ تالاب میں پانی ذخیرہ کرلیا جاتا ہے جس سے انسان اور مویشی پیاس بجھاتے ہیں ۔ یہ مزار شاندار اور خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے اندر باہر سفید رنگ کیا گیا ہے ۔ مقامی آبادی ارد گرد نواح کے لوگ پوری عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں یہ مزار سطح زمین سے بلند ایک ٹبہ پر ہے جانب شمال پہاڑی سلسلہ ہے اس مزار پر اہل نظر حاضری دیتے ہیں ۔ اور چلہ کشی کر کے فیض یاب ہوتے ہیں مزار میں خصوصی طور پر بجلی نصب کی گئی

marfat.com

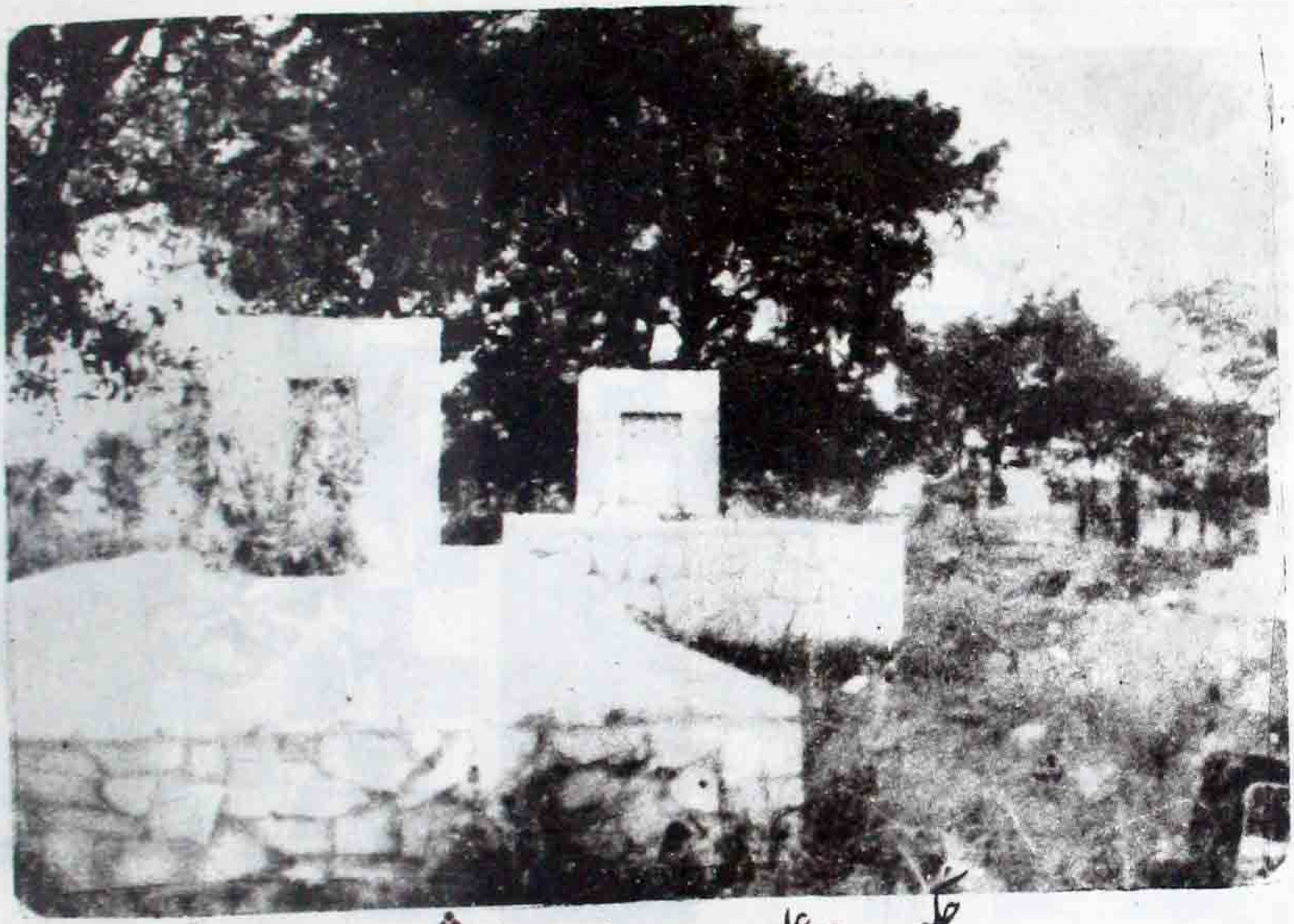

حکیم راج علی خادم سرکار بڑیلہ شریف

حکیم راج علی مرحوم راقم کے والد محترم ہیں آپ سرکار بڑیلہ شریف کے مرید خاص تھے۔ انہیں مرشد پاک کا پہلا لنگر پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پشاور میں حضرت سید آغا رحمت اللہ شاہ بخاری جو افغانستان کے بادشاہ امان اللہ خان کے معالج تھے آپ حضرت سید آغا رحمت اللہ شاہ بخاری کو عقیدت احترام کے طور پر اغاجی کہا کرتے تھے حکمت میں آغاجی حکیم صاحب مرحوم کے استاد تھے ان کے فرمان کے مطابق حکیم راج علی مرحوم غریبوں کا مفت علاج کرتے اور دوائیاں بھی مفت دیتے تھے دینی دنیاوی فیض بھی آغاجی سے ملا آغاجی. بہت بڑے ولی اللہ اور درویش ہو گزرے ہیں دن رات عبادت میں رہتے سو سال سے زیادہ عمر پائی حکیم راج علی کا وصال ۱۹۷۲ء میں ہوا مہسم میں آپ کا مزار ہے مزار پر شعر درج ہے

خدمت احباب میں جس کی رہی روشن جبیں
سچا عاشق پیر کامل کا کبھی مرتا نہیں

ماہ محرم جو اولیاء کرام کے حضور حاضری دیتی تھیں وہ بھی۔یہیں دفن ہیں ہر ماہ باقاعدگی سے والدہ محترمہ گیارھویں شریف کا ختم دیا کرتی تھیں

marfat.com

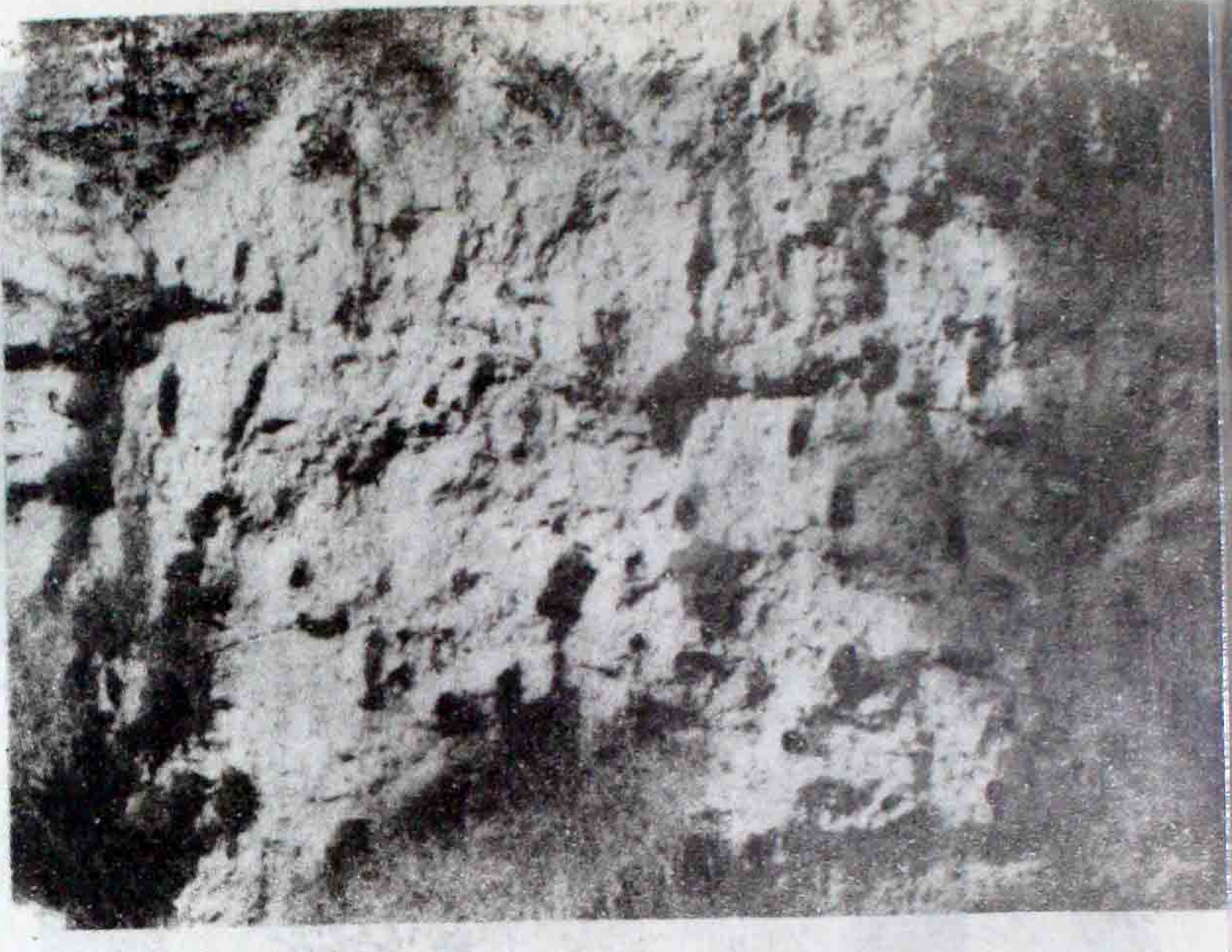

کوٹلی کوہالہ کا ٹبہ

وٹلی کوہالہ جلالپور کڑیانوالہ روڈ پر واقع ہے یہ گاؤں بہت بلند وبالا ٹبے پر واقع ہے۔ اس ٹبہ کے جانب مغرب اب بھی ایک فصیل نما دیوار نظر آتی ہے۔ جو مٹی سے بنائی گئی ہے یہ قلعہ نما بستی کافی بلندی پہ ہے۔ اس ٹبہ کے جانب مشرق ایک اور ٹبہ بھی ہے جو کافی لند ہے۔ کھودائی کے دوران اس ٹبہ سے چکیوں کے پاٹ مٹی کے برتنوں کے لاتعداد کڑے نکلے ہیں اور بیشتر مقامات پر سے پتھر کی بنی ہوئی اشیاء بھی ملی ہیں۔ اس ٹبہ کے وپر ایک قدیمی مزار بھی ہے۔ اس علاقہ میں چاروں طرف بڑے بڑے ٹبوں اور ٹیلوں کا سلسلہ پایا جاتا ہے یہ سلسلہ کڑیانوالہ اجنالہ کی طرف بھی ہے قریب ہی برساتی نالہ بھی بہتا ہے

marfat.com

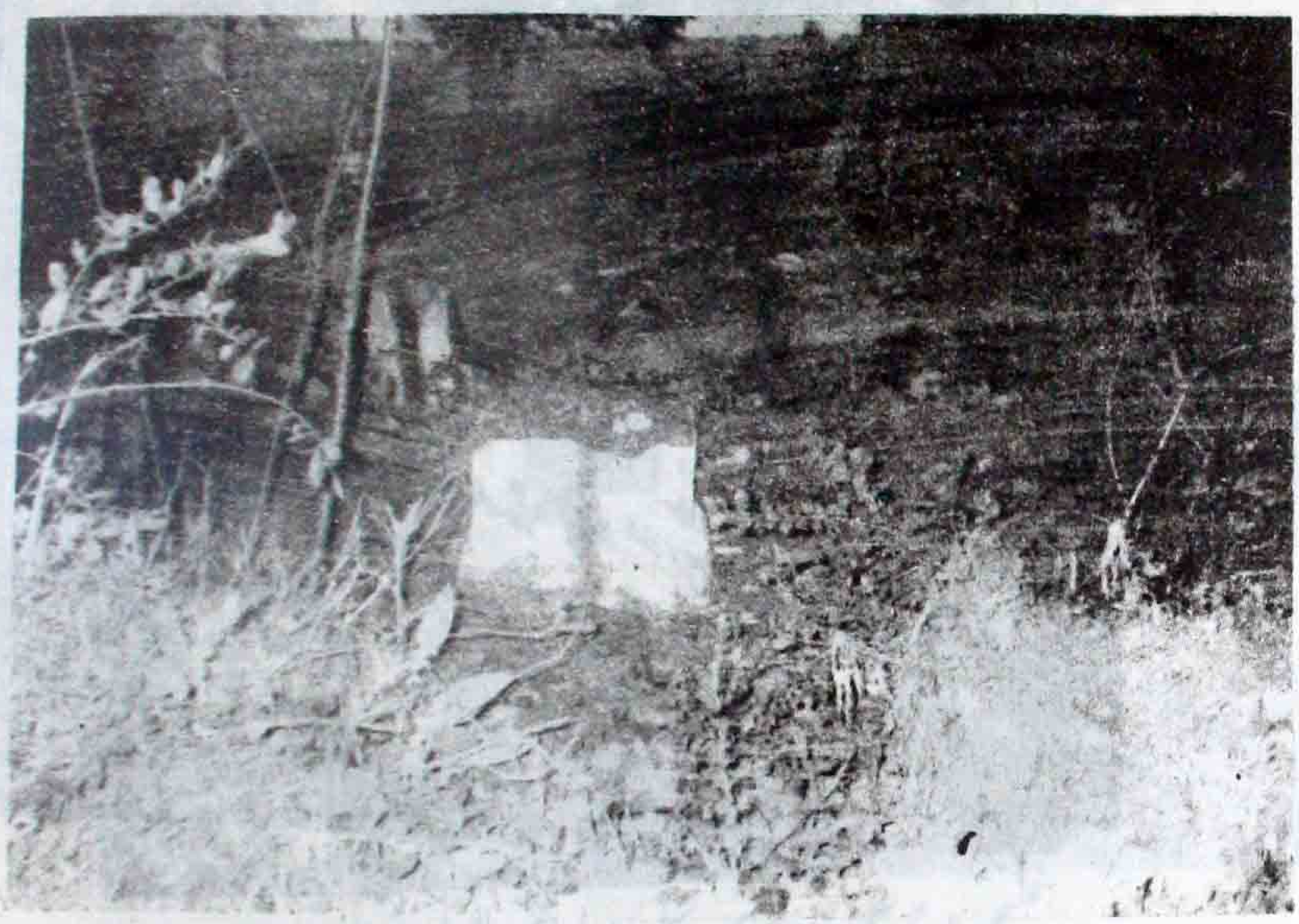

جلالپور صوبتیاں میں ایک قدیمی یادگار

ضلع گجرات کی سرزمین پر جلالپور صوبتیاں کی بستی سب سے قدیمی ہے۔ اس کی تاریخ تقریباً ہزاروں سالہ پرانی ہے۔ یہاں چھ کے لگ بھگ نوگز لمبے مزارات ہیں۔ اور وہ قدیمی مزارات بھی ہیں جنہیں مقامی زبان " گابا کے نام سے پکارتے ہیں یہ قدیمی یادگار جلالپور صوبتیاں سے جانب مغرب کھوئیاں والا کے مقام پر ہے۔ مقامی روایات کے مطابق ان یادگاروں میں مرنے والوں کو بٹھا کر ان کے چاروں طرف اینٹیں لگادی جاتی تھیں ایسی پرانی قبروں کی یہاں کئی نشانیاں موجود ہیں۔ یہاں بڑے بڑے پیپل بوہڑ کے درخت ہیں۔ قریب ہی پانی کا بہت بڑا تالاب بھی ہے۔ یہاں ہندوؤں کی کئی قدیمی عبادت گاہوں کے نشان ملتے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل یہاں آم اور سایہ دار درختوں کا بہت بڑا باغ ہوا کرتا تھا۔ اس مقام پر کئی قدیمی عمارتوں کے نشان ملتے ہیں۔

marfat.com

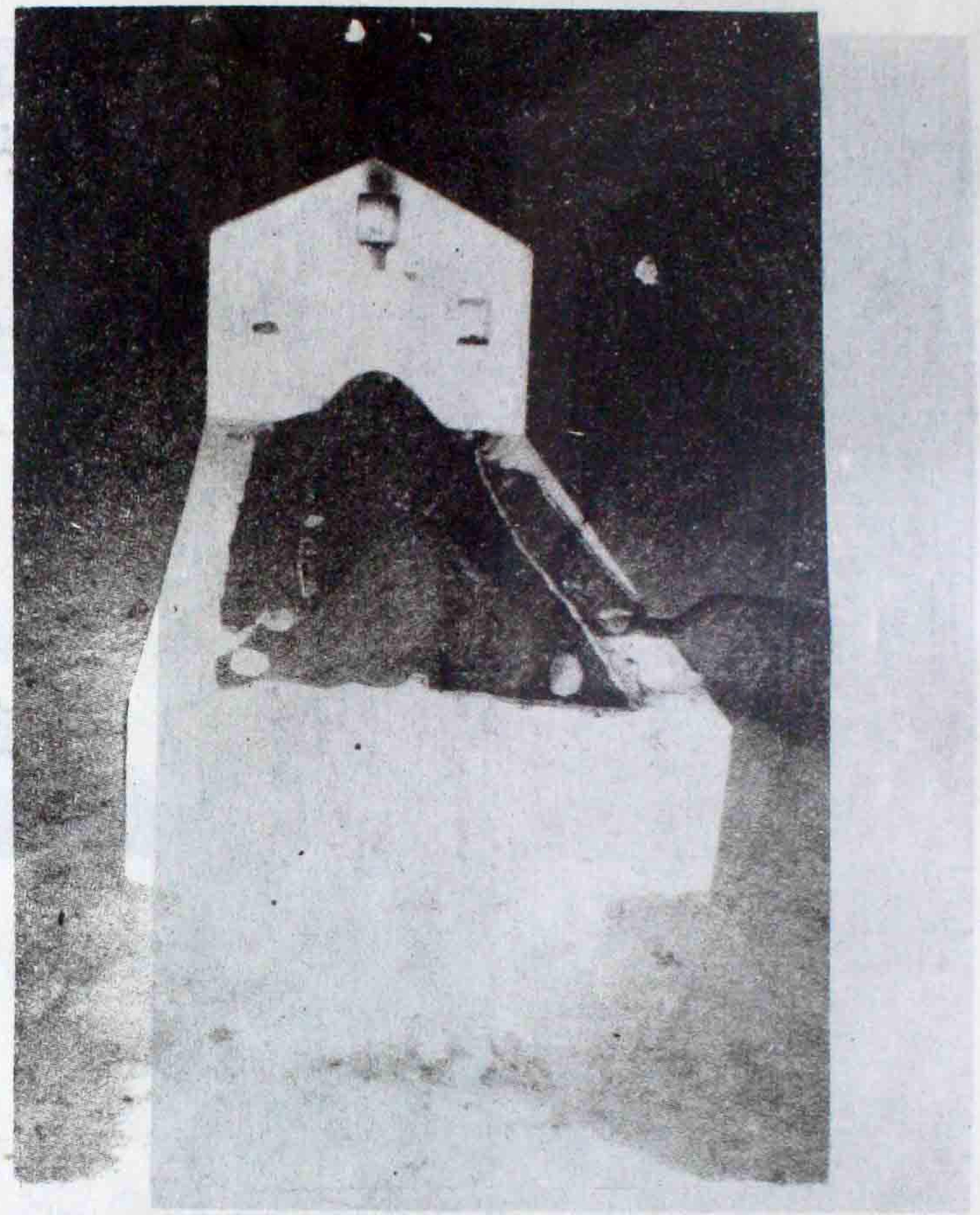

جلالپور صوبتیاں میں گدی نشین کا مزار

یہ مزار جلالپور صوبتیاں کے جانب مغرب کنواں والا کے مقام پر ہے۔ یہاں حضرت شاہدولہ سرکارؒ کی بیٹھک بھی ہے۔ ساتھ ہی پانی کا تالاب بھی ہے۔ تالاب کے قریب حضرت کالے شاہ سرکار کا روضہ مبارک بھی ہے۔ مقامی روایات کے مطابق آپ غیر مسلم تھے بعد میں مسلمان ہوئے۔ اور یہیں پہ وفات پائی اور دفن ہوئے قیام پاکستان سے قبل یہاں بہت بڑا بیساکھی کا میلہ منعقد ہوا کرتا تھا۔ آموں کے درختوں کی وجہ سے اس مقام کو علاقہ میں مرکزی حیثیت حاصل رہی یہ مزار شاہدولہ سرکار کی بیٹھک کے مشرق کی جانب ہے۔

marfat.com

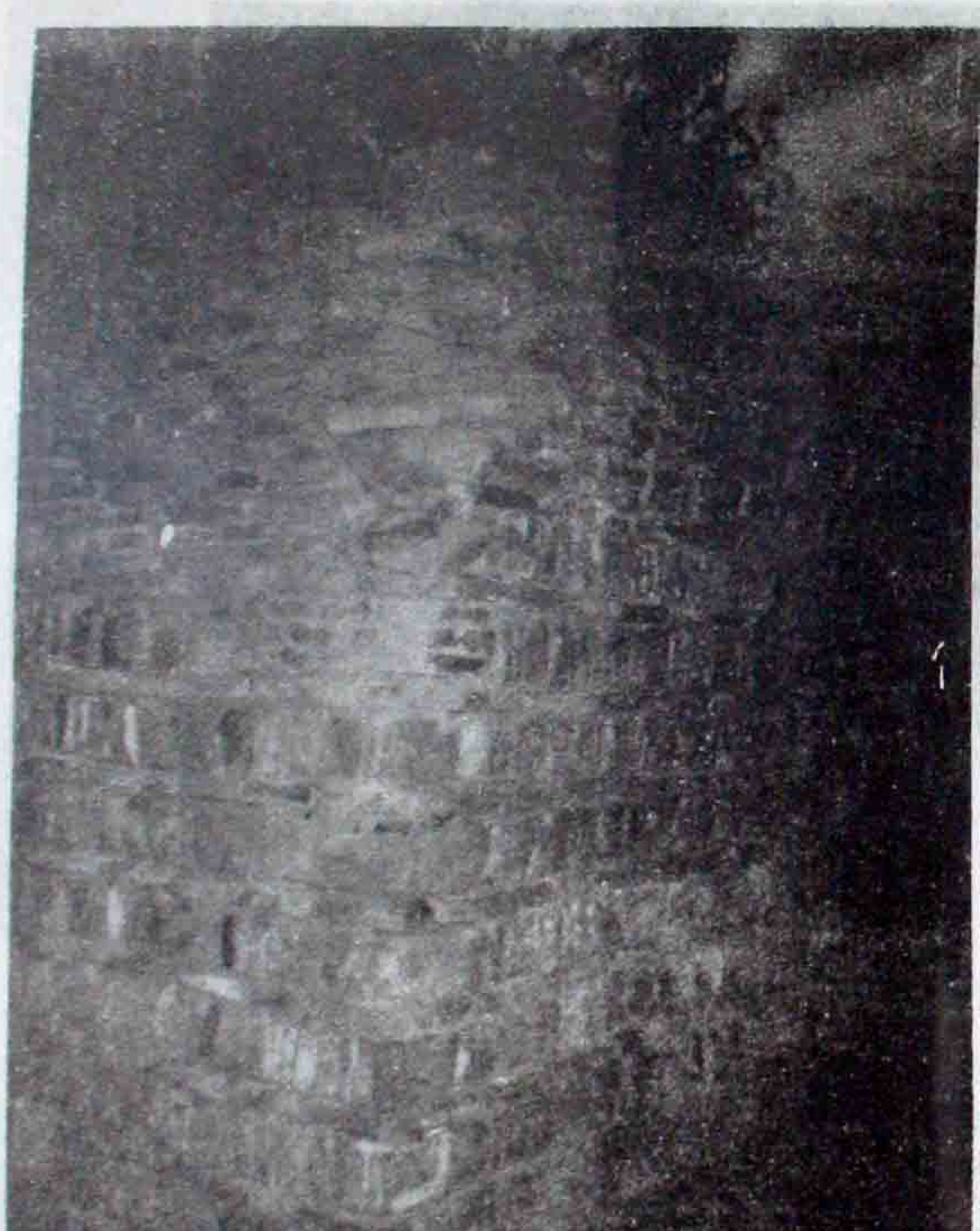

جلالپور صوبتیاں میں

شاہدولہ سرکار

کی بیٹھک

اس علاقہ میں حضرت شاہدولہ کی تین بیٹھک (قیام گاہیں) بیان کی جاتی ہیں ایک بیٹھک جلالپور صوبتیاں کے جانب مغرب دلاور پور میں ہے دوسری بیٹھک جانب شمال کھریرہ میں ہے۔ تیسری بیٹھک جلالپور صوبتیاں میں ہے۔ تینوں مقامات پر جو آپ کا قیام گاہیں چھوٹے چھوٹے جو کمرہ کی صورت میں ہیں ایک روایت کے مطابق اس علاقہ میں شاہدولہ سرکار کے بہت زیادہ مرید تھے اور آپ ان سے ملنے کے لئے آتے تھے۔ ان آرام گاہوں میں قیام کیا کرتے تھے۔ یہ بیٹھک اکبری دور یا جہانگیر کے دور کی چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے گنبد نما کمرہ بھی ہے بیٹھک کے قریب پانی کا تالاب اور ہندوؤں کی عبادت گاہیں بھی ہیں۔

marfat.com

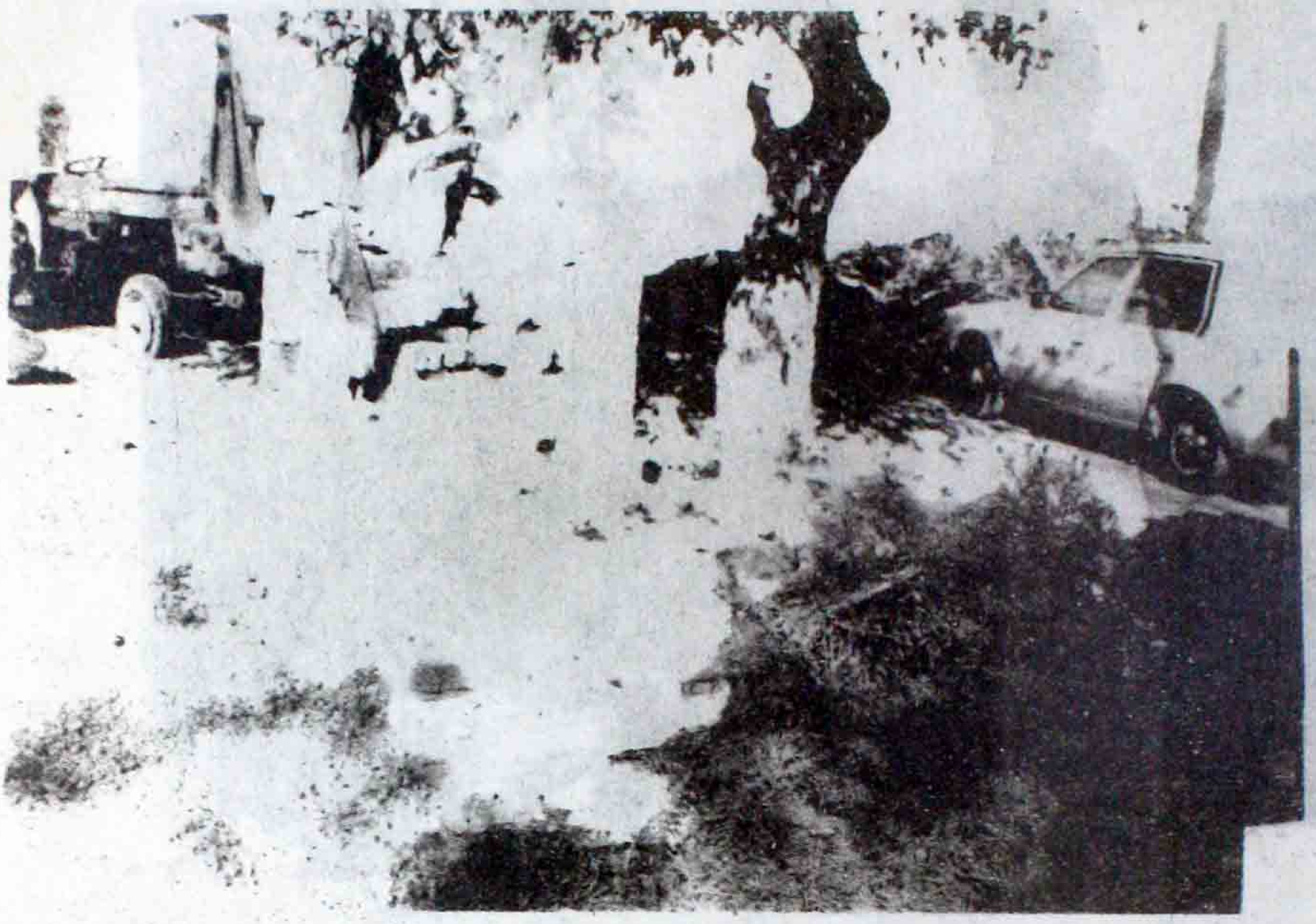

بلدیہ گجرات میں بابا بھارو شاہ کی قبر

بلدیہ گجرات کے صحن میں کئی سو سالہ قدیمی مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے۔ اور مزار کے نام دو تین مرلے زمین بھی وقف کی گئی ہے۔ بابا راز گجراتی کے مطابق یہاں پانی کی. بہت بڑا تالاب ہوا کرتا تھا۔ اور مزار کے مقام پر دیا بتی جلائی جاتی تھی۔ مقامی روایات کے مطابق بابا ظاہر شاہ ولی کے دیوے جلائے جاتے تھے۔ یہ روایت آج بھی قائم ہے۔ اور یہاں دیئے جلائے جاتے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل یہاں نذرانے بھی چڑھائے جاتے تھے۔ یہ نذرانے دھیلے آنہ دوانی کی صورت میں چڑھائے جاتے تھے۔ اس دور میں یہ. بہت بڑی رقم ہوا کرتی تھی راز گجراتی کے والد یہاں ختم وغیرہ کروایا کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل اندر سین مجسٹریٹ کی عدالت سے ڈھائی مرلے زمین قبر کے لئے وقف ہوئی تھی۔

marfat.com

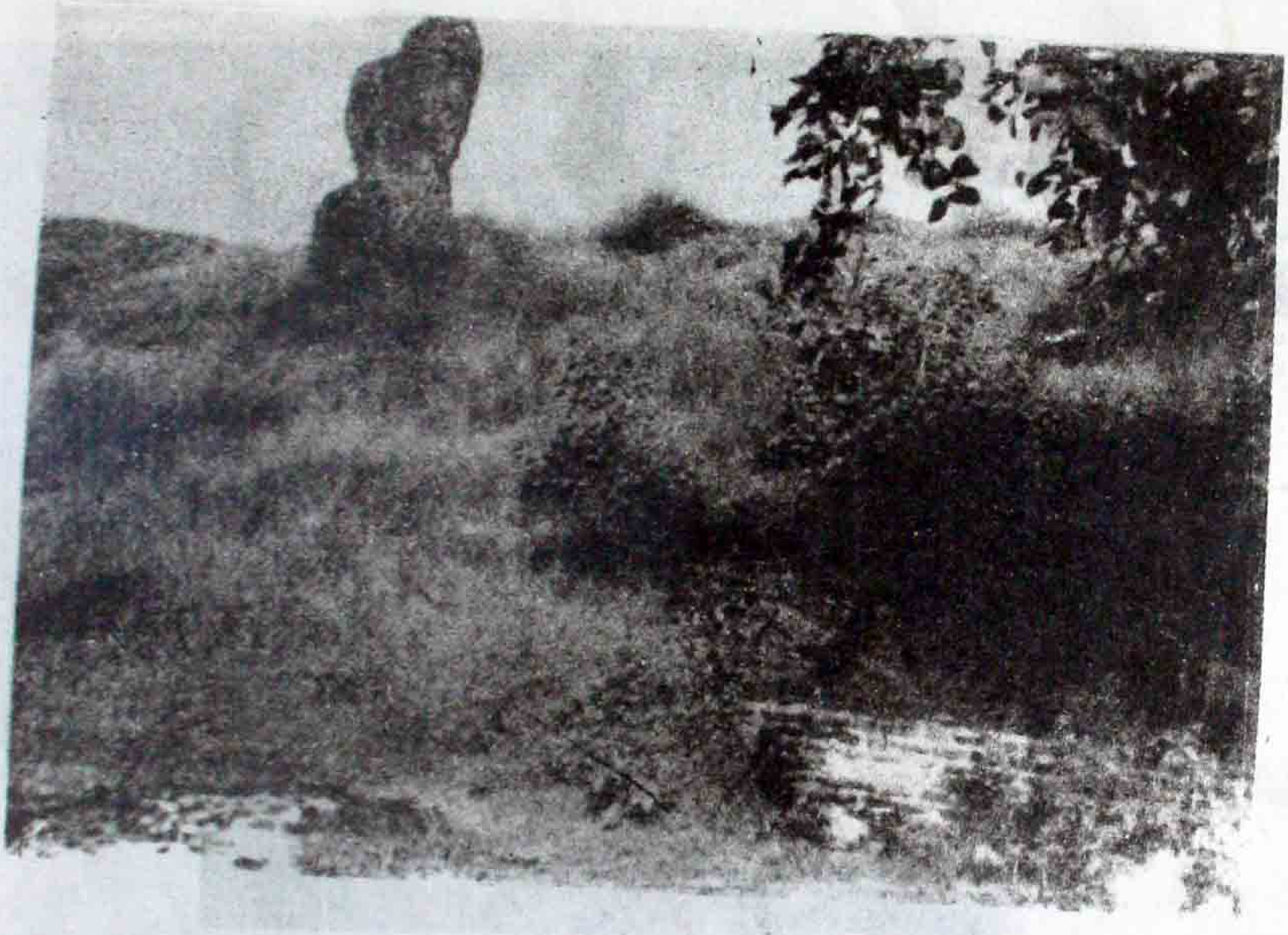

عالم گڑھ کا ٹبہ

یہ ٹبہ مشہور قدیمی سڑک جو برصغیر کو مغرب سے ملاتی تھی عالم گڑھ کے جانب شمال ہے۔ ٹبہ بہت بڑے رقبے میں ہے۔ اور کافی بلند بھی ہے۔ ماضی میں یہاں کوئی بہت بڑی بستی تباہ ہوئی اس قلعہ نما ٹبہ کے اوپر بڑے پتھروں کے علاوہ اینٹوں اور مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ پائے جاتے ہیں۔ کشمیر جانے کے لیے جو راستہ مغل اختیار کرتے تھے۔ عالم گڑھ کے قریب سے گزرنے والا راستہ قریب ترین راستہ تھا یہاں اکبر کے دور کی ایک چوکنڈی کے نشان بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اس چوکنڈی کی دیوار کا حصہ اب بھی وہاں کھڑا ہے۔ روایت کے مطابق اکبر نے اس چوکنڈی میں ہرن کا شکار بھی کیا تھا۔ عالم گڑھ ایک بہت قدیمی قصبہ ہے۔ جس کا ذکر کئی کتابوں میں پایا گیا ہے

marfat.com

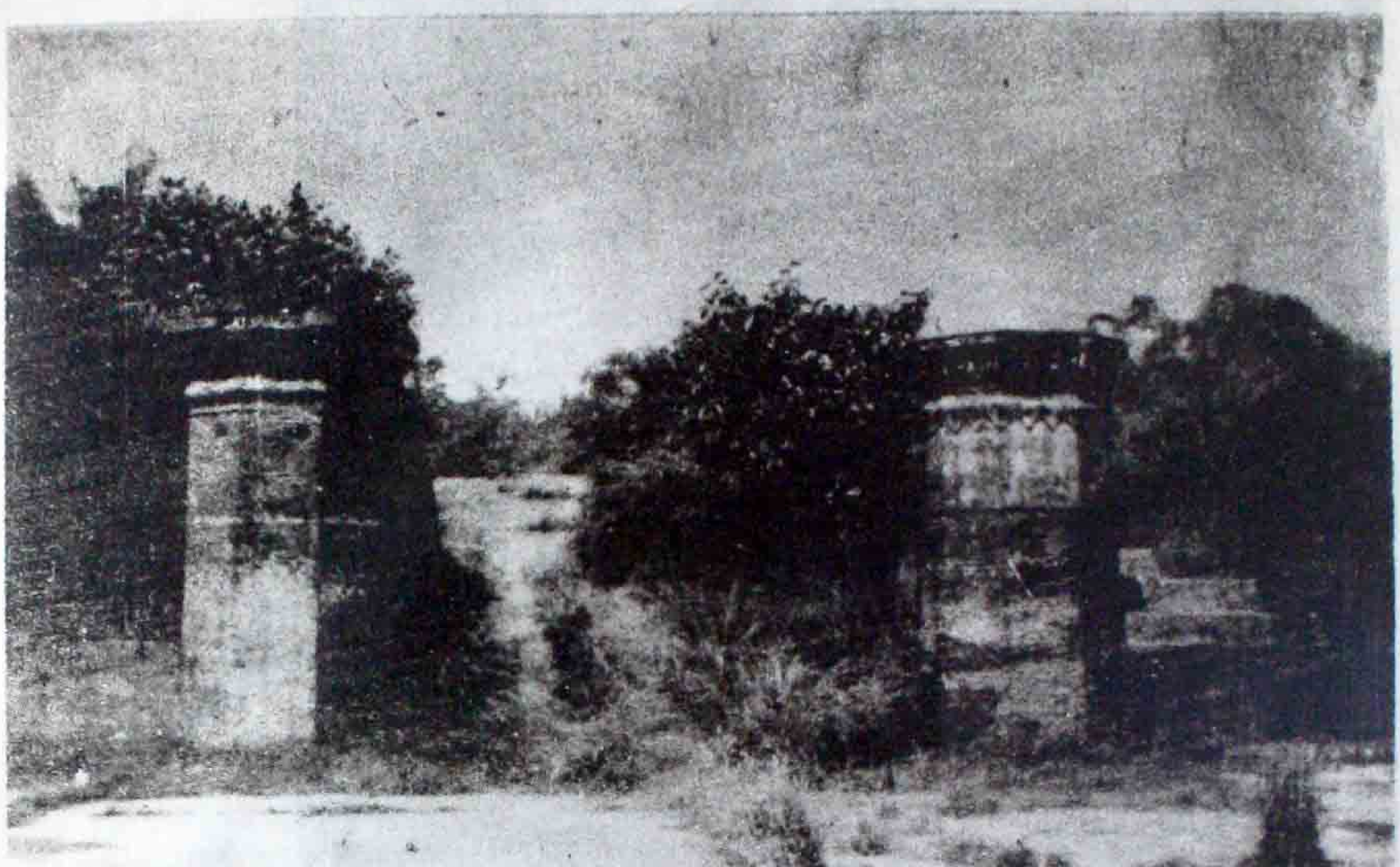

بنی بنگلہ بہی کی پہاڑیوں میں مغلیہ دور کا تعمیر کردہ تالاب

گجرات سے راولپنڈی جانے والی سڑک کھاریاں سے گذرتی ہے اس شہر کے جانب شمال بہی کی پہاڑیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سڑک پہاڑیوں کو کاٹ کر تعمیر کی گئی ہے۔ جی ٹی روڈ کی تعمیر سے قبل یہاں دشوار گذار راستے تھے۔ تاہم بہی کی پہاڑیوں کے بارے میں مختلف روایات میں یہاں لاکھوں ہزاروں قبل سال شہر آباد تھے۔ جو غرق ہو گئے تھے۔ ایک اور بات مشہور ہے کوئی بڑا گلشیر کے گذرنے سے یہ علاقہ تباہ و برباد ہوا یہاں جابجا پہاڑوں کی چوٹیوں پر قدیمی مزارات ہیں۔ ہڈیوں کے آثار بھی ملتے ہیں۔ بنی بنگلہ کا تالاب پہاڑی کی چوٹی پر ہے۔ کھاریاں کی حدود کے اختتام پر پٹرول پمپ کے بالمقابل ایک راستہ بنی بنگلہ کے تالاب کی طرف جاتا ہے۔ یہ تالاب چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا ہے اکبر کے دور میں تعمیر کیا گیا تھا بارشی پانی جمع کرنے کے لئے ڈھلوان نما راستہ تعمیر کیا گیا ہے اس دروازہ کے قریب دو مینار نما برج ہیں درجن بھر کے قریب سیڑھیاں ہیں تالاب سترہ فٹ گہرا ہے۔ جہاں پانی جمع رہتا ہے۔ ایک روایت یہ بھی مشہور ہے کہ یہ تالاب شیر شاہ سوری نے تعمیر کروایا تھا۔ آج کل یہ تالاب خشک ہے۔

marfat.com

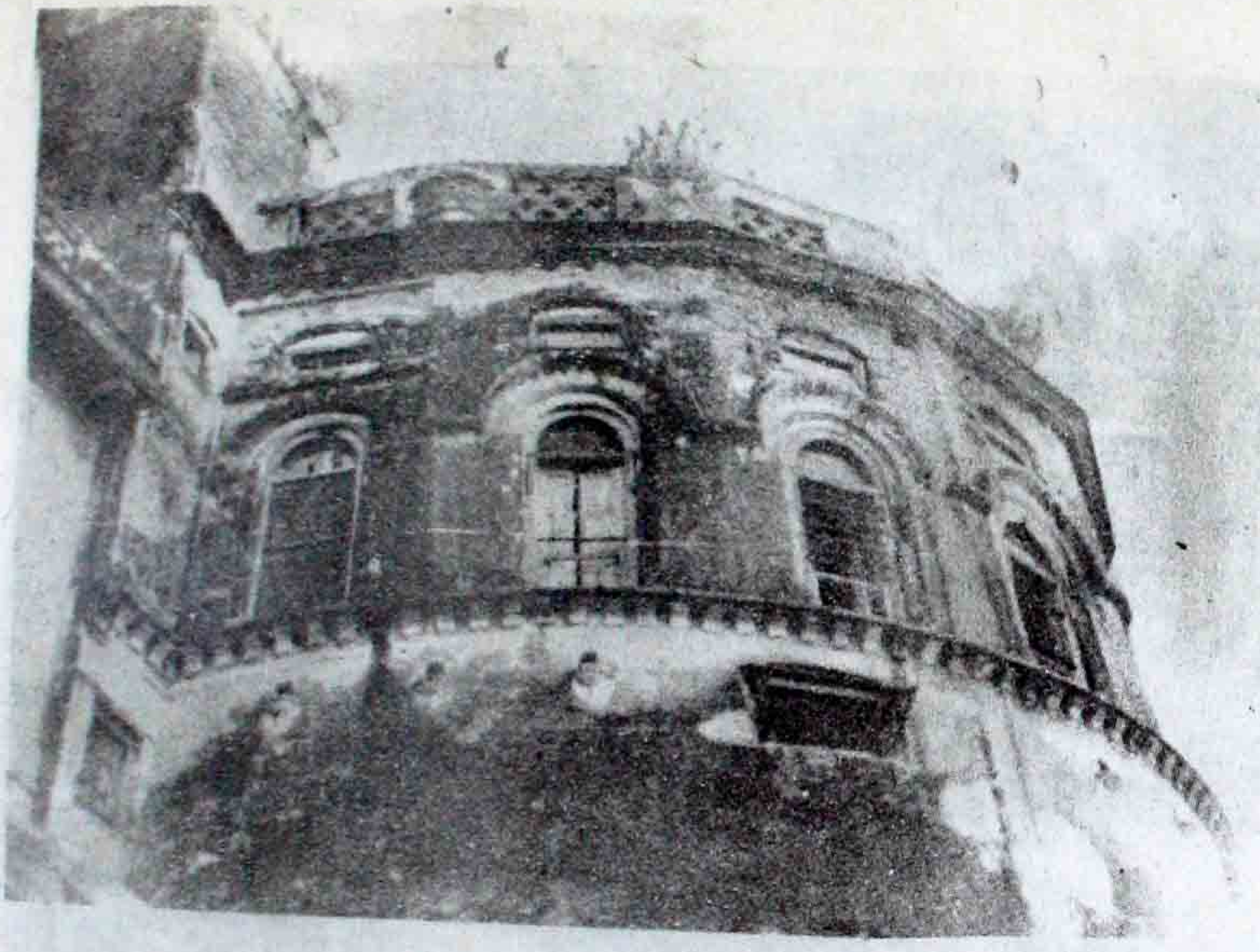

گجرات قلعہ کے ایک برج کا بالائی حصہ

یہ برج مثمن برج کے نام سے پکارا جاتا یہ برج کئی منزلوں پر مشتمل ہے دیواروں میں روشنی کے لئے کھڑکیاں اور روشندان بھی ہیں دیواروں کی موٹائی بہت زیادہ ہے بالائی منزل تک جانے کے لئے سیڑھیاں بھی ہیں یہ برج اس انداز سے تعمیر کیا گیا ہے کہ سخت گرمی میں بھی یہ ٹھنڈے رہتے ہیں چاروں جانب کھڑکیاں روشندان نصب ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی ہوا کا گزر رہتا ہے سب سے اوپر والی منزل پہ کھڑے ہو کر گجرات اور گردونواح کا نظارہ کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دریائے چناب اور جلالپور جٹاں برج کے نیچے ہیں۔ برج کے اوپر دیواروں پر بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی گئی ہے مغل شہنشاہ کشمیر جانے کے لئے گجرات میں قیام کرتے تو یہاں بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے۔ انگریزوں کے دور میں بھی یہاں انگریز افسروں کی رہائش تھی قلعے کا یہ واحد برج آج بھی اپنی اصلی حالت میں قائم ہے۔

marfat.com

نورا منڈیالہ کے قریب ایک مزار

یہ مزار مشہور قدیمی سڑک جو گجرات سے نکل کر نورا منڈیالہ سے ہوتی ہوئی سمبڑیال اور سیالکوٹ کی طرف جا نکلتی ہے ماضی میں گجرات اور سیالکوٹ کو ملانے والی یہ سڑک کم مسافت کی وجہ سے بہت بارونق تھی تجارتی قافلے بالخصوص نمک کے سوداگر اسی راستہ سے وسطی ہندوستان جاتے تھے یہ مزار عین دریائے چناب کے کنارے واقع ہے حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ کے مطابق صاحب مزار کا نام لوحان ہے مزار پختہ تعمیر ہے عرس اور میلہ بھی لگتا ہے مزار کی لمبائی 9 سے کم ہے

marfat.com

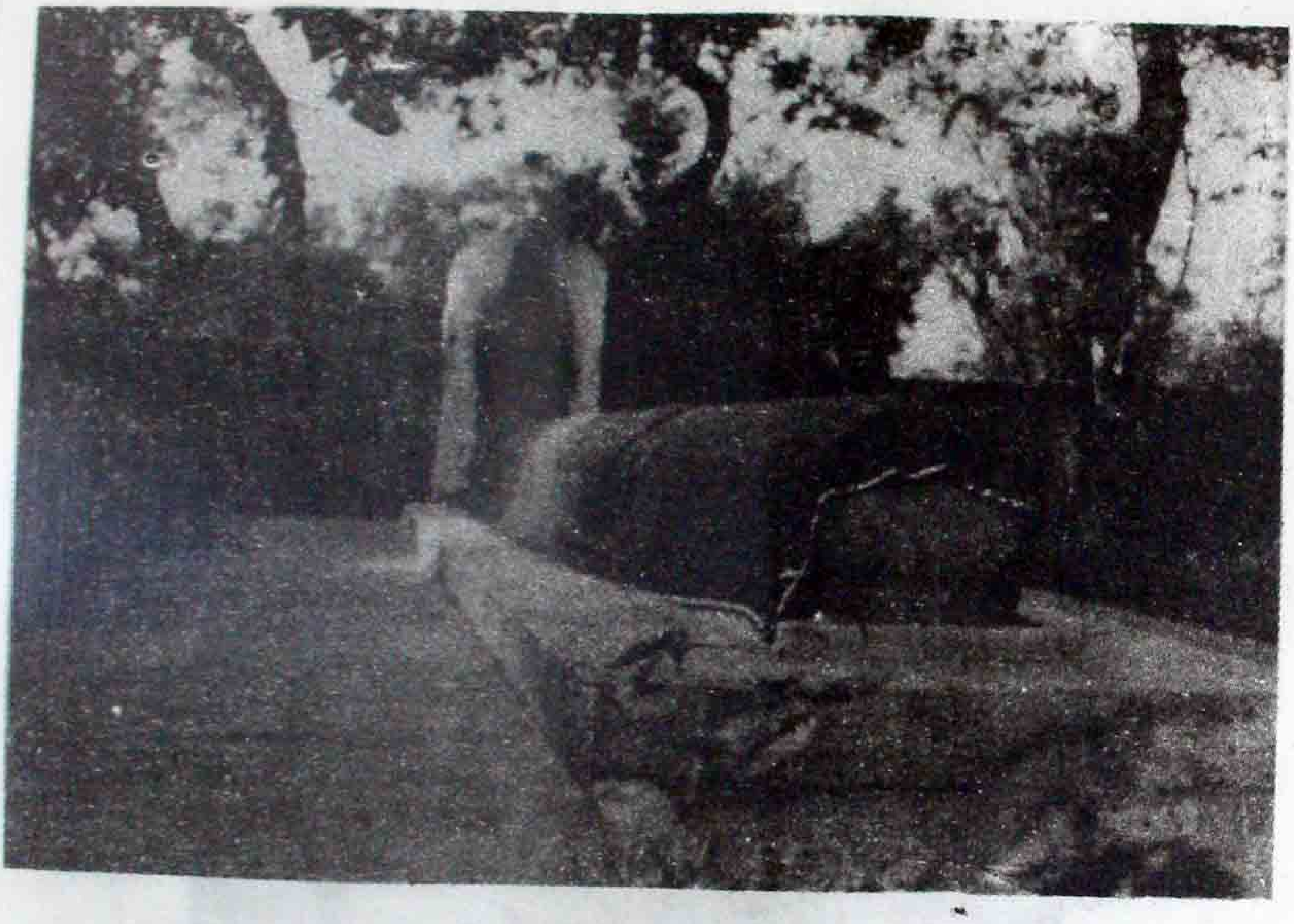

کھاریاں کے جانب جنوب ایک قدیمی مزار

یہ مزار جی ٹی روڈ کے جانب مشرق کھاریاں کے جنوب کی طرف واقع ہے مزار ہزار سالہ قدیمی ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ اور چار دیواری بھی ہے ۔ مزار کے قریب جو درخت ہیں وہ بھی بہت قدیمی ہیں مقامی روایات کے مطابق یہ مزار عرصہ سے یہاں ہی دیکھا گیا ہے ۔ صاحب نظر اہل بصیرت یہاں حاضری دیتے ہیں ۔ یہاں حاضری دینے سے کئی جسمانی امراض دور ہوتی ہیں اور روحانی سکون ملتا ہے ۔ ہزار ہا سالوں سے یہ تقدس برقرار رکھے ہوئے ہے

marfat.com

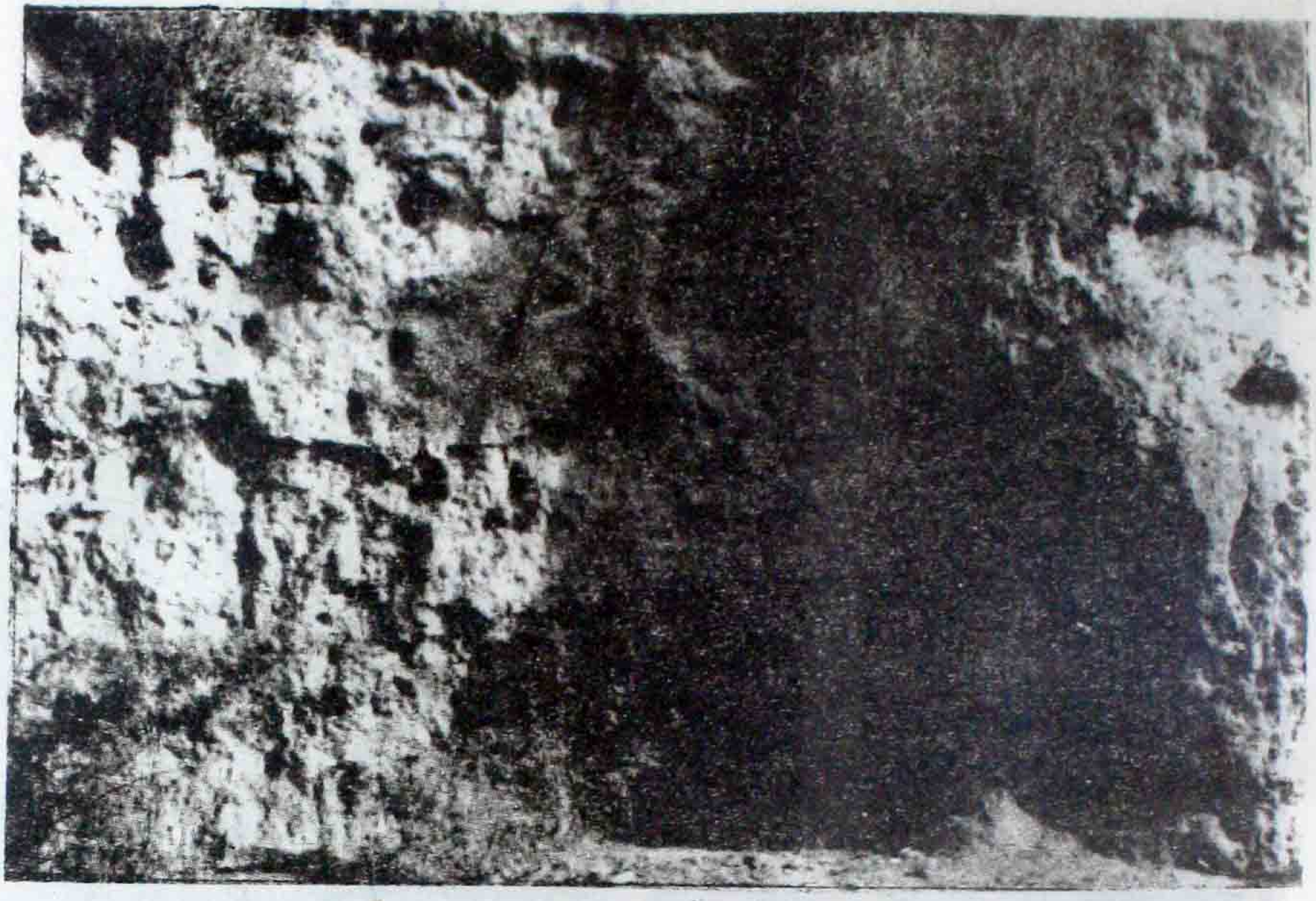

متیانوالہ کا قدیمی ٹبہ

متیانوالہ گاؤں پاکستان کا آخری سرحدی گاؤں ہے۔ یہ ٹبہ کافی بلندی پر ہے۔ متیانوالہ کے قریب ہی دریائے توی بہتا ہے۔ اور نجان میں ہزاروں سالہ قدیمی مزار ہے۔ متیانوالہ کے جانب شمال ریاست جموں و کشمیر کا ہزاروں سالہ قدیمی شہر مناور ہے۔ زمانہ قدیم میں یہاں کوئی بستیاں بھی تباہ و برباد ہوئیں جن کے آبار یہاں پائے جاتے ہیں۔ ٹبہ میں چکیوں کے ٹکڑے مٹی کے برتن اور اس دور کے انسان کی ضروریات زندگی کی اشیاء کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں۔ یہاں قریب ہی قدیمی مزار بھی ہے۔ اس ٹبہ پر کھڑے ہو کر دور دور تک انسان کی نقل و حرکت دیکھی جاسکتی ہے۔ دریائے مناور توی قریب ہی بہتا ہے پرانی گذر گاہ کے آثار ملتے ہیں

marfat.com

محمد بزم ذکر حبیب ... کتاب نمبر ... لائبریری

بھیکنانوالہ ڈنگہ روڈ پر مزار

یہ مزار بھی مشہور قدیمی سڑک ڈنگہ گلیانہ روڈ پر موضع بھیکنانوالہ میں واقع ہے، مزار پختہ تعمیر ہے، اور قدیمی درخت پائے جاتے ہی یہاں عقیدت مند دن رات حاضر رہتے ہیں۔ مقامی روایات کے مطابق مزار بہت قدیمی ہے، تاریخ ان کے بارے میں خاموش ہے اور گردونواح کے لوگ پوری عقیدت سے حاضری دیتے ہیں ہر گاؤں قدرے بلندی پر واقع ہے یہ بلند بالا ٹبے قدیمی ہونے کے داعی ہیں بدلتے حالات اور جدید دور میں اس علاقہ میں کئی تبدیلیاں آچکی ہیں

marfat.com

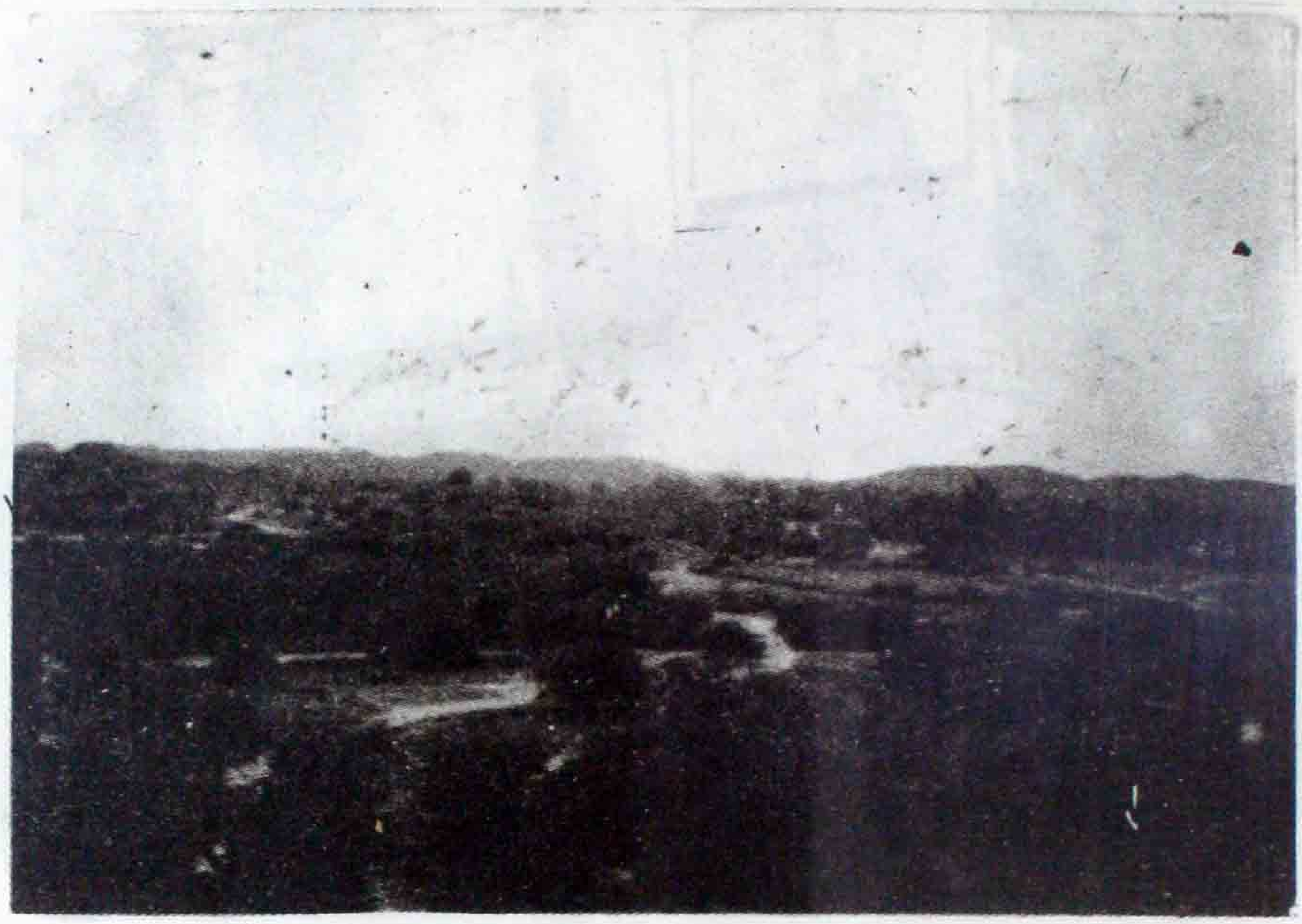

بیسہ کلاں کے تباہ شدہ کھنڈرات

بیسہ کلاں کے قریب پاٹی کوٹی کے تباہ شدہ شہر کے کھنڈرات سکندر اور پورس کے حملہ کے وقت یہ عالیشان شہر بیان کیا جاتا ہے کہتے ہیں کہ سکندر کے حملہ کے وقت یہاں بڑے عالی شان محلات تھے سکندر نے ان محلات کی رونق دیکھ کر راجہ پورس کی راج دہانی پر حملہ کر دیا یہ شہر دریائے جہلم کے کنارے واقع تھا یہاں کھنڈرات میں تباہ شدہ بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں لڑائی کے دوران کی بڑے بڑے سائز کی اینٹیں ملتی ہیں۔ جن کی لمبائی ایک فٹ اور ایک فٹ چوڑائی ہے۔ بیسہ کے گردونواح تباہ شدہ بستیوں کے آثار مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں

marfat.com

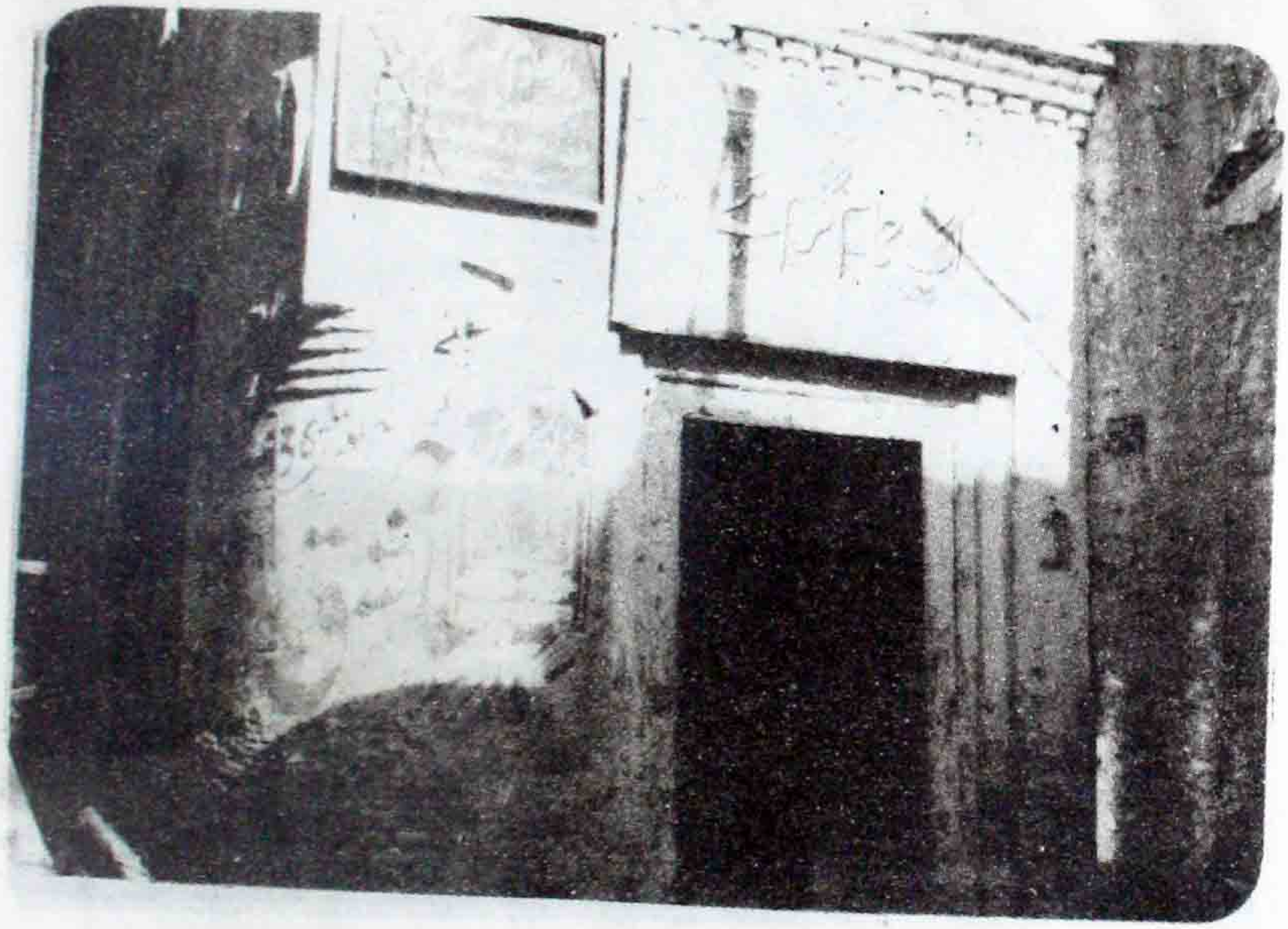

اکبری حمام

یہ حمام گجرات کے شاہی قلعہ کابلی گیٹ کے قریب واقع ہے ۔ روایت ہے کہ اکبر بادشاہ نے کشمیر جاتے ہوئے گجرات میں قیام کیا اس کی بیوی یا بیٹی کو جوڑوں کا درد شروع ہوا جو چلنے پھرنے سے معذور ہو گئیں ۔ شاہی طبیبوں کے مشورے سے یہ حمام تعمیر کیا گیا حمام کے تیار ہونے کے بعد جب بیگم کو حمام میں غسل کرایا گیا تو اس کے جوڑوں کے درد دور ہو گئے ۔ اور وہ چلنے پھرنے کے قابل ہو گئیں ۔ حمام میں چند کمرے ہیں پہلا کمرہ کا درجہ حرارت عام موسم کے مطابق ہوتا ہے لیکن اخری کمرہ انتہائی گرم ہوتا ہے انسان کے جسم کے ایک ایک حصے سے پسینہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے ۔ اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے ۔ مریض کی غسل سے پہلے خاص تیل سے مالش کی جاتی ہے ۔ کہتے ہیں یہ حمام پہلے دور میں ایک دیا سے گرم رہتا تھا لیکن اب لکڑیاں جلا کر گرم کیا جاتا ہے ۔ اس کی راکھ اور پانی زیر زمین کہیں غرق ہو جاتا ہے

marfat.com

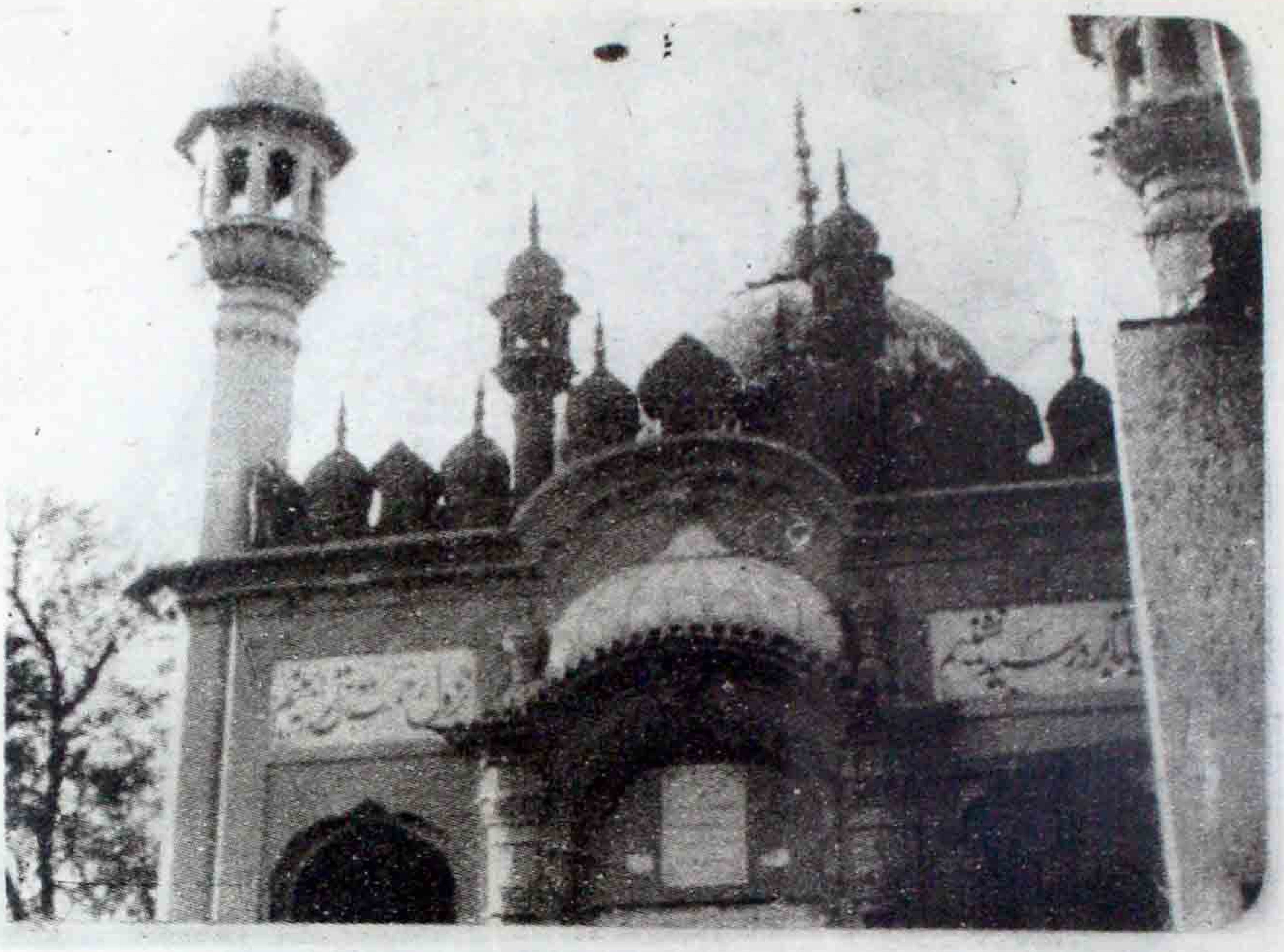

چک سادہ کی قدیمی مسجد

یہ مسجد چک سادہ کے اولیائے کرام نے تعمیر کروائی تھی۔ مسجد پر ایک شتیر بھی ہے۔ جس کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ جب مسجد کی تعمیر کے لیے شتیر اور بالے بنوائے گئے۔ جب دیواریں بن چکیں تو ایک شتیر چھوٹا نکلا لوگوں نے امام الاولیاء سید صالح محمد سے اس کے پورا نہ ہونے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا آج کا کام بند کر دو کل دیکھا جائے گا۔ رات کو آپ مسجد میں گئے۔ شتیر کو کہا کہ کیا ہی اچھا تھا اگر تو پورا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت شتیر کچھ لمبا ہو گیا اور خود بخود دیواروں پر جا پڑا اب بھی لوگ اس شتیر کی زیارت کر سکتے ہیں اس وقت بھی یہ شتیر ایک دیوار میں محفوظ ہے

marfat.com

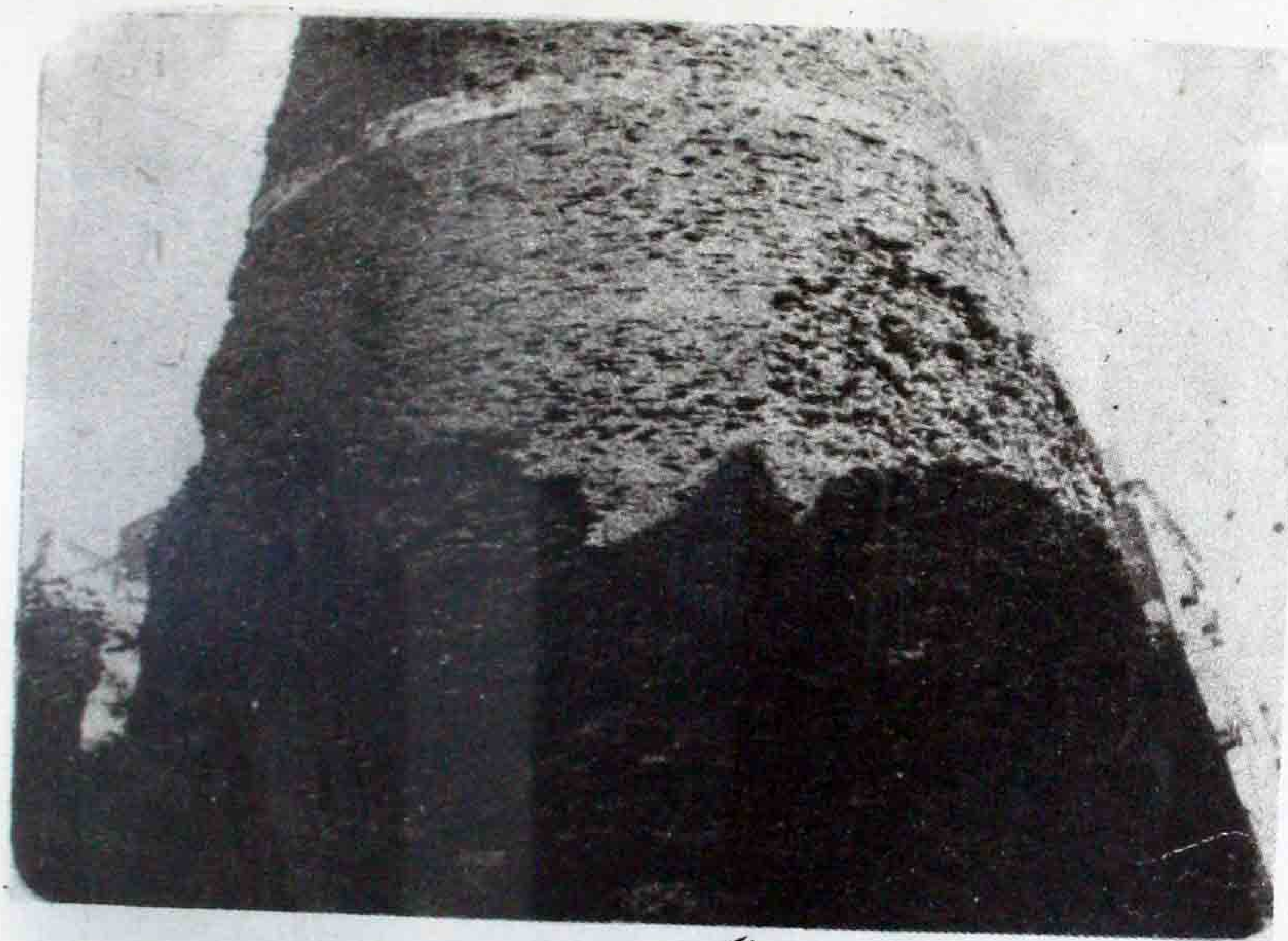

قلعہ گجرات کا ایک برج

قلعہ گجرات کے چاروں طرف بڑے بڑے برج تعمیر کیے گئے تھے جن کے آثار اب بھی قلعہ میں پائے جاتے ہیں برج اس انداز سے تعمیر کیے گئے ہیں کہ اس میں سیڑھیاں اور رہائشی کمرے ہیں دیواریں کافی موٹی ہیں یہ برج آج بھی ماضی کی داستان شان وشوکت لیے کھڑا ہے ۔ اس کی بنیادیں کھوکھلی ہوتی جارہی ہیں ۔ اس کی مرمت پر توجہ نہ دی گئی تو ماضی کے یہ نشان مٹتے جائیں گے یہ برج خواجگان محلہ میں واقعہ ہے ۔ چھوٹی اینٹوں چونا اور سرخ مٹی سے تعمیر کیا گیا ہے محکمہ آثار قدیمہ اور حکومت کو اس برج پر کافی توجہ دینی چاہیے ، تا کہ ماضی کا یہ نشان مٹنے نہ پائے ۔

marfat.com

بڑیلہ شریف کے قبرستان میں ۱۹۶۵ء کے شہدا کی قبریں

بڑیلہ شریف ایک سرحدی گاؤں ہے. جہاں سے کشمیر کا علاقہ شروع ہوتا ہے اس گاؤں کے رہنے والوں نے ۱۹۴۷ء - ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں مادر وطن کی حفاظت کے لئے بے پناہ قربانیاں دیں - یہاں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں حضرت قنبیطؒ کے مزار کے قریب ۳۳ شہداء کی یاد میں آٹھ عباسیہ بلوچ رجمنٹ نے ایک مسجد بھی تعمیر کر رکھی ہے یہ شہداء بوڑے جمال چک پنڈت اور مناور کے معرکہ میں شہید ہوئے تھے - جنگوں کی تاریخ میں ان شہداء نے وطن عزیز کے لئے عظیم قربانیاں دیں - ان شہداء کی تین قبریں. بڑیلہ شریف کے قبرستان میں ہیں - دو قبروں پر نامعلوم سپاہی شہید کا کتبہ درج ہے جبکہ اس شہید کی قبر پر یہ تحریر ہے لانس نائیک سراج الدین شہید - ۸ بلوچ موضع الہ پور ڈاکخانہ گوہرپور تحصیل و ضلع سیالکوٹ تاریخ شہادت یکم ستمبر ۱۹۶۵ء

marfat.com

گجرات کے قریب مدینہ سیداں میں سہرے والی سرکار کا مزار

مدینہ سیداں گجرات سے تھوڑے سے فاصلہ پر ہے یہ قدیمی بستی مغل شہنشاہ اکبر اعظم کے دور میں آباد ہوئی۔ یہ مزار جامع مسجد مدینہ سیداں میں ہے جو سہرے والی سرکار کے نام سے مشہور ہے ایک بات مشہور ہے اذان کے وقت اس مسجد سے غائبانہ اذان کی آواز بلند ہوتی تھی۔ یہ مزار مسجد کے جانب جنوب ایک کونے میں ہے۔ مسجد کو جب از سر نو تعمیر کیا گیا مزار کی تعمیر بھی جدید انداز میں کی گئی ہے۔ پہلے یہ مزار مغلیہ دور کی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا تھا۔ حاضری کے لئے ایک چھوٹا سا دروازہ ہوتا تھا۔ مدینہ میں ایسے قدیمی مزارات کی تعداد چار کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ جو مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔ دیا بتی کے علاوہ عقیدت مند حاضری بھی دیتے ہیں۔ یہ مزارات تھوڑے فاصلہ پر ہیں۔ اس مزار پر شادی کے روز دولہا سلامی کے لئے حاضری دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے آپ سہرے والے پیر کے نام سے مشہور ہیں۔

marfat.com

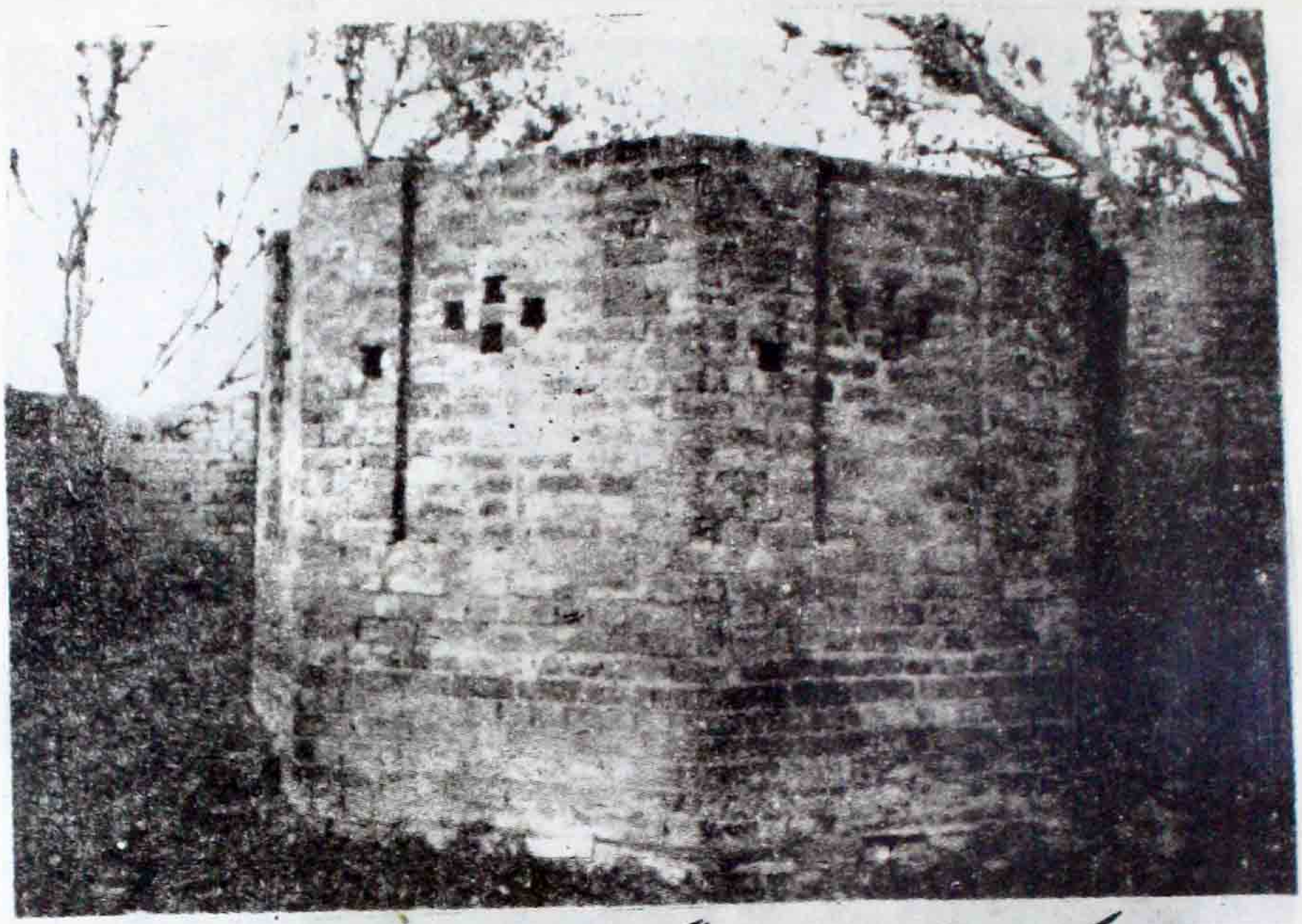

سیکروالی کے قریب ساگر والا کے ٹبہ پر ایک مزار

یہ مزار سیکر والی کے ٹبہ کے قریب نہر کے کنارے ہے۔ ساگر والا ایک قدیمی بستی ہے۔ نئی بستی میں ایسے مزارات ہیں جن کو پیر گجا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ البتہ ایک مجذوب درویش جس کو سائیں ٹرلو کے نام سے پکارتے ہیں کا بھی آستانہ ہے یہاں پر بہت رونق ہوتی ہے۔ ساگر والا ٹبہ جو دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ ٹبہ پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور کوڈیاں پائی جاتی ہیں جو قدیمی زمانے کا سکہ ہوا کرتا تھا۔ ایک مزار نہر کے کنارے کھیتوں میں ہے۔ حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انور الشمس کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت فینوسؑ ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بتائے گئے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے۔ تاہم ٹبے پر کسی درویش کا مزار بھی ہے۔ سیکر والی ٹبہ میں ایک اور قدیمی مزار کے آثار پائے جاتے ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے ہاں ملنے والی دستاویزات کے مطابق صاحب مزار کا نام سلطان بھور بیان کیا گیا ہے یہاں کوئی شہر تباہ ہوا ہے

marfat.com

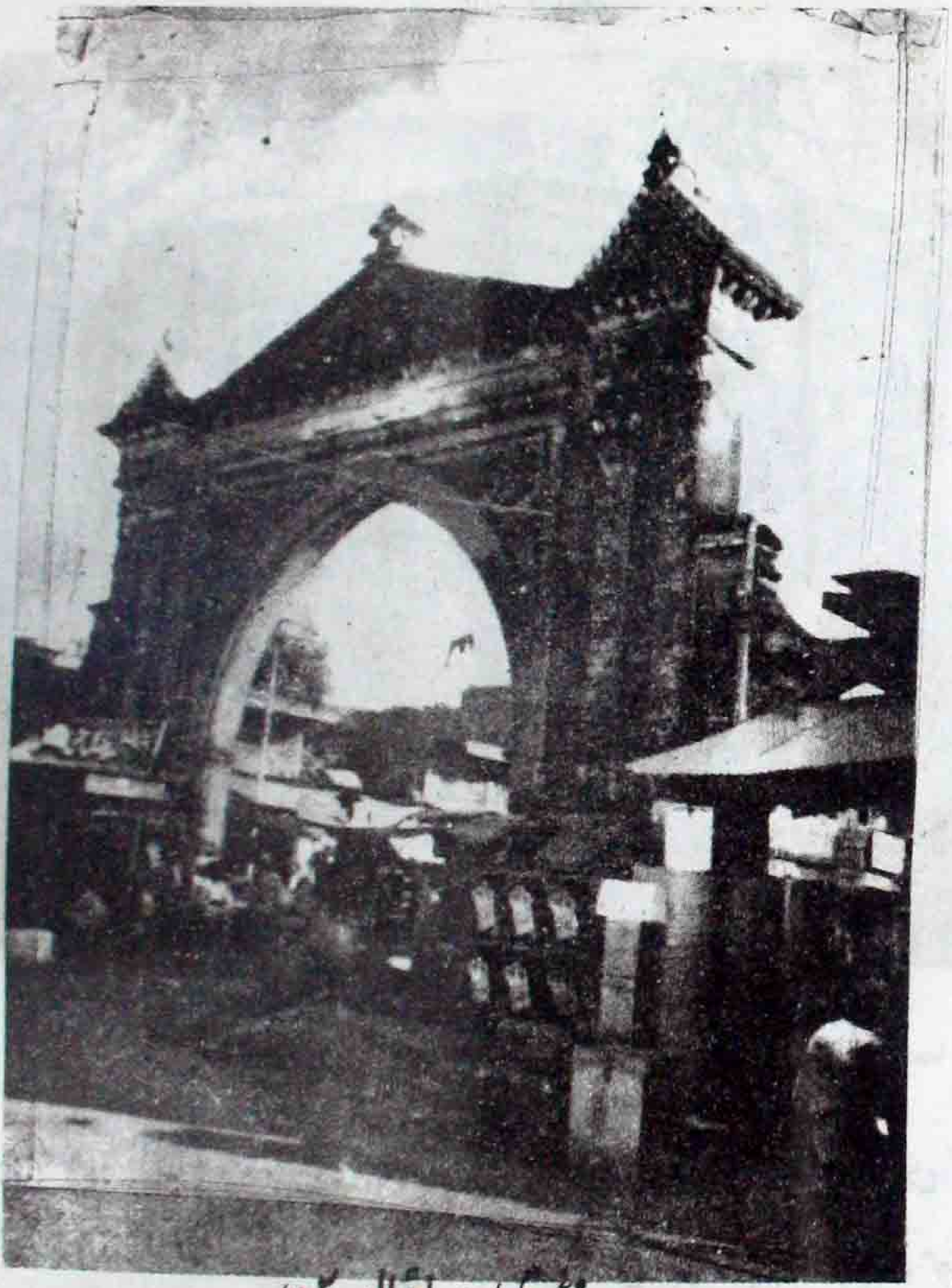

منڈی بہاؤالدین

منڈی بہاوالدین کو زرعی اجناس کی پیداوار میں پنجاب میں خاص مقام حاصل ہے۔ ان اجناس میں گندم ۔ چاول ۔ گنا ۔ تمباکو ۔ کی فصلیں خوب پیدا ہوتی ہیں ضلع بھر میں نہری نظام کا جال بچھا ہوا ہے ۔ نہری نظام کی وجہ سے علاقے میں بہت خوشحالی ہے۔ منڈی بہاؤالدین میں اجناس کی بہت بڑی منڈی ہے ریلوے لائن اور دوسرے علاقوں سے رابطہ سڑکیں بچھائی گئی ہیں ۔ منڈی بہاوالدین میں سڑکیں کشادہ ہیں حفاظت کے لئے منڈی بہاؤالدین کے ارد گرد بڑے بڑے دروازے تعمیر کئے گئے ہیں ۔ یہ دروازہ بھی منڈی بہاؤالدین کی عظمت کا نشان ہے حالیہ دنوں منڈی بہاوالدین کو ضلع کا درجہ دیا گیا ہے منڈی بہاؤالدین ملکوال اور پھالیہ تحصیلیں ہیں دریائے جہلم منڈی بہاؤالدین کے ساتھ سے بہتا ہے۔

marfat.com

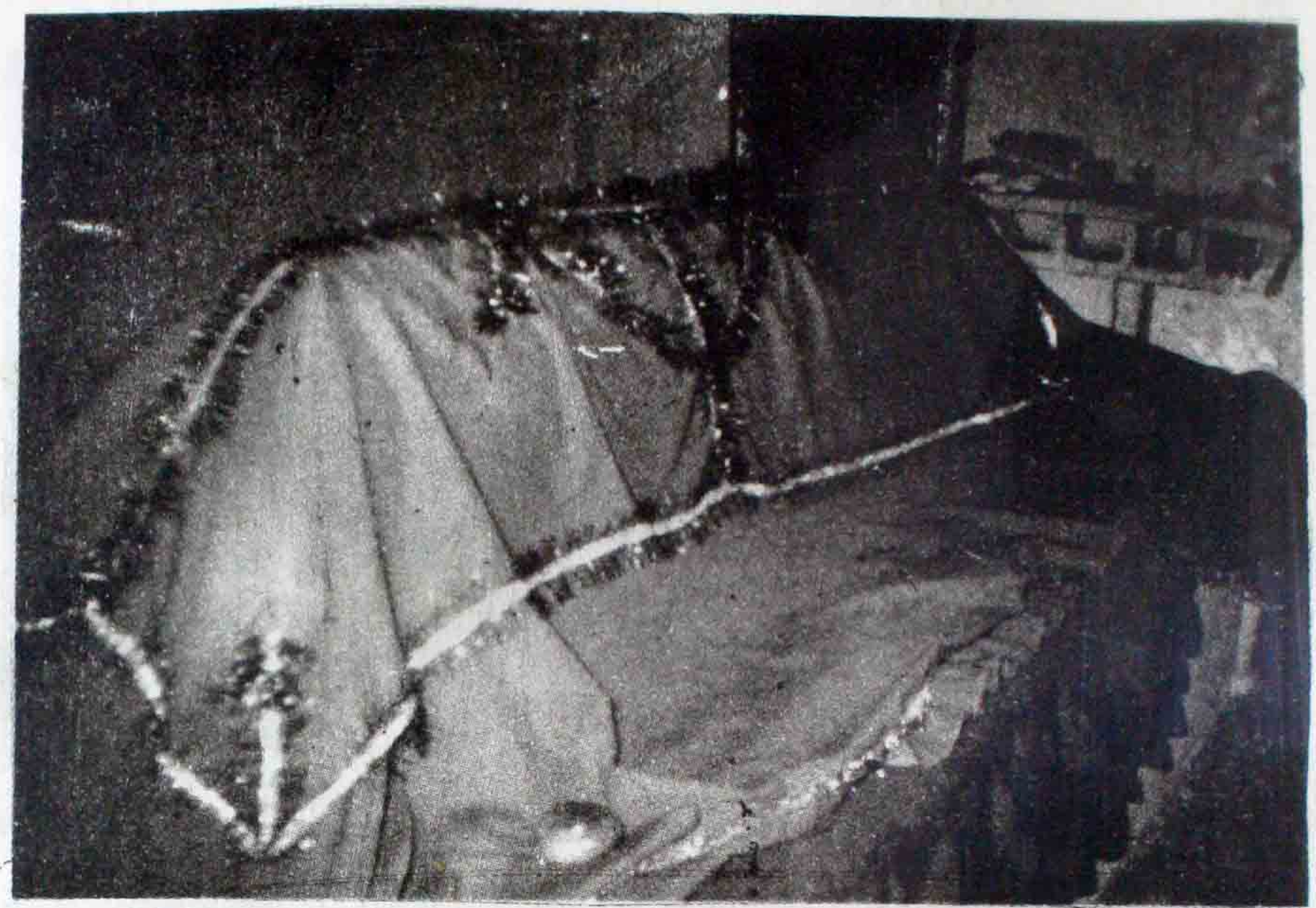

چیچیاں کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار کھاریاں کے مشہور قصبہ چیچیاں میں واقع ہے۔ چیچیاں گاؤں لالہ موسی گلیانہ روڈ پر واقع ہے۔ مقامی آبادی اسے پیر گجا کے نام سے پکارتی ہے۔ یہ مزار بھی کھیتوں میں ہے۔ پختہ تعمیر کیا گیا ہے چار دیواری کے علاوہ اس کے اوپر شاندار گنبد بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اسی مزار کے قریب ۹ گز لمبا مزار بھی ہے۔ اور گردونواح کئی آبادیوں میں قدیمی مزارات ہیں اس خطہ میں بالخصوص گجرات میں. بہت قدیمی مزارات کو پیر گجا یا پیر ہرا یا پنج پیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ مزار پر مقامی لوگ پوری عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔ دیا بتی بھی کرتے ہیں۔ اور مزار کی پوری عقیدت سے دیکھ بھال کرتے ہیں

marfat.com

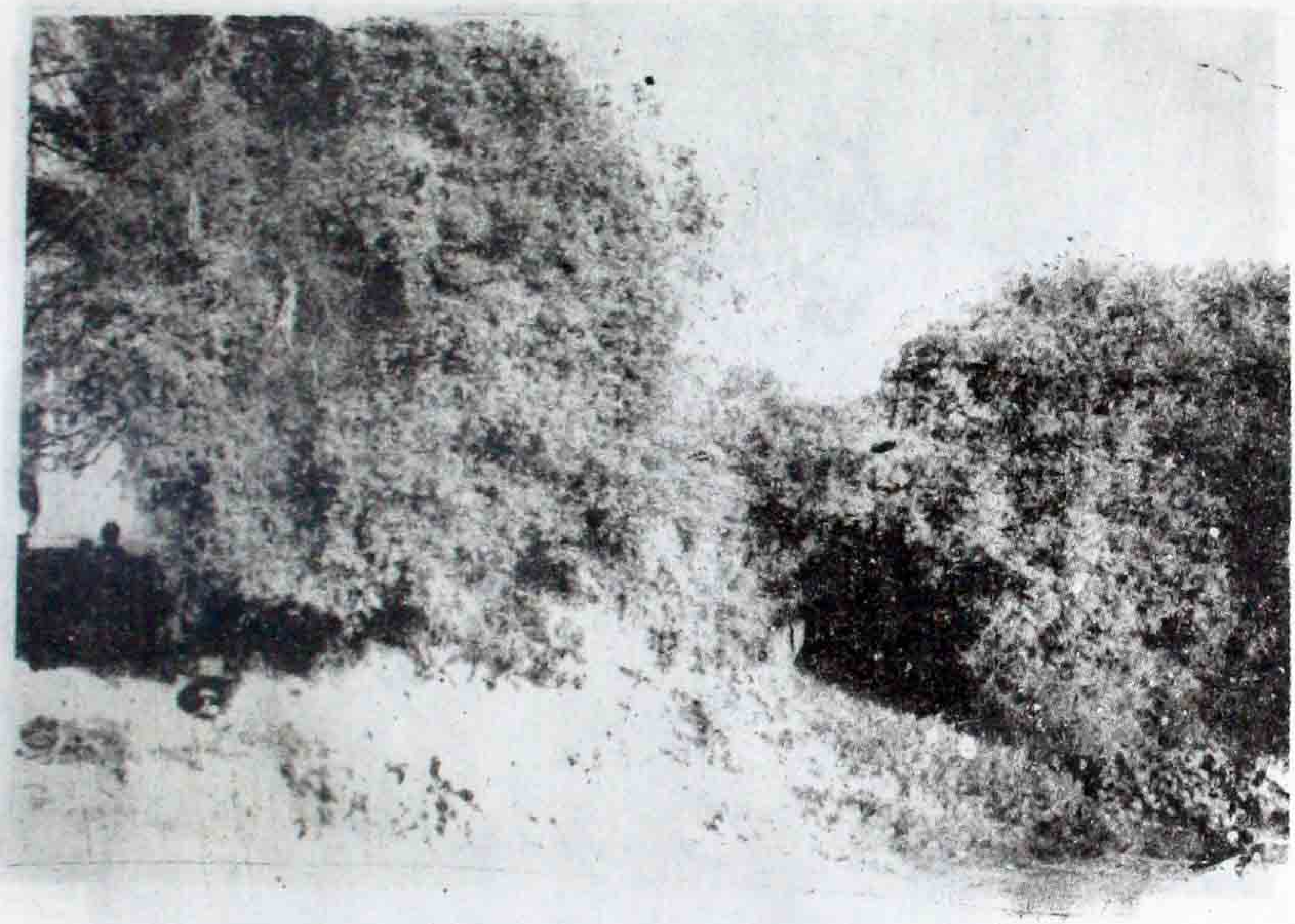

کوٹلی کوہالہ میں پیر گجا کا مزار

کوٹلی کوہالہ ایک قدیمی قصبہ ہے یہ شہر کبھی ایک بلند وبالا ٹبہ نما قلعہ پر آباد تھا اس ٹبہ کے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں اس گاؤں کے قریب مشہور برساتی نالہ کڑیانوالہ کا دواڑہ گزرتا ہے۔ جہاں سارا سال ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہتا رہتا ہے۔ اس آبی گزر گاہ میں ریت پانی کو صاف اور شفاف رکھتی ہے۔ کپڑے دھونے یا مال مویشی کی وجہ سے پانی گندا بھی ہو جاتے تو ریت فلٹر کا کام کرتی ہے۔ دوسری بستی تک پانی صاف اور شفاف ہو کر پہنچتا ہے۔ یہ مزار کوٹلی کوہالہ کے جانب جنوب حضرت سید میراں سرکار کے آستانہ کے پاس ہے اور کئی گھنے درختوں نے مزار پر سایہ اور تقدس قائم کر رکھا ہے۔ صاحب مزار کی لمبائی 9 گز بتاتے ہیں۔ صاحب نظر یہاں حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

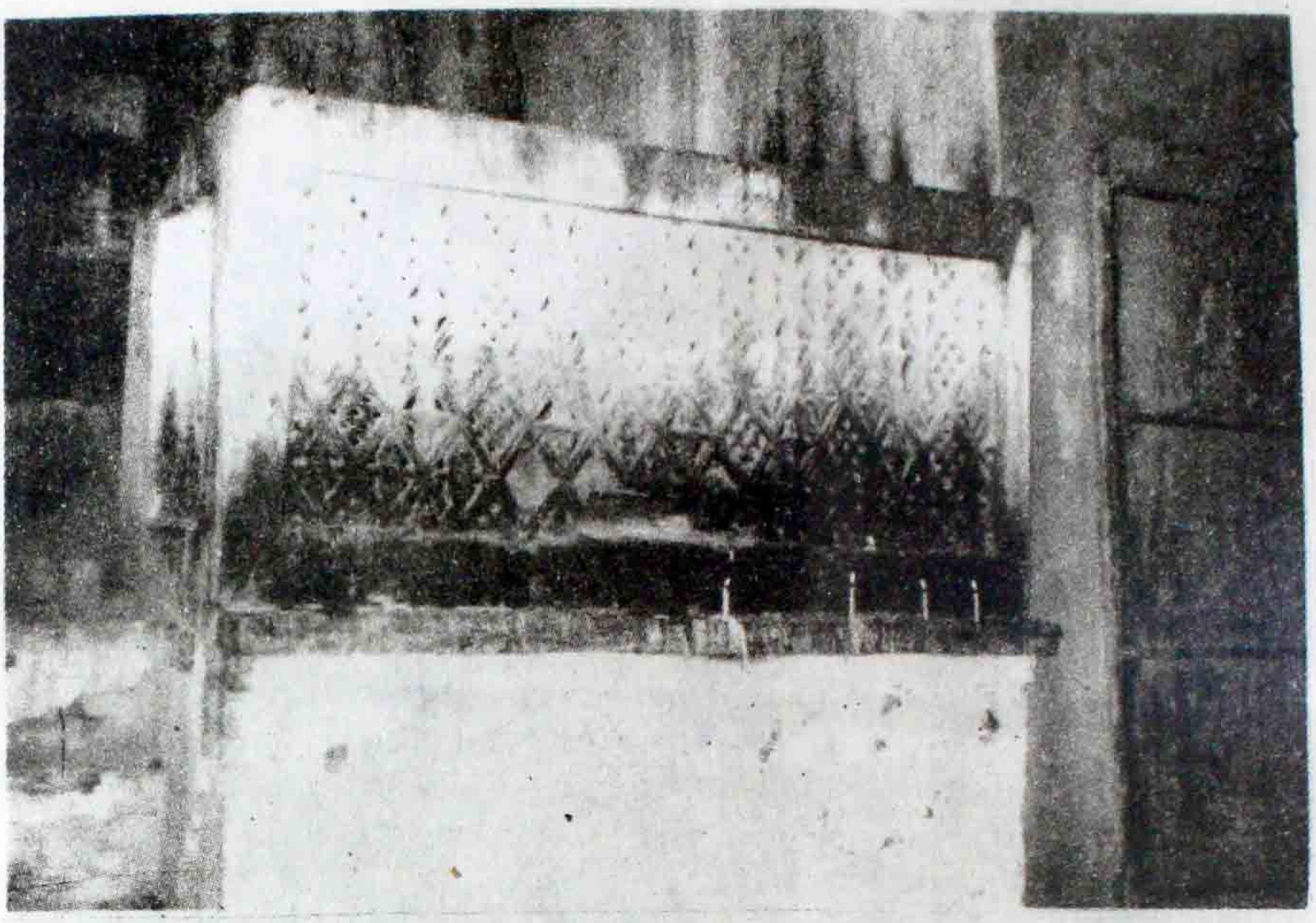

جلالپور جٹاں میں شیر شاہ ولی کا مزار

جلالپور جٹاں کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے۔ ماضی میں اس قصبے کو ایک مرکزی شہر کی حیثیت حاصل تھی۔ گردونواح سے آنے والی سڑکیں جلالپور جٹاں میں آکر اختتام پذیر ہوتی تھیں۔ کشمیر سے آنے والے تجارتی قافلے یہاں قیام کرتے مغرب کی جانب سے آنے والے حملہ آور بھی انہی راستوں سے گزر کر ہندوستان میں داخل ہوتے ہیں یہ مزار جلالپور جٹاں کے جانب شمال ہے اور محلے کا نام صاحب مزار کے نام سے مشہور ہے یعنی محلہ شیر شاہی کہلاتا ہے یہ مزار ایک قدیمی دیوار کے ساتھ ہے اور پیپل کا بہت بڑا درخت ہے مزار کے قریب جامع مسجد ہے صاحب مزار کے بارے میں تاریخ خاموش ہے لیکن مقامی روایات کے مطابق لوگ احتراما حاضری دیتے ہیں اور عقیدت کے طور پر مزار پر ہر روز چراغ بھی روشن کرتے ہیں آپ کا مزار دیوار میں ہے۔

marfat.com

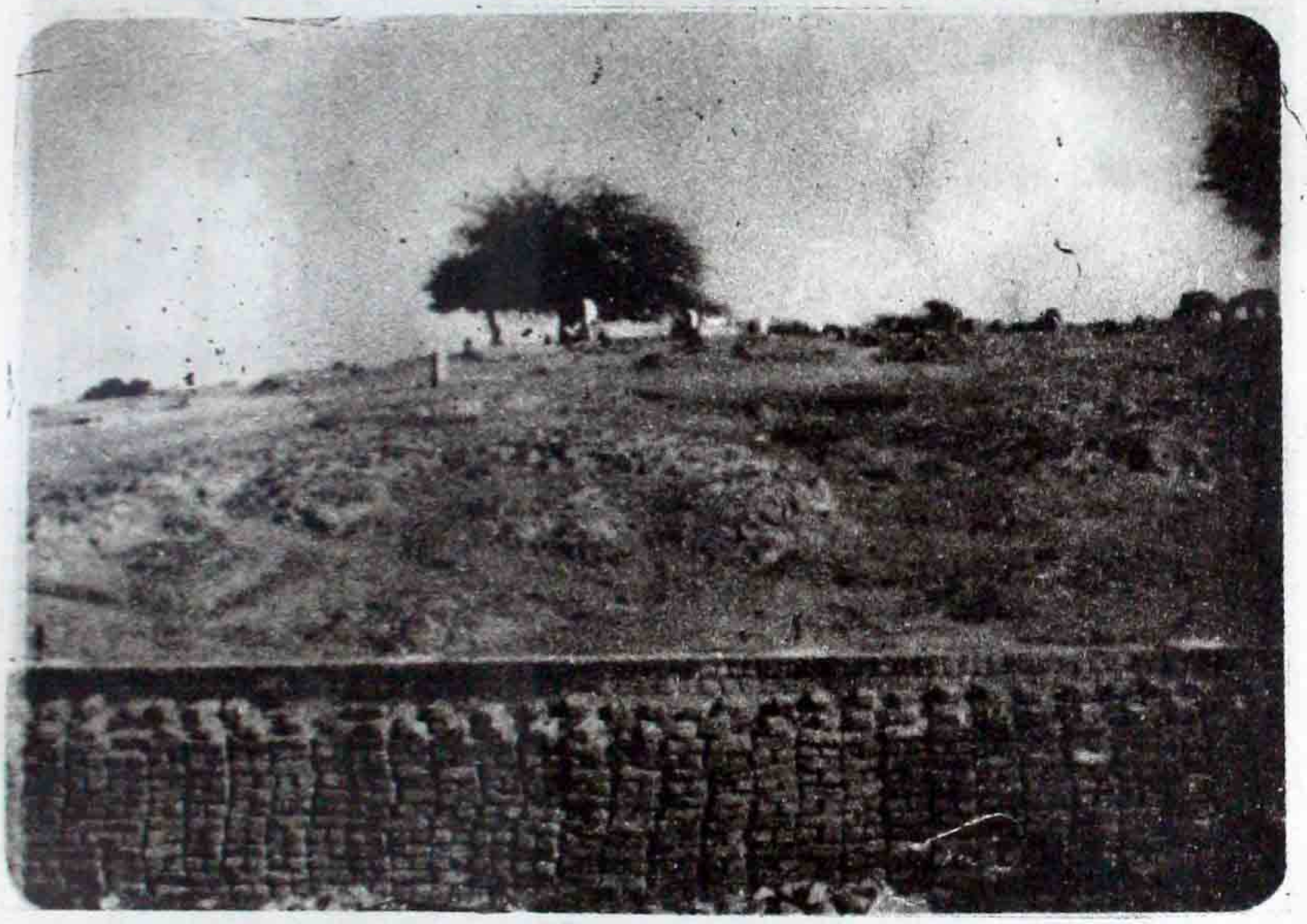

بڑیلہ شریف کا بلند و بالا ٹبہ

یہ ٹبہ گاؤں کے شمال کی جانب کافی بلند ہے۔ ٹبہ کے اوپر حضرت حافظ برخودار کا مزار مبارک ہے۔ اس کے علاوہ کافی درویشوں اور بزرگوں کے مزارات ہیں۔ ٹبہ پر کھڑے ہو کر دور دور تک نقل و حرکت دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ گاؤں آزاد کشمیر کے قصبہ چھمب جوڑیاں جانے والی سڑک کے کنارے آباد ہے۔ یہ گاؤں اس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ کہ یہاں حضرت قنبیط علیہ السلام کا مزار مبارک ہے۔ مزار کی لمبائی ۲۱۰ فٹ کے قریب ہے۔ ایک روایت مشہور ہیکہ اس ٹبہ کے جانب شمال ایک کنواں ہوتا تھا۔ کنوئیں سے عورتیں پانی بھر رہی تھیں کہ ایک درویش نے گرمی کے موسم میں ان عورتوں سے پانی مانگا جب درویش کو پانی نہ ملا تو وہ خود کنواں میں کود پڑے اور آنا فانا کنواں بند ہوگیا جس کی وجہ سے اسے بھنڈر کنواں کے نام سے پکارتے ہیں ٹبہ پر انسانی آبادی کے تباہی کے آثار ملتے ہیں۔ برسات کے موسم میں انسانی ضروریات کی اشیاء۔ کے آثار ملتے ہیں سکے موتی۔ چکیوں کے پاٹ مٹی کے برتن ملتے ہیں

marfat.com

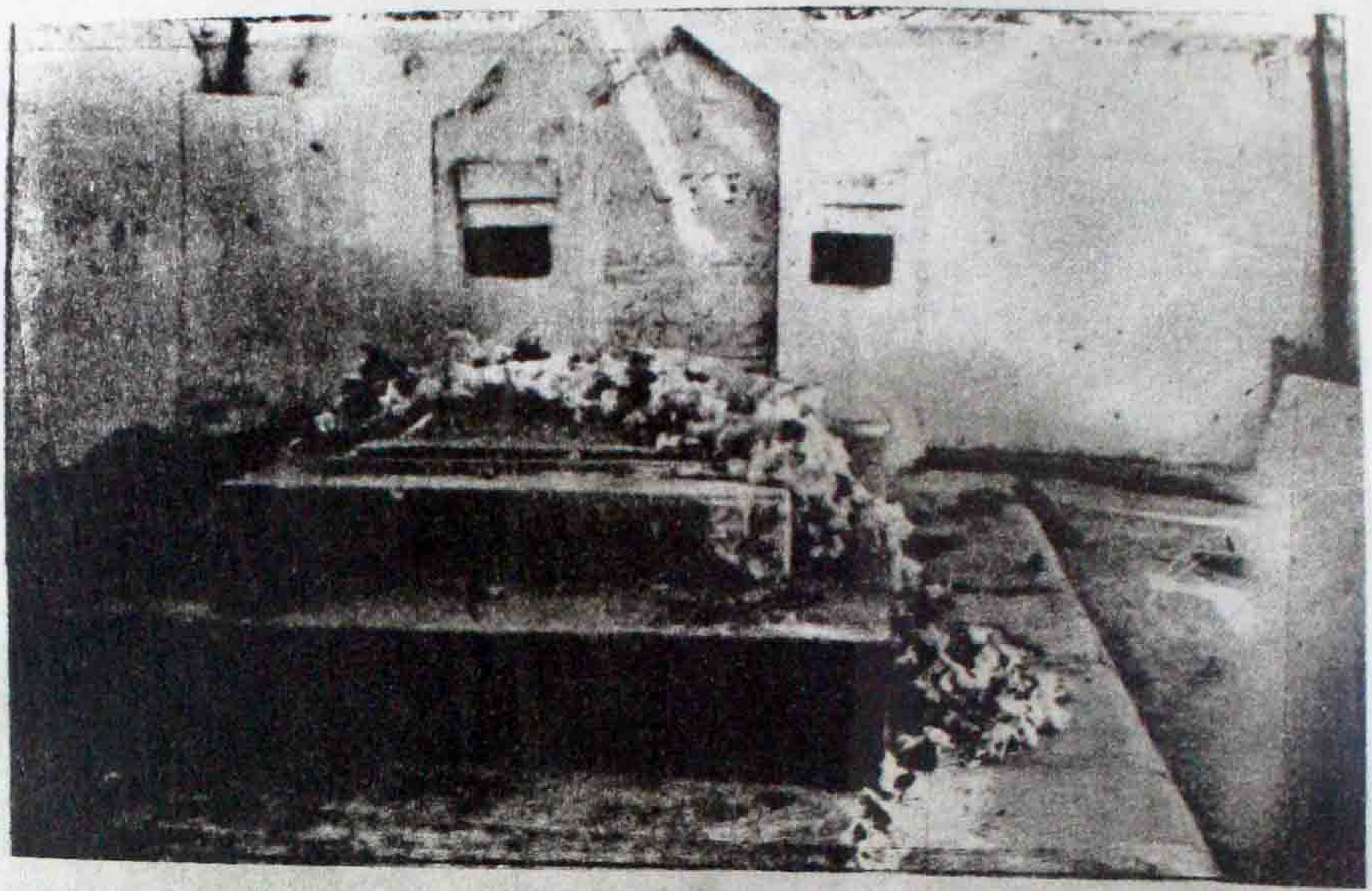

ڈوگہ تہال میں قدیمی مزار

ڈوگہ تہال بہی کی پہاڑیوں کے قریب قدیمی بستی ہے۔ اس بستی سے جانب شمال بہی کی پہاڑیاں اور رکھ بہی سرکار کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ گلیانہ سے تقریباً دو اڑھائی میل کے فاصلے پر ہے ڈوگہ تہال کو اس علاقہ میں مرکزی حیثیت حاصل رہی یہاں بہت بڑا قبرستان ہوا کرتا تھا۔ جس کے آثار اب آہستہ آہستہ مٹتے جا رہے ہیں۔ بہی کی پہاڑیوں میں چھوٹے چھوٹے دیہات اس بستی کے ساتھ منسلک تھے یہاں بہت بڑا قبرستان ہوا کرتا تھا۔ جس کے آثار اب آہستہ آہستہ مٹتے جا رہے ہیں ڈوگہ تہال ایک ٹبہ پر آباد ہے۔ قبرستان کے جانب جنوب مغرب قدرے بلندی پر یہ قدیمی مزار ہے۔ صاحب مزار کی آمد کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔ نہ ہی ان کا شجرہ حسب نسب معلوم ہو سکا۔ مقامی آبادی کے مطابق یہ بہت قدیمی مزارات ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہیں چار دیواری بھی ہے۔ ان مزارات میں ایک پر یہ عبارت تحریر ہے۔ مقامی آبادی عقیدت احترام سے یہاں حاضری دیتی ہے۔ قاضی قائم دین مجددی تحریر ہے۔ یہاں دو مزار پختہ تعمیر شدہ ہیں

marfat.com

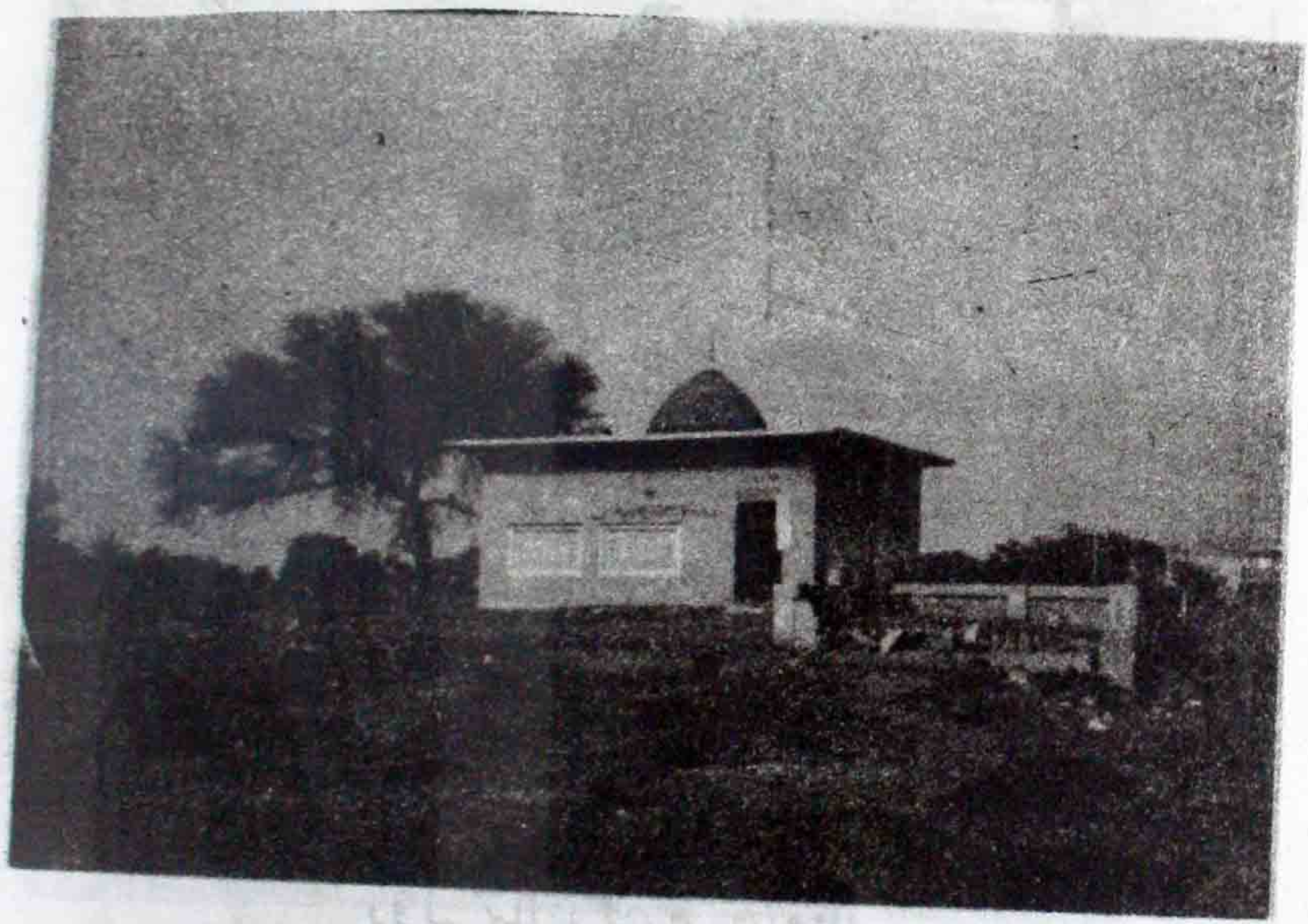

رولیا بنیاں کے قبرستان میں ایک قدیمی بزرگ کا مزار

گجرات سے بھمبر جانے والی سڑک پر بزرگوال کے قریب مشہور قدیمی قصبہ رولیا بنیاں ہے ۔ رولیا بنیاں کے قبرستان میں حضرت پیر معصوم ولی اللہ کا مزار مبارک ہے ۔ یہ خطہ اس لیے بھی قدیمی ہے کہ یہاں صبور بزرگوال دولت نگر جیسی ہزاروں سالہ پرانی بستیاں ہیں ۔ نالہ بھمبر اگرچہ دریا نہیں اس میں سارا سال پانی موجود رہتا ہے ماضی میں انسانوں کے علاوہ چوپائے بھی اس کے پانی سے پیاس بجھاتے تھے ۔ نالہ بھمبر کے کنارے کئی قدیمی بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں نالہ بھمبر ہزاروں سالہ آبی گزرگاہ ہے ۔ جو اپنے اندر کئی روایات کو سمیٹے ہوئے رواں دواں ہے

marfat.com

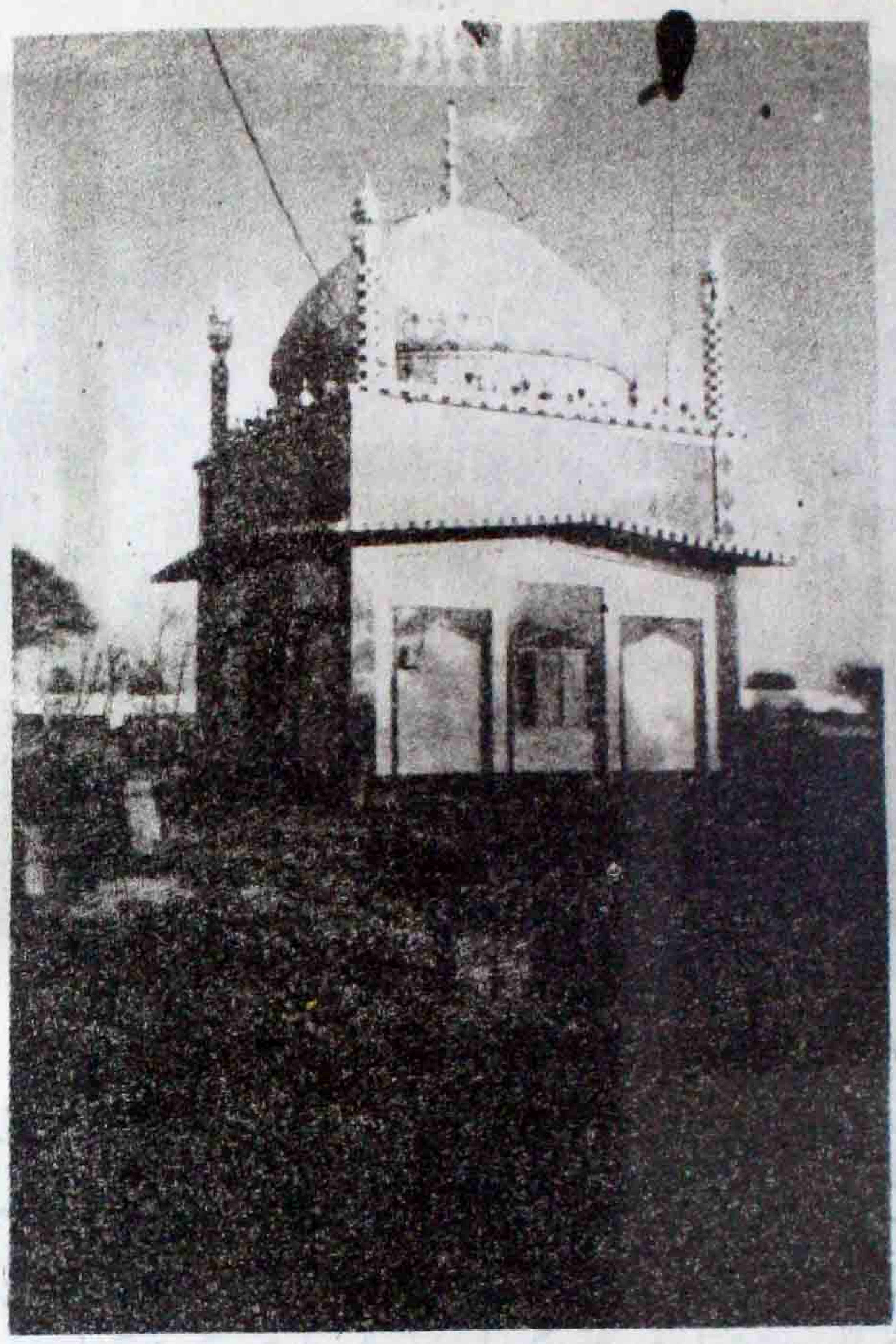

دلو میں قدیمی مزار

یہ مزار مشہور کھاریاں ڈنگہ روڈ پر کھاریاں سے تھوڑے فاصلے پر موضع دلو میں ہے مزار قبرستان میں ہے مزار خوبصورت شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے صاحب مزار بہت بڑے درویش اور ولی اللہ ہو گزرے ہیں اور ہر سال عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے اس پر ماضی میں برصغیر میں داخل ہونے والے حکمران تجارتی قافلے گزرتے رہے

marfat.com

پنڈی تیلیاں کے بلند ٹبے پر قدیمی مزار

پنڈی تیلیاں اگرچہ نشیبی علاقہ میں واقع ہے لیکن اس گاؤں کے جانب مشرق ایک بہت بڑا ٹبہ ہے اس کے اوپر ایک قدیمی مزار ہے ، یہ ٹبہ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑوں سے بھرا پڑا ہے ، بلکہ یہ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے گردو نواح کی زرعی زمینوں تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ اور ان ٹبوں کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماضی میں یہاں کوئی بستیاں آباد تھیں ۔ جو کسی معرکہ یا حادثہ میں غرق ہو گئیں جن کے آثار اب تک پائے جاتے ہیں اور قریب ہی ایک نالہ بھی گزرتا ہے جس میں ہر موسم میں پانی موجود رہتا ہے ، یہاں قریب ایسی آبادیاں ہیں جو بلند ٹبوں ٹیلوں پر آباد ہیں

marfat.com

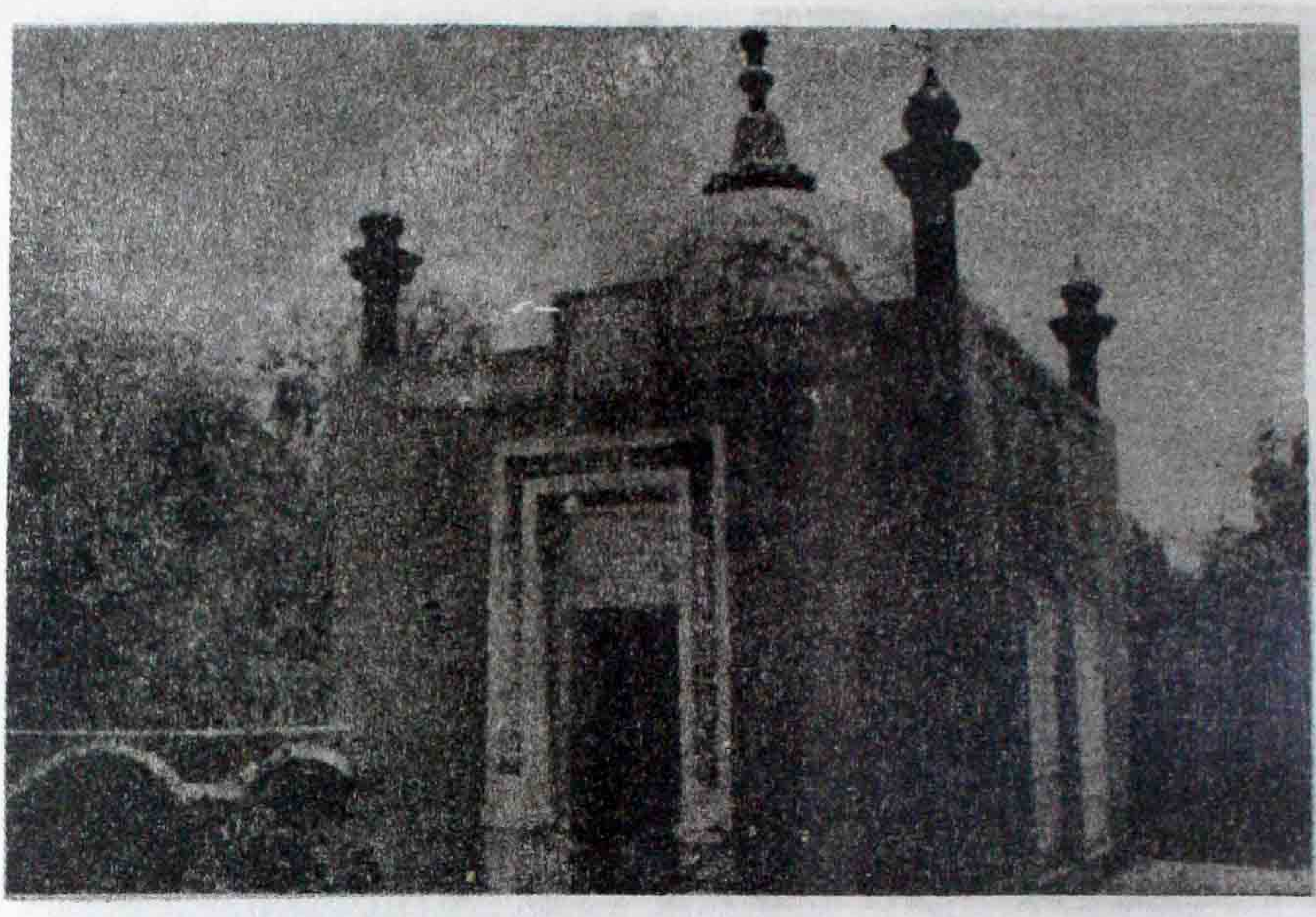

پنڈی آواناں میں قدیمی مزار

پنڈی آواناں کا گھنا جنگل جس کا رقبہ تقریباً دو سو کنال کے لگ بھگ ہے اس جنگل میں بہت قدیمی درخت ہیں بلکہ درختوں کے بیچ میں دوسری قسم کے درخت نشوونما پا رہے ہیں درخت اتنے گھنے ہیں کہ دن کے وقت بھی اندھیرا ہوتا ہے یہاں چونکہ آبی گزر گاہ ہے پنڈی آواناں کے قریب برساتی نالہ ہے اور اس برساتی نالہ کے دونوں کناروں پر کئی قدیمی بستیاں اور ٹبے ٹیلے ہیں ایسی ہی بستی پنڈی آواناں بھی ہے جس کے قدیمی ہونے کے شواہد ملتے ہیں گھنے درختوں کے درمیان میں مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے قریب ایک پنڈی تیلیاں کا گاؤں بھی ہے جس میں میلوں تک مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بکھرے ہوتے ہیں

marfat.com

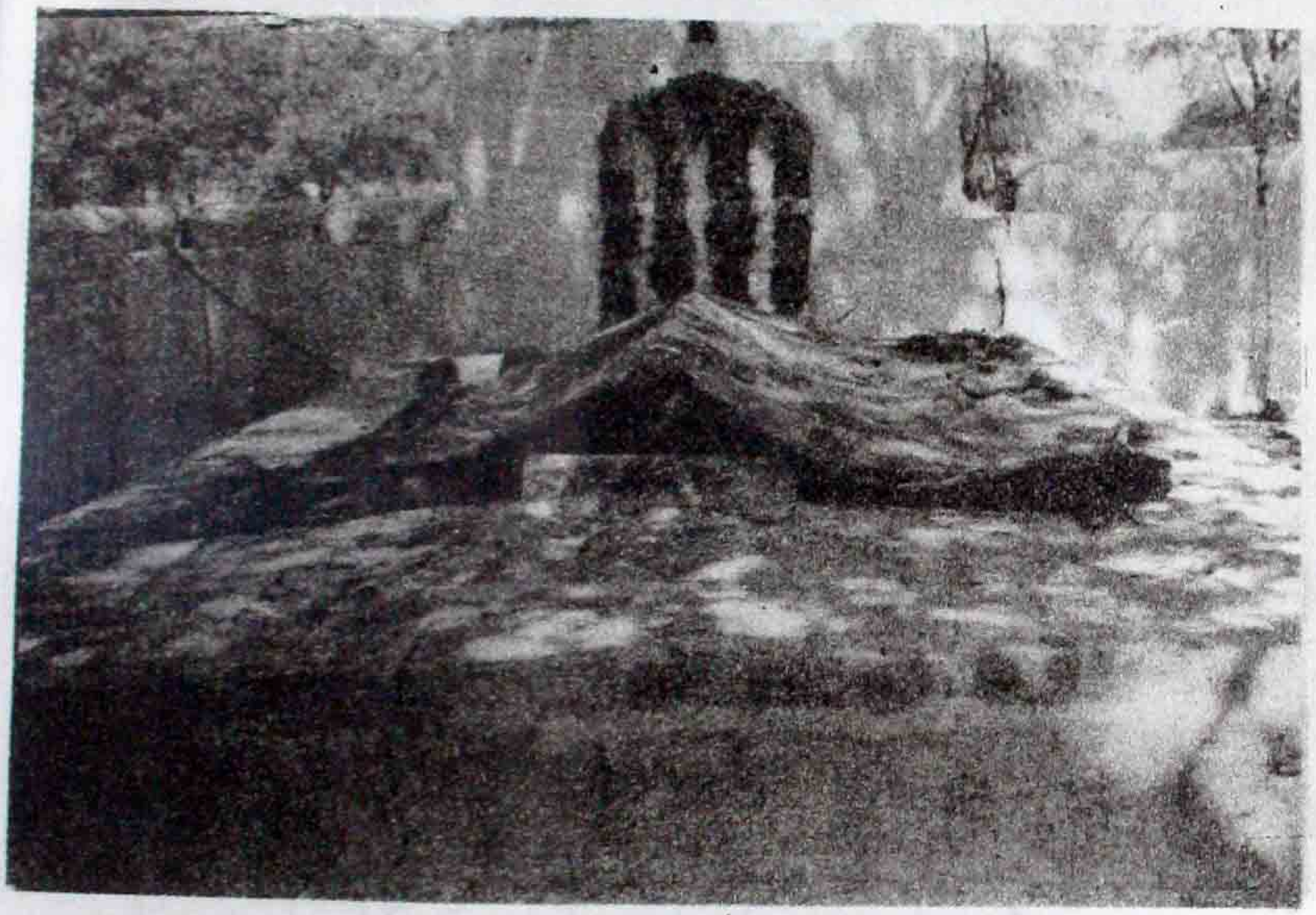

کھوڑی میں قدیمی مزار

یہ مزار کھوڑی کے قبرستان میں ہے کھوڑی گاؤں ایک بلند ٹیلے پر ہے اور بہت قدیمی ہے قریب پانی کی ایک قدیمی ندی بھی ہے اس علاقہ میں گردونواح میں کئی قدیمی قبریں ہیں اور رنگ پورہ میں ایک ٹبہ بھی ہے جس میں مٹی کے پرانے برتن اور کھلونے وغیرہ ملتے ہیں ۔ یہ آثار قدیمی مزارات کھوڑی سے شمال جنوب پائے جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے ، کہ یہاں کوئی سابقہ قدیمی شاہراہ تھی حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 325 نمبر شمار 393 کے مطابق صاحب مزار کا نام نو بابا تحریر شدہ ہے اور حاشیہ میں امت آدم صحابی بتایاگیا ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور چار دیواری بھی ہے

marfat.com

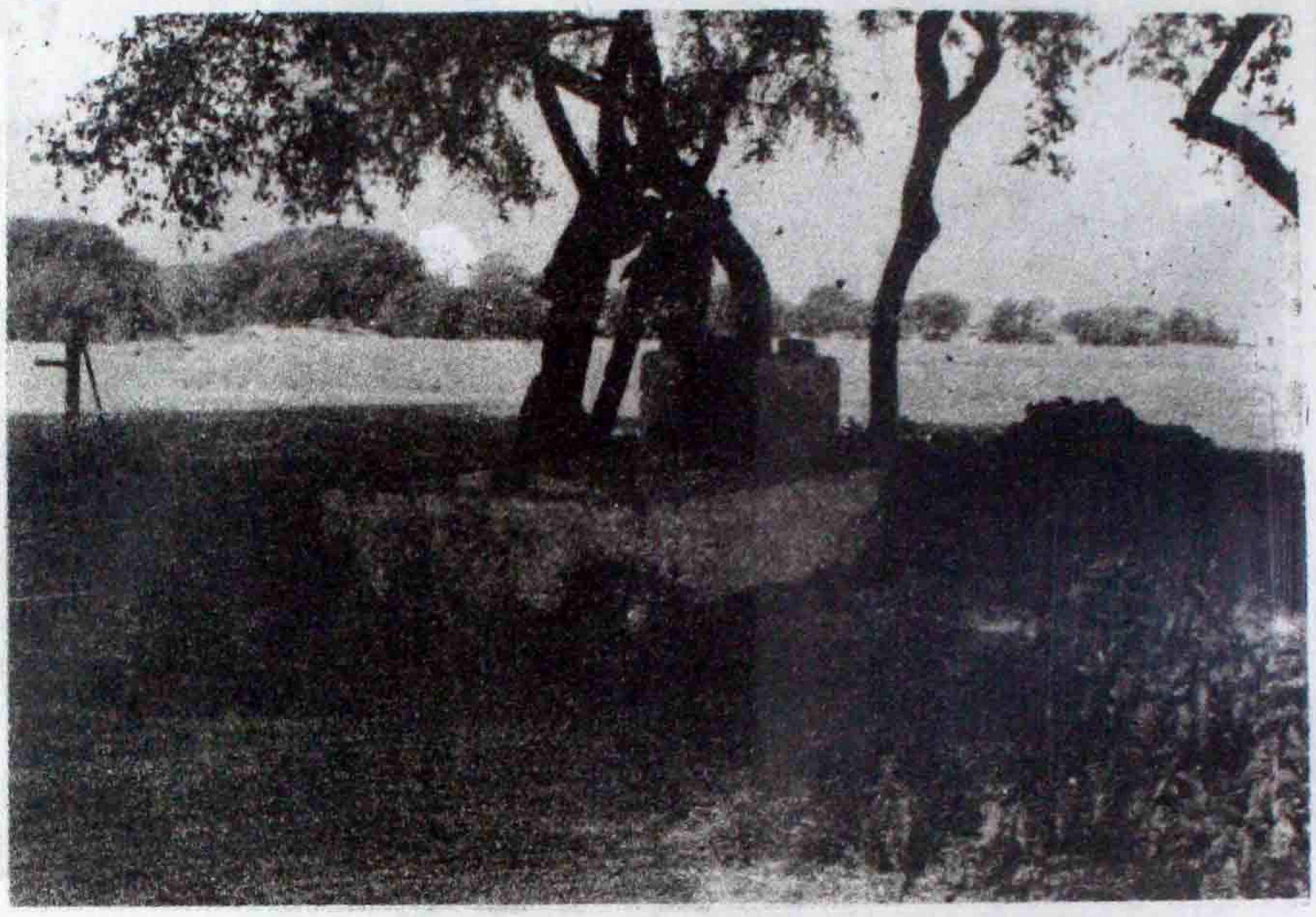

ملکی کے قبرستان میں ایک قدیمی مزار

ملکی تحصیل گجرات کا آخری گاؤں ہے جس کے طرف تحصیل کھاریاں اور دوسری طرف آزاد کشمیر بھمبھر کا علاقہ شروع ہوتا ہے ملکی گاؤں ایک بلند ٹبہ پر واقعہ ہے اس کے جانب شمال کئی ایکڑ میں پھیلا ہوا ایک قبرستان ہے جس میں پانی کا چھپڑ اور بوہڑ کے بڑے بڑے درخت ہیں ۔ یہ مزار بھی ملکی کے قبرستان میں ہے اس مزار پر ایک مائی صاحبہ جس نے اپنی تمام زندگی اس مزار پر گزاری مزار پر لنگر و عرس وغیرہ کا اہتمام کرتی ہیں۔ قبرستان میں کئی قدیمی قبریں بھی ہیں اور بیشتر قبریں شہداء کی ہیں اور ملکی میں تین کے لگ بھگ نو گز لمبی قبریں ہیں جو پختہ تعمیر ہیں۔

marfat.com

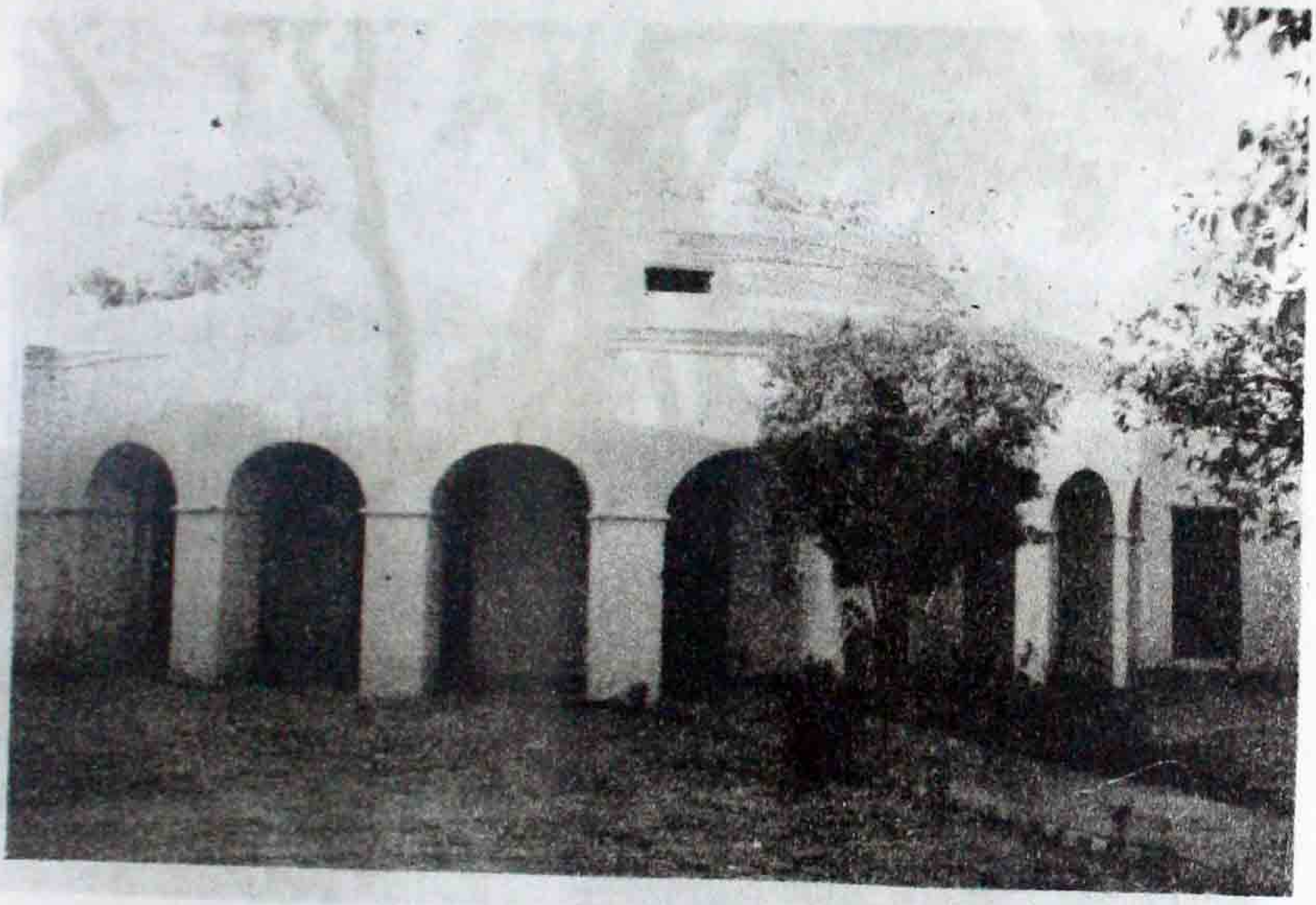

کرڑیانوالہ کا قدیمی تھانہ

یہ تھانہ کرڑیانوالہ کے قریب بلند و بالا ٹبے اور ٹیلے پر واقع ہے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ تھانہ 1868ء میں قیام میں لایا گیا اور اس علاقے کا سب سے قدیمی تھانہ ہے آج بھی اس تھانے کے اوپر کھڑے ہو کر نظر دوڑائی جائے تو کئی میل تک انسانوں کی نقل و حرکت دیکھی جا سکتی ہے۔ اس ٹبہ ٹیلہ کے نیچے مٹی کے برتن ہڈیوں کے پنجر پائے جاتے ہیں۔ یہ قصبہ چونکہ ایک شاہی سڑک کے کنارے آباد تھا جس کو اس علاقہ میں ماضی میں مرکزی حیثیت حاصل رہی اس لحاظ سے یہ تھانہ علاقے کا سب سے قدیم تھانہ ہے۔

marfat.com

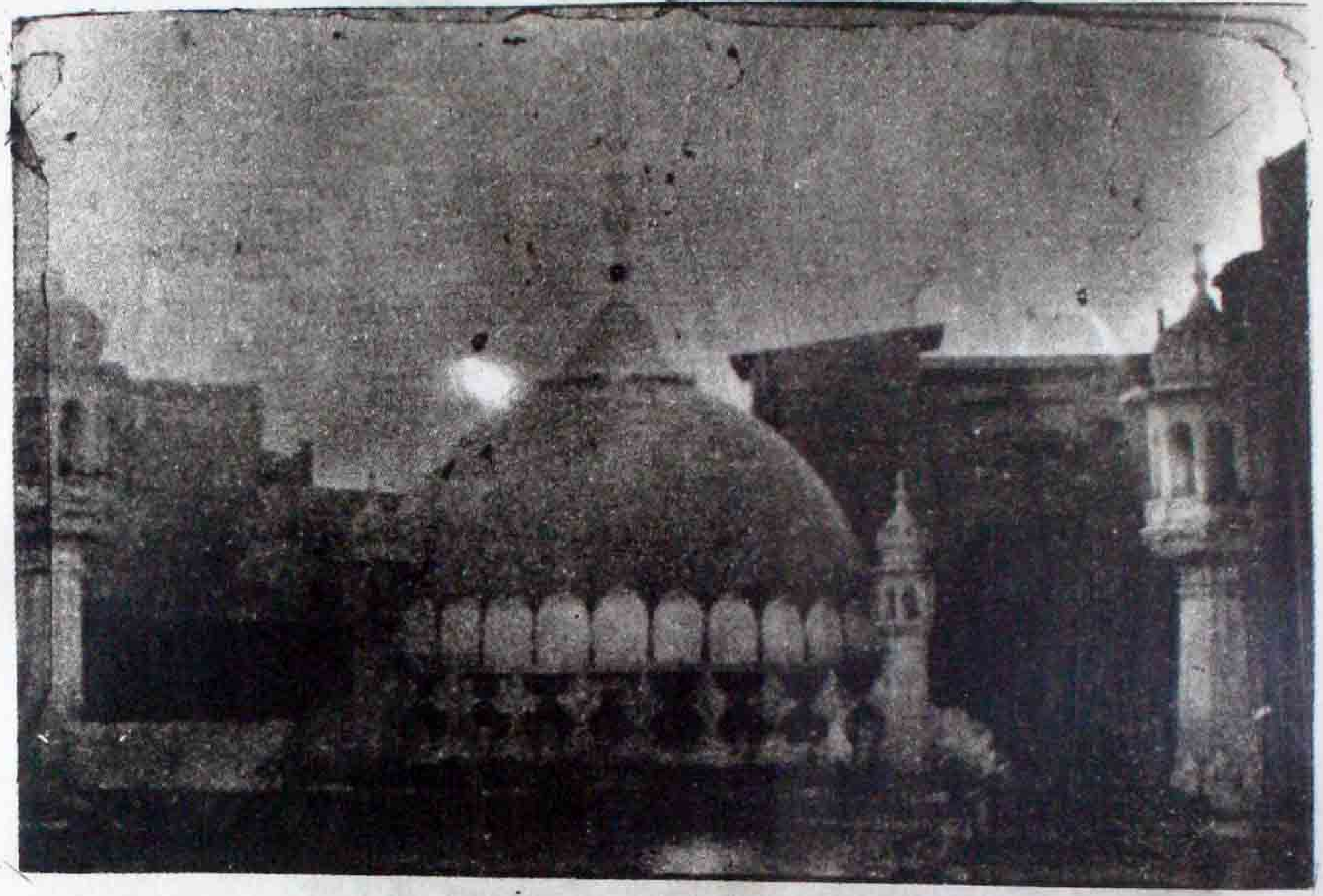

بازار صرافہ میں قدیمی مسجد

یہ مسجد بازار صرافاں کے جانب شمال جنوب ہے مسجد شیخ محمد سلیم کے نام سے منسوب ہے یہ مسجد قدیمی ہے مغلیہ دور کے بعد انگریزوں کے دور میں از سر نو تعمیر ہوئی۔ اگرچہ یہ مسجد تھوڑے رقبہ میں ہے۔ لیکن مسجد پر سبز رنگ کا عالی شان گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ مسجد میں عبارت کے لئے کمرہ بر آمد۔ صحن۔ وضو کے لئے بر آمد اور طہارت خانے ہیں۔ دوسری منزل پر جانے کے لئے سیڑھیاں بھی ہیں مسجد کے بڑے دروازے پر ان الفاظ میں تحریر ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عارف حق شیخ محمد سلیم ساخت چو این مسجد عالی بناہ

بال بنا ہاتف غیبے بمن۔ گفت بگو خانہ خدا یاد

۱۲۷۶ھ

marfat.com

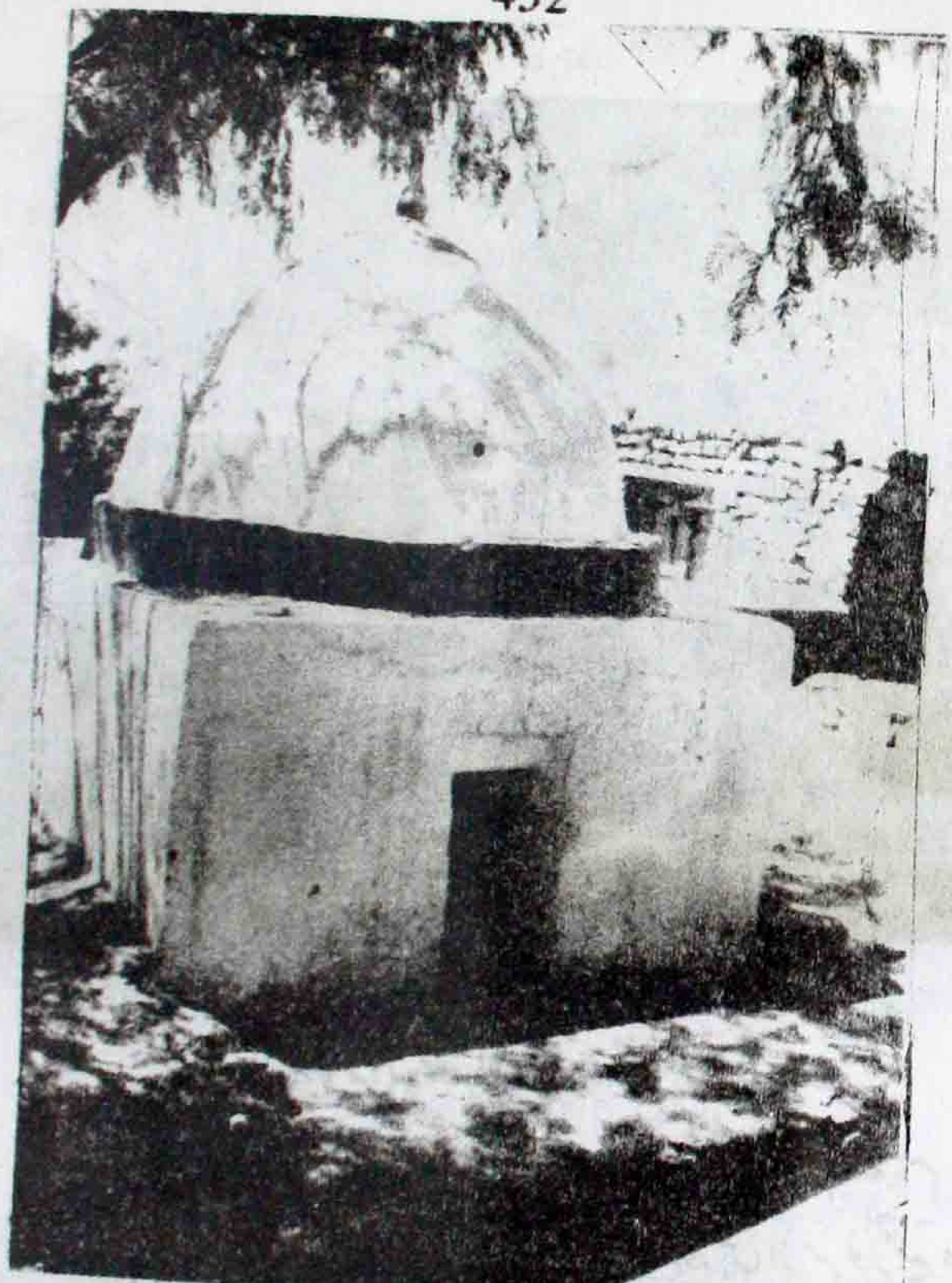

پبی کی پہاڑیوں میں پیر جعفر شاہؒ کے مزار کے قریب روحانی عمارت

حضرت حیات العمیر المعروف پیر جعفر شاہؒ کے مزار کے قریب یہ قدیمی روحانی عمارت ہے یہ گنبد نما عمارت ایک چھوٹے سے کمرہ پر مشتمل ہے جانب مشرق ایک چھوٹا سا دروازہ ہے اس کمرہ کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے کہ پیر جعفر اس چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر مریدوں کو بیعت کیا کرتے تھے کمرہ مزار کے جانب مغرب ہے اور اس کے اندر ایک چھوٹا سا تھڑا ہے اس کمرہ کے ایک طرف ایسی تباہ شدہ عمارتوں کے آثار بھی ملتے ہیں جس میں اکبر کے دور کے تراشے ہوئے پتھروں اور چھوٹی اینٹوں کے آثار پائے جاتے ہیں سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود بھی یہ کمرہ اپنی اصلی حالت میں قائم و دائم ہے اس کمرہ کے جانب شمال کئی قدیمی مزارات ہیں۔

marfat.com

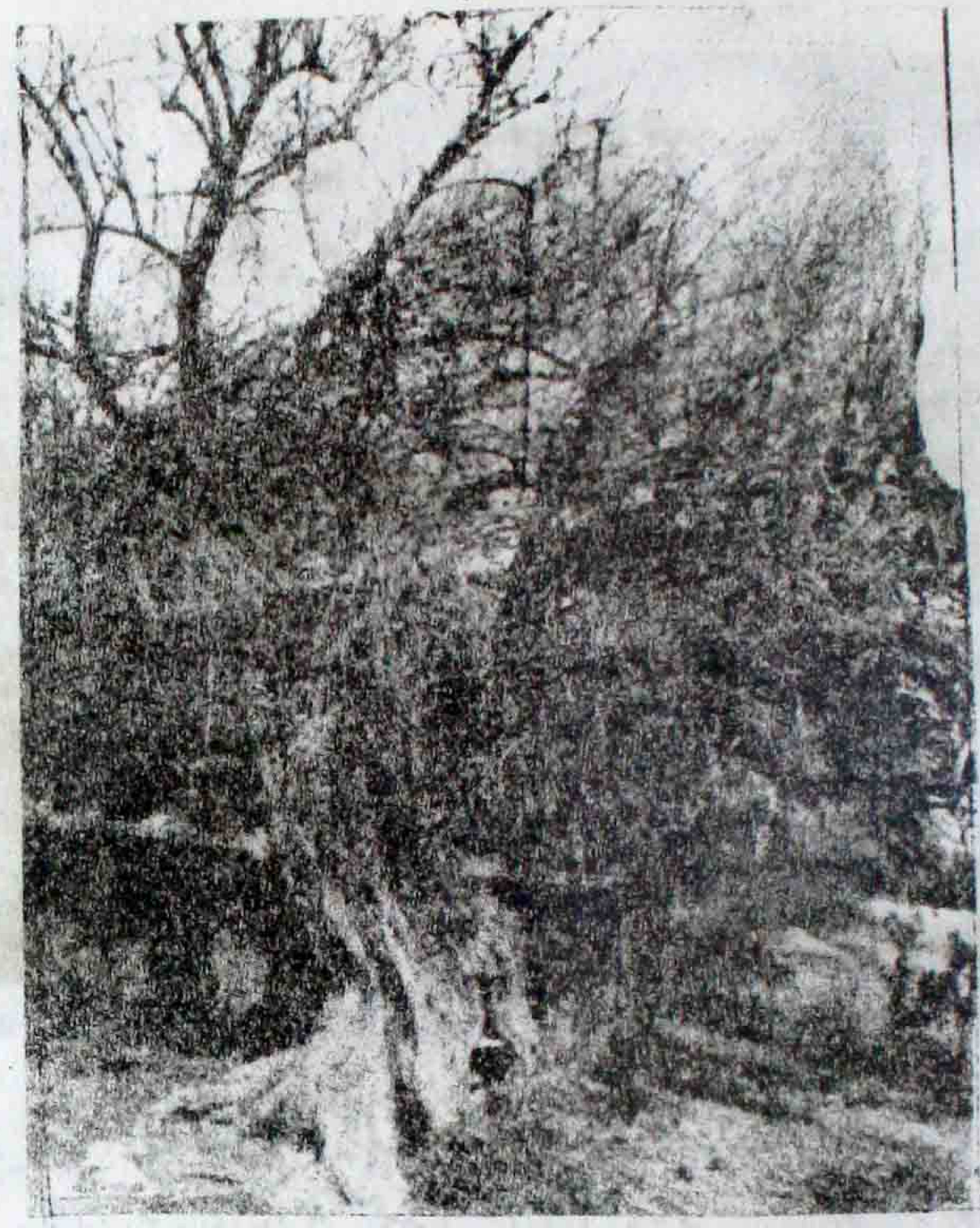

میانوال رانجھا کے قریب نوگزی قبروں کے ملحقہ ہزاروں سالہ قدیمی درخت

پھالیہ سے ایک سڑک قادر آباد کی طرف نکلتی ہے جو بھیکو موڑ کی طرف آکر یہاں سے کئی سڑکیں نکلتی ہیں بھیکو موڑ سے ایک سڑک میانوال رانجھا اور کھٹیالہ شیخاں کی طرف جاتی ہے میانوال رانجھا ایک قدیمی قصبہ ہے یہاں ٹبہ کے علاوہ پانچ نوگزی قبریں بھی ہیں ان نوگزی قبروں کے گردونواح بالخصوص قبرستان میں ایسے قدیمی لاتعداد درخت پائے جاتے ہیں جنہیں مقامی زبان میں ون اور کریا کے نام سے پکارتے ہیں اس قسم کے درخت نوگز لمبی قبروں ٹبوں ٹیلوں پرانے قبرستانوں تباہ شدہ بستیوں میں پائے جاتے ہیں راقم نے کتاب میں شامل بعض قدیمی اور تاریخی روحانی مقامات کے فوٹو حاصل کئے تو وہاں اس قسم کے درخت پائے گئے محکمہ جنگلات کے ایک ماہر کے مطابق اس قسم کے درختوں کی عمریں کئی ہزار سال بیان کی جاتی ہیں پرانی تباہ شدہ بستیوں میں ایسے درختوں کے آثار ملتے ہیں

marfat.com

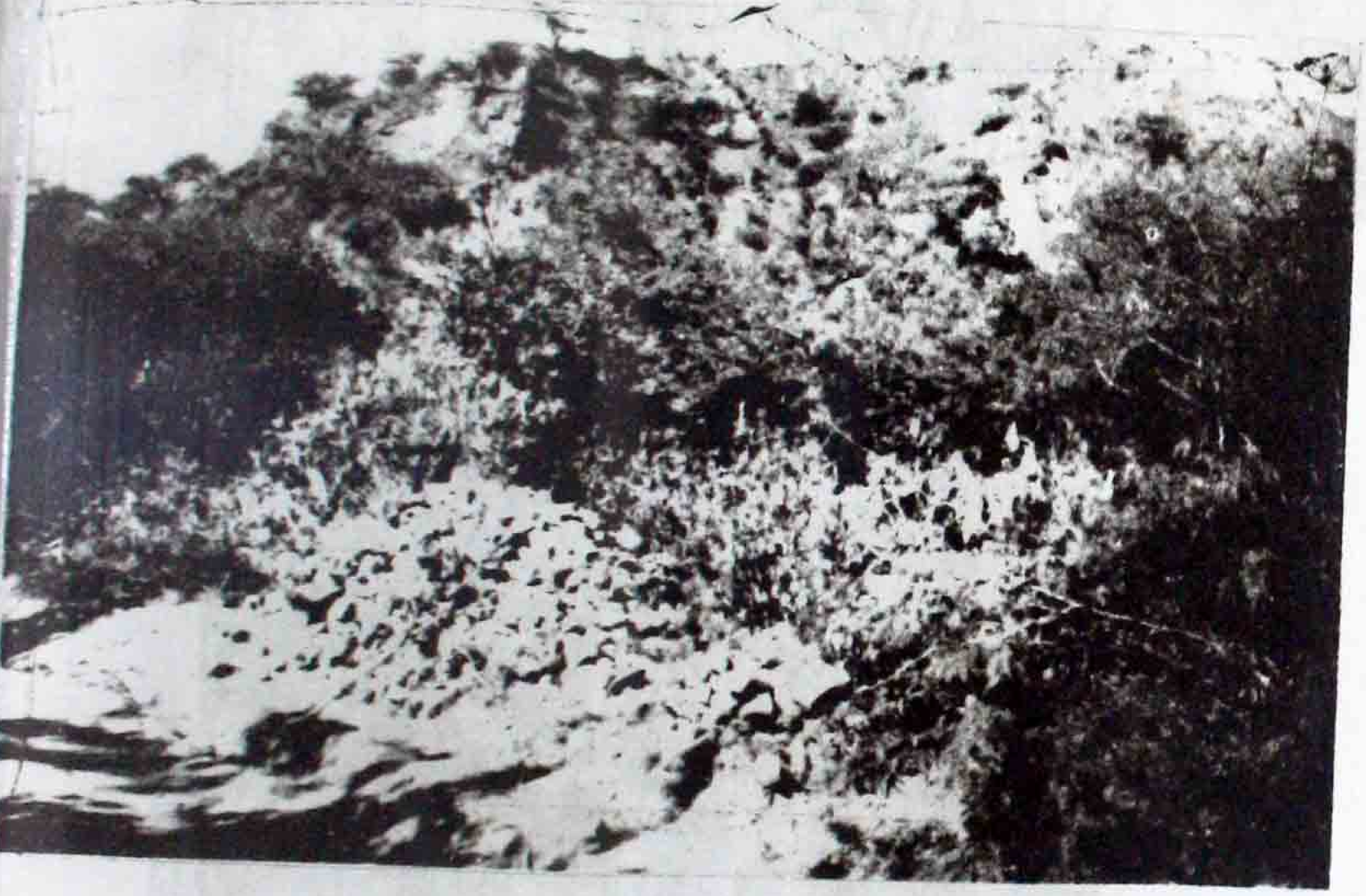

ببی کی پہاڑیوں ہاسہ باسیہ میں قدیمی مزارات

ببی کی پہاڑیوں میں کئی تباہ شدہ بستیوں کے آثار ملتے ہیں یہ مزار ایک پہاڑی نماٹبہ پر ہیں اور ہاسیہ باسیہ کے نام سے مشہور ہیں قریب ہی سایہ دار درختوں کے آثار بھی پائے جاتے ہیں ان ٹبوں ٹیلوں کو کھودا جاتے تو یہاں سے ہڈیوں کے ٹکڑے تراشے پتھر ملتے ہیں ۔ ببی کی پہاڑیاں سرخ مٹی کے بڑے بڑے ٹبے ٹیلے ہیں اور کہیں کہیں کھنگر نما پتھروں سے تعمیر شدہ عمارتوں کی بنیادوں کے آثار ملتے ہیں ۔ ہاسیہ باسیہ کے ان مزارات کے بارے میں کوئی تاریخی شواہد معلوم نہیں ہو سکے تاہم جو لوگ معرف کی تلاش میں سرگرم رہتے ہیں وہ یہاں چلہ کشی کے دوران حاضری دیتے رہے ۔ ان لوگوں کے بارے میں پہلے ہی یہ روایت مشہور ہے کہ یہ لوگ دنیا کو ترک کر کے پہاڑیوں میں چلہ کشی اور یاد الٰہی میں مشغول رہے ۔

marfat.com

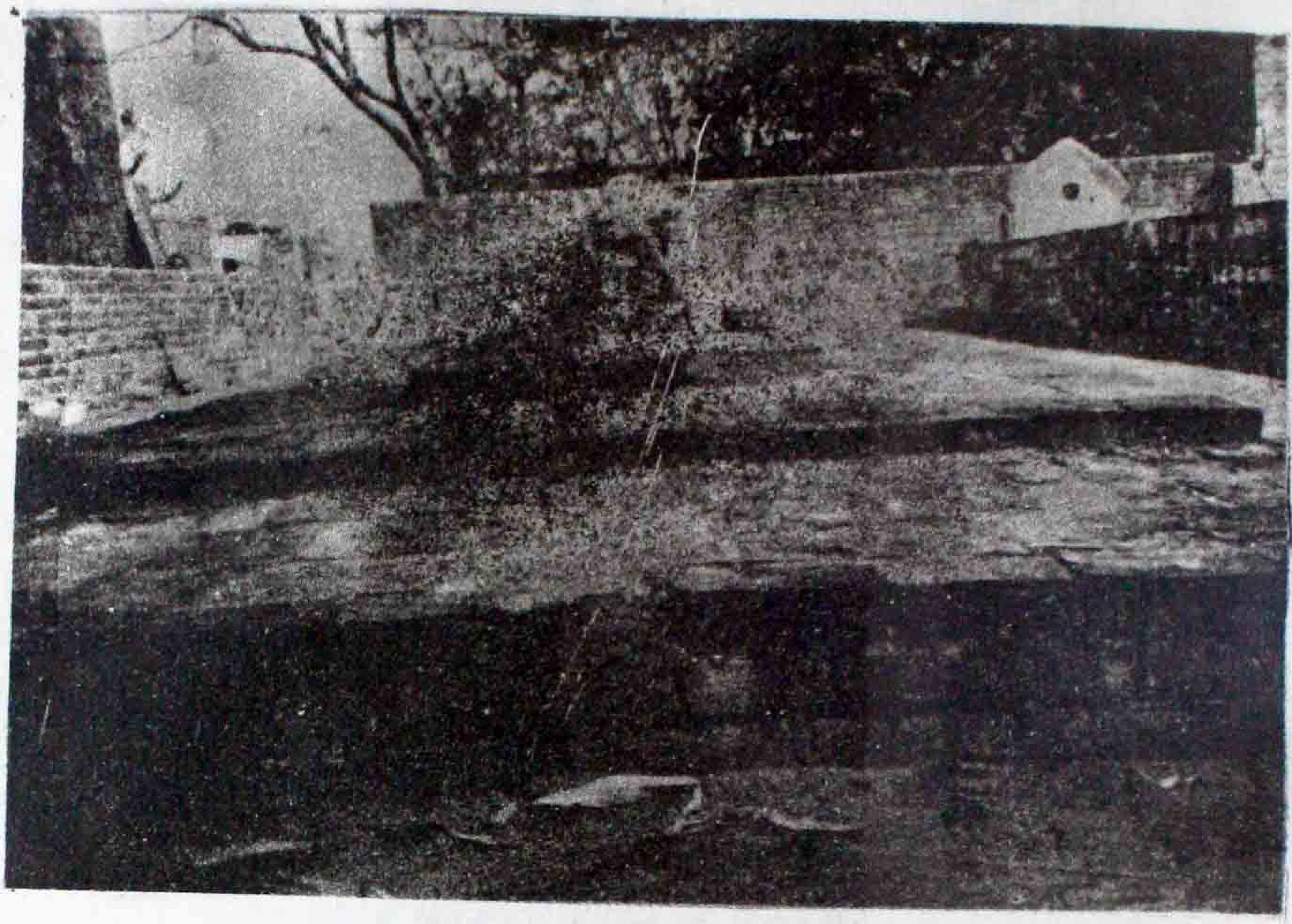

بڑیلہ شریف میں پیر گجا کا قدیمی مزار

یہ مزار بڑیلہ شریف میں حضرت قنبیط علیہ السلام کے مزار کے مشرق کی جانب ہے مزار کے قریب ایک پانی کا تالاب بھی ہوا کرتا تھا جو اب مقامی آبادی نے بند کر دیا ہے پیر گجا کا مزار۔ بہت قدیمی بتایا جاتا ہے مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے بزرگوں کا کہنا ہے اس دربار پر حاضری دینے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں مزار کی قریب گھنے درخت ہوا کرتے تھے جو اب ختم کر دیئے گئے ہی چند بزرگوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ تالاب میں سارا سال پانی موجود رہتا تھا۔

marfat.com

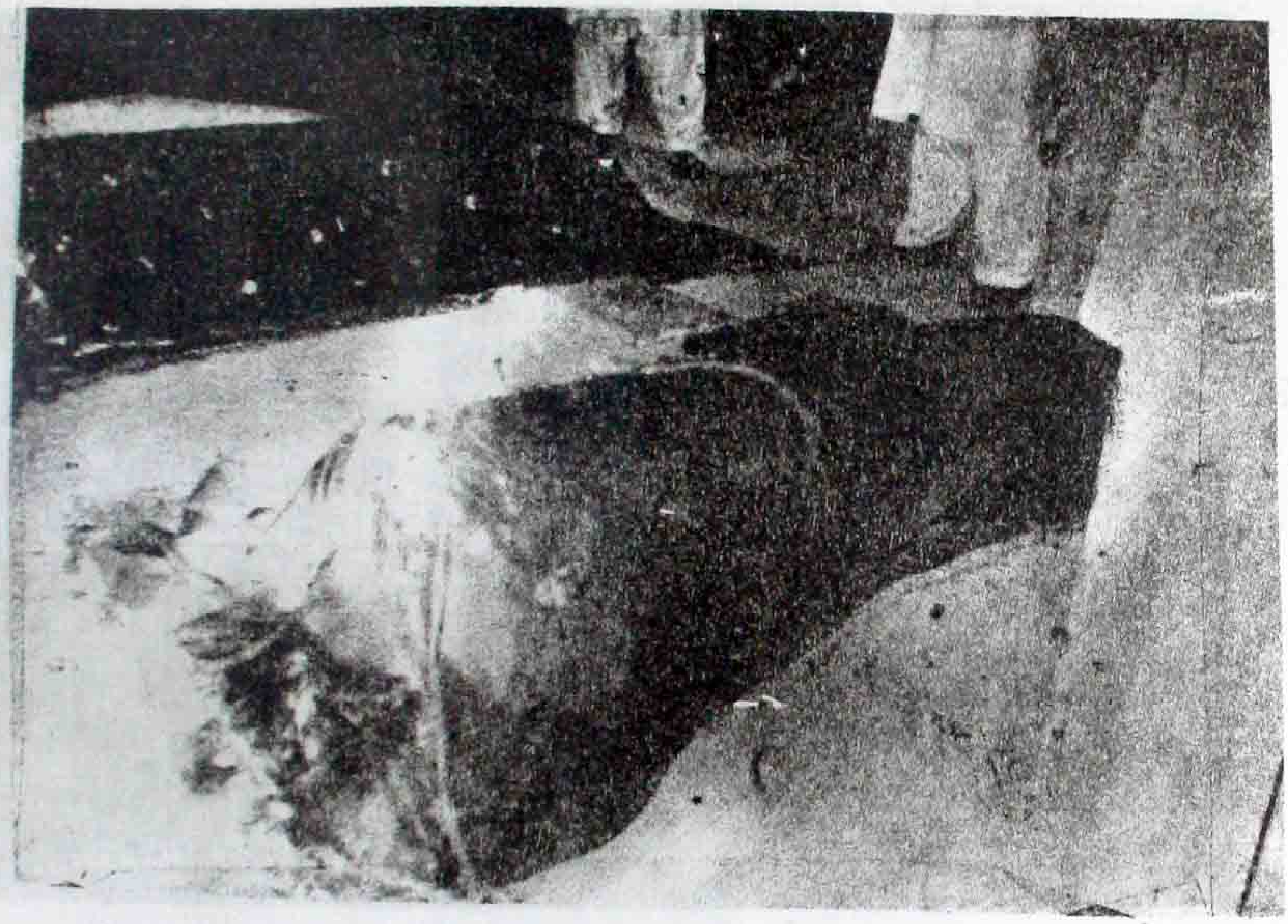

مہسم میں پیر گجا کا قدیمی مزار

مہسم گاؤں ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ جو ڈنگہ گلیانہ دولت نگر سے ہوتی ہوتی جلالپور اور بہلول پور کی طرف جاتی ہے کے کنارے پر آباد ہے۔ آجکل بھی وہ پرانی سڑک جس کے کنارے قطاروں میں لگے ہوئے شیشم کے درخت دیکھے جا سکتے ہیں۔ گاؤں کے قریب ایک قدیمی آبی گزر گاہ بھی ہے پیر گجا کا مزار مہسم چوک کے قریب حضرت پیر نادر شاہ کے مزار کے مشرق کی طرف ہے صاحب مزار کی آمد اور وصال کا کچھ پتہ نہیں لیکن مقامی آبادی کے لوگ پوری عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور چھت بھی ہے۔

marfat.com

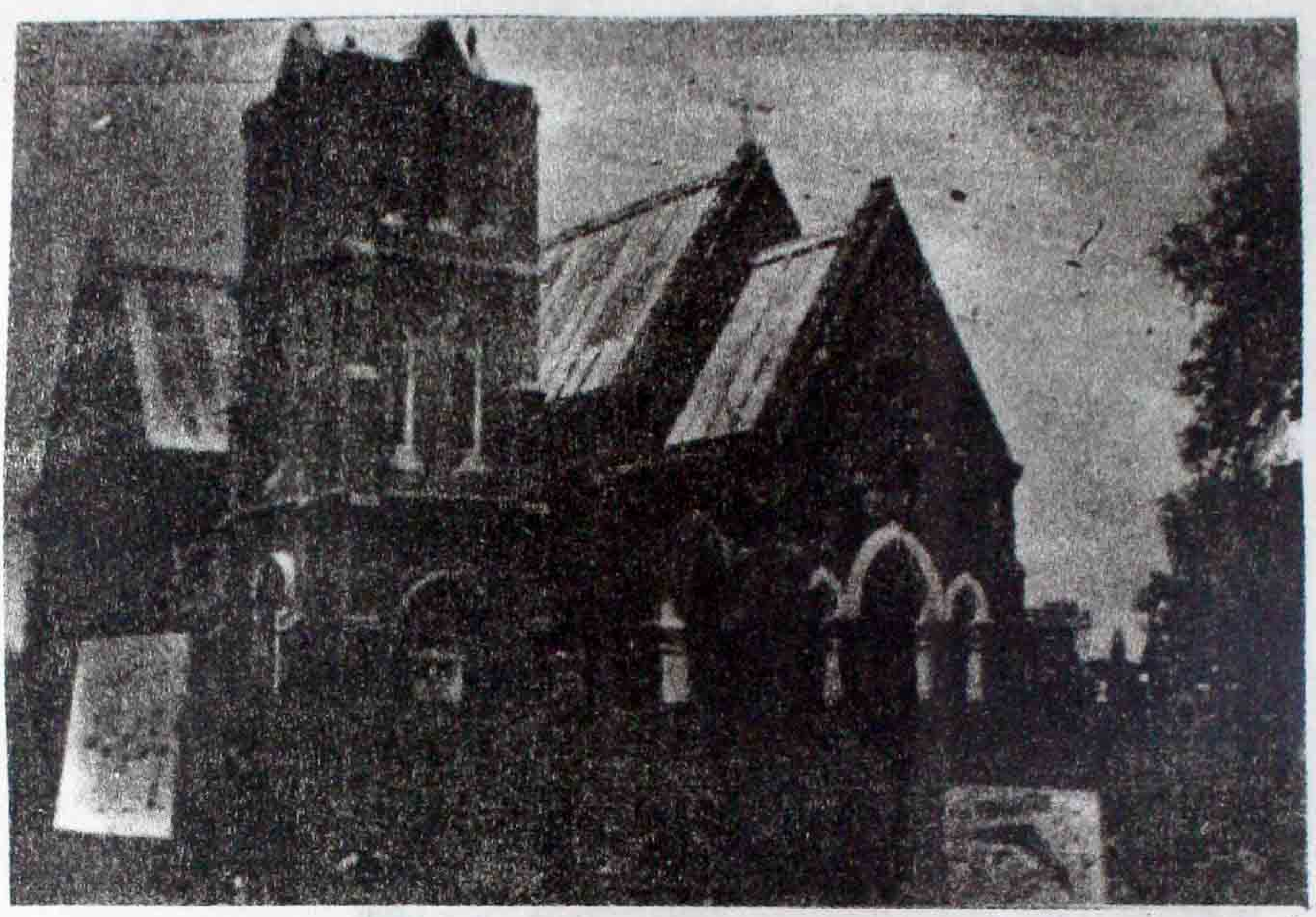

جناح روڈ پر عیسائیوں کی عبادت گاہ

یہ گرجا عیسائیوں کی عبادت کے لئے جناح روڈ پر نصف صدی سے پہلے تعمیر کیا گیا تھا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے اپنی مذہبی رسومات کے مطابق عبادت کرتے ہیں گرجا کے اندر لائبریری بھی ہے جس کے انچارج پادری صاحب ہیں اس گرجا کے اندر مختلف ادوار کے سنگ مرمر کی پتھر نصب ہیں۔ جہاں ان کے اوپر تاریخی کلمات درج ہیں۔ گرجا کے اندر ایک وسیع ہال اور بیٹھنے کے لئے کرسیاں ہیں ملحقہ پادری صاحب کے آرام کے لئے کمرہ بھی ہے۔ جناح روڈ پر عیسائیوں کی عبادت کے لئے یہ ایک خوبصورت عبادت گاہ ہے۔

marfat.com

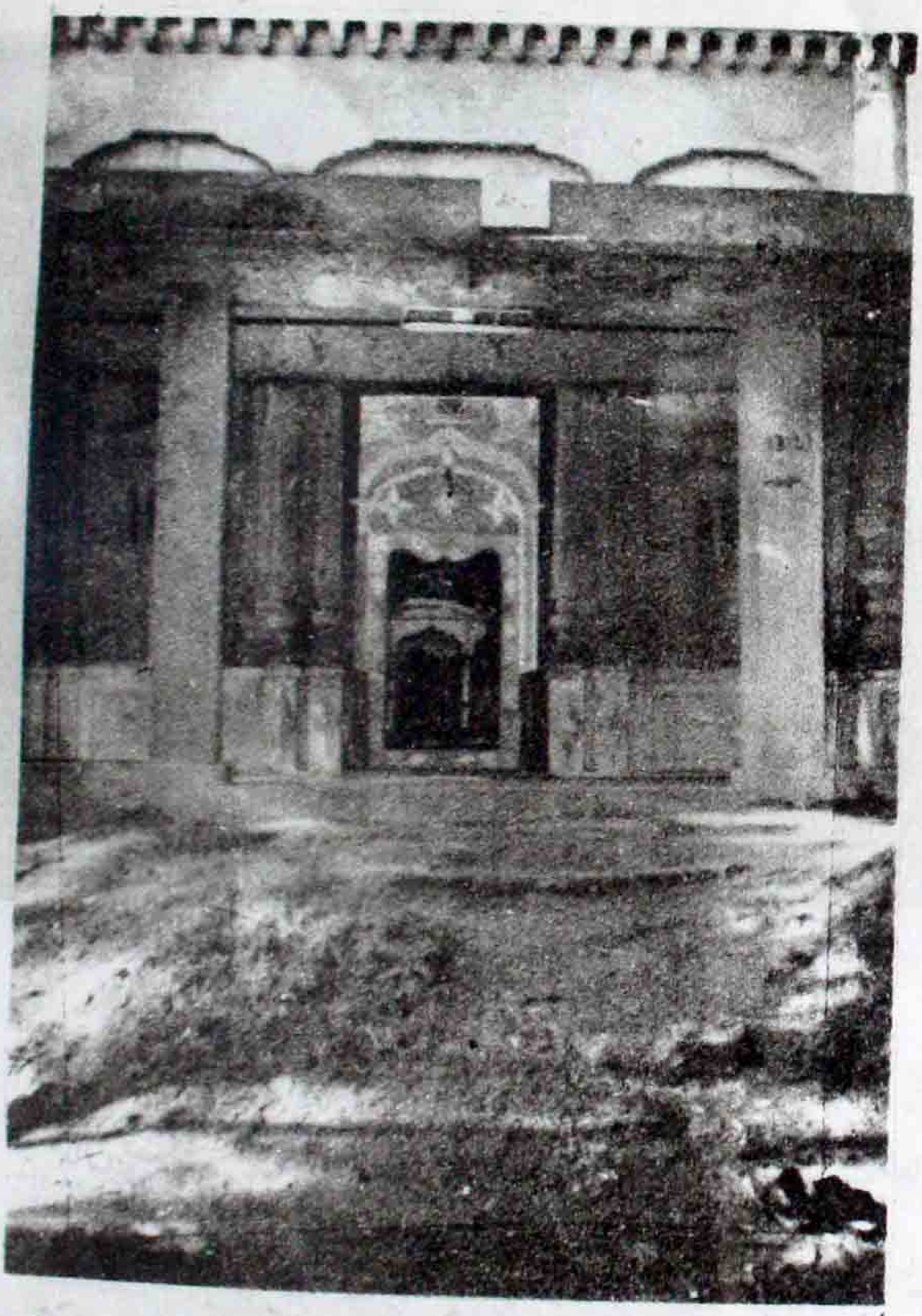

گاکھڑی میں قدیم مزار

لالہ موسیٰ اور گجرات کے درمیان جانب مغرب موضع گاکھڑی ہے یہ مزار بھی ریلوے لائن کے قریب گاؤں سے جانب مغرب ہے۔ مزار کے چاروں طرف بوہڑ کے بڑے بڑے قدیمی درخت ہیں۔ بوہڑ اور پیپل کے درختوں کی عمریں کئی ہزار سال تک بتائی جاتی ہیں مزار پختہ تعمیر ہے گنبد بھی ہے لوگ بڑی عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں۔ ہاڑ میں سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔ مقامی روایات کے مطابق صاحب مزار دو بہن بھائی اکٹھے سما گئے تھے۔ مزارات شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے عالی شان گنبد بھی ہے

marfat.com

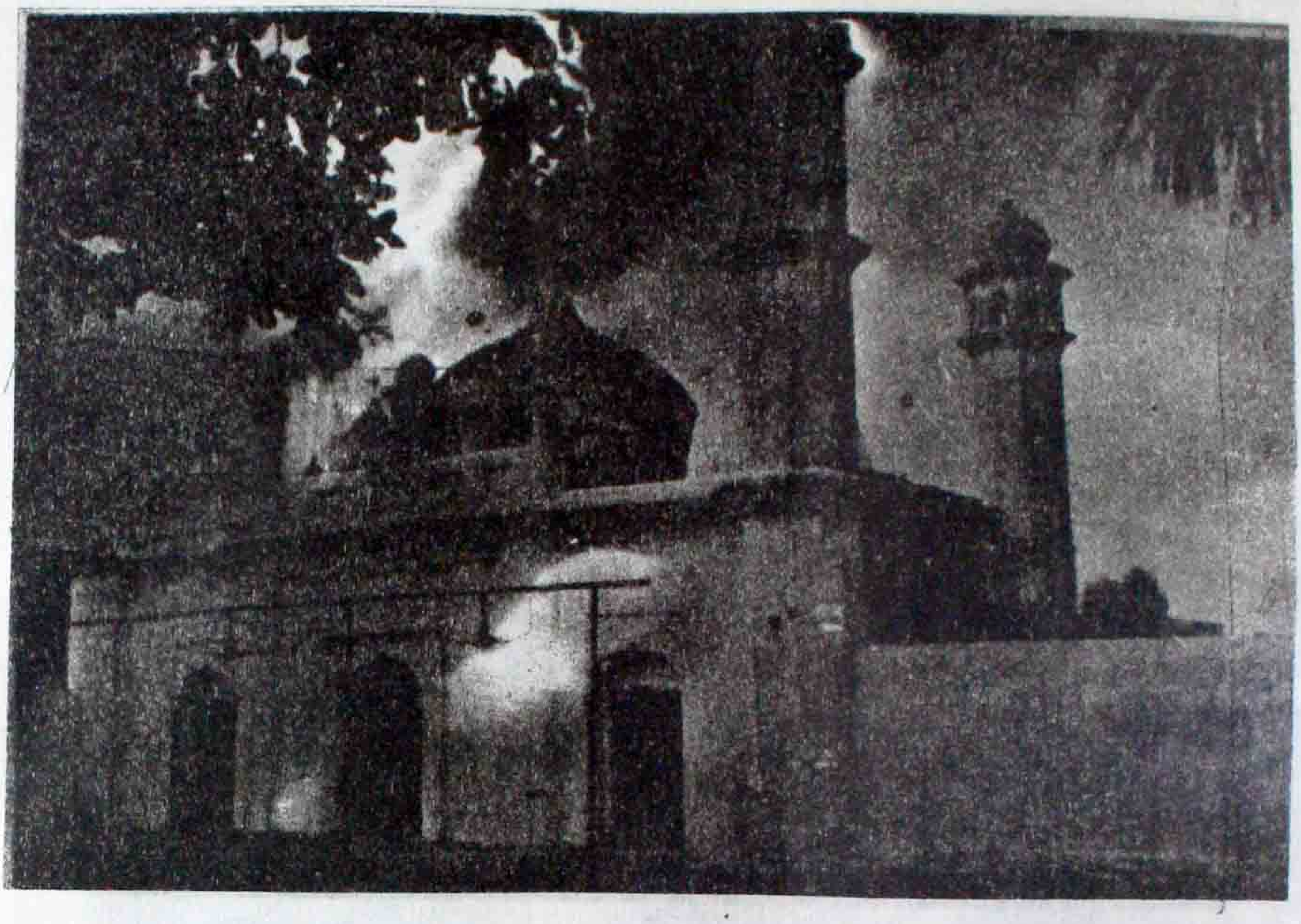

مقبرہ شاہ جہانگیر کے قریب قدیمی مسجد

گجرات جلالپور روڈ پر ایک قصبہ بولے ہے بولے کے قریب حضرت شاہ جہانگیر کا روضہ مبارک ہے۔ جہاں انگریز فوجی افسروں کی قبریں ہیں جو سکھوں کے ساتھ لڑائی میں مارے گئے تھے روضہ شاہ جہانگیر کے قریب کئی کمرے بھی ہیں جو چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کیئے گئے ہیں برآمدہ نما حال کے باہر لکڑی کا بہت بڑا دروازہ پڑا ہوا ہے روضہ کے جانب مغرب ایک قدیمی مسجد ہے طرز تعمیر مغلیہ دور کی ہے اس دور میں جو مسجد کا ڈیزائن اس طرح رکھا جاتا درمیان والا گنبد بڑا ہوتا تھا دائیں بائیں چھوٹے چھوٹے گنبد رکھے جاتے۔ اور چار ہی مینار رکھے جاتے مسجد کا انداز مناور کی اکبری مسجد بھمبر کے قریب اکبر کے دور کی مسجد اور جلال پور جٹاں میں مسجد خسریاں سے ملتا ہے دیواریں بہت چوڑی ہیں صحن بھی کشادہ ہے روضہ اور مسجد کے نام کافی رقبہ الاٹ شدہ ہے۔ جہاں تعلیمی ادارے اور پولیس اسٹیشن قائم کر دیا گیا ہے کچھ رقبہ قبضہ گروپ نے ہتھیا لیا ہے۔

marfat.com

خواص پور میں شیر شاہ سوری کے دور کی مسجد

لالہ موسی سے ایک سڑک خواص پور دولت نگر کے لیئجاتی ہے خواص پور قدیمی آبی گذر گاہ کے کنارے آباد ہے ۔ یہ قصبہ بہت تاریخی ہے ۔ جہاں خواص خان جو شیر شاہ سوری کا جرنیل تھا کا روضہ ہے ایک روایت کے مطابق خواص خان کا سر قلعہ روہتاس میں دفن ہے ۔ جبکہ نچلا حصہ خواص پور میں دفن ہے خواص پور میں شیر شاہ سوری کے دور کی قدیمی مسجد ہے جس کا کچھ حصہ جدید انداز میں تعمیر کر دیا گیا ہے ۔ قدیمی مسجد میں جانے کے لیئے کئی سیڑھیوں سے اترنا پڑتا ہے ۔ یہ بات مشہور ہے کہ یہ مسجد شیر شاہ سوری کے حکم سے تعمیر کی گئی تھی آج کل یہ مسجد نئے انداز میں تعمیر کر دی گئی ہے تاریخ میں یہ مسجد شیر شاہ سوری کے نام سے یاد کی جاتی ہے ۔ خواص پور ایک قدیمی اور تاریخی قصبہ ہے گلیانہ لالہ موسی کھاریاں دولت نگر کو جانے والی سڑکیں خواص پور سے نکلتی ہیں

marfat.com

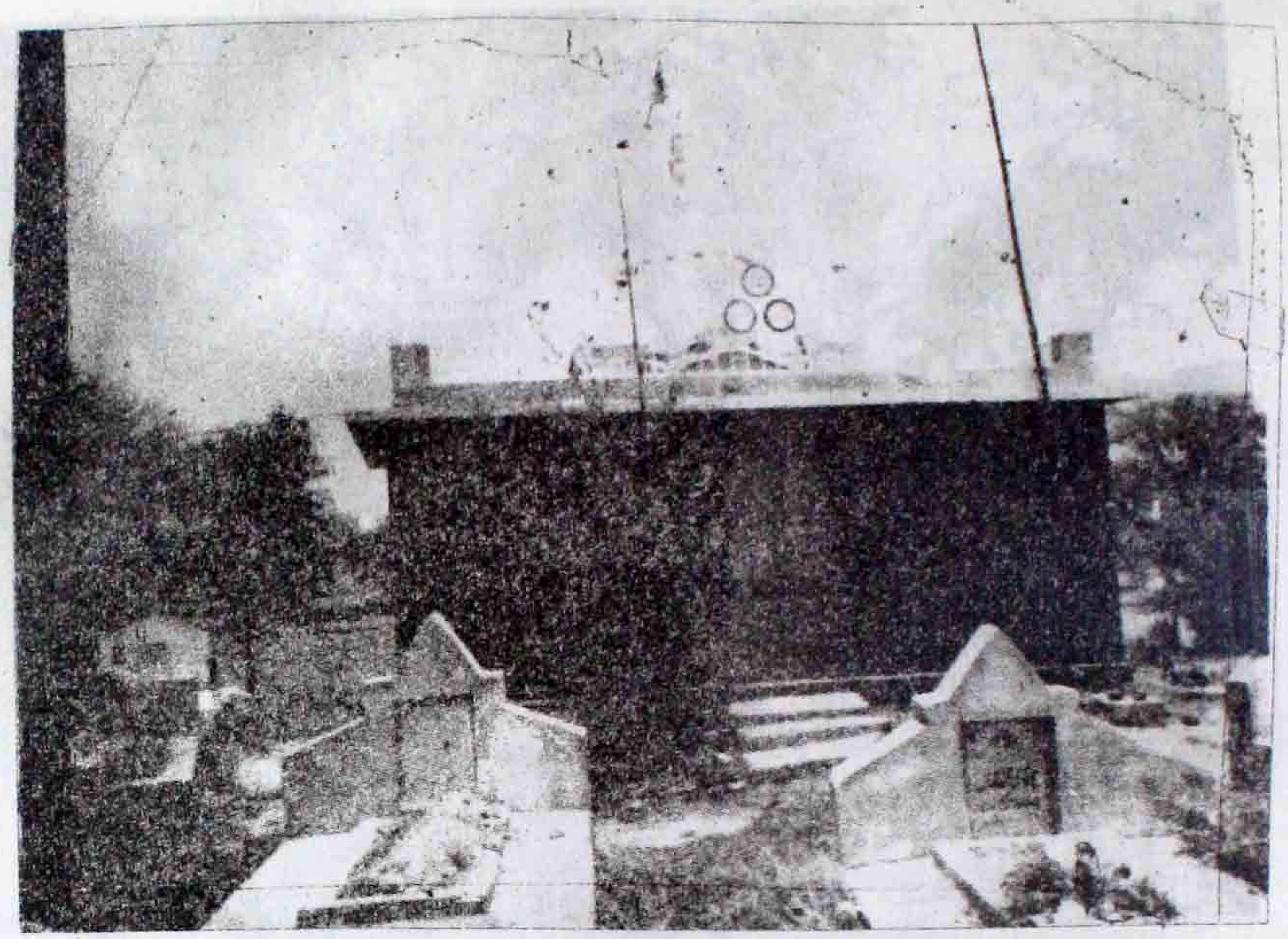

بوڑا کے ٹبہ پر بابا شاہ شہید رحمہ کا مزار

بوڑا مشہور گاؤں اعوان شریف روڈ پر واقع ہے۔ عام طور پر بوڑا پیارا کے نام سے پکارا جاتا ہے بوڑا کے قبرستان جو ٹبہ پر ہے ایک قدیمی مزار ہے صاحب مزار کو بابا شاہ شہید کے نام سے پکارتے ہیں ان کی آمد کی تاریخ کسی کو یاد نہیں بوڑا کے قریب پیارا چیچیاں، مشہور گاؤں میں بوڑا کے اس ٹبہ کے چاروں کونوں پر بڑے بڑے بوہڑ کے درخت ہیں مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مزار پر گنبد بھی ہے اہل دیہہ عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

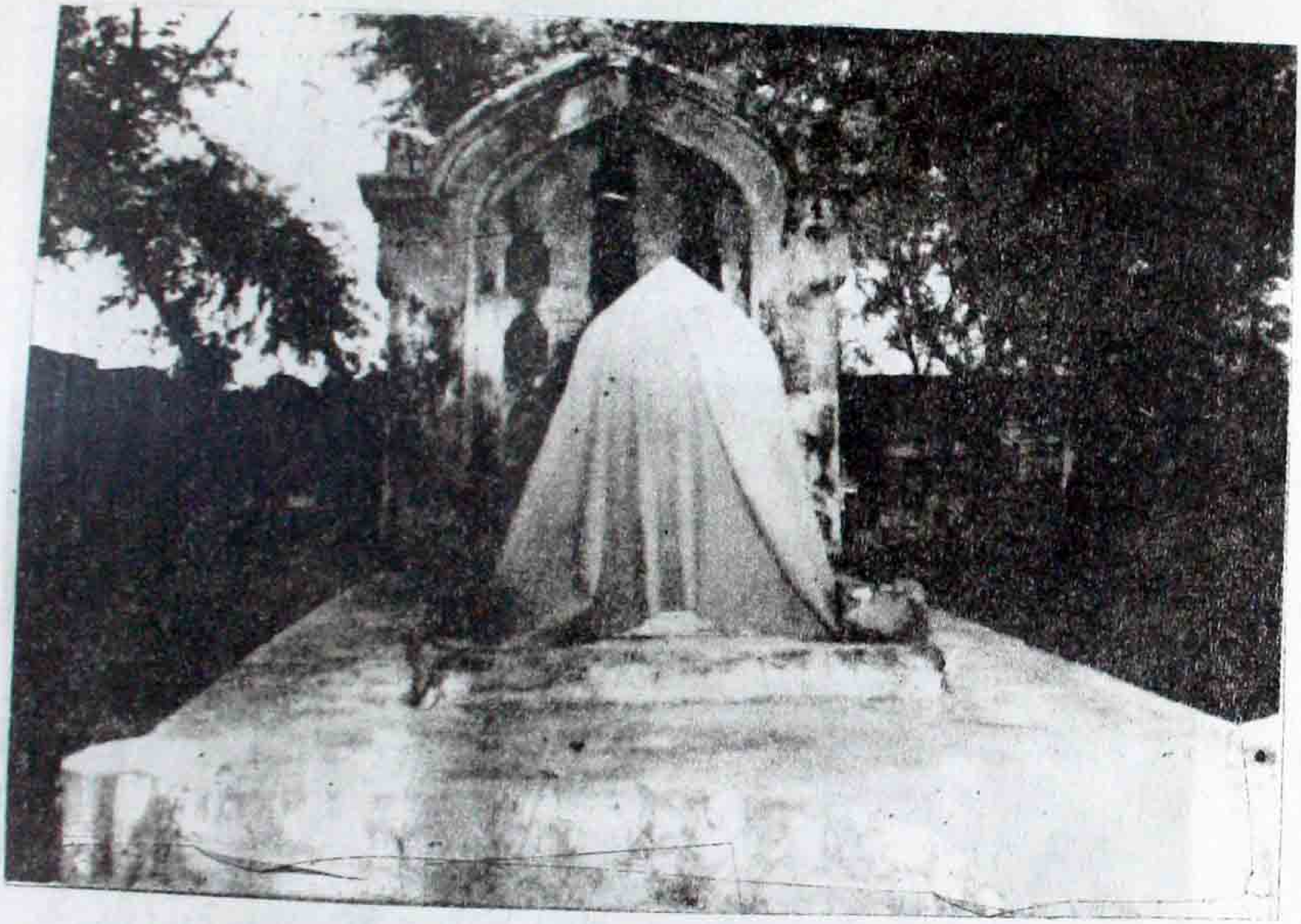

باونتہ میں قدیمی مزار

باونتہ گاؤں بھمبر روڈ پر گجرات سے اٹھ نو میل کے فاصلہ پر ہے قدیمی شاہراہ جو اس علاقہ کے مشہور ہیں. بہلول پور کی طرف جاتی یہ اس سڑک کے جنوب کی طرف مہسم کے قریب ہے مزار. بہت قدیمی ہے۔ چار دیواری بھی ہے یہ مزار آج سے تقریباً ایک صدی قبل تعمیر کیا گیا تعمیر سے قبل یہاں گھنے درخت ہوا کرتے تھے جو جدید تعمیرات کی وجہ سے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے چراغ دانی بھی ہے عقیدت کے طور پر دیئے بھی جائے جاتے ہیں مقامی روایات کے مطابق یہاں اللہ تعالی کا نیک اور برگزیدہ بندہ بزرگ ہستی درویش دفن ہے اہل دیہہ عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں

marfat.com

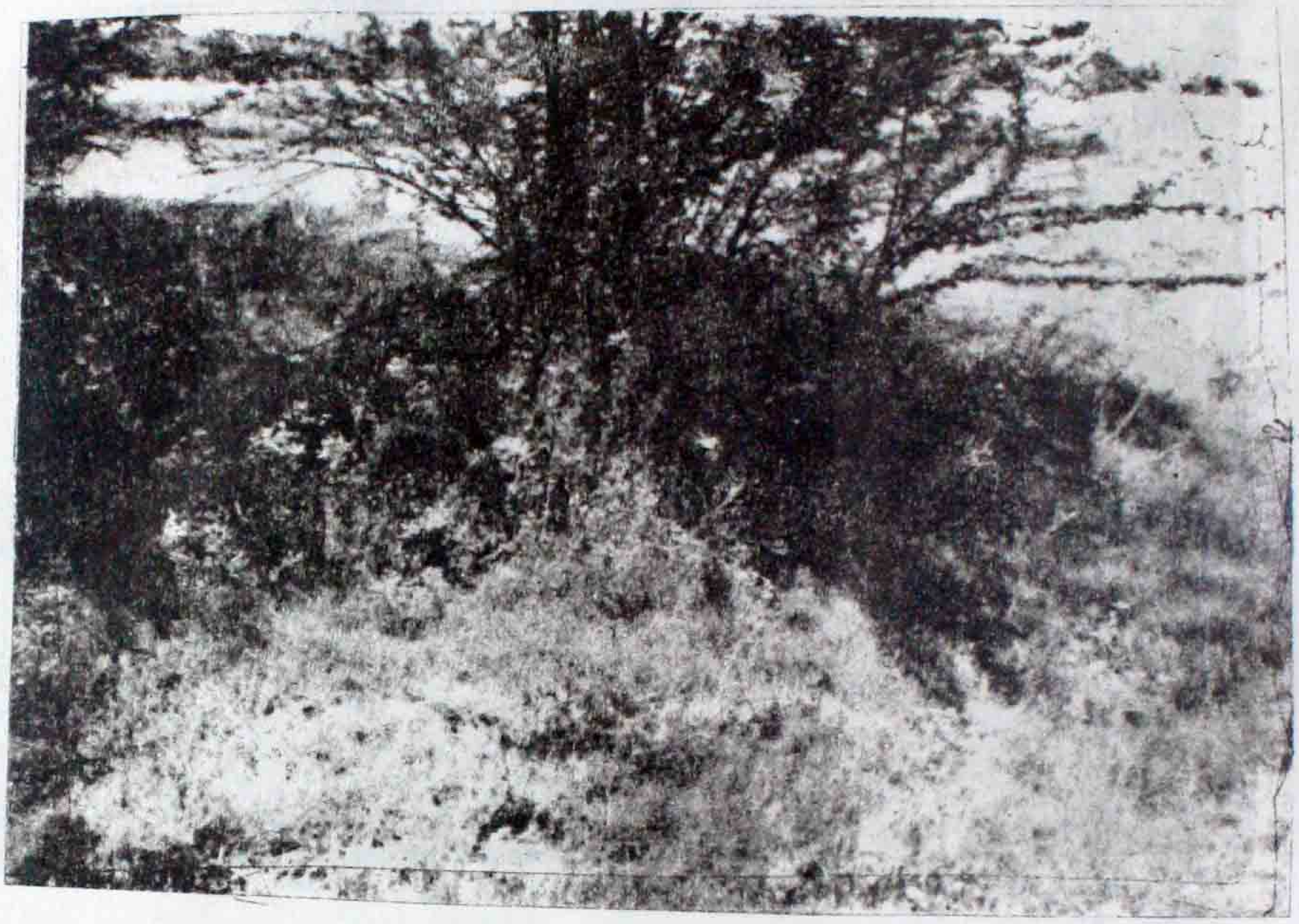

مدینہ کے قریب پیر ٹھنڈا کا مزار

گجرات سے جانب شمال مشہور بستی جسے مدینہ کے نام سے پکارتے ہیں جو اعوان شریف روڈ پر واقع ہے زیادہ تر آبادی سادات کی ہے مدینہ اکبر بادشاہ کے دور میں معرض وجود میں آیا۔ یہاں چار قدیمی مزارات ہیں جو تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں یہ مزار بھی مدینہ کے جانب شمال ہے جسے عرف عام میں پیر ٹھنڈا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مزار پر گھنے درخت ہیں مزار پہلے پختہ تعمیر تھا۔ لیکن مسلسل بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے یہ سیلاب کی نظر ہو گیا تاہم بزرگوں نے بتایا کہ یہاں چاروں مزار تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ہیں جامع مسجد بھی ہے مزار پر عقیدت مند حاضری دیتے ہیں ان مزارات میں دفن نیک پاک ہستیوں کے نام کچھ اور ہیں لیکن مقامی آبادیوں نے انکے نام اپنے طور پر رکھے ہوئے ہیں اور اسی نام سے انہیں لکھا اور پکارا جاتا ہے۔

marfat.com

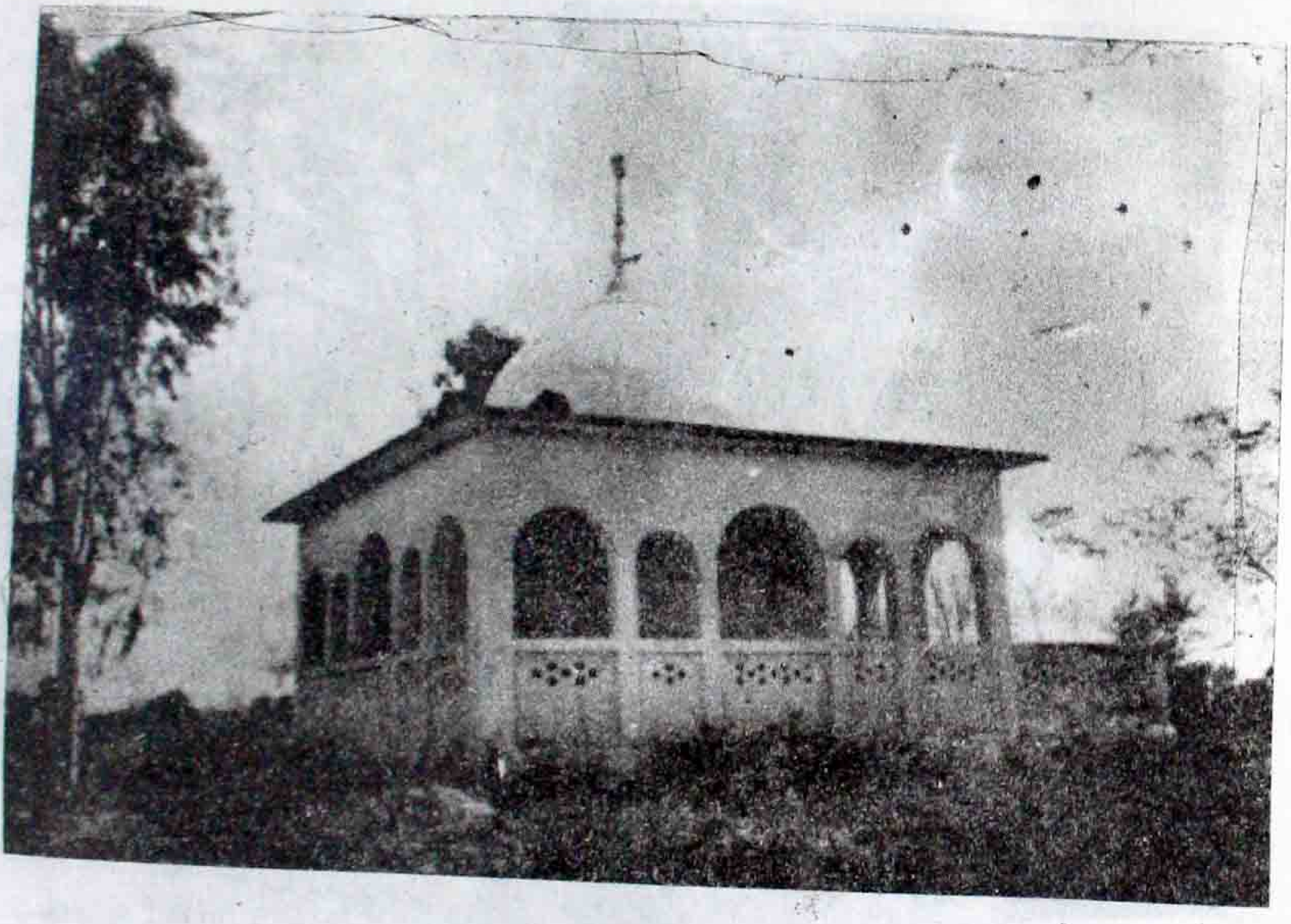

رنگ پور میں قدیمی مزار

جلال پور سوبتیاں سے کوٹلہ ارب علی خاں کو جانے والی سڑک سے پر سوال کے قریب سے ایک لنک روڈ گریرہ کی طرف جاتی ہے اس سڑک کے کنارے رنگ پور کے کھیتوں میں اکی قدیمی مزار ہے جو ولی اللہ درویش بیان کیئے جاتے ہیں۔ مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مزار کے بیشتر حصوں پر سنگ مرمر استعمال کیا گیا ہے۔ گنبد بھی بہت بڑا ہے۔ اہل دیہہ عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں۔ مزار کے چاروں طرف ڈاٹ نما بر آمدہ تعمیر کیا گیا ہے۔ مزار کا گنبد سفید پتھروں سے تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

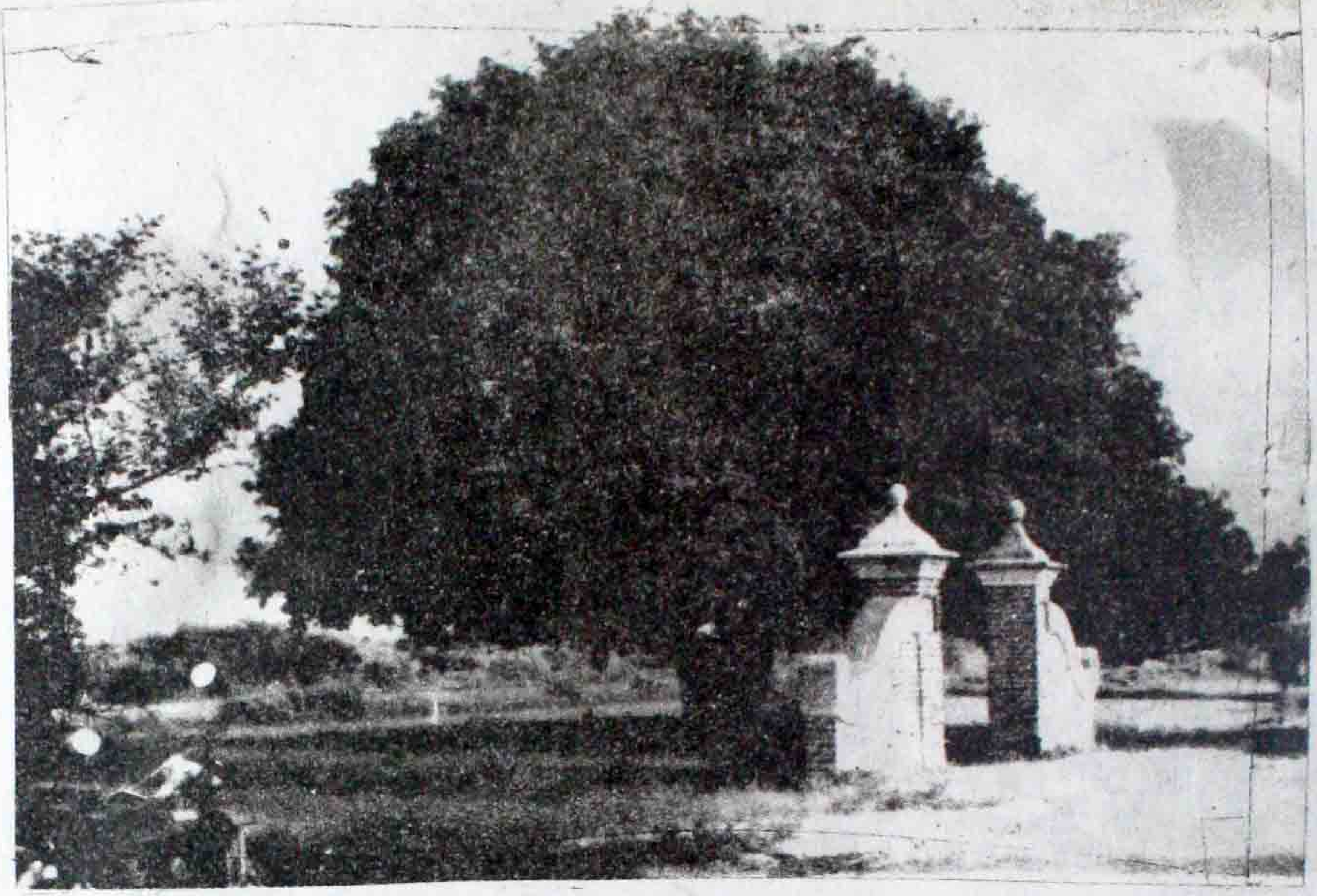

اجنالہ کے قریب آم کا درخت

یوں تو پاکستان بھر میں لاکھوں کروڑوں آم کے درخت ہیں لیکن اس آم کے درخت کے ساتھ کئی داستانیں وابستہ ہیں ۔ آم کا یہ درخت اعوان شریف روڈ پر اجنالہ سے شمال کی جانب ہے ۔ کہتے ہیں اس آم کے درخت پر زیادہ پھل کے لئے اجنالہ کے چوہدری خان ملک نے گردونواح کے دیہات کے مکینوں سے کہا کہ وہ باری باری آ کے اس درخت کو دودھ سے سیراب کریں چنانچہ اجنالہ کے گردونواح کے لوگ جو چوہدری صاحب سے عقیدت رکھتے تھے باری باری دودھ لاتے اور دودھ سے آم کو سیراب کیا جاتا رہا۔ آم کے درخت کے باہر بطور یادگار دروازہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ آج بھی یہ آم اصلی حالت میں ہے اس علاقہ میں دور دور تک صرف ایک ہی آم کا درخت ہے۔ ہر طرف جنگل کیکر نظر آتے ہیں۔

marfat.com

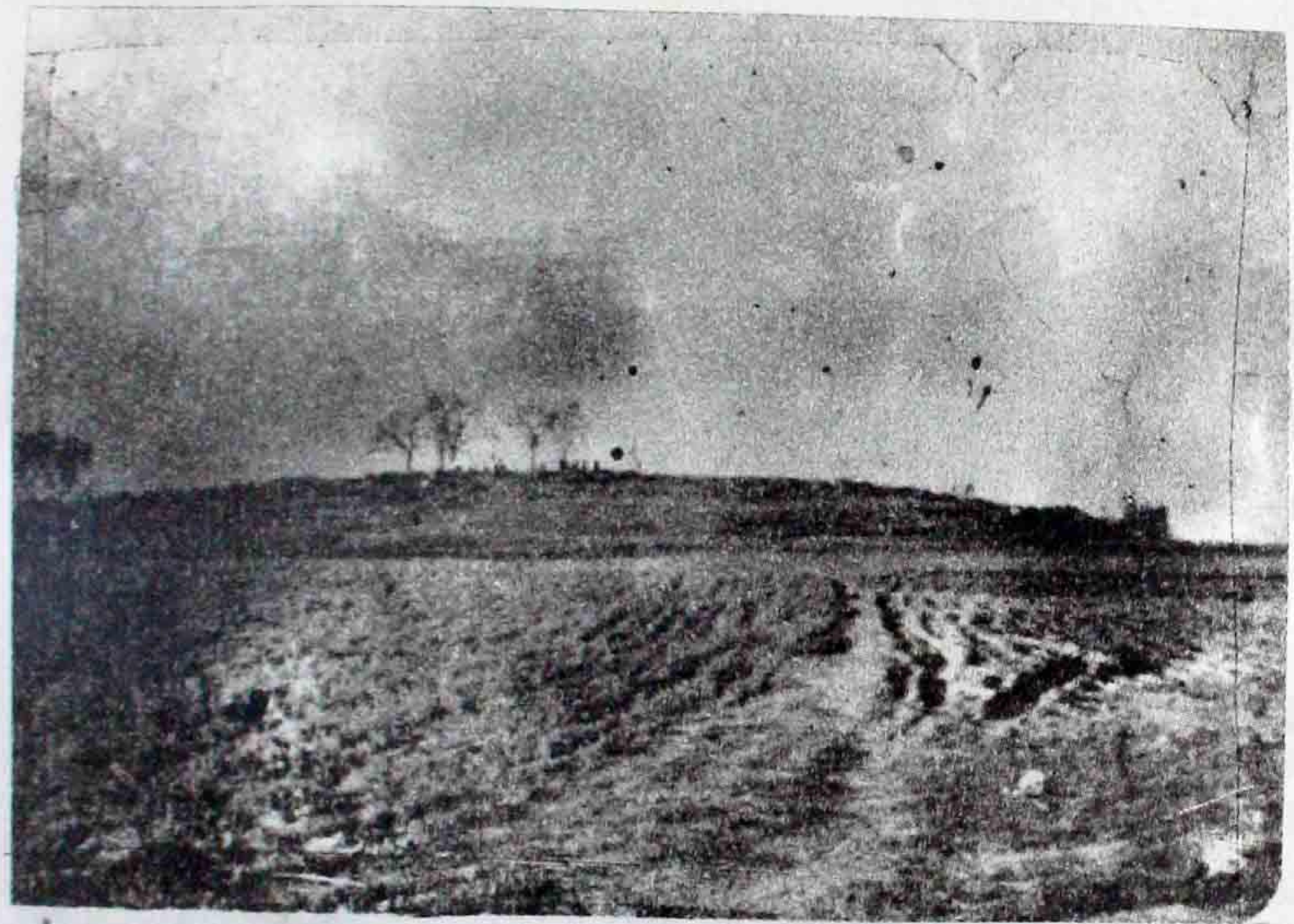

حاجی والا کے قریب ٹبہ

حاجی والا کی تاریخ بہت پرانی ہے یہ ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ جو دولت نگر سے نکل کر کڑیانوالہ ٹانڈہ کی طرف جاتی ہے اس کے کنارے آباد یہ حاجی والا کی تاریخ کی کڑیاں قدیمی دور سے جاملتی ہیں اس کی جانب مشرق ہزاروں سالہ قدیمی آبی گزر گاہ ہے۔ جس میں سارا سال ٹھنڈا اور میٹھا پانی بہتا رہتا ہے اس آبی گزر گاہ کے کنارے کئی قدیمی بستیاں ہیں ان میں ایک بستی ایک حاجی والا بھی ہے۔ حاجی والا کے جانب شمال آبی گزر گاہ کے قریب دو قبریں بھی ہیں جو پختہ تعمیر ہیں لیکن یہ ٹبہ حاجی والا کے جنوب کی طرف ہے ٹبہ کافی رقبہ میں پھیلا ہوا ہے بلند بھی ہے اور اس پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پارٹ اور کہیں کہیں راکھ کے ڈھیر پائے جاتے ہیں اور جب کبھی تیز بارش ہو تو سکے بھی ملتے ہیں، اس ٹبہ کے جانب جنوب آبی گزر گاہ کے قریب کئی قدیمی ٹبے ہیں۔

marfat.com

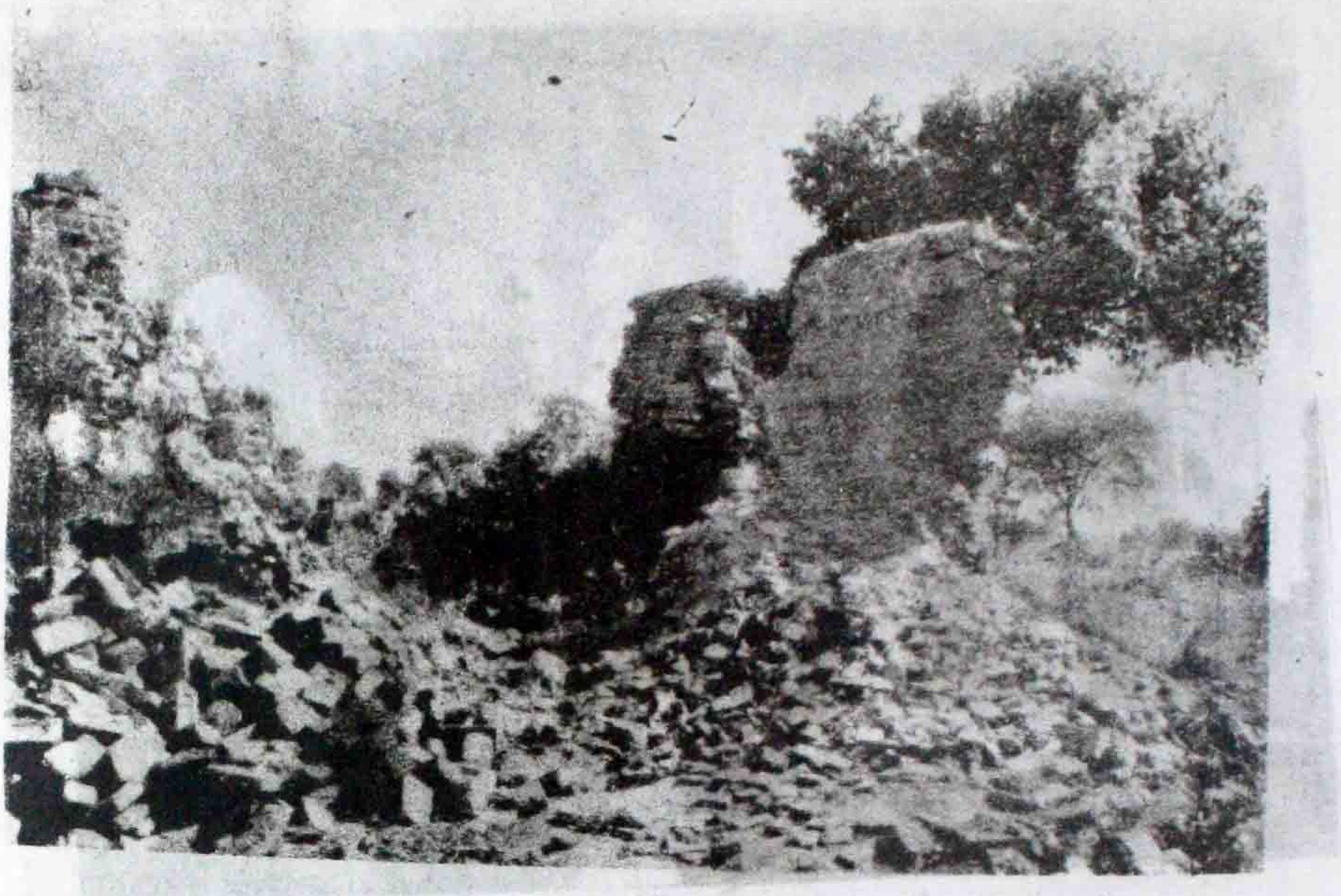

بارہ دری گجرات کے قریب قدیمی عمارت

سکھوں کے دور میں پارس شو گراؤنڈ کے قریب ایک بارہ دری تعمیر کی گئی تھی راجہ رنجیت سنگھ عموماً اس میں قیام کرتے تھے یہ قدیمی عمارت جواب مسمار ہو چکی ہے۔ چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اینٹیں مغل شہنشاہ اکبر کے دور کی معلوم ہوتی ہیں جو سائز میں بہت چھوٹی ہیں اس عمارت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ مغلیہ دور میں مالیہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے یہ عمارت تعمیر کی گئی لیکن ایک اور روایت بھی مشہور ہے کہ یہ عمارت گھوڑوں کے اصطبل کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ اور عام تاثر یہ بھی ملتا ہے کہ اسے نگرانی چوکی کی طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس عمارت کے قریب قافلے قیام کرتے ہیں اس عمارت کی دیواریں بہت چوڑی ہیں۔ دیواریں چونا مٹی گارا گچ سے تعمیر کی گئی تھیں

marfat.com

ڈنگہ شہر کی جامع مسجد

ڈنگہ ایک قدیمی اور تاریخی قصبہ ہے۔ ہزاروں سال قبل بھی ڈنگہ کا شہر موجود تھا ڈنگہ کے بارے میں ایک بات مشہور ہے کہ اس شہر کا نام دین گاہ کے نام سے ڈنگہ منسوب کیا گیا ہے یہ جامع مسجد ڈنگہ شہر کے وسط میں ہے۔ بہت ہی خوبصورت انداز میں۔ تعمیر کی گئی ہے پاکستان بھر کی خوبصورت مسجدوں میں سے ایک ہے تین گنبد بڑے بڑے مینار ہیں نماز کے لئے مسجد صاف ستھرے اور کشادہ بنائی گئی ہے نقش و نگار کے علاوہ سفید سنگ مرمر کا استعمال کیا گیا ہے مسجد کا صحن۔ بہت بڑا ہے حوض بھی ہے پھول دار پودے خوشنما معلوم ہوتے ہیں مسجد میں بیک وقت ہزاروں نمازی عبادت کر سکتے ہیں ڈنگہ میں گجرات کی یہ خوبصورت اعلی ترین مسجد ہے۔

marfat.com

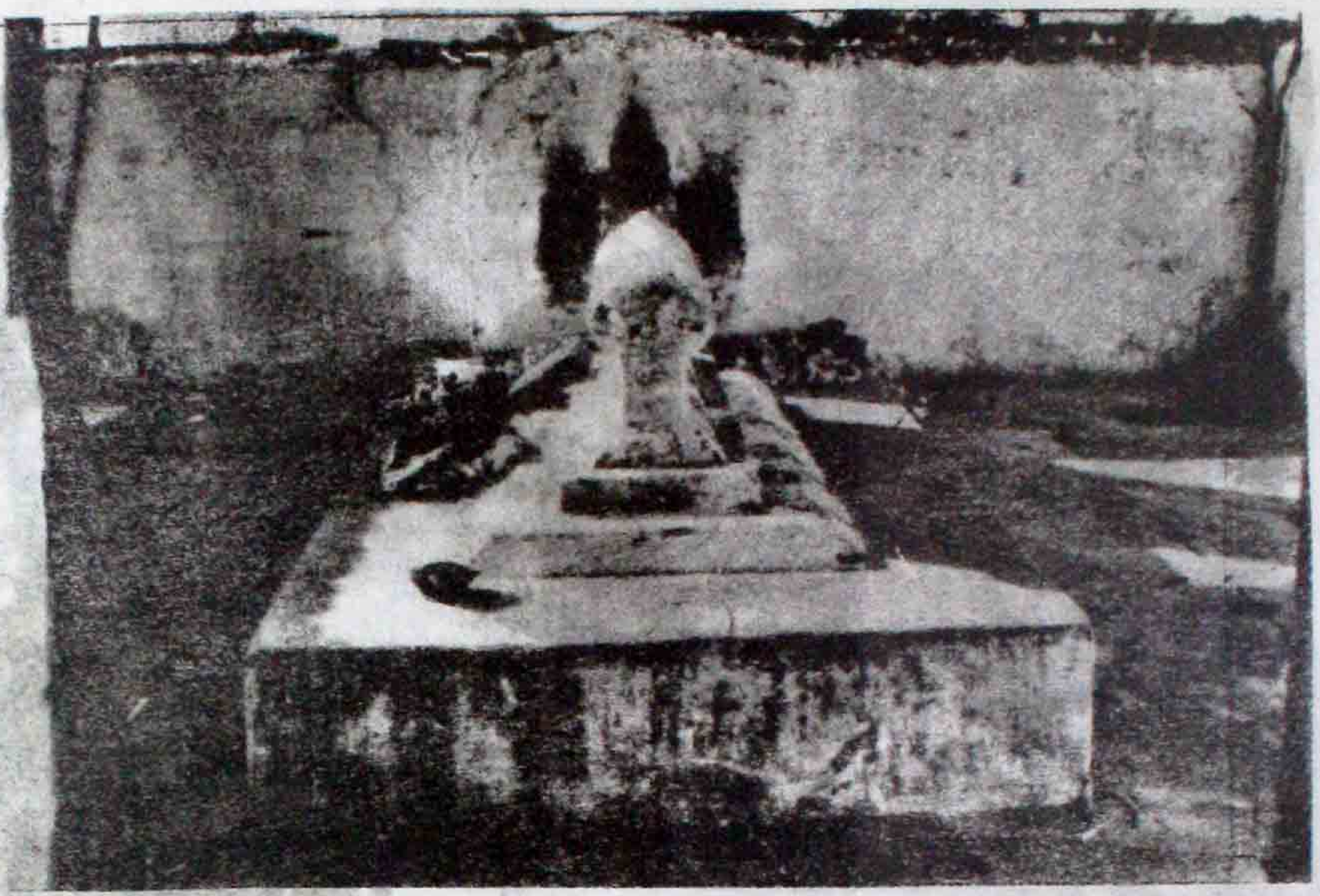

ہنج نزد بھدر کے قریب قدیمی مزار

ہنج تحصیل کھاریاں کے مشہور قصبے بھدر کے قریب ہے۔ مزار ایک ٹبے پر پانی کی گزر گاہ کے قریب واقع ہے۔ مزار کے قریب کسی پرانی آبادی کے آثار بھی ملتے ہیں۔ مزار کے قریب مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بھی پائے جاتے ہیں۔ مزار کے جانب مغرب بہت بڑا نالہ بھمبر. بہتا ہے جس میں سارا سال پانی. بہتا ہے۔ اس آبی گزر گاہ کے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر قدیمی بستیاں عمارتیں ہیں۔ جہاں نوگزے لمبے مزارات پائے جاتے ہیں۔ ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ خواص پور روڈ کے ساتھ آملتی ہے۔ اور یہی سڑک بعد میں ایک پرانی گزر گاہ گلیانہ روڈ سے آملتی ہے۔ اور اس سڑک کے قرب وجوار بھی کئی نوگزی قبریں ہیں

marfat.com

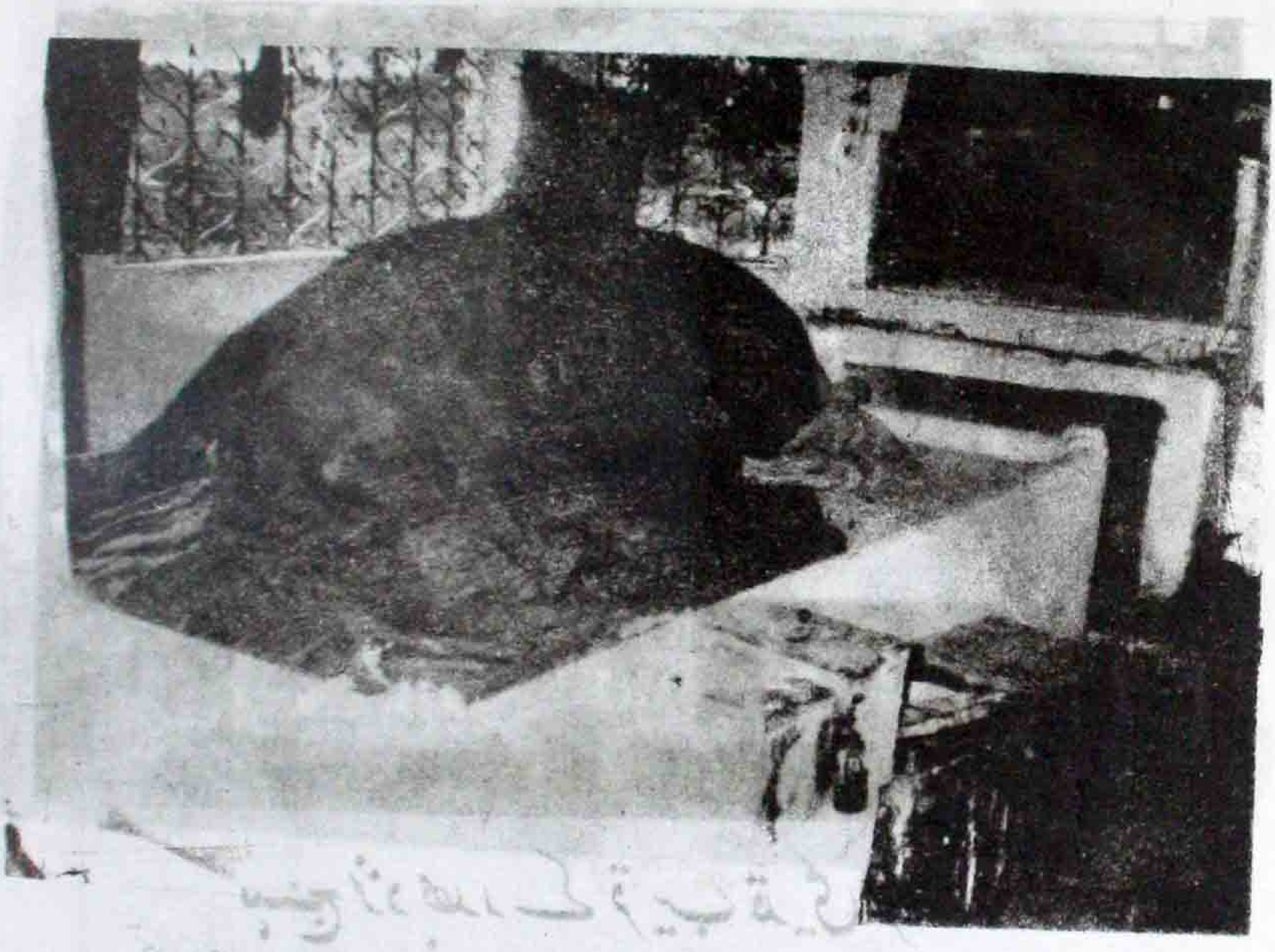

کھیپڑانوالہ میں پیر گجا کا قدیمی مزار

یہ مزار کھیپڑانوالہ اور پھلروان کے درمیان قبرستان میں ہے جس کو پیر گجا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ دونوں دیہات نالہ بھمبر کے جنوبی کناروں پر واقع ہیں پیر گجا کا مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے اس کے اوپر چھت بھی ہے لوگ پوری عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں اس علاقے میں جو بہت قدیمی قبریں ہیں ان کے نام تو معلوم نہیں البتہ لوگوں نے اپنے طور پر پیر گجا پیر ہرایا ہنج پیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ گجرات کے بیشتر دیہات میں جو قدیمی مزارات ہیں انہیں پیر گجا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ قدیمی مزار ہزاروں سالہ قدیمی بستیوں میں پائے جاتے ہیں

marfat.com

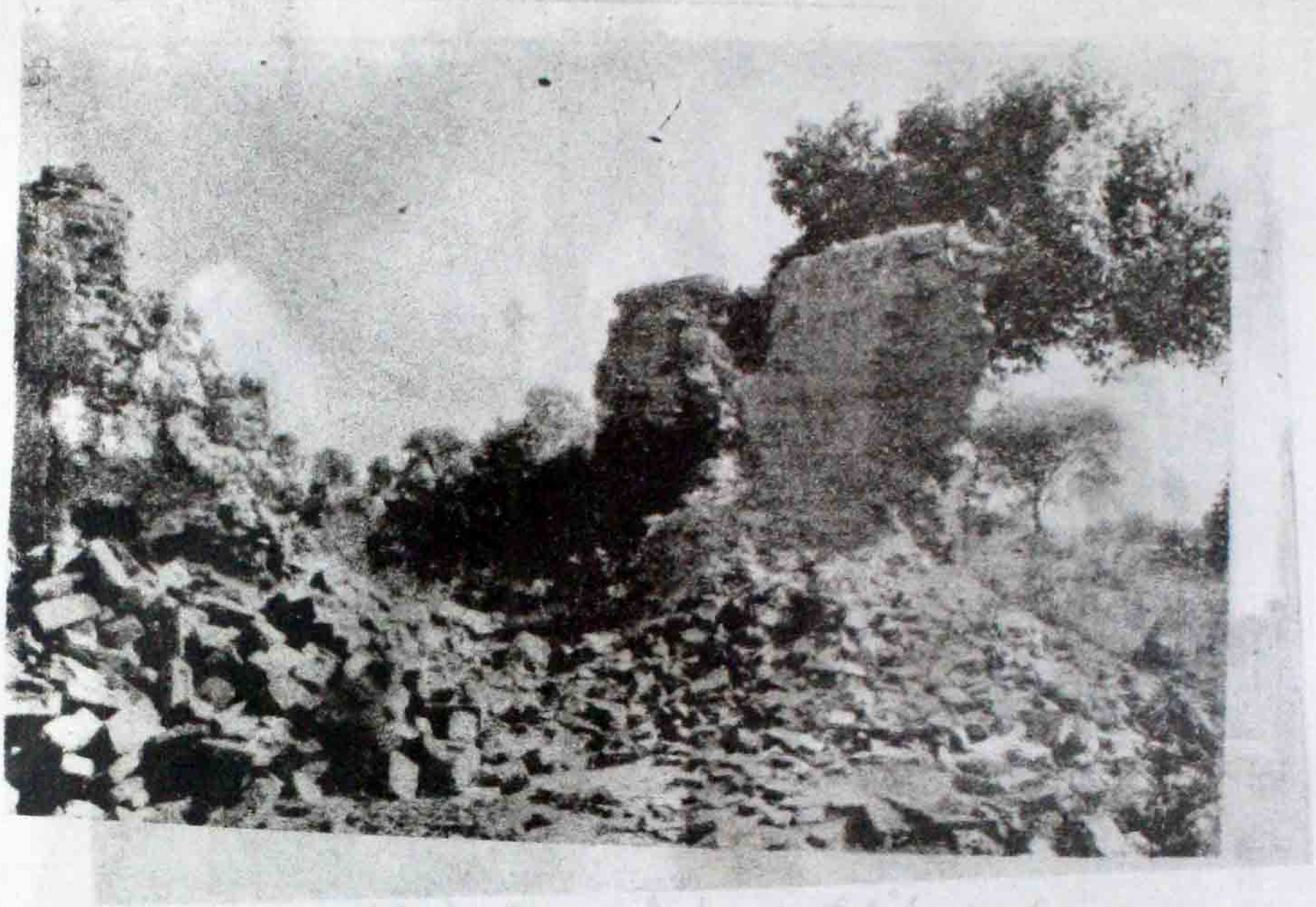

بارہ دری گجرات کے قریب قدیمی عمارت

سکھوں کے دور میں ہارس شو گراؤنڈ کے قریب ایک بارہ دری تعمیر کی گئی تھی راجہ رنجیت سنگھ عموماً اس میں قیام کرتے تھے یہ قدیمی عمارت جواب مسمار ہو چکی ہے۔ چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ یہ اینٹیں مغل شہنشاہ اکبر کے دور کی معلوم ہوتی ہیں جو سائز میں بہت چھوٹی ہیں اس عمارت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ مغلیہ دور میں مالیہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے یہ عمارت تعمیر کی گئی لیکن ایک اور روایت بھی مشہور ہے کہ یہ عمارت گھوڑوں کے اصطبل کے لئے تعمیر کی گئی تھی۔ اور عام تاثر یہ بھی ملتا ہے کہ اس نگرانی چوکی کی طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس عمارت کے قریب قافلے قیام کرتے ہیں اس عمارت کی دیواریں بہت چوڑی ہیں۔ دیواریں چونا مٹی گارا گچ سے تعمیر کی گئی تھیں

marfat.com

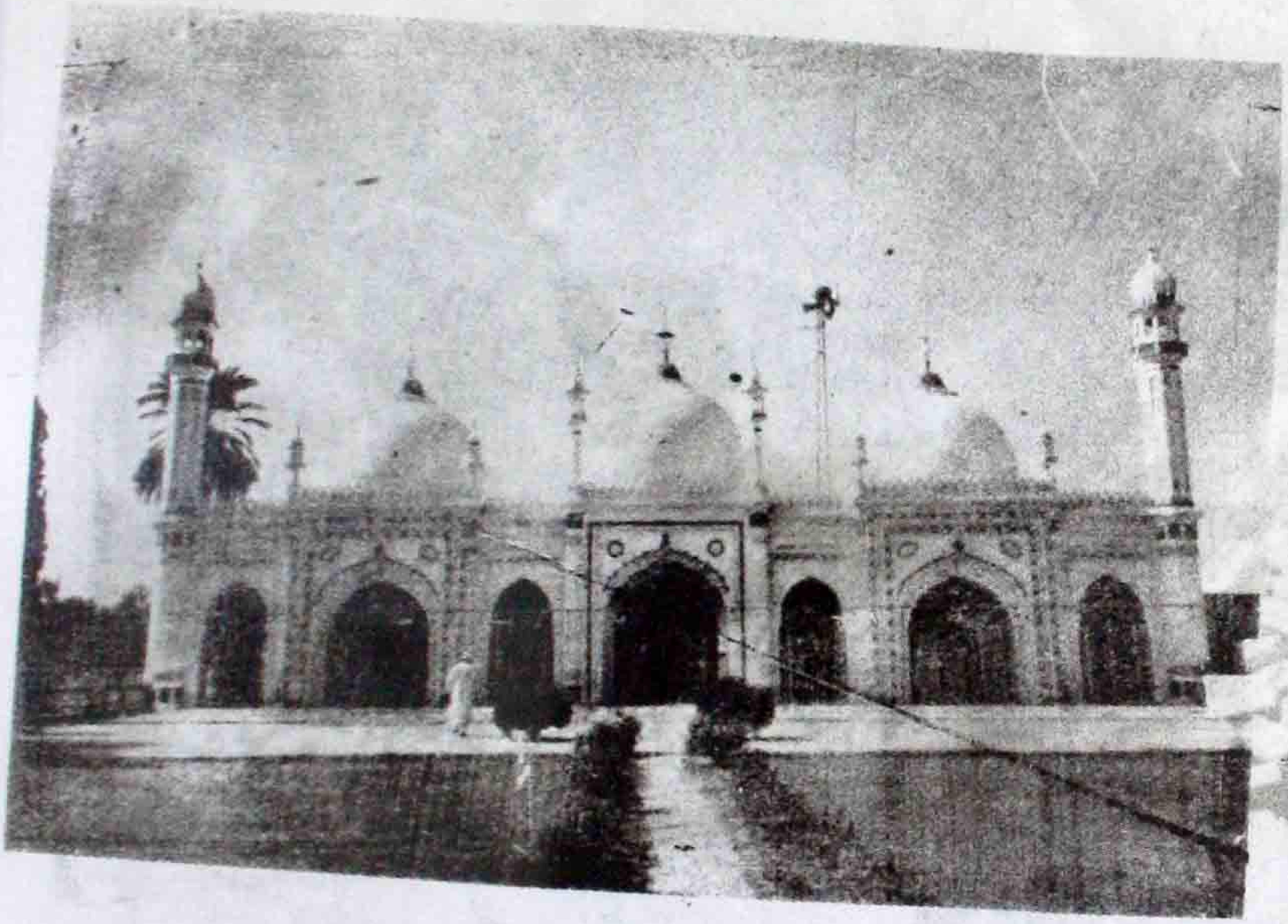

ڈنگہ شہر کی جامع مسجد

ڈنگہ ایک قدیمی اور تاریخی قصبہ ہے۔ ہزاروں سال قبل بھی ڈنگہ کا شہر موجود تھا ڈنگہ کے بارے میں ایک بات مشہور ہے کہ اس شہر کا نام دین گاہ کے نام سے ڈنگہ منسوب کیا گیا ہے یہ جامع مسجد ڈنگہ شہر کے وسط میں ہے۔ بہت ہی خوبصورت انداز میں۔ تعمیر کی گئی ہے پاکستان بھر کی خوبصورت مسجدوں میں سے ایک ہے تین گنبد بڑے بڑے مینار ہیں نماز کے لئے مسجد صاف ستھرے اور کشادہ بنائی گئی ہے نقش و نگار کے علاوہ سفید سنگ مرمر کا استعمال کیا گیا ہے مسجد کا صحن۔ بہت بڑا ہے حوض بھی ہے پھول دار پودے خوشنما معلوم ہوتے ہیں مسجد میں بیک وقت ہزاروں نمازی عبادت کر سکتے ہیں ڈنگہ میں گجرات کی یہ خوبصورت اعلیٰ ترین مسجد ہے۔

marfat.com

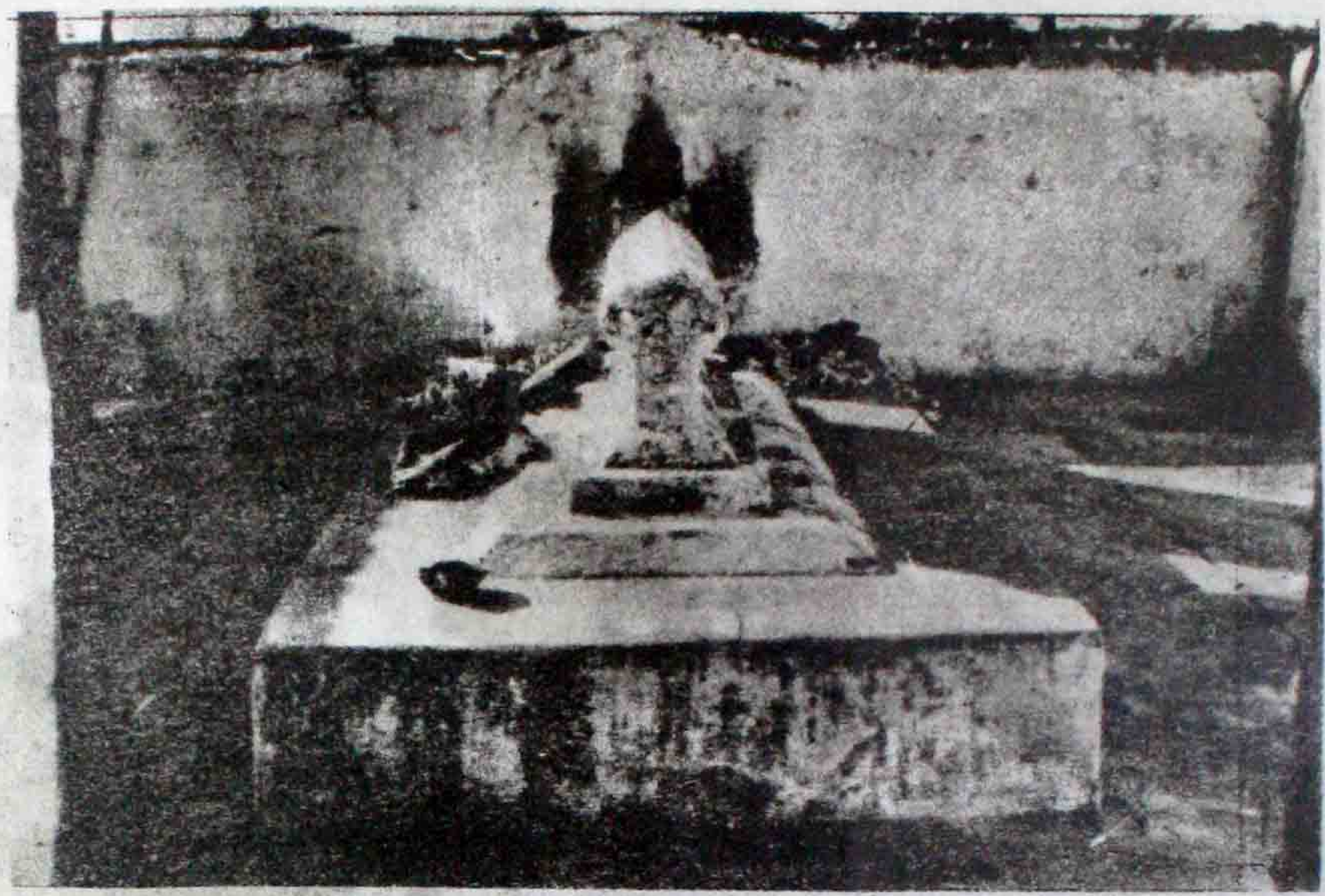

ہنج نزد بھدر کے قریب قدیمی مزار

ہنج تحصیل کھاریاں کے مشہور قصبے بھدر کے قریب ہے۔ مزار ایک ٹبے پر پانی کی گزر گاہ کے قریب واقع ہے۔ مزار کے قریب کسی پرانی آبادی کے آثار بھی ملتے ہیں۔ مزار کے قریب مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بھی پائے جاتے ہیں۔ مزار کے جانب مغرب بہت بڑا نالہ بھمبر بہتا ہے جس میں سارا سال پانی بہتا ہے۔ اس آبی گزر گاہ کے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر قدیمی بستیاں عمارتیں ہیں۔ جہاں نوگزے لمبے مزارات پائے جاتے ہیں۔ ہزاروں سالہ قدیمی شاہراہ خواص پور روڈ کے ساتھ آملتی ہے۔ اور یہی سڑک بعد میں ایک پرانی گزر گاہ گلیانہ روڈ سے آملتی ہے۔ اور اس سڑک کے قرب وجوار بھی کئی نوگزی قبریں ہیں

marfat.com

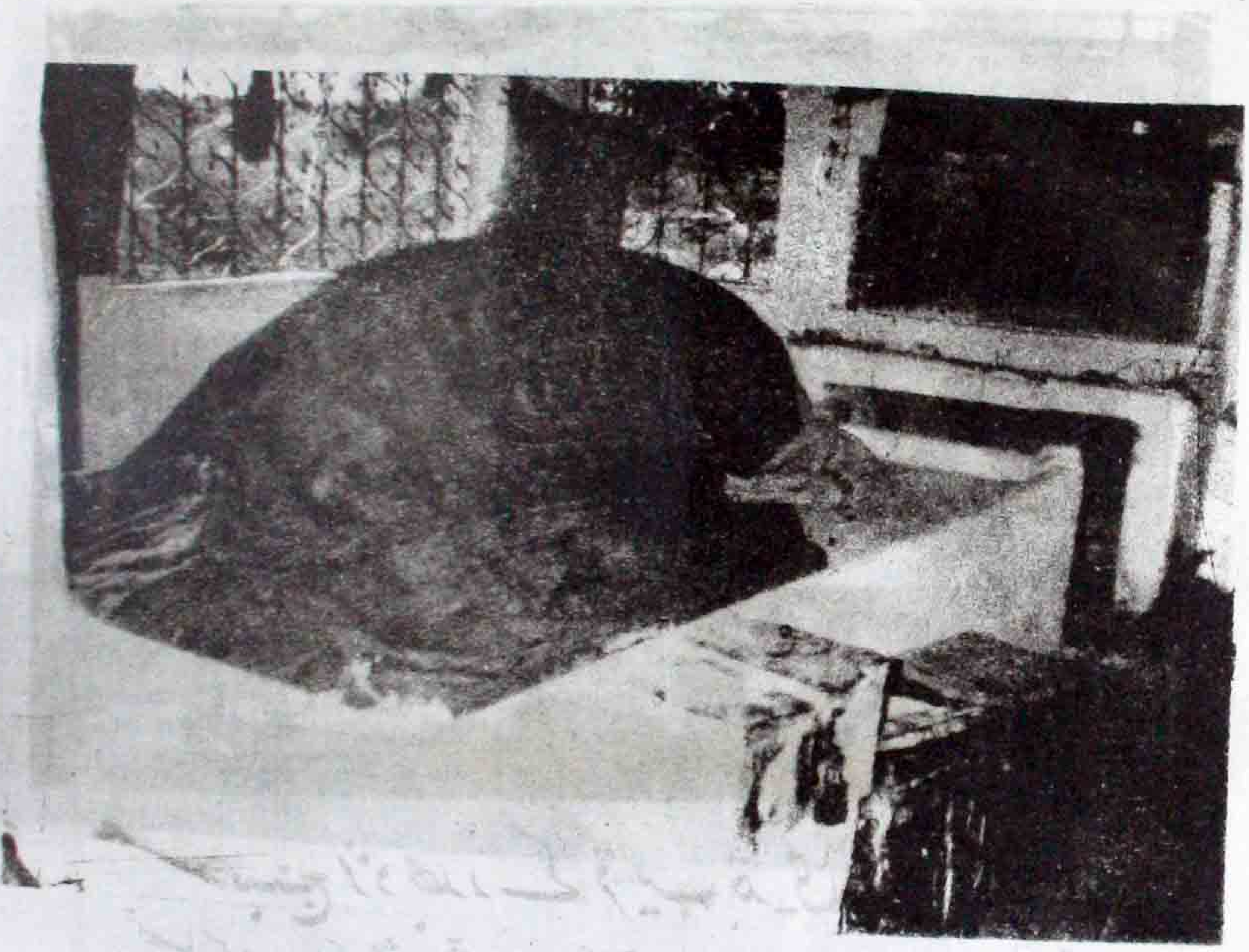

کھیپڑانوالہ میں پیر گجا کا قدیمی مزار

یہ مزار کھیپڑانوالہ اور پھلروان کے درمیان قبرستان میں ہے جس کو پیر گجا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ دونوں دیہات نالہ بھمبر کے جنوبی کناروں پر واقع ہیں پیر گجا کا مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے اس کے اوپر چھت بھی ہے لوگ پوری عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں اس علاقے میں جو بہت قدیمی قبریں ہیں ان کے نام تو معلوم نہیں البتہ لوگوں نے اپنے طور پر پیر گجا پیر ہرایا ہنج پیر کے نام سے پکارتے ہیں۔ گجرات کے بیشتر دیہات میں جو قدیمی مزارات ہیں انہیں پیر گجا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ قدیمی مزار ہزاروں سالہ قدیمی بستیوں میں پائے جاتے ہیں

marfat.com

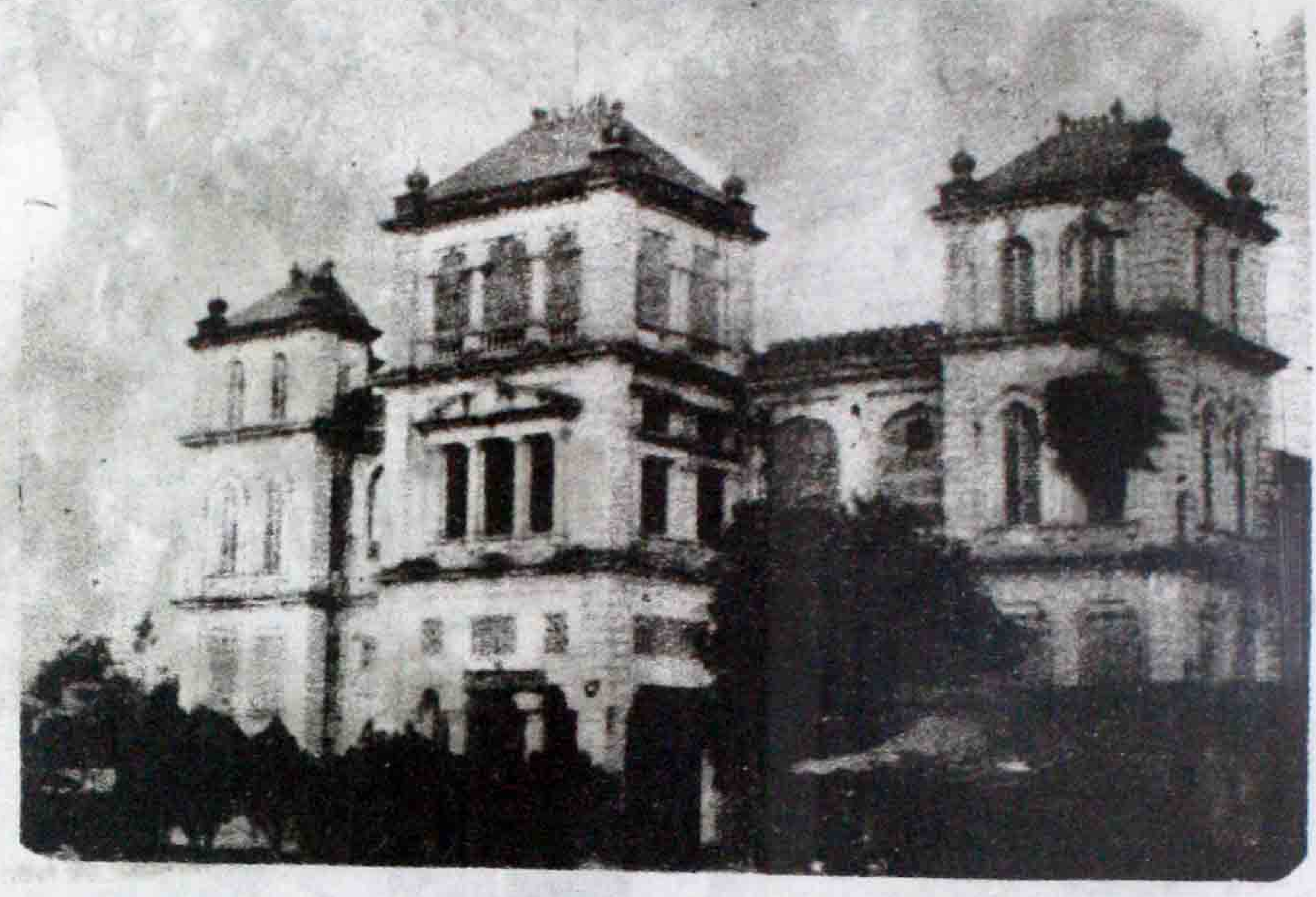

زمیندارہ بنک گجرات

رام تلائی روڈ پر ایک پرانی عمارت جو زمیندارہ بنک کے نام سے مشہور ہے یہ عمارت گجرات کی پرانی عمارتوں میں سے ہے طرز تعمیر بھی ایک صدی قبل کا ہے۔ اس عمارت یں چھوٹے زمینداروں کاشتکاروں اور دیہی عوام کے علاوہ شہری حلقوں کے عوا کے لئے ایک بنک قائم کیا گیا ہے جس کا نام زمیندارہ بنک رکھا گیا ہے ہندوں کے سودی نظام سے نجات کے لئے یہ بنک قائم کیا گیا۔ اس بنک کی غریب لوگوں کے لئے۔ بہت خدمات ہیں بالخصوص گجرات کے دیہات کے کاشتکاروں کے لئے اس بنک کی. بہت خدمات ہیں بنک کا ایک. بہت بڑا ہال مذہبی سیاسی اور ادبی تقریبات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ زمیندارہ کالج کے بعد گجرات میں یہ ہال سب سے بڑا ہال ہے۔

marfat.com

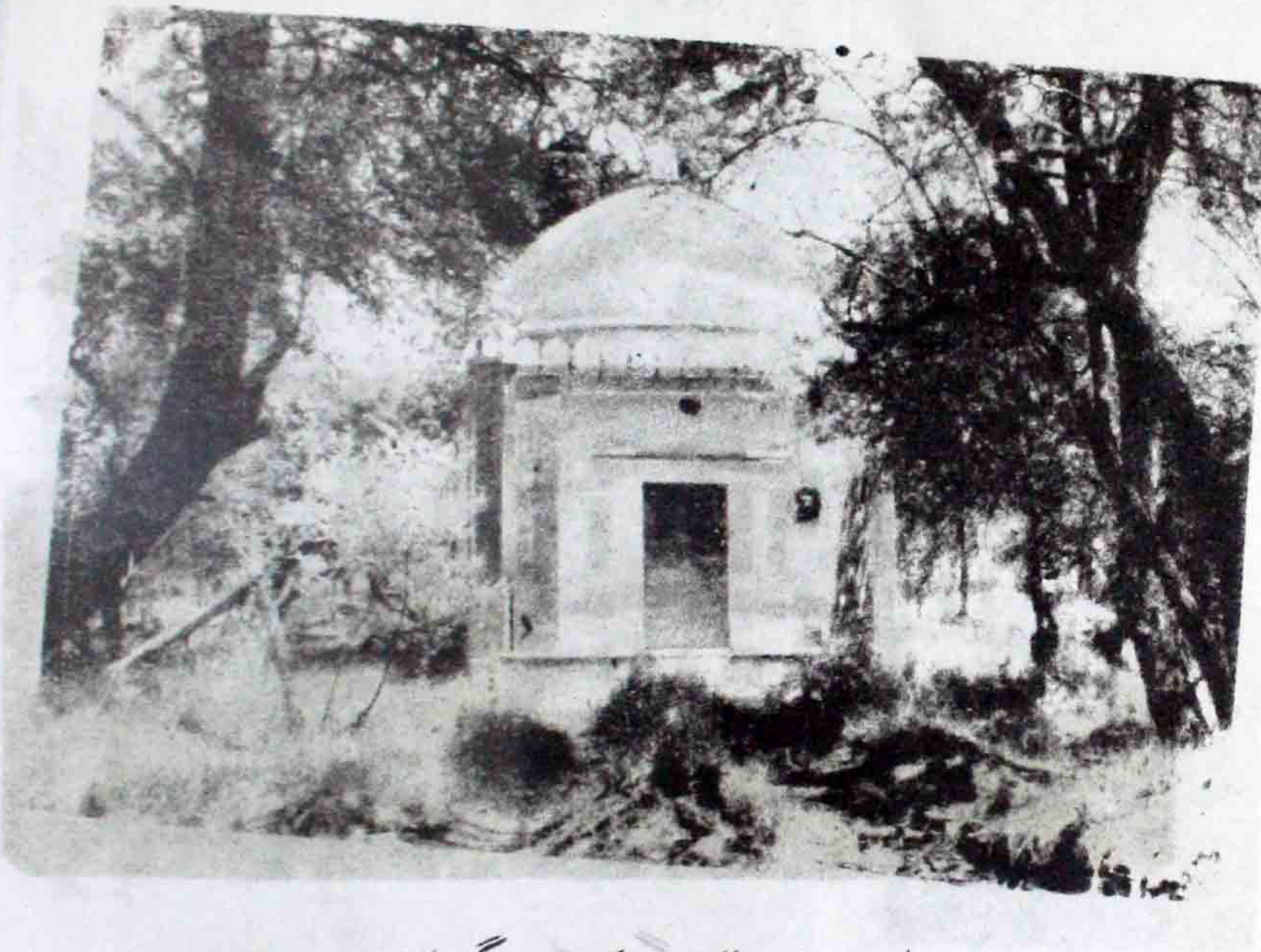

رسول پور کے قریب ایک بزرگ کا مزار

جلال پور جٹاں سے ایک سڑک داؤد پور میانی پنڈی کی طرف جاتی ہے ماضی میں اس سڑک کی بہت اہمیت تھی سوہدرہ کے پتن کے ذریعے دریائے چناب کو عبور کیا جاتا تھا۔ اس سڑک کی ایک شاخ نورا منڈیالہ کی سڑک سے جا ملتی ہے ان قدیمی گزر گاہیں کے ذریعے دریائے چناب کو عبور کر کے سیالکوٹ اور دوسرے علاقہ میں سفر کیا جاتا تھا جلال پور داؤد پور روڈ کے قریب ایک قدیمی قصبہ رسول پور ہے رسول کے قریب سڑک کے کنارے یہ قدیمی مزار ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اور اس پر ایک گنبد بھی ہے اہل دہہ عقیدت کے طور پر حاضری دیتے ہیں۔ اس علاقہ میں کئی قدیمی مزارات ہیں۔

marfat.com

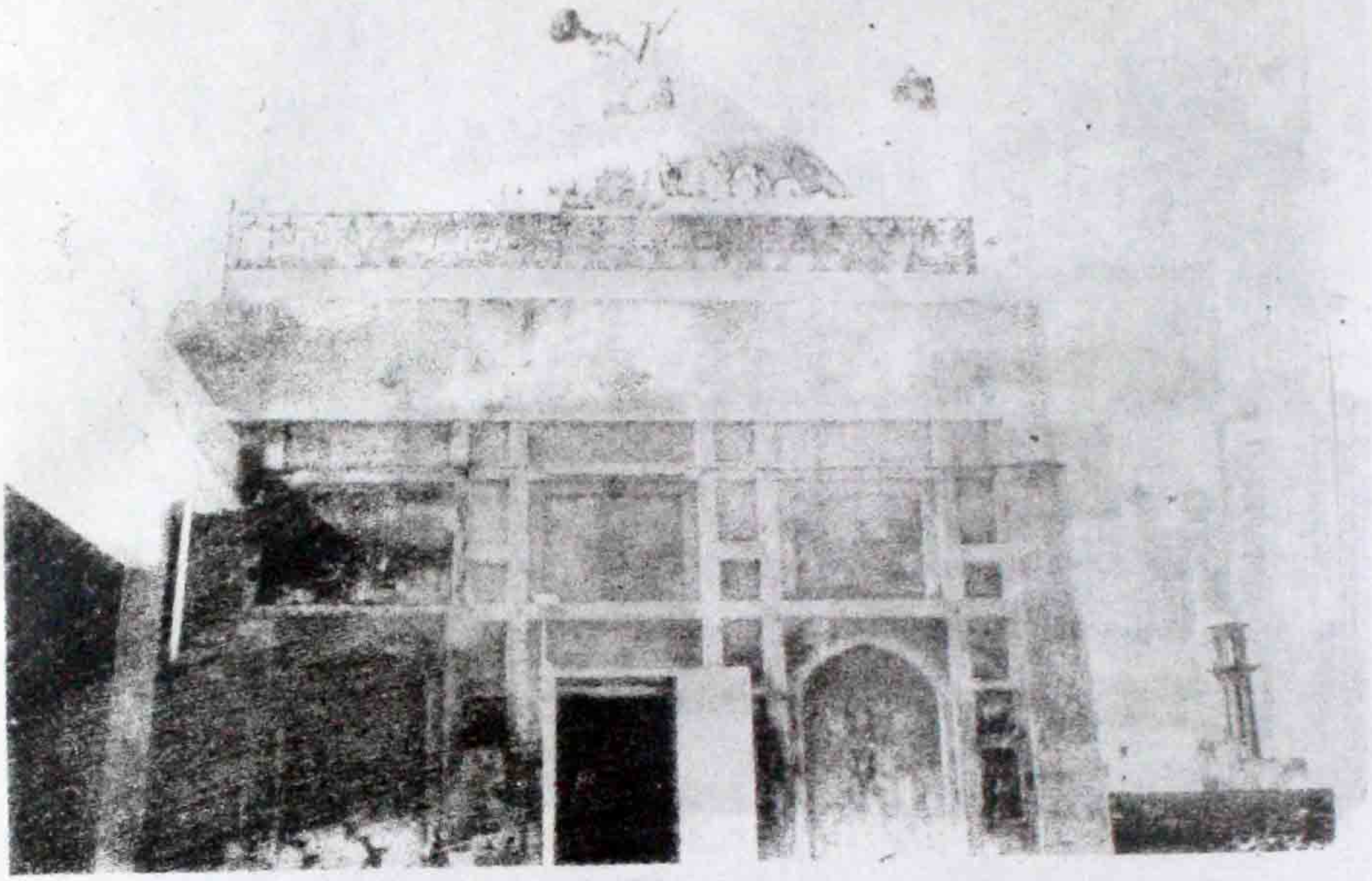

مقبرہ پانڈی شاہ

یہ مقبرہ گجرات کے محلہ پانڈی شاہ میں ہے ۔ آپ ایک درویش ہو گزرے ہیں والدہ کو عقیدت کی بناء پر ہر وقت گٹھڑی کی صورت میں اٹھائے رکھتے تھے اپنی والدہ کو کندھوں پر اٹھا کر پیدل حج بھی کرایا۔ آپ مغلیہ دور میں ہو گزرے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دور بھی دیکھا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو آپ سے بڑی عقیدت رہی کشمیر کے فتح کے لیے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ سے خصوصی دعا کرائی تھی ۔ اور آپ کی دعاؤں سے کشمیر فتح ہوا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ کا مزار بھی تعمیر کروایا تھا۔ اور کافی جائیداد آپ کو عطا کی تھی۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کے اوپر بہت بڑا گنبد ہے ۔ مزار کے اندر آپ کی اور آپ کی والدہ محترمہ کی قبر ہے ۔ ساتھ ہی ایک عالی شان مسجد بھی ہے ۔ مزار سطح زمین سے کافی بلند تعمیر کیا گیا ہے ۔ اور اس محلے کا نام بھی محلہ مقبرہ پانڈی شاہ ہے

marfat.com

جناح ٹاؤن ہال

ایک عمارت تعمیر شدہ ہے۔
بلدیہ گجرات کے دفتر کے سامنے۔ جناح ٹاؤن ہال کے نام سے
جناح ٹاؤن ہال کے باہر ایک تھڑا کے اوپر کتبہ نصب ہے۔ کہ قائداعظم نے ۱۹۴۶ء میں
کشمیر جاتے ہوئے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے کارکنوں سے خطاب کیا ان کی یاد میں۔ جناح
ٹاؤن عرس کے باہر یہ تاریخی مقام پر کتبہ نصب کیا گیا ہر سال ۱۴ اگست ۲۳ مارچ کو
یہاں تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ قائداعظم کی آمد کے موقع پر ان کا تاریخی استقبال کیا
گیا جو یادگاری لمحات تھے گجرات میں یہ مقام انکی یاد میں تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

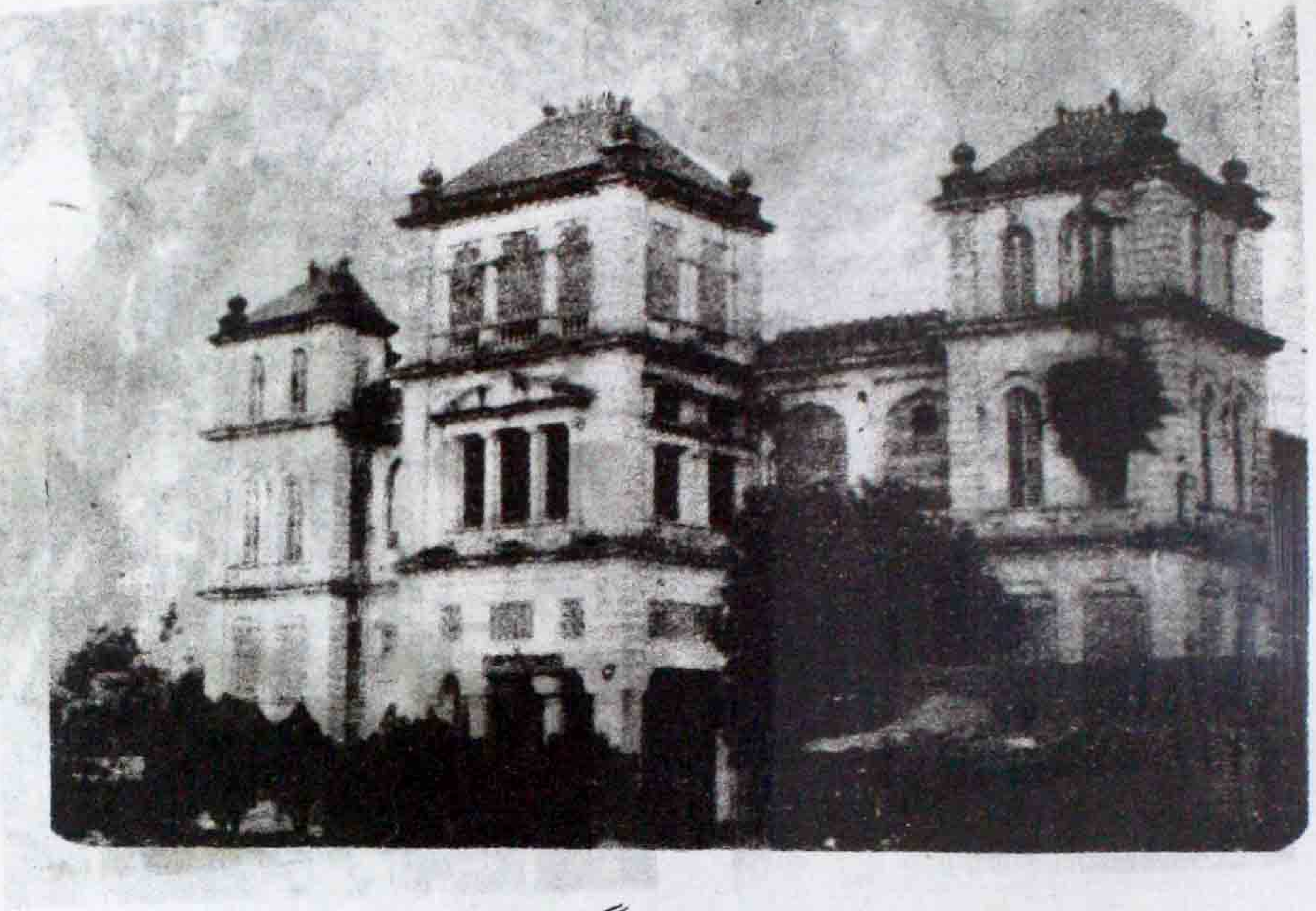

زمیندارہ بنک گجرات

رام تلائی روڈ پر ایک پرانی عمارت جو زمیندارہ بنک کے نام سے مشہور ہے یہ عمارت گجرات کی پرانی عمارتوں میں سے ہے طرز تعمیر بھی ایک صدی قبل کا ہے۔ اس عمارت یں چھوٹے زمینداروں کاشتکاروں اور دیہی عوام کے علاوہ شہری حلقوں کے عوا کے لئے ایک بنک قائم کیا گیا ہے جس کا نام زمیندارہ بنک رکھا گیا ہے ہندوں کے سودی نظام سے نجات کے لئے یہ بنک قائم کیا گیا۔ اس بنک کی غریب لوگوں کے لئے۔ بہت خدمات ہیں بالخصوص گجرات کے دیہات کے کاشتکاروں کے لئے اس بنک کی۔ بہت خدمات ہیں بنک کا ایک۔ بہت بڑا ہال مذہبی سیاسی اور ادبی تقریبات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ زمیندارہ کالج کے بعد گجرات میں یہ ہال سب سے بڑا ہال ہے۔

marfat.com

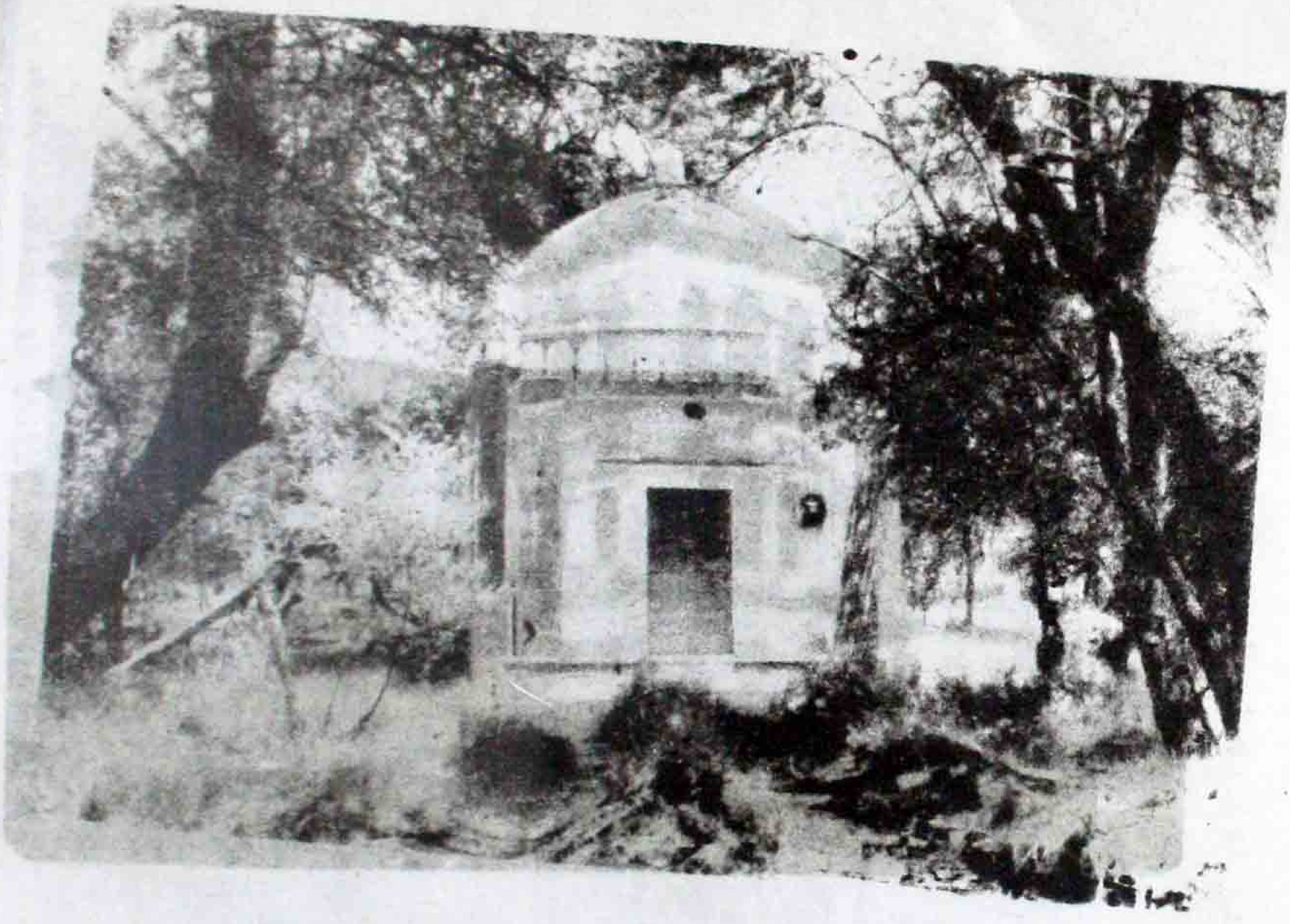

رسول پور کے قریب ایک بزرگ کا مزار

جلال پور جٹاں سے ایک سڑک داؤد پور میانی پنڈی کی طرف جاتی ہے ماضی میں اس سڑک کی بہت اہمیت تھی سوہدرہ کے پتن کے ذریعے دریائے چناب کو عبور کیا جاتا تھا۔ اس سڑک کی ایک شاخ نورا منڈیالہ کی سڑک سے جا ملتی ہے ان قدیمی گزر گاہیں کے ذریعے دریائے چناب کو عبور کر کے سیالکوٹ اور دوسرے علاقہ میں سفر کیا جاتا تھا جلال پور داؤد پور روڈ کے قریب ایک قدیمی قصبہ رسول پور ہے رسول کے قریب سڑک کے کنارے یہ قدیمی مزار ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اور اس پر ایک گنبد بھی ہے اہل دیہہ عقیدت کے طور پر حاضری دیتے ہیں۔ اس علاقہ میں کئی قدیمی مزارات ہیں۔

marfat.com

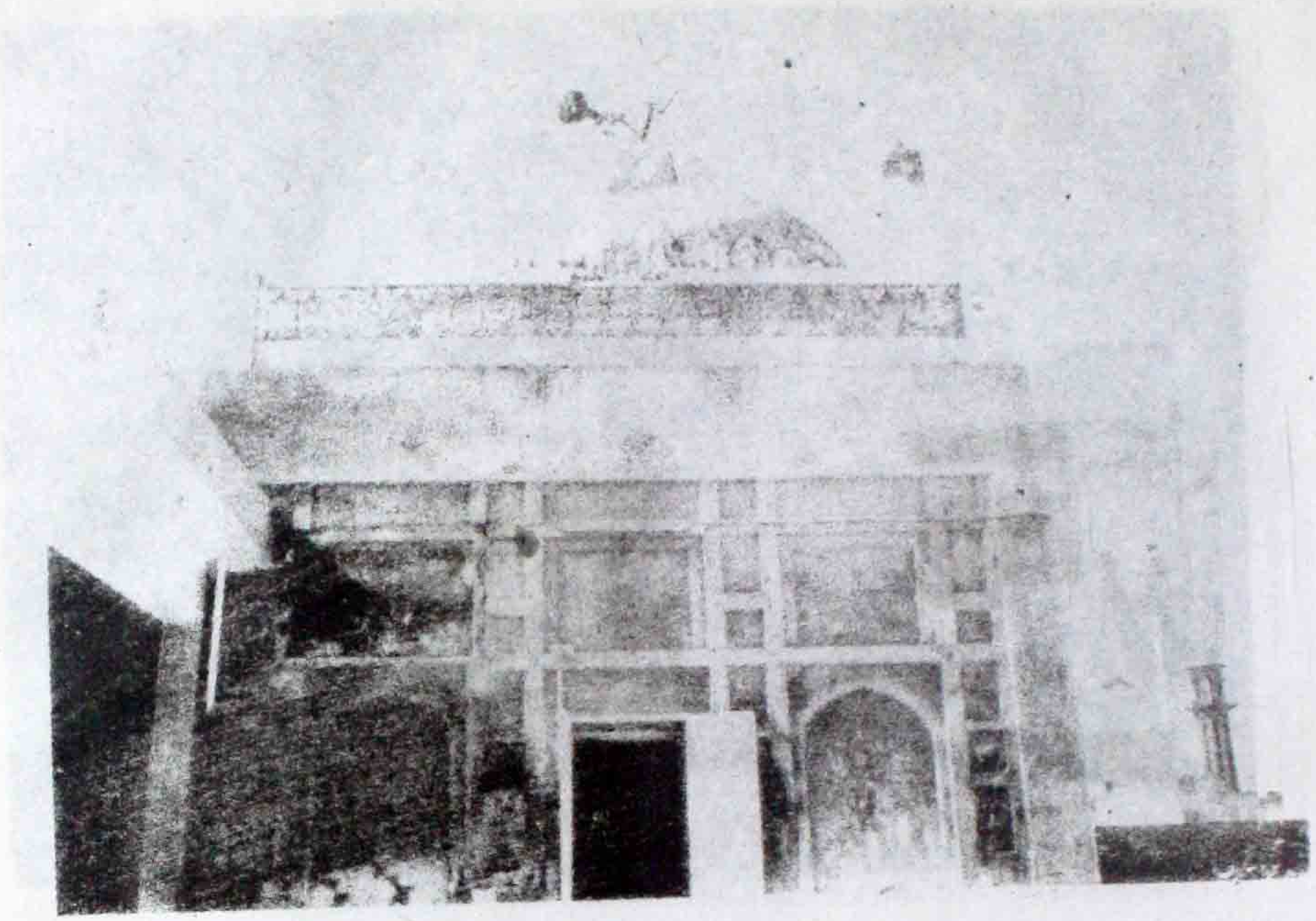

مقبرہ پانڈی شاہ

یہ مقبرہ گجرات کے محلہ پانڈی شاہ میں ہے ۔ آپ ایک درویش ہو گزرے ہیں والدہ کو عقیدت کی بناء پر ہروقت گٹھڑی کی صورت میں اٹھائے رکھتے تھے اپنی والدہ کو کندھوں پر اٹھا کر پیدل حج بھی کرایا۔ آپ مغلیہ دور میں ہو گزرے ہیں ۔ بعض روایات کے مطابق آپ نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کا دور بھی دیکھا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو آپ سے بڑی عقیدت رہی کشمیر کے فتح کے لیے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ سے خصوصی دعا کرائی تھی ۔ اور آپ کی دعاؤں سے کشمیر فتح ہوا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے آپ کا مزار بھی تعمیر کروایا تھا۔ اور کافی جائیداد آپ کو عطا کی تھی ۔ مزار پختہ تعمیر ہے اور اس کے اوپر بہت بڑا گنبد ہے ۔ مزار کے اندر آپ کی اور آپ کی والدہ محترمہ کی قبر ہے ۔ ساتھ ہی ایک عالی شان مسجد بھی ہے ۔ مزار سطح زمین سے کافی بلند تعمیر کیا گیا ہے ۔ اور اس محلے کا نام بھی محلہ مقبرہ پانڈی شاہ ہے

marfat.com

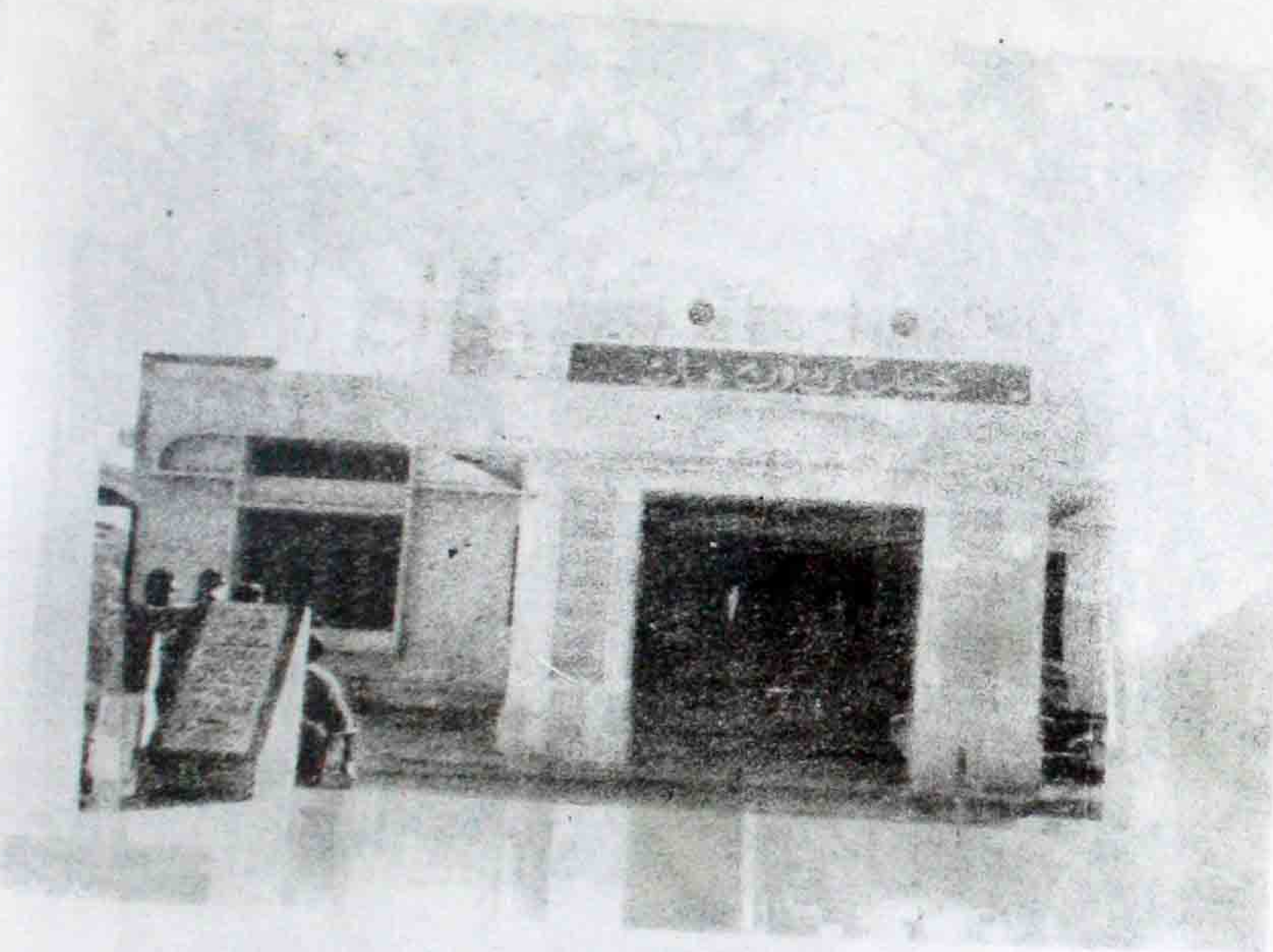

جناح ٹاؤن ہال

بلدیہ گجرات کے دفتر کے سامنے جناح ٹاؤن ہال کے نام سے ایک عمارت تعمیر شدہ ہے۔ جناح ٹاؤن ہال کے باہر ایک تھڑا کے اوپر کتبہ نصب ہے۔ کہ قائداعظم نے ۱۹۴۶ء میں کشمیر جاتے ہوئے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے کارکنوں سے خطاب کیا ان کی یاد میں جناح ٹاؤن عرس کے باہر یہ تاریخی مقام پر کتبہ نصب کیا گیا ہر سال ۱۴ اگست ۲۳ مارچ کو یہاں تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ قائداعظم کی آمد کے موقع پر ان کا تاریخی استقبال کیا گیا جو یادگاری لمحات تھے گجرات میں یہ مقام انکی یاد میں تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

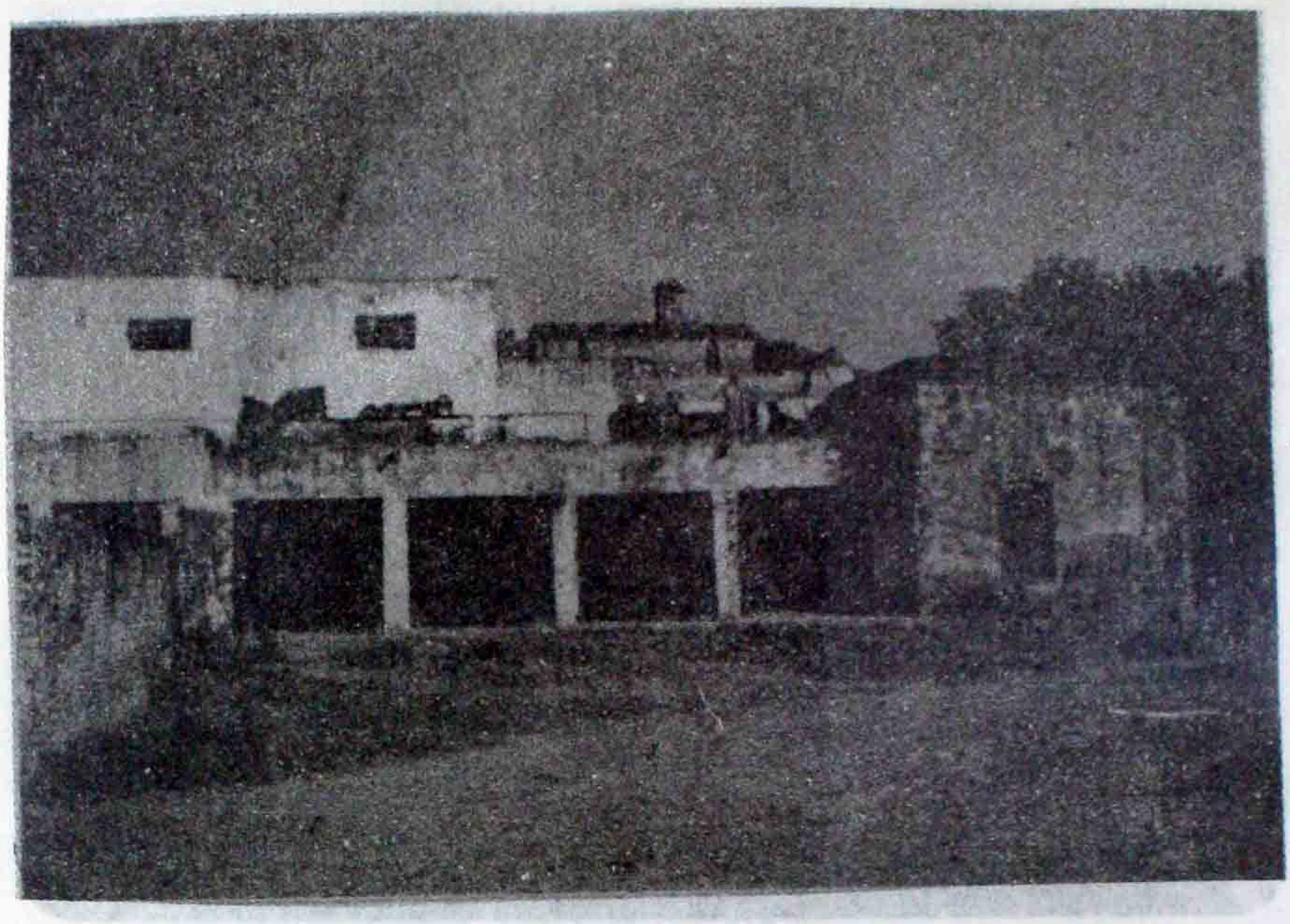

بارہ دری گجرات

یہ بارہ دری کچہری چوک کے قریب ہارس شو گراؤنڈ کے نزدیک واقع ہے۔ سکھوں نے اپنے دورِ حکومت میں یہ بارہ دری تعمیر کروائی مہاراجہ رنجیت سنگھ جب اس علاقہ میں آتا تو اس بارہ دری میں قیام کرتا تھا بارہ دری کئی کمروں پر مشتمل ہے۔ پرانی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے ارد گرد کئی کھجوروں کے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی قدیمی گزرگاہ تھی۔ جہاں سے تجارتی یا شاہی قافلے گزرتے رہے ہوں گے۔ اس کے جانب مغرب گجرات کلب کے قریب بھی کھجوروں کے پرانے درخت ہیں۔ جہاں عموماً قافلے پڑاؤ کیا کرتے تھے۔ بارہ دری کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ جس کا ذکر تاریخ کی کتابوں میں آتا ہے بارہ دری کئی کمروں پر مشتمل ہے۔

marfat.com

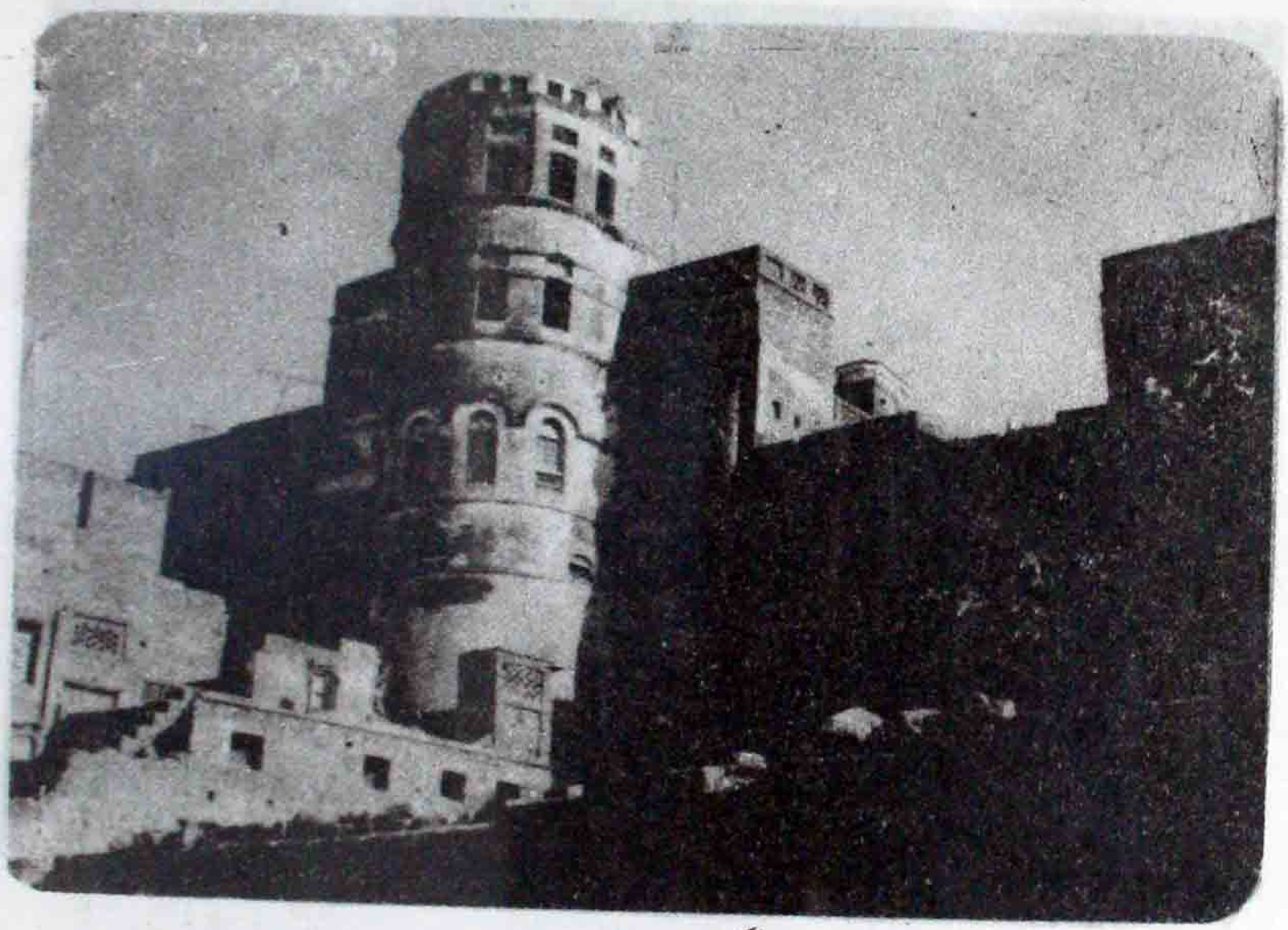

گجرات کا قلعہ

گجرات کا قلعہ اکبرِ اعظم نے تعمیر کروایا تھا کہتے ہیں کہ اکبر کا یہاں سے گزر ہوا یہاں کے دو قبیلوں میں لڑائی ہو رہی تھی کہ اکبر نے یہاں قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ قلعہ کافی بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے بارہ برج تھے جس میں بیشتر برج مسمار ہو چکے ہیں، البتہ چار کے نشانات اب بھی ہیں اور ان چارہ برجوں کے نیچے بزرگوں کی قبریں ہیں، عام روایت ہے کہ قلعہ تعمیر کرتے وقت برجوں کے نیچے بزرگوں کے مزارات کا ہونا ضروری تھا قلعہ کے اوپر اکبری حمام باولی کئی تاریخی عمارتیں بھی ہیں یہاں مغل کشمیر جاتے ہوئے قیام کرتے تھے قلعہ پر انسانی آبادی کی وجہ سے اس کے آثار ملتے جا رہے ہیں

marfat.com

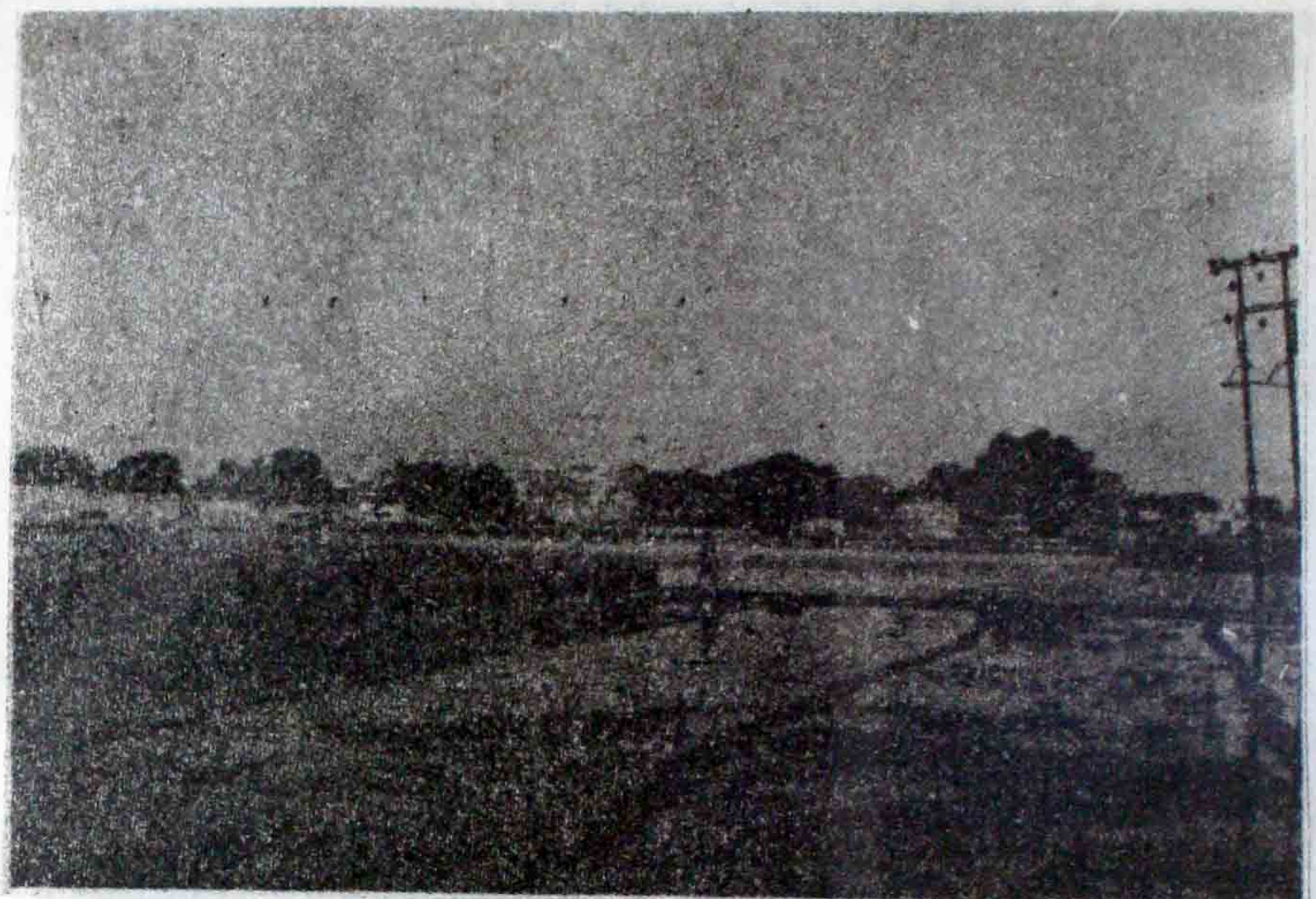

کلاچور قدیمی بستی

کلاچور جلالپور جٹاں کے قریب واقع ہے اس کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے کھودائی کے دوران ٹبہ سے اب بھی پرانی اشیاء پائی جاتی ہیں گجرات کا سابقہ نام اودھے نگری تھی بار بار تباہی بربادی دیکھ کر اس جگہ کو منحوس قرار دیکر دریائے چناب کے مشرق کی طرف کلاچور کے نام سے شہر آباد کیا گیا کلاچور کی آبادی کا زمانہ تین سو سال قبل سکندر کے حملہ کے وقت بتایا جاتا ہے ۔ یہاں سکندر کے جانشینوں کی ٹیکسال بھی تھی اب بھی پرانی جگھوں پر پرانے سکے بر آمد ہوتے ہیں انہیں کلاچوری سکے کہتے ہیں راجہ کلاچند جس نے کلاچور کو آباد کیا اس کے محلات تباہ و برباد ہو چکے ہیں عہد اکبری میں اس بستی کلاچور کا نام بار بار آیا اکبر نامہ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے ۔ عہد شاہجہان اور نگزیب میں بھی اس بستی کا نام کئی فرمان شاہی میں موجود ہے انگریزوں کے دور میں کلاچور کے کنوؤں کی صفائی کے دوران سونے اور چاندی کے سکے بر آمد ہوئے

marfat.com

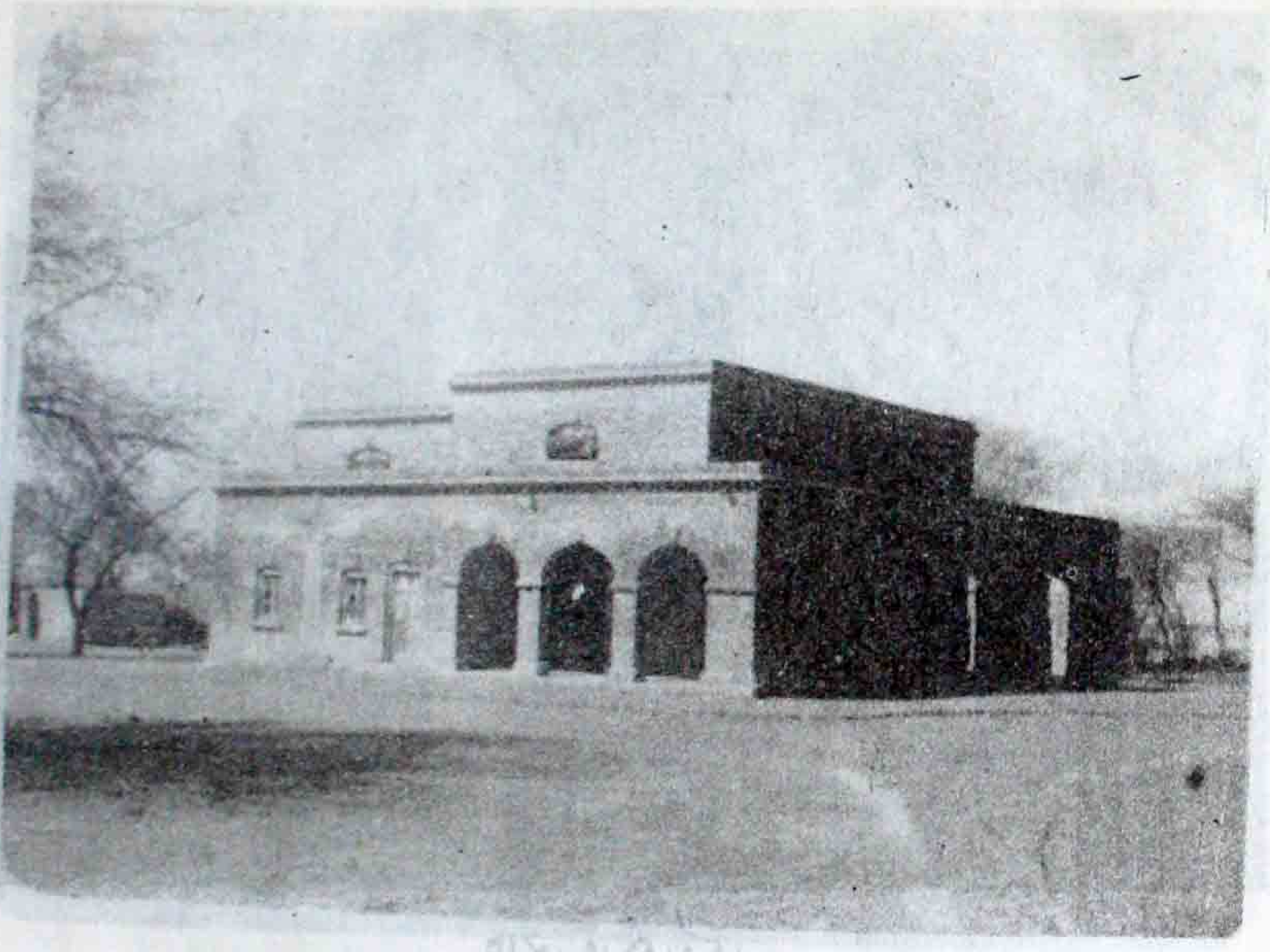

ماڑی کھوکھراں کے قریب قدیمی ریسٹ ہاؤس

یہ ریسٹ ہاؤس تعمیر ہوئے تقریباً ایک سو سال ہو چکا ہے۔ یہ ریسٹ ہاؤس ماڑی کھوکھراں کے قریب جانب مشرق دریائے چناب کے کنارے ایک بلند و بالا ٹبہ پر قائم کیا گیا ہے۔ ٹیلہ کافی بلندی پر ہے۔ اور اس پر کھڑے ہو کر دریائے چناب کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر موسم صاف ہو تو دور دور تک کئی شہر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس ریسٹ ہاؤس کے جانب مغرب دو تین لمبی قبریں بھی ہیں ایسی ہی لمبی قبروں کا سلسلہ شمال کی جانب دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس ٹبہ کے قریب تباہ شدہ قدیم بستی کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ دریائے چناب کی ٹھنڈی ہوائیں اس ریسٹ ہاؤس کی طرف رخ کرتی ہیں۔ تو ایک دلکش سماں پیدا ہو جاتا ہے

marfat.com

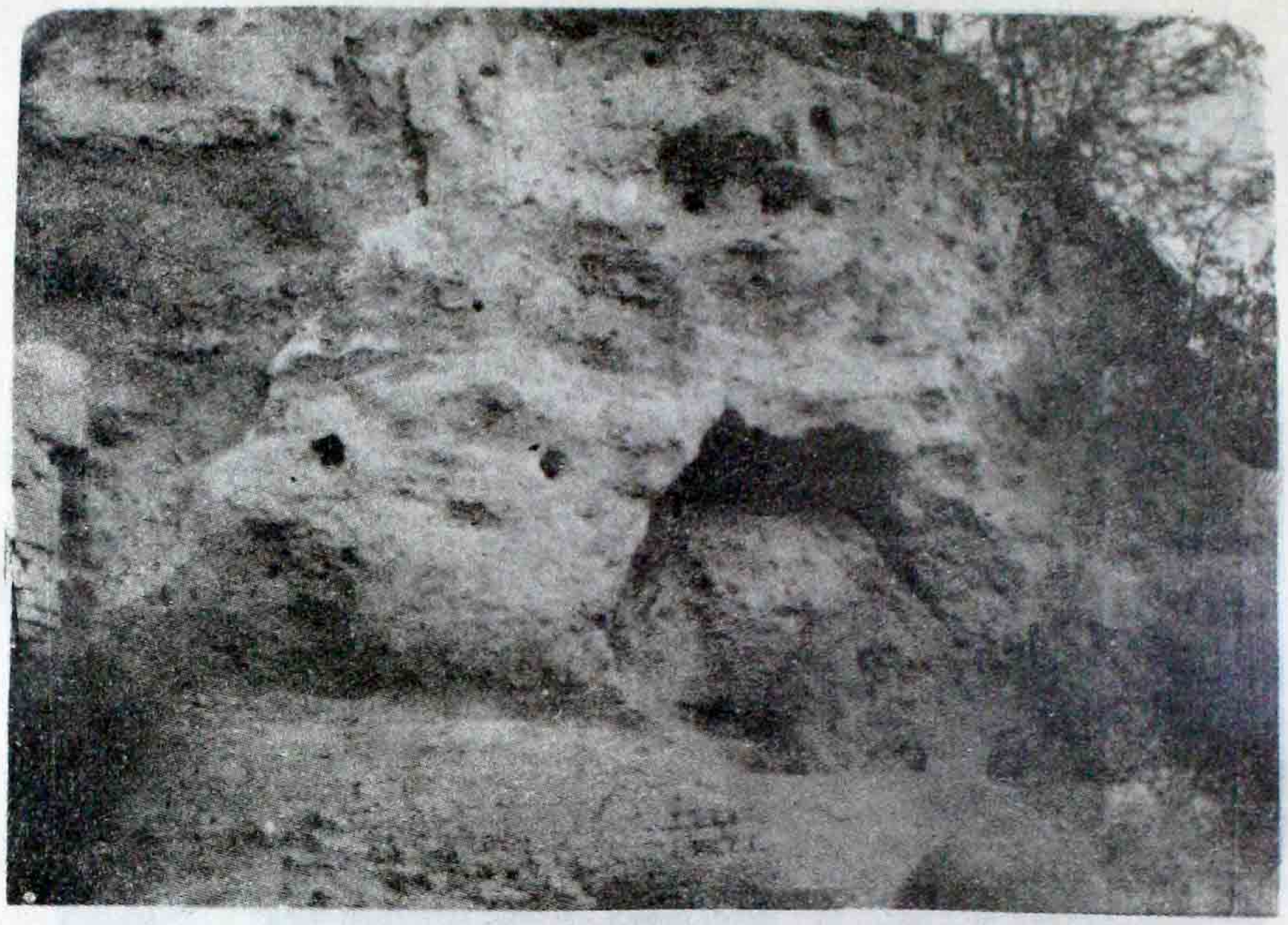

اسلام گڑھ کا قلعہ

جلالپور کے قریب مشہور قصبہ اسلام گڑھ ہے ۔ اسلام گڑھ کی تاریخ ہزار ہا سال پرانی ہے ۔ عام روایت یہ بھی ہے کہ اسلام گڑھ کا قلعہ سکندر کے حملہ کے وقت بھی یہاں موجود تھا ۔ اسلام گڑھ کا پہلا نام رام گڑھ تھا ۔ جسے اب اسلام گڑھ کے نام سے پکارتے ہیں ۔ اسلام گڑھ کے قلعہ پر سکھوں کے دور میں ایک ٹکسال بھی قائم تھی ۔ جس میں تیار ہونے والے سکہ کو اسوقت نانک شاہی کے نام سے پکارتے تھے ۔ یہ قلعہ نما سبزہ زمین سے کافی بلند ہے ۔ جانب مشرق شمال آبادی ہے اور قلعہ کے اوپر پائے جانے والے پرانے برتنوں کے ٹکڑے اس بات کے داعی ہیں کہ یہ قلعہ بہت قدیمی ہے قلعہ اسلام گڑھ ایک برساتی نالے پر قائم ہے اور مشہور پتن سوہدرہ کو جانے والی سڑک بھی اسلام گڑھ کے قریب سے گزرتی ہے

marfat.com

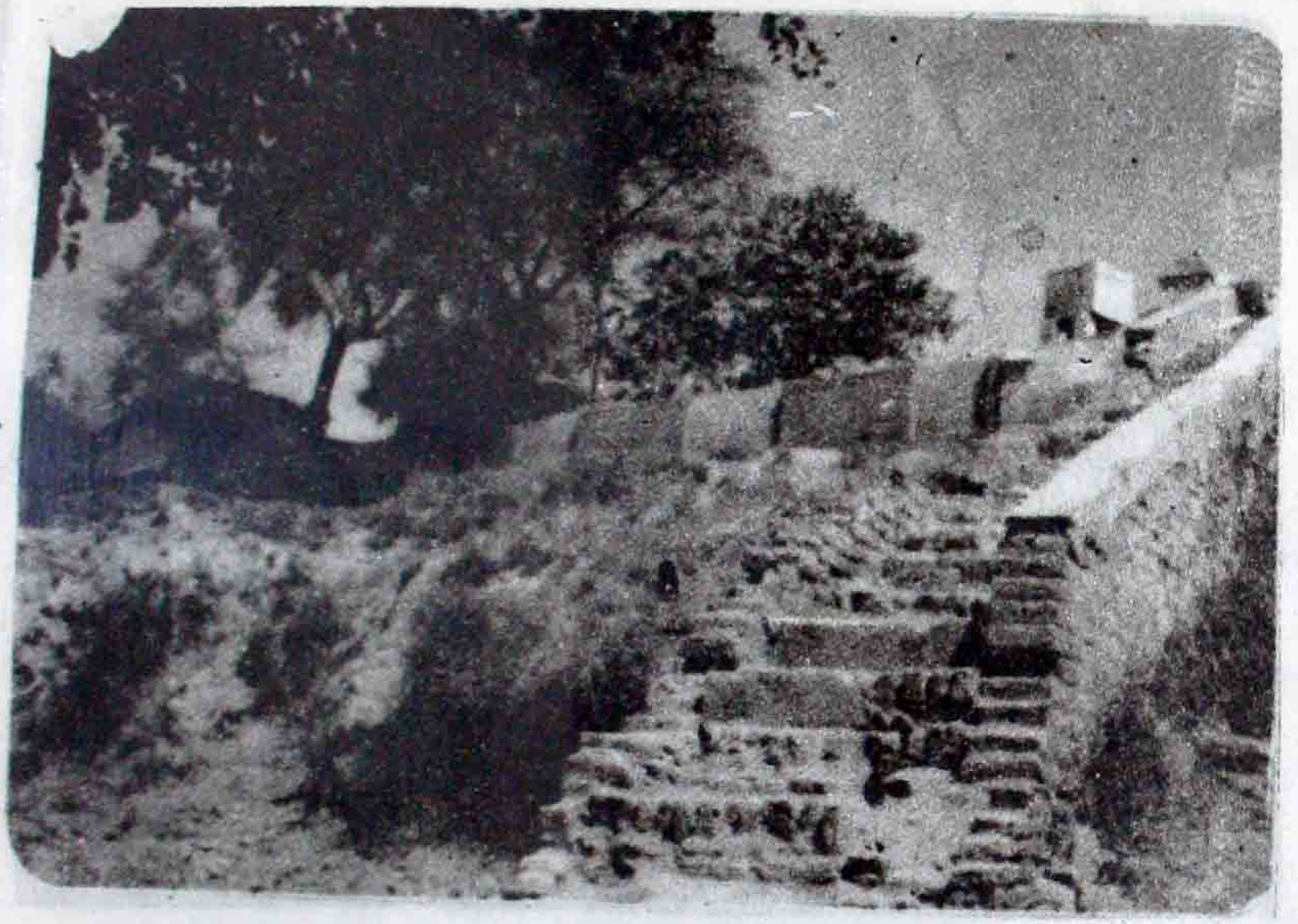

پھالیہ کا قلعہ

یہ قلعہ پھالیہ شہر کے وسط میں کافی بلندی پر واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ سکندر کے گھوڑے کا نام پھالیہ تھا۔ جو پھالیہ کے قریب مر گیا اس کی یاد میں قلعہ کا نام پھالیہ رکھ دیا گیا پھالیہ ایک قدیمی شاہراہ پر واقع ہے۔ ماضی میں شاہ پور ملتان کی طرف سے جانے کے لیے مونگ ڈنگہ سے ایک سڑک پھالیہ کی طرف آتی تھی۔ ملتان کی جانب جانے والے حملہ آور اور تجارتی قافلے اس سڑک سے گزرتے تھے۔ قلعہ کے تینوں جانب آبادی ہو چکی ہے۔ جانب مشرق اس کی مٹی میں پرانے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ سکے۔ پتھروں کی تراشی ہوئی اشیاء ملتی ہیں۔ اس دھرتی پر جو پرانے قلعے ٹبے ٹیلے ہیں۔ ان میں پھالیہ کے ٹبے کا نام نمایاں تھا

marfat.com

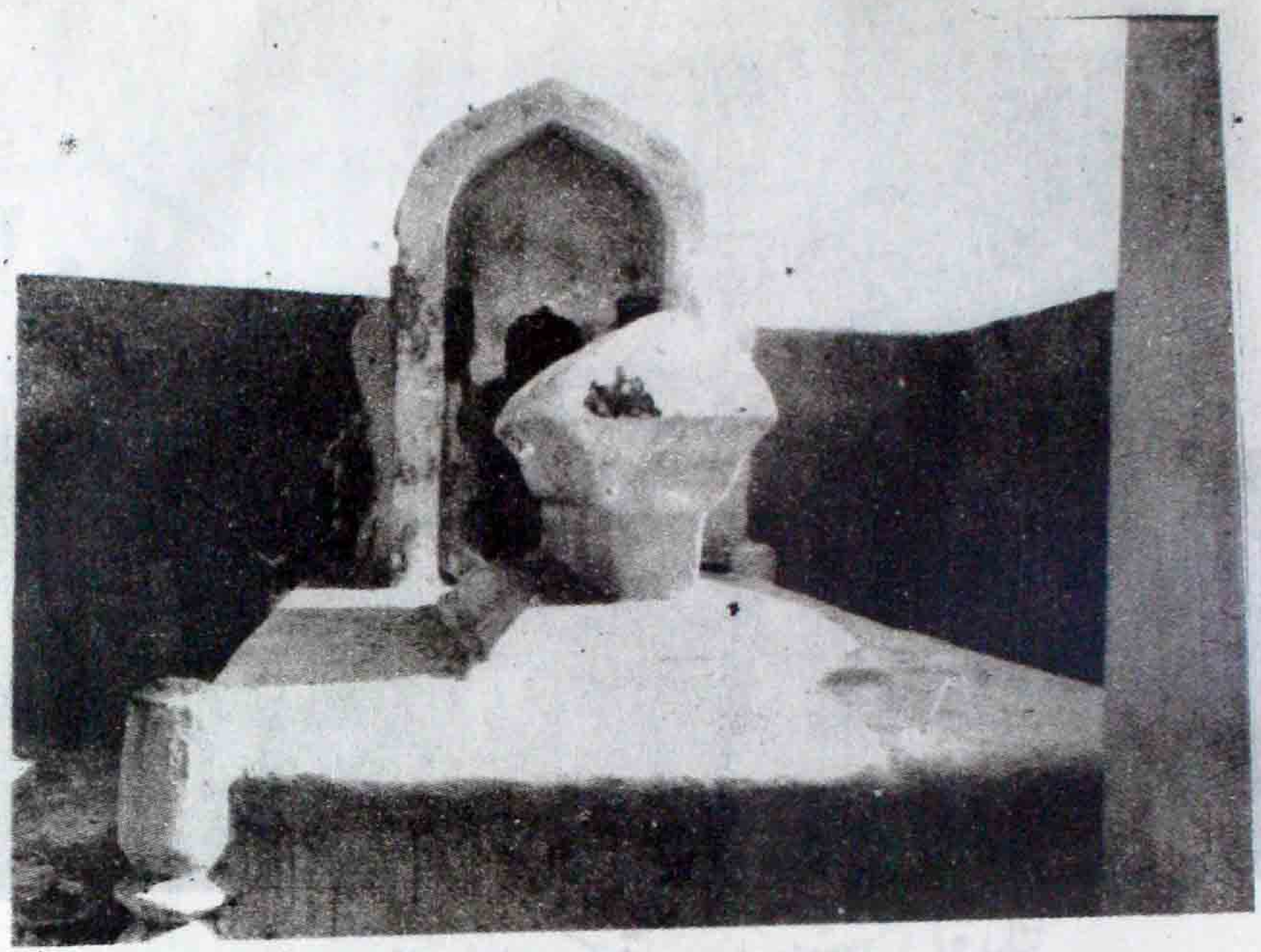

کنگ بڈھا میں قدیمی مزار

یہ مزار کنگ بڈھا کے ٹبے کے جانب مشرق جنوب میں ہے ۔ مزار کے قریب ایک بہت بڑا بوہڑ کا درخت ہے جس کی شاخیں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں ۔ مزار پختہ تعمیر ہے مقامی آبادی کے چند بزرگوں سے پوچھا گیا ہے ۔ توانہوں نے یہی کہا کہ یہ مزار عرصہ قدیم سے ہے جو اللہ کے نیک بندے ہیں اہل دیہہ حاضری دیتے ہیں مزار عالیشان انداز میں ایک چارپائی کی شکل میں تعمیر کیا گیا ہے

marfat.com

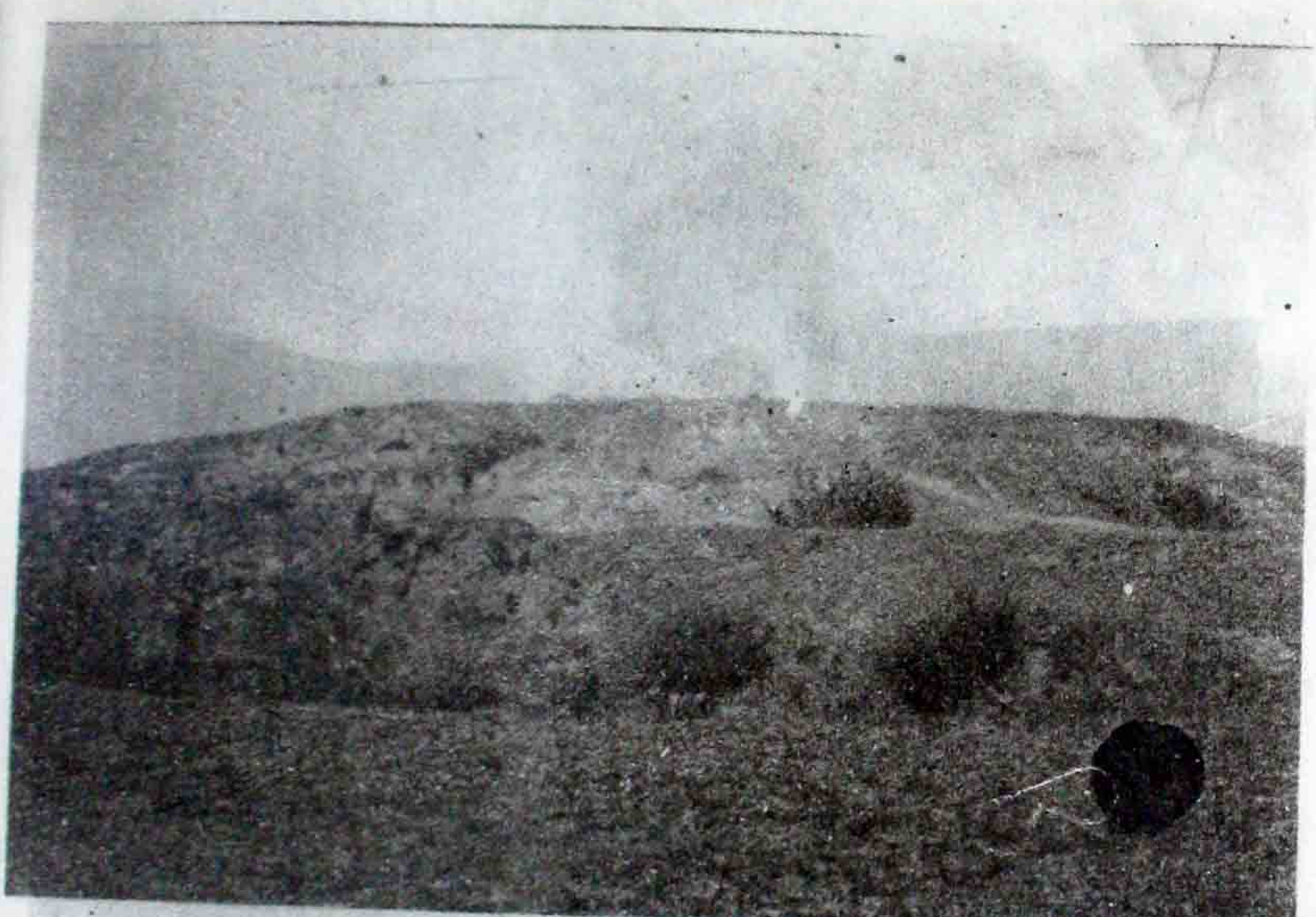

شاہ جہانیاں کے قریب بلند و بالا ٹبہ

یہ ٹبہ شاہ جہانیاں اور قاضی چک کے درمیان جانب مشرق ہے برساتی نالہ میں سارا سال پانی بہتا رہتا ہے۔ ٹبہ پر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑوں کی ایک تہہ بچھی ہوئی ہے۔ اس ٹبے کے آثار دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں لیکن بعض لوگوں نے ٹبے کو ہموار کر کے زرعی زمینیں بنائی ہوئی ہیں لیکن زرعی زمینوں میں بھی مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے ہڈیوں کے پنجر اور چکیوں کے پاٹ پائے جاتے ہیں دونوں دیہات شاہ جہانیاں اور قاضی چک برساتی نالہ کے کنارے پائے جاتے ہیں ٹبہ کے بعض مقامات پر راکھ کے ڈھیر بھی پائے جاتے ہیں اس علاقہ میں یہ سب سے بڑا مٹی کا ٹبہ ہے

marfat.com

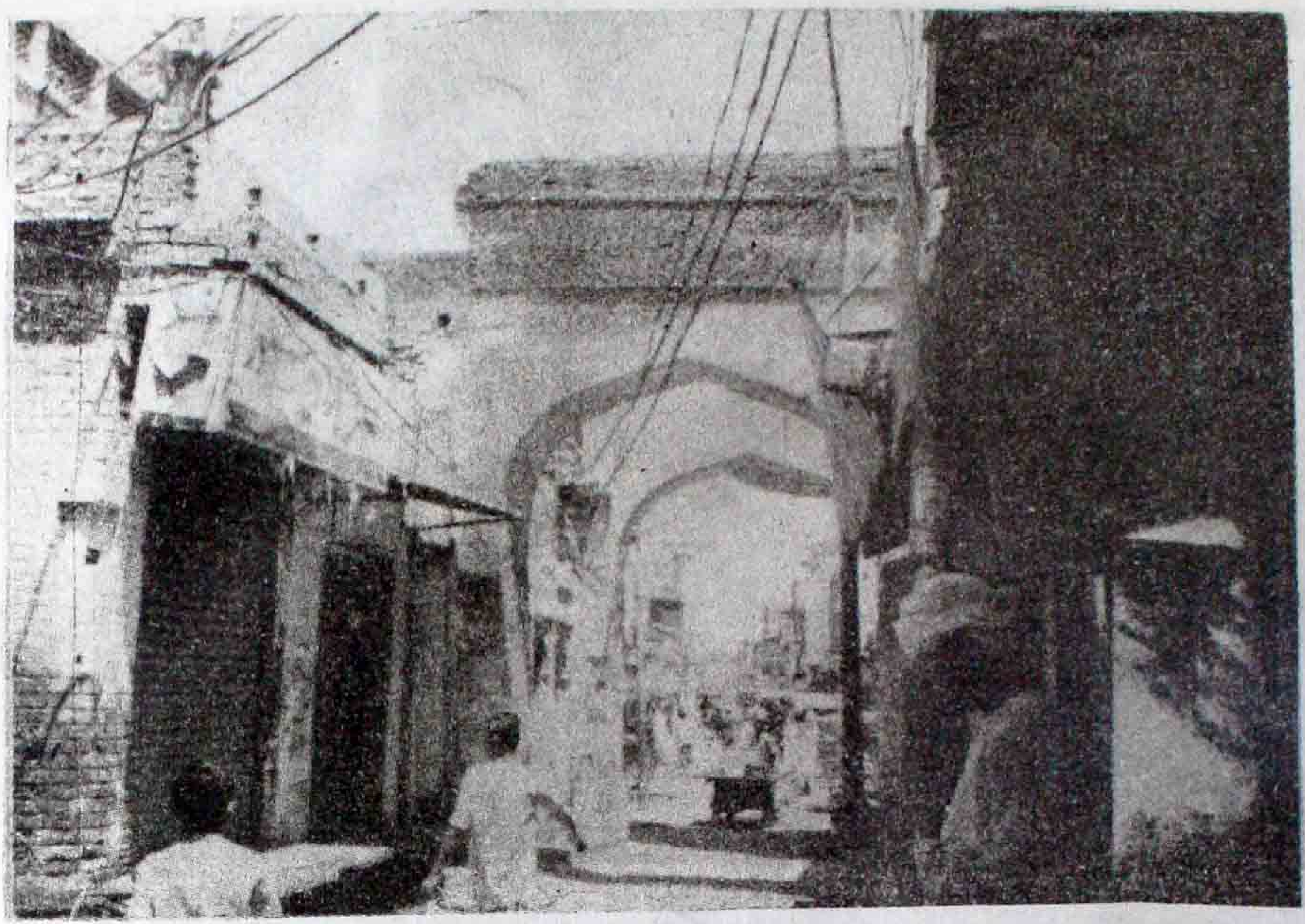

شاہدولی گیٹ

گجرات جسے اکبراعظم نے تعمیر کروایا، اور اس کے اندر شاہی فوج کو سامان وغیرہ مہیا کرنے والے کئی خاندان آباد تھے گجرات کے چار دروازے ہیں۔ شاہدولی دروازہ، کابلی دروازہ کالری گیٹ، شیشانوالہ گیٹ، یہ چاروں گیٹ شمال مشرق، مغرب جنوب کی جانب ہیں اور ایک دوسرے سے ملحقہ ہیں کابلی دروازے کا رخ کابل کی طرف ہے اس لیے اسے کابلی دروازہ کہا جاتا ہے۔ کالری دروازہ کا رخ کالرہ کی طرف ہے۔ اور شیشانوالہ گیٹ اور شاہدولی دروازہ کا رخ شاہدوالہ دربار کی طرف ہے اس لیے اسے شاہدولی دروازہ کہا جاتا ہے۔ شاہدولہ دربار کے روضہ اور شاہدولی دروازہ کو کسی بلند مقام پر کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو دونوں ایک ہی سمت میں ہیں شاہدولی دروازہ پرانی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر شدہ ہے۔ جہاں آجکل چوکی پولیس قائم ہے

marfat.com

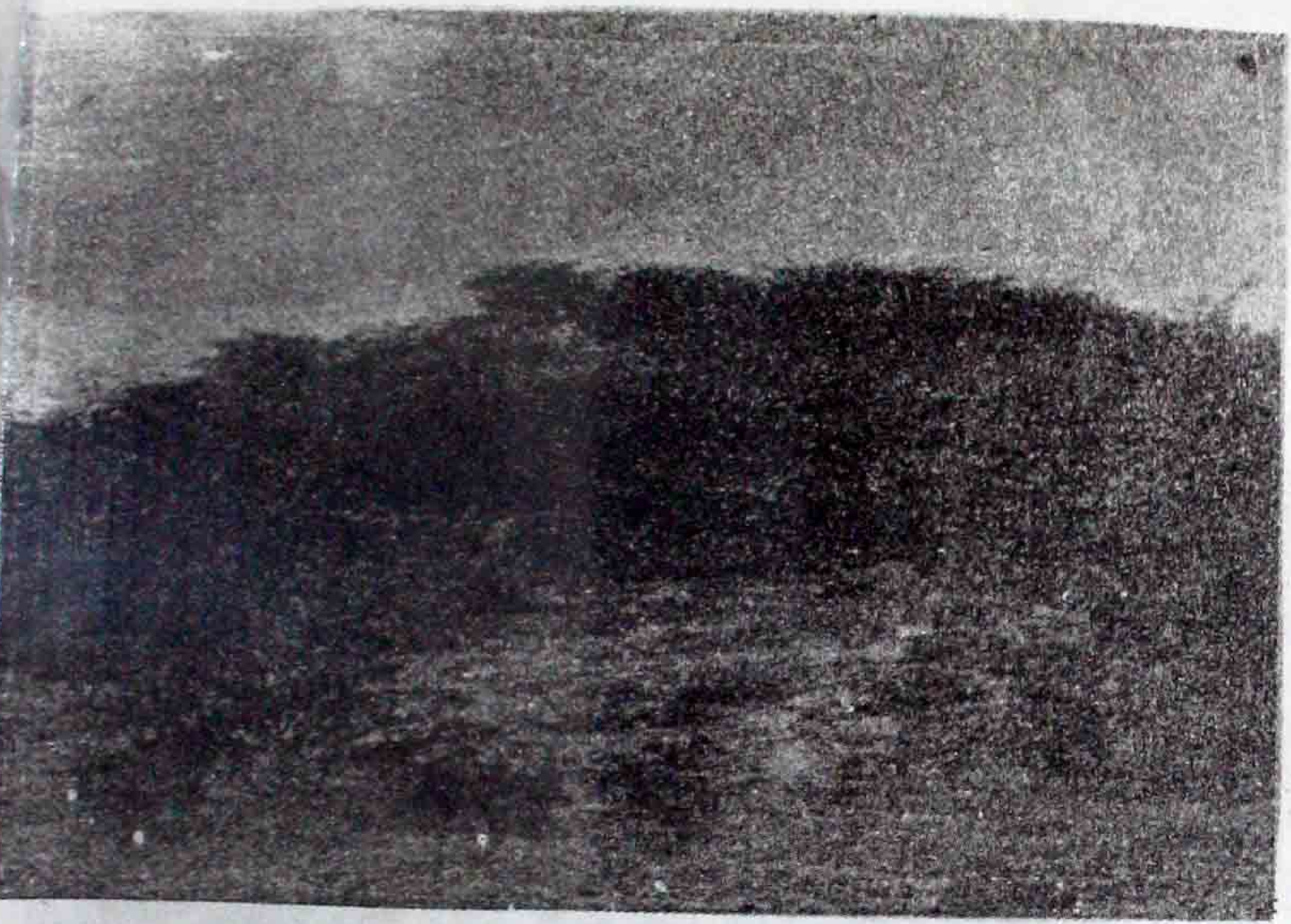

کنگ بڈھا کا ٹبہ

کنگ بڈھا رام کے بھسل پور کے جانب جنوب واقع ہے ۔ گاؤں کے قریب ایک بلند بالا بہت بڑا ٹبہ ہے ۔ جو کئی ہزار سالہ پرانا ہے ۔ اس کے اوپر پرانی آبادی کے تباہ ہونے کے آثار ملتے ہیں ۔ اس ٹبہ پر کھڑے ہو کر دریا پار کی نقل و حرکت دیکھی جا سکتی ہے ۔ ماضی میں دفاع کے نقطہ نظر سے یہ ٹبے تعمیر کیے گئے ہوں گے یا ان پر کوئی بستی تباہ ہوئی ہو گی عام قیاس ہے خطرہ کے وقت ان ٹبوں پر آگ جلا دی جاتی تھی تاکہ اگلی آبادی گردو نواح آبادیاں خطرہ سے نپٹنے کے لیے تیار رہیں

marfat.com

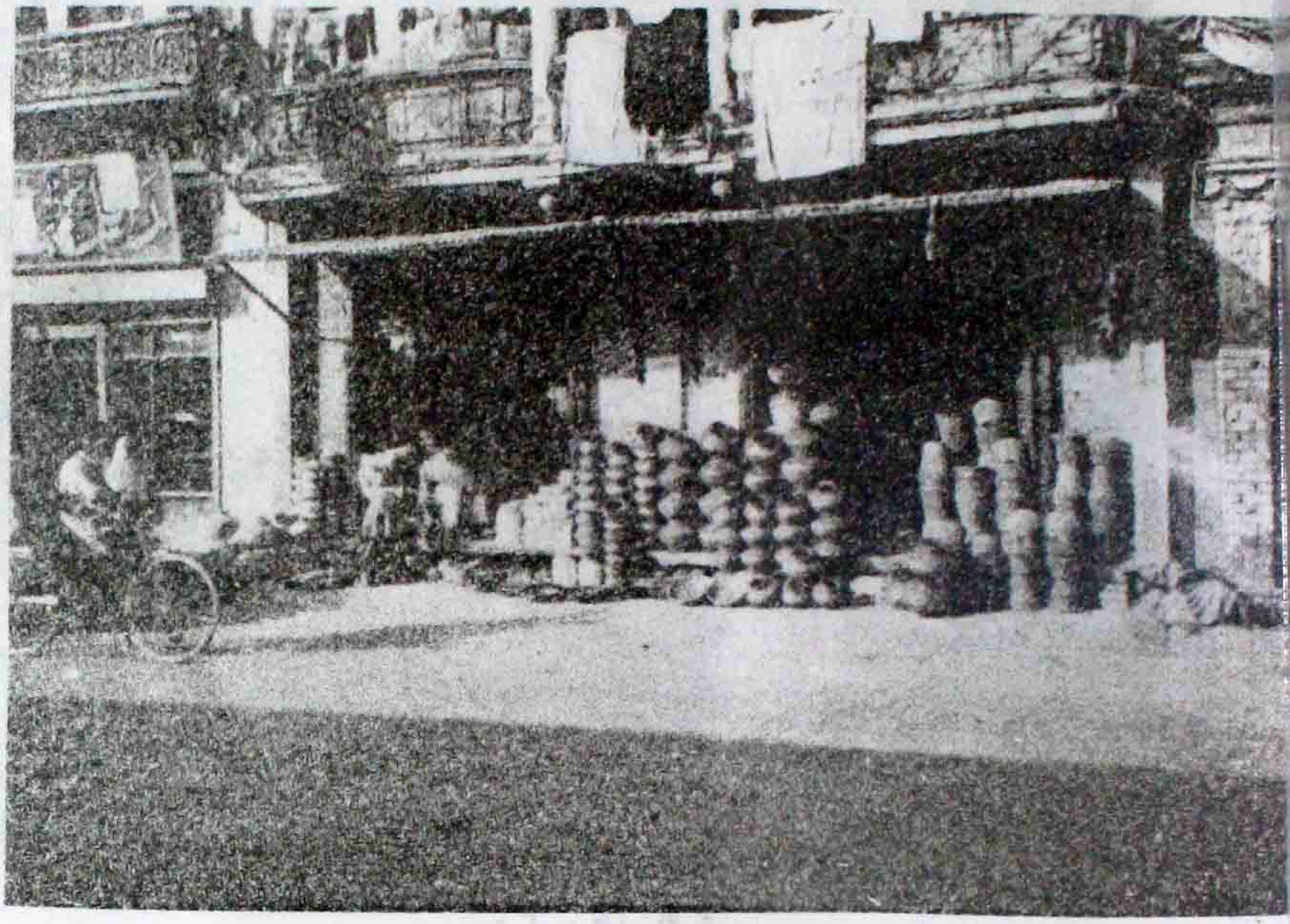

سوہنی کا شہر گجرات

سوہنی مہینوال کی کہانی حقیقی ہو یا تصوراتی لیکن سوہنی کو گجرات سے منسوب کیا جاتا ہے ۔ لیکن عام روایت کے مطابق سوہنی کے والدین مٹی کے برتن تیار کر کے فروخت کرنے کا کاروبار کرتے تھے ۔ ایک روایت کے مطابق سوہنی کے والدین کا گھر بھی کالری گیٹ کے گردونواح میں بیان کیا جاتا ہے ۔ اس بازار میں مٹی کے برتنوں کی دوکانیں صدیوں سے چلی آرہی ہیں اور مٹی کے انتہائی شاندار برتن فروخت کیے جاتے ہیں ۔ خصوصی طور پر پانی پینے کا پیالہ جو ایک کاغذ کی مانند ہوتا ہے ۔ ایک خاص تکنیک سے تیار کیا جاتا ہے ۔ گجرات کے اس قدیمی تاریخی شہر سے سوہنی کی کہانی وابستہ ہے ۔ عشق حقیقی کی کہانی رہتی دنیا تک یاد رہے گی اور یہ مٹی کے برتن بھی سوہنی کی داستان بیان کرتے رہیں گے ۔ گجرات کی مٹی کے برتن دنیا بھر میں مشہور ہیں ۔ عرس میلوں پر یہ فروخت کیے جاتے ہیں

marfat.com

بہل پور کا ٹبہ

یہ ٹبہ رام کے بہل پور کے قریب واقع ہے ۔ یہ دو گاؤں رام کے ۔ رام نے اور بہل پور ۔ بہل نے آباد کیے تھے ۔ ان کے تیسرے بھائی لکھو نے لکھنوال آباد کیا تھا ۔ یہ ٹبہ کے قدیمی ہونے کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ تھوڑے سے فاصلہ کے قریب ہی دریائے چناب بھی بہتا ہے ۔ ایک پرانی سڑک جو جلالپورجٹاں سے نکل کر ٹبی پہلی کے ٹبہ سے ہوتی ہوئی اس قصبہ کے قریب سے گذر کر چوپالہ کی طرف جاتی ہے ٹبہ کے ارد گرد دور دور تک مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پائے جاتے ہیں ۔ ٹبہ کے اوپر ایک قدیمی خانقاہ بھی ہے شاہ رسول کے نام سے پکارتے ہیں ۔ اس ٹبہ کے شمال جنوب کی جانب لکھنوال گنگ بڈھا کے ٹبے بھی ہیں

marfat.com

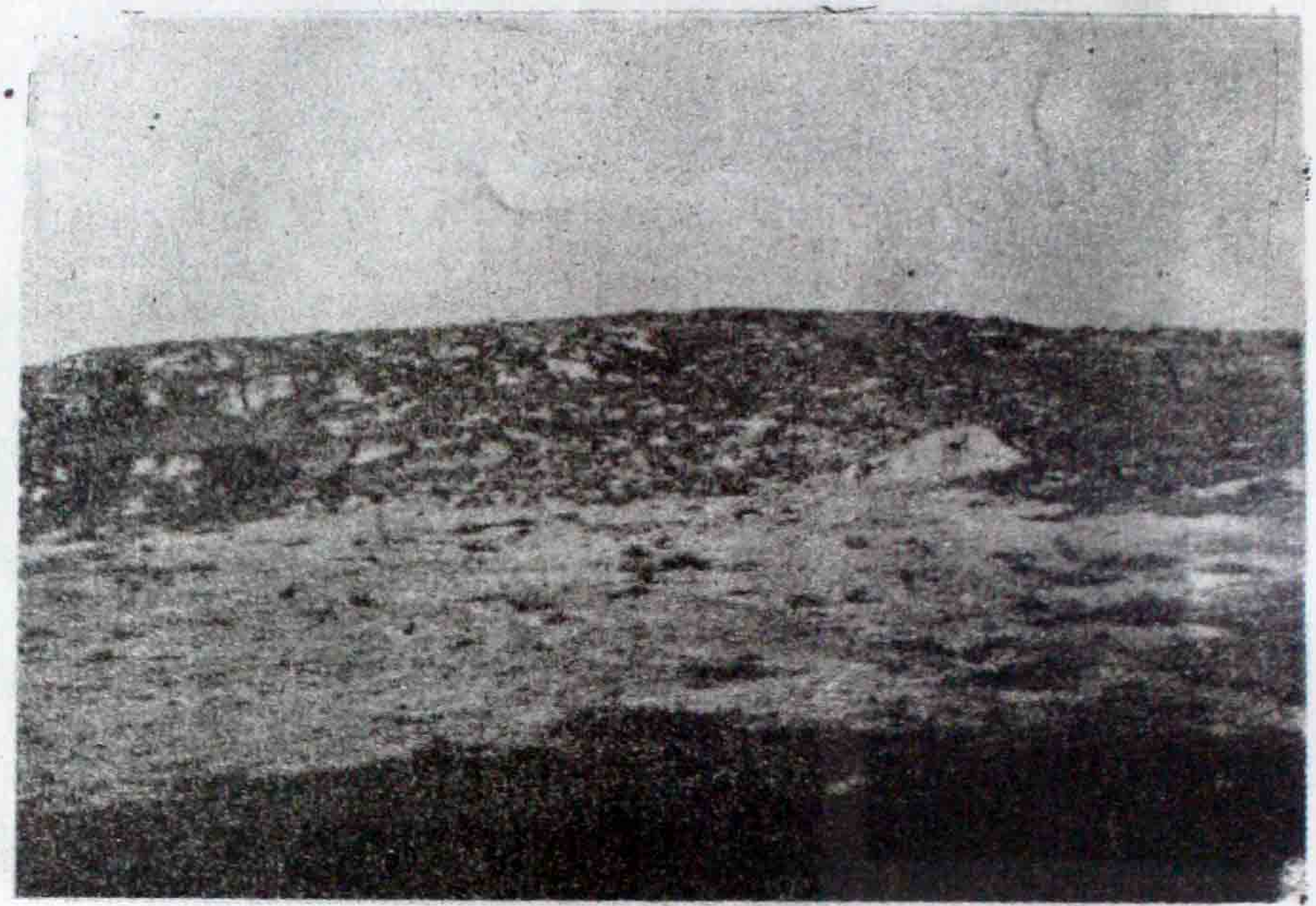

کوٹلہ قاسم علی خاں کا ٹبہ

کوٹلہ قاسم علی خاں کا ٹبہ لالہ موسیٰ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر جوڑا کرنانہ روڈ پر واقع ہے ۔ کوٹلہ قاسم خاں کے قریب ایک بہت بڑا ٹبہ ہے یہ ٹبہ تاریخی بھی ہے اور قدیمی بھی ایک روایت کے مطابق اس ٹبہ سے راجہ پورس کے دور کے سکے پائے گئے ہیں ۔ زمانہ قدیم میں یہ راجہ کا پایہ تخت تھا ۔ پہلی راج دانی ٹیکسلا دوسری راج دانی بھیسہ اور تیسری راج دانی کوٹلہ قاسم علی خاں کا ٹبہ اور یہ ٹبہ راجہ پورس کا پایہ تخت بھی رہا بھیسہ دندی نظام بھی اسکی سلطنت میں شامل تھا ۔ یہ ٹبہ قبل مسیح کے دور کا بتایا جاتا ہے ۔ ٹبہ سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے پرانے زمانے کے برتن کھودائی کے دوران پائے جاتے ہیں ۔ ٹبہ کے اوپر کھڑے ہو کر دور دور تک انسانوں کی نقل و حرکت دیکھی جاسکتی ہے ۔ ٹبہ کے قریب ہی نو گز لمبا مزار ہے ۔ اور ایک بہت بڑا پیپل بوہڑ کا درخت بھی ہے ۔ مزار پختہ تعمیر ہے ۔ حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے مطابق صاحب مزار کا نام بطشانوسؒ ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں

marfat.com

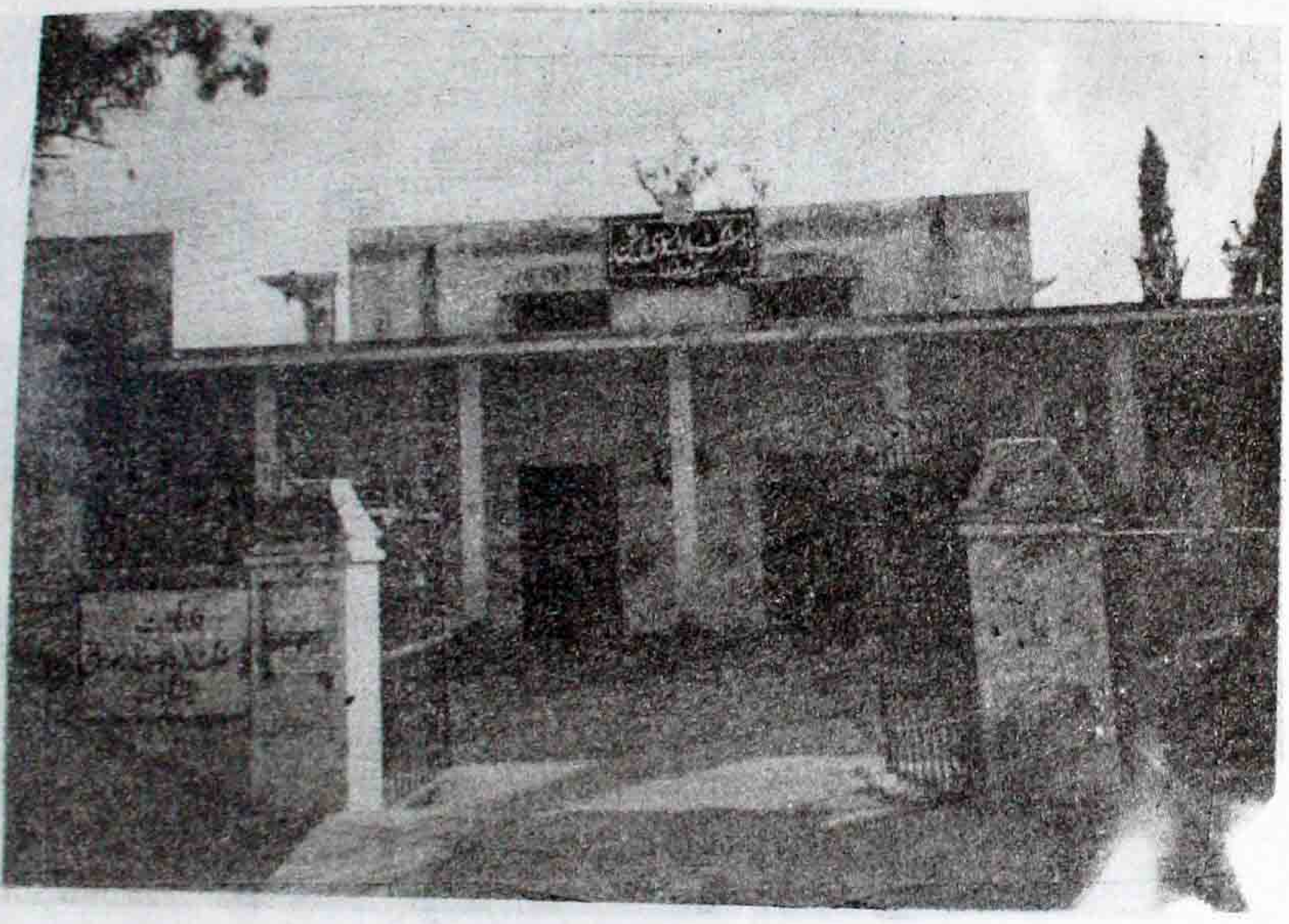

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کا قیام 1864ء میں لایا گیا ضلع کچہری کے احاطہ یہ خوبصورت اور شاندار عمارت ہے۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں قانون کی کتابیں موجود ہیں۔ وکلاء کرام کی میٹنگیں ڈسٹرکٹ بار روم کے میٹنگ حال میں ہوتی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبران میں چوہدری فضل الٰہی صدر پاکستان کے منصب تک پہنچے کئی وکلاء نے مادر وطن کے لیے بے پناہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ وزارتوں کے علاوہ عدلیہ کے بڑے بڑے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات پاکستان میں ایک خاص مقام رکھتی تھی۔

marfat.com

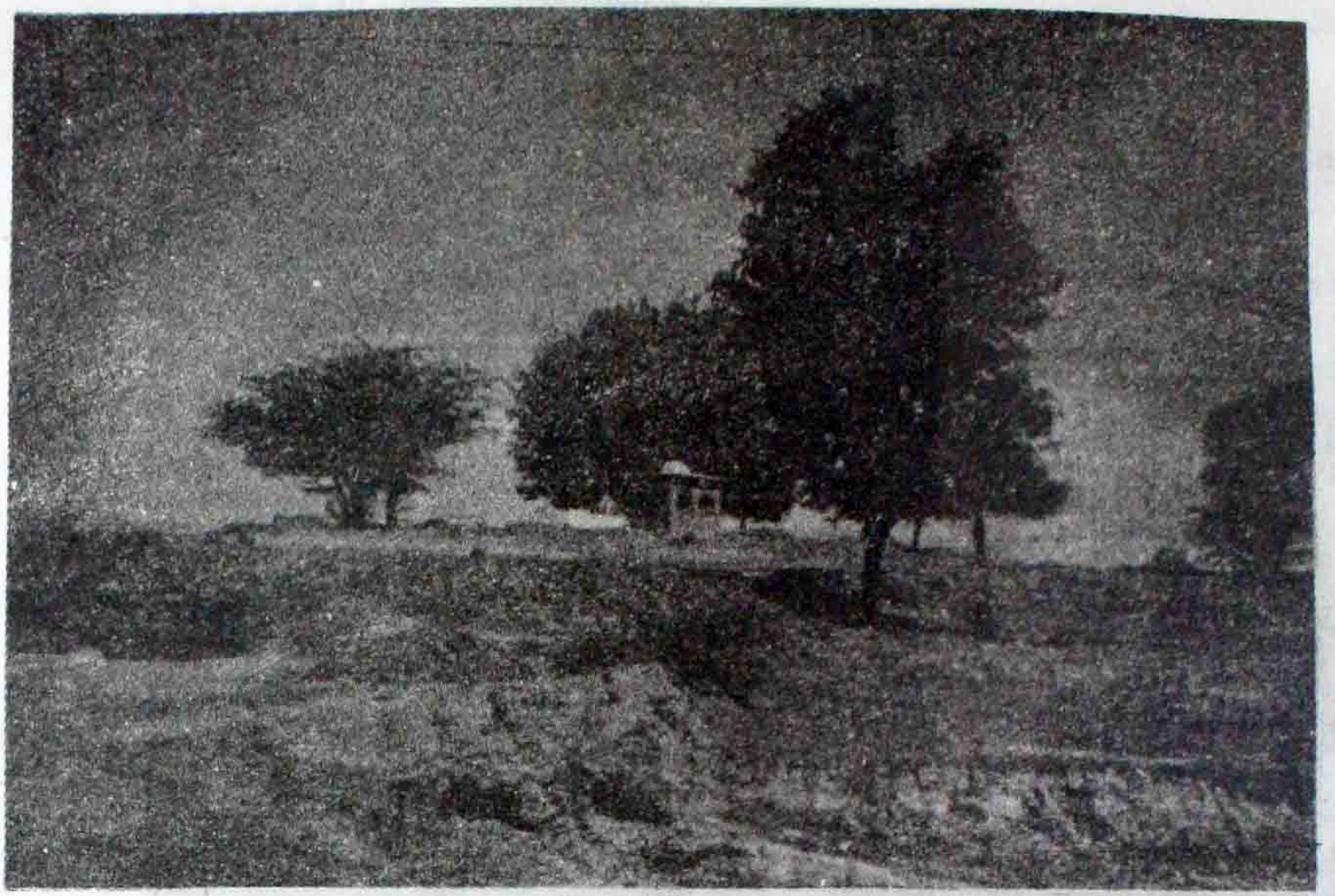

چوپالہ کا ٹبہ

چوپالہ ایک مشہور قدیمی گاؤں میں اس بستی کی تاریخ ہزار ہا سالہ پرانی ہے ۔ یہ گاؤں دریائے چناب کے کنارے واقع ہے ۔ دریائے چناب کے کٹاؤ کی وجہ سے کئی بار دریا برد ہوا پھر آباد ہوا ۔ ماضی میں راجہ چوپال بھال کا حکمران تھا ۔ جس نے اسے آباد کیا اس کی رشتہ داری والیے سیالکوٹ راجہ سالو سے تھی ۔ یوں چوپالہ کے قدیمی ہونے کے شواہد ملتے ہیں ۔ چوپالہ کا ٹبہ اس بات کا داعی ہے ۔ یہاں ماضی میں کوئی بستی تباہ ہو گئی ہو گی ٹبہ پر ایک قدیمی مزار بھی ہے ۔ ماضی میں چوپالہ کو مرکزی حیثیت حاصل رہی

marfat.com

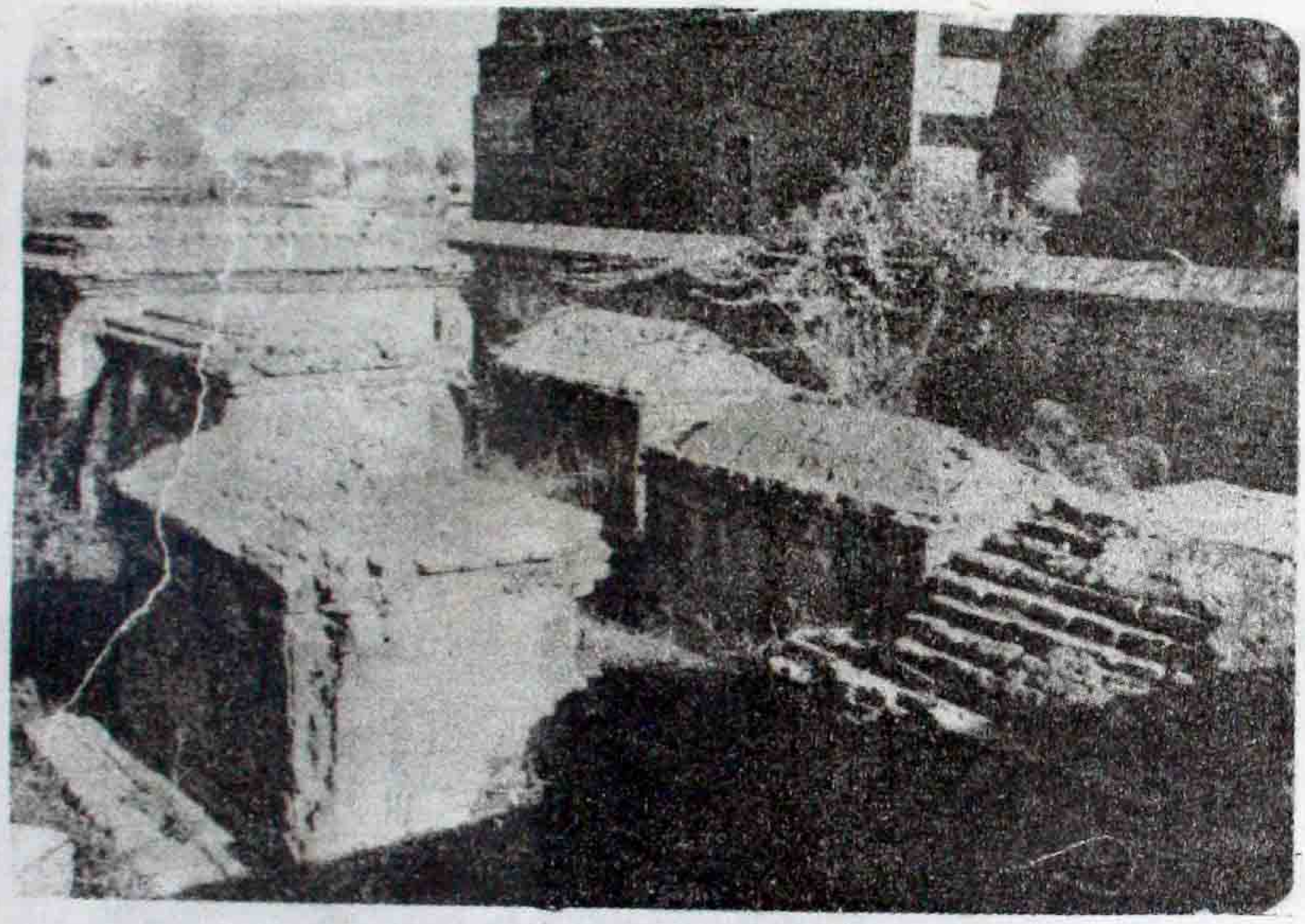

مزار شاہ جہانگیر کے پاس انگریزوں کی قبریں

یہ قبریں انگریز فوجی افسروں کی ہیں سکھوں اور انگریزوں کے درمیان 1849ء میں چیلیانوالہ میں جو خونریز معرکہ ہوا جس میں فریقین کا بھاری جانی نقصان ہوا جس میں انگریزوں کو فتح ہوئی اور وہ سکھوں کا تعاقب کرتے ہوئے شاہ جہانگیر کے مقام تک آ پہنچے یہاں فریقین کے درمیان خونریز جنگ ہوئی سکھوں کے علاوہ یہاں انگریزوں کے بڑے بڑے افسر مارے گئے جن کی یاد میں یہاں چند پختہ قبریں تعمیر کی گئی ہیں یہ قبریں چھوٹی انیٹوں سرخ مٹی گارا چونا کیری سے تعمیر کی گئیں اور ان کے سر کی جانب مرنے والوں کے نام بھی تحریر تھے جواب مٹ چکے ہیں۔ اور یہ قبریں آہستہ آہستہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں کیونکہ ان کی دیکھ بھال نہیں کی جا رہی قریب ہی حضرت شاہ جہانگیر صاحب کا روضہ مبارک بھی ہے

marfat.com

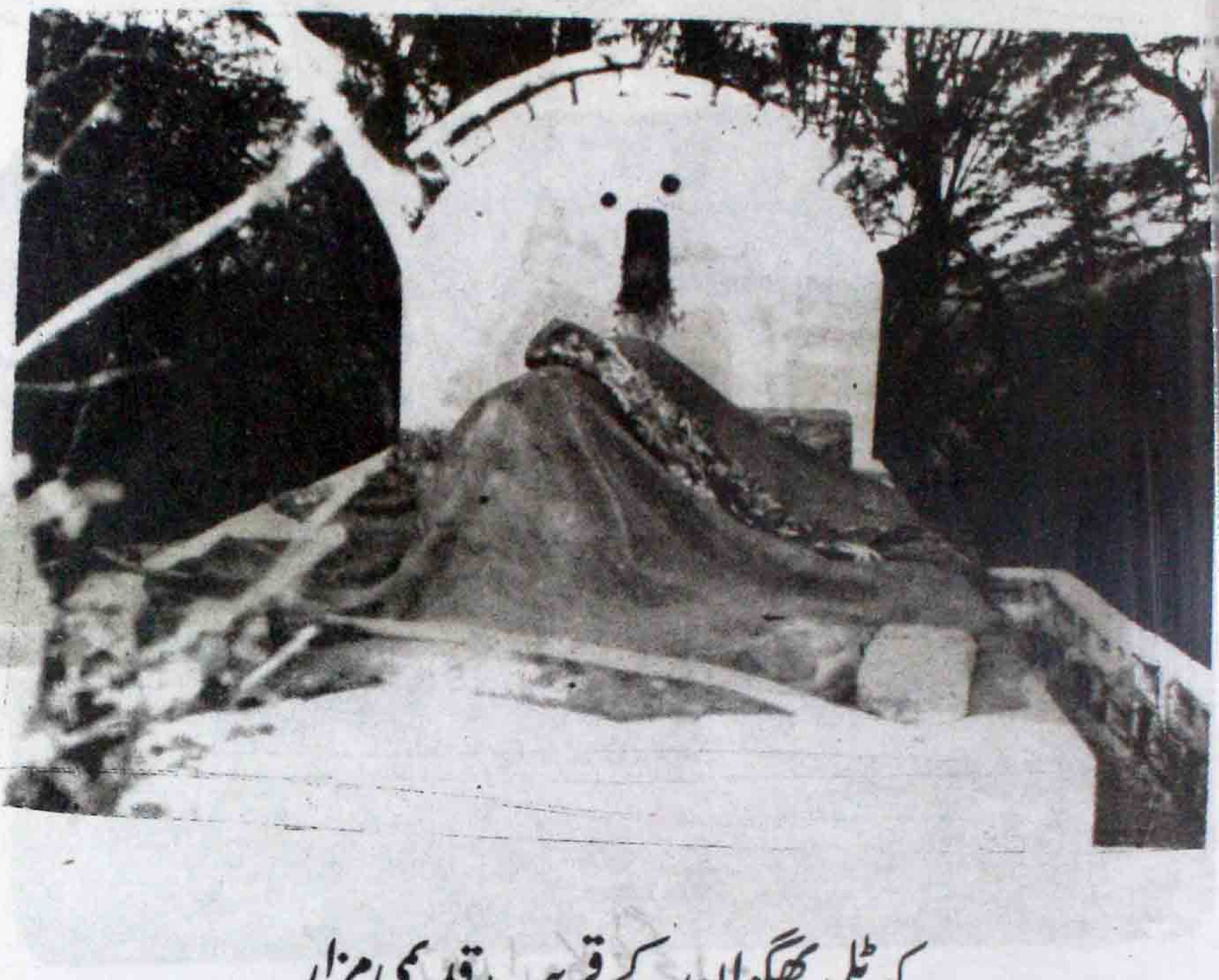

کوٹلی بھگوان کے قریب قدیمی مزار

کوٹلی بھگوان دریائے توی کے مغربی کنارے پہ واقع ہے یہ مزار ایک بلند ٹیلے پر ہے اور چالیس کے لگ بھگ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد اس ٹبہ کے ٹیلے پر یہ مزار ہے مزار کے چاروں طرف زمین دریا برد ہو چکی ہے اور کھنڈرات کی صورت اختیار کر چکی ہے مقامی زبان میں صاحب مزار کو شاہ چراغ کے نام سے پکارتے ہیں اور ہر سال عرس میلہ بھی منعقد ہوتا ہے مزار کو پختہ تعمیر کیا گیا ہے کوٹلی پر مانند اور کوٹلی بھگوان کے ناموں سے ظاہر ہے کہ یہ قدیمی نام ہندوؤں کے دور کے ہیں لفظ بھگوان اور پر مانند ہندو تہذیب میں خاصی اہمیت رکھتے ہیں اور یہ پوری پٹی اپنے اندر کئی واقعات لیے ہوئے ہے

marfat.com

زمیندارہ کالج گجرات

یہ کالج علاقہ میں تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لے نصف صدی قبل تعمیر کیا گیا تھا اس کالج سے ملک بھر کی نامور شخصیتوں نے علم حاصل کیا کالج کی لائبریری اپنی مثال آپ ہے کالج کا ہال دو سرے کمرے شاندار انداز میں تعمیر کئے گئے ہیں یہ کالج نواب فضل علی کی کوششوں سے معرض وجود میں آیا اس بناء پر سر سید احمد خان نے گجرات کو خطہ یونان کہا تھا۔ کالج کے ساتھ ہی زمیندارہ ہائی سکول بھی ہے ۔ یہ کالج گجرات کی پہچان بن چکا ہے

marfat.com

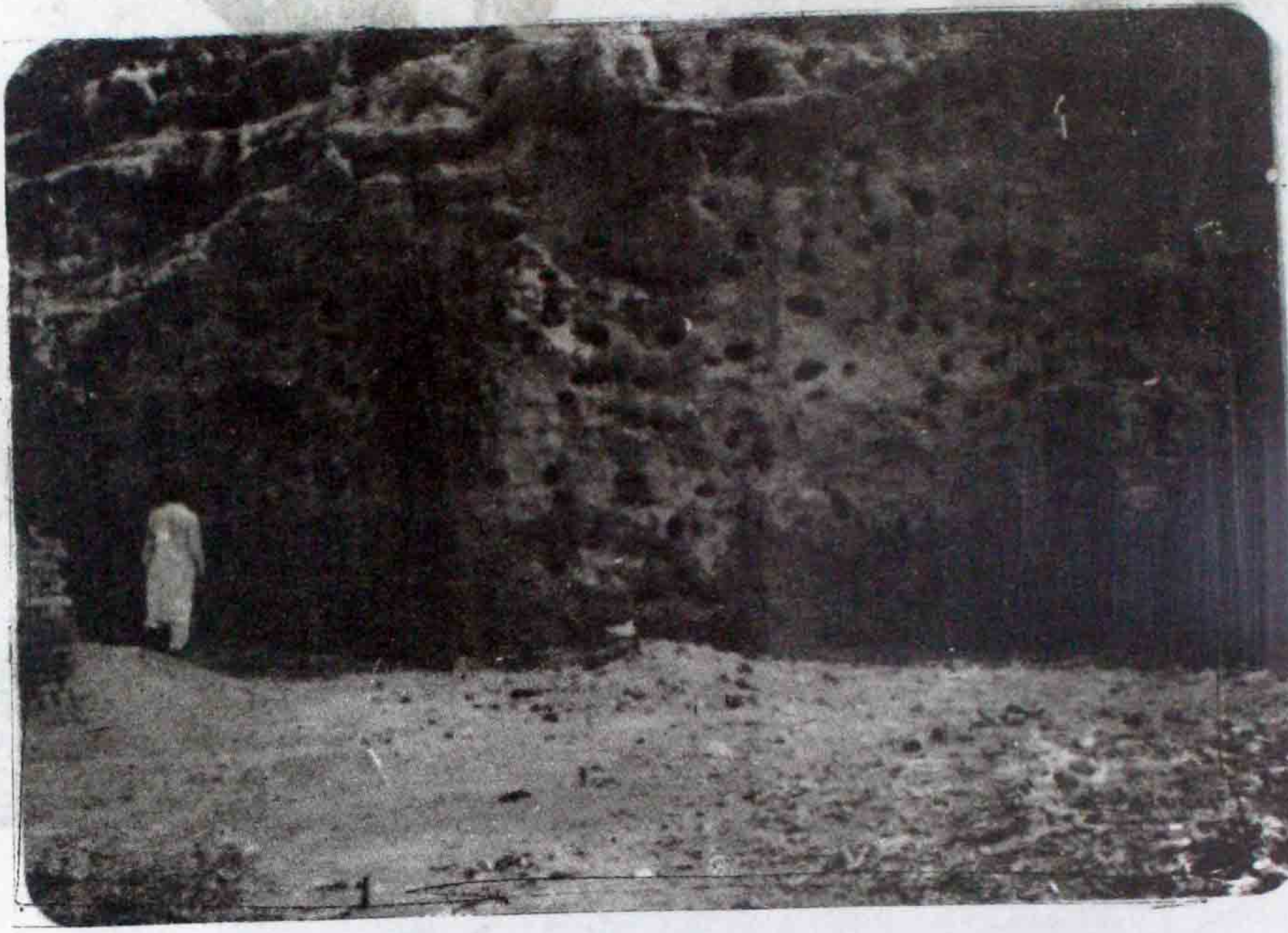

مونگ کا قلعہ

یہ قلعہ دریائے جہلم کے جنوبی کنارے پر واقع ہے اس کے تین اطراف آبادی ہو چکی ہے۔ لیکن جانب شمال قلعہ کی دیواریں اب بھی ننگی ہیں ماضی میں مغرب سے آنے والے حملہ آور تجارتی قافلے اسی راستے برصغیر میں داخل ہوتے تھے۔ عام روایت کے مطابق یہ قلعہ راجہ پورس کا پایہ تخت رہا۔ مونگ کے قریب کھلے میدانوں میں راجہ پورس اور سکندر اعظم کی فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ اس قلعہ سے کافی داستانیں منسوب ہیں۔ قدیم دور کے انسان بڑے بڑے بلند و بالا مٹی کے ٹیلے ٹبے تعمیر کر کے اس پر رہائش اختیار کرتے تاکہ وہ قدرتی آفات سیلاب چوروں ڈاکوؤں اور حملہ آوروں سے محفوظ رہ سکیں۔ ماضی میں دریائے جہلم قلعہ مونگ کے بالکل قریب بہتا تھا۔ یہاں دریا کی چوڑائی بہت کم ہے۔ مشہور پتن ہونیکی وجہ سے آمد و رفت کا مرکز رہا

marfat.com

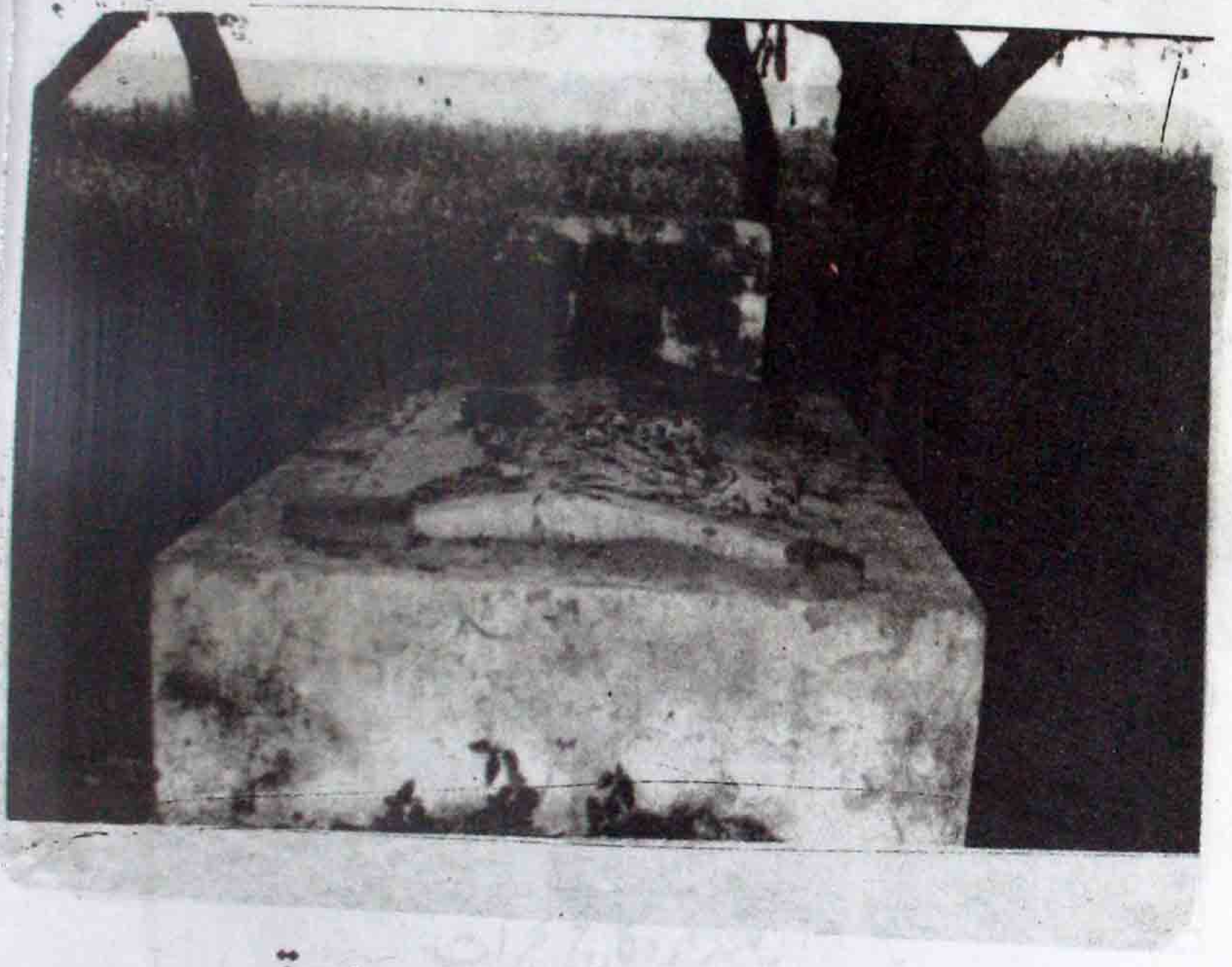

لکرالی سمراله کے قریب چار قدیمی قبریں

لکرالی ہزارہا سالہ قدیمی قصبہ ہے جو بلند بالا ٹبہ پر واقع ہے اس کے گردونواح بلند بالا ٹبے ٹیلے ہیں ۔ جہاں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے چکیوں کے پاٹ اور مٹی کے بچوں کے کھلونے پائے جاتے ہیں یہاں قریب ہی نالہ بھمبر بھی بہتا ہے، جس میں ٹھنڈا صاف شفاف پانی سال بھر بہتا رہتا ہے سمراله بھی ایک قدیمی قصبہ ہے سمرالے کا ٹبہ جس پر قدیمی قبریں ہیں قدیمی ہونے کی وجہ سے یہاں کئی آثار پائے جاتے ہیں یہیں ٹبہ کے علاوہ جانب جنوب چار قدیمی قبریں ہیں حافظ شمس الدین گلیانوی کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 329 نمبر شمار 504 کے مطابق دائرہ دیہہ کے قریب صاحب قبر کا نام خاوا نام ہے جانب جنوب مغرب صاحب قبر کا نام تبت اولاد موسیٰؑ ہے تیسرے صاحب قبر کا نام لاوی ہے ساری قبریں پختہ تعمیر ہیں او ران پر ایسے درخت بھی پائے جاتے ہیں جن کی عمریں ہزاروں سال ہیں

marfat.com

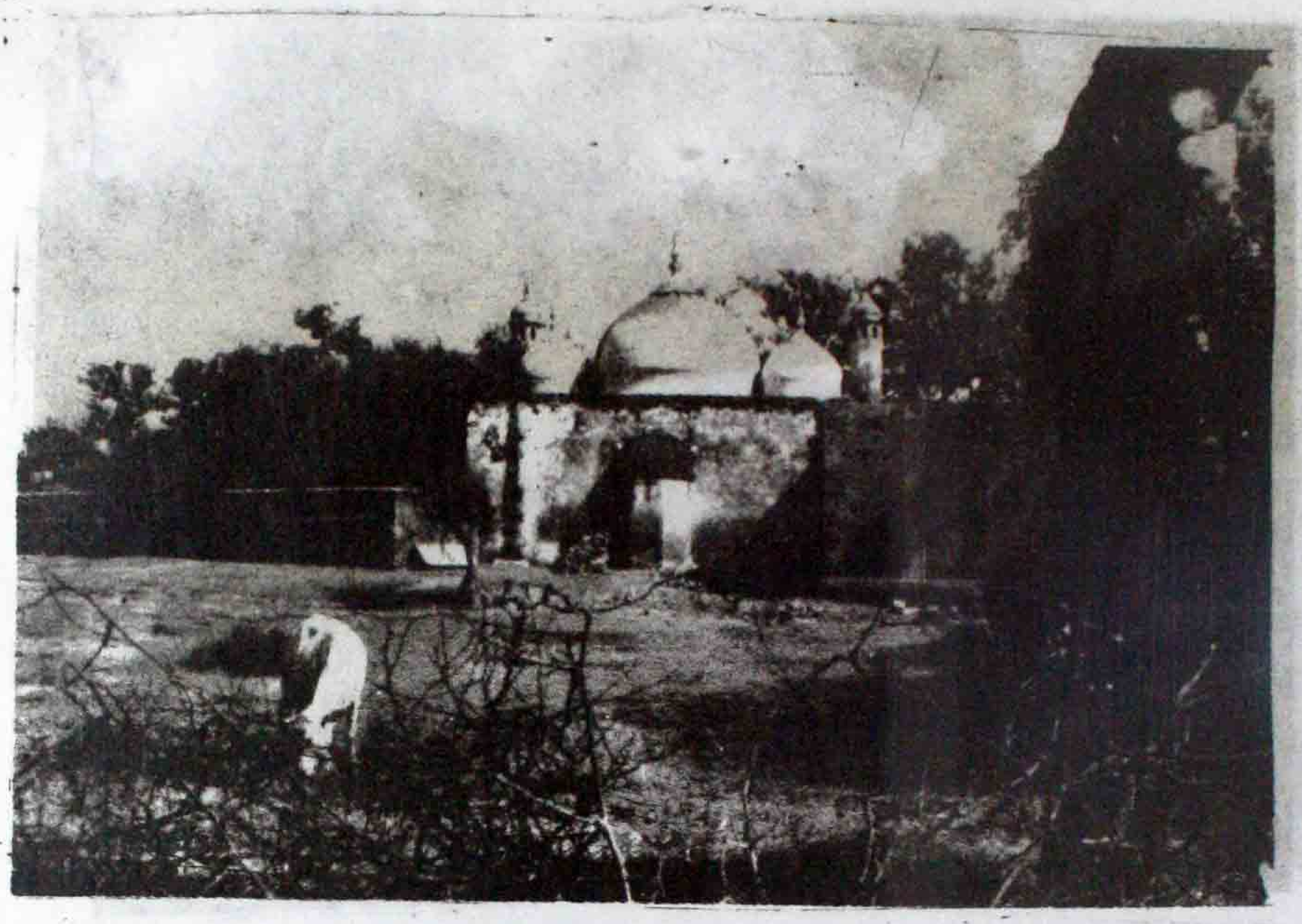

برنالی میں قدیمی مسجد ٹبہ

لالہ موسیٰ سے ایک سڑک کھاریاں ڈنگہ روڈ کی طرف نکلتی ہے۔ برنالی قصبہ لالہ موسیٰ کے قریب ہی ہے اور ایک بہت بڑا ٹبہ کسی تباہ شدہ بستی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ٹبہ کافی رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ ٹبہ کے اوپر کسی درویش کا روضہ بھی ہے۔ برسات کے موسم میں یہاں مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور دوسری کئی قسم کی اشیاء ملتی ہیں۔ برنالی کے ٹبہ کے قریب ہی یہ قدیمی مسجد ہے۔ جو مغلوں نے یہاں تعمیر کی تھی۔ مسجد کے قریب ہی جانب مشرق کسی درویش ولی اللہ کا مزار ہے۔ انسانی بستیاں اجڑی آباد ہوئی لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان قائم ہیں

marfat.com

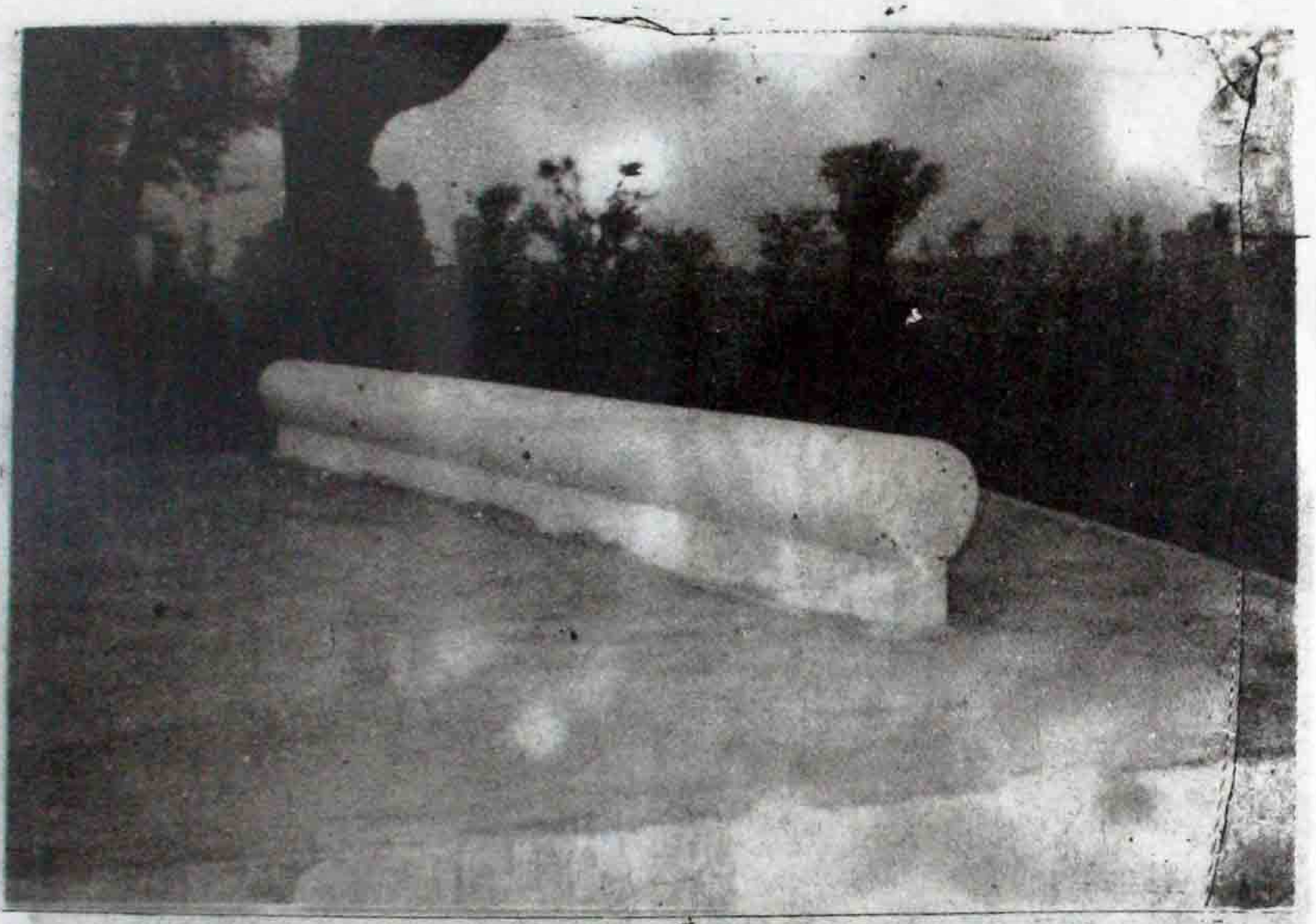

ڈب کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار موضع ڈب کے جانب مغرب زرعی زمینوں میں ہے جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے موضع ڈب ایک قدیمی قصبہ ہے یہاں بوہڑ (برگد) کے بہت پرانے قد آور قسم کے درخت ہیں ان کے قریب ہی پانی کا تالاب بھی ہے جس کے نشان اب مٹ چکے ہیں گاؤں کے وسط اور گردونواح نو گز قبریں ہیں جس کی وجہ سے اس علاقہ کے قدیم ہونے کے آثار پائے جاتے ہیں اس مزار کے قریب ایک نو گز خانقاہ پر سائیں رانگلا کا ڈیرہ ہے جس نے گذشتہ چند سالوں میں اس مزار کو آباد کیا ہے جہاں لنگر اور زائرین کے قیام اور خورد و نوش کا اہتمام کیا گیا ہے

marfat.com

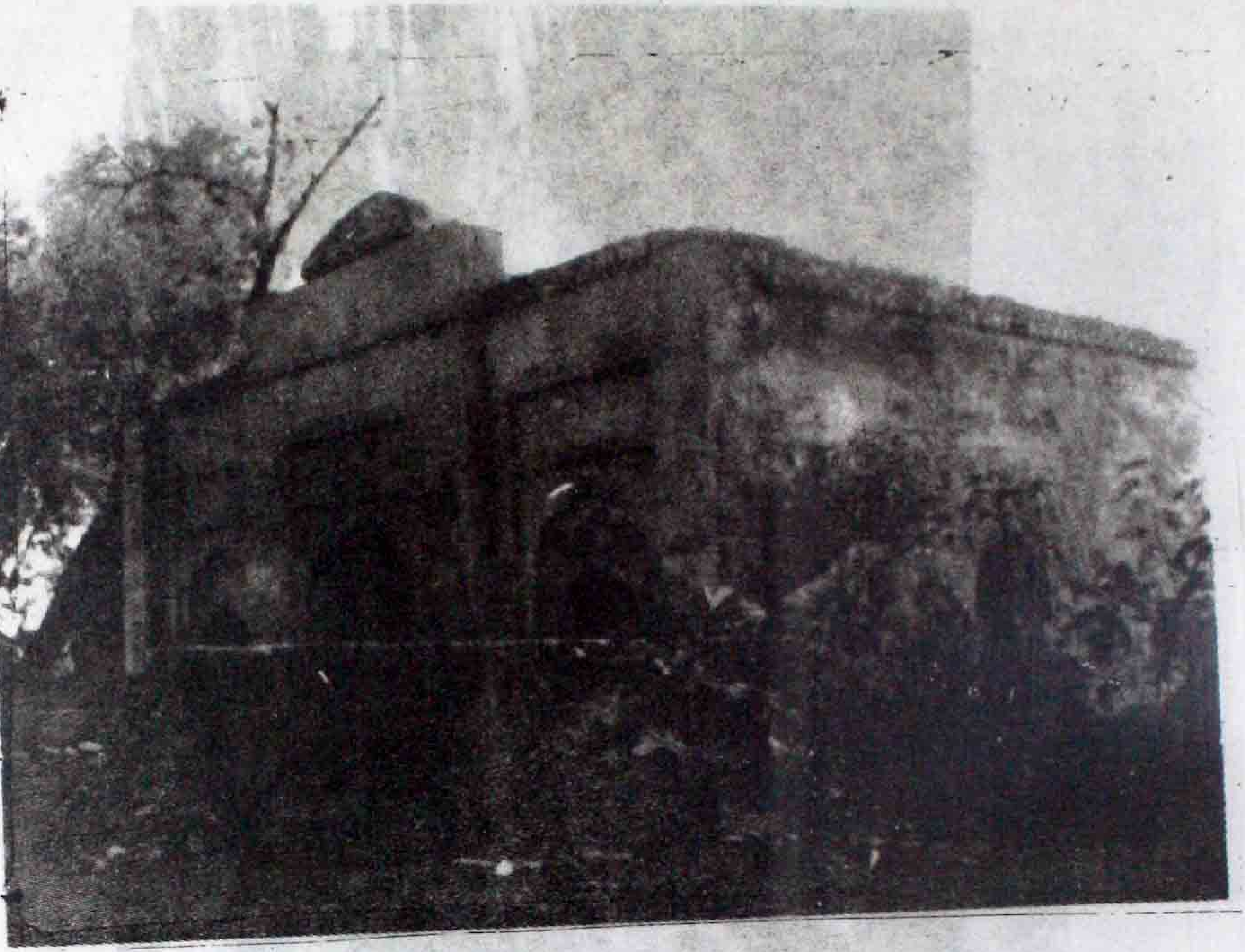

دولت نگر کی قدیمی مسجد

دولت نگر گجرات کا ایک قدیمی قصبہ ہے۔ جس کی تاریخ پانچ ہزار سال پرانی ہے۔ جس کا پہلا نام اودھے نگری تھا۔ دولت نگر کو اس علاقہ میں مرکز کی حیثیت حاصل رہی۔ یہاں آٹھ نو کے قریب قدیمی سڑکیں آکر ملتی ہیں۔ مغل شہنشاہ گجرات سے بھمبر جانے کے لئے دولت نگر میں مختصر قیام کرتے۔ یہ سڑک لالہ موسی، خواص پور سے آنے والی سڑک کے کنارے دولت نگر کے جانب جنوب کی طرف ہے۔ یہ مسجد مغل شہنشاہ اکبر کے دور کی معلوم ہوتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی اینٹیں ہیں۔ مینار اور گنبد شہید ہو چکے ہیں۔ مسجد کے تین دروازے ہیں۔ دیواریں کافی چوڑی ہیں۔ طرز تعمیر مغلیہ دور کی ہے۔

marfat.com

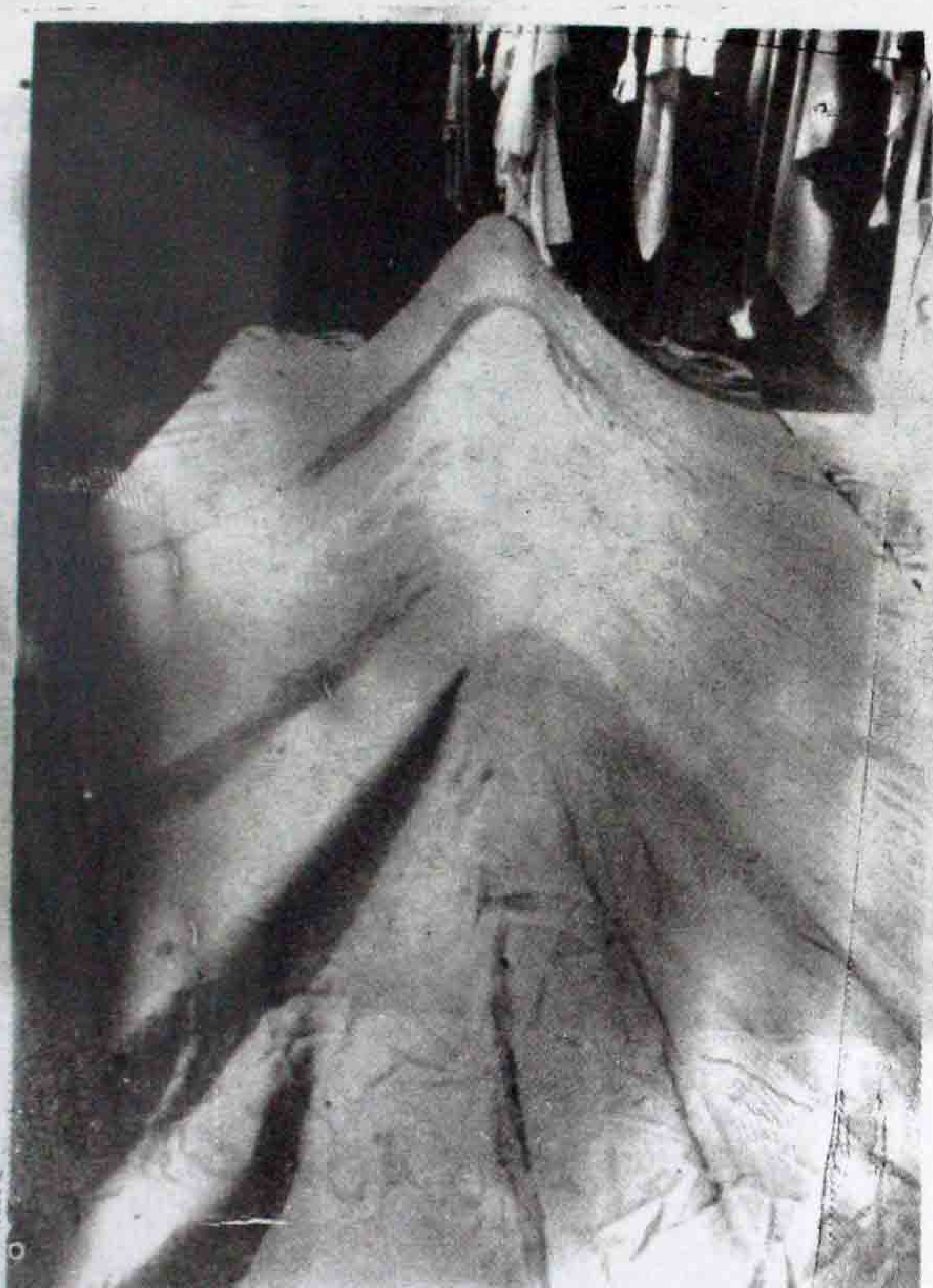

دھمتھل کے ٹبہ کے شمال کی جانب 9 گز لمبا مزار

دھمتھل کا ٹبہ جو وسیع علاقہ میں پھیلا ہوا ہے اس کے اوپر 9 گز لمبا مزار ہے۔ اس کے جانب شمال دور دور تک مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے بکھرے نظر آتے ہیں جو کسی تباہ شدہ بستی یا شہر کے یہاں ہونے کا ثبوت ہیں۔ مزار کے جانب مغرب ایک پانی کی ندی بہتی ہے جس میں سارا سارا سال پانی بہتا ہے۔ مزار پختہ تعمیر ہے۔ اور چار دیواری بھی ہے مزار کی لمبائی 9 گز ہے

marfat.com

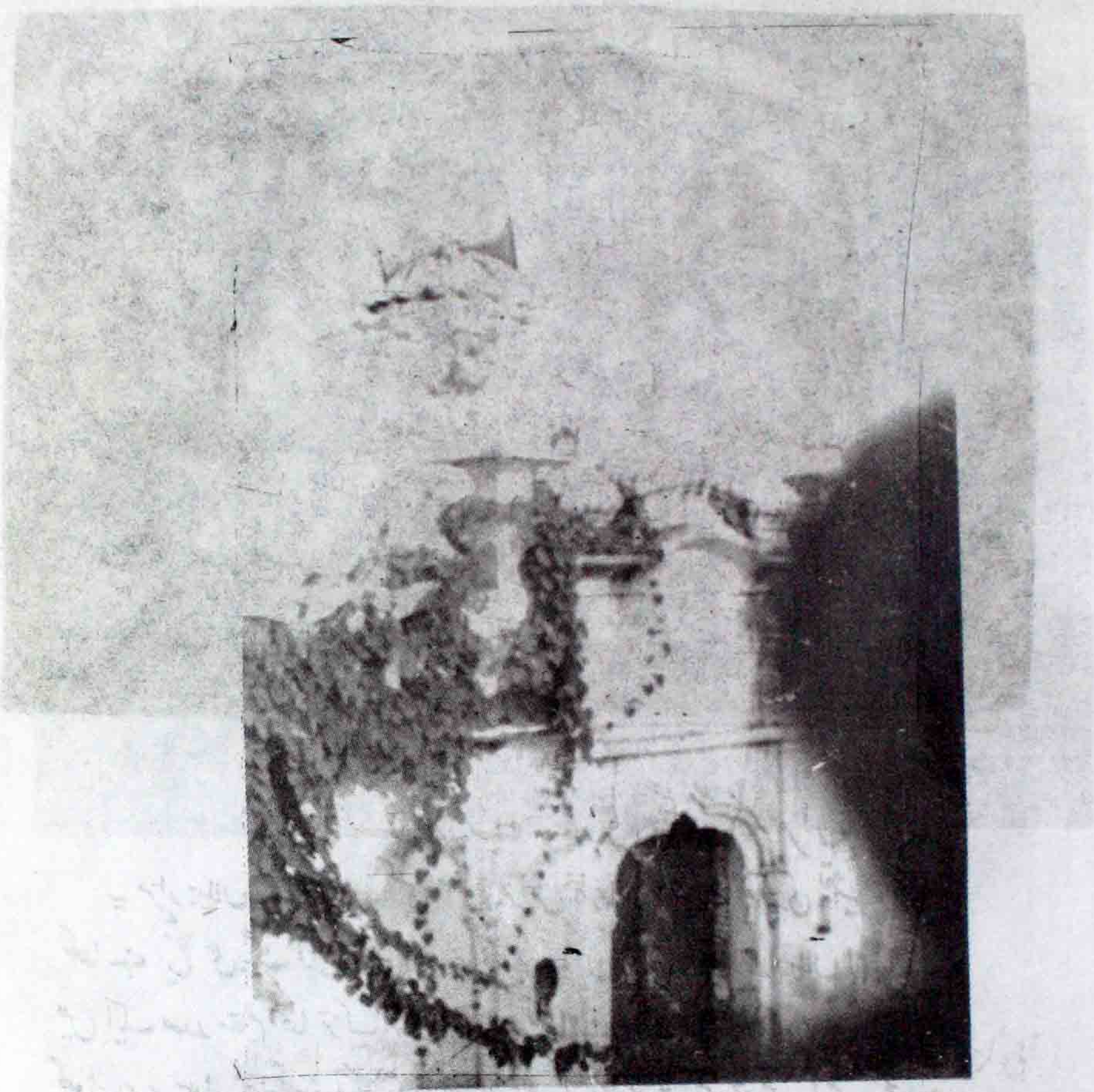

برٹیلہ شریف میں قدیمی مسجد

برٹیلہ شریف ایک قدیمی بستی ہے ۔ اس بستی میں یہ مسجد جانب جنوب چھپڑ کے کنارے پر ہے ۔ جسے شہید کر کے از سر نو تعمیر کیا گیا ۔ یہ مسجد مغلیہ دور میں تعمیر ہوئی چھوٹی چھوٹی اینٹیں استعمال کی گئی تین گنبد تھے ۔ درمیان والا بڑا گنبد تھا ۔ چار مینار تھے ۔ دیواریں کافی چوڑی بنائی گئی تھیں ۔ اس علاقہ میں سب سے قدیمی بتائی جاتی ہے ۔ 1971ء کی جنگ میں ایک گولہ لگنے سے مسجد کا شمالی حصہ شہید ہو گیا تھا ۔ یہ مسجد ایک قدیمی گزرگاہ کے قریب ہے ۔ جدید دور میں تعمیرات کی وجہ سے وہ پرانا راستہ ختم ہو چکا ہے ۔

marfat.com

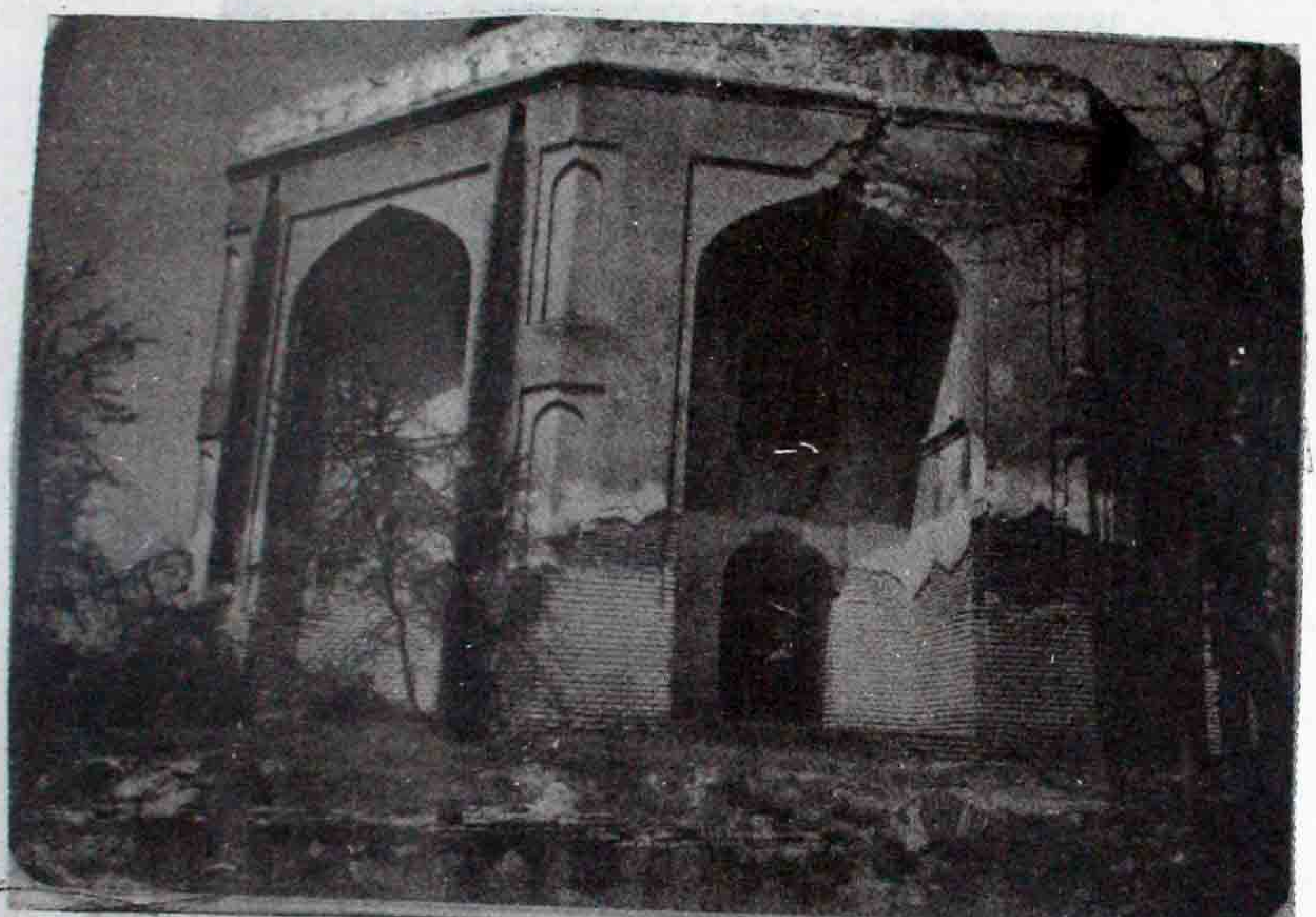

ہیلاں کے قریب شیخ علی بیگ کا مزار

یہ مزار ہیلاں کے قریب کسی مغل جرنیل کا بتایا جاتا ہے مزار کی تعمیر پر جو نام لکھا ہے شیخ علی بیگ ابن حسن علی خان عرب سن وفات 999ھ ہیلاں اس زمانے میں ایک صدر مقام تھا تزک جہانگیری میں لکھا ہے، کہ شہنشاہ اکبر ہیلاں میں آیا گھوڑے پر سوار تھا گھوڑ بدک گیا شہنشاہ نیچے گر پڑا بہت سی چوٹیں آئیں کچھ دن آرام کیا صحت ہوئی شہنشاہ اکبر نے غسل صحت کیا مقبرہ دو منزلہ ہے اور مغلیہ طرز تعمیر کی عکاسی کرتا ہے زیر زمین ایک سرنگ بھی ہے اس مقبرہ کے ساتھ جو بہت انوکھی بات منسوب ہے وہ ایک درخت ہے۔ جسے کھیرنی کے نام سے پکارتے ہیں جو پورے علاقے میں صرف ایک ہی قسم کا درخت مشہور ہے محکمہ اوقاف یا آثار قدیمہ کو اس عمارت کی دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دینی چاہیے یہ تاریخی عمارتیں ہمارا قومی ورثہ ہیں

marfat.com

قدیمی درخت

آبی گزر گاہوں کے کنارے جو قدیمی بستیاں تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔ ان بستیوں پر پیپل اور بوہر کے درخت پائے جاتے ہیں۔ جن کی عمریں ہزاروں سال بتائی جاتی ہیں۔ ماضی میں یہ درخت بنی نوع انسان کے علاوہ چوپاؤں کے آرام کے لئے سایہ اور ٹھنڈی ہوا مہیا کرتے تھے۔ ان درختوں کے نیچے بیٹھ کر قوموں کی تقدیروں کے فیصلے اور عدالتی فرائض سرانجام دیئے جاتے تھے۔ اور اس کے علاوہ بستی میں ہونے والی تقریبات بھی ان گھنے درختوں کے سائے مین منعقد ہوتی تھیں۔ ان درختوں کی عمریں ہزاروں سال بیان کی جاتی ہیں۔

marfat.com

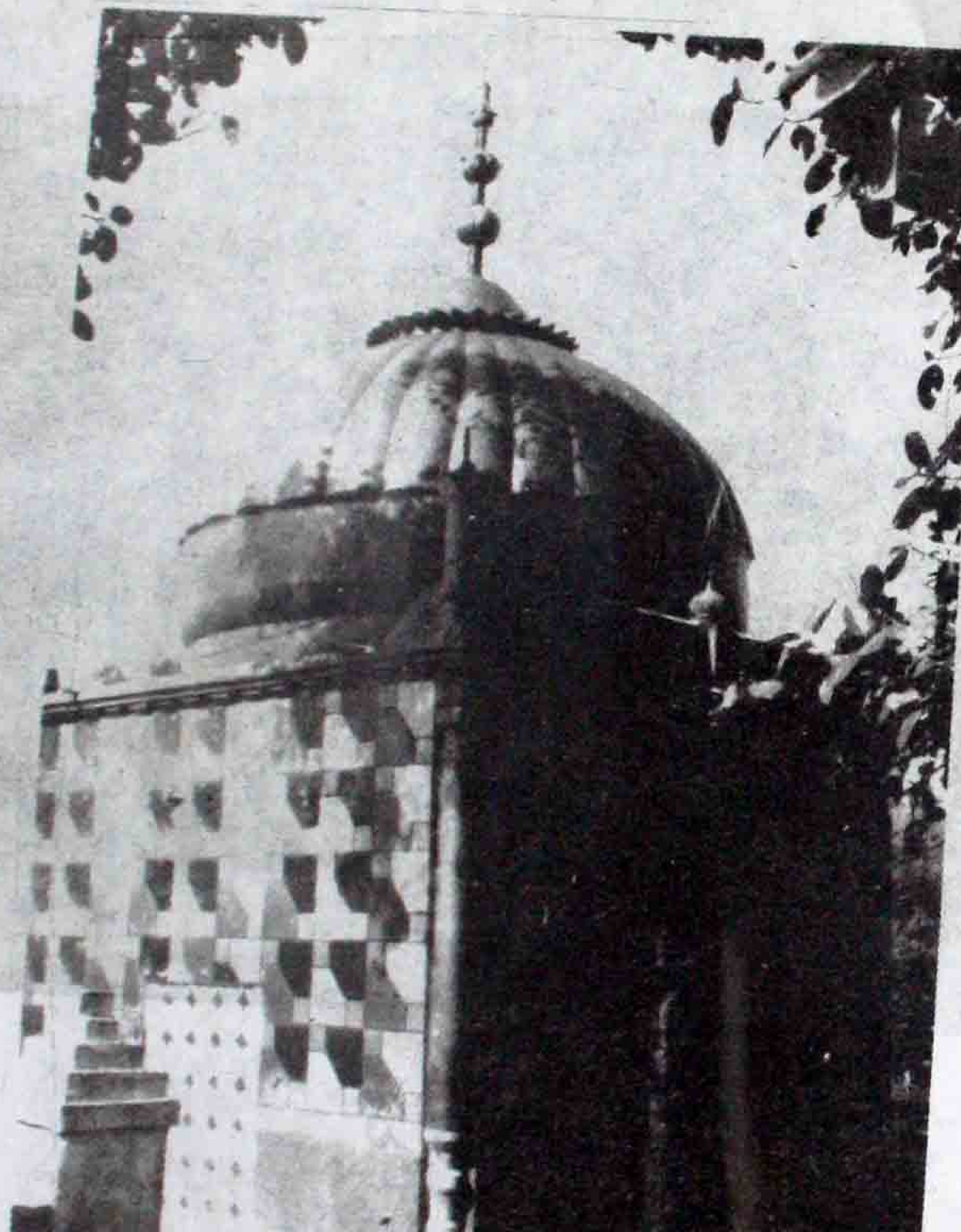

جلالپور جٹاں میں حضرت یتیم شاہ کا مزار

جلالپور جٹاں کے محلہ شیر شاہی میں ایک محلہ لالے دا کھوہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مزار لالے دا کھوہ کے قریب ہے۔ یہاں ہر سال عقیدت و احترام سے عرس منایا جاتا ہے۔ مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ چار دیواری کے علاوہ ایک عالی شان گنبد بھی ہے۔ مزار کے قریب ایک قدیمی کنواں بھی ہے۔ جو لالے دا کھوہ کے نام سے مشہور ہے۔ مزار پر پیپل اور بوہڑ کے قدیمی درخت بھی ہیں۔

marfat.com

ریاض المدینہ مسجد

یہ مسجد محلہ مسلم آباد میں حضرت سید حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیر کی۔ آپ اس مسجد میں وعظ فرمایا کرتے۔ اس مسجد میں قطب الارشاد کے وعظ کی بدولت ہزاروں دلوں کو منور کیا۔ پاکستان بھر میں یہ واحد ایسی مسجد ہے. جہاں باہر کی جانب کوئی لاؤڈ سپیکر نصب نہیں ہے۔ مسجد عالی شان اور شاندار انداز میں تعمیر کی گئی ہے ے جمعہ کے روز یہاں دور دراز سے لوگ نماز ادا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل اس محلے کا نام گیان پورہ تھا۔ یہ مسجد قطب الارشاد حضرت سید قبلہ حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ کے نام سے مشہور ہے۔

marfat.com

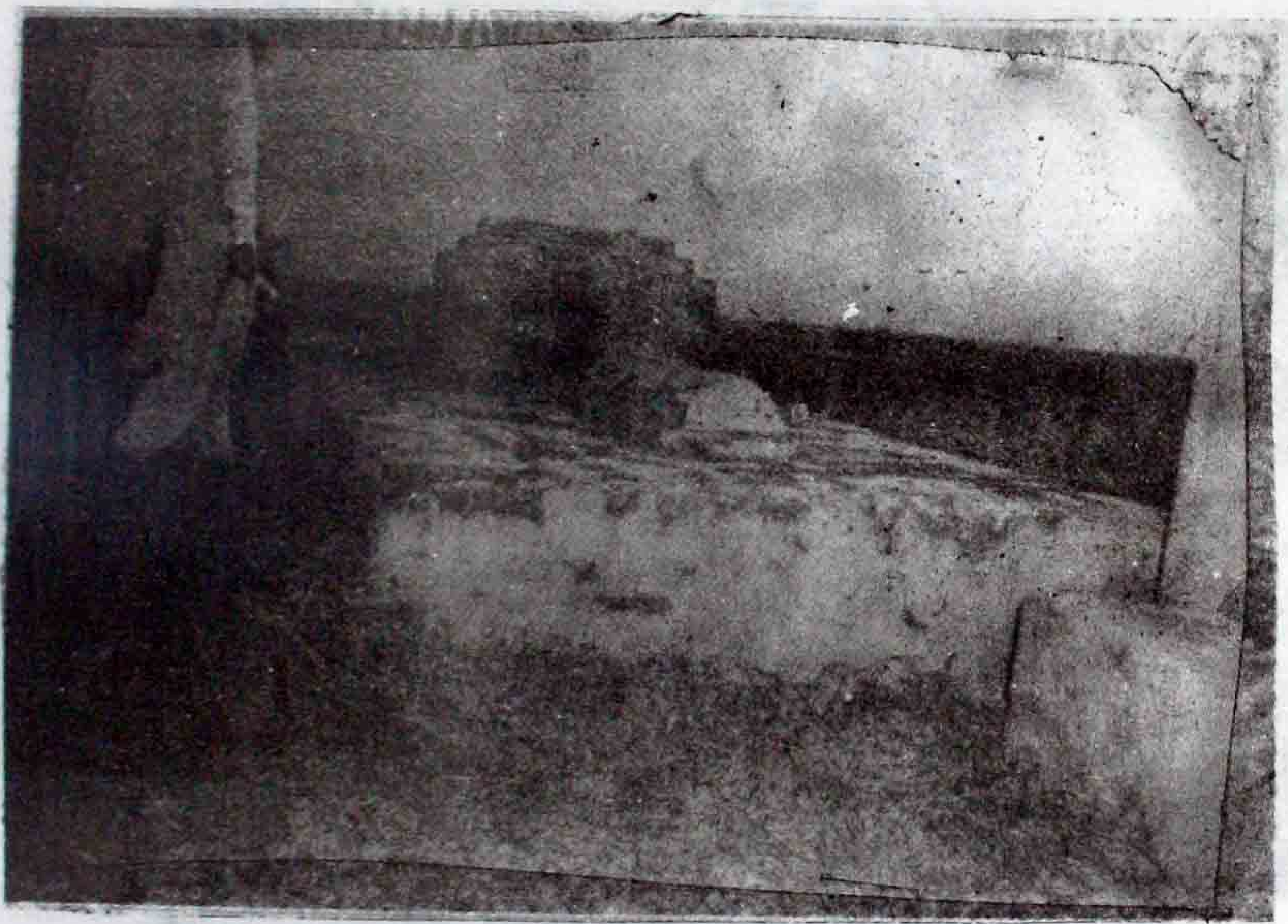

کوٹ رانجھا کا بلند و بالا ٹبہ

یہ ٹبہ جلالپور ﷲ کے جانب شمال موضع کوٹ رانجھا میں ہے اور یہ ٹبہ بہت بلند و بالا ہے ۔ ٹبہ کی چوٹی پر چند قبریں ہیں کھدائی کے دوران ٹبہ سے مٹی کے برتن سکے اور چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے یہاں کوئی شہر بستی تباہ ہوئی ہو گی یا پھر حملہ آوروں کو روکنے کے لیے قلعہ نما چوٹی بنائی ہو گی ۔ یا قدرتی آفات سیلاب وغیرہ سے بچنے کے لیے بنائی ہو گی کوٹ رانجھا میں دربار بھی ہے جہاں روحانی شخصیات دفن ہیں ۔ جن کا ہر سال عرس منایا جاتا ہے ۔ اور اہل دیہہ یہاں عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں ۔ اس علاقہ میں چاروں سمت بڑے بڑے ٹبے اور ٹیلے ہیں

marfat.com

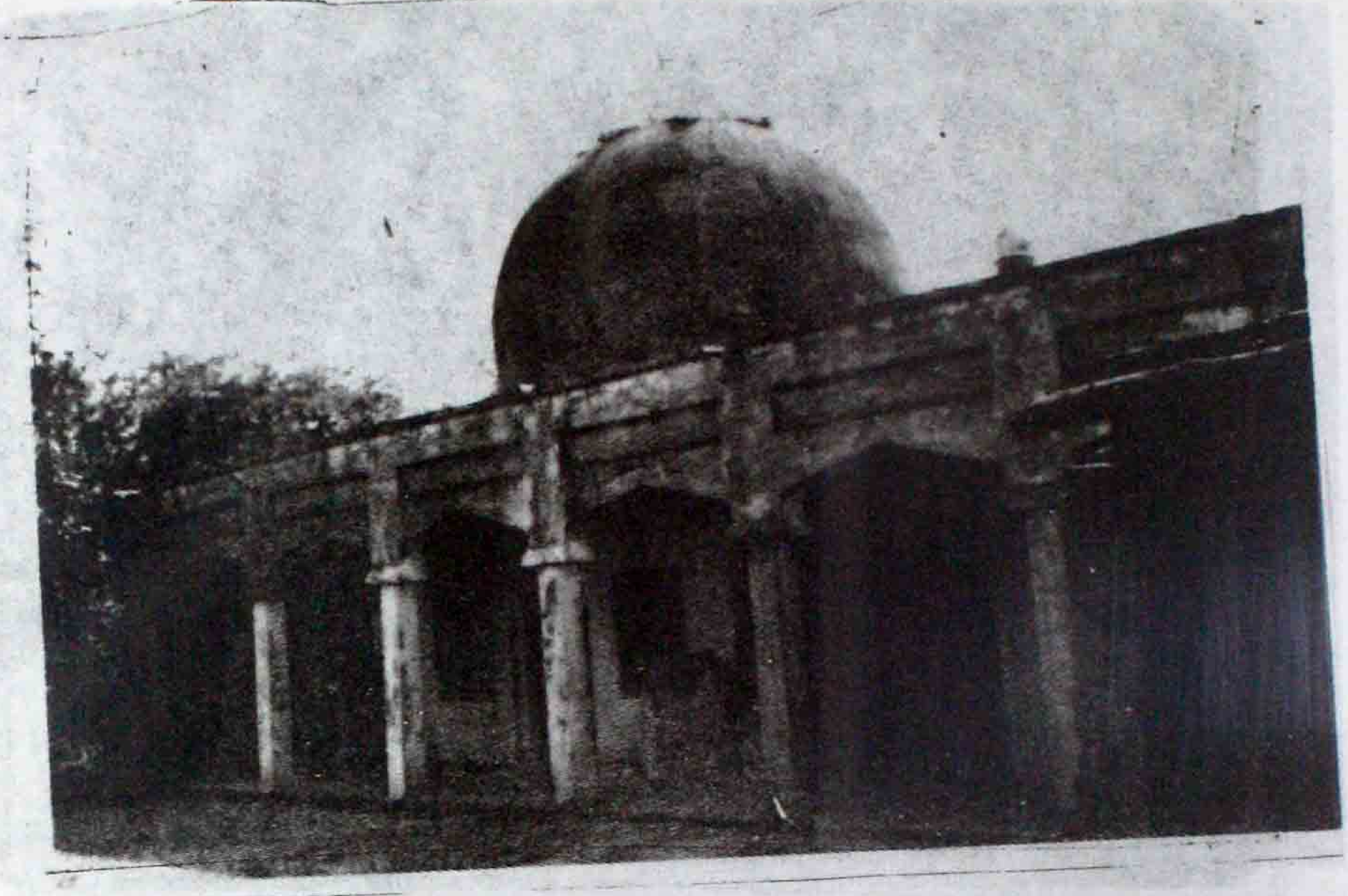

کلے وال کے قریب بابا نور محمد کا قدیمی مزار

کلے وال سیداں ایک مشہور قصبہ ہے جو گجرات سے چند میل کے فاصلہ پر جی ٹی روڈ پر واقع ہے اور زیادہ تر آبادی سادات کی یہ اس گاؤں کے جانب مغرب گھنے درختوں میں ایک قدیمی مزار ہے مقامی آبادی صاحب مزار کو بابا نور محمد کے نام سے پکارتی ہے۔ مزار کے گردونواح قبرستان بھی ہے اور قریب ہی ریلوے لائن بھی گزرتی ہے اس مزار کے قریب سے سڑک گاکھڑی کے لئے جاتی ہے مزار پختہ تعمیر ہے اور مزار کے اوپر شاندار گنبد بھی ہے صاحب مزار کا روضہ سفید سنگ مرمر سے تعمیر کیا گیا ہے اور یہاں دو قبریں ہیں۔ مزار کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔ اور رہائش کے لئے چھوٹا سا کمرہ بھی تعمیر کیا گیا۔

marfat.com

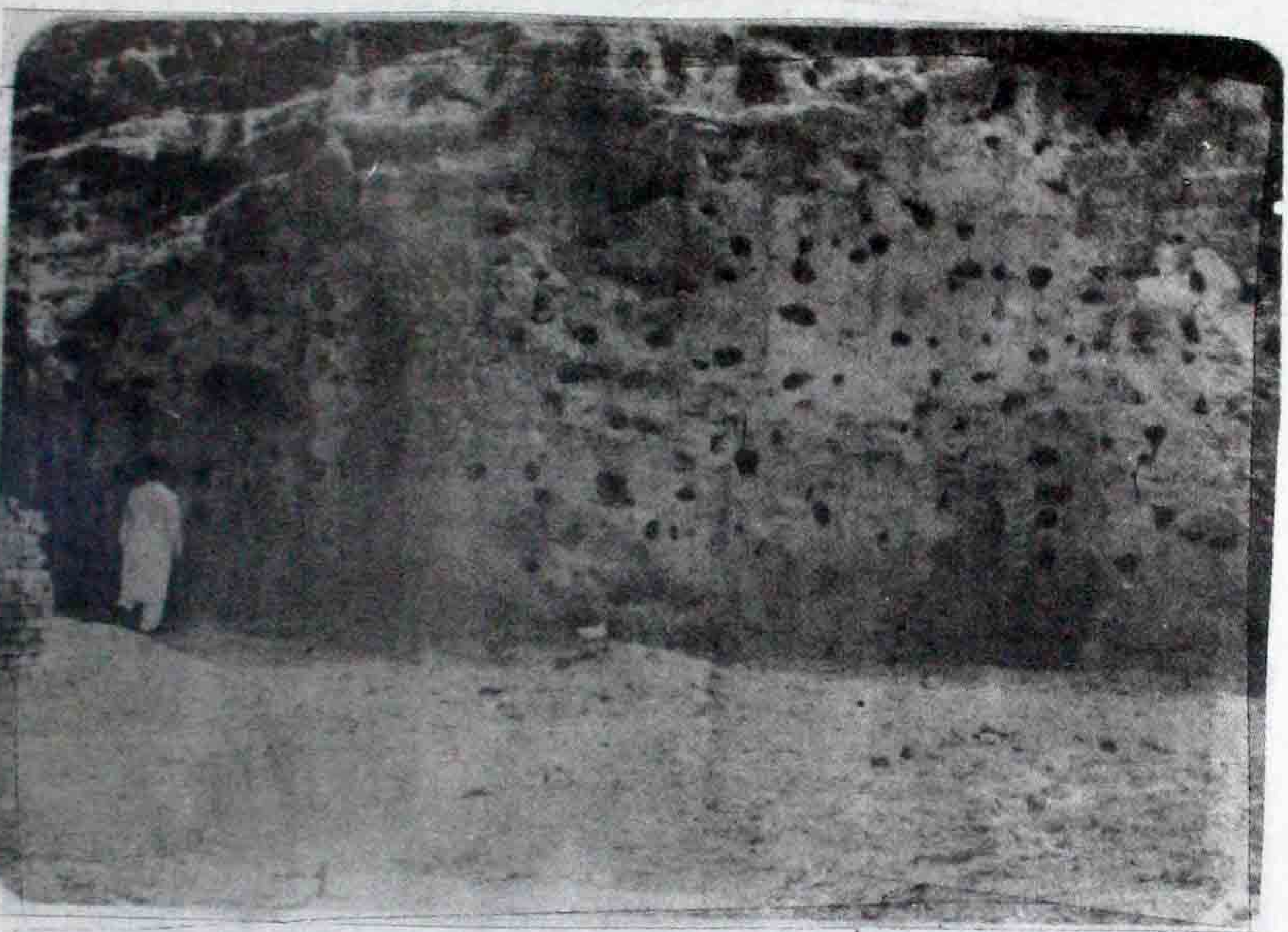

مونگ کے قلعہ کا شمالی حصہ

گجرات میں مونگ کے قلعہ کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کہ یہ راجہ پورس کا پایہ تخت تھا اور مونگ کے میدانوں میں ہی راجہ پورس اور سکندر کی تاریخی لڑائی ہوئی تھی۔ اس دھرتی کے سپوت راجہ پورس نے سکندر اعظم سے ساز باز کرنے کی بجائے اسے میدان جنگ میں لڑنے کی دعوت دی راجہ پورس بہادری سے لڑا اس کے جسم پر دو سو کے قریب زخموں کے نشان تھے لیکن پھر بھی اس نے سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا وہی سلوک جو بادشاہ بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں قلعہ کے جانب شمال دریائے جہلم بہتا ہے جس نے اب رخ بدل لیا ہے سارے قلعے پر مکانات تعمیر ہیں البتہ شمال کی جانب قلعہ کی دیواریں نکلیں ہیں جس کی تہہ میں بڑی بڑی ہڈیوں کے پنجر نمایاں نظر آتے ہیں سکندر اور پورس کے درمیان اس جگہ پر 326 ق م میں فیصلہ کن لڑائی ہوئی تھی

marfat.com

مرزائی چک (گجرات) میں قدیمی مزار

جلالپور جٹاں سے ایک سڑک ہزاروں سالہ پرانے قصبے چوپالہ کی طرف جاتی ہے۔ دریائے چناب کے کنارے کہیں قدیمی بستیوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اسی سڑک پر ہزاروں سالہ قدیمی قصبہ راکھے بہل پور بھی ہے راکھے بہل پور کے قریب مشہور قصبہ مرزائی چک ہے۔ مرزائی چک کے قریب ایک بہت بڑے بوہڑ کے درخت کے نیچے یہ قدیمی مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر ہے۔ اس مزار کے تھوڑے سے فاصلہ پر راکھے بہل پور کا ہزاروں سالہ قدیمی شہر جو تباہ و برباد ہو چکا ہے۔ لیکن اس بات کا داعی ہے کہ یہاں کوئی پرانی بستیاں تباہ ہوئیں۔ مزار پر اہل دیہہ اور گردونواح کے لوگ پوری عقیدت واحترام سے حاضری دیتے ہیں

marfat.com

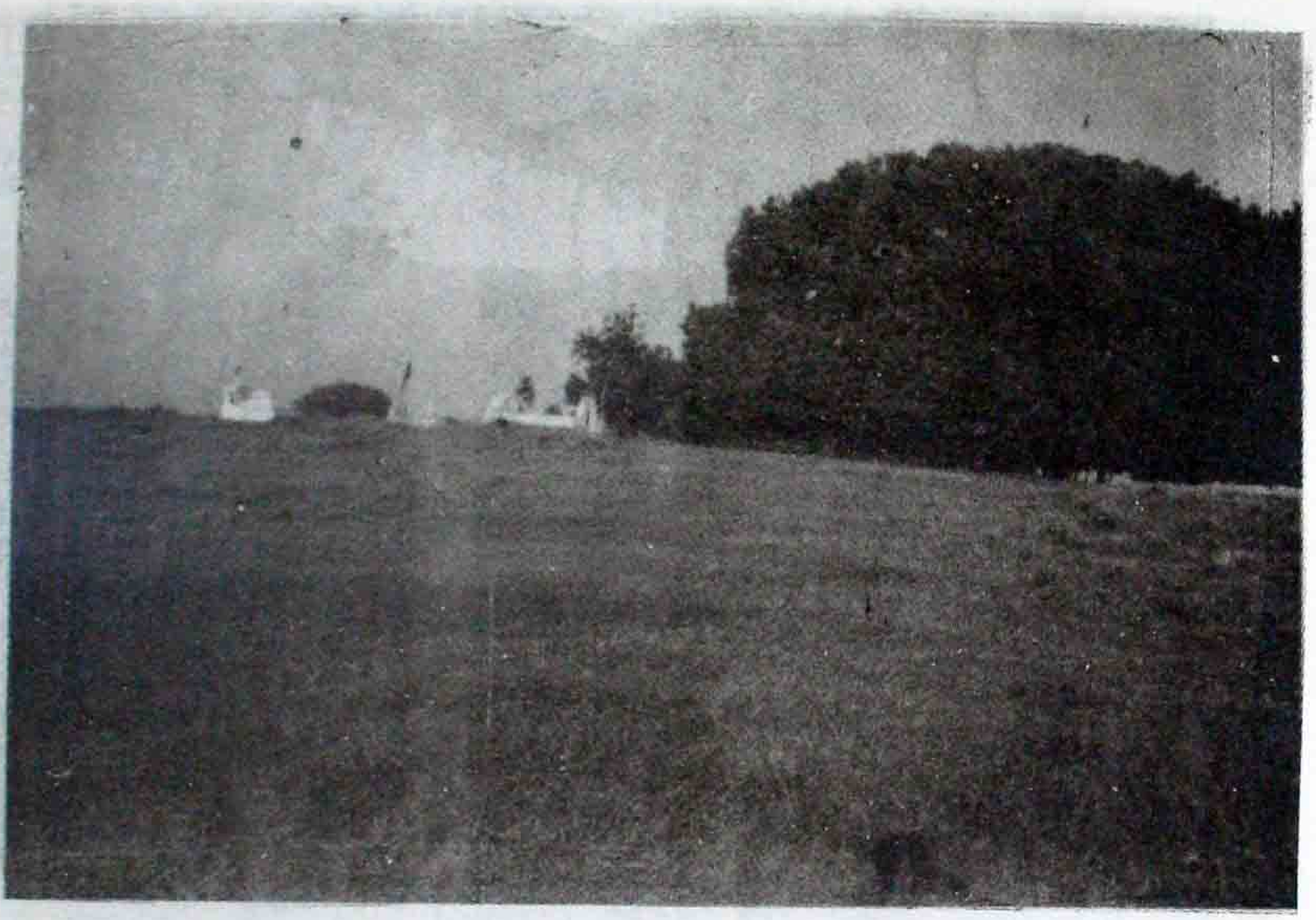

ٹبہ میاں صاحب المعروف میم صاحب

گجرات کے مشہور قصبے معین الدین پور سے ایک سڑک سیالکوٹ کی طرف جاتی ہے سیالکوٹ سے ہوتی ہوئی پسرور اور پسرور سے لاہور ہندوستان کی طرف جا نکلتی ہے۔ یہ ٹبہ معین الدین پور کے قریب سوک اور چک سیدا کے درمیان واقع ہے۔ اس ٹبہ کے چاروں طرف چھوٹی چھوٹی بستیاں اور گاؤں آباد ہیں۔ اس ٹبہ سے چاروں طرف کے دیہات کو درجنوں راستے نکلتے ہیں اور یہاں آکر ملتے ہیں ٹبہ کے اوپر میاں صاحب کا مزار بھی ہے جو اکبر کے دور کے بتائے جاتے ہیں۔ اور قریب ہی برگد بوہڑ کے تناور درخت ہیں۔ جن کے سائے میں انسان سینکڑوں سالوں سے آرام کرتے چلے آرہے ہیں۔ اس ٹبہ پر بھی مٹی کے برتنوں کی ایک تہہ بچھی ہوئی ہے۔ کھدائی کے دوران پرانے برتن سکے اور کئی ضروریات زندگی کی اشیاء کے ٹکڑے یا نمونے پائے جاتے ہیں۔ اس ٹبہ پر تباہ شدہ بستی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اگر مزید کھودائی کی جائے تو کئی راز مل سکتے ہیں۔ ٹبہ کافی رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔

marfat.com

دولت نگر کے قریب ہزاروں سالہ پرانی گزرگاہ

گجرات کا پہلا نام اودھے نگری تھا۔ اودھے نگریکا پرانا شہر آجکل اسے دولت نگر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ شہر پانچ ہزار سال پرانا ہے۔ برصغیر کو مغرب سے ملانے والی سڑک جس کے آثار دولت نگر کے قریب پائے جاتے ہیں۔ اس ہزاروں سالہ قدیمی گزرگاہ سے بڑے بڑے حملہ آور شاہی قافلے اللہ کا پیغام دینے والے اور انسانوں کو رشدو ہدایت دینے والے لوگ اس سڑک سے گزرتے تھے۔ یہ ہزاروں سالہ پرانی گزرگاہ کافی چوڑی ہے۔ اس کے دونوں جانب شیشم کے درخت قطاروں میں لگائے ہیں۔ درختوں کے سائے کیوجہ سے گرمی کے موسم میں مسافروں کو ٹھنڈی ہوا ان درختوں کیوجہ سے میسر آتی۔ سفر کرنیوالے ان درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہوتے۔ باربرداری کے جانور بھی سورج کی گرمی کے دوران سفر محفوظ رہتے ہزاروں سال گزرنے کے باوجود اس سڑک کے نشان اب بھی قائم ودائم ہیں

marfat.com

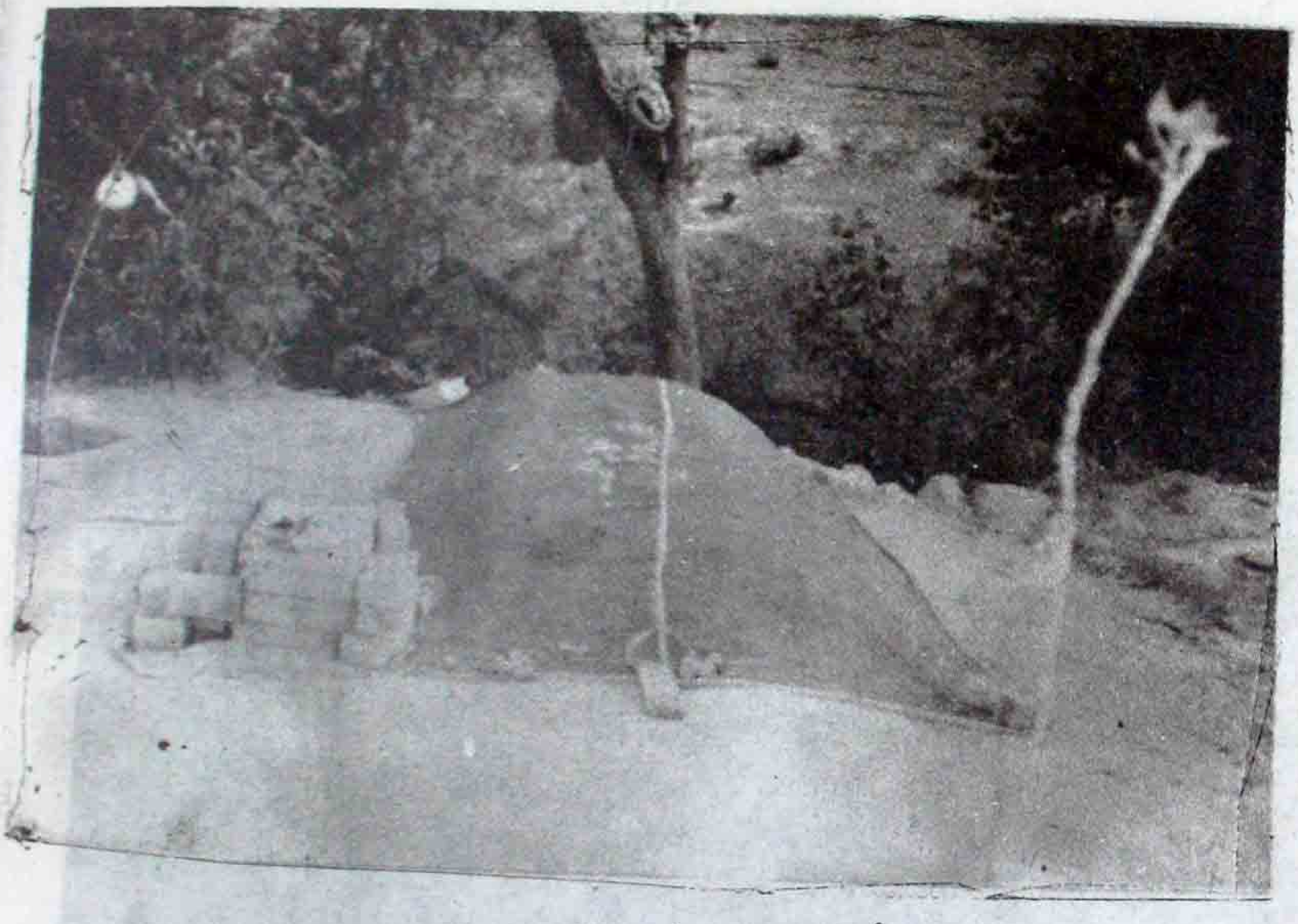

موضع بڈھن کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار موضع بڈھن کے قریب ایک چشمہ کے کنارے واقع ہے ۔ جس جگہ یہ خانقاہ ہے وہاں کھنڈرات اور آبی گزر گاہیں ہیں ، اتوار کے روز یہاں دور دراز سے مرد خواتین جو خارش کے مریض ہوں غسل کرتے ہیں اس مزار کے چاروں طرف کئی قدیمی خانقاہیں ہیں ۔ تھوڑے سے فاصلہ پر موضع موٹا میں حضرت مرطوش کا مزار ہے ۔ جانب جنوب گجراں میں موسیٰ حجازیؒ کا نو گز لمبا مزار ہے ۔ اسی طرح شیخ چوگانی میں بھی حضرت آمنونؒ اور حضرت طانوحؒ کے لمبے مزارات ہیں ، ان مزارات کی موجودگی اس بات کی داعی ہے کہ یہ علاقہ ماضی میں کوئی نہ کوئی داستان اپنے اندر لیے ہوئے ہے

marfat.com

سرخ پور کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار مشہور قدیمی قصبہ سرخ پور کے جانب مغرب ٹانڈہ روڈ پر ہے ۔ یہاں قدیمی درختوں کا جنگل بھی ہے ۔ اور مزار کے قریب برساتی پانی کا تالاب بھی ہے ۔ عرصہ سے یہاں عرس میلہ لگتا ہے ۔ عرس میلہ پر کبڈی کا میچ ہوتا ہے ۔ قیام پاکستان سے قبل یہاں سکھ بھی کبڈی کھیلا کرتے تھے ۔ مزار کے قریب بوہڑ کے بڑے بڑے درخت ہیں ۔ اس مزار کے جانب شمال جنوب 9 گز لمبی قبروں کے آثار ملتے ہیں ۔ قدیمی گذر گاہ ٹانڈہ سے نکل کر سرخ پور بہلول پور کی طرف جاتی ہے ۔ مزار کا موجودہ نام بابا مستان شاہ ہے ۔ عرس پر دور دراز سے مخلوق آتی ہے ۔ اور دو تین روز خوب رونق رہتی ہے مزار کے ارد گرد بڑے بڑے برگد کے درخت ہیں

marfat.com

کاسب وزید کے ٹبہ پر ایک قدیمی مزار

ریحان کے قریب دو بلند و بالا ٹبے ہیں - یہ بلند وبالا ٹبہ ریحان سے جانب مشرق کاسب وزید کے گاؤں کے درمیان واقع ہے سطح زمین سے اچھی خاصی بلندی پر ہے اس حلقہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایسے ٹبوں کا سلسلہ موجود ہے ٹبہ سے پرانے برتنوں کے ٹکڑے جلی ہوئی راکھ کے آثار ملتے ہیں - مقامی روایات کے مطابق ایک بار فوجیوں نے مشقوں کے دوران میں جب مورچے کھودے دوران کھودائی گینتی ٹوٹ گئی جب دوسری بار زمین کھودنے کی کوشش کی تو گینتی چلانے والا نوجوان بے ہوش گر پڑا اس مقام پر اب فوجیوں نے جھنڈے لہرا دیئے ہیں اور ہر سال حاضری دینے کے لیے آتے ہیں اس ٹبہ کی جانب مشرق ایک نالی ہے جس میں سارا سال پانی موجود رہتا ہے اس ٹبہ کے اوپر ایک قدیمی مزار ہے جو پختہ تعمیر ہے جس کی تاریخ اور صاحب مزار کا نام معلوم نہیں ہو سکا کہ کس عہد میں ہو گزرے ہیں

marfat.com

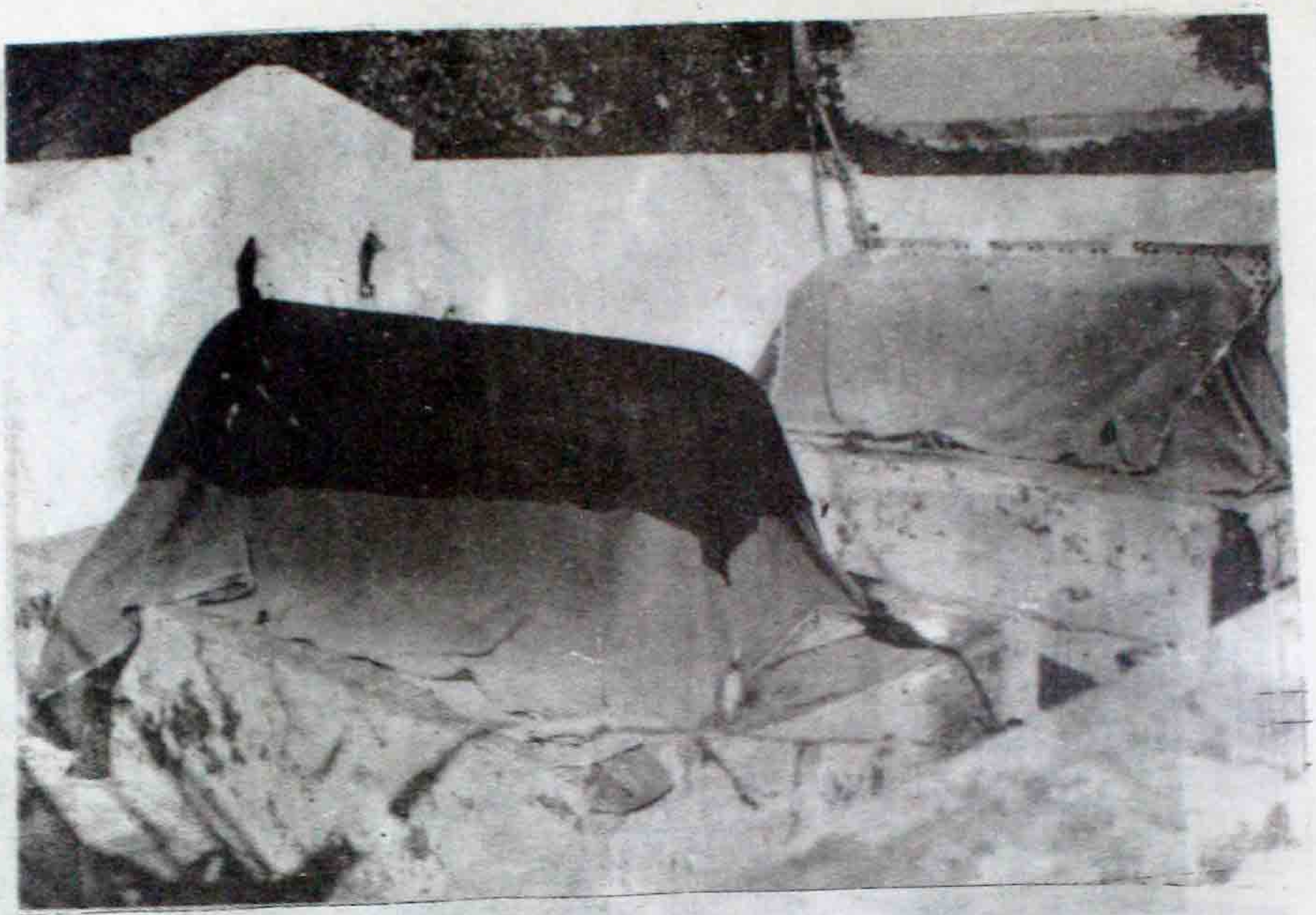

گجر کوٹلہ کے قریب نالہ بھمبر پر دو مزارات

برساتی نالہ بھمبر جو بھمبر کی پہاڑیوں سے نکل کر گجرات سے ہوتا ہوا دریائے چناب میں گرتا ہے اس نالہ میں سارا سال ٹھنڈا اور میٹھا پانی جاری رہتا ہے۔ اس نالہ کے کنارے کئی قدیمی بستیاں آباد ہیں۔ ان میں سے کئی تباہ ہو چکی ہیں۔ کوٹلہ گلیانہ روڈ پر مشہور گاؤں گجر کوٹلہ ہے۔ اس گاؤں کے قریب بھمبر نالہ کے کنارے گھنے درختوں میں ایک قبرستان ہے۔ جہاں دو انتہائی قدیمی مزار ہیں جو پختہ تعمیر ہیں۔ قریب ہی مسجد اور نلکا وغیرہ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ ان گھنے درختوں کے جانب مشرق و جنوب تباہ شدہ شہر پیر غازی کے ٹبے ٹیلے دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ اس جگہ میں انسانی ہڈیوں کے پنجر مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور کئی ایسی چیزیں ملتی ہیں۔ جس سے اس کے قدیمی ہونے کے آثار ملتے ہیں۔ نالہ کے کنارے کئی نوگزی خانقاہیں ہیں

marfat.com

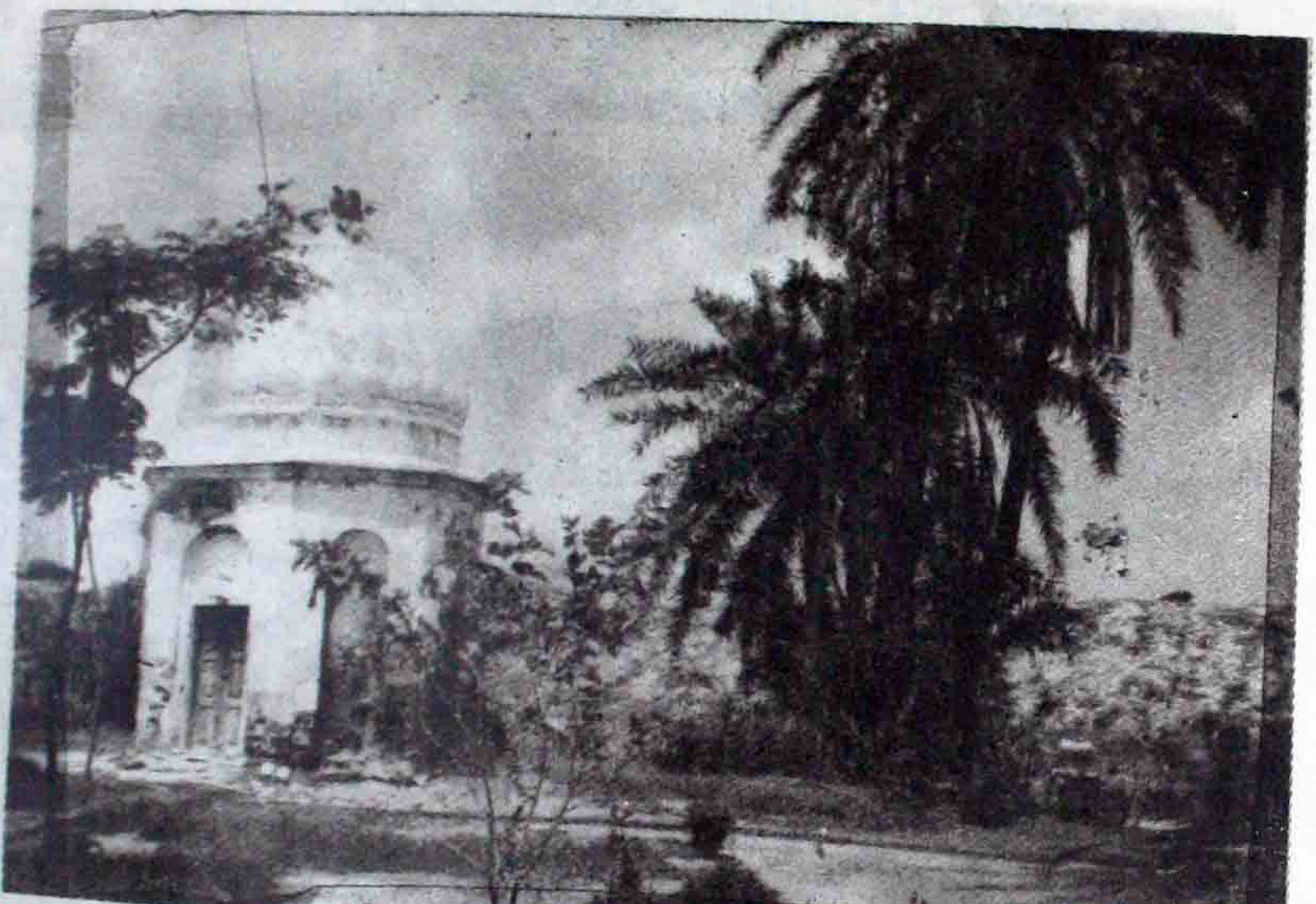

سعد اللہ پور دریائے چناب کے کنارے قدیمی مزار

ڈنگہ سے ایک سڑک منگووال غربی سے ہوتی ہوئی پرانا منگووال سے گذر کر رسول نگر سابق نام (رام نگر) کی طرف جا نکلتی ہے مغرب سے آنیوالے دریائے چناب کے اس پتن کو عبور کر کے مشرق وسطی برصغیر کی طرف جاتی تھے ، رسول نگر سابقہ رام نگر ایک تاریخی شہر ہے اس کے تاریخی ہونے کے کئی شواہد بھی ملتے ہیں وزیر آباد کے پل تعمیر ہونے سے قبل اس پتن سے آمدورفت ہوئی تھی یہ مزار پختہ تعمیر ہے اور دریائے چناب کے عین کنارے پر واقع ہے

marfat.com

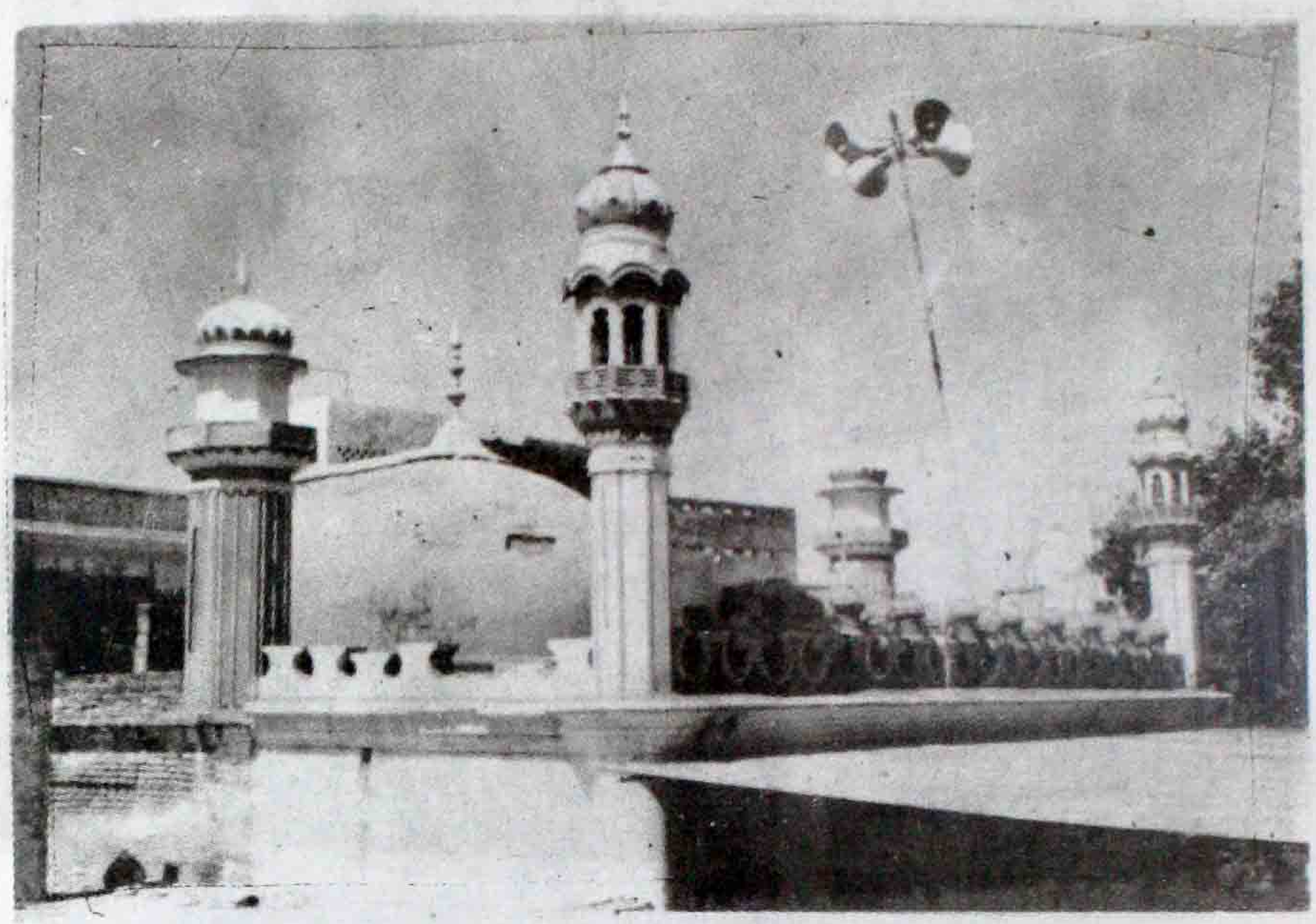

مسجد شاہدولہ سرکارؒ

آستانہ عالیہ حضرت شاہدولہ سرکارؒ کے احاطہ میں گجرات کی قدیم ترین مسجد ہے۔ یہ مسجد حضرت شاہدولہ سرکارؒ کے نام سے مشہور ہے۔ گجرات کی قدیم ترین مسجدوں میں سے ہے۔ طرز تعمیر مغلیہ دور کی ہے۔ چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ گنبد بھی اس دور میں استعمال ہونے والے مصالحہ سے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مسجد میں ماضی کے بڑے بڑے امراء کو نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت شاہدولہ سرکارؒ نے لمبی عمر پائی تھی۔ مسجد آج بھی پرانی طرز تعمیر پر قائم اور دائم ہے۔

marfat.com

پانی کے کنارے انسانی بستیاں

پانی انسانی زندگی کے لئے ایک لازمی جزو ہے ۔ گجرات میں قدیمی بستیاں دریاؤں ندی نالوں اور آبی گزرگاہوں کے کنارے آباد ہیں ۔ ان ندی نالوں سے انسان سارا سال پانی سے مستفید ہوتا تھا ۔ روئے زمین پر جب انسان آباد ہوا تو پانی کی تلاش میں مارا مارا پھرتا تھا ۔ جہاں کہیں پانی کے آثار ملتے اس جگہ کو اپنا مسکن بنالیتا ۔ بلکہ اپنے عزیزو اقارب کو بھی پانی کے کنارے آباد ہونے کے لئے دعوت دیتا ۔ یوں چند گھر آباد ہوتے ہوتے بستی اور شہروں کی صورت اختیار کر گئے ۔ اس فوٹو میں ایک بچہ اپنے گدھے کے ذریعے کسی آبی گزرگاہ سے پانی لارہا ہے ۔ پہاڑی علاقوں میں پانی گدھوں ، بیلوں ، اونٹوں ، گھوڑوں پر مشکیزوں ، گھڑوں میں لایا جاتا ہے ۔

marfat.com

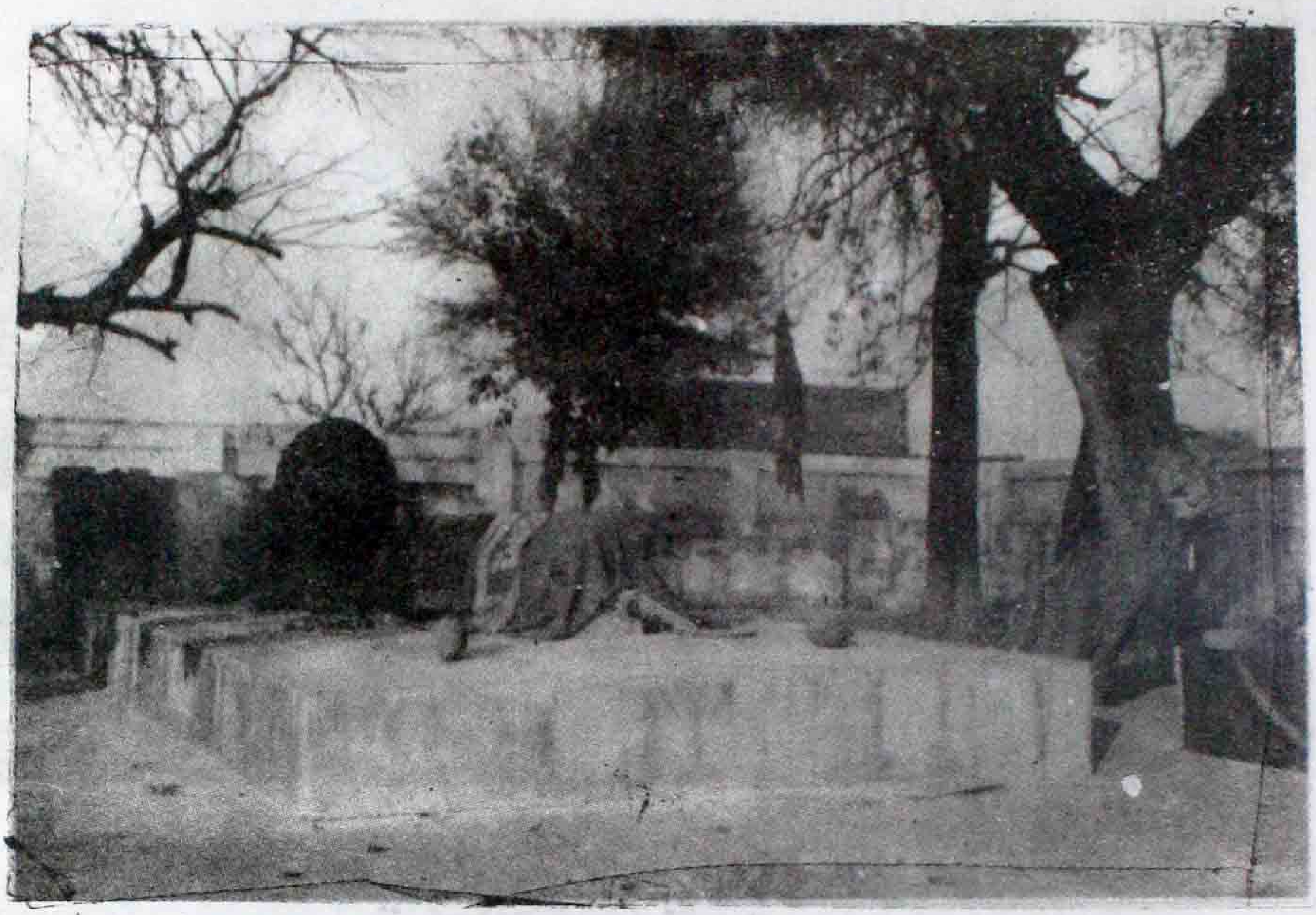

کھاریاں کے قریب جی ٹی روڈ کے کنارے قدیمی مزار

یہ مزارات کھاریاں سے جانب جنوب چند کلومیٹر کے فاصلے پر سڑک سے مشرق کی جانب ہے۔ مزار بہت قدیمی ہے۔ چار دیواری سے علاوہ قبر پختہ تعمیر ہے۔ مزار کے احاطہ میں ون کے قدیمی درخت ہیں۔ جو اس بات کے داعی ہیں کہ یہ مزار بہت قدیمی دور کا ہے۔ کیونکہ گجرات میں ون اور قریہ کے درخت جن کی عمریں ہزاروں سال بتائی جاتی ہیں ان قدیمی مزارات کے قریب پائے جاتے ہیں۔ مزار کی رکھوالی کرنے والے ایک بزرگ نے بتایا کہ مزارات بہت قدیمی ہے۔ ہم پشت در پشت اس کی رکھوالی کر رہے ہیں۔ تاہم صاحب مزار کی تاریخ، سن ووصال اور سلسلہ نسب معلوم نہ ہو سکا۔ جھنڈانوالہ کے قریب ایسے قدیمی مزارات کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔

marfat.com

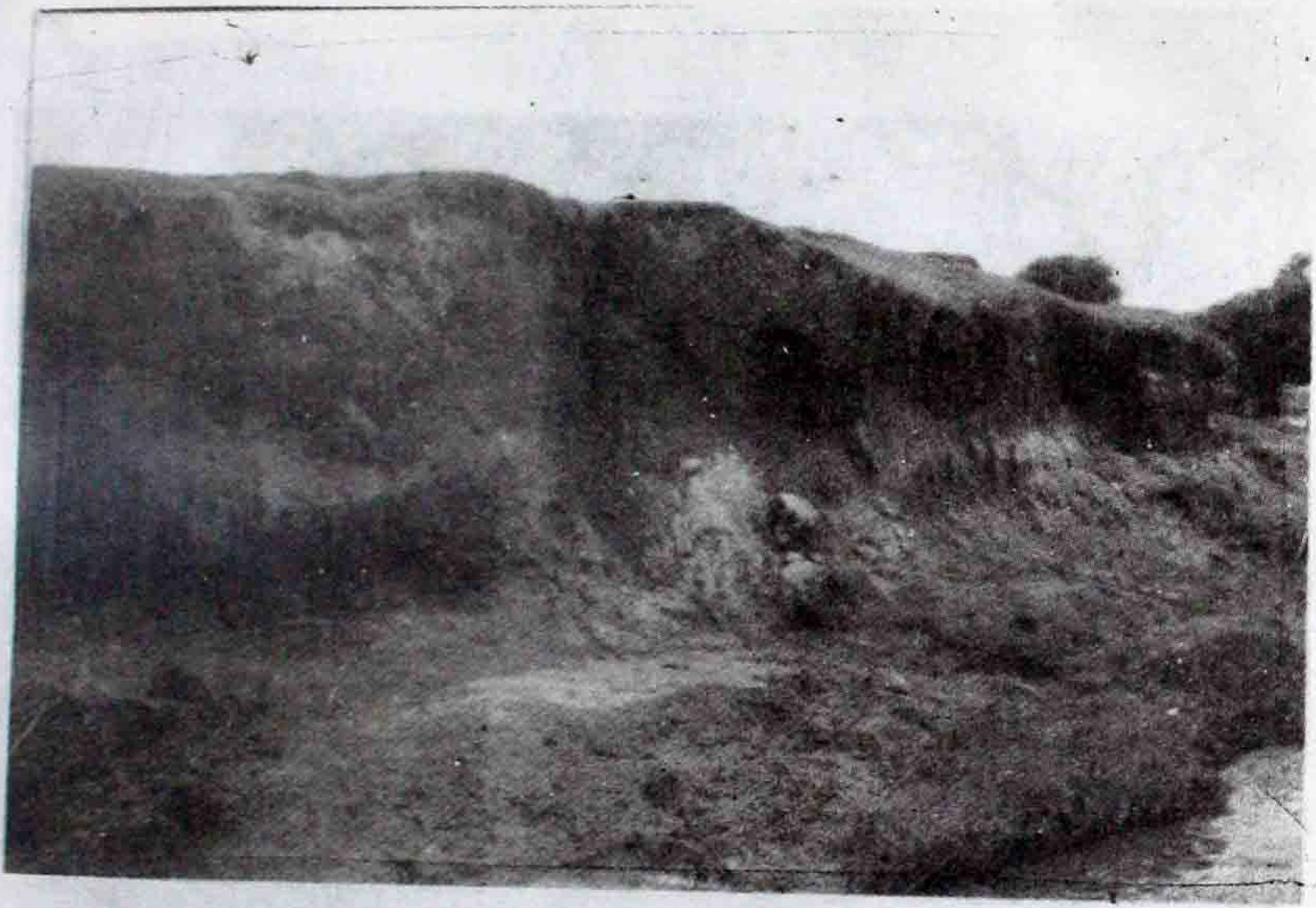

دیدڑ خورد کے ٹبے کا ایک حصہ

حاجی والا سے ایک سڑک اجنالہ کی طرف جاتی ہے ۔ اسی سڑک پر جلالپور صوبتیاں کے جانب مشرق ایک بہت بڑا ٹبہ دیدڑ خورد میں واقع ہے ۔ ٹبہ پر کسی تباہ شدہ بستی کے آثار ملتے ہیں ۔ مٹی کے برتن چکیوں کے پاٹ پتھروں اینٹوں کے ٹکڑے بھی ملتے ہیں ۔ ٹبہ کے جانب شمال جنگل میں قدیمی مزارات بھی ہیں ۔ ان کے علاوہ ٹبہ کے اوپر کسی بزرگ کا مزار بھی ہے ۔ اس علاقہ میں وقفے وقفے پر ایک ہی سمت جانب شمال جنوب ٹبے ٹیلوں کا سلسلہ کسی قدیمی گزرگاہ کی نشاندہی کرتا ہے ۔ ان ٹبوں کے جانب مشرق قدیمی آبی گزرگاہیں بھی ہیں جن میں سارا سال ٹھنڈا میٹھا پانی بہتا رہتا ہے ۔ جن کے آثار آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں ۔

marfat.com

دریائے چناب

دریائے چناب نے گجرات کو مشرق اور جنوب کی جانب سے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ۔ سرخ پور کوری کے قریب دریائے توی اور دریائے چناب آکر آپس میں ملتے ہیں ۔جہاں آج کل ہیڈ مرالہ تعمیر کیا گیا ہے ۔ دریائے چناب کے کنارے کئی قدیمی بستیاں جو اپنے اندر ہزاروں سال کی تاریخ سمیٹے ہوئے ہیں ۔ تجارتی قافلے حملہ آور دریائے چناب کے کنارے شب بسری کرتے ۔ قافلوں میں شامل گھوڑے ، ہاتھی ، اونٹ اس کے پانی سے تازہ دم ہوتے اس کے مشہور پتن بہلول پور ، نوشہرہ ، میانہ ، شہباز پور ، میانی پنڈی تھے ۔ ان پتنوں کے ذریعے دن کو کشتیاں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک لے جاتیں دریائے چناب کو عرف عام میں درویشوں کا دریا بھی کہا جاتا ہے کیونکہ دریائے چناب کے کنارے انبیائے اکرام ، اولیائے کرام اور روحانی و تاریخی مقامات آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں ۔ دریائے چناب کے دونوں جانب ہموار زرخیز زرعی زمینوں کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے ۔

marfat.com

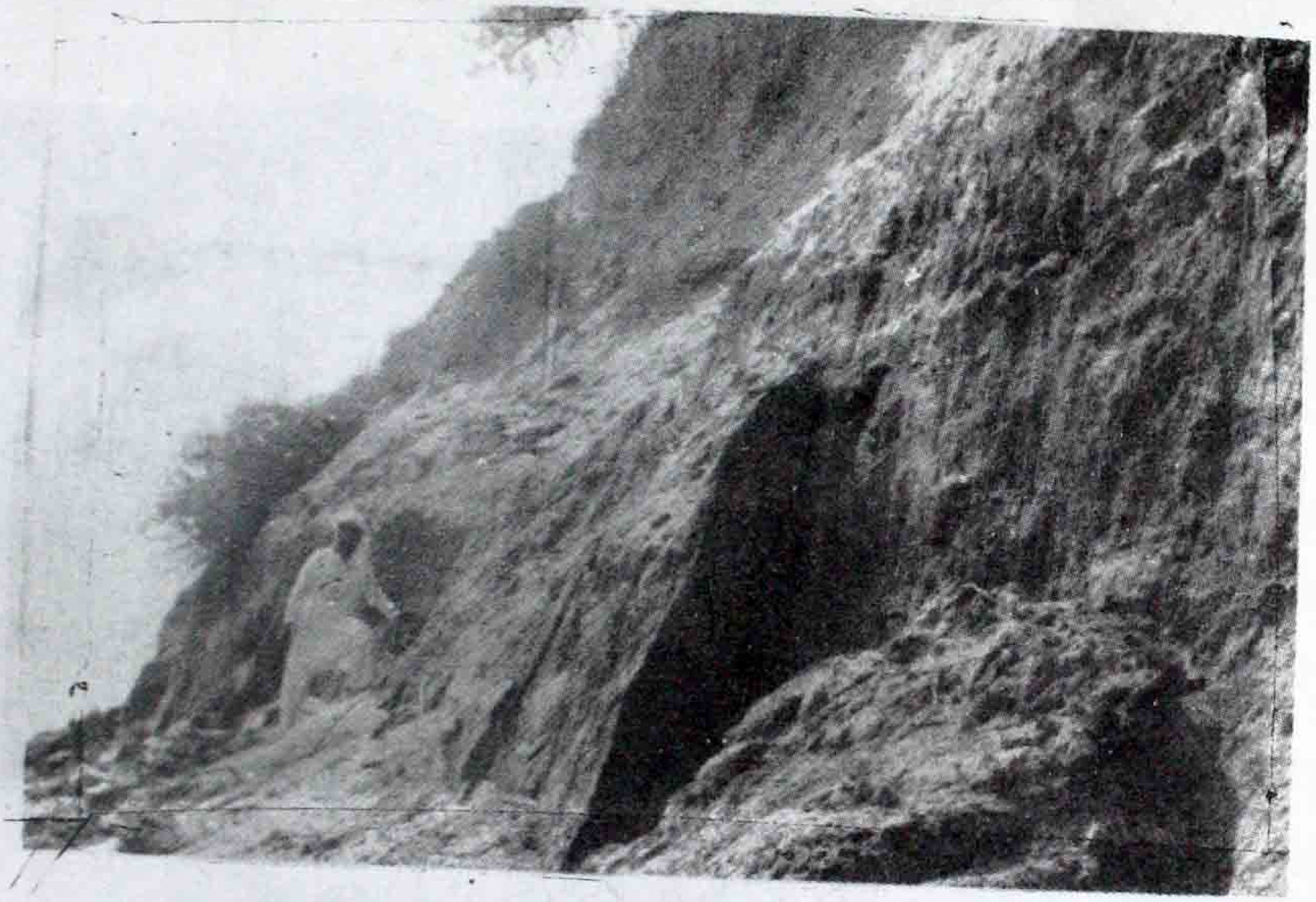

شیخ چوگانی کا ٹبہ

ہیڈ مرالہ روڈ کے قریب ٹبوں ٹیلوں کی سرزمین جہاں کئی شہر آباد اور برباد ہوئے۔ اس بستی کا نام شیخ چوگانی ہے۔ اگرچہ دریا نے شیخ چوگانی کا کافی حصہ برد کر دیا ہے لیکن چند ٹبے ایسے ہیں جن سے بستی کے تباہ شدہ آثار ملتے ہیں۔ اس ٹبہ سے مٹی کے برتن چکیوں کے پارٹ اور انسانی ضرورت کے آثار ملتے ہیں۔ زوردار بارش ہو تو کوڈیاں اور موتی وغیرہ بھی ملتے ہیں۔ تباہ شدہ مکانوں کی بنیاد میں پتھر وغیرہ بھی ملتے ہیں۔

marfat.com

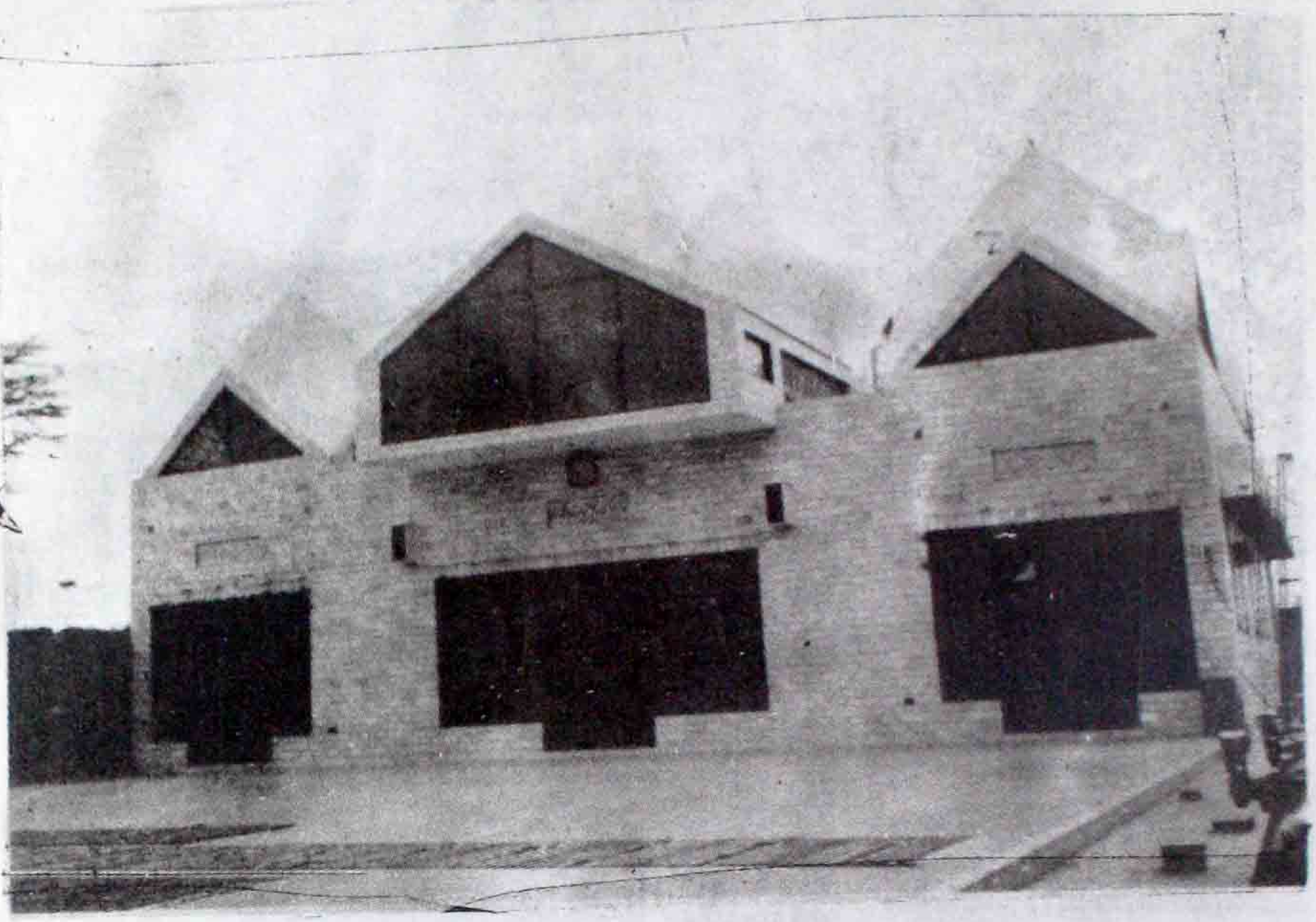

سیدا شریف میں آستانہ عالیہ میں قدیمی مسجد

تحصیل پھالیہ سے ایک سڑک قادر آباد کی طرف جاتی ہے ۔ قادر آباد سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر مشہور گاؤں سیدا شریف ہے ۔ جہاں حضرت قبلہ خواجہ محبوب عالم صاحب کا آستانہ مبارک ہے ۔ اس آستانہ کے قریب یہ نورانی مسجد ہے ۔ مسجد کی بنیاد آپ سرکار نے رکھی ۔ حالیہ دنوں صاحبزدگان نے مسجد کو جدید انداز میں تعمیر کیا ہے اور یہ مسجد علاقے کی خوبصورت ترین مسجد ہے ۔ مسجد کی بنیاد ایک صدی قبل رکھی گئی تھیں ۔ مسجد کی تعمیر میں سفید سنگ مرمر استعمال کیا گیا ہے ۔

marfat.com

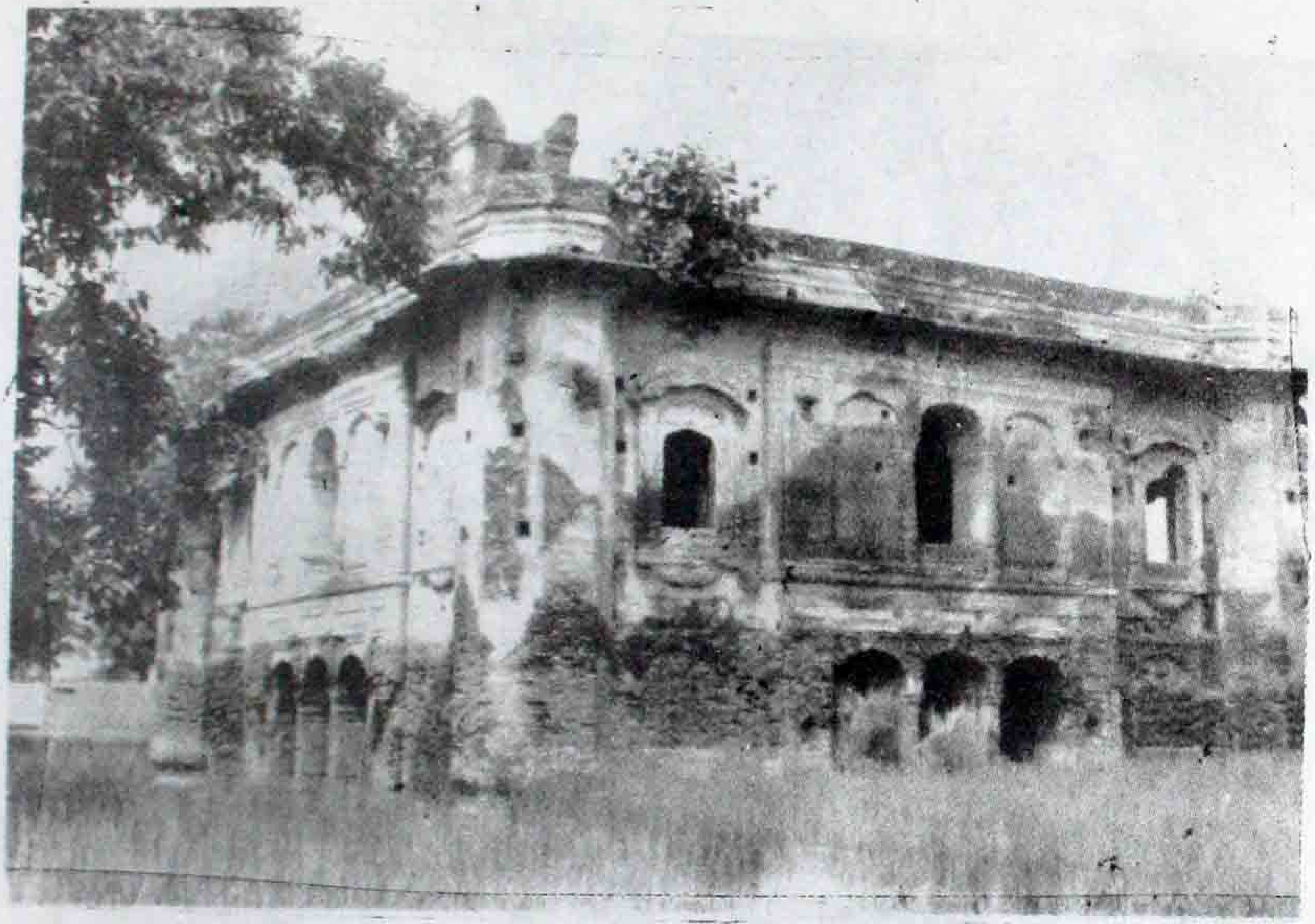

کنجاہ میں قدیمی عمارت

کنجاہ ایک قدیمی قصبہ ہے ۔ جس کی تاریخ پانچ ہزار سال پرانی ہے ۔ یہ عمارت دیوانوں کے محل کا ایک حصہ ہے ۔ یہ قدیمی عمارت جو بارہ دری کے نام سے مشہور ہے ۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے ۔ چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے ۔ یہاں ایک بہت بڑا باغ ہوا کرتا تھا ۔ یہ باغ پھل دار درختوں پر مشتمل تھا ۔ بارہ دری کے چاروں طرف برج بھی بنائے گئے ہیں ۔ کئی رہائشی کمرے بھی ہیں ۔ قیام پاکستان سے قبل اس بارہ دری اور باغ میں بہت رونق ہوا کرتی تھی ۔ تقسیم کے بعد یہ عمارت اپنی خوبصورتی کھو بیٹھی ہے ۔ یہ عمارت آج کل بہت خستہ حالت میں ہے ۔ اس تاریخی ورثہ کو محفوظ کیا جانا ضروری ہے ۔ یہاں پانی کا تالاب اور بیگمات کے لئے سرنگ بھی بنائی گئی تھیں ۔

marfat.com

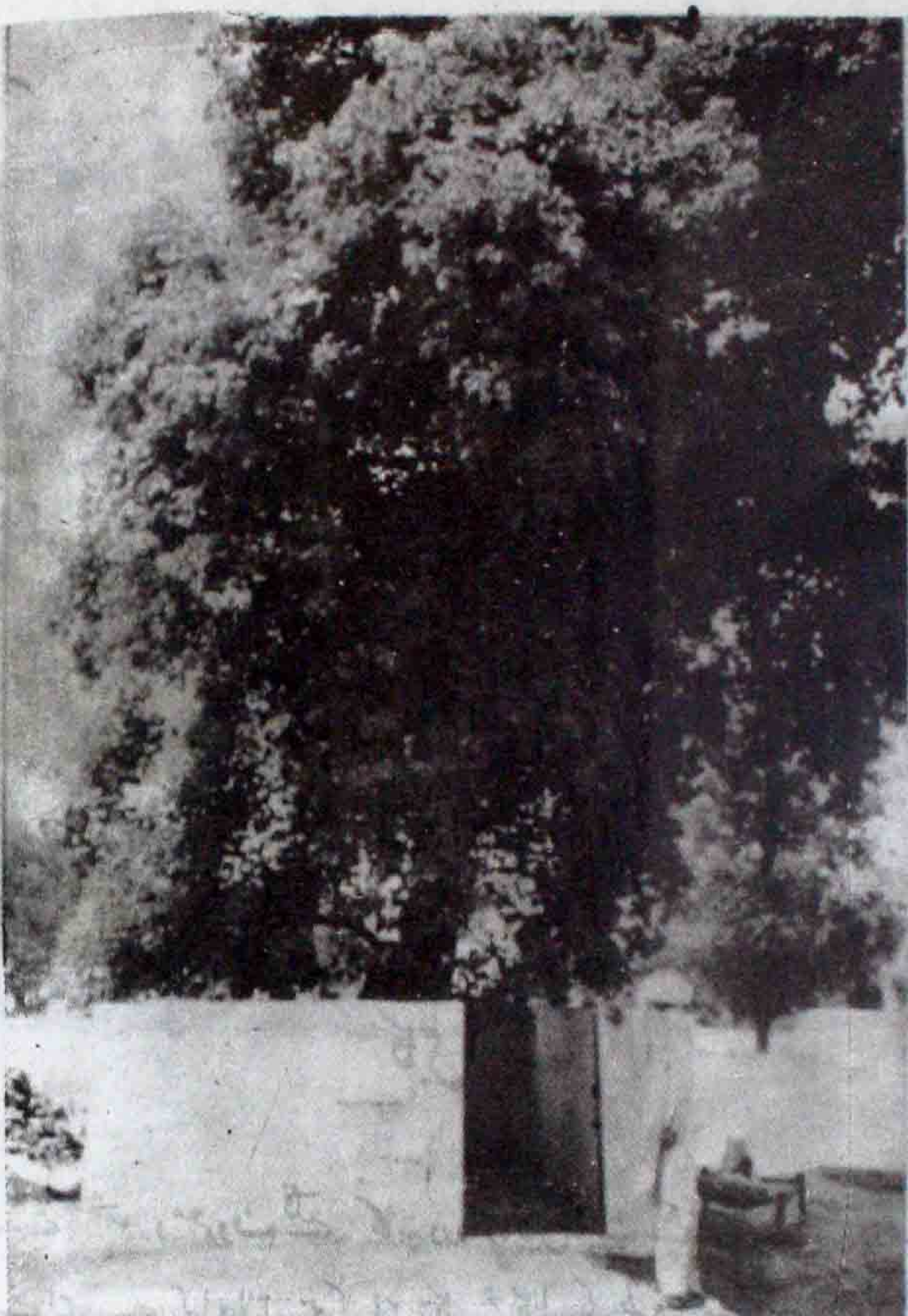

دلاور پور میں
شاہدولہ سرکار
کی بیٹھک

جلالپور صوبتیاں سے ایک سڑک کوٹلہ ارب علی خاں کی طرف جاتی ہے اس سڑک کے کنارے مشہور قصبہ دلاور پور ہے ۔ یہاں حضرت شاہدولہ سرکار کی ایک بیٹھک بھی ہے کہتے ہیں کہ حضرت شاہدولہ صاحب کے اس علاقہ میں کافی مرید تھے ۔ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر اس علاقے میں آیا کرتے تھے اور عموماً یہاں قیام کرتے تھے ایک روایت یہ بھی مشہور ہے کہ دلاور پور کو آپ نے آباد کیا تھا شروع شروع میں اس کا نام دولا پور تھا کہتے ہیں کہ جس کلہّ کے ساتھ شاہدولہ سرکار نے گھوڑی باندھی تھی وہاں شیشم کا درخت پیدا ہو گیا جس کے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں ، بیٹھک والی جگہ پر چار دیواری تعمیر کی گئی ہے دلاور پور میں کئی قدیمی مزارات بھی ہیں یہاں نو گز خانقاہ بھی ہے صاحب مزار کا نام آبی خلسا جو حافظ شمس الدین گلیانویؒ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 326 نمبر شمار 410 پر موجود ہے

marfat.com

کابلی گیٹ

گجرات کے مشہور و معروف قلعے کا یہ دروازہ کابلی گیٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اسے کابلی گیٹ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کا رخ کابل کی طرف ہے قلعہ گجرات کے چار دروازے ہیں کابلی گیٹ ، شاہدولہ گیٹ تیسرا جنوب کالری گیٹ تیسرا جانب شمال شیشانوالہ دروازہ کابلی گیٹ کو ہاتھی گیٹ بھی کہا جاتا ہے۔ اس راستہ سے مغل حکمرانوں کے ہاتھی داخل ہوتے اور قلعہ پر مغل شہنشاہ قیام کرتے اس گیٹ سے داخل ہوتے ہی جنوب کی جانب ایک راستہ چھٹی بادشاہی کی طرف جاتا ہے۔ جسے سکھوں کے دور میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی دروازہ کے قریب اکبر کے دور کا تعمیر کردہ اکبری حمام اور مغلوں کے دور کی تعمیر کردہ باولی کو بھی اسی دروازہ سے راستہ جاتا ہے۔ امراء کے آرام آسائش کے لیے جو قدیمی عمارتیں ہیں ان کو بھی اسی گیٹ سے راستہ جاتا ہے۔ گیٹ کے برج وغیرہ ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں لیکن کابلی گیٹ کا نام قائم و دائم ہے

marfat.com

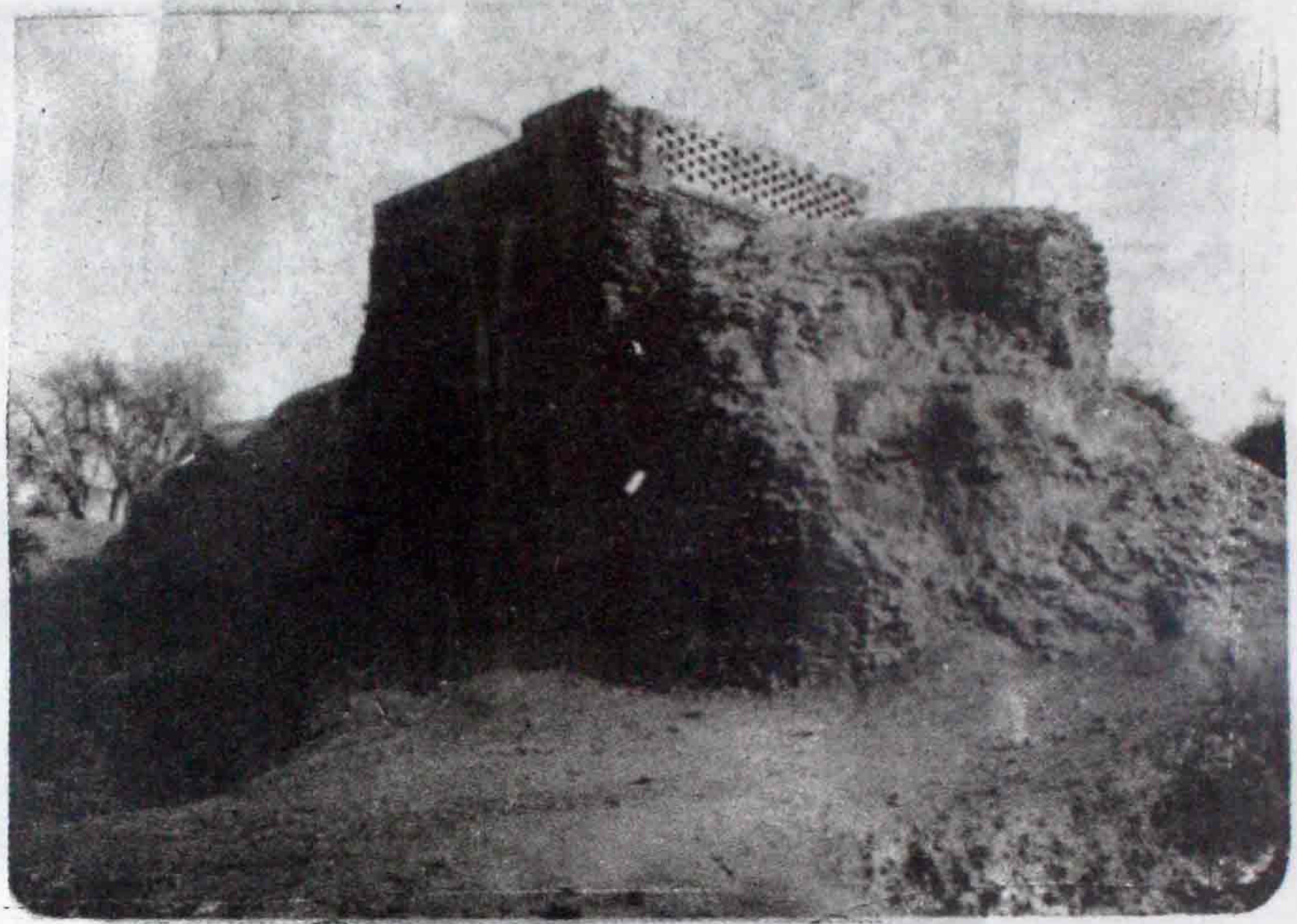

کنجاہ کا قدیمی قلعہ

کنجاہ کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے اس قلعہ نے کہیں نشیب وفراز دیکھے کہیں بار یہ قلعہ تباہ ہوا آباد ہوا قلعہ کافی بلندی پہ تھا۔ دوران کھدائی یہاں پرانے برتن چھوٹی چھوٹی اینٹیں پائی جاتی ہیں قیام پاکستان کے بعد یہاں ہسپتال قائم ہوا۔ کنجاہ کی جدید تعمیرات میں گلیوں سڑکوں کے لیے اس قلعہ سے مٹی اٹھائی جاتی رہی، قلعہ کے نسان اب کافی حد تک مٹتے جارہے ہیں۔ راقم نے 1990ء میں قلعہ کی یہ تصویر محفوظ کرلی تھی۔ ماضی میں برصغیر میں داخل ہونے کے لیے کنجاہ کے قریب ایک قدیمی گزرگاہ تھی حالات بدلتے گئے۔ اور سڑکوں کے نشانات بھی مٹتے گئے تاہم ڈنگہ کو جانے والی سڑک اب بھی موجود ہے

marfat.com

سعد اللہ پور میں انگریز فوجیوں کی یادگار

منگووال کے قریب سے ایک قدیمی شاہراہ گزرتی ہے جو سعد اللہ پور کے قریب سے ہوتی ہوئی چناب کے کنارے ختم ہوتی ہے ، ماضی میں یہاں بہت بڑا پتن تھا جو سابقہ شاہراہ رسول نگر (رام نگر) کی طرف جا نکلتا ہے یہ جنگ جو 1849ء میں لڑی گئی ، سنگ مرمر کا یہ مینار جس پر مرنے والوں کے نام اور عہدے درج ہیں یہ جنگ سکھوں اور انگریزوں کے درمیان ہوئی تھی یہاں مرنے والے فوجی جوانوں افسروں کی تعداد 288 اور زخمیوں کی تعداد 278 درج ہے یہ جنگ فروری 1889ء میں لڑی گئی ، یہ تاریخی مقام بھی مسلسل دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے

marfat.com

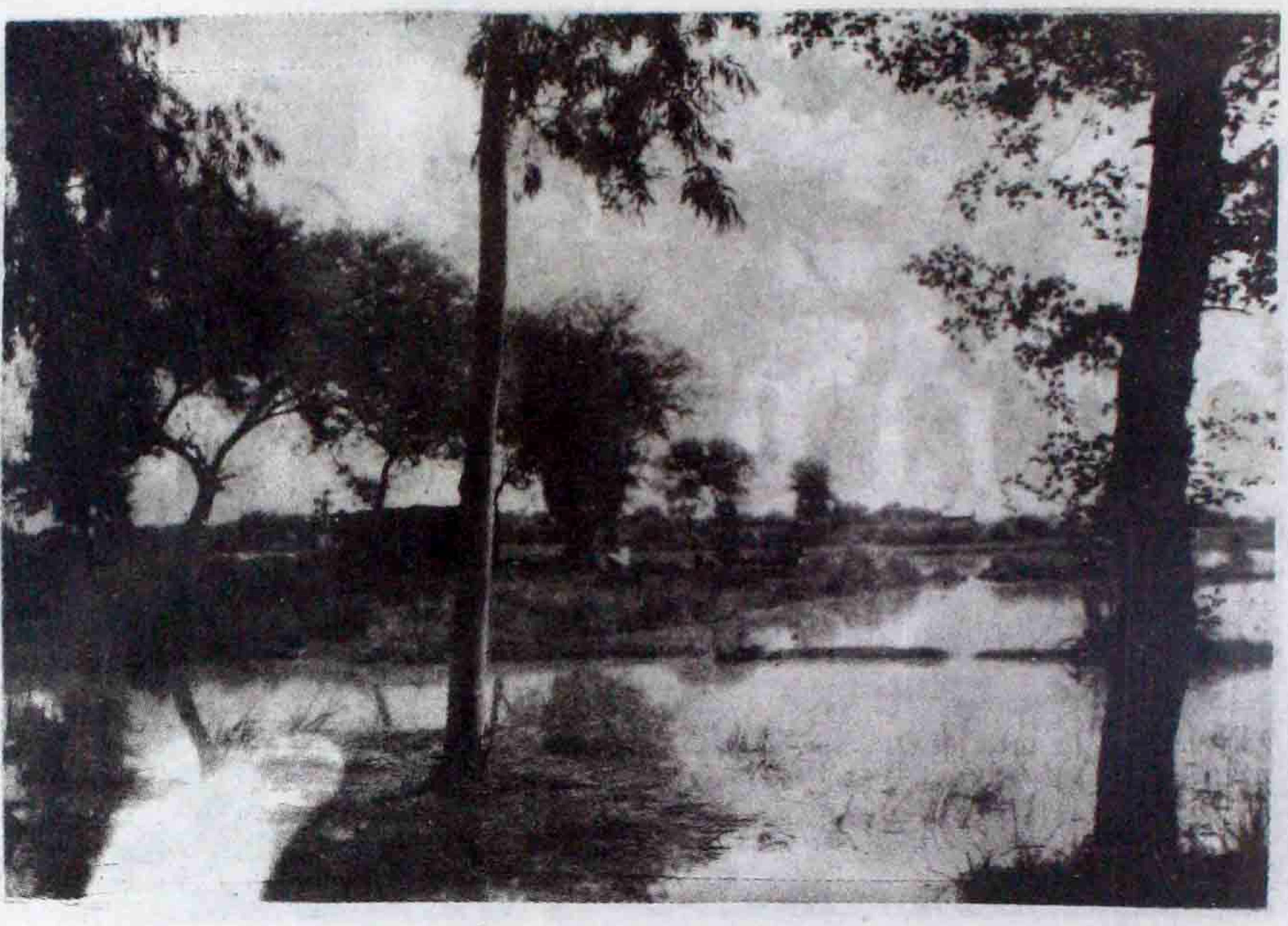

گورالی کے قریب مغلیہ دور کی قبریں

گورالی ایک قدیمی قصبہ ہے ۔ جو بلندی پر واقع ہے ۔ اور دریائے چناب اس کے قریب بہتا ہے ۔ ماضی میں اس کے میدانوں میں مغلوں کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں ایک روایت کے مطابق شہزاد شہریار کو گورالی کے قریب قتل کیا گیا اس کے میدانوں میں بہت زیادہ قبریں پائی جاتی ہیں ۔ گورالی کے بارے میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ اس کا نام گوراں والی تھا ۔ گور سے مراد قبر یعنی گوراں والی قبرستان جو بعد میں گورالی کے نام سے مشہور ہوا ۔ یہاں انگریز اور سکھوں کے درمیان بھی کئی معرکے ہوئے چند سال ہوئے یہاں سیلاب کے بعد زیر زمین قبریں دریافت ہوئیں ان میں ایک قبر کو پیر پورا کے نام سے منسوب کیا گیا ہے ۔ یہ قبر زیر زمین تہہ خانہ میں ہے ۔ مغلوں کے دور میں گرمی کے موسم میں گرمی سے بچنے کے لیے تہہ خانے تعمیر کیے جاتے تھے ۔ کچھ درویشوں نے تہہ خانوں میں عبادت گاہیں بھی بنا رکھیں تھیں ۔ گورالی میں مغلیہ دور کی قبریں پائی گئی ہیں ۔ ویسے بھی یہ شہر دریائے چناب کے کنارے آباد ہونے کی وجہ سے تاریخ میں اس کی اہمیت بیان کی جاتی ہے

marfat.com

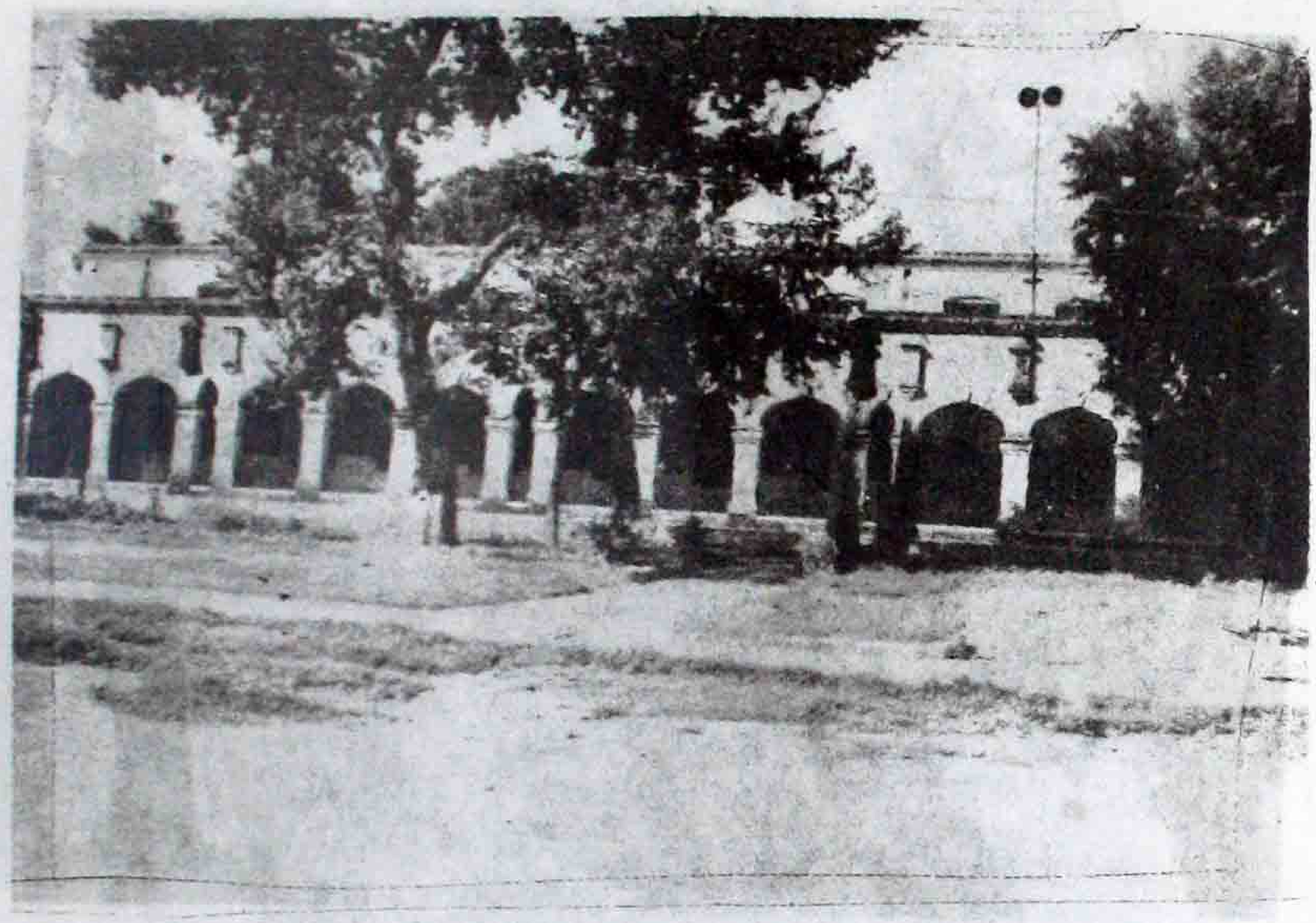

ٹانڈہ میں خالصہ دور کا سکول

گجرات کے چند قصبوں میں زیادہ تر آبادی سکھوں کی تھی ان قصبوں میں مانگھٹ کھوڑی ٹانڈہ قلعہ سورہ سنگھ ہاڈلکہ وغیرہ میں سکھوں کی آبادی زیادہ تھی ٹانڈہ ایک قدیمی قصبہ ہے تقسیم سے قبل یہاں پچانوے فیصد سکھوں کی آبادی تھی سکھوں نے یہاں چوکی پولیس کے علاوہ ایک ہائی سکول بھی قائم کیا اس سکول کی تعمیر کے لیے سکھ عورتوں نے اپنے زیورات تک فروخت کر دیئے اور ماش کی دال پیس کر سکول کی عمارت میں پلستر کے لیے مہیا کی، قیام پاکستان سے قبل سکول کا نام خالصہ ہائی سکول تھا سکول کی عمارت بڑے بڑے ہال اور کمروں پر مشتمل ہے اور طلباء کی رہائش کے لیے ایک بہت بڑا ہاسٹل بھی تعمیر کیا گیا ہے اس علاقے میں یہ واحد سکول ہے جس کی چار دیواری ہے اور ٹانڈہ ہائی سکول کی لائبریری میں انتہائی قیمتی نایاب کتابیں بھی ہیں

marfat.com

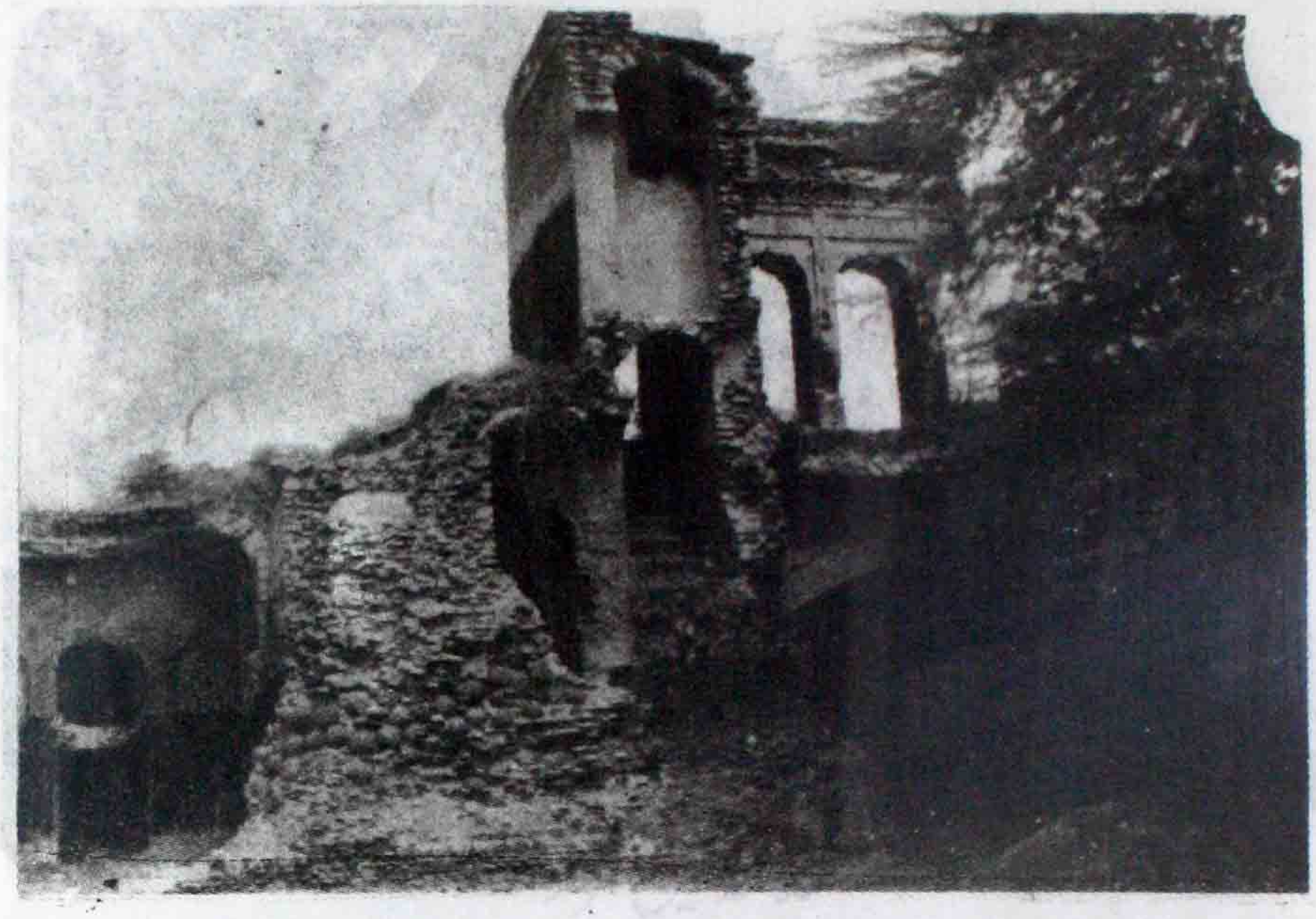

کنجاہ کا قلعہ

گجرات کے نواحی قصبہ کنجاہ کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے قصبہ کنجاہ ماضی میں ایک قلعہ نما بلند بالا ٹیلے پر آباد تھا۔ اس قلعہ کے آثار مٹتے جارہے ہیں۔ قلعہ کی یہ عمارت بہشت آباد دیان کرپارام نے بیماری کی حالت میں آرام کے لیے وسیع عمارت بنوائی تھی۔ یہ منزلہ ہے۔ پرانی طرز تعمیر ہے اور یہ خستہ حالت میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اب یہ عمارت نہایت ہی خستہ حالت میں ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اس قلعہ کی تاریخ کی کڑیاں ہزاروں سال پرانی ہیں۔ یہ عمارت اب مسمار ہو رہی ہے

marfat.com

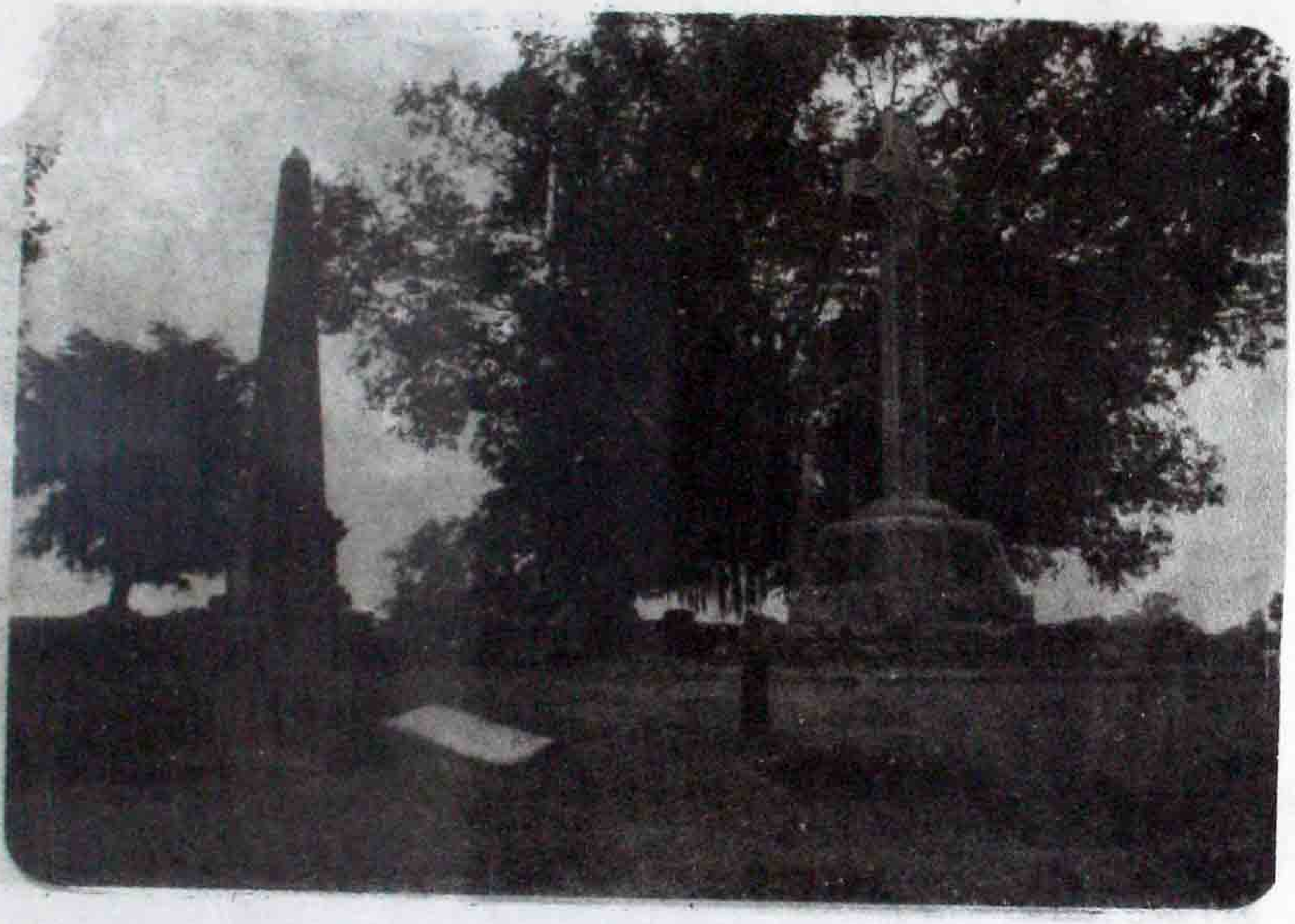

چیلیانوالہ میں انگریزوں اور سکھوں کی آخری لڑائی

1844ء میں یہاں سکھوں اور انگریزوں کے درمیان ایک خونریز معرکہ ہوا جس میں تقریباً ساڑھے سترہ سو انگریز سکھوں کے ہاتھوں مارے گئے جن میں بڑے بڑے جرنیل، میجر کرنل بریگیڈئر اور دیسی افواج کے آفیسر جوان بھی شامل تھے مارے گئے انگریزوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا آخری لمحوں میں سکھوں نے میدان چھوڑ دیا۔ آج بھی برطانیہ میں چیلیانوالہ میں مارے جانے والے انگریزوں کا دن منایا جاتا ہے یہاں انگریزوں نے مرنے والے انگریزوں کی یاد میں ایک بہت بڑی یادگار تعمیر کی جو انتہائی شادار انداز میں تعمیر کی گئی اس کے ساتھ پچاس بیگھ اراضی بھی وقف کر دی گئی ہے مینار کے چاروں طرف اردو انگریزی فارسی پنجابی میں جنگ کے حالات درج ہیں سکھ فوج کی قیادت راجہ شیر سنگھ اور انگریز فوج کی قیادت راجہ کف نے کی

marfat.com

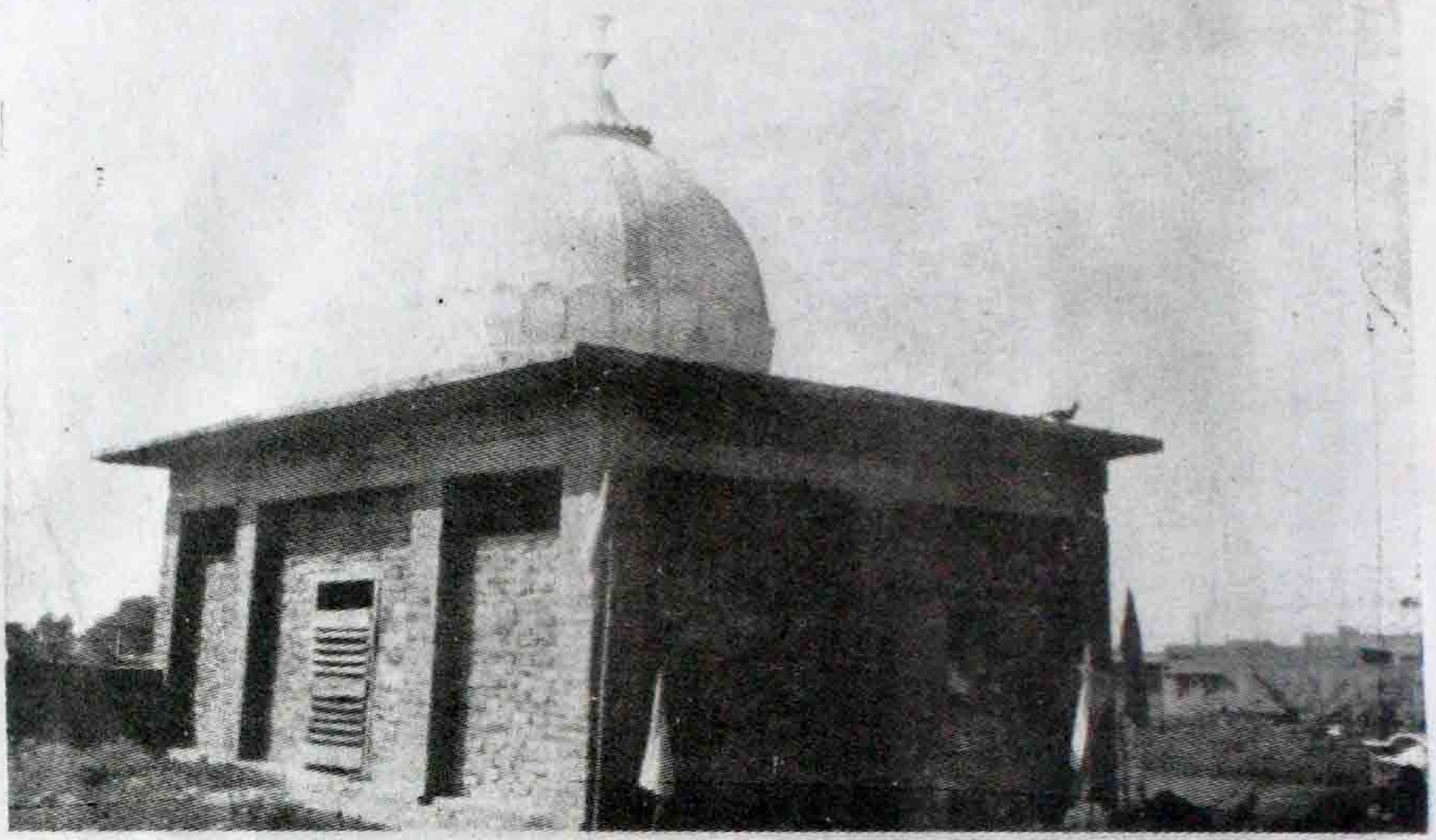

ٹنڈالہ میں مزار

یہ مزار مشہور قدیمی شاہراہ ڈنگہ لالہ موسے روڈ جوڑا کرنانہ کے قریب ٹنڈالہ کے قبرستان میں ہے مزار پختہ تعمیر ہے ، اہل دیہہ اور گردونواح کے لوگ عقیدت و احترام سے حاضری دیتے ہیں۔ جب مقامی آبادی سے ان کے بارے معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ مزار عرصہ دراز سے یہاں ہے ہماری ذہنی و جسمانی بیماریاں یہاں حاضر ہونے سے دور ہوتی ہیں مزار پر حاضری دینے سے نیک خواہشات پوری ہوتی ہیں ایسے مزار گردونواح میں ہیں جو قدیمی دور کے معلوم ہوتے ہیں

marfat.com

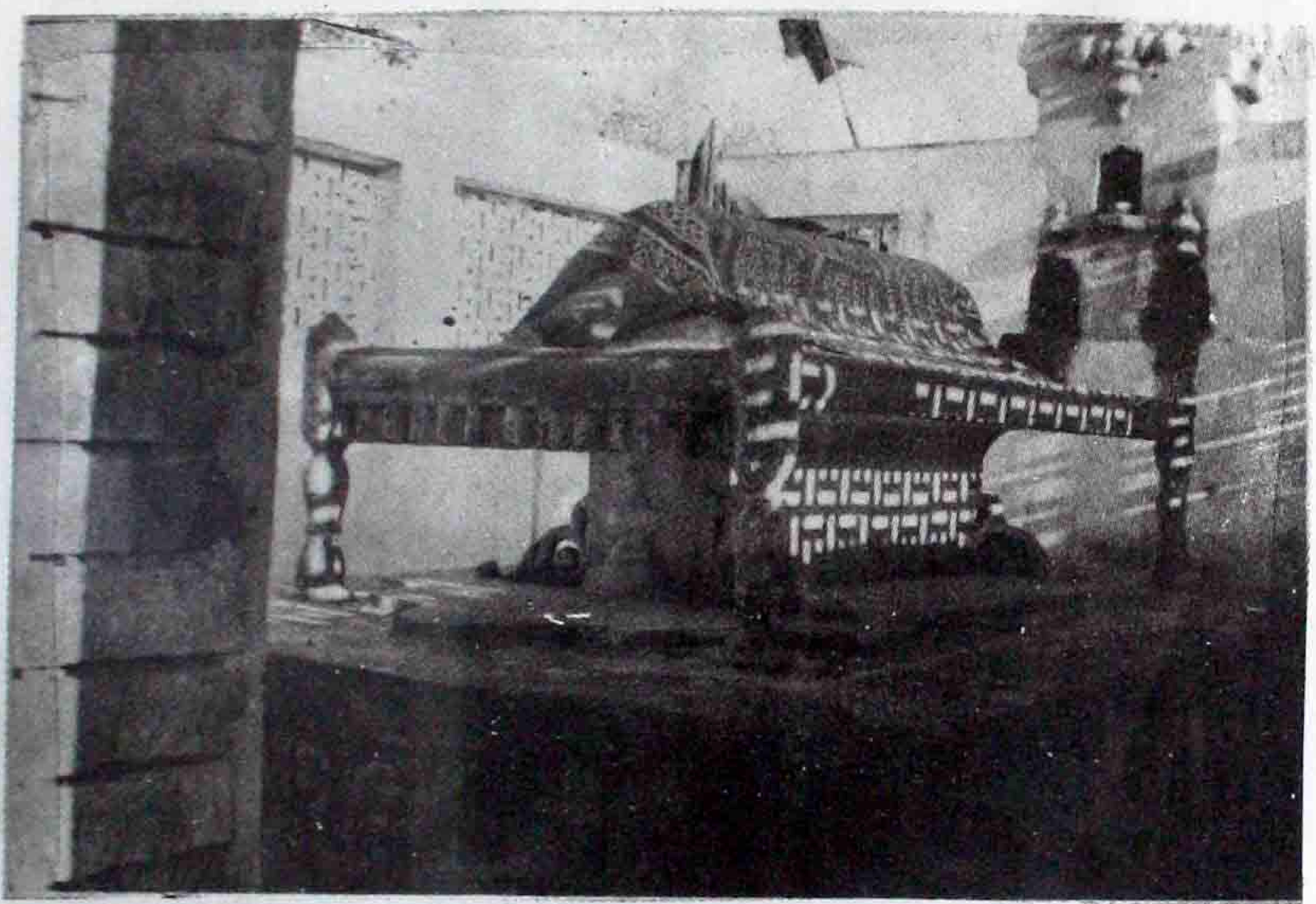

چک بزرگ کے قریب قدیمی مزار

یہ مزار چک بزرگ کے قریب ایک تباہ شدہ بستی جس کے آثار بلندوبالا ٹبہ پر پائے جاتے ہیں کے قریب ہے اس مقام پر تھوڑے فاصلہ پر کئی بلند بالا ٹبے ہیں جن کا سلسلہ مشرق اور مغرب کی جانب ہے ، ان ٹبوں سے مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے تندوروں کی راکھ ملتی ہے ، اور ایسا معلوم ہوا ہے جیسے کسی خون ریز مقابلہ کے بعد فاتح قوم نے کسی بستی کو آگ لگا دی ہو اور اسے تباہ و برباد کر دیا ہو یا پھر خطرہ کی صورت میں اگلی بستی کو آگاہ کرنے کے لیے آگ جلائی ہو تاکہ وہ خطرہ سے آگاہ رہیں اس مزار کے قریب ہی ایک قدیمی کنواں بھی ہے اور ایک گزرگاہ بھی ہے جو کڑیانوالہ سے گزر کر چک بزرگ کے قریب سے گزرتی ہوئی قدیمی شہر بہلول پور کی جانب نکلتی ہیں ہزارہا سال گزرنے کے باوجود شدید بارشوں اور طغیانیوں کے باوجود یہ بلندبالا ٹبے ٹیلے آج تک قائم ہیں مزار خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا ہے اسکی چار دیواری بھی ہے

marfat.com

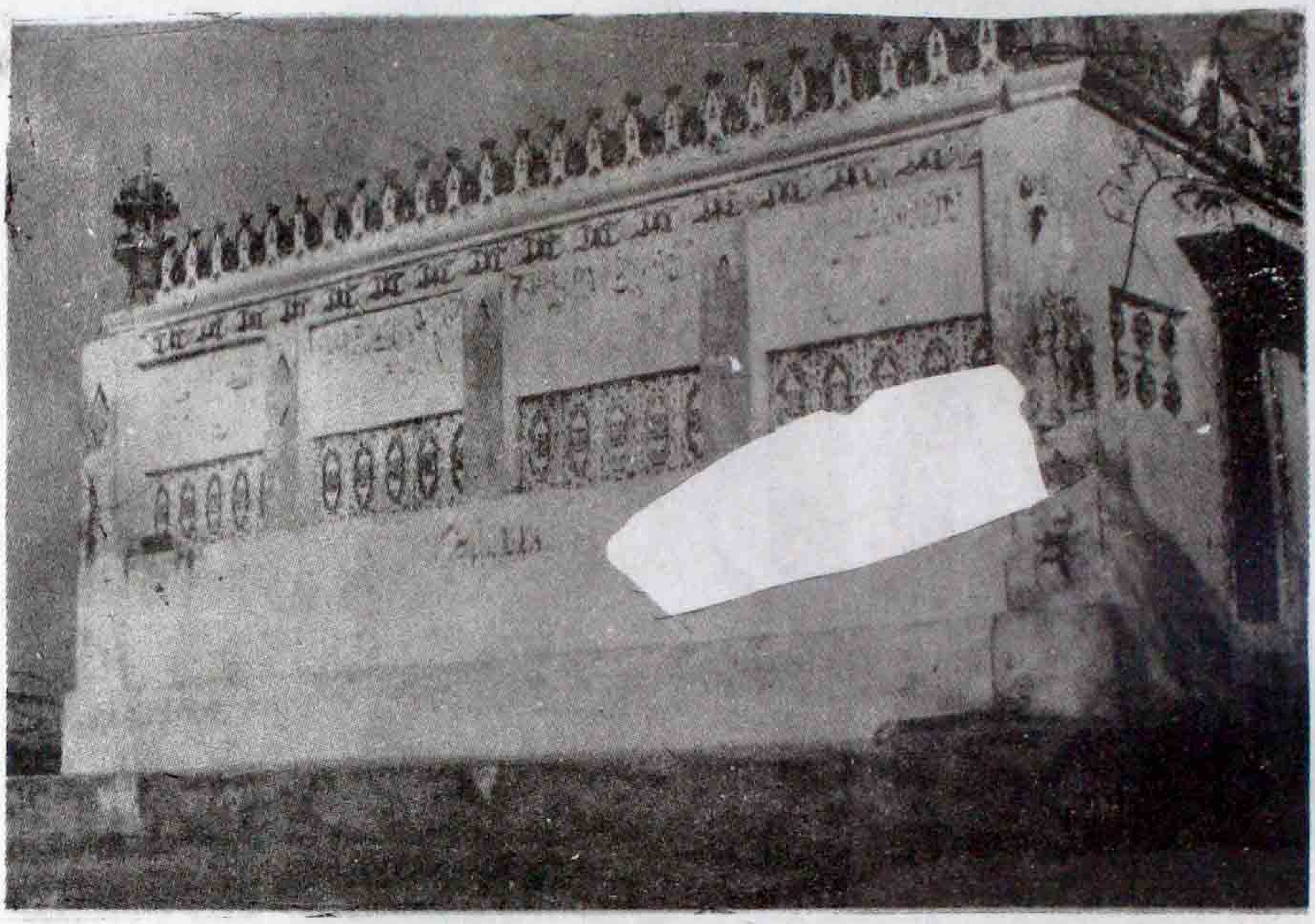

کوٹلی کوہالہ کے ٹیلہ پر خانقاہ

کرڑیانوالہ روڈ پر مشہور قصبہ کوٹلی کوہالہ ہے ۔ جو ایک بلند بالا ٹیلہ پر واقع ہے ۔ ہزار ہا سال گزرنے کے باوجود یہ ٹبہ اپنی جگہ پر قائم دائم ہے ۔ برسات کے دنوں جب مٹی کے تودے گرتے ہیں تو اس ٹیلہ سے مٹی کے برتن اور برتنوں کے ٹکڑے ملتے ہیں ۔ پرانے سکے بھی دستیاب ہوتے ہیں ۔ ان بلند ٹیلوں کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے ۔ یہ سلسلہ دریائے چناب کے کنارے تک پھیلا ہوا ہے ۔ کوٹلی کوہالہ کے ٹیلہ پر ایک مزار ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ اور مزار پر چھت بھی ہے ۔ اہل دیہہ حاضری دیتے ہیں ۔ اور نذر نیاز بھی تقسیم کرتے ہیں ۔
کوٹلی کوہالہ پر مزید تحقیقات جاری ہیں

marfat.com

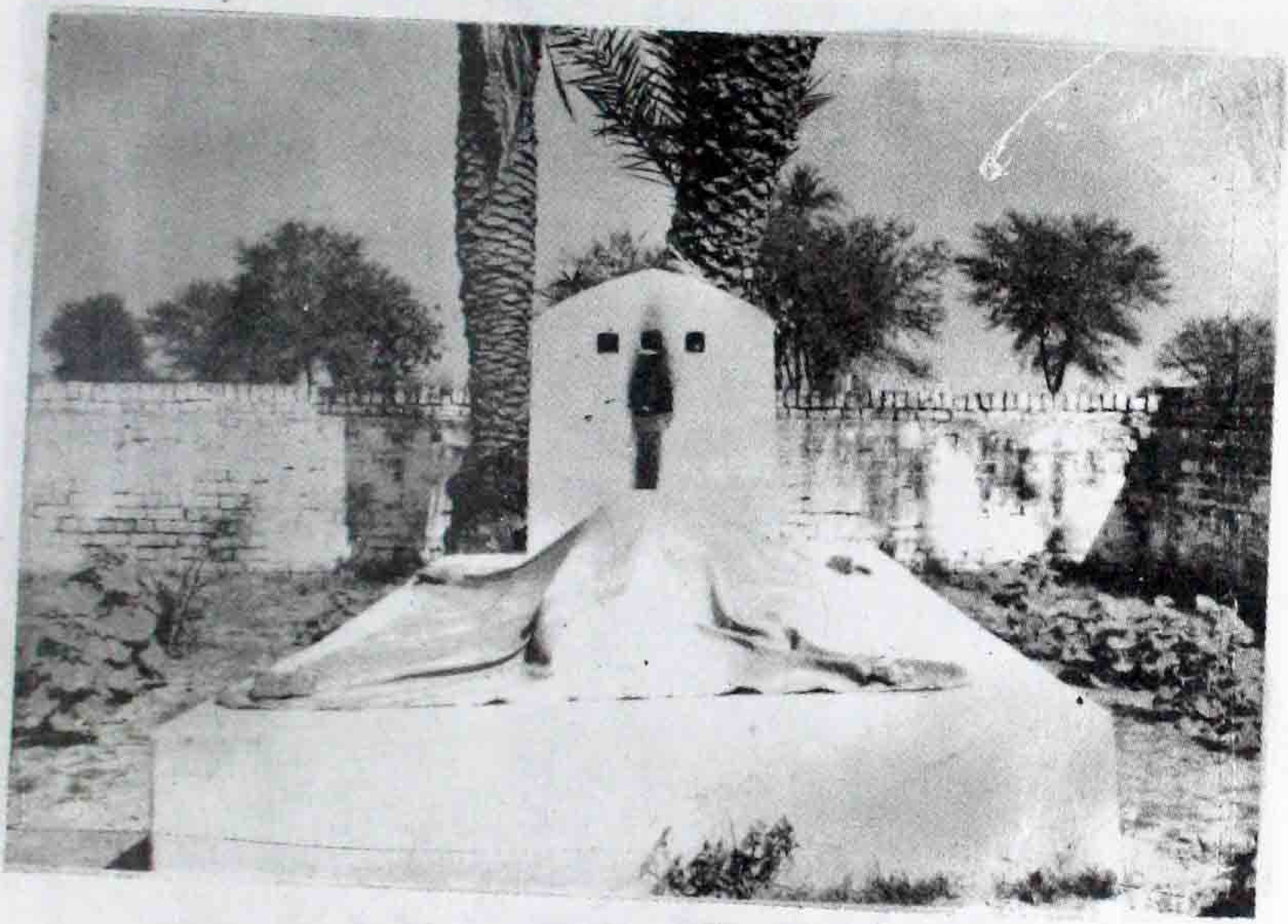

دھمہ ملکہ میں قدیمی مزار

یہ مزار بھی دھمہ ملکا میں ہے ۔ یہ مشہور قصبہ دولت نگر کے قریب ہے ۔ دولت نگر سے ایک سڑک کرڑیانوالہ کی طرف جاتی ہے ۔ قصبہ دھمہ ملکہ میں دو قدیمی مزار ہیں ایک مغلیہ دور کا تعمیر شدہ ہے دوسرا قدیمی مزار چار دیواری کے اندر ہے ۔ جو پختہ تعمیر ہے ۔ کھجور کے قدیمی درخت ہیں پنجابی زبان میں کسی گاؤں کو اصل نام کی بجائے مقامی زبان میں تلفظ بگاڑ کر پکارتے ہیں حافظ صاحب کے قلمی نسخہ انوارالشمس کے صفحہ 328 نمبر شمار 473 کے مطابق دھمہ کی بجائے تھمے لکھا ہے ۔ اس تحریر کے مطابق صاحب مزار کا نام چند ائیل تحریر ہے

marfat.com

دلاور پور کے قریب برساتی نالہ کے کنارے ایک قدیمی مزار

جلالپور صوبتیاں سے ایک سڑک کوٹلہ ارب علی خاں کی طرف جاتی ہے یہ پرانی قدیمی شاہراہ ہے جس کے دائیں بائیں پرانے مزارات اور قبریں ہیں اور تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ندی نالے بہتے ہیں۔جہاں سارا سال پانی رواں دواں رہتا ہے یہ مزار دلاور پور کے جانب مشرق برساتی نالہ کے کنارے پر ہے یہاں بہت بڑا بوہڑ کا درخت ہے مسجد کے علاوہ چلہ کشی کے لیے بھی ایک کمرہ تعمیر کیا گیا ہے مزار پختہ تعمیر ہے چار دیواری بھی ہے قریب بلند وبالا ٹبے بھی ہیں۔جہاں ماضی میں کسی بستی کے تباہی کے آثار ملتے ہیں

marfat.com

موضع نافریاں میں مزار

یہ مزار ٹھمکہ کے قریب موضع نافریاں کے جانب شمال واقع ہے اس مزار سے تھوڑے سے فاصلہ پر جانب مشرق کوٹلہ سوئیاں میں ایک بہت بڑا مٹی کا ٹبہ و ٹیلہ ہے جہاں کھدائی کے دوران پتھر، مٹی کے برتن اور چکیوں کے پاٹ ملتے ہیں اور بیشتر موتی ٹکے بھی پائے جاتے ہیں۔ مزار پختہ تعمیر ہے گنبد بھی شاندار انداز میں بنا ہوا ہے اہل دیہہ اور گردونواح کے لوگ بڑی عقیدت احترام سے حاضری دیتے ہیں یہ مزار بھی مقامی روایات کے مطابق بہت قدیمی ہے پیپل اور بوہڑ کے بڑے بڑے درخت بھی اس کے قدیمی ہونے کے داعی ہیں

marfat.com

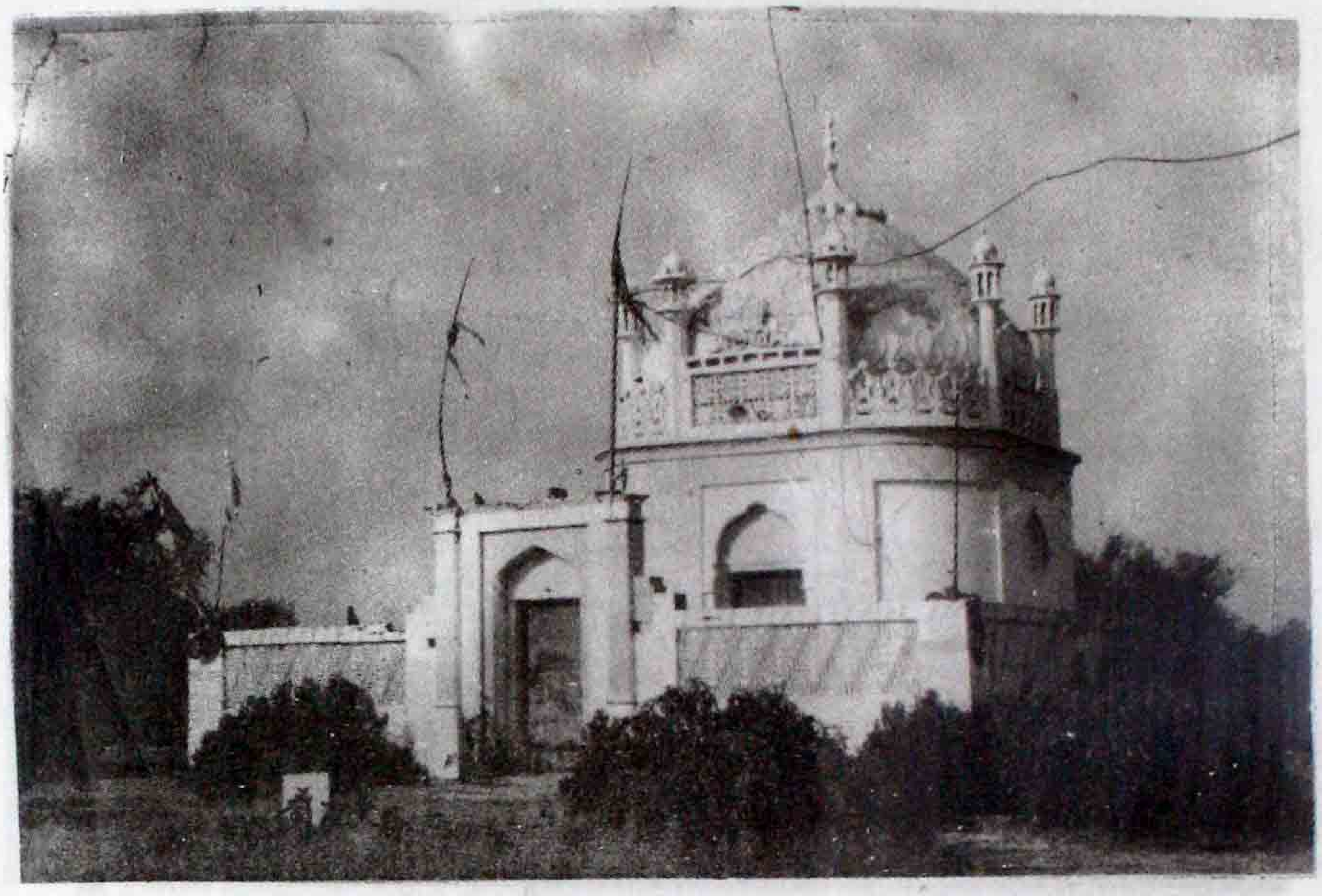

جنڈالہ میں قدیمی مزار

مشہور قدیمی قصبہ سمرالہ کے قریب جنڈالہ کے نام سے ایک گاؤں آباد ہے۔ اس گاؤں کے جانب مشرق مغرب ایک سینکڑوں سالہ قدیمی مزار ہے۔ جو پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ گاؤں کی عورتیں اس مزار کا بڑا احترام کرتی ہے۔ کوئی عورت ننگے سر اس مزار کے قریب سے گزرنے کی جرات نہیں کر سکتی۔ اہل دیہہ یہاں پوری عقیدت و احترام سے یہاں حاضری دیتے ہیں۔ اور ہر سال عرس بھی منایا جاتا ہے۔ مزار خوبصورت اور شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ایسے پرانے مزارات کے آثار یہاں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں

marfat.com

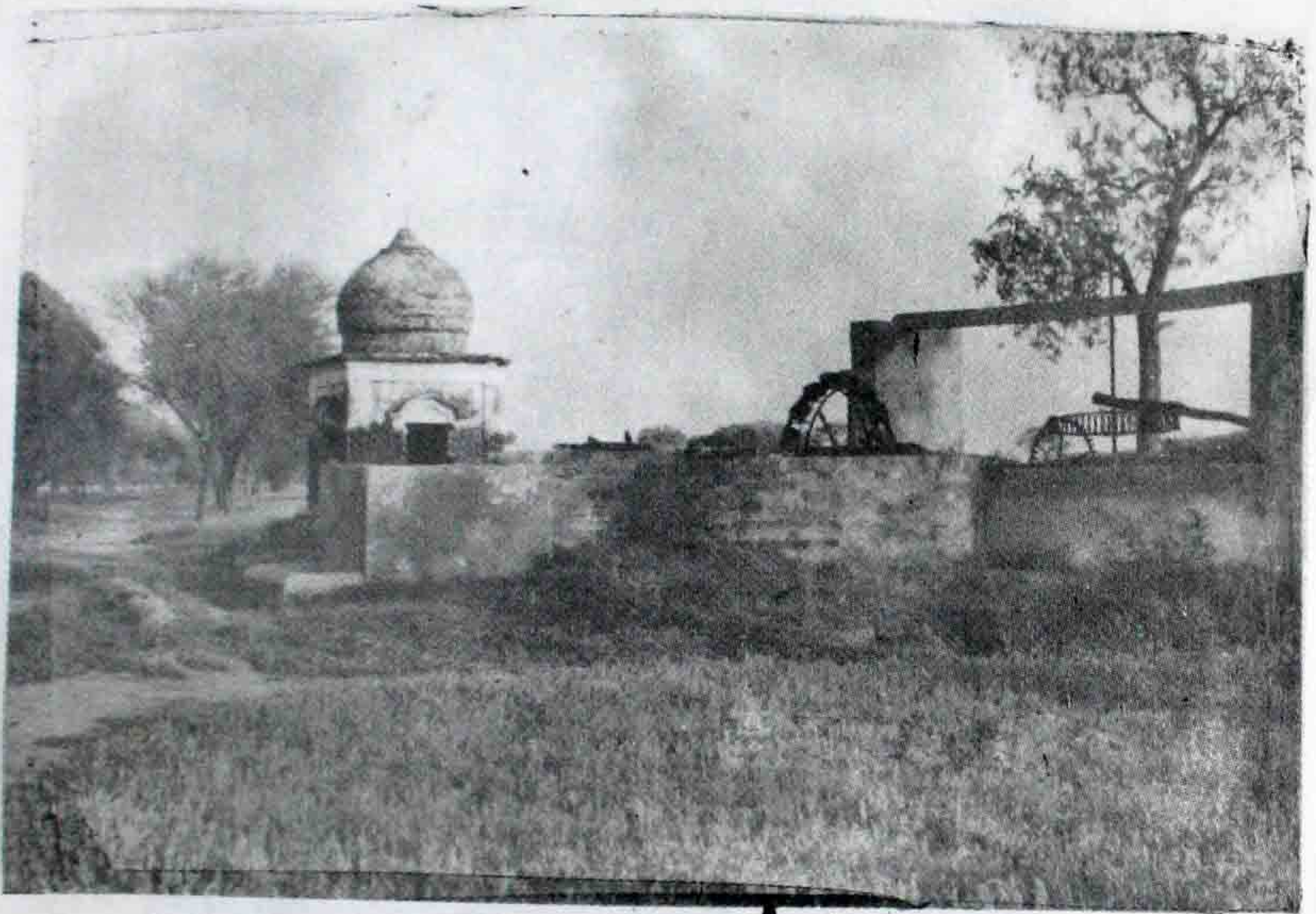

موضع کھسم کا قدیمی کنواں

یہ کنواں اس صدی کے شروع میں کپتان جوالا سنگھ نے تعمیر کروایا تھا یہ کنواں اس علاقے میں پہلا کنواں تھا، جس کے ایک طرف مسلمانوں کے لیے اور دوسری طرف سکھوں کے [redacted] کے لیے غسل خانے بنائے گئے تھے دونوں اطراف تین تین ٹونٹیاں لگی ہوئی تھیں اور مال مویشی کے لیے علیحدہ حوض تعمیر کیا گیا تھا کنویں کے قریب ایک باغ بھی تھا جس میں ہر قسم کے پھل دار پودے ہوا کرتے تھے ۔ اور یہ کنواں ہزاروں سالہ قدیمی سڑک کے کنارے پر ہے یہاں سے گزرنے والے قافلے مال مویشی اپنی پیاس بجھاتے تھے

marfat.com

گجرات میرا شہر

را شہر گجرات ہے عظیم الشان اور غیر فانی عظمتوں کا امین شہر گجرات بہادروں اور غیرت مند جانبازوں کی سرزمین سیاستدانوں عالموں فاضلوں
روں کی دھرتی گجرات جفاکش محنتی غیور شہ زور جوانوں کا شہر ، معمول صنعت کاروں اور مزدوروں کا شہر حسن عشق کی ناقابل فراموش داستانوں
منور و تاباں گجرات جس کے باسیوں کی رگوں میں جہاں بہادری و جانبازی کے شعلے رواں دواں ہیں ۔ وہاں پیار محبت الفت اور چاہت کی
جھریاں بھی رقص کناں ہیں یہ شہر حق و باطل سکندر اعظم اور پورس کی معرکہ آرائیوں کی انمٹ داستانیں اپنے دامن میں سمیٹے بیٹھا ہے دنیا کے
انسان کے قدم چومنے کی سعادت بھی اس سرزمین کو نصیب ہوئی جن کی نشانی حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے حضرت قنبیطؑ کا ستر گز لمبا
ر بڑیلہ شریف میں ہے ۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد حضرت نعما طوس کا بائیس گز لمبا مزار جسو سرائے نزد چک کمالہ میں ہے ۔ حضرت طانوحؑ
رت آمونؑ کے مزارات شیخ چوگانی میں ہیں ۔ جن کا سلسلہ انبیاء کرام سے ملتا ہے ایسی ہی نیک پاک ہستیوں کے مزارات دریائے چناب
ئے توی کے کنارے ہیں ایسے نوگز لمبے مزارات کا سلسلہ ضلع بھر کی ہر قدیمی بستی میں ہے آبادیاں تباہ و برباد ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ گئیں ۔
اللہ کے نیک بندوں کے نشان آج بھی قائم اور دائم ہیں ۔ ان بستیوں کے آثار آبی گزر گاہوں کے کنارے آج بھی ٹبوں ٹیلوں کی صورت
موجود ہیں گجرات قدیم ترین تہذیبوں کا گہوارہ رہا ہے ۔ یہاں تاریخ کے اوراق کھلتے اور بند ہوتے رہے مشرق وسطی اور مشرق بعید کشمیر کو
نے والی قدیمی گزر گاہیں گجرات سے گزرتی تھیں ہیڈ رسول ہیڈ مرالہ کے مقام سے تجارتی شاہی قافلے گزرتے تھے پانچ موسم گرمی ، سردی ،
خزاں ، برسات اس خطہ کی زرخیزی میں اضافہ کرتے ہیں ۔ تین بڑے دریاؤں ، چناب جہلم ، توی کے علاوہ بڑے بڑے برساتی نالوں نے اس
کو زرخیزی اور شادابی بخشی ہے سکندر اعظم دنیا فتح کرتے ہوئے جب اس نے اس سرزمین پر قدم رکھے تو اس دھرتی کے سپوت پورس نے
ندر کے صلح کے پیغام میں جواب دیا تمہارے پیغام کا فیصلہ میدان جنگ میں ہوگا مادر وطن کی حفاظت کے لئے اپنے جسم پر دو سو کے قریب
م کھانے کے باوجود پورس نے سکندر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جواب دیا وہی سلوک جو بادشاہ بادشاہوں سے کرتے ہیں آج یہ الفاظ تاریخ کے
راق کا حصہ بن چکے ہیں ۔ 1849ء میں چیلیانوالہ کے مقام پر اس دھرتی کے باسیوں نے ساڑھے سترہ سو کے قریب انگریزوں کو خون میں نہلایا ۔
ریز معرکہ کی یادگار آج بھی چیلیانوالہ میں قائم ہے ۔ بہادری کے تین اعلی ترین اعزاز نشان حیدر بھی گجرات کے حصہ میں آئے ہیں ۔ آریوں
ر ہن تاتاریوں منگولوں پٹھانوں افغانوں غوریوں مغلوں درانیوں ایرانیوں دوسرے فاتحین کی داستانیں اس دھرتی کے زرہ زرہ پر راقم ہیں ۔ مغل
شاہ اکبر اعظم نے یہاں قلعہ کی بنیاد رکھی باولی کے علاوہ قلعہ پر اکبری حمام دنیا بھر میں مشہور ہے ۔ یہاں اولیاء کرام صوفیائے عظام نے
پنے قلوب کی نورانیت فیوض روحانی سے دلوں اور ذہنوں میں یقین و ایمان کو مشعلیں روشن کیں ۔ یہاں حضرت اللہ دادسری جن کی دعاؤں سے
ر اعظم نے کشمیر کو فتح کیا ۔ یہاں حضرت شاہدولہ سرکار حضرت شاہ حسین ملتانی حافظ سخی محمد حیات ، شاہ جہانگیر ، حضرت سائیں کرم الہی کانواں
ں سرکار ، اولیاء بھوڈا شریف پانڈی شاہ سرکار ، قطب الارشاد سید حبیب اللہ شاہ ، قطب المشائخ حضرت محمد حفیظ اللہ بڑیلہ شریف سلطان العارفین
ہی سلطان محمود صاحب رنمل شریف میں نوشہ گنج اولیاء میوال صاحب اولیاء کرام موہری شریف کے اولیاء چکوڑی شریف شہنشاہ ولایت ، بابا جگو
ہ سرکار ، خواجہ محمد اسحاقؒ کس کس کا ذکر کروں یہاں ہر بستی میں اولیاء کرام نے روحانیت کی شمعیں روشن کر رکھیں ہیں ان کے علاوہ اورنگزیب
لمگیر کی بیوی راج محل بیگم اور عالمگیری مسجد مشہور ہے ہر بستی میں اللہ کا درویش ولی موجود ہے ۔ تقریباً سو کے لگ بھگ نوگز لمبے مزار ہیں ان
ں ستر گز تیس گز بائیس گز اور نوگز لمبے مزارات ہیں ۔ ڈنگہ گلیانہ ، جلالپور جٹاں کوٹلہ ارب علی خان جلالپور صوبتیاں ، لکھنوال ٹاہد بہلول پور ، ڈنگہ
داللہ پور روڈ قدیمی شاہراہوں کے قریب واقع ہیں جن کی تاریخ ہزاروں سالہ پرانی ہے ۔ دریاؤں اور آبی گزرگاہوں کے کنارے پائے جانے والے
بے ٹیلے اور کھدائی کے دوران مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اپنے اندر کئی داستانیں لئے کھڑے ہیں ۔ ماضی میں برصغیر کی "کنجی" گجرات کو کہا
جاتا تھا ۔

ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

marfat.com

ٹبوں ٹیلوں کی سرزمین گجرات

گجرات میں ان ٹبوں ٹیلوں کا سلسلہ دور دور تک پھیلا ہوا ہے یہ ٹبے دریائے چناب دریائے توی دریائے جہلم کے علاوہ آزاد کشمیر کی سرحد کے ساتھ ساتھ اور قدیمی شاہراہوں کے قریب ہے مقدس روحانی مقدمات بھی ان ٹبوں ٹیلوں پر واقع ہیں گجرات میں یہ ٹبے دریائے چناب توی کے کنارے مناور متیانوالہ، چک تسکری کوٹلی، بھوان کوٹلی پرماتند ڈب ڈالیہ، رنگرہ برملا، سمبلی برخ پور، کوری شریف، بہلول پور، دھول شیخ چوگانی ماڑی کھوکھراں کے قریب ہیں قصبہ موٹا بھی یہاں پر واقع ہے متذکرہ ٹبوں پر 9 گز مزارات ہیں بڑیلہ شریف، ہنج، چک بزرگ، شاہ جہانیاں کاسب وزید قاضی چک دھتھل کڑیانوالہ، ہزارہ مغلاں بنگرانوالہ، ملکی اجنالہ، کے قریب بھی بلند بالا ٹبے اور ٹیلے ہیں اجنالہ گاؤں بھی قلعہ نما ٹبہ پر آباد ہے۔ کلاچور اسلام گڑھ بھی ٹبوں نافریاں کوٹ رانجھا کے قریب ایک بڑا ٹبہ ہے عالم گڑھ کوٹلی نافریاں کوہالہ، مالووال، جلالپور صوبتیاں، فتح پور دولت بنگر، صبور، حافظ حیات، سوک کلاں، دوکھوہا، ریحان، کھاریاں خورد دیدڑ، کہیاں، رانیوال بھی ٹبوں پر آباد ہیں رات کے وقت ان دیہات کی روشنی دور دور تک دیکھی جا سکتی ہے اور ان سے مسافر رہنمائی لیتے تھے لالہ موسیٰ کے قریب برنالی کا ٹبہ کافی بلند ہے۔ چیلیانوالہ کوٹلہ قاسم بھی خان، شاہ سرست ہیل جوڑا، کرنانہ، سیکر والی، موگ، دلانوالہ، کنجاہ، ناگریاں والا، باگڑیں اوالا، پٹیالہ، کیراں والا، سیداں، منگووال، کے قریب بھی قدیمی دور کے ٹبے پائے جاتے ہیں۔ کھاریاں کے علاقہ میں گلیانہ طاہر، نالہ بھمبر کے کنارے ٹبے ٹیلے پائے جاتے ہیں اس علاقے میں کوٹلہ لکرالی، پیر غازی کے ٹبے نمایاں ہیں پیر غازی کے قریب وہ بڑے بڑے ٹبے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کوئی شہر تباہ ہوا ہوگا۔ نالہ بھمبر کے جانب شمال پنڈی تیلیاں پنڈی اواناں، دلاور پور، سوہال، آچھ گوچھ، سرسالہ کے قریب بھی بڑے بڑے ٹبے ہیں۔ بیشتر دیہات ان ٹبوں ٹیلوں پر واقع ہیں۔ پھالیہ کا قلعہ بھی ٹبہ نما ہے۔ مشرق دیوار کی کچی مٹی نظر آتیہے۔ ہیلاں بوسال، بھکھی شریف، بھی بلند ٹبوں پر واقع ہے۔ ان تمام ٹبوں میں نمایاں بڑیلہ شریف، ڈب، بہلول پور، ماڑی کھوکھراں، موٹا ریحان، لکھن وال، کنگ بڈھا، راکے بہل پور، ہنج، دھوتجک، چک بزرگ، کڑیانوالہ، کوٹلی کوہالہ، عالم گڑھ، حافظ حیات، اجنالہ، کوٹ رانجھا، دولت نگر، لکرالی، سمرالہ، کوٹلہ ارب علی خان، طاہر موگ، چیلیانوالہ، صبور، جلالپور صوبتیاں کیراں والانزد دولت نگر، کاسب وزیر، ملہو کھوکھر، برنالی، پیر غازی، دھتھل، جانٹلہ سینتھل، گلیانہ روپیری، تندپور، ہرڑ، مئے ہزاری، میانوال رانجھا، بوسال، معین الدین پور کے قریب میم صاحبہ کا ٹبہ حاجی والا دیدڑ خورد، دلاور پور، پرسوال، کے ٹبے اپنے اندر کئی کہانیاں داستانیں سمیٹے ہوئے ہیں۔ جنکے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔ البتہ مقامی روایات جو سینہ بہ سینہ آگے منتقل ہوتی رہیں۔ آج تک زندہ ہیں جو راقم کتابی صورت میں قارئین کو پیش کر رہا ہے۔ چند دیہات کے نام کے آخر تک گڑھ کا لفظ آتا ہے۔ جیسے عالم گڑھ، دوسرا لفظ پور، آتا ہے جیسے بہلول پور، تیسرا لفظ والا جیسے چیلیانوالہ، چوتھا چک جیسے قاضی چک، یہ الفاظ بہت قدیمی ہیں اور یہ نام کی بستیاں بھی بہت قدیمی ہیں۔ جن کے بارے میں تحقیق کی جائے تو تاریخ کے کئی گم شدہ اوراق کی کڑیاں مل سکتی ہیں ان ٹبوں سے پائے جانے والے چکیوں کے پاٹ مٹی کے برتنوں کے ٹکڑے اور بچوں کے کھلونے اور مسمار شدہ قبروں کے نشان پتھروں کی بنیادیں ملتی ہیں۔ ان ٹبوں پر راکھ کے ڈھیر بھی ملتے ہیں۔ کھودائی کی جائے تو تراشے ہوئے پتھروں کی بنیادیں بڑی بڑی اینٹوں کے ٹکڑے بھی پائے جاتے ہیں یہ ٹبے آبی گزرگاہوں قدیمی شاہراہوں کے قریب ہیں بڑے بڑے بوہڑ پیپل کے درخت ان ٹبوں پر پائے جاتے ہیں ان درختوں کی عمریں کئی ہزار سال بیان کی جاتی ہیں

marfat.com

گجرات کی قدیمی شاہراہیں اور آبی گزرگاہیں

****

گجرات کے ضلع میں جابجا سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے ۔ کچھ سڑکیں بہت قدیمی ہیں چند جدید دور میں تعمیر کی گئی ہیں ۔ دریائے جہلم پر سرائے عالمگیر کے قریب اور وزیر آباد کے قریب دریائے چناب پر انگریزوں نے پل تعمیر کئے اور سڑک کو پختہ تعمیر کروایا یہی سڑک آج کل جی ٹی روڈ کے نام سے مشہور ہے ۔ ماضی میں گجرات کی سڑکیں تجارتی قافلوں اور حملہ آوروں کی گزرگاہ رہیں ۔ یہ شاہراہیں دریائے جہلم کے کنارے سے شروع ہوتیں دریائے چناب کو عبور کرکے سیالکوٹ کے ضلع کی حدود میں داخل ہوتیں ۔

ان شاہراہوں کی گزرگاہ اس طرف بنائی جاتی تھی جہاں راستہ میں پانی کے ذخائر مہیا ہوسکیں ۔ آرام کے لئے بوہڑ، پیپل، شیشم کے درخت کاشت کئے جاتے ۔ اس وقت کا انسان پہاڑی علاقہ میں گزرگاہ کو محفوظ سمجھتا رہا ۔ ایسی ایک قدی گزرگاہ پبی کی پہاڑیوں میں جو گلیانہ سے ہوتی ہوئی جانٹلہ اور سرائے عالمگیر کی طرف جانکلتی ہے مختلف علاقوں کی سڑکیں بڑے بڑے قصبات میں اختتام پذیر ہوتیں یہ بڑے قصبے کوری، بہلولپور، ٹانڈہ، کڑیانوالہ، جلالپور صوبتیاں، لکرالی، کوٹلہ ارب علی خان، گلیانہ، ڈنگہ، مونگ، رسول، پھالیہ، دولت نگر، لالہ موسیٰ، گجرات، کنجاہ، میانی پنڈی، ہیلاں، پھالیہ، منگووال غربی، سعد اللہ پور، ملکوال، سرائے عالمگیر، پران، جوکالیاں، قادر آباد، منڈی بہاؤالدین کے علاوہ آزاد کشمیر کے علاقہ میں مناور بھمبر کے نام سے مشہور ہیں ۔

ایک قدیمی گزرگاہ جو قلعہ روہتاس دینہ منگلا میرپور سے ہوتی ہوئی بھمبر کی طرف آتی ہے بھمبر ہے اس کی ایک شاخ سرینگر دوسری کوٹلہ ارب علی خان گجرات لاہور کی جانب تیسری چھمب مناور کی جانب چھمب سے ایک سڑک جوڑیاں اکھنور جموں کی طرف جاتی ہے جبکہ مناور سے بجوات اور کوری بہلولپور کے پتن سے کلووالی، کوٹلی لوہاراں، سیالکوٹ کی طرف جانکلتی ہے ۔ گجرات میں داخل ہونے والی ایک اور سڑک جو سرائے عالمگیر، بیسہ، گوٹریالہ، گڑھا جبیب، مراڑیاں سے ہوتی ہوئی کوٹلہ ارب علی خان پر اختتام پذیر ہوتی ہے ۔ ماضی میں اس جانب سے آنے والے تجارتی قافلے کوٹلہ سے ہی گزرتے ہوئے جلالپور صوبتیاں کڑیانوالہ ٹانڈہ سے گزرتے ہوئے سرخپور، بہلولپور کے پتن سے دریائے چناب کو عبور کرتے ایک اور قدیمی گزرگاہ جس نے برصغیر کو مشرق وسطی سے ملا رکھا تھا وہ سڑک جلالپور شریف کے پتن سے مونگ رسول کے قریب سے

marfat.com

دریائے جہلم کو عبور کر کے چیلیانوالہ، امرہ، ڈنگہ، آملتی ہے۔ ڈنگہ سے کھاریاں، گلیانہ، بنگیال، لنگڑیال سے ہوتی ہوئی ک
ارب علی خان آملتی ہے۔ گلیانہ سے یہ سڑک دولت نگر، معسم، فتح پور، عالم گڑھ، جلالپور جٹاں آملتی تھی۔ جلالپور
اس کی تین شاخیں ایک میانی پنڈی کے قریب دریائے چناب کو عبور کر کے سوہدرہ میں داخل ہوتی تھی دوسری شاخ شہباز
کے راستہ سیالکوٹ کی جانب جاتی تھی۔ تیسری جلالپور جٹاں سے ٹانڈہ، بہلولپور کی طرف سیالکوٹ کو اس علاقہ سے ملاتی ہے
یہ تمام سڑکیں کوہستان نمک سے نمک لانے کے لئے یہاں سے تجارتی قافلے گزرتے ڈنگہ سے ایک سڑک جوڑا کرنانہ
موسیٰ سے ہوتی ہوئی خواص پور کے قدیمی قصبہ کے وسط سے گزر کر دولت نگر آملتی۔ دولت نگر سے اس کی ایک شاخ ڈ
ملکہ، لاہوریاں، پیرو شاہ، حاجی والا، کڑیانوالہ سے آملتی۔ کوٹلہ ارب علی خان سے ایک اور سڑک ڈھوڈا، بٹر، ملکی اعو
شریف قل سے ہوتی ہوئی کڑیانوالہ آملتی ہے۔ کڑیانوالہ کو اس علاقہ میں مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ ڈنگہ سے ایک سڑ
دلانوالہ سے ہوتی ہوئی گجرات شہر کی طرف آتی ہے جسے شاہی اڈہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ گجرات سے سڑک مع
الدین پور، نورا منڈھیالہ کے قریب سے دریائے چناب کو عبور کر کے سیالکوٹ، سمبڑیال کی طرف جا نکلتی ہے۔ سمبڑیا
سے ایک سڑک سیالکوٹ کی جانب دوسری ڈسکہ سے ہوتی ہوئی ایمن آباد کی طرف دوسری شاخ پسرور کی طرف جا نکلتی ہے
ان سڑکوں کے ذریعے برصغیر کے وسطی علاقہ کی طرف آمدورفت کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ شاہی سڑک کے کچھ آثار ن

منڈھیالہ کے قریب اب بھی موجود ہیں۔ سڑک کافی کشادہ ہے۔ دونوں جانب گزرنے کے لئے راستے میں شیشم
درخت قطاروں میں ہیں۔ گرمی کے موسم ماضی میں یہ سفر کافی آرام دہ ہوتا تھا۔

گجرات سے ایک سڑک جلالپور روڈ ٹانڈہ ہیڈ مرالہ کے لئے جاتی ہے گجرات سے کشمیر جانے کے لئے ایک سڑک کوٹلہ
کی طرف جاتی ہے۔ مغل شہنشاہ اس سڑک کے راستے کشمیر جاتے تھے۔ دوران سفر گجرات میں قیام پذیر ہوتے تھے
ڈنگہ سے ایک سڑک براستہ کنجاہ، گجرات کی طرف آتی ہے یہ سڑک بھی بہت قدیمی ہے۔ ڈنگہ سے ہی ایک سڑک کیرانو
سیداں، منگووال، سعد اللہ پور کے پتن ذریائے چناب کو عبور کر کے رسول نگر جس کا سابقہ نام رام نگر تھا، کی طرف جا نکلتی ہے
کنجاہ سے شادی وال کے لئے ایک سڑک نکلتی ہے جو وزیر آباد کی طرف جاتی تھی۔ وزیر آباد سے ڈسکہ اور سیالکوٹ کے
ایمن آباد لاہور کے لئے سڑکیں نکلتی ہیں۔ وزیر آباد سے ایک اور سڑک جو رسول نگر کی طرف جاتی ہے قدیمی سڑک ہے
سے ایک سڑک ہیلاں پھالیہ کی طرف آجاتی ہے۔ پھالیہ سے سرگودھا شاہ پور کے لئے دوسری شاخ قادر آباد کی طرف ج
ہے۔ جہاں دریائے چناب کو عبور کر کے برصغیر کے میدانی علاقوں کی طرف سفر جاری رکھا جاتا تھا۔

جلالپور سے ایک سڑک قدیمی قصبہ کوٹلی کوہالہ اور کڑیانوالہ کی طرف جاتی ہے۔ کڑیانوالہ سے آزاد کشمیر کے لئے سڑ
نکلتی ہیں۔ گجرات سے ایک سڑک فتح پور اور اعوان شریف کو جاتی ہے۔ یہ سڑک بھی قدیمی ہے کشمیر جانے کے
ایک نزدیک ترین راستہ شاہ جہانیاں سے ہوتا ہوا حافظ حیات حاجی والا کی طرف جاتا تھا۔ جہاں مغل شہنشاہ کشمیر جانے کے
اس راستے سے گزرتے تھے۔ دریائے جہلم کے مغربی کنارے پوران کھوہار سے بھی پرانی سڑک گجرات کی طرف آتی ہے
جلالپور شریف سے داراپور کے راستہ جہلم کے لئے قدیمی گزرگاہ بھی ہے۔ یہ سڑک گجرات کی جانب آتی ہے۔ اس علا
میں کئی تبدیلیاں رونما ہوتی رہیں اور مختلف ادوار میں ان سڑکوں کی اہمیت برقرار رہی۔ ان سڑکوں کے قدیمی ہونے
کئی شواہد ہیں ان شاہراہوں کے کناروں پر نوگزلمبی قبریں ہیں۔ جو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ہیں۔

marfat.com

ان قدیمی گزرگاہوں کے گردونواح کئی ٹبے اور ٹیلے ہیں جن کے آثار کئی سال گزرنے کے باوجود آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں ۔
ان سڑکوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر برساتی نالے آبی گزرگاہیں یں پانی ہر دور میں انسان کی ضرورت رہا لیکن ماضی میں شاہی فوج کے علاوہ تجارتی قافلوں کے ہمراہ سینکڑوں اونٹ گھوڑے ہاتھی گدھے دوسرے جانور ہوا کرتے تھے ان کے لئے پانی بہت ضروری ہوتا ہے لہذا یہ سڑکیں ان مقامات سے گزاری گئیں جہاں پانی میسر آسکے ۔ دریائے چناب کے بعد دریائے مناور توی بہتا ہے ۔ اس کے کنارے قدیمی آبادیاں اور نوگز لمبے مزار ہیں ۔ ایک اور آبی گزرگاہ ٹانڈہ کے مشرق سے گزرتی ہے ۔ یہ نالہ دریائے چناب میں گرتا ہے ٹانڈہ کے بعد بھاگووال کلاں کے قریب آبی گزرگاہ ہے جہاں ریحان گاؤں کے قریب ٹبہ ہے جہاں پانچ نوگزی قبریں ہیں ۔ بھاگووال کے بعد لکھنوال کے قریب آبی ذخائر ہیں ۔
لکھنوال کے بعد جلالپور جٹاں کے قریب دواڑہ یعنی برساتی نالہ ہے اس کے کنارے کئی قدیمی بستیاں ہیں ۔ جلالپور کے بعد گجرات کے قریب نالہ ہے گجرات کے قریب مشہور برساتی نالہ بھمبر ہے ۔ بھمبر نالہ بہت بڑا نالہ ہے جو دریا سے کم نہیں ۔ یہ نالہ ملک پور چاڑہ کے قریب آکر ملتا ہے ۔ بھمبر کی جانب سے آنے والے یہ دو نالے ہیں ۔ ایک نالہ کوٹلہ ارب علی خان دولت نگر کے قریب سے گزرتا ہے ۔ دوسرا نالہ بھمبر کوٹلہ ارب علی خان سے مغرب کی طرف سے گزرتا ہوا لالہ موسی کے جانب مشرق گزرتا ہے یہ دونوں نالے دریاؤں جتنے بڑے ہیں ۔ ان آبی گزرگاہوں کے کنارے کئی قدیمی بستیاں اور ٹبے ٹیلے ہیں جہاں انسانی آبادیوں کے آثار ملتے ہیں ۔ اگرچہ انسانی آبادیاں تباہ اور برباد ہوچکی ہیں لیکن اللہ کے نیک بندوں کے نشان آج بھی قائم اور دائم ہیں ۔ گجرات سے گزرنے والی یہ آبی گزرگاہیں شمال سے جنوب کی طرف آتی ہیں اور دریائے چناب میں سما جاتی ہیں ۔ جبکہ مشرق اور مغرب کو ملانے والی بیشتر سڑکوں کا رخ مشرق اور مغرب کی جانب ہے یہ آبی گزرگاہیں گجرات کے بڑے بڑے قصبوں کے قریب سے گزرتی ہیں ۔ آج بھی مختلف دیہات کی خواتین ان آبی گزرگاہوں کے کنارے کپڑے دھو رہی ہوتی ہیں اور مال مویشی ٹھنڈے میٹھے پانی س پیاس بجھاتے ہیں ۔ رواں پانی کو ریت صاف کر کے اگلی بستی کے لئے صاف شفاف پانی مہیا کرتی ہے ۔

marfat.com

ضلع گجرات کے دیہات

تحصیل گجرات

ادھووال کلاں، ادھووال خورد، الیشرہ، آوان کو کھر، اجنالہ، آوانہ، اگووال، بگھولہ، بول، براہم وبڑہ، بڈھا کنگ، بلیاں، بیلا شادیوال، بلٹر، بوہڑ، بانٹھ، باڑ گڑھ، بیگا، بلیاں، بھڈیانوالی، بوکن، بھٹی، بھلیسر، بانوتہ، بانھتھ، برسا، بلیاں، بھڑونگہ، بھوئیاں، بھاگووال خورد، باہروال، بھون ہزاری، بھوج پور، باہووال، بھڈانہ، بوڑا، بڈھن، بھنگرانوالہ، بارو، بڑیلہ، بیدو بھٹی، بھوئیہ، بہلپور، بھیلووالہ، بھاگووال کلاں، بہلول پور، بھراج، بھورچھ، بٹھوال، بیووالی، باوریانوالہ، بھگل، بھکوکی، بوٹیری، بوڑا بانٹھ، پھلروان، پکھووال، پوڑ، پنڈی تاتار، پھرا کھٹانہ، پھانبڑا، پوچھ، پرسووال، پیارا، پنڈی، پنجوکی، پنج ڈھیرہ، پوربا، پنڈی حسنہ، پنڈی پتو، پنڈی میانی، پیرو شاہ، پنڈوری، تاراگڑھ خورد، تعلقہ، ترکھا، تاراگڑھ کلاں، ترگڑی، ٹبی سنگھووال، ٹھٹھہ موسیٰ، ٹھکر کھوکھراں، ٹبی غوث پور، ٹبی گوریاں، ٹھٹھہ پوڑ، ٹھٹھی مفتیاں، ٹھکہ، ٹبی سیکھواں، ٹبی چپلی، ٹانڈہ، ٹبی ڈھو، ٹبی بھوسہ، جھنڈیوال، جلیانی، جمنا، جٹوکل، جمالپور، جاموں بولا، جاجووال، جمن، جوڑا جلالپور، جھانس، جھیورانوالی، جبوکی، جلیانی، جہانگیر پور، جلالپور جٹاں، جلالپور صوبتیاں، جالب وال، جینڈڑ کلاں، جینڈڑ خورد، جھمٹ آباد، جھمٹ نو آباد، جسو سرائے، جم، جفاپور، جید پور، جسو والی، جیوو نخل، جسوکی، چنڈالہ، چاکانوالی، چک سادہ، چک خیر دین، چک سدو، چکریاں، چوہدووال، چک مبارک، چاہڑہ، چوہڑ چک، چیچیاں، چیچیاں شمس، چک پنڈی، چاڑ، چک سارو، چک ساہیانوالہ، چوبال، چک غازی، چک لالہ، چک مہدہ، چک میانہ، چک بناہم، چھوکر، چانگانوالی، چانگانوالی، چک قاضی، چک سانوالی، چک چوہدو، چک بیگا، چک ڈھلو، چک بیگا، چکوڑا، چکوڑی بکھو، چک جسپال، چک ڈھلو، چک منصور بل، چھانوالہ، چوہان، چک کثارو، چھالہ، چک بڈھا، چک بزرگ، چک شیرو، چک قاضی، چک بگا، چک ملاں، چک ملاں، چک گلاں، چیچی، چک میراں، چک سنگرانہ، چک کمالہ، چک پنیار، چک مرزائی، چوپالہ، چوہارا، چک کندو، چک لشکری، چک چوہدووال، چک بھولا، چک رہانہ، چک منجوں، چک کالا، چک مہرو، چانگانوالی، چکرٹہ، چک ڈھلو، چک رحمان، چوہدووال شرقی، چانگانوالی، چک وسن، چک مکریاں، چک کلال، چھاوڑی، ہزارہ، حکیم پور، ہربس پور، ہستہ گگا، ہانڈے، ہبرڑ، ہنجرالی، ہنج، حاجی والا، حسن ڈھینڈہ، ہیر، حطار، حیات گڑھ، ہرداس پور، ہاڈکہ، ہریہ والا، خانوالی، خانوالی، خوجیانوالی، خونن، خرادیاں، خانقاہ حافظ حیات، خاصہ، خلاص گڑھ، دھو چک، دیونہ، دالیہ، ڈھول سرائے، دودھرائے، ڈھیرکے، دیدڑ، دھوڑکے، دھاروال، دیوان کوٹ، داؤ، دھریکڑی، دولت نگر، دھمہ ملکہ، دھن وال، دربہ کھٹانہ، دیدڑ، دھن، دوکھوا، دھمتھل، دھدرائے، دربہ، دھاڑیوال، دھول، دڑوا، داؤدہ، دتیوال، دھول خورد، دالی بانٹھ، داؤد پور، ڈھیرو کنہ، ڈومنیانوالی، ڈوگہ، ڈھوڈا، ڈھوڈا، ڈھینڈہ خورد، ڈھوڈا، ڈھینڈہ کلاں، ڈب، ڈھلو غربی، ڈھپئی، ڈھلو شرقی، بھنگوال، راولکے، رتی، روپووال، رنگڑہ، رسول پور، رنگ پور، روپوکے، راجپور گڑھیل، راجکی، راکے، رحمانیاں، رحمانیاں، ریحان، رنگانوالہ، رکھ دھول، رندھیر، رکھ ماڑی، رنگڑہ، رانیوال، رسول پور، رسیدہ، رامبڑیانوالہ، سنگرانہ، سید ھری، ساروکی، سیدا، ساہو لکھو، سوہل، سابدوکی، سپاوٹ، سماں، سابنوال خورد، ساہن وال کلاں، ساہدوکی، سیرو جیدا، سنت پورہ، ساتل، سرکیاں، سمن پنڈی، سرہالی کلاں، سرہالی خورد، کھیوہ، کنگ چنن، کنگ سماری، کنگ سہالی، کلاچور، گورالی، گورالہ، گندرہ خورد، گورسی، گدیاں، گورایہ، گوندل کوٹ، گلانوالہ، گولیکی، گاکھڑا کلاں، گاکھڑا خورد، گوبند پورہ، گڑھی بھاؤ، گلی والا، گندرہ، گمرالی، گھریرہ، گھورالی، گھیاں، گھنسیاں، گجگراں، گیگیاں، گوندل، گیگیاں، گھکمن، گجر پور، لکھنوال خاص، لامبڑے، لورائے، لعلواڑی، لنگہ، لوہسر، لدھا، لاٹیاں، لدھا، لالوکے، لنڈپور، لمبھوڑ، لاہوریاں، لکھنوال خاص، ملکیاں، ماڑی وڑائچاں، ملکوالہ، موسیٰ کمالہ، ملک پور، ماجرا، مہتہ ٹھیکریاں، محمود چنا، منڈ، مملو، مراڑیاں، مراڑپور، ماچھووال، ملھو کھوکھر، میکن، سانگو، سنگھر، سوک بڈھی، سوک کلاں، سیان، سوہل کلاں، سدھا، سوہل خورد، سنگانوالہ، سرخپور، سن، سوچیت گڑھ، سرائے ڈھنگ، شادیوال خانکے، شادیوال طرف محمود کے، شادیوال اچھرکے، شادیوال چوہڑکے، شاہبدیوال، شیخ سکھا، شہر گڑھ، شاہ پور، شاہ جہانی، شاہبدیوال، شمس، شیخ قریشی، شیخ علیکے، شیخ چوگانی، شکر کوٹ، شام پور، شیخ پور، شہباز پور، شاہ جہانی، شاہ جہانی، شاہ جہانی، صابووال، طور، عمروال، عمروال، عدالت گڑھ، عالی، عادووال، علی پور، علی شیر موٹہ، عالم گڑھ، غازی کھوکھر، فتح پور،

marfat.com

ں ، قلعدار ، قلعہ سورا سنگھ ، کھیپڑانوالہ ، کوٹ رانجھا ، کوٹ بیلا ، کوٹ غلام ، کھوکھر ، کٹھالہ ، کالرہ کلاں ، کالرہ پنواں ، کالرہ خاصہ ، کوٹلی کندو ، کوٹلی
ایاں ، کوری ، کالیکی ، کوٹ رندھاوا ، کنجاہ ، کوٹ ککا ، کوٹ فتح دین ، کوٹ میانہ ، کنگ ، کوٹ پیروشاہ ، کوٹ نتھو ، کوٹ قطب دین ، کوٹ قطب دین ،
ٹ موجدین ، کوٹلہ ڈھینڈہ ، کھوکھر ، کولیاں ہاشم شاہ ، کھوڑی ، کوٹ گوگا ، کوٹ دھارو ، لکہ ، کاہنہ ، کوٹ الہ بخش ، کنجاہڑی ، کوٹ متا ، کوٹ شمس ، کسانہ ،
نوالہ ، کیرانوالہ خاص ، کوٹ نواں ، کوٹ کاہنہ ، کیرانوالہ شہانہ ، کلیاں ، کھوکھر ، کھاریکو ، کالس ، کھٹانہ ، کھاریاں ، کرڈیانوالہ ، کیلہ ، لکیانوالہ ، کوٹلی کوہالہ ،
ایاں بہار شاہ ، کوٹ مہرو ، کاسبگ ، کسوکی ، کوٹلی ویراں ، کوٹلی پرمانند ، کوٹلی بھگوان ، کوٹلہ سوئیاں ، کوٹ پتو ، کوٹلی منہاس ، کولووالا ، کوٹ رانجھا ، کائیت ،
ٹ میر حسین ، کوٹ لکا ، کریمداد ، کوٹلی شاہانی ، کوٹ میانہ ، کان ، مینووال ، مہسم ، ماہی وال ، مسی ، ماجرا ، مرزا ، موسی ، مچھیانہ ، ماجرا ، ملک پور کلاں ، ملک
خورد ، ملکی ، مل ، مینووال ، منگووال غربی ، ماجرا ، مے ، مالووال ، مکریاں ، موٹا ، ملو ، مرالی ، موجوکی ، ماڑی کھوکھراں ، متیانوالہ ، مدن ، ماجرا ، محمود آباد ،
رانوالی شادیوال خورد چک لالہ ، مت پور کنگ ، موہلہ ، منگووال شرقی ، معروف ، مہوٹہ کلاں ، موہلہ ، مکیانہ ، منڈیالہ ، مینووال توکل شاہ ، معین الدین پور ،
نکووالی ، نانواں نورپور ، نارووالی ، نانواں سبومندووال ، نانواں رنگ پور ، نانواں فتح پور ، نانواں شاہ پور ، نانواں نزول ، نتھووال ، نانوہانڈہ ، نوشہرہ جلیانی ، نانووال ،
ت ، نت ، نجان ، نتدپور ، نافریاں ، نسووال ، نورا ، نبی پور ، نوشہرہ میانہ ، ناگریانوالہ ، ناںواں لوکل المعروف بوڑ ، نوگراں ، نصیرپور ، نہرپور ، ونیس ، وزیدہ ۔

==

تحصیل کھاریاں

، آدم نوبہ ، آدم چوہان ، آڑہ ، آنمہ شاہ جی ، ابہال ، اتووالہ ، آراضی خدا یار ، اٹڑ ، امرہ خورد ، امرہ کلاں ، اوانہ ، اوتم ، اودہ ، اوہجریال ، باسیاں ، باشنہ ،
وال ، باگڑیانوالہ ، باولی ، باہروال ، بیلیاں ، بٹور ، بجاڑ ، بجاڑوالا ، بجےران ، بخت جمال ، بدو ، بدو ، بدھوکالس ، بدھووال ، برنالی ، برنڈ ، بزرگوال ، بسوہا ، بگنا ،
بلوباہیاں ، بن کالس ، بنگیال ، بنیاں ، بوٹر ، بوریانوالی ، بوسال ، بھاٹی ، بھاگ نگر ، بھاگو ، بھاگو شاہ پور ، بھاؤ گھسیٹ پور ، بھنیاں ، بھٹیاں ، بھدر ، بھروٹ ،
ٹ ، بھگنا گورسی ، بھکنانوالی ، بھگوال ، بھلوال ، بھلوال ، بھلوٹ رسو ، بھلوٹ شیرا ، بھلوٹ مخدوم ، بھلیسرانوالہ ، بھملے ، بھانڈگراں ، بھورنج ، بھوتہ ،
، بھرچھ ، بھولا ، بیر ھرانہ ، بیسہ ، بیکنانوالہ ، بیگا ، پال ، پاہروال ، پسوال ، پلاگراں ، پلاہوڑی ، پنجن شہانہ ، پنجن کسانہ ، پنجوڑیاں ، پنڈ عزیز ، پنڈی اجوطاس ،
اعوان ، پنڈی تیلیاں ، پنڈی رام پور ، پنڈی ہاشم ، پوکھی ، پوربا ، پوڑانوالہ ، پوہلا ، پہاڑہ ، پھلرون ، پھلرون ، پیارا ، پیرخانہ ، تریڑوانوالی ، تلہ ، تہال ،
لہ ، تھون ، ٹبی الیاس ، ٹبی بختیار ، ٹبی بکیال ، ٹبی ٹال ، ٹبی ٹمن ، ٹبی چکووال ، ٹبی حسن کریم ، ٹبی حکیم پور ، ٹبی خانہ لنگا ، ٹبی خورد ، ٹبی ڈلہاری ، ٹبی راؤ ، ٹبی زندہ ،
سہیر ، ٹبی شاہ پور گنگارام ، ٹبی کسانہ ، ٹبی کلاں ، ٹبی کھاڑک ، ٹبی گنگارام ، ٹبی محل ، ٹبی بنوالی ، ٹپیالہ ، ٹوپہ عثمان ، ٹمرگلہ ، ٹھل بکوہل ، ٹھلہ ،
وٹھہ رائے بہادر ، ٹھیکریاں ، جاتریاخورد ، جاتریاکلاں ، جادہ ، جاگل ، جلہر ، جگو ، جلالدین ، جھنڈیوالی ، جلیل پور ، جیطل لوکاسب آباد ، جنڈ ، جنڈ ، جنڈالہ ،
نڈانوالہ ، جوڑہ ، جوگوڑہ ، جےپور ، جھنڈو ، جھنگ ، جھانگہ ، چاچووال ، چاڑ ، چڑیاولہ ، چک اٹڑ ، چک اللہ دتہ ، چک بدھو ، چک بنگیال ، چک بھاگو ، چک بہلم ،
چک بیر کھرانہ ، چک پیرانا ، چک تیرو ، چک جالی ، چور چکوڑی ، چک جانی ، چک جلیل پور ، چک چوہڑپور ، چک حاجی ، چک حکیم ، چک خلاص ، چک خونی ، چک
درویش ، چک دریا ، چک دینا ، چک رائے بہادر ، چک رائے سلطان ، چک رجادی ، چک سپر ، چک سپر ، چک سجاول ، چک سروانی ، چک سروانی ، چک سکندر ،
چک سکندر نمبر 30 ، چک سکندر نمبر 53 ، چک سکندر ، چک سند ھاریا ، چک سیدو لنگار ، چک شاکرپور ، چک شیخو ، چک ظفرپور ، چک علی ، چک عمر ، چک قائم ،
چک کالو ، چک کمال ، چک گورڑہ ، چک گوہڑہ ، چک گوندال ، چک گھنیاں ، چک لشکری ، چک لشکری ، چک لوہار ، چک محمود ، چک کلاں ، چک میانہ ،
چک مہمد ، چک میانہ ، چک میانہ ، چک میانہ ، چک نتھا ، چک نظر ، چک ہوسر ، چکوڑہ ، چکوڑہ ، چکوڑی بھیلووال ، چکوڑی شیر غازی ، چکوڑی سیالی ،
ندو ، چگکس ، چنن ، چنوں بھوجہ ، چوہا ، چوہان خورد ، چوہان کلاں ، چوہدو ، چوہڑپور ، چوہرچک ، چھتا ، چھتا ، چھماں ، چھمبر ، چنڈیوالی ، چھوکر ، چیچیاں ، چیچیاں ،
بدیاں ، حاجی محمد ، حام ، حسن پٹھان ، حطار ، ڈہو ، ڈہو ، ڈہوڈہ ، ڈہوری ، ڈھوک امرالاں ، ڈھوک گوجراں ، ڈھوک مرید ، ڈھوک مسلم ، ڈھولن ، ڈھولہ ،
ہ ، ڈھینڈہ ، راج پور ، راجہ ، رانجو ، راجو بھنڈ ، راجووال ، رام گڑھ ، راہیاں ، رائے چند مرٹھوری ، رحمان پور ، رڑیالہ ، رسول پور ، رسید پور ، رکھ ڈنڈ ، رکھ

marfat.com

شاہ قلی، رکھ کولانوالہ، رندھیر، ریتال، ریتاں، رنیاں، روپیری، رولیہ، رہمی، ساکھ، ساگروھاڑی وال، سالگ، سانگو، ساہدڑیاں، ساہن خورد، ساہن کلاں، سمان، سبور، سپرائے، خان پور کھمب، خان پور گوجراں، خواص پور، خوجہ، خونن، خیر کتو، خیر کھنار، دادو برسالہ، داموں چک، دلاور پور، دلو، دیدی ملیار، دندی نظام، دلانوالہ، دولو، دھاماں، دیدڑ، دھڑ، دیکڑ، دیکڑیانوالی، دہم، دھنگ دھوپ سڑی، دھوریہ، دھونی، ڈاک، ڈیرہ، ڈنگہ، ڈنگہ خورد، ڈوڈو ٹکھر، ڈوگہ، ڈومیاں، ڈڈیال، ڈبل، ڈبل اروڑہ، ڈبل بنگس، ڈبل داود، ڈبل کالو، ڈبل لکہ، ڈبلیاں، ڈھنڈالہ ڈھنڈالی، ڈھنگروٹ، سدکال، سدوال، سدوال برہمناں، سدوال خورد، سدوال کلاں، سدھ، سرائے عالمگیر، سردھوک، سرسال، سریکہ، سعادت پور، سکھ چیناں، سلیماں، سماعلہ، سمرالہ، سمرالہ، سمبلی، سلت پور، سندوعہ، سنگلہ، سود، سولیونڈ، سونبڑی، سوہال، سوہلہ، سہنہ، سہوترہ، سیائل، سیدا، سیدابراہیم، سیدا گول، سیدو لنگار، سیکریالی، سیفتھل، شام پور، شاہجہانی، شاہ سرست، شاہ قلی، شاہ گھوڑا، شکریلہ، شوریاں، شیکاطاہر، شیخ پور، شیخ پور، شیر گڑھ، طوطیاں، عالیہ، عمرپور، عموانہ، عیسیٰ وال، فتہ بھنڈ، فتالمہ، فتح پور، فتح گڑھ، فرخ پور، قاضی امام شاہ، قاضی کرم شاہ، قاضی باقر، قصبہ کریالی، کلا کمالہ، کالس، کالس، کالو ساہی خورد، کالو ساہی کلاں، کائرہ، کتوار، کراڑیوالہ خورد، کراڑیوالہ کلاں، کرنانہ، کریالہ، کسانہ، کتیلا، لکرالی، لکروٹ، ٹانوالہ، کچ پور، کلک، کلیوال سیداں، کلیوال گوجراں، کملابھنڈ، کنارہ، کنجیال، کوٹلہ ارب علی خان، کوٹلہ بہلوٹ، کوٹلہ سارنگ خان، کوٹلہ ساہداں، کوٹلہ قاسم خان، کوٹلی، کوٹلی شاہ جہانی، کوٹھہ، کولیاں حبیب، کولیاں حسین، کوہلی، کھاریاں، کھدریالہ، کھرانہ قلعہ گوچھ، کھرکا، کھل، کھمب، کھمبی، کھوڑی، کھوکھرہ، کھوہار، کیٹر، گدی گوڑہ، گجو، گراٹیاں، گلکھڑ، گل، گلیانہ، گمٹی، گنجہ، گوٹریالہ، گوجر کوٹلہ، گوچھ، گوردتانوالہ، گورڑہ، گورڑہ ہاشم، گوریاں، گوڑہ حلقہ کھرکا، گوڑہ قلعہ گوچھ، گوڑہ بنگیال، گھرکو، گیبا، گھکاہ، لادیاں، لالہ موسیٰ، لدڑ، لقمان، لمبوڑ، لمہر، لنگڑیال، لوہار قلعہ ملکہ، لوہار قلعہ قلعہ کملا ٹھٹھہ، لونگو، لوہسر قلعہ باہروال، لوہسر قلعہ خواص پور، لٹری، مالو، مٹوانوالہ، مچھوڑہ، مراڑیاں حلقہ خواص پور، مراڑیاں نزد کوٹلہ، مرالہ، مرالی، مرجان قلعہ کھاریاں، مرجان قلعہ دلاور پور، مرڑ، مرزا طاہر، مصری، معصوم پور، معصوم پور ٹورہ، مغلی حلقہ باگڑیانوالہ، مغلی جاتریہ، مکووال، ملاگر، ملک پور، ملک پور حلقہ بوریانوالی، ملکہ ملوانہ، ملھو، ممازر پور، منڈاھر، منڈیر حلقہ دھوریہ، منڈھیر حلقہ چکوڑی، منگلیہ، موجا، منڈے لنگار، مونیاں، موہاڑی، موہری، مہروج پور، مے خورد، مے کلاں، میاں چوہان، مہرخانی، میردہ، میٹر، میکن، مہنووال، ناگڑیاں، نامدنہ، نٹھر، نجیاں، نروال، نصیرہ، نگڑیال، تندووال، تندووال، نوتہہ حلقہ ڈوڈہ، نوتہہ حلقہ سیفتھل، نور جمال، نورنگ، نون، نونانوالی، ددھرا ہے، ورینہ، وڑائچانوالہ، وسن، ویرووال، ہرچھاڑ کوٹیاں، ہرحیاں، ہنگہ، ہنج، ہندو، ہیراپور، ہیراگڑھ، ہیل، یقین پور، یوسف۔

فہرست دیہات تحصیل پھالیہ

اجووال، اودسردانی، آہدیاں، اراضی بائی لڈن، ارزانی، آہلہ، اکال گڑھ، آکی، اگرویہ، الہن، انہیے، اورے، الیٹر، بادشاہ پور، بانسی خورد، بانسی کلاں، باہری، باہو، برج اگر، برج دمن، برج بخت، برج ہراں، برج عمر، برج گہنا، برج گھنیاں، برج راٹھوراں، بستی مخدوم، بگا، بلہڑ، بمبلی، بوڑا، بوکن، بھاگٹ، بھاگووال، بھنڈر خورد، بھنڈر کلاں، بھکھی، بھیکے والا، بھویہ حسن، بھویہ کہنہ، بھویہ نو، بھچر، بھوک، بھیکھو، بیلہ مشترکہ، بیرپنڈی بھولانہ، بار موسیٰ، بھلوال، بھیرووال، بریار، باہووال، بھوجوال، بوسال سکھا، پاہڑیانوالی، پانڈووال بالا، پانڈووال پائیں، پنڈی بہاؤالدین، پنڈی لالہ، پنڈی دھوتھراں، پنڈی کالو، پنڈی نورا، پنڈی نگھو، پھالیہ امیر، پھالیہ بوٹا، پھالیہ کیاں، پھالیہ مہماں، پھپھرہ، پیربوہلہ، پپلی، پنڈی راواں، پنڈ مکو، پھرے، تخت مل، ترادیانوالہ، تن پور، تیلوانورلہ، ٹھٹھی باوا، ٹبی مالووال، ٹبی دریائی، ٹھٹھہ امیر، ٹھٹھہ خان محمد، ٹھٹھہ عالیہ، ٹھٹھہ نیکا، ٹھٹھہ گلگویاں، ٹھٹھہ حاکم والا، ٹھٹھہ ہست، ٹھٹھی شاہ محمد، ٹھٹھی ہراں، ٹھٹھی مرید، ٹھکر کلاں، جاگو خورد، جاگو کلاں، جوکالیاں، جھولانہ، جونوکی، جھنڈا چوہان، جھنگ، جیہ، جیسک، ججاور، جسووال، جاڑہ، چیکے، چاہڑکے، چک بساوا، چک جانو خورد، چک جانو کلاں، چک جیون، چک چوٹ، چک خواجہ، چک دوارکا، چک ڈالا، چک سیدا، چک شہے باز، چک شیر محمد، چک طاہر، چک فتح شاہ، چک کمال، چک دیال سنگھ، چک لکھیا، چک مانو، چک میرک، چک معموری، چک میاں، چک مٹھہ، چکوڑہ، چکوڑی، چوٹ خورد، چوٹ کلاں، چوٹ دھیراں، چورنڈ، چاہ نکال، چھریانوالی، چھموں، چھنی جورے شاہ، چھنی رحم شاہ، چھنی سیداں، چھنی ساہلپال، چھنی گہنا، چھنی محرم، چھنی ہراں، چھنی مست، چھنی مغلاں، چھنی گھنیاں، چھورانوالہ، چوک کلاں، چیلیانوالی، چھجانوالہ، چک سالم، چاڑانوالہ، چورنڈ، چیتو،

marfat.com

چک رائب، چک ڈڈان، چک نمبر 1، چک نمبر 2، چک نمبر 3، چب نمبر 4، چک نمبر 5، چک نمبر 6، چک نمبر 7، چک نمبر 8، چک نمبر 9، چک نمبر
10، چک نمبر 11، چک نمبر 12، چک نمبر 13، چک نمبر 14، چک نمبر 15، چک نمبر 16، چک نمبر 17، چک نمبر 18، چک نمبر 19، چک نمبر 20،
چک نمبر 21، چک نمبر 22، چک نمبر 23، چک نمبر 24، چک نمبر 25، چک نمبر 26، چک نمبر 27، چک نمبر 28، چک نمبر 29، چک نمبر 30، چک
نمبر 31، چک نمبر 32، چک نمبر 33، چک نمبر 34، چک نمبر 35، چک نمبر 36، چک نمبر 37، چک نمبر 38، چک نمبر 39، چک نمبر 40، چک نمبر
41، چک نمبر 42، چک نمبر 43، چک نمبر 44، چک نمبر 45، چک نمبر 46، چک نمبر 47، چک نمبر 48، چک نمبر 49، چک نمبر 50، چک نمبر 51 (
نڈی بہاؤالدین)، چک نمبر 52، حاصلانوالہ، حسن، خیرا، خیروال، خضر، دادے، دھنی خورد، دھنی کلاں، دھالہ، دتو چوھڑ، دوبرجی، دھدرائی، دوگل،
ولہ، دھرم کوٹ، دھریکاں خورد، دھریکاں کلاں، دھول، دیوی گڑھ، ڈھوک جوڑی، ڈھوک داؤد، ڈھوک سہارن، ڈھوک شہانی، ڈھوک کاسب، ڈھوک
و، ڈھوک نواں لوک، ڈھولووال، ڈفر، ڈھولہ خورد، ڈھولہ کلاں، ڈنڈگا، ڈھیٹی، ڈھل، رائیکے، رتو، رتووال، رتی پنڈی، رجوعہ، رسول، رسول پور، رکھ
وار نہال سنگھ خورد، رکھ رسول، رکھ سردار نہال سنگ کلاں، رکھ کوٹلی قاضی، رکھ بوہٹ، رکھ چھنی مغلاں، رکھ منیار گڑھ، رگھ، رکھ سردار گورکھ
لھ، ران، رنسیکے، رنمل، رنڈیالی، روک، رکن، سارنگ، ساہنپال، ساہنیانوالہ، سجن، سرلے، سعد اللہ پور، سلیماں، سندھانوالہ، سوہاوہ وڑائچاں، سوہاوہ
لانی، سوہاوہ دلوآنہ، سوہاوہ جلالی، سویہ، ساہنہ، سیٹھل، سیدا، سندا، سیرے، سموں پور، سید، شہیدانوالی، شیخ علی پور، شماری، صاحبووال، عیدل،
ووال، فرخ پور کہنہ، فرخ پور نور، فتووالہ، فقیریاں، قادر آباد، قلعہ سردار عطر سنگھ، قلعہ جوہر سنگھ، کاکووال، کالووالی، کالا شادیاں، کامونکی، کپور کوٹ،
وال، کدھر غربی (سرکل حلقہ بھیرووال)، کرلیانوالہ، کا، کدھانوالہ، کہیاں، کوٹ رومانہ، کوٹ اسلام، کوٹ بلوچ، کوٹ پھلے شاہ، کوٹ ہیہ، کوٹ
ی والا، کوٹ جالیاں، کوٹ جھرانہ، کوٹ غلام رسول، کوت جعفر، کوٹ رحم شاہ، کوٹ حامد شاہ، کوٹ ستار غربی، کوٹ ستار، کوٹ لکے شاہ، کوئٹہ پیراں،
وٹلہ شاہ حسین، کوٹلہ محمود شاہ، کوٹلہ منور شاہ، کوٹلی خورد، کوٹلی کلاں، کوٹلی قاضی، کوٹلی خورد، کوٹلی سنانی، کوٹلی افغاناں، کوٹلی ملتانیانوالہ، کٹھیالہ
سیداں، کٹھیالہ شیخاں، کٹہڑہ، کوٹ نبی شاہ، کوڑے کرم شاہ، کوکارہ، کوٹھہ بھولا، کھائی، کھنانہ، کھرل محبت پور، کھمب خورد، کھمب عالم، کھمب کلاں،
ھیوہ، کپور، کلوسہ، کیرباوا، کوٹ شیر محمد، کوٹ ہمت خان، کاہیانوالی، کدھر، کرتووال، کالووال کوٹیڑہ، کھٹالہ خورد، گاہرے، گجن، گڈگور، گڈھو، گڈھو
لطان، گڑھ لسکان، گڑھی گوہر شاہ، گڑھی سہاسنگھ، گڑھی لطف، گوہڑہ، گوہڑ، گوہڑی، گھگوکی، گھوگانوالی، گھنیاں، گونیاں، گوجرہ، گڑھ، لیدھر، لسوڑی
خورد، لسوڑی کلاں، لکھنے والا، لک، لولیانوالی، لونگ، لاکھ، ماجھی، مالوماہی گیراں، مانگٹ، مٹو، محبت باور، مدھرے، مٹل، مرادوال، مرالہ، مرید،
لکھنانوالی، ملی وال، ملیاں، موجیانوالی، مہر کوٹ، مونگ، میانوال، میر خانی، میرے والا، میکن، میلونو، مملو کہنہ، میلو، موسیٰ خورد، موسیٰ کلاں، ممدانہ،
صور، مل، میانہ گوندل، مونہ، مونہ ڈھپو، ملک وال، نارنگ، نواں لوک، نوتھہ، نور پور، نور پور پیراں، نور پور کٹولی، نور جمال، نوشہرہ، واڑہ بالیاں، واڑہ چلیاں،
اسو، وسنت والا، وریام وڑایت، واڑہ عالم شاہ، ہمیٹر، ہیگر انوالہ، ہیگر خورد، ہیلاں، ہردور یڑکہ، ہریہ، ہردو بوہٹ۔

==

marfat.com

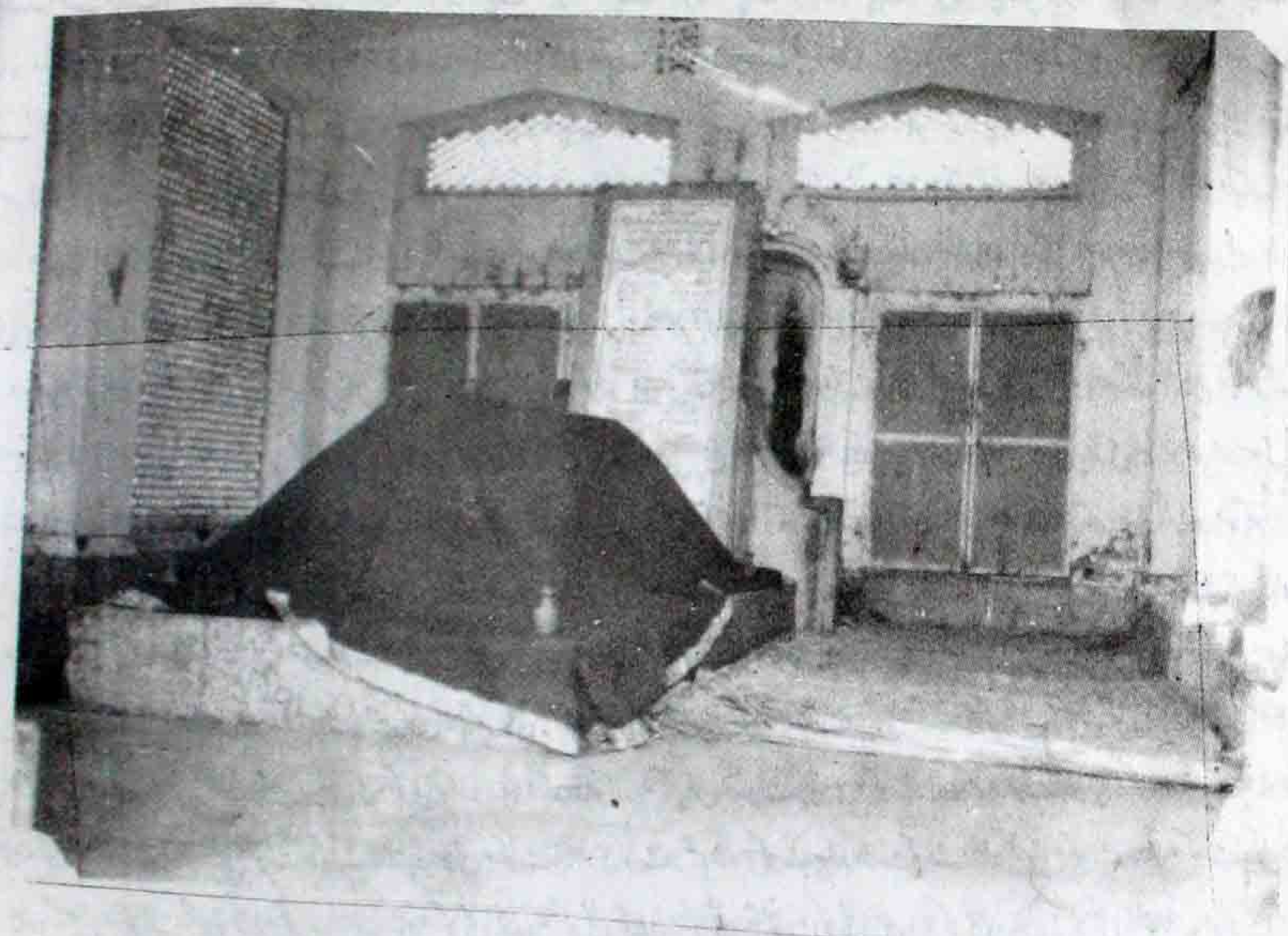

گندرہ میں حضرت شیخ اللہ داد سری کا مزار

گجرات شہر سے چند کلومیٹر مدینہ کے قریب ایک بستی گندرہ میں حضرت شیخ اللہ داد رسی کا مزار ہے۔ آپ اکبر بادشاہ کے دور میں ہوئے ہیں ان دنوں یہاں ہر طرف جنگل تھا آپ نے یہاں قیام کیا ایک بات مشہور ہے کہ اکبر نے کشمیر کی فتح کے لئے گجرات قلعے پر قیام کیا لیکن کامیابی نصیب نہ ہوئی کسی بزرگ سے پوچھا یہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس نے بتایا چند کلومیٹر کے فاصلہ پر جنگل میں ایک درویش رہتا ہے اکبر بادشاہ نے حاضری دی اور کشمیر کی فتح کے لئے عرض کی آپ نے درخت کی ٹہنی توڑ کر اکبر کے آگے پھینک دی فرمایا یہ لو کشمیر کی کنجی۔ تھوڑی دیر بعد گھوڑا سوار خوشخبری لے کر آ گیا کہ کشمیر فتح ہو گیا ہے۔ اکبر نے وسیع علاقہ بطور نذرانہ پیش کیا۔ مزار کی چار دیواری چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہے چھوٹے چھوٹے برج بھی ہیں ڈاکٹر احمد حسین قلعداری نے ایک قطعہ تحریر کیا ہے جو سنگ مرمر کے پتھر پر تحریر شدہ ہے۔ مزار کے قریب ایک مسجد بھی ہے مزار کو از سر نو جدید انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

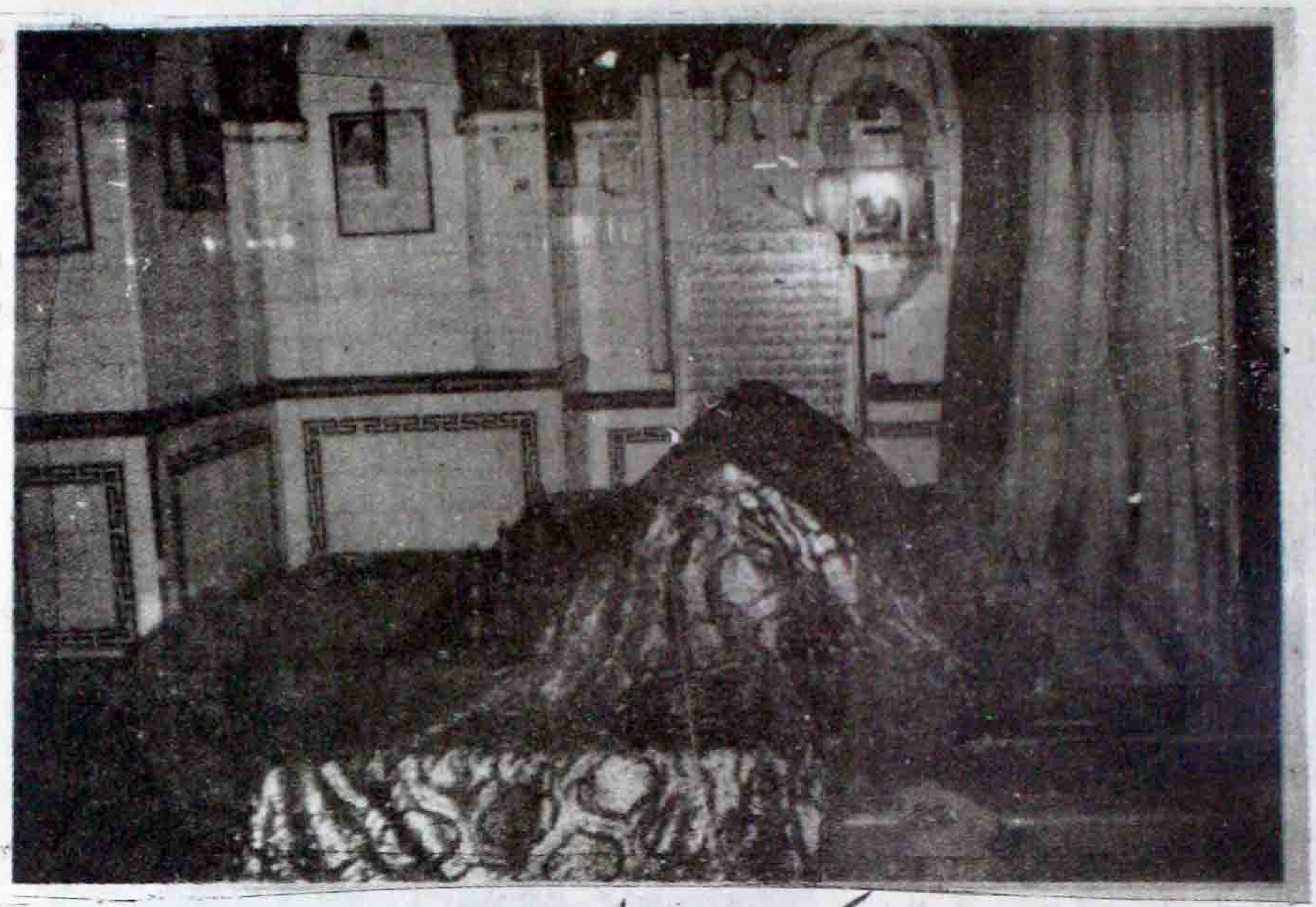

حضرت سید کبیر الدین المعروف شاہدولہ صاحبؒ

گجرات کی پہچان شاہدولہ سرکار 1581ء میں پیدا ہوئے 1885ء میں وفات پائی۔ روضہ مبارک کے باہر تاریخ وصال درج ہے۔ بتوحید آل عارف حق گردید بگو شاہدولہ بخت رسیدہ وصال۔ 1085ھ آپ ابراہیم لودھی کی اولاد میں سے تھے۔ بچپن میں والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا یتیمی کی حالت میں سیالکوٹ آ گئے آپ کو سید سرمست (سیدن شاہ) سے فیض ملا۔ جب مرشد کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک اور مرید جس کا نام دولا تھا اسے نعمت باطنی سے نوازنا چاہا لیکن وہ دوبارہ طلب کرنے پر حاضر نہ ہوا لیکن شاہدولہ سرکار کو جب پکارا جاتا تو وہ حاضر ہو جاتے۔ چنانچہ مرشد پاک نے آپ کو باطنی نعمتوں سے سرفراز کر کے خرقہ خلافت عطا کی۔ فرمایا ہر کہ وہ واہ مولا بدہر شاہدولہ یعنی جسے اللہ تعالیٰ سرفراز فرماتا ہے وہی شاہدولہ ہوتا ہے۔ دریائی اور کبیر الدین کا خطاب بھی آپ کو مرشد نے دیا تھا۔ مرشد کی دعا اور خدمت کا نتیجہ تھا آپ جو بات بھی زبان مبارک سے کہہ دیتے پوری ہو جاتی۔ آپ کی سخاوت دریا کی طرح تھی آپ کے پاس جو بھی آتا مراد پالیتا کئی اولیاء کرام نے آپ کے حضور حاضری دی اور ولایت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعبیر کیا گیا ہے۔ عرس شاہدولہ کے چوہے آپ کے دربار سے منسوب ہیں۔

marfat.com

حضرت شاہ حسین ملتانیؒ

حضرت شاہ حسین ملتانی کا مزار محلہ شاہ حسین میں ہے - آپ حضرت شاہدولہ سرکار کے دور میں ہو گزرے ہیں - لفظ ملتانی کی دو وجوہات بیان کی جاتی ہیں کہ آپ اپنے پیرو مرشد کے حکم پر ملتان سے تشریف لائے تھے - دوسری وجہ آپ اکثر بیشتر ملتان میں اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دینے جاتے تھے - آپ بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں - آپ کی کئی کرامات مشہور ہیں - اور کئی غیر مسلم آپ کی نظر کرم سے مسلمان ہوئے - مزار کے قریب ایک کنواں بھی بتایا جاتا ہے قریب مسجد بھی ہے - آپ کے دور میں یہاں بہت بڑی دینی درس گاہ تھی - دن رات لنگر تقسیم ہوتا تھا جہاں آپ کا مزار ہے اس محلہ کا نام بھی آپ کے نام محلہ شاہ حسین کے نام سے منسوب ہے لڑکیوں کے ہائی سکول کا نام بھی شاہ حسین گرلز ہائی سکول کے نام پر رکھا گیا ہے ویسٹ سرکلر روڈ کے قریب چوک شاہ حسین آپ کے نام پر پکارا جاتا ہے - آپ کے مزار کے ارد گرد دیواروں میں استعمال ہونے والی اینٹیں چھوٹے سائز کی ہیں جو اکبر جہانگیر کے دور کی معلوم ہوتی ہیں - آپ کے مزار پر دن رات عقیدت مند حاضری دیتے ہیں- آپ کی بہت کرامات بیان کی جاتی ہیں -

marfat.com

فاروق طریقت

حضرت

مولانا محمد یوسفؒ

آپ کا مزار آستانہ عالیہ حبیبیہؒ محلہ مسلم آباد میں ہے آپ قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہؒ کے بڑے فرزند ہیں 1915ء کو قصبہ مجیٹھیہ تحصیل و ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے ۔ آپ کے بارے میں قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ کے پیشوا حضرت خواجہ محمد عالمؒ آف سیدا شریف نے آپ کا نام محمد یوسف رکھا ۔ فرمایا یہ میرا بیٹا ہے اسکی طبعیت جلالی ہوگی اپنے والد محترم کے ہاتھوں بیعت ہو کر طریقت کی منازل طے کرتے رہے ۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں سلسلہ نقشبندی ، مجددی ، توکلی ، محبوبی ہے ، کئی اولیاء کرام کے حضور حاضری دیتے رہے 1983ء کو آپ کا وصال ہوا وصیت کے مطابق قطب الارشاد کے بائیں پہلو میں دفن کئے گئے آپ کا مزار مبارک آستانہ عالیہ حبیبیہ میں مرجع خلائق ہے آپ نے فرمایا پیری مریدی سے نفری نہ بڑھاؤ نگینے بناؤ آپ کا عرس 30 ذوالحج یکم محرم کو آستانہ میں منایا جاتا ہے

marfat.com

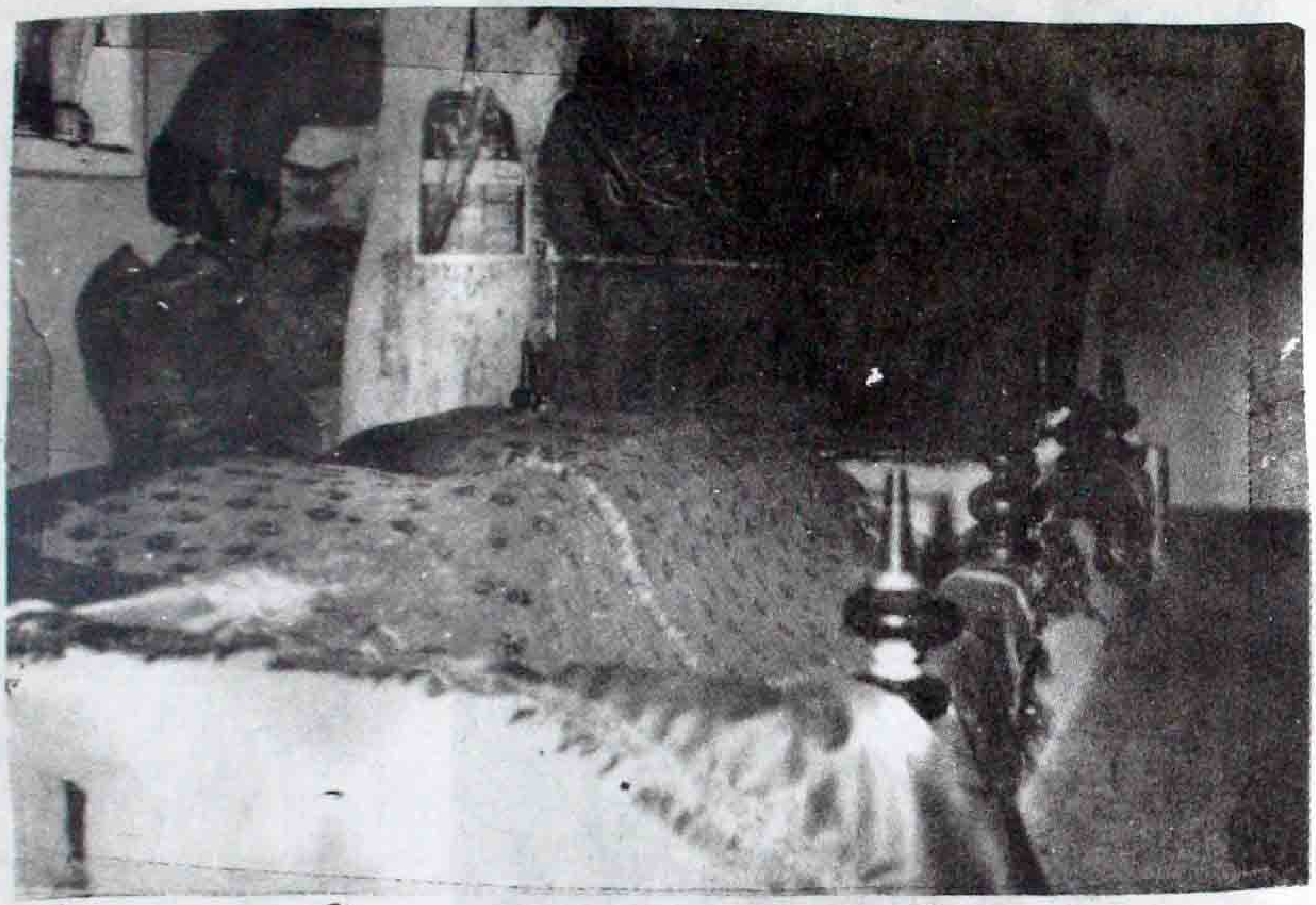

محلہ شاہ حسین میں سید معصوم شاہ رومیؒ کا مزار

مزار حضرت شاہ حسین کے قریب حضرت سید معصوم شاہ رومی کا مزار ہے۔ آپ کی آمد اور تاریخ وصال کے بارے میں کوئی مستند بات نہیں ملی۔ البتہ آپ کے مزار کے باہر سنگ مرمر کی تختی پر آپ کا نام حضرت سید معصوم شاہ رومی کا نام درج ہے۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے مزار پر چھت بھی ہے۔ مزار کے جانب مغرب ایک بیری کا درخت ہے۔ یہ درخت صحیح حالت میں ہے تنا چھت کے نیچے ہے درخت کی شاخیں ٹہنیاں چھت کے اوپر ہیں۔ آپ کے بارے میں کئی روایات ہیں۔ آپ عرب سے تشریف لائے تھے۔ لیکن نام کے ساتھ رومی کا اندراج پایا جاتا ہے۔ چاند کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں شریف کے ختم کی محفل منعقد کی جاتی ہے۔ یہاں حاضری دینے والوں میں زیادہ تعداد خواتین کی ہوتی ہے۔ یہ مزار محلہ شاہ حسین میں ہے۔

marfat.com

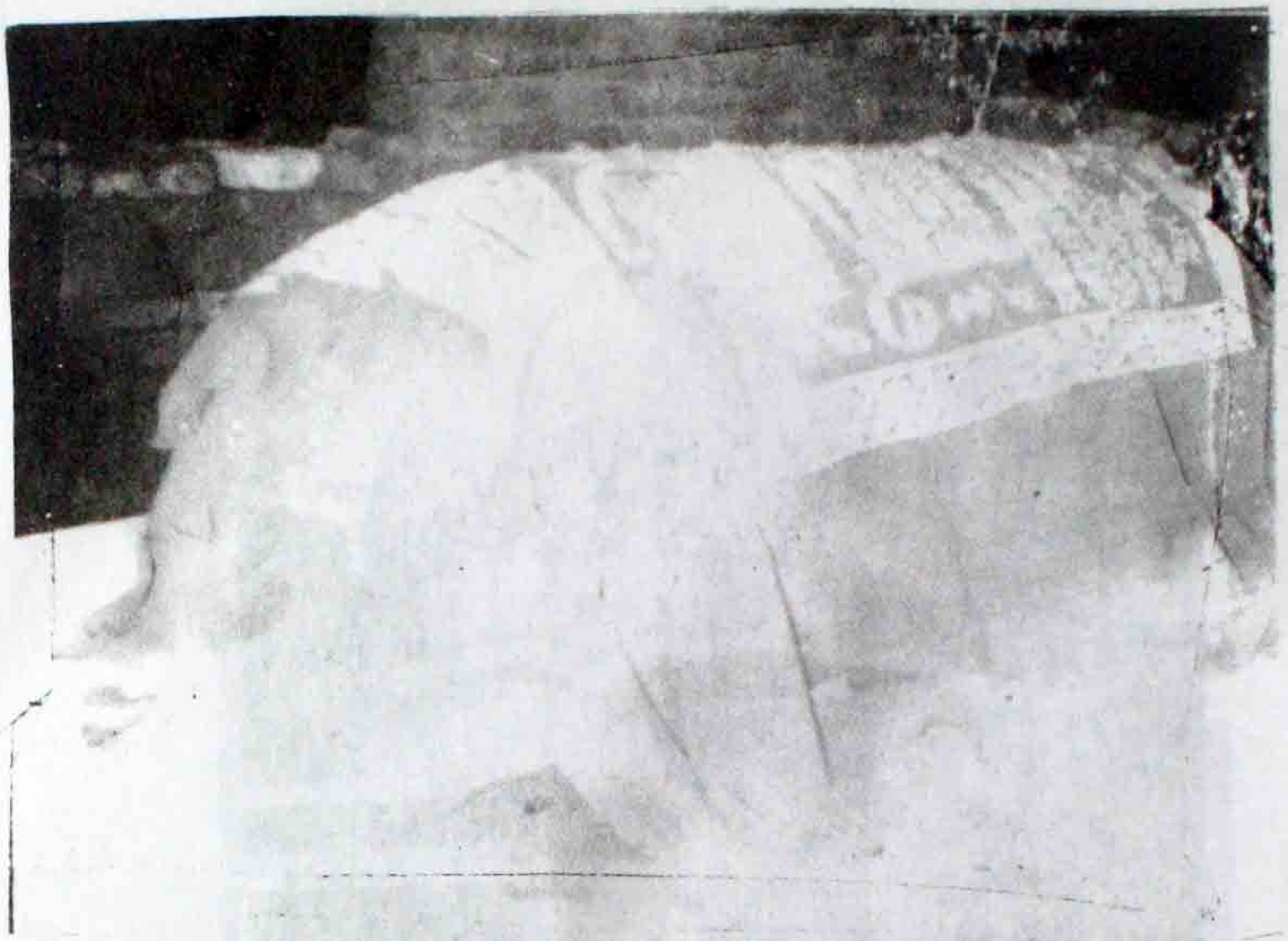

مہمدہ میں حضرت حافظ ولی شاہ المعروف چٹی خانقاہ

گجرات کے قریب ایک بستی جو مہمدہ کے نام سے مشہور ہے اس محلہ میں مدینہ روڈ کرسچین ٹاون کے قریب ایک درویش ولی اللہ کا مزار ہے ۔ جو علاقہ میں چٹی خانقاہ کے نام سے مشہور ہے ۔ محلے کا نام بھی چٹی خانقاہ ہے ۔ مزار کے مجاور کے مطابق آپ کا نام حضرت ولی شاہ ہے آپ کی آمد سر زمین عرب سے بتائی جاتی ہے آپ کس دور میں یہاں آئے اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ۔ مزار پختہ تعمیر کیا گیا ہے چھت بھی ہے پرانے زمانے کے دور میں پلنگ نما مزار تعمیر کئے جاتے تھے ۔ یعنی چاروں طرف چارپائی کے پاوے کے نشان نمایاں نظر آتے یہ مزار بھی اسی انداز میں تعمیر کیا گیا ہے ۔ آپ کے بارے میں ایک اور روایت مشہور ہے کہ آپ کفار سے جنگ کرتے ہوئے یہاں قیام پذیر ہوئے ۔ کھجور کے درخت بھی ہیں مزار کے قریب کئی قدیمی قبریں ہیں ۔ مزار کے ملحقہ ایک شاندار مسجد بھی ہے ۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ مسجد اللہ والوں کا گھر ہوتا ہے ۔ صاحب نظر مزار پر حاضری دیتے ہیں ۔

marfat.com

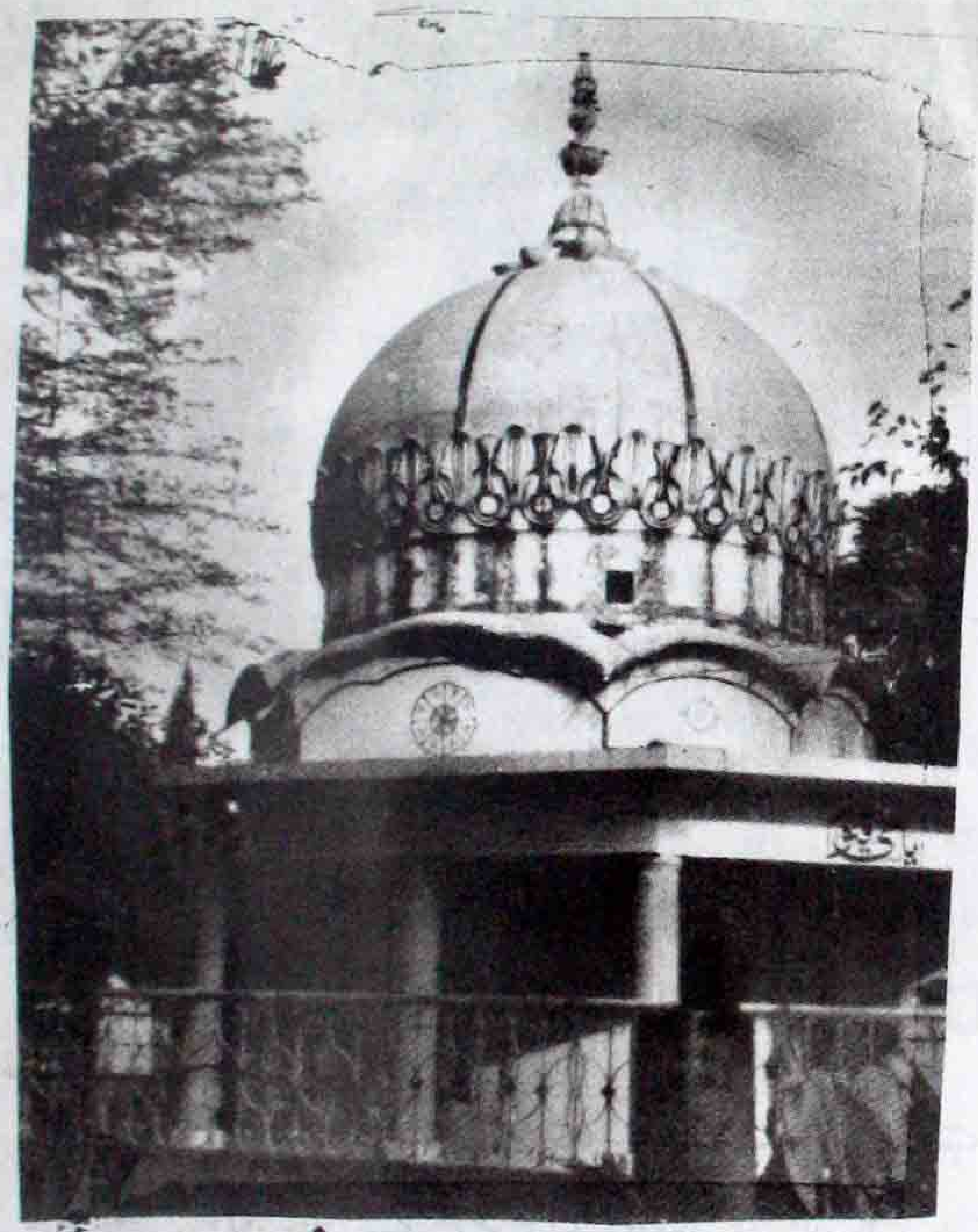

سید رسول شاہ ٹبی فتح پور

گجرات سے دس بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر مشہور قصبہ فتح پور ہے ، فتح پور سے جانب مشرق ایک گاؤں ٹبی کے نام سے مشہور ہے ، اس گاؤں کے جانب مشرق برساتی نالہ کے کنارے حضرت سید رسول شاہ کا مزار مبارک ہے ۔ آپ ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں ۔ آپ پہاڑوں کی جانب سے مرشد پاک کے حکم پر یہاں تشریف لائے آپ اپنے وقت کے بہت بڑے شاہ سوار تھے ہر وقت آپ کے پاس اعلیٰ نسل کے گھوڑے اور گھوڑیاں ہوا کرتی تھیں ۔ آپ کے پاس اکثر اولیاء کرام حاضری دیا کرتے تھے ۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے آپ کا سالانہ عرس مبارک جیٹھ کے مہینے میں ہوتا ہے آپ نے پیر امیر حسین شاہ عرف بابا لاہوری سے فیض حاصل کیا آپ کا وصال 12 فروری 1954ء کو ہوا آپ کا دوسرا عرس 12 فروری کو ہوتا ہے

marfat.com

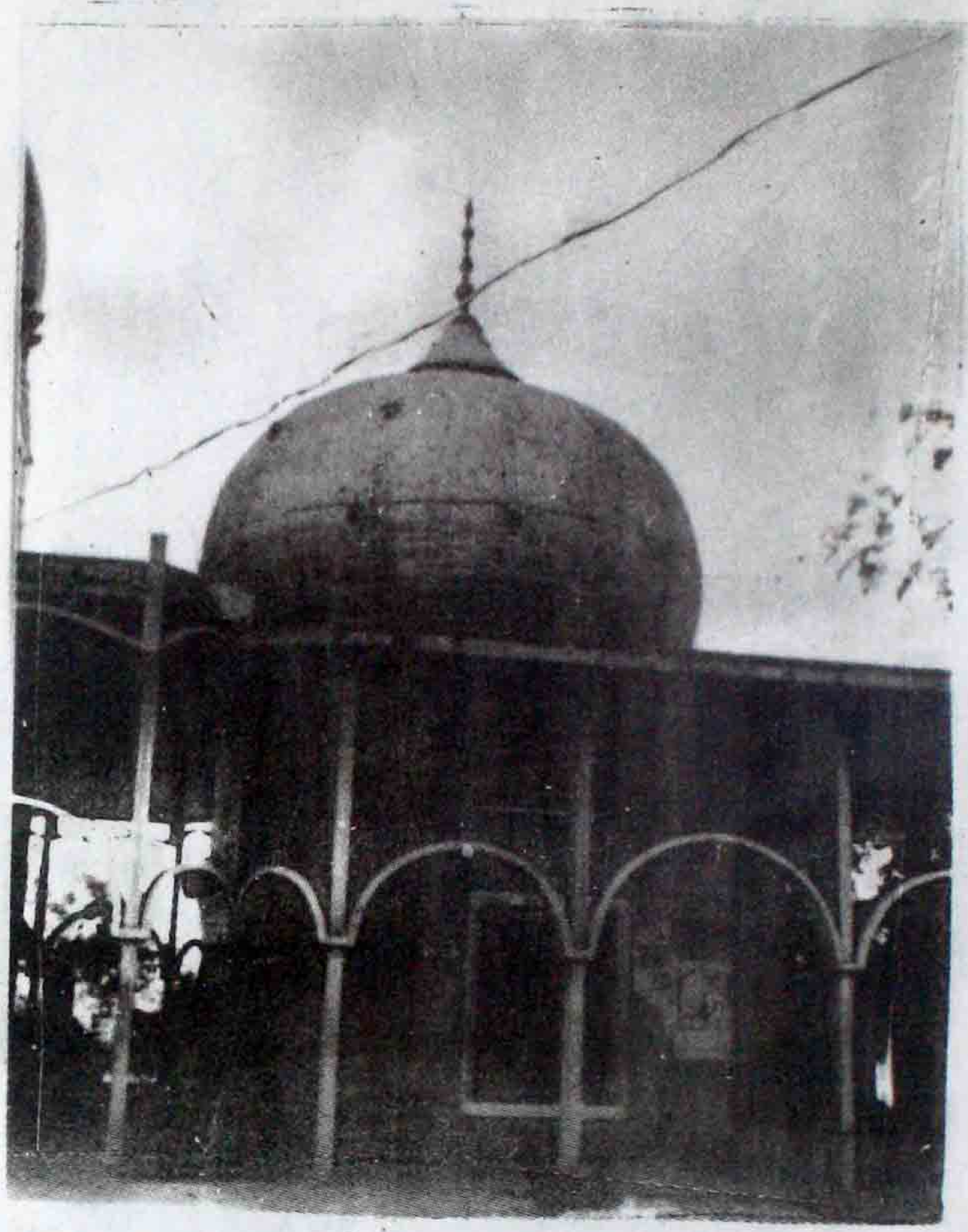

شیخ الحدیث حضرت سید احمد شاہ صاحب المعروف پیر حاجی شاہ صاحب

شیخ الحدیث حضرت سید احمد شاہ کا مزار مبارک علی پور روڈ میں ہے اپنے والد شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید ولایت شاہ کے مزار مبارک کے بائیں پہلو دفن ہیں آپ 1932ء کو پیدا ہوئے آپ کا نام احمد شاہ رکھا گیا ہوش سنبھالتے ہی جامع شاہ ولایت خدام الصوفیہ میں ولی کامل باپ کے زیر سایہ پرورش پائی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے تصوف طریقت و سلوک کی منازل طے کیں قبلہ سرکار کی آپ پر خصوصی توجہ تھی ان کے ہمراہ حج کعبۃ اللہ و بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔ شہنشاہ ولایت کے وصال کے بعد 1971ء کو آپ کو سجادہ نشین مقرر کیا گیا آپ نے اپنے والد کے مشن کو جاری رکھا آپ کو غازی کشمیر کا لقب دیا گیا۔ سیونہ آپ نے جہاد کشمیر کے لئے بہت خدمات سرانجام دیں۔ 31 اگست 1981ء بعد از دوپہر ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد آرام فرماتے ہوئے روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کر گئی 28 ستمبر کو آپ کا عرس مبارک عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ ملک بھر سے ارتمند عرس پر حاضری دیتے ہیں۔

marfat.com

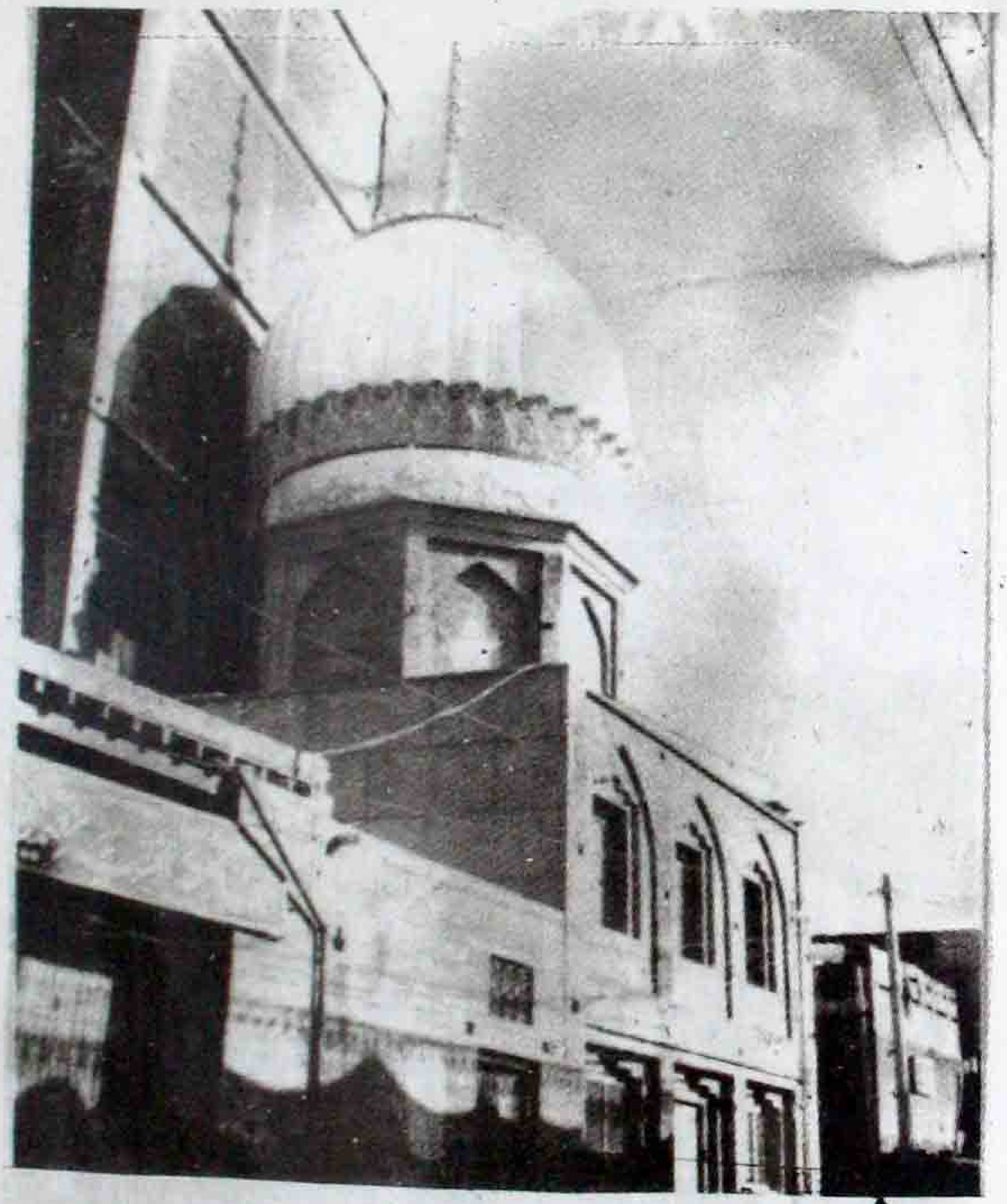

شیخ التفسیر حضرت مفتی احمد یار قدس سرہ

شیخ التفسیر حضرت مفتی احمد یار کا مزار مبارک چوک پاکستان کے قریب ہے محلے اور سڑک کا نام بھی آپ کے نام مفتی احمد یار خان پر رکھا گیا ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمد یار خان بدایونی، او جھانی ضلع بدایون سے حاصل کی۔ بچپن میں فاضل بریلوی مولانا شاہ احمد رضا خان قادری کی زیارت کی تھی۔ 1939ء کے لگ بھگ گجرات میں مستقل رہائش پذیر ہوئے۔ آپ نے تفسیر نعیمی، جاء الحق، علم المیراث مواعظ نعیمیہ، شان حبیب الرحمن، اسرار القرآن، سلطنت مصطفی، اسلامی زندگی جیسی بلند پایہ کتابیں لکھیں۔ آپ بہت بڑے عالم فاضل درویش صفت شخصیت کے مالک تھے۔ طبیعت فقیرانہ تھی لباس سادہ ہوتا آپ نے پچاس سال تبلیغ میں گزارے شریعت مصطفوی کی تعلیمات کو عام کیا اتباع و محبت رسول کی موثر تبلیغ و تلقین فرمائی آپ کا وصال 24 اکتوبر 1971ء کو گجرات میں ہوا۔ آپ کا مزار اسی کمرہ میں بنایا گیا جہاں آپ درس قرآن دیا کرتے تھے آپ کا عرس ہر سال 24 اکتوبر کو عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے زنانہ درسگاہ بھی قائم ہے قیام پاکستان کے لئے آپ کی بے پناہ خدمات ہیں۔

marfat.com

حضرت پیر نبی شاہ صاحب بخاری ؒموجوکی

بھاگووال کلاں کے قریب پل دواڑہ سے ایک سڑک موجوکی کسوکی کی طرف جاتی ہے آپ کا مزار مبارک قصبہ موجوکی میں ہے۔ یہ قصبہ دریائے چناب کے قریب واقع ہے۔ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی اللہ درویش ہو گزرے ہیں۔ آپ کی کئی کرامات علاقہ میں مشہور ہیں۔ جس دیوار پر بیٹھے تھے آپ کے حکم سے وہ دیوار چل پڑی تھی۔ آپ کو فیض حضرت شیخ برہان الدین ؒآف لکھنوال کے مرقد مبارک سے حاصل ہوا۔ بارہ سال موجوکی سے مزار پر حاضری دیتے رہے۔ قرآن پاک خوش آواز سے پڑھتے واپسی پر الٹے پاؤں گھر جاتے۔ بارہ سال بعد آپ کو فیض ملا آپ کا مزار مبارک موجوکی میں ہے ہر سال کو عرس منایا جاتا ہے۔ آپ کا روضہ مبارک شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ بخاری سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں عرس پر زائرین میں عام لنگر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہاڑ کی پہلی جمعرات کو عرس منایا جاتا ہے۔

marfat.com

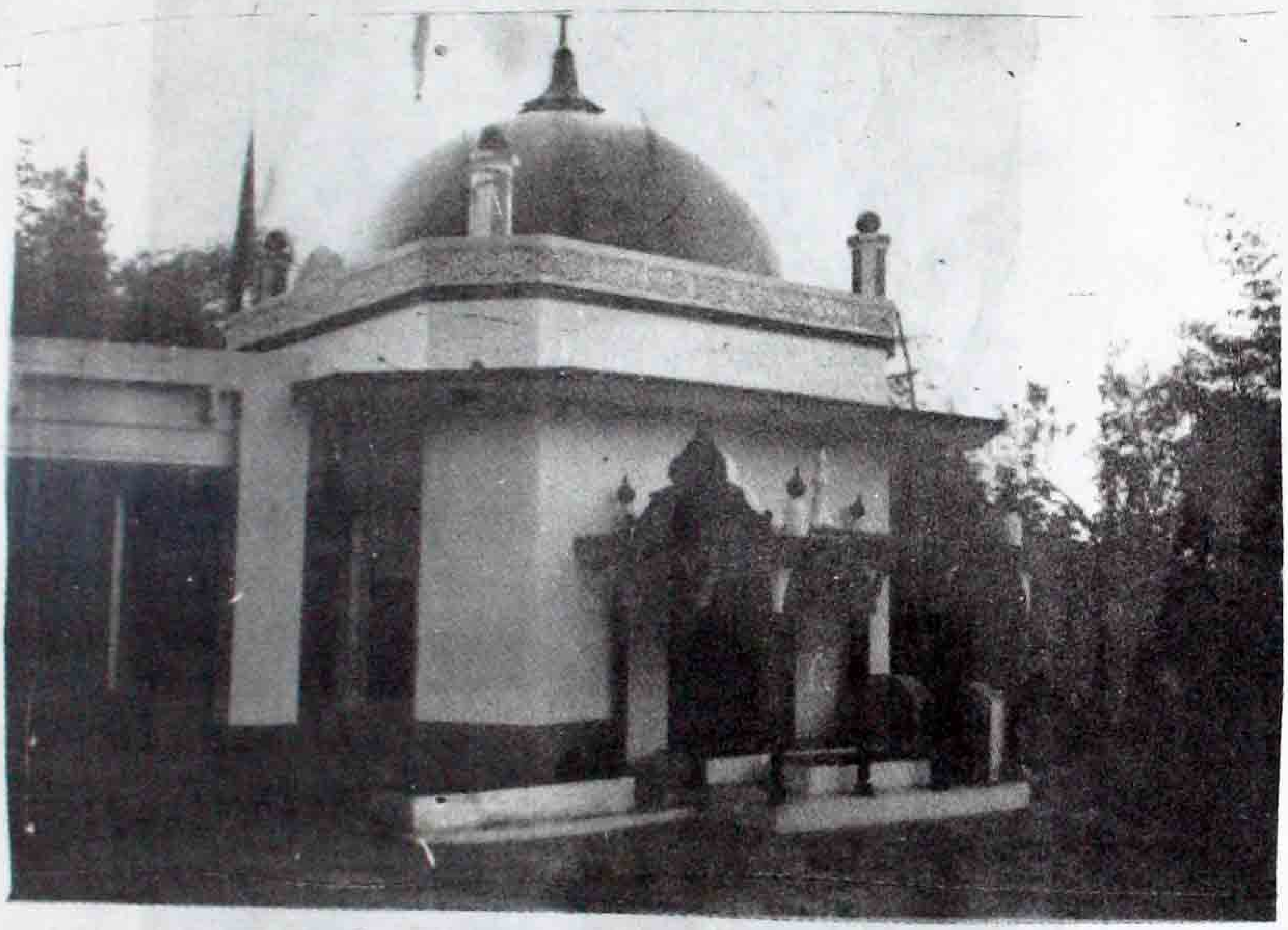

حضرت میاں غلام محمد سہروردیؒ

حضرت میاں غلام محمد سہروردی کا مزار مبارک جلالپور جٹاں کے قریب حیات گڑھ میں ہے۔ آپ کو سلسلہ سہروردیہ کے امیر طریقت کا لقب ملا آپ حضرت بابا جنگو شاہ کے مرید اور خلیفہ اعظم تھے۔ آپ عالم بے مثل تھے علم طب پر مکمل دسترس رکھتے تھے 28 سال کی عمر میں حج کیا۔ تقریباً 13 سال بعد واپس آئے۔ آپ نے اپنی زندگی بہت سادگی سے گزاری۔ فرماتے تھے درویش کا فرض ہے ایک مسافرانہ زندگی گزارے خوبصورت لباس بالاخانوں میں آرام کرنے سے فقیر کی غفلت بڑھتی ہے درویشی یہی ہے کہ ہر سانس خدا کی یاد میں جاری رہے آپ عوام کو علم ظاہر باطن کی تبلیغ و تلقین فرمانے کے لئے اکثر اپنے علاقہ کے گردونواح تشریف لے جاتے آپ نے اپنے بے پناہ کشف عرفان سے بے شمار انسانوں کو ایمان فیض بخشا آپ کا وصال 12 ربیع الاول 1951ء کو ہوا آپ کا مزار حیات گڑھ میں ہے ہر سال اس تاریخ کو عرس مبارک عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔

marfat.com

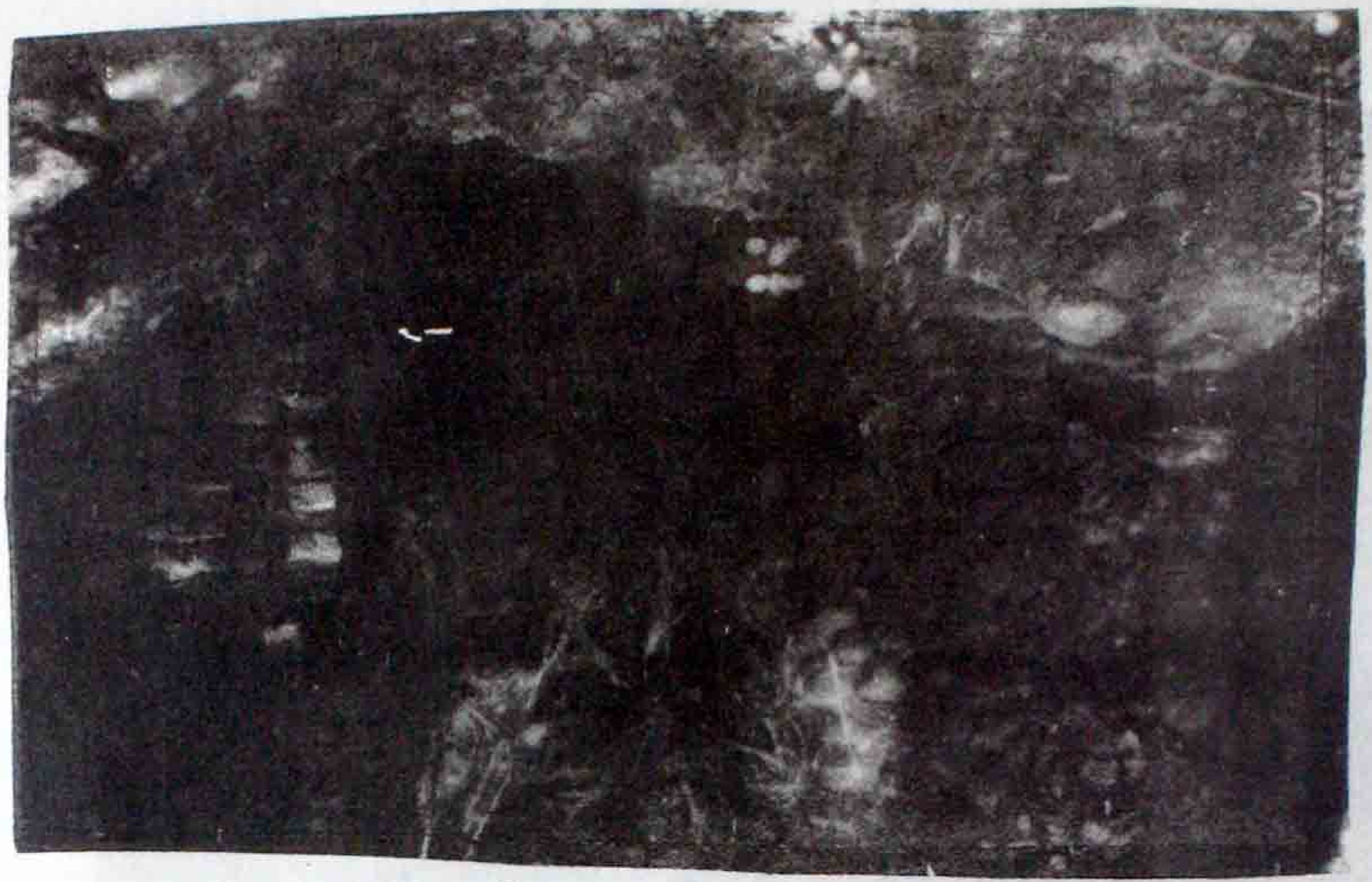

کھٹانہ اور گورالی
کے درمیان
پیر
بھورے کا مزار

گجرات سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر مشہور گاؤں گورالی واقع ہے - یہ قصبہ تاریخی ہے - کئی تاریخی واقعات اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے - دریائے چناب اور قدیمی گزر گاہ کے قریب ہونے کی وجہ سے یہاں کئی تاریخی واقعات رونما ہوئے - جرنیلی سڑک کے جانب مشرق بہاری کالونی کے بالمقابل پیر بھورے شاہ کا مزار ہے - یہاں مغل شہنشاہ اکبر کی آمد بھی بیان کی جاتی ہے اس مقام پر پانچ قبریں ہیں جو زیر زمین ہیں ان مزارات تک پہنچنے کے لئے زیر زمین چند سیڑھیاں بنائی گئی ہیں - محراب اور ڈاٹ نما سرنگ کے بعد زیر زمین ایک کمرہ جو مغلیہ دور کی چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا ہے - سطح زمین پر بھی پانچ قبریں ہیں ان قبروں کے تین جانب چھوٹی اینٹوں گچ چونا سے دیواریں تعمیر کی گئی ہیں جن کے آثار اب بھی موجود ہیں قریب ہی ایک اور قدیمی مزار ہے یہ پانچ قبریں دریائے چناب کے سیلاب کا کئی بار مقابلہ کرتی ہیں ، سیلاب کا پانی کمرہ میں رہتا ہے ، چند سال ہوئے جب مٹی ہٹائی گئی تو یہ مغلیہ دور کی قدیمی یادگار دریافت ہوئی -

تاریخی کتابوں کے مطابق گورالی کے میدان میں شہزادہ خرم اور شہریار کے درمیان تخت نشینی کے لئے خونریز جنگ ہوئی دونوں طرف سے کافی نقصان ہوا یہ پانچ قبریں مغل شہزادوں کی ہیں جنہیں زیر زمین دفن کیا گیا - مغلیہ دور میں زیر زمین دفن کرنے کا رواج تھا ملکہ نور جہاں کی قبر بھی زمین دوز کمرے میں ہے -

marfat.com

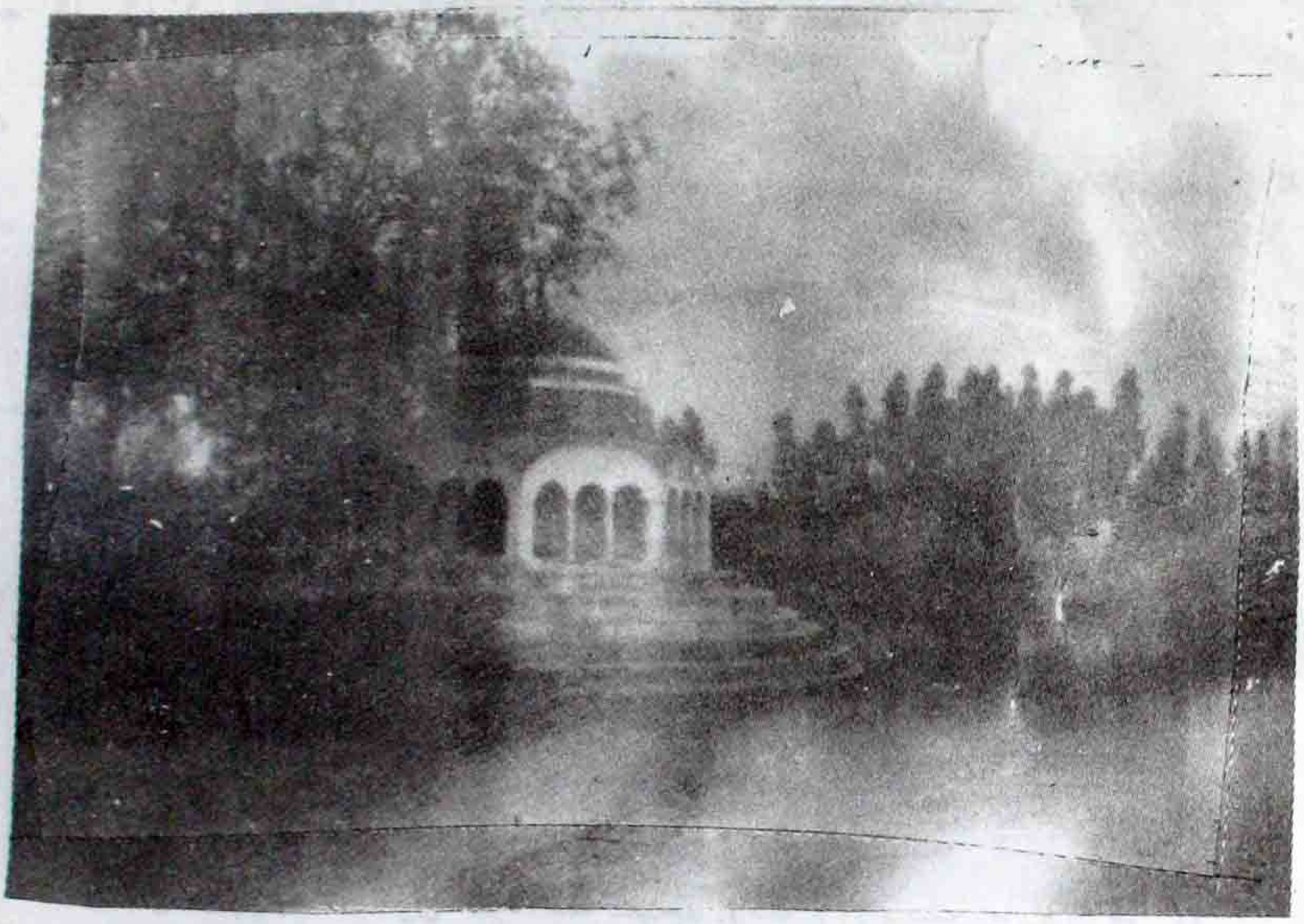

جلالپور صوبتیاں میں قدیمی مزار

جلالپور صوبتیاں گجرات سے تقریباً پچیس کلو میٹر اعوان شریف روڈ پر ہے ۔ یہ قصبہ بہت قدیمی ہے ۔ آبادی کے جانب مغرب تقریباً نصف کلو میٹر کے فاصلہ پر گھنے درختوں میں یہ قدیمی مزار ہے ۔ مزار کے جانب مشرق پانی کا بہت بڑا تالاب ہے ۔ تالاب کے ارد گرد چھوٹی اینٹ سے سیڑھیاں تعمیر کی گئی ہیں ۔ مزار کے اوپر شاندار سبز رنگ کا گنبد بنایا گیا ہے چاروں جانب گول دائرہ کی صورت میں بر آمدے ڈاٹ نما دروازے ہیں ۔ جلالپور صوبتیاں کے اس مقام پر قیام پاکستان سے پہلے بہت بڑا میلہ لگتا تھا ۔ یہ میلہ کبڈی کے لئے مشہور تھا۔ مزار کے قریب پیپل بوہڑ کے بہت قدیمی درخت ہیں ۔ یہ خطہ سب سے قدیمی ہے ۔

marfat.com

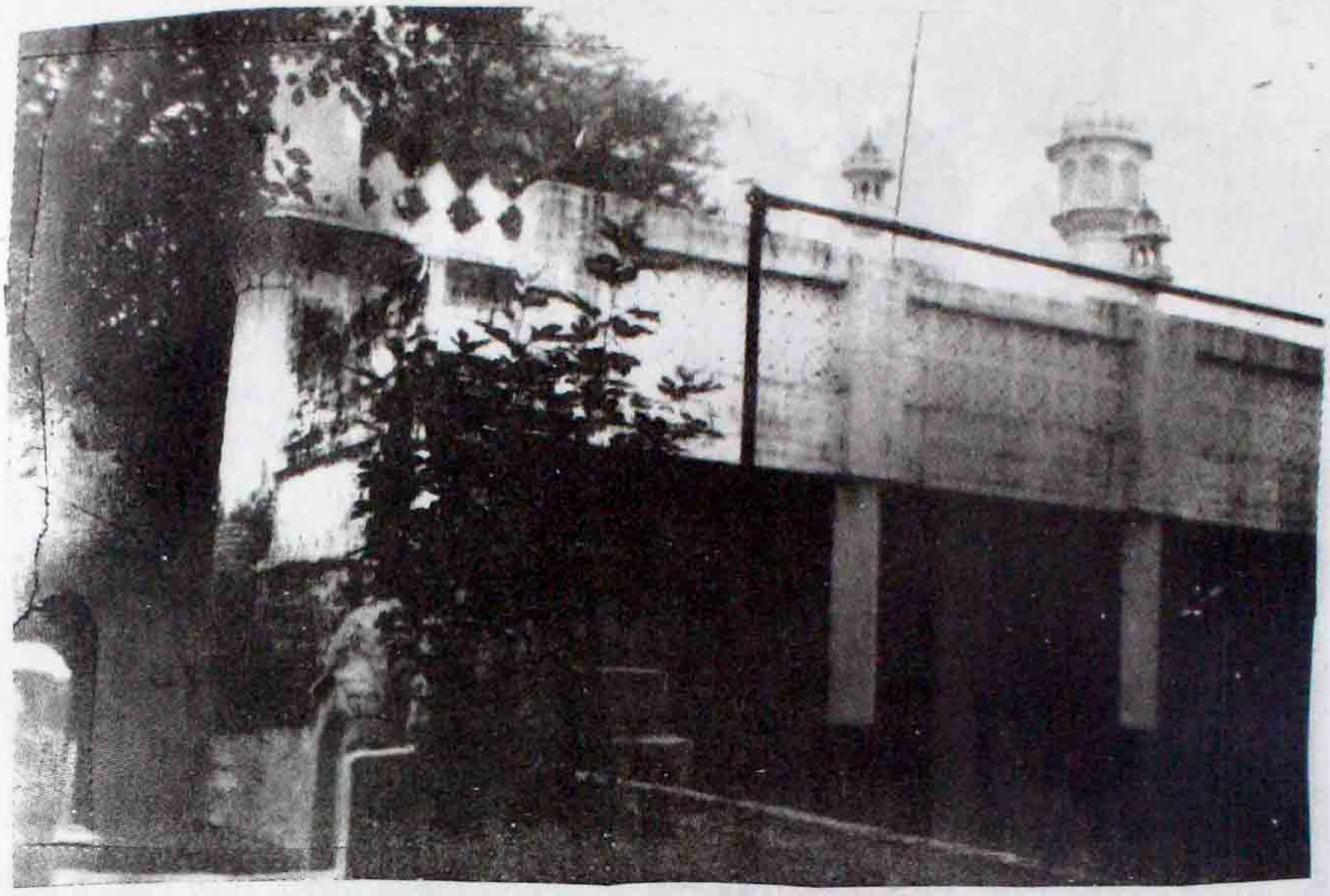

جامع مسجد شاہ حسینؒ

جامع مسجد شاہ حسینؒ گجرات کی قدیم ترین مسجدوں میں سے ایک ہے مسجد حضرت شاہ حسینؒ کے دور میں تعمیر کی گئی۔ مسجد کی بیرونی دیواریں چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہیں جو مغلیہ دور کی ہیں اس مسجد سے بڑے بڑے علماء کرام نے تعلیم حاصل کی۔ دور دور سے طالبان حصول علم کے لئے اس مسجد میں تشریف لاتے۔ یہ دینی درسگاہ دور دور تک مشہور تھی۔ یہ مسجد حضرت شاہ حسین کے مزار کے جانب مغرب ہے مسجد کے صحن میں ایک درویش عالم فاضل خواجہ فرد فقیر کی قبر ہے۔ جنہوں نے اسلام کی بہت خدمت کی اور عربی کتابوں کا مقامی زبان پنجابی میں ترجمہ کیا۔ مسجد کے قریب قبرستان ہے جہاں قدیمی قبروں کے آثار ملتے ہیں۔ اس دینی درسگاہ نے اہلیان گجرات کی بہت خدمت کی ہے۔ مسجد مغلیہ طرز کی تعمیر کی عکاسی کرتی ہے۔ چھت پر جانے کے لئے سیڑھیاں ہیں یہ سیڑھیں بہت پرانی مسجدوں میں پائی جاتی ہیں۔ قبرستان میں 1965ء کے شہید کرنل عبدالرحمن کی قبر ہے۔

marfat.com

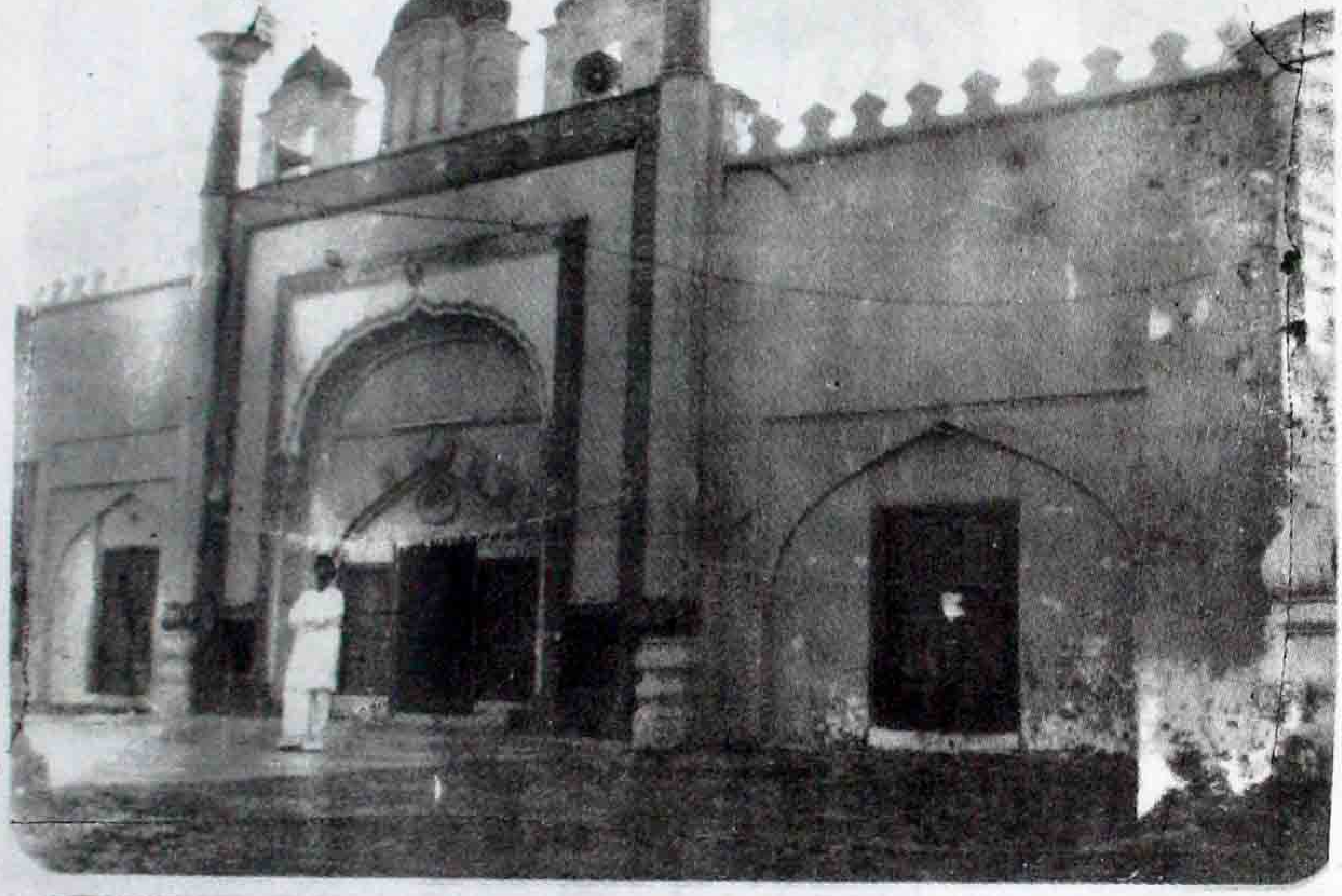

تاریخی علمی شہر قلعدار کی شاہی مسجد

قدیمی قصبہ قلعدار گجرات کے قریب شادیوال کے جانب جنوب واقع ہے۔ نواب مرزا بزن بیگ نے یہاں ایک شاہی مسجد بنوائی اس مسجد کی بنیاد حضرت شاہدولہ دریائیؒ نے رکھی تھی۔ تاریخ ضلع گجرات از ڈاکٹر احمد حسین قلعداری کے مطابق یہ مسجد گجرات کی قدیم ترین مسجد ہے بادشاہی مسجد لاہور قلعدار کی مسجد کے بیس سال بعد تعمیر کی گئی۔ قلعدار کی اس شاہی مسجد میں ایک دینی درسگاہ قائم کی گئی۔ قاضی رضی الدین کنجاہی، مولوی محمد وزیر آبادی اس مسجد کے پہلے خطیب اور امام مدرس مفتی تھے۔ 1795ء تا 1858ء تک حافظ خان محمد قریشی ملتان سے آئے اور خطیب مقرر ہوئے۔ 1920ء میں یہ مسجد خستہ حال ہو گئی اس کی از سر نو تعمیر کی گئی مسجد کی دیواریں مغلیہ دور کی چھوٹی اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہیں۔

marfat.com

گلزار مدینہ روڈ کے قریب الحاج محمد علیؒ الحاج صوفی غلام قادرؒ کے مزارات

دونوں بزرگوں کے مزارات (گلزار مدینہ روڈ) سابقہ نام راستلائی روڈ پر ہیں جانب مشرق سنگ مرمر کی تختی پر مرکز تجلیات، نقشبندیہ مجددیہ گلزار مدینہ گجرات شریف حضرت الحاج محمد علی احمد المعروف حضور باباجیؒ تحریر درج ہے۔ جانب مغرب مزار مبارک پر سنگ مرمر کی تختی پر آپ کا حضرت الحاج صوفی غلام قادر نقشبندی مجددی تحریر ہے۔ دونوں مزار عالی شان انداز میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ سفید سنگ مرمر سے گنبد تعمیر کیا گیا۔ جانب شمال بہت بڑی مسجد ہے جو مسجد گلزار مدینہ کے نام سے مشہور ہے حضرت محمد علی حضور باباجی الحاج صوفی غلام قادر درویش ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ معرفت تصوف کے حصول کے لئے کئی منازل طے کیں۔

marfat.com

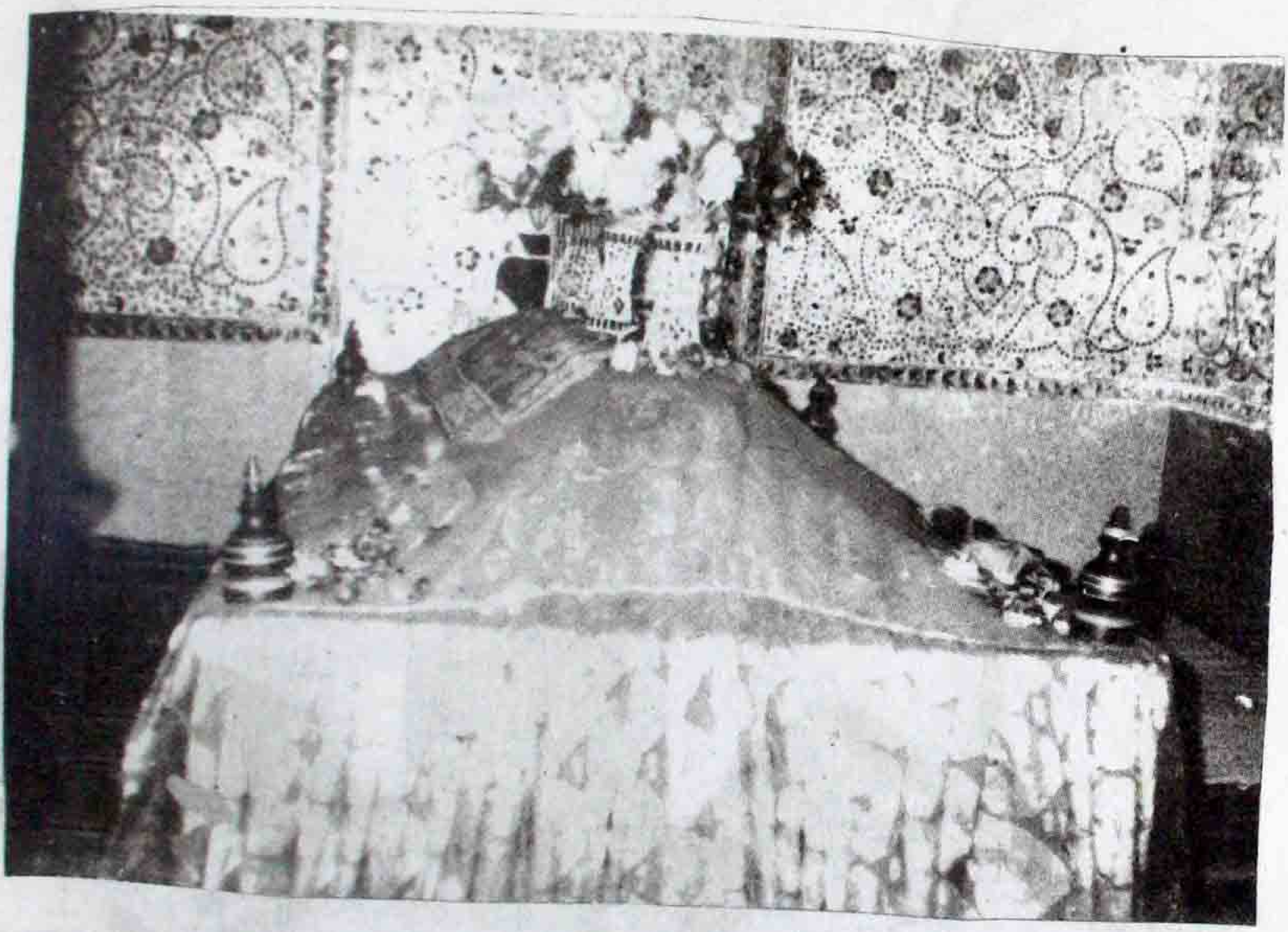

حضرت سید نذیر حسین شاہ گیلانی ؒ آف بیووالی

حضرت سید نذیر حسین شاہ گیلانی قلندر کا مزار مبارک بیووالی میں ہے بیووالی گجرات سے چند کلومیٹر جلالپور روڈ پر واقع ہے۔ آپ کا سلسلہ اویسی ہے۔ اویسی سلسلہ میں نگاہ سے ہی دل کا فیصلہ ہوتا ہے۔ ارواح سے فیض حاصل کیا جاتا ہے دلوں پر حکمرانی ہوتی ہے صاحب مزار کے قدموں میں حاضری دی جاتی ہے اور روح سے فیض حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ کی علاقہ میں تعلیمی خدمات بہت زیادہ ہیں۔ 1953ء میں اس علاقہ میں تعلیمی درسگاہ کی بنیاد رکھی ہزاروں طلبہ نے اس درسگاہ سے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے مریدین کا سلسلہ سیالکوٹ، گجرات، آزاد کشمیر کے علاقہ تک پھیلا ہوا ہے آپ 14 اکتوبر 1910ء میں بمقام ماجرہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 12 نومبر 1989ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ گنبد دیواروں پر شیشہ کاری کا عمدہ کام کیا گیا ہے ملحقہ کمرہ میں آپ کے زیر اشیاء کپڑے وغیرہ محفوظ ہیں۔

marfat.com

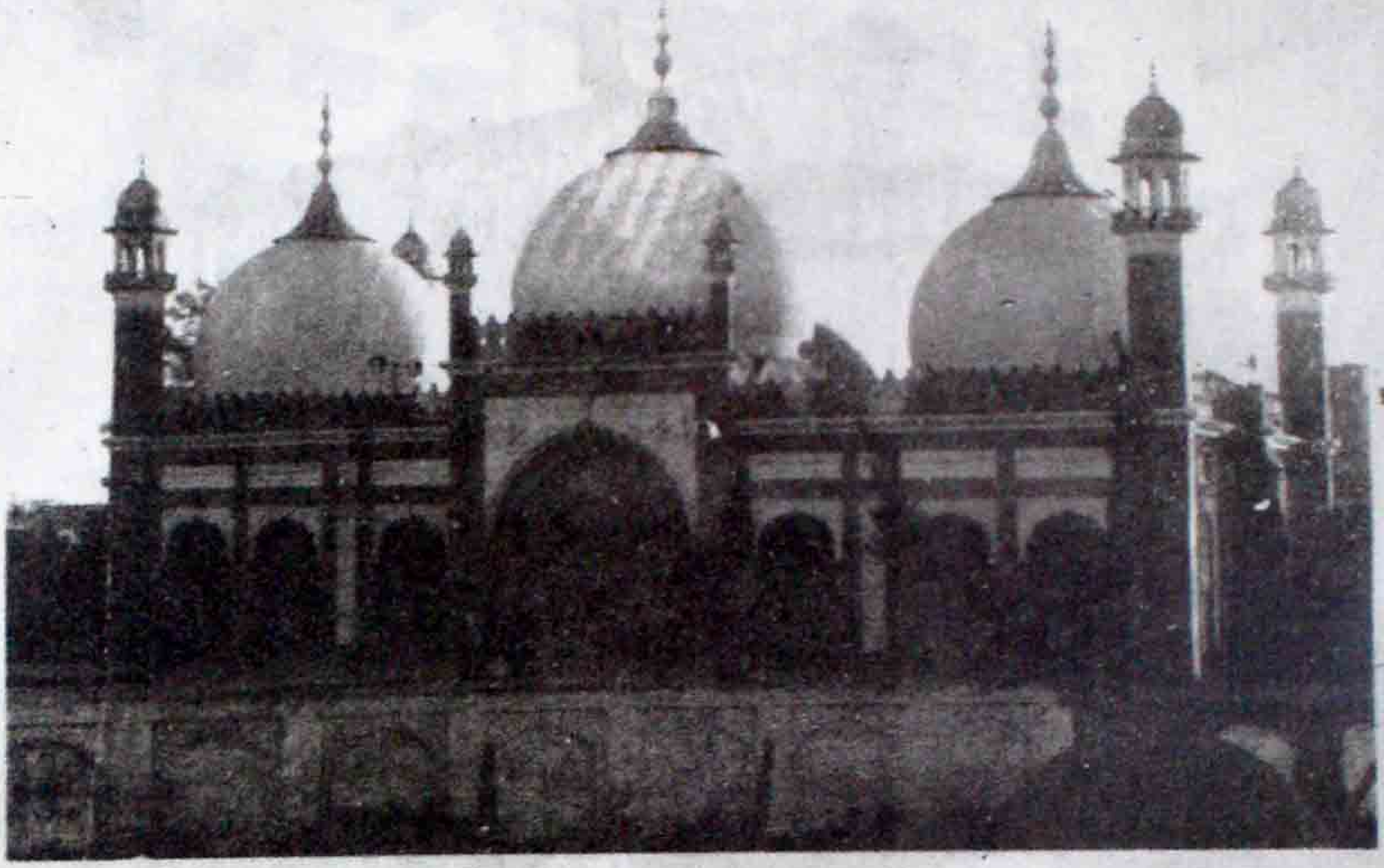

مسجد عید گاہ

گجرات کی مسجد عید گاہ جی ٹی روڈ کے قریب مغرب کی جانب ہے یہ مسجد مغلیہ طرز تعمیر پر بنائی گئی ہے یعنی درمیان والا گنبد بڑا دائیں بائیں چھوٹے گنبد ہیں ۔ یہ مسجد اہالیان گجرات کے تعاون سے تعمیر کی گئی ہے بیرونی دروازے پر معاونت کرنے والوں کے نام اور رقم کا اندراج ہے بڑی عید اور چھوٹی عید پر گجرات کے سیاسی سماجی راہنما یہاں نماز عید ادا کرتے ہیں ۔ نمازیوں کا بہت ہجوم ہوتا ہے ۔ یہ مسجد اپنی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے ۔ بیرونی دروازہ بھی شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا یہ مسجد بادشاہی مسجد لاہور کے ڈیزائن پر تعمیر کی گئی ہے مسجد کے چاروں جانب مینار بھی ہیں۔

marfat.com

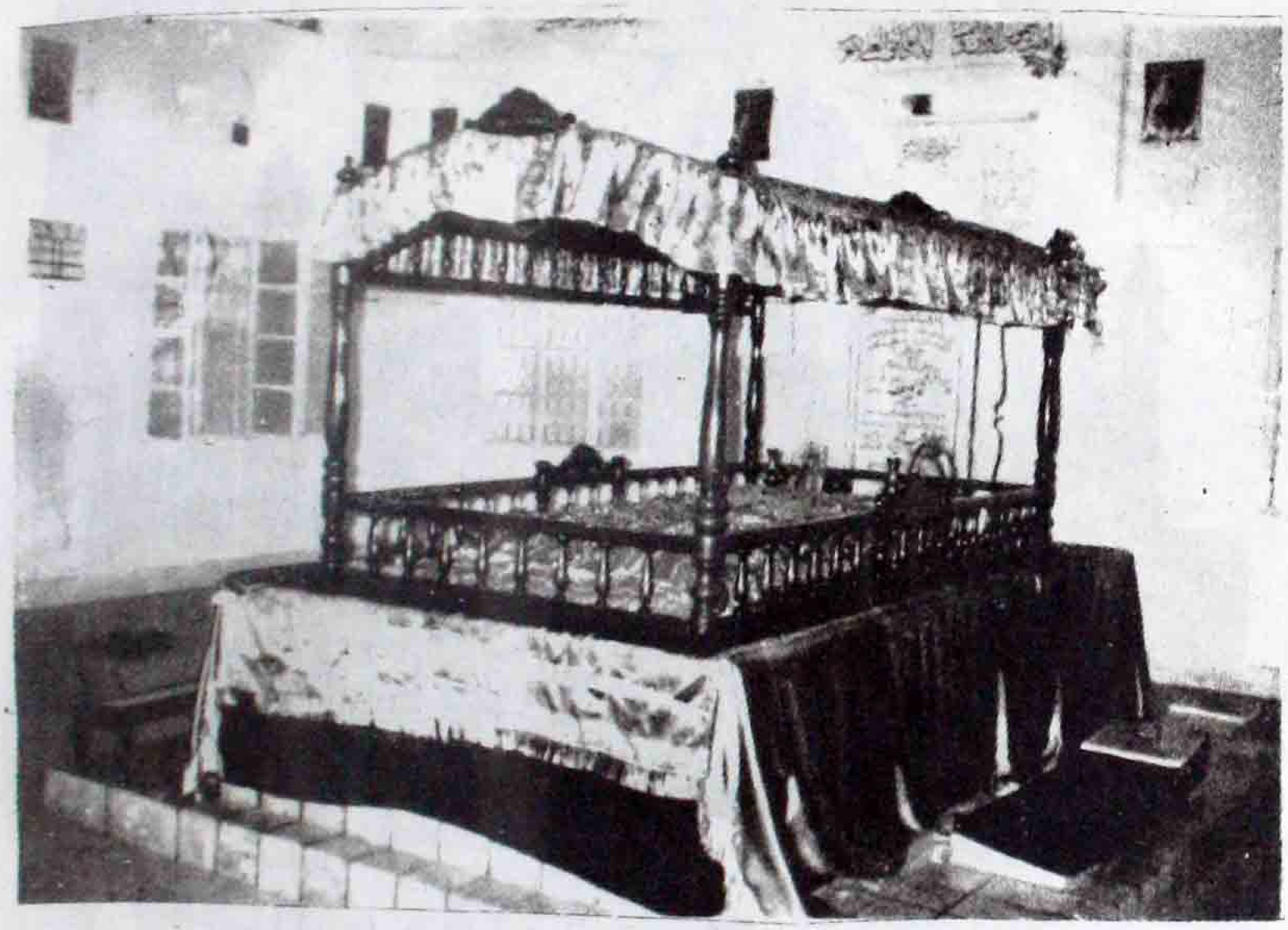

مزار پرانوار حضرت محمد یوسف قادری فاضلی رح

حضرت محمد یوسف قادری فاضلیؒ کا مزار مبارک مسجد بیگم پورہ کے ملحقہ ہے جو شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے مسجد بیگم پورہ جو سکھوں کے دور میں خراب ہو چکی تھی آپ نے اس مسجد کو آباد کیا اور آپ نے اس کی دیکھ بھال کی آپ سرکار بٹالہ شریف کے خلیفہ اعظم تھے فیض بھی ان سے حاصل ہوا آپ کی تاریخ وصال 30 دسمبر 1933ء ہے مزار کے دروازے پر یہ عبارت تحریر ہے۔ حضرت سید سرکار عالی وقار سید ظہور الحسین شاہ کے محبوب خلیفہ حضرت مولانا محمد یوسفؒ حضرت سید ظہور الحسن شاہ الحسنی الحسینی الجیلانی بٹالہ شریف ضلع گورداسپور کے آستانہ کے سجادہ نشین تھے۔

marfat.com

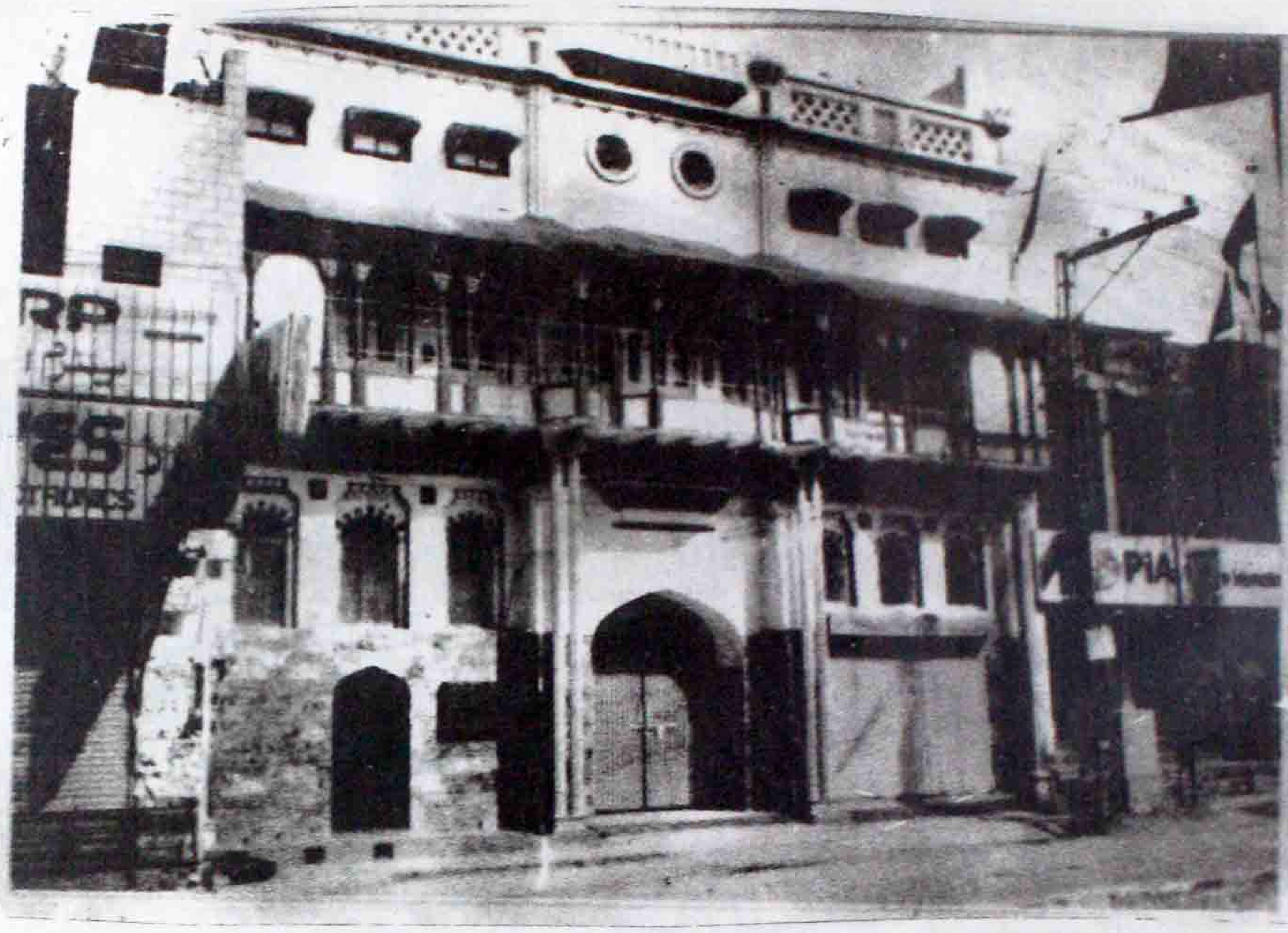

گجرات کی قدیمی حویلی

قلعہ گجرات کے ارد گرد کئی قدیمی تاریخی عمارتیں ہیں - یہ حویلی قلعہ گجرات کی حدود سے باہر ایسٹ سرکلر روڈ سٹی پوسٹ آفس کے بالمقابل ہے - یہ حویلی بہت قدیمی ہے - سرخ سنگ مرمر جو بادشاہی مسجد لاہور میں استعمال کیا گیا ایسے سرخ پتھر اس حویلی میں نصب شدہ ہیں - ایک سفید پتھر پر مختصر سی تاریخ بھی درج تھی - وہ پتھر دستیاب نہ ہو سکا - حویلی کے باہر گیلری بھی ہے - چھت پر خالص دیار کی لکڑی استعمال کی گئی ہے - یہ حویلی کئی کمروں پر مشتمل ہے - دروازوں کھڑکیوں پر چوب کاری نقش نگاری کا کام کیا گیا ہے - یہ حویلی آج کل گجرات کے معروف صراف حاجی عنایت اللہ کے پاس ہے - یہ حویلی دو منزلہ ہے اور کئی کمروں پر مشتمل ہے -

marfat.com

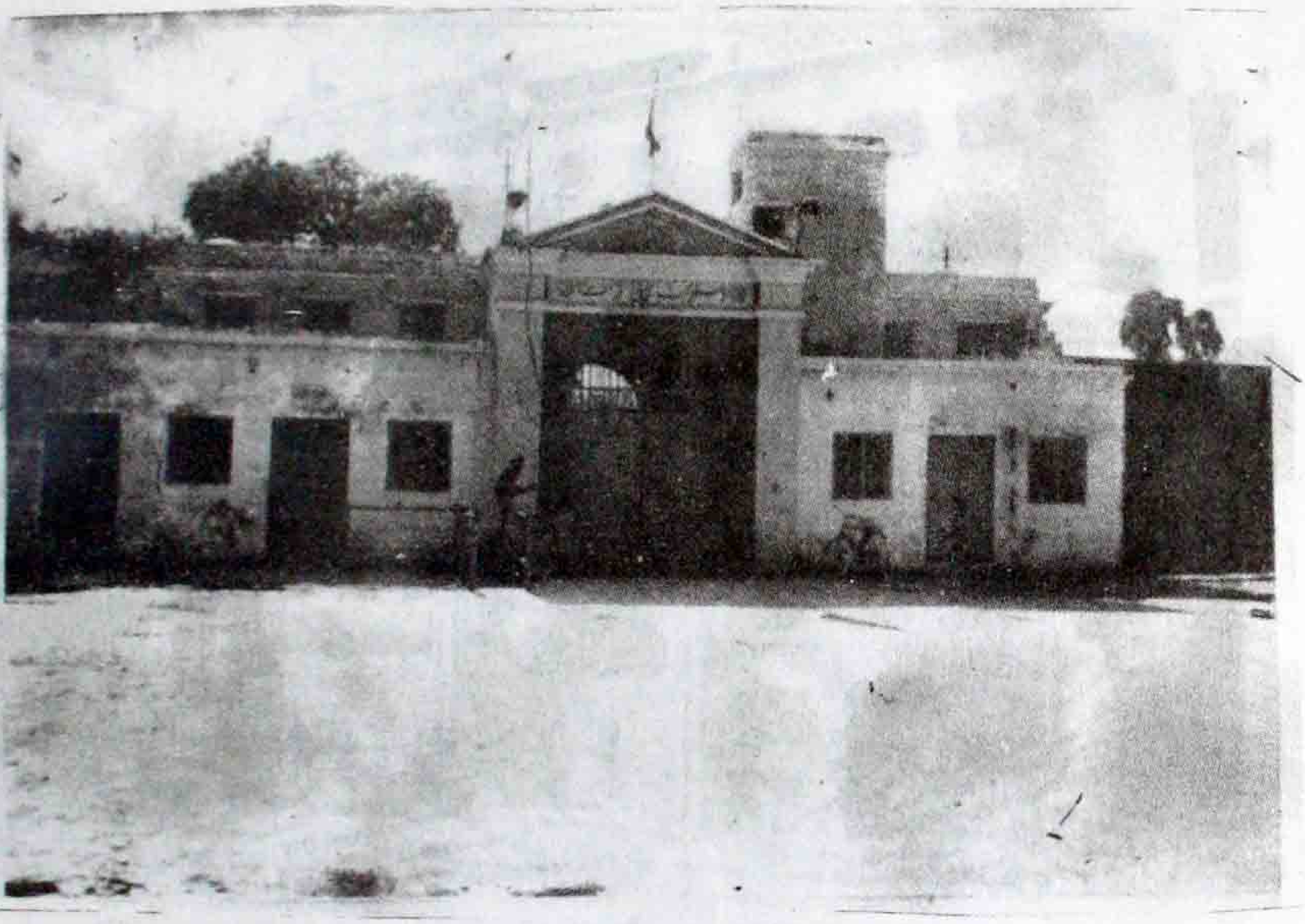

ڈسٹرکٹ جیل دی عمارت

ڈسٹرکٹ جیل کی عمارت کو تعمیر ہوئے تقریباً ڈیڑھ سو سال ہو چکے ہیں اس جیل میں آزادی کے پروانوں کو 1947ء تک قید رکھا گیا۔ آزادی کے لئے برصغیر کے کئی قوم پرست راہنما یہاں اسیر رہے۔ آزادی کے بعد بھی عوامی حقوق اور جمہوریت کے شیدائی اس جیل میں بند رہے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں بھی علمائے کرام اس جیل میں نظر بند رہے۔ آمریت کے خلاف جدوجہد کے صلہ میں لاتعداد سیاسی کارکنوں کو اس جیل میں قید کیا گیا۔ ملک کے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں کو اس جیل کی ہوا کھانی نصیب ہوئی۔ گجرات کی یہ قدیمی عمارت ہے ڈسٹرکٹ جیل گجرات تاریخ میں اہم مقام رکھتی ہے اس میں سو قیدیوں کی گنجائش ہے۔ لیکن اس میں گیارہ سو قیدی حوالاتی ہر وقت رکھے جاتے ہیں۔

marfat.com

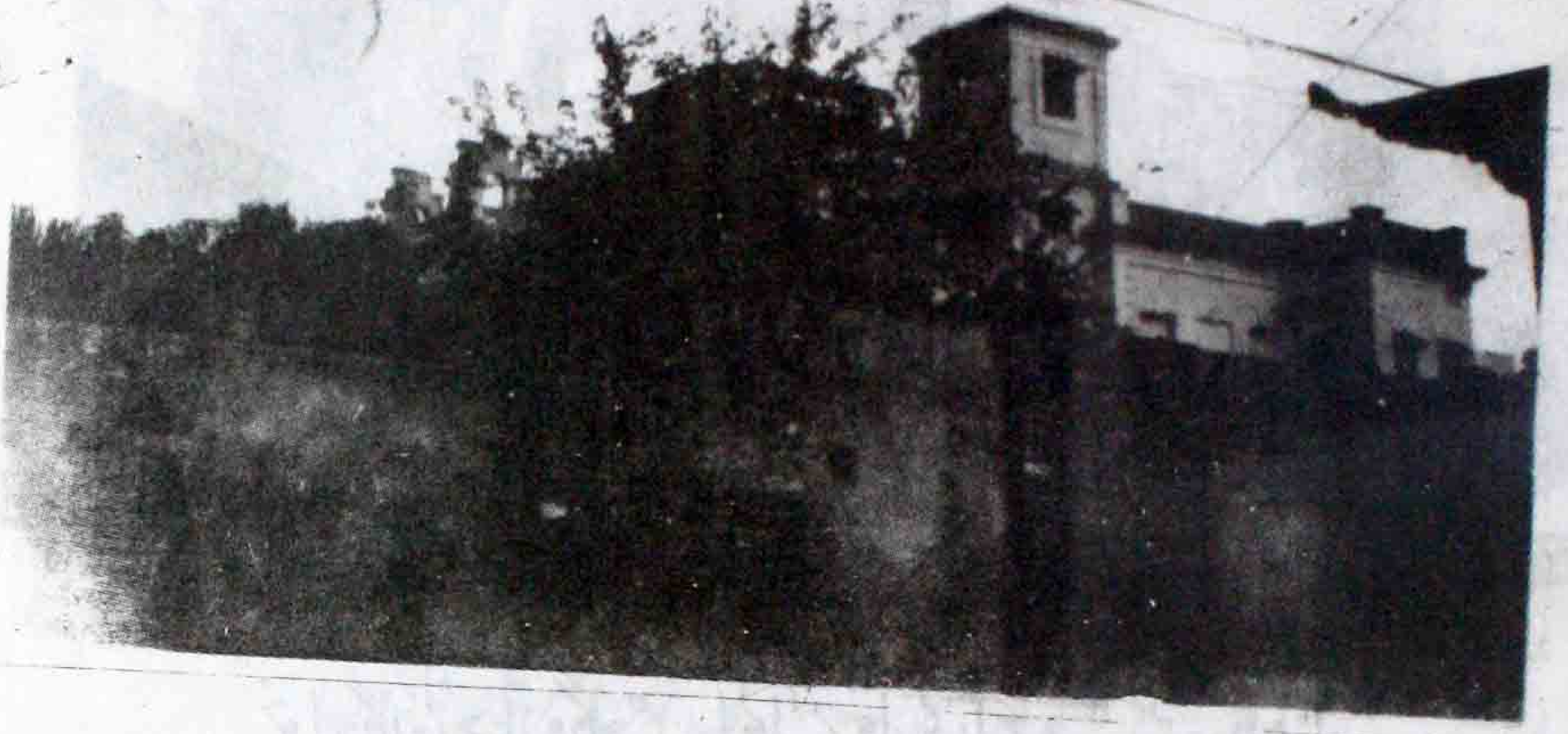

رام پیاری محل

گجرات شہر میں چوک فوارہ کے قریب ایک عالی شان عمارت جس کا نام رام پیاری محل ہے جہاں آج کل زنانہ کالج کی زیر تعلیم لڑکیوں کا ہاسٹل ہے۔ یہ محل رام پیاری ایک ہندو عورت کی خواہش پر تعمیر ہوا رام پیاری بہت خوبصورت عورت تھی اس کی شادی ڈنگہ کے مشہور ہندو زمیندار سندر داس کے ساتھ ہوئی تھی جو بہت امیر آدمی تھا۔ اس نے رام پیاری کے لئے ڈنگہ میں بھی عالی شان محل تعمیر کروایا جو آج کل بھی سندر داس محل کے نام سے مشہور ہے سندر داس نے اپنی بیوی کی فرمائش پر کیدار ناتھ کے محل کے قریب یہ عمارت تعمیر کروائی اس دور میں یہ عمارت منفرد انداز میں تعمیر کی گئی۔ قیمتی لکڑی سنگ مرمر سے رام پیاری محل کی تعمیر ہوئی۔ جو محبت کی لازوال داستان لئے کھڑی ہے

marfat.com

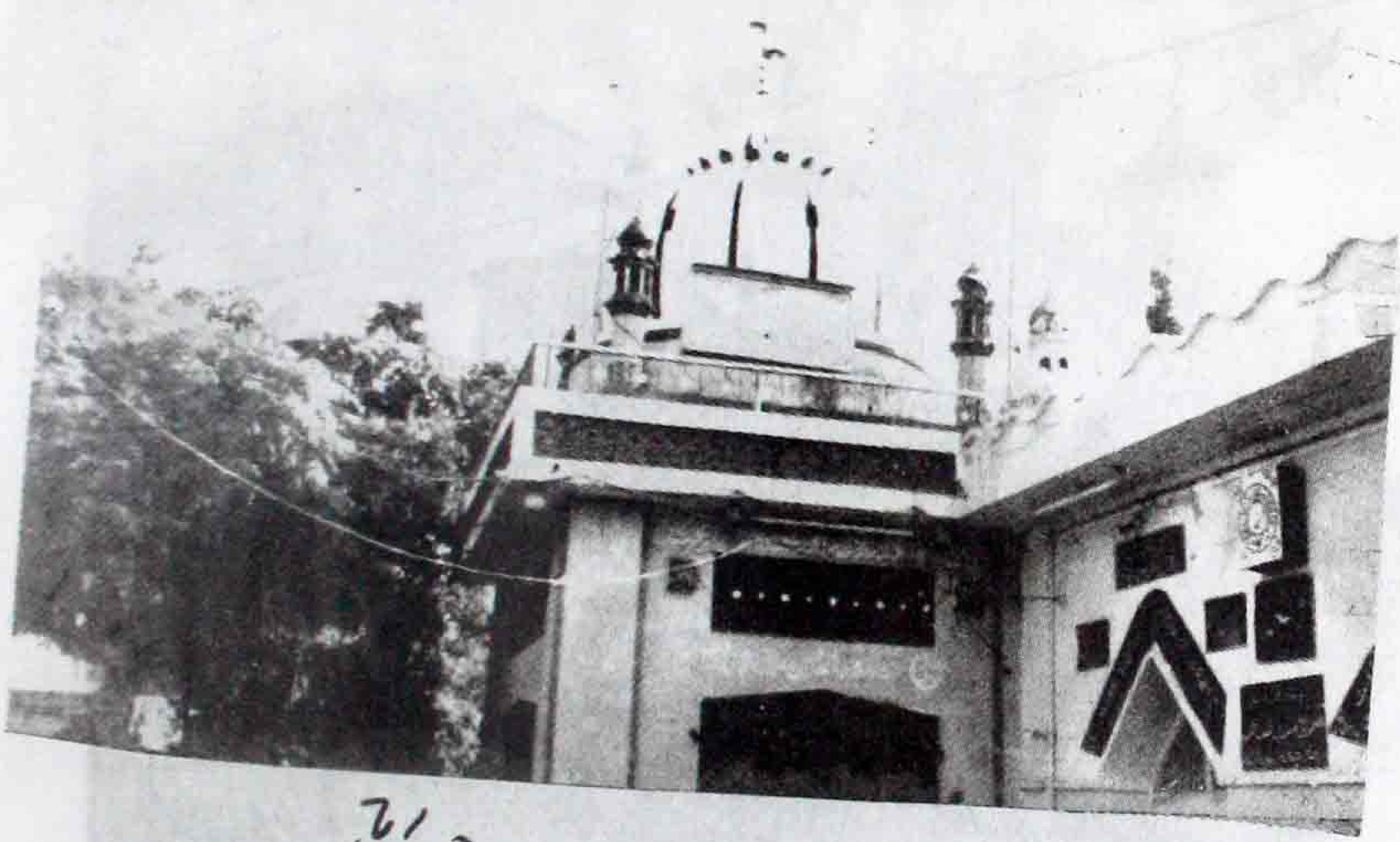

خواجگان جنازہ گاہ میں الحاج قاری احمد حسینؒ کا مزار

الحاج قاری احمد حسین کا مزار جنازہ گاہ خواجگان میں ہے آپ 1915ء میں ضلع رہتک تحصیل جھجر بھارت میں پیدا ہوئے عظیم روحانی پیشوا حضرت خواجہ عبدالخالق نقشبندی مجددی بیعت کر کے نسبت حاصل کی۔ 1946ء میں پاکستان تشریف لے آئے گجرات کی عظیم جامع مسجد عید گاہ کے خطیب مقرر ہوئے۔ خطابت کے میدان میں بے مثال شہرت حاصل کی۔ اللہ تعالی نے آپ کو بے پناہ خوبیوں سے نوازا تھا۔ تمام عمر دین اسلام کی بے لوث خدمت کرتے رہے۔ آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے دنیاوی لالچ طمع سے پاک تھے۔ سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ کے شاگرد پاکستان بھر میں آپ تحریک پاکستان کشمیر اور تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہد تھے۔ آپ کا مزار شاندار انداز میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ہر سال عقیدت واحترام سے عرس منایا جاتا ہے۔

marfat.com

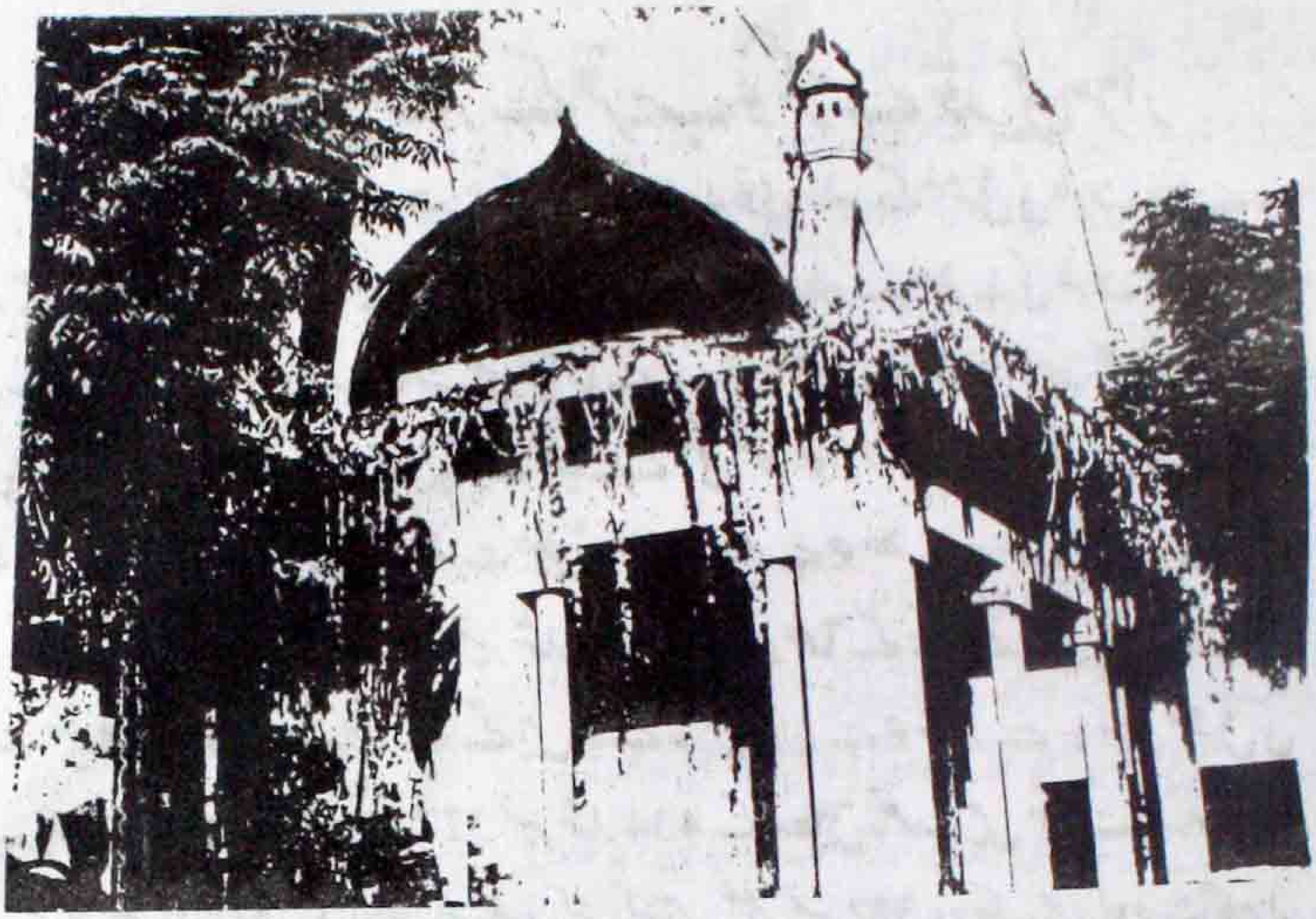

فقیر کامل حضرت سائیں بری سرکار قادری

مجذوب حال حضرت سائیں بری قادری نے سرکار بڑیلہ شریف کے آستانہ عالیہ پر چھ سال قیام کیا۔ اور آپ سے روحانی فیض حاصل کر کے ایک صاحب کمال و کرامات فقیر کامل کی صورت میں سمبلی نزد سرخ پور کو اپنے فیوض و برکات ظاہری و باطنی کا مرکز بنایا۔ ہزاروں تشنگان ظاہری باطنی کو ان کی استعداد کے مطابق سیراب کیا۔ بعد وصال ان کے مزار پرانوار سے بھی آپ کا فیوض و برکات کا ایک بے پناہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ آپ کا پورا نام حضرت سائیں اللہ دتہ ہے۔ آپ کا خاندان حضرت سید عبداللطیف شاہ قادری المعروف بری امام کا عقیدت مند چلا آرہا ہے۔ فقیر کامل ہستی حضرت پیر سید محمد لطیف شاہ بری امام کی نگاہ سے دل کا فیصلہ ہو گیا۔ بڑیلہ شریف قیام کے دوران سرکار بڑیلہ شریف نے فرمایا یہ ہمارے پاس کسی کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ ایک روز سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی میری بیڑی کنارے کے قریب ہے۔ اس کو پار لگائیں۔ یا جو کچھ میرے پاس ہے لے لیں۔ تاکہ میں دوبارہ پہلی دنیا میں چلا جاؤں۔ سرکار بڑیلہ شریف نے سائیں بری پر نوازشات تیز کر دیں۔ بری سرکار سمبلی تشریف لے آئیں۔ 8 جون 1985ء کو آپ کا وصال ہوا۔ 8 جون کو آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

marfat.com

آزاد کشمیر اور مناور کے قریب نوگزے قدیمی مزار

آزاد کشمیر کا قصبہ مناور ماضی میں بہت بڑا شہر تھا۔ دریائے توی مناور کے مشرق کی طرف بہتا ہے۔ مناور میں جا بجا قدیمی مزارات ہیں۔ ان میں ایک قدیمی مزار مناور کے مغرب کی طرف کنواں کے پاس ہے۔ مزار کی لمبائی نو گز ہے پختہ تعمیر کیا گیا ہے۔ یہاں مغل دور کی قدیمی مسجد بھی ہے کنواں کے پاس جو مزار ہے حافظ شمس الدین آف لگیانہ کے قلمی نسخہ انوار الشمس کے صفحہ 326 نمبر شمار 405 کے مطابق صاحب مزار کا نام حضرت طینوش علیہ السلام ہے جو حضرت یوسفؑ کی اولاد سے بیان کئے گئے۔ قلمی نسخہ کے صفحہ 325 نمبر شمار 366 پر ملک برھماؑ کے نام کا اندراج پایا جاتا ہے جو حضرت سلیمانؑ کی اولاد سے بیان کئے گئے ہیں جائے مدفن دون ہے جو مناور سے دو کوس مشرق کی جانب بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ نمبر 327 نمبر شمار 434 کے مطابق چھمب میں حضرت فلسانوشؑ کا مزار ہے جو حضرت یوسفؑ کی اولاد سے بیان کئے گئے ہیں صفحہ نمبر 332 بدوچک میں کیومرث کا مزار ہے منڈیالہ میں نوفان کا مزار بتایا گیا ہے صفحہ نمبر 333 پر ٹنگیالانوالہ میں حضرت ناموسن کا مزار بیان کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰؑ کی اولاد سے بیان کئے گئے ہیں۔ مناور کے قریب دون میں حضرت برمان کا مزار ہے صفحہ نمبر 325 نمبر شمار 366 پر نام کا اندراج موجود ہے یہ قدیمی مزارات دیوا وٹالہ ہیر کوٹل موئل برنالہ ڈلہ پوڑ چھمب میں بھی ہیں۔ ان کے علاوہ گولڑہ ملکہ سنگری کی زرعی زمینوں میں بھی دو نو گزی قبریں ہیں۔ خیروال کے اڈہ کے قریب قدیمی اور چھمب کے قریب دو نو گز لمبے مزار ہیں جو پختہ تعمیر کئے گئے ہیں۔ مناور کے قریب ڈلہ کے قریب قبرستان میں پانچ نو گزی قبریں ہیں جو پانچ اصحاب کے نام سے مشہور ہیں۔ موضع پوڑ میں دو نو گزے مزار ہیں۔

آزاد کشمیر کے قصبہ برنالہ کے قریب قلعہ وٹالہ پر تین نو گزی قبریں

بہلول پور کے جنگلات میں حضرت ملک حمزہ نوش المعروف پیر حمد قندھاری کے مزار کے قریب تین نو گزی قبریں

سید عادل حسین شاہ آف جمال پور سیداں کے مطابق برصغیر پاک و ہند میں نو سو بائیس انبیاء کرام کے مزارات موجود ہیں۔ ان میں خلیفہ غازی شہداء بھی شامل ہیں۔

marfat.com

ماخذات

انوار الحفیظ از حافظ محمد اسحاق
انوار الشمس از حافظ شمس الدین گلیانوی
آئینہ گجرات۔ از شیخ کرامت اللہ مرحوم
گجرات بعہد قدیم جدید از پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین قلعداری
گجرات بار تاریخ و تذکرہ از ریاض مفتی (پاکستان کی واحد کتاب جو مفتی صاحب نے وکلاء کے بارے میں لکھی)
گجرات کی بات از اسحاق آشفتہ
ذکر محبوب' از ارشاد احمد ہاشمی
تاریخ گجرات از اعظم بیگ
تذکرہ شاہ ولایت' از محمد نواز شاہد
شیخ الحدیث از سید محمد شہزاد مصطفی ترمذی
حیات سالک شیخ التفسیر مفتی احمد یار خان' از قاضی عبد الغنی کوکب
قطب العارفین حضرت قاضی سلطان محمود صاحب' از سید نور محمد قادری
تذکرہ اولیاء گجرات از ڈاکٹر احمد حسین قلعداری
انوار الصالحین از سید محمد معصوم جیلانی چک سادہ
راحت العاشقین از صاحبزادہ سید محمد رخسار کھیپڑانوالہ شریف
قطب الارشاد۔ رسالہ ہفت روزہ آئینہ گجرات
امداد العارفین المعروف بہ تذکرہ امدادیہ از صاحبزادہ سید منیر حسین شاہ (جھنڈانوالہ)
شاہدولہ سرکار' رسالہ محکمہ اوقاف
حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار' علامہ عالم فقری
احوال و آثار پیر سید ابو الکمال از سید معروف حسین نوشاہی
پیر ثناء اللہ خراباتی از ڈاکٹر احمد حسین قلعداری
فاروق طریقت از پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر
تذکرہ احوال و آثار علمائے قلعدار از پروفیسر حامد حسن سید
شیخ المحدثین محمد جلال الدین شاہ' از ظہور احمد جلالی
ذکر خیر المعروف صحیفہ محبوب از خواجہ محبوب عالم
ذکر محبوب از صدیق احمد۔ آفتاب چشت از چکوڑی شریف
گوہر نایاب از جینڈ شریف
مناقب محمود از معشوق یار جنگ
کتابچہ اولیاء دھوڑا شریف از سیرۃ النصیب از چھالے شریف
"ضلع گجرات" از ڈاکٹر احمد حسین قلعداری
بانگ درا از علامہ اقبال' مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی'
"اگر اب بھی نہ جاگے تو" از صدیقی ٹرسٹ [illegible] پلازہ لسبیلہ چوک نشتر روڈ کراچی

marfat.com

تاریخ ہائے عرس مبارک روحانی مقامات ضلع گجرات

حضرت شاہدولہ سرکار ہاڑ کی پہلی جمعرات
آستانہ عالیہ بڑیلہ شریف ۷ جون، ۳۰ ستمبر
قطب الارشاد حضرت سید مولانا حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ مسلم آباد گجرات ۲۵،۲۴ ربیع الثانی
حضرت قنبیطؒ بڑیلہ شریف ۳۰ ستمبر
حضرت طانوح شیخ چوگانی ۹،۸ ذوالحج
حضرت مرطوشؒ موٹا ہاڑ کی دوسری جمعرات
میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کھڑی شریف
پیر شاہ غازی دمڑیاں والی سرکار ۱۵ شعبان
بری سرکار سملی جٹاں سرخپور ۸ جون
پیر منگا ولی ۱۵ ہاڑ
حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ اعوان شریف ۲۳ اپریل
حافظ سید حامد شاہ لوہر ۲۶ رمضان شریف
بابا جنگو شاہ ملہو کھوکھر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز
حضرت بابا شیر غازی
قاضی محبوب عالم اعوانیؒ مہمدہ گجرات ۲۳ اکتوبر
پیر فضل حسین شاہ وڈا پنڈ ۱۰ ماگھ
فاروق طریقت حضرت مولانا سید محمد یوسف مسلم آباد گجرات یکم محرم
سید گل حسین شاہ نوشہرہ خواجگان ۲۶ جنوری
سید میراں مزمل شاہ بخاری ڈھینڈہ شریف
سید مہدی شاہ کوری شریف ۵ ہاڑ
حضرت سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ گجرات ساون کے پہلے اتوار
حضرت پیر فضل حسین شاہ قادری کھمبیڑانوالہ ۲۱ ستمبر
حضرت صوفی نواب دین صاحبؒ موہری شریف اپریل
حضرت سخی محمد حیات خانقاہ حافظ حیات ماہ جون
حضرت محمد نیک عالمؒ مراڑیاں شریف ۱۰ جنوری
حضرت سخی پیر محمد سچیار نوشہرہ میانہ ربیع الاول

حضرت داتا مہر کلیؒ بھدر ۴ ربیع الاول
حضرت رحمت علی سرکار چڑیاولہ شریف نومبر کا پہلا جمعہ
حضرت امیر شاہ سلطان لکھنوال خاص ۶ ربیع الاول
حضرت چراغ دین نورا منڈیالہ ہاڑ کی پہلی جمعرات
حضرت نوشہ گنج بخش رنمل شریف ہاڑ کی دوسری جمعرات
سائیں امیر بخش مسلم آباد ۱۷ جیٹھ
حضرت قاضی محمد عبدالحق جلالپور جٹاں ۱۲ محرم
جنگ شاہ ولی جلالپور جٹاں عید کے روز
حضرت محبوب عالمؒ سیدا شریف شب معراج ۲۷ رجب
غوث قطب شاہ میانی پنڈی ماہ مگھر کی آخری جمعرات
حضرت خواجہ گوہر الدین چھنڈھڑ شریف ۱۲ ربیع الاول
حضرت پیر سید جوائیہ بوسال شریف نزد کلے وال
عزیز بھٹی شہید نشان حیدر لادیاں ۶ ستمبر
حضرت خواجہ محمد اسحاق چک میانہ ہاڑ کی دوسری جمعرات
حضرت پیر نصیب علی شاہ چھالے شریف ۱۴ ستمبر
پیر ملک شاہ کاہنہ ۲ دسمبر
چکوڑی شریف ۶،۵،۴ اپریل
حضرت سید امام شاہؒ جنڈالہ ۱۳ ربوہ
حضرت سید محمد شاہ شریف جالپور سیداں
شہنشاہ ولایت پیر ولایت شاہ صاحب ۳۰ اکتوبر
حضرت میاں غلام محمد سہروردی حیات گڑھ ۱۲ ربیع الا[ول]
مفتی احمد یار خانؒ ۲۴ اکتوبر
حضرت سید احمد شاہ ۲۸ ستمبر
میونوال جتی شاہ رحمان ہاڑ کی تیسری جمعرات
وینگی والی سرکار حاجی والا ۱۲،۱۱ ماگھ
حضرت سخی بابا ہیرا بادشاہؒ ہیر شریف ۲۰،۱۹،۱۸ جنوری
حضرت حافظ محمد پناہ صاحب شیخ پور شریف ۱۵ جیٹھ
حضرت قبلہ سائیں اللہ دتہ صاحبؒ کوٹ رانجھا ۱۴ جیٹھ

imarfat.com

گجرات

میں تاریخی' روحانی' تباہ شدہ بستیاں' نوگزے مزارات کے بارے

میں

مکمّل تفصیل جو آپ نے آج تک کہیں نہیں پڑھی

گجرات تاریخ کے آئینے میں

زیرِ طبع :

مُصنّف : محمّد زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

عنقریب شائع ہو رہی ہے!

marfat.com

برِصغیر پاک و ہند میں قدیمی

سرزمین جہاں حق و باطِل کے معرکے ہوئے

بتوں ٹیلوں آبی گذرگاہوں قدیمی شاہراہ کی

سرزمین

سیالکوٹ سے خیبر تک

جی ٹی روڈ کے کِنارے کِنارے

مصنف:

محمد زمان کھوکھر۔ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

عنقریب شائع ہو رہی ہے

rekhta.com

اولیائے کرام، صوفیائے عظام

کے بارے میں

معلوماتی کتاب

گجرات سے اوچ شریف

براستہ

بہاولپور ملتان

زیر طبع :

مؤلف : محمد زمان کھوکھر بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ

marfat.com

حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف

سیاستدانوں کی سرزمین

گجرات

اس خطہ کے باسی سکندر اعظم کے سامنے ڈٹ گئے

گجرات کی سیاست کے بارے میں پہلی مستند کتاب

گجرات سیاست کے آئینے میں

زیرِ طبع

مصنف: ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

مغلیہ دور سے لیکر موجودہ دور تک

علم و ادب کی دنیا میں گجرات کا مقام

گجرات کی علمی، ادبی شخصیات

شاعر، ادیب، دانشور اور محقق

زیرِ طبع ہے

تصنیف: محمد زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کرنیوالوں کی پُرخلوص

جدوجہد

صنعت و حرفت میں اس دھرتی کو اعلیٰ مقام

پر

پہنچانے والوں کے تعارف اور انکے صنعتی ادارے

گجرات

صنعت و حرفت کے آئینے میں

زیرِ طبع

تحریر: ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ ضلع کچہری گجرات

جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام میں

انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال

زوال پذیر نظام کے

آخری ایام

زیرِ طبع

ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	
۱	تقاریظ	
۲	انتساب	
۳	تعارف	
	نوگزے لمبے مزارات	
۴	بڑیلہ شریف میں حضرت قتنبیطؑ کا ۲۱۰ فٹ لمبا مزار	۱۱
۵	شیخ جوگانی میں حضرت آمنونؑ کا نوگز لمبا مزار	۱۲
۶	حضرت طانوحؑ کا مزار	۱۳
۷	چیچیاں باغانوالہ کے درمیان نوگز لمبا مزار	۱۴
۸	رنگڑہ میں نوگز لمبا مزار	۱۵
۹	موتا میں حضرت مرطوشؑ کا نوگز لمبا مزار	۱۶
۱۰	نجان میں حضرت فینوشؑ کا نوگز لمبا مزار	۱۷
۱۱	موضع ڈب کے قریب برساتی نالہ کے کنارے نوگز لمبا مزار	۱۸
۱۲	موٹا کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۹
۱۳	موضع ریحان میں حضرت صفدانؑ کا نوگز لمبا مزار	۲۰
۱۴	ٹانڈہ میں نوگز لمبا مزار	۲۱
۱۵	موضع ڈب ضلع گجرات کے وسط میں نوگز لمبا مزار	۲۲
۱۶	ڈالیہ روڈ کے قریب نوگز لمبا مزار	۲۳
۱۷	گجراں میں موسیٰ حجازیؑ کا نوگز لمبا مزار	۲۴
۱۸	کوری شریف کے ٹبہ پر دوسرا نوگز لمبا مزار	۲۵
۱۹	دریائے توی کے کنارے رنگڑہ بریلہ میں نوگز لمبا مزار	۲۶
۲۰	ہیڈ مرالہ کے قریب کوری میں نوگز لمبے مزار	۲۷
۲۱	ریحان میں نوگز لمبے مزار	۲۸
۲۲	بہلولپور کے جنگلات میں نوگز لمبا مزار صاحب مزار کا نام حمزہ نوشؑ ہے	۲۹
۲۳	جسو سرائے نزد چک کمالہ میں حضرت نعماطوشؑ کا بائیس گز لمبا مزار	۳۰
۲۴	ملکی میں نوگز لمبا مزار	۳۱
۲۵	سرہالی کلاں میں نوگز لمبا مزار	۳۲
۲۶	اعوان شریف میں نوگز لمبا مزار	۳۳
۲۷	فتالیاں حضرت شمعونؑ کا نوگز لمبا مزار	۳۴
۲۸	دلاور پور میں قدیمی مزار	۳۵
۲۹	دھمتھل کے قریب لائی پنڈی میں نوگز لمبا مزار	۳۶
۳۰	ہزارہ مغلاں میں نوگز لمبا مزار	۳۷
۳۱	چیچیاں شمس میں نوگز لمبا مزار صاحب مزار کا نام مرعانؑ ہے	۳۸
۳۲	پھانبڑہ میں نوگز لمبا مزار	۳۹
۳۳	کڑیانوالہ کے قریب لوسر میں نوگز لمبا مزار	۴۰
۳۴	ملکی میں حضرت شاہانؑ کا نوگز لمبا مزار	۴۱
۳۵	چک میراں میں نوگز لمبا مزار	۴۲
۳۶	چاچودال میں نوگز لمبا مزار	۴۳
۳۷	دولت نگر کے قریب قبرستان میں نوگز لمبا مزار	۴۴
۳۸	موضع بھٹیاں میں نوگز لمبا مزار	۴۵
۳۹	بزرگوال کے قریب نوگز لمبا مزار	۴۶
۴۰	موضع لنگڑیال کے قریب بنگیال میں نوگز لمبا مزار	۴۷
۴۱	گکرالی میں حضرت مرطوشؑ کا نوگز لمبا مزار	۴۸
۴۲	مراڑیاں نزد کوٹلہ میں نوگز لمبا مزار	۴۹
۴۳	گکرالی میں نوگز لمبا مزار	۵۰
۴۴	گکرالی میں نوگز لمبا مزار	۵۱
۴۵	ٹپیالہ سائیاں کے قبرستان میں نوگز لمبا مزار	۵۲
۴۶	ٹپیالہ سائیاں کے قریب نوگز لمبا مزار	۵۳
۴۷	کنجاہ میں پیر سبز غازی کا نوگز لمبا مزار	۵۴

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۸	باگڑیاں والا میں نوگز لمبا مزار صاحب مزار کا نام جھلاطوشؒ ہے	۵۵
۴۹	باگڑیاں والا میں دو نوگز لمبے قدیمی مزارات	۵۶
۵۰	کھاریاں چھاؤنی میں بائیس گز لمبا مزار	۵۷
۵۱	دلانوالہ روڈ سمن پنڈی میں نوگز لمبا مزار	۵۸
۵۲	بھاناں والی میں نوگز لمبا مزار	۵۹
۵۳	امرہ کلاں میں نوگز لمبا مزار	۶۰
۵۴	مہنے والی ڈنگہ کے قریب حضرت سانیالؒ کا مزار	۶۱
۵۵	امرہ خورد میں نوگز لمبا مزار	۶۲
۵۶	کوٹلہ قاسم خان کے قریب نوگز لمبا مزار	۶۳
۵۷	کھاریاں چھاؤنی جنڈانوالہ کے قریب نوگز لمبا مزار	۶۴
۵۸	مرزا طاہر میں حضرت سلوانامؒ کا ۲۲ گز لمبا مزار	۶۵
۵۹	بھاؤ گھسیٹ پور نزد ڈنگہ میں نوگز لمبا مزار صاحب	۶۶
۶۰	مزار کا نام شمعونؒ ہے	۶۷
۶۱	ڈنگہ روڈ پر چک جانی میں نوگز لمبا مزار صاحب مزار کا نام بخشانؒ ہے	۶۸
۶۲	ملہو کھوکھر کے قریب نوگز لمبا مزار	۶۹
۶۳	جنڈو کل نزد ٹبی مرلاں میں نوگز لمبا مزار	۷۰
۶۴	پوریا میں نوگز لمبا مزار	۷۱
۶۵	دھول خورد میں نوگز لمبا مزار	۷۲
۶۶	شہباد یوال میں دلانوالہ روڈ پر نوگز لمبا مزار	۷۳
۶۷	ادھووال میں نوگز لمبا مزار	۷۴
۶۸	برسہ (گجرات) کے قریب نوگز لمبا مزار	۷۵
۶۹	بوریانوالی (گجرات) میں نوگز لمبا مزار	۷۶
۷۰	بلھرہ نزد گجرات میں نوگز لمبا مزار	۷۷
۷۱	لموز میں حضرت ناتنؒ کا مزار (دریابرد)	۷۸
۷۲	عدالت گڑھ میں حضرت انوشؒ کا مزار (دریابرد)	۷۹
۷۳	مہسیاں کے قریب ۹ گز لمبا مزار	۸۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۷۴	چودھووال میں نوگز لمبا مزار صاحب مزار کا نام عطارؒ ہے	۸۱
۷۵	موضع پورچہ میں مزار	۸۲
۷۶	پنڈی میانی میں پیر اصحاب کا مزار	۸۳
۷۷	سوہل میں نوگز لمبا مزار	۸۴
۷۸	گلیانہ کے قریب ٹبی کسلنہ نزد کوٹلی بجاڑ میں نوگز لمبا مزار	۸۵
۷۹	گلیانہ کے قریب موضع بھگوال دھم میں نوگز لمبا مزار	۸۶
۸۰	چک لشکری میں حضرت مہلائیلؒ کا نوگز لمبا مزار	۸۷
۸۱	گلیانہ کے قریب ٹینڈانوالی میں نوگز لمبا مزار	۸۸
۸۲	جنڈ شریف میں نوگز لمبا مزار	۸۹
۸۳	گلیانہ کے قریب کوٹلی بجاڑ میں نوگز لمبا مزار	۹۰
۸۴	سوہل کلاں میں حضرت بقیانوشؒ کا نوگز لمبا مزار	۹۱
۸۵	گکراں سمرالہ کے درمیان نوگز لمبا مزار	۹۲
۸۶	جلالپور جٹاں میں نوگز لمبا مزار	۹۳
۸۷	ڈب کے قریب ایک ٹبہ پر نوگز مزار	۹۴
۸۸	دھدرا شرقی میں نوگز لمبا مزار	۹۵
۸۹	مناور کے قریب پانی کے کنواں پر نوگزہ مزار	۹۶
۹۰	جلالپور صوبتیاں کے قریب نوگز لمبا مزار	۹۷
۹۱	بنی رنگرہ میں سو فٹ لمبا مزار	۹۸
۹۲	کوٹلہ ارب علی خان اور چک کالا کے قریب نوگز لمبا مزار	۹۹
۹۳	چانگانوالی میں نوگز لمبا مزار	۱۰۰
۹۴	بھراج میں نوگز لمبا مزار	۱۰۱
۹۵	دھدرا شرقی میں بائیس گز لمبا مزار	۱۰۲
۹۶	جاجووال میں نوگز لمبا مزار	۱۰۳
۹۷	دھمتھل کے ٹبہ پر نوگز لمبا مار	۱۰۴
۹۸	چیچیاں بار میں حضرت سہیل صفاؒ کا مزار	۱۰۵

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۹۹	پچھیاں بارو میں حضرت سہل صفاؒ کا مزار	۱۰۶
۱۰۰	موضع یوسف میں نوگز لبا مزار	۱۰۷
۱۰۱	چیلیانوالہ کے قریب ڈھوک جوڑی نہر کے کنارے نوگز لمبا مزار	۱۰۸
۱۰۲	چاڑانوالہ ڈنگہ پھالیہ روڈ پر نوگز لمبا مزار	۱۰۹
۱۰۳	ڈھلیاں شریف ڈنگہ میں نوگز لمبا مزار	۱۱۰
۱۰۴	لکھنوال اور جلالپور جٹاں کے درمیان نوگز لمبا مزار	۱۱۱
۱۰۵	جہلو غربی نزد بھمبر نالہ کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۱۲
۱۰۶	قادر آباد میں نوگز لمبی قبر	۱۱۳
۱۰۷	دلانوالہ روڈ رنیاں کے جانب جنوب نوگز لمبا مزار	۱۱۴
۱۰۸	میراں چک میں نوگز لمبا مزار	۱۱۵
۱۰۹	نثر اور بزرگوال (میرپور) کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۱۶
۱۱۰	پرسووال کے قبرستان میں نوگز لمبا مزار	۱۱۷
۱۱۱	بپی کی پہاڑیاں بڑیلہ بنی کے قریب ۷۰ گز لمبا مزار	۱۱۸
۱۱۲	جلالپور صوبتیاں (گجرات) کے جانب شمال ۹ گز لمبا مزار	۱۱۹
۱۱۳	گلیانہ کے قریب گول مسجد کے ملحقہ ۹ گز لمبا مزار	۱۲۰
۱۱۴	کوٹلی کوہالہ کے قریب آبی گزرگاہ میں حضرت بربرخؑ کا نوگز لمبا مزار	۱۲۱
۱۱۵	ڈالیہ کے قریب ۹ گز لمبا مزار	۱۲۲
۱۱۶	پنڈی لوہاراں میں نوگز لمبا مزار	۱۲۳
۱۱۷	رنگڑہ کے قبرستان میں نوگز لمبا مزار	۱۲۴
۱۱۸	جلالپور صوبتیاں میں نوگز لمبا مزار صاحب مزار کا نام فیمانؑ ہے	۱۲۵
۱۱۹	جانٹلہ نزد گلیانہ میں ۲۲ گز لمبا مزار	۱۲۶
۱۲۰	میانوال رانجھا میں نوگز لمبے مزار	۱۲۷
۱۲۱	دلانوالہ روڈ رنیاں کے جانب شمال نوگز لمبا مزار	۱۲۸
۱۲۲	کوری شریف کے ٹبہ پر دوسرا نوگز لمبا مزار	۱۲۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۲۴	بھکھی شریف کے قریب ۹ گز لمبا مزار	۱۳۱
۱۲۵	تحصیل پھالیہ کے گاؤں میانوال رانجھا میں نوگز لمبا مزار	۱۳۲
۱۲۶	جھنڈیوالی میں نوگز لمبا مزار	۱۳۳
۱۲۷	موضع مل حضرت حمیالاںؑ المعروف پیر لنگر کا مزار	۱۳۴
۱۲۸	باغانوالہ نزد گلیانہ میں نوگز لمبا مزار	۱۳۵
۱۲۹	دھول خورد میں نوگز لمبا مزار	۱۳۶
۱۳۰	بھولا میں نوگز لمبا مزار	۱۳۷
۱۳۱	بھاگووال کے نزد بھیلووال میں سرکار بابا بخت جمال کا نوگز لمبا مزار	۱۳۸
۱۳۲	کیرانوالہ میں حضرت طرطوشؑ کا مزار	۱۳۹
۱۳۳	لسوڑی والا میں نوگز لمبا مزار	۱۴۰
۱۳۴	گلیانہ کے قریب بیگہ میں نوگز لمبا مزار	۱۴۱
۱۳۵	لالہ موسیٰ کے قبرستان میں نوگز لمبا مزار	۱۴۲
۱۳۶	چیلیانوالہ کے قریب ڈھوک بوڑی میں دوسرا نوگز لمبا مزار	۱۴۳
۱۳۷	بھون ہزاری نزد وڈا پنڈ میں نوگز لمبا مزار	۱۴۴
۱۳۸	باہروال نزد گلیانہ میں نوگز لمبا مزار	۱۴۵
۱۳۹	بڑیلہ شریف کے قریب بھبہ کے راستے پر نوگز لمبا مزار	۱۴۶
۱۴۰	جید پور میں حضرت ساسانوشؑ کا نوگز لمبا مزار	۱۴۷
۱۴۱	جہلو میں نوگز لمبا مزار	۱۴۸
	آزاد کشمیر	
۱۴۲	بھمبر میں مسجد جوگی بیگ آزاد کشمیر	۱۴۹
۱۴۳	برنالہ کے قریب پٹنی روڈ پر نوگز لمبا مزار	۱۵۰
۱۴۴	حضرت پیر شاہ غازی المعروف دمڑیاں والی سرکار	۱۵۱
۱۴۵	... آزاد کشمیر میں نوگز لمبا مزار	۱۵۲

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴۶	آزاد کشمیر میں پیر مونگا ولی کا مزار	۱۵۴
۱۴۷	اپر ڈنالہ میں رجہ ہری سنگھ کا دربار	۱۵۵
۱۴۸	آزاد کشمیر کے قریب موضع پوڑ میں نوگز لمبا مزار	۱۵۶
۱۴۹	قلعہ پڑھار (آزاد کشمیر)	۱۵۷
۱۵۰	موضع ہیر کے راستے پر نوگز لمبا مزار	۱۵۸
۱۵۱	آزاد کشمیر کھڑی شریف میں میاں محمد صاحبؒ	۱۵۹
۱۵۲	آزاد کشمیر کے قصبہ کوٹل میں نوگز لمبا مزار	۱۶۰
۱۵۳	اپر ڈنالہ میں پیر کامل کا مزار	۱۶۱
۱۵۴	حضرت شادی شہیدؒ	۱۶۲
۱۵۵	تھانہ برنالہ کے پہلو میں نوگز لمبا مزار	۱۶۳
۱۵۶	آزاد کشمیر کے گاؤں چ گراں میں نوگز لمبا مزار	۱۶۴
۱۵۷	آزاد کشمیر کوٹ جمیل کے قریب پیر بادلی کا مزار	۱۶۵
۱۵۸	آزاد کشمیر کے علاقہ چھب کے قریب ڈلہ میں نوگز لمبا مزار	۱۶۶
۱۵۹	آزاد کشمیر کے قصبہ بوڑے جال میں نوگز لمبا مزار	۱۶۷
۱۶۰	آزاد کشمیر کے گاؤں رانا کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۶۸
۱۶۱	مہلو کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۶۹
۱۶۲	آزاد کشمیر مناور کے قریب بدو چک میں نوگز لمبا مزار	۱۷۰
۱۶۳	مناور گولڑہ ملکہ آزاد کشمیر میں نوگز لمبا مزار	۱۷۱
۱۶۴	آزاد کشمیر کے موضع آہی میں نوگز لمبا مزار	۱۷۲
۱۶۵	مناور کے قریب قدیمی مزار	۱۷۳
۱۶۶	مناور کے قریب ایک قدیمی مزار	۱۷۴
۱۶۷	مناور کی بادشاہی مسجد	۱۷۵
۱۶۸	مناور کے قریب جانب شمال قدیمی مزار	۱۷۶
۱۶۹	بھمبر کے نالہ کے کنارے اکبری مسجد	۱۷۷
۱۷۰	مناور کے قریب گولڑہ ملکہ سنگری میں نوگز لمبا مزار	۱۷۸
۱۷۱	لوز آزاد کشمیر میں نوگز لمبا مزار	۱۷۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۷۲	قلعہ بھمبر	۱۸۰
۱۷۳	مناور کے قریب آزاد کشمیر میں قدیمی مزار	۱۸۱
۱۷۴	آزاد کشمیر کے گاؤں ٹاہو میں قدیمی مزار	۱۸۲
۱۷۵	آزاد کشمیر کے قصبہ ہیر میں پیر ہیرا کا مزار	۱۸۳
۱۷۶	ہیر کا ٹبہ	۱۸۴
۱۷۷	برنالہ آزاد کشمیر کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۸۵
۱۷۸	آزاد کشمیر کے قصبہ پنگالی کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۸۶
۱۷۹	برنالہ آزاد کشمیر میں قدیمی مزار	۱۸۷
۱۸۰	آزاد کشمیر کے قصبہ بوڑے جال کا ٹبہ	۱۸۸
۱۸۱	آزاد کشمیر کے قصبہ دھوڑانوالہ میں تین قدیمی مزار	۱۸۹
۱۸۲	حضرت خواجہ کلے شاہ صاحب پستورانی	۱۹۰
۱۸۳	لکھو چک نزد مناور آزاد کشمیر میں قدیمی مزار	۱۹۱
۱۸۴	بھمبر کا قلعہ	۱۹۲
۱۸۵	آزاد کشمیر کی مشہور درگاہ شادی شہیدؒ کے حضور بکروں کا نذرانہ	۱۹۳
۱۸۶	آزاد کشمیر کے قصبہ سنگری نیا ملکہ کے قریب ۹ گز لمبا مزار	۱۹۴
۱۸۷	سلطان الفقراء حضرت سخی بابا ہیرا بادشاہؒ	۱۹۵
۱۸۸	کوٹل کے قریب نوگز لمبا مزار	۱۹۶
	روحانی مقامات	
۱۸۹	سرگودھا روڈ کے قریب حضرت گلاب شاہؒ کا مزار	۱۹۶
۱۹۰	لوسر کلاں میں حافظ سید حامد شاہؒ کا مزار	۱۹۷
۱۹۱	ملہو کھوکھر میں بابا جنگو شاہؒ کا مزار	۱۹۸
۱۹۲	کوٹلہ ارب علی خان کے قریب لنگڑیال روڈ پر قدیمی مزار	۱۹۹
۱۹۳	ٹانڈہ کے قریب غ پیر کا مزار	۲۰۰

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۹۴	جیود نجل میں حضرت نعماطوس کا مزار	۲۰۱
۱۹۵	حضرت بابا شیر غازی بادشاہؒ	۲۰۲
۱۹۶	قاضی محبوب احمد اعوانیؒ مہمدہ (گجرات)	۲۰۳
۱۹۷	اتووال نزد گگھو چنن کے قریب حضرت بابا صاحب جنڈانوالہ کا مزار	۲۰۴
۱۹۸	کوری میں ملک جمرس کا مزار	۲۰۵
۱۹۹	ویروالہ میں مزار	۲۰۶
۲۰۰	بابا نور شاہؒ مونگ رسول	۲۰۷
۲۰۱	خان پور کھو کھراں میں پیر بلاکی کا روضہ	۲۰۸
۲۰۲	دھمہ ملکہ میں باغ علی شاہ کا مزار	۲۰۹
۲۰۳	کوٹلہ میں پیر بابا شہید کا مزار	۲۱۰
۲۰۴	آستانہ عالیہ پیر فضل حسین شاہؒ وڈا پنڈ	۲۱۱
۲۰۵	مدینہ میں سید جلال شاہ صاحبؒ کا زار	۲۱۲
۲۰۶	موضع بانٹھ اگووال کے قریب گوگھو شہید کا مزار	۲۱۳
۲۰۷	خواص پور میں حضرت خواص خان کا مزار	۲۱۴
۲۰۸	پیر غازیؒ	۲۱۵
۲۰۹	سید گل حسین شاہ نوشہرہ خواجگان	۲۱۶
۲۱۰	حضرت سید ماخن شاہ (ماکھن) شاہؒ صاحب	۲۱۷
۲۱۱	دولت نگر کے قریب مزار سید سوار شاہؒ کا مزار	۲۱۸
۲۱۲	چوک پاکستان (گجرات) میں چشتی بادشاہؒ کا مزار	۲۱۹
۲۱۳	چک مرتضیٰ میں بابا مرتضیٰ ولیؒ کا مزار	۲۲۰
۲۱۴	دھوریہ میں بابا مراد شاہؒ کا مزار	۲۲۱
۲۱۵	چک بہرام میں حضرت غلام حیدرؒ سرکار کا مزار	۲۲۲
۲۱۶	کوٹ رانجھا میں حضرت سائیں اللہ دتہؒ، حضرت سائیں عمر بخشؒ اور حضرت سائیں شمس الدینؒ کے مزارات	۲۲۳
۲۱۷	خواجہ سائیں عبدالخالق افغانیؒ لالہ موسیٰ	۲۲۴
۲۱۸	ڈھینڈہ شریف میں حضرت میراں سید مزمل شاہ بخاریؒ کا مزار	۲۲۵
۲۱۹	کوری شریف میں مہندی شاہؒ صاحب کا مزار	۲۲۶
۲۲۰	حضرت سائیں کرم الٰہی المعروف کانوانوالیؒ سرکار مرد قلندر	۲۲۷
۲۲۱	آستانہ عالیہ پیر فضل حسین قادریؒ کا مزار	۲۲۸
۲۲۲	حضرت شیخ اللہ داد سرئیؒ کا مزار	۲۲۹
۲۲۳	جوگیا صاحب	۲۳۰
۲۲۴	معین الدین پور میں میاں صاحب کا مزار	۲۳۱
۲۲۵	روضہ مبارک سید رسول شاہؒ حاجی چک	۲۳۲
۲۲۶	لالہ موسیٰ کے قبرستان میں شاہ سید جیلانیؒ کا مزار	۲۳۳
۲۲۷	آستانہ عالیہ موہری شریف	۲۳۴
۲۲۸	لالہ موسیٰ سے دھاماں روڈ کے قریب سید رسول شاہؒ کا مزار	۲۳۵
۲۲۹	شمائل شریف میں مزار	۲۳۶
۲۳۰	خانقاہ حافظ حضرت سخی محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ	۲۳۷
۲۳۱	سلطان الفقراء سرکار بڑیلہ شریف حضرت الحاج محمد حفیظ اللہ رحمۃ اللہ	۲۳۸
۲۳۲	مرازیاں شریف میں حضرت محمد نیک عالم قادریؒ کا مزار	۲۳۹
۲۳۳	باغاں والا میں حافظ برخودار کا مزار	۲۴۰
۲۳۴	حضرت سخی پیر محمد سچیارؒ کمبلی پوش	۲۴۱
۲۳۵	حضرت داتا مہر کلیؒ بھدر	۲۴۲
۲۳۶	بڑیلہ شریف کے قریب گیگیاں میں حضرت فضل شاہ سرکارؒ کا مزار	۲۴۳
۲۳۷	جنڈانوالہ میں حضرت سید سید شاہؒ کا م	۲۴۴
۲۳۸	موہری شریف میں حضرت صوفی نواب دینؒ اور خواجہ معصوم سرکارؒ کے مزارات	۲۴۵
۲۳۹	بادنتہ میں حضرت ولی شاہؒ کا مزار	۲۴۶

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴۰	موضع چک میانہ میں حضرت خواجہ محمد اسحاقؒ کا مزار	۲۴۷
۲۴۱	جلالپور سیداں کے قریب سید محمد شاہ شریفؒ کا مزار	۲۴۸
۲۴۲	حضرت شمس الدین گلیانویؒ	۲۴۹
۲۴۳	المعروف ڈنڈے مار	۲۵۰
۲۴۴	کنجاہ میں حضرت سید شاہ شجاعؒ کا مزار	۲۵۱
۲۴۵	جھنٹ میں حضرت میاں نور الٰہی کا مزار	۲۵۲
۲۴۶	قطب الارشاد حضرت سید محمد حبیب اللہؒ	۲۵۳
۲۴۷	الحاج سید نادر حسین شاہ قلندری بخاری چوک مہسم	۲۵۴
۲۴۸	چنڈالہ میں حضرت سید امام شاہؒ صاحب کا مزار	۲۵۵
۲۴۹	حضرت میاں محمد پناہؒ	۲۵۶
۲۵۰	میونوال میں حبتی شاہ رحمان کا مزار	۲۵۷
۲۵۱	محلہ خواجگان دربار گل شاہ ولیؒ	۲۵۸
۲۵۲	میونوال میں حضرت فتح محمدؒ، سائیں حسن محمدؒ کے مزارات	۲۵۹
۲۵۳	شیخ چوگانی میں حضرت پیر ولایت شاہ صاحبؒ کا مزار	۲۶۰
۲۵۴	سید ہری میں حضرت محبوب شاہؒ کا مزار	۲۶۱
۲۵۵	امرہ کلاں میں حضرت علامہ مولانا مولوی اللہ دینؒ کا مزار	۲۶۲
۲۵۶	حضرت پیر نصیب علی شاہ صاحب قادریؒ چھالے شریف	۲۶۳
۲۵۷	ٹبہ بوٹے شاہ نزد ملک پور چاڑہ	۲۶۴
۲۵۸	حضرت شاہ بھولا کا مزار	۲۶۵
۲۵۹	اولیائے ڈھوڈا شریف	۲۶۶
۲۶۰	ننگے شاہؒ	۲۶۷
۲۶۱	کوٹلی کوہالہ میں سرکار سید میراں صاحب بخاریؒ کا مزار	۲۶۸
۲۶۲	آستانہ عالیہ علامہ سید ابوالکمال برق نوشاہی ڈوگہ شریف	۲۶۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۶۳	صالووال روڈ پر حضرت میاں فضل عظیمؒ کا مزار	۲۷۰
۲۶۴	کوٹلی بھگوان میں مستان شاہ کا مزار	۲۷۱
۲۶۵	سمرالہ کے ٹبہ پر حضرت صغیر شاہ المعروف پیر چھوٹے شاہ کا مزار	۲۷۲
۲۶۶	ڈھینڈہ کے ٹبہ پر اولیائے کرام کے مزارات	۲۷۳
۲۶۷	مزار مبارک سائیں بدرالدین قریشی گجرات	۲۷۴
۲۶۸	کھاریاں ڈنگہ روڈ چنن گکھڑ کے قریب حضرت	۲۷۵
۲۶۹	غلام رسول شاہ مشہدی القادریؒ کا مزار	۲۷۶
۲۷۰	حضرت دتے شاہؒ	۲۷۷
۲۷۱	چاہ پیپل والا میں حضرت بابا سمن پیرؒ کا مزار	۲۷۸
۲۷۲	حضرت حبتی شاہ رحمانؒ	۲۷۹
۲۷۲	مزار مبارک مولانا حاجی محمد دینؒ قادری سہروردی	۲۸۰
۲۷۳	گجرات کے قلعہ کے قریب چھپنی بادشاہ میں حضرت معصوم شاہؒ کا مزار	۲۸۱
۲۷۵	ساگر والا میں ایک مجذوب کا مزار	۲۸۲
۲۷۶	وڈا پنڈ میں حضرت پیر سید محمد شاہ اجمیری کا مزار	۲۸۳
۲۷۷	حضرت قاضی سلطان محمود صاحبؒ	۲۸۳
۲۷۸	دوگل تحصیل پھالیہ کے قریب حضرت پیر منٹھا کا مزار	۲۸۵
۲۷۹	لالہ موسیٰ میں حضرت نعمت اللہ چشتی صابری کا مزار	۲۸۶
۲۸۰	کچہری چوک کے قریب حضرت مائی فضل بیگم کا مزار	۲۸۷
۲۸۱	گجرات کے محلہ دارا بلوچاں میں مولوی صالح کا مزار	۲۸۸
۲۸۲	حاجی والا میں وینگی والی سرکار	۲۸۹
۲۸۳	کنٹھالہ چناب میں غلام شاہ ولیؒ کا مزار	۲۹۰
۲۸۴	سوک کلاں میں دربار بابا لدھے شاہؒ	۲۹۱
۲۸۵	خواجہ ثناء اللہ پیر خراباتی	۲۹۲

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۸۶	سماں نزد کشھالہ میں پیر سید رضا شاہ پیر سید فتح حسین شاہ پیر سید نور حسین شاہ کے مزارات	۲۹۳
۲۸۷	جمالپور سیداں میں حضرت میراں سرکارؒ کا مزار	۲۹۴
۲۸۸	سائیں راجے شاہ سرکارؒ	۲۹۵
۲۸۹	آستانہ عالیہ سید عبدالوہاب ثانی گیلانیؒ چک سادہ	۲۹۶
۲۹۰	صاحب لکھو کا مزار	۲۹۷
۲۹۱	گجرات کے قریب شاہ جہانگیر کا مزار	۲۹۸
۲۹۲	جلالپور جٹاں میں خضر خان ولی کا مزار	۲۹۹
۲۹۳	لکھنوال میں حضرت گھنے خان سرکار کا مزار	۳۰۰
۲۹۴	گیگیاں خورد میں حضرت بابا سائیں چراغ کا مزار	۳۰۱
۲۹۵	شہنشاہ ولایت پیر سید ولایت حسین شاہ صاحبؒ	۳۰۲
۲۹۶	معین الدین پور سیدن شاہ کا مزار	۳۰۳
۲۹۷	چک میانہ میں سید علی ولی شاہؒ کا مزار	۳۰۴
۲۹۸	چیلیانوالہ کے قریب ڈھوک سہارن میں مزار	۳۰۵
۲۹۹	کنجاہ میں غنیمت کنجاہی کا مزار	۳۰۶
۳۰۰	حضرت پیر نادر حسین شاہ گیلانی قادری سروری ملہو کھوکھر	۳۰۷
۳۰۱	حضرت رحمت علی سرکارؒ جڑیادلہ شریف	۳۰۸
۳۰۲	کیرانوالہ سیداں خواجہ فقیرؒ کا مزار	۳۰۹
۳۰۳	حضرت امیر شاہ سلطانؒ لکھنوال خاص	۳۱۰
۳۰۴	نورا منڈیالہ کے قریب حضرت چراغ دین سرکارؒ کا آستانہ	۳۱۱
۳۰۵	چیلیانوالہ کے قریب حضرت سید بابا جی حیدر میراں صاحب قادری کا مزار	۳۱۲
۳۰۶	ٹبی کی پہاڑیوں میں حضرت حیات المیر المعروف پیر میراں جعفرؒ کا مزار	۳۱۳
۳۰۷	سوک کلاں میں حضرت سید ملنگ حسین شاہ کا مزار	۳۱۴
۳۰۸	گجرات میں شاہ حسین شاہ بادشاہ پیر لہندے والے کا مزار	۳۱۵
۳۰۹	سوک کلاں میں مزار حضرت شاہ نور بادشاہ	۳۱۶
۳۱۰	مزار حضرت خاکی شاہ چک دینہ	۳۱۷
۳۱۱	آستانہ عالیہ حضرت نوشہ گنجؒ رنمل شریف پھالیہ	۳۱۸
۳۱۲	رنمل شریف میں گوہر شاہ ماہی شاہ کے مزارات	۳۱۹
۳۱۳	محلہ مسلم آباد میں مقبرہ سائیں امیر بخشؒ	۳۲۰
۳۱۴	وڑائچانوالہ نزد ڈنگہ پیر حیدر شاہ کا مزار	۳۲۱
۳۱۵	بھدر میں بابا شاہ بخاریؒ کا مزار	۳۲۲
۳۱۶	باولی شریف میں حضرت خواجہ محمد خانؒ عالم کا مزار	۳۲۳
۳۱۷	حضرت قادر شاہ کلانور	۳۲۴
۳۱۸	حضرت قاضی عبدالحقؒ جلالپور جٹاں	۳۲۵
۳۱۹	جلالپور جٹاں میں جنگ شاہ ولیؒ کا مزار	۳۲۶
۳۲۰	کسیوہ حیات گڑھ میں میراں بادشاہؒ کا مزار	۳۲۷
۳۲۱	کوری شریف میں سید نظام الدینؒ کا مزار	۳۲۸
۳۲۲	سیدا شریف میں حضرت محبوب عالمؒ کا مزار	۳۲۹
۳۲۳	مزار مبارک حضرت سید شیخ احمد ولی اللہ ملکوال	۳۳۰
۳۲۴	حضرت قطب شاہ ولیؒ میانی پنڈی گجرات	۳۳۱
۳۲۵	اولیاء چکوڑی شریف	۳۳۲
۳۲۶	حضرت خواجہ سائیں گوہرالدینؒ صاحب چیندھڑ شریف	۳۳۳
۳۲۷	حافظ میاں جی المعروف میاں صاحبؒ	۳۳۴
۳۲۸	کھاریاں جنڈانوالہ میں حضرت سید امداد حسین شاہؒ کا مزار	۳۳۵
۳۲۹	قادر آباد میں شاہ سکندرؒ کا مزار	۳۳۶
۳۳۰	ڈھلیاں شریف میں حضرت حاجی محمد حسین شاہ کا مزار	۳۳۷
۳۳۱	بابا ظاہر شاہ ولیؒ جلالپور جٹاں	۳۳۸
۳۳۲	لکھنوال میں بابا ظاہر شاہ ولیؒ کا مزار	۳۳۹

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۳۳	گڑھ حبیب میں سید غلام علی شاہ ولیؒ کا مزار	۳۴۰
۳۳۴	بوسال شریف حضرت پیر سید اللہ جوائیہ قادریؒ کا مزار	۳۴۱
۳۳۵	مزار مبارک حضرت سائیں احمد خان صاحب نمبردار عالم گڑھ	۳۴۲
۳۳۶	جلالپور جٹاں میں حضرت بابا سلیمیرؒ کا مزار	۳۴۳
۳۳۷	لکھنوال کے قریب حضرت شیخ برہان الدین کا مزار	۳۴۴
۳۳۸	خواجہ فرد فقیہ	۳۴۵
۳۳۹	پرانا منگووال میں حضرت سید محمد شریف خوارزمیؒ کا مزار	۳۴۶
۳۴۰	ٹھٹھہ موسیٰ گجرات میں شاہ چھتہ ولیؒ کا مزار	۳۴۷
۳۴۱	موضع کریم داد میں شاہ میراں سرکارؒ کا مزار	۳۴۸
۳۴۲	سوک کلاں میں شاہ کھڑ کھڑ کا مزار	۳۴۹
۳۴۳	خانقاہ حضرت پھول شاہ ولی گجرات	۳۵۰
۳۴۴	بیودالی میں بابا الہ دینؒ سرکار کا مزار	۳۵۱
۳۴۵	جلالپور جٹاں میں حضرت قاضی محمد عبدالعزیز، حضرت قاضی عبدالحکیمؒ کے مزارات	۳۵۲
۳۴۶	حضرت پیر ملک شاہؒ آف کاہنہ	۳۵۳
۳۴۷	دربار شریف حضرت جلال شاہ صاحبؒ مدینہ سیداں گجرات	۳۵۴
۳۴۸	دوگل میں سخی شیر شاہ بخاری کا مزار	۳۵۵
۳۴۹	دربار عالیہ حضرت صابر علی شاہؒ	۳۵۶
۳۵۰	حافظ حیات کے قریب ان کے بالکوں کے مزارات	۳۵۷
۳۵۱	ادھووال میں حضرت بابا جمال کا مزار	۳۵۸
	قدیمی تاریخی متفرق مقامات	
۳۵۲	ملکی کے قبرستان میں ایک قدیمی مزار	۳۵۹
۳۵۳	بھاگووال کے قریب ریحان کا بہت بڑا ٹبہ	۳۶۰
۳۵۴	گجرات کے محلہ بکر قصاباں کے قریب قدیمی مندر	۳۶۱
۳۵۵	باری والی مسجد کے قریب چھینگی سرکار کا مزار	۳۶۲
۳۵۶	کنجاہ میں دیوان کرپارام کا باغ	۳۶۳
۳۵۷	معین الدین پور گجرات قدیمی باولی اور مندر	۳۶۴
۳۵۸	کیرانوالہ سیداں کے قریب بلند و بالا ٹبہ پر قدیمی مزار	۳۶۵
۳۵۹	ریکس سینما کے قریب قدیمی تالاب	۳۶۶
۳۶۰	مسجد کھسریاں جلالپور جٹاں	۳۶۷
۳۶۱	اورنگزیب عالمگیر کے دور کی تعمیر کردہ مسجد بیگم پورہ	۳۶۸
۳۶۲	پنڈی حیلیاں کے قریب قدیمی مزار	۳۶۹
۳۶۳	باولی شریف میں قدیمی کنواں	۳۷۰
۳۶۴	چاڑانوالہ ڈنگہ پھالیہ روڈ قدیمی مزار	۳۷۱
۳۶۵	تھانہ سٹی جلالپور جٹاں	۳۷۲
۳۶۶	باولی شریف قدیمی مزار	۳۷۳
۳۶۷	باولی شریف کا قدیمی مزار	۳۷۴
۳۶۸	جانتلہ نزد گلیانہ قدیمی ٹبہ	۳۷۵
۳۶۹	گجرات کا فضائی منظر	۳۷۶
۳۷۰	کیرانوالہ سیداں کے قریب قدیمی ٹبہ	۳۷۷
۳۷۱	بزرگوال میں خاکی شاہ کا مزار	۳۷۸
۳۷۲	نشان حیدر چوک	۳۷۹
۳۷۳	گجرات شہر کے وسط میں مسجد سرداراں	۳۸۰
۳۷۴	گجرات شہر کے وسط میں قدیمی مسجد سرداراں اور	۳۸۱
	ہندوؤں کے مندر	۳۸۲
۳۷۵	کیدار ناتھ محل	۳۸۳
۳۷۶	قلعہ گجرات کے برج کے نیچے قدیمی مزار	۳۸۴
۳۷۷	کالری گیٹ مٹی کے برتنوں کا بازار	۳۸۵
۳۷۸	سیشن ہاؤس گجرات	۳۸۶

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۷۹	مانگٹ میں سکھوں کا گردوارہ	۳۸۶
۳۸۰	اجنالہ کا ٹبہ	۳۸۷
۳۸۱	پنڈی آواناں میں قدیمی مزارات	۳۸۸
۳۸۲	ہبی کی پہاڑیاں	۳۸۹
۳۸۳	قلعہ گجرات کے سمن برج کے نیچے حضرت شمس تبریز کی بیٹھک	۳۹۰
۳۸۴	جلالپور جٹاں کے قریب نند پور میں پیر ہرا کا مزار	۳۹۱
۳۸۵	جلالپور صوبتیاں کے وسط میں پیر گجا کا قدیمی مزار	۳۹۲
۳۸۶	کڑیانوالہ کے قریب موضع مہیسے میں قدیمی مزار	۳۹۳
۳۸۷	کڑیانوالہ کے قریب ہرڑ میں قدیمی مزار	۳۹۴
۳۸۸	ڈیرووالا میں حضرت جنگو شاہ کی بیٹھک	۳۹۵
۳۸۹	قادر آباد کے وسط میں قدیمی مزار	۳۹۶
۳۹۰	جلالپور صوبتیاں میں قدیمی مندر کا ایک حصہ	۳۹۷
۳۹۱	راج محل بیگم کا مزار	۳۹۸
۳۹۲	ضلع کچہری گجرات کی قدیمی عمارت	۳۹۹
۳۹۳	پرسووال میں پیر گجا کا مزار (گجرات)	۴۰۰
۳۹۴	ہبی کی پہاڑیوں میں پیر جعفرؒ کے مزار کے ملحقہ لمبی قبر	۴۰۱
۳۹۵	بھاگووال کلاں کے قریب ترگڑی میں پیر ہرا کا مزار	۴۰۲
۳۹۶	چیلیانوالہ گلشن اقبال روڈ کے قریب انگریزوں کی یادگار	۴۰۳
۳۹۷	چیلیانوالہ گلشن اقبال روڈ کے قریب انگریزوں کی	۴۰۴
	دوسری یادگار	۴۰۵
۳۹۸	قلعہ دار کا آتش کدہ	۴۰۶
۳۹۹	پیر غازی کا ٹبہ	۴۰۷
۴۰۰	لادیاں میں عزیز بھٹی شہید نشان حیدر کا مزار	۴۰۸
۴۰۱	برنالی کا ٹبہ	۴۰۹
۴۰۲	قادر آباد میں پیر قادر خان کا مزار	۴۱۰
۴۰۳	قادر آباد میں پیر قادر بیگ کا مزار	۴۱۱
۴۰۴	زمیندارہ کالج کی خوبصورت مسجد	۴۱۲
۴۰۵	مسجد شہنشاہ ولایت	۴۱۳
۴۰۶	بڑیلہ شریف میں مصنف کتاب کا گھر	۴۱۴
۴۰۷	سرائے عالمگیر کے قریب پوران میں میر ہیبت خان قندھاری کا مزار	۴۱۵
۴۰۸	قلعہ گجرات کی قدیمی مسجد لوہاراں، کوٹ امیر حسین میں حضرت شمعونؒ کا مزار	۴۱۶
۴۰۹	منڈھ نزد گلیانہ کے قریب ہبی کی پہاڑیوں میں پیر سوناسید کا مزار	۴۱۷
۴۱۰	مکوال نزد گلیانہ کھاریاں میں چشتی خانقاہ	۴۱۸
۴۱۱	حکیم راج علی خادم سرکار بڑیلہ شریف	۴۱۹
۴۱۲	کوٹلی کوہالہ کا ٹبہ	۴۲۰
۴۱۳	جلالپور صوبتیاں میں ایک قدیمی یادگار	۴۲۱
۴۱۴	جلالپور صوبتیاں میں گدی نشین کا مزار	۴۲۲
۴۱۵	جلالپور صوبتیاں میں شاہدولہ سرکارؒ کی بیٹھک	۴۲۳
۴۱۶	بلدیہ گجرات میں بابا بھارو شاہ کی قبر	۴۲۴
۴۱۷	عالم گڑھ کا ٹبہ	۴۲۵
۴۱۸	بنی بنگلہ ہبی کی پہاڑیوں میں مغلیہ دور کا تعمیر کردہ تالاب	۴۲۶
۴۱۹	گجرات قلعہ کے ایک برج کا بالا حصہ	۴۲۷
۴۲۰	نورامندیالہ کے قریب ایک مزار	۴۲۸
۴۲۱	کھاریاں کے جانب جنوب ایک قدیمی مزار	۴۲۹
۴۲۲	متیانوالہ کا قدیمی ٹبہ	۴۳۰
۴۲۳	بھیکنانوالہ ڈنگہ روڈ پر مزار	۴۳۱
۴۲۴	بیسہ کلاں کے تباہ شدہ کھنڈرات	۴۳۲
۴۲۵	اکبری حمام	۴۳۳
۴۲۶	پھلساڑہ کی قدیمی مسجد	۴۳۴

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۲۷	قلعہ گجرات کا ایک برج	۴۳۴
۴۲۸	بڑیلہ شریف کے قبرستان میں ۱۹۶۵ء کے شہداء کی قبریں	۴۳۵
۴۲۹	گجرات کے قریب مدینہ سیداں میں سہرے والی سرکار کا مزار	۴۳۶
۴۳۰	سیکروالی کے قریب ساگر والا کے ٹبہ پر ایک مزار	۴۳۷
۴۳۱	منڈی بہاؤالدین	۴۳۸
۴۳۲	چیچیاں کے قریب قدیمی مزار	۴۳۹
۴۳۳	کوٹلی کوہالہ میں پیر گجا کا مزار	۴۴۰
۴۳۴	جلالپور جٹاں میں شیر شاہ ولی کا مزار	۴۴۱
۴۳۵	بڑیلہ شریف کا بلند و بالا ٹبہ	۴۴۲
۴۳۶	ڈوگہ تہال میں قدیمی مزار	۴۴۳
۴۳۷	رولیا جنیاں کے قبرستان میں ایک قدیمی بزرگ کا مزار	۴۴۴
۴۳۸	دلو میں قدیمی مزار	۴۴۵
۴۳۹	منڈی حیلیاں کے بلند ٹبے پر قدیمی مزار	۴۴۶
۴۴۰	منڈی آدوانان میں قدیمی مزار	۴۴۷
۴۴۱	کھوڑی میں قدیمی مزار	۴۴۸
۴۴۲	ہٹی کے قبرستان میں ایک قدیمی مزار	۴۴۹
۴۴۳	کوپانوالہ کا قدیمی تھانہ	۴۵۰
۴۴۴	بازار صرافہ میں قدیمی مسجد	۴۵۱
۴۴۵	ٹلی کی پہاڑیوں میں پیر جعفر شاہؒ کے مزار کے قریب روحانی عمارت	۴۵۲
۴۴۶	میانوال رانجھا کے قریب نوگزی قبروں کے ملحقہ ہزاروں سالہ قدیمی درخت	۴۵۳
۴۴۷	ٹلی کی پہاڑیوں پاسہ باسیہ میں قدیمی مزارات	۴۵۴
۴۴۸	بڑیلہ شریف میں پیر گجا کا قدیمی مزار	۴۵۵
۴۴۹	جہلم میں پیر گجا کا قدیمی مزار	۴۵۶
۴۵۰	جناح روڈ پر عیسائیوں کی عبادت گاہ	۴۵۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۵۱	گاکھڑی میں قدیمی مزار	۴۵۸
۴۵۲	مقبرہ شاہ جہانگیر کے قریب قدیمی مسجد	۴۵۹
۴۵۳	خواص پور میں شیر شاہ سوری کے دور کی مسجد	۴۶۰
۴۵۴	بوڑا کے ٹبہ پر بابا شاہ شہیدؒ کا مزار	۴۶۱
۴۵۵	بادنتہ میں قدیمی مزار	۴۶۲
۴۵۶	مدینہ کے قریب پیر ٹھنڈا کا مزار	۴۶۳
۴۵۷	رنگ پور میں قدیمی مزار	۴۶۴
۴۵۸	اجنالہ کے قریب آم کا درخت	۴۶۵
۴۵۹	حاجی والا کے قریب ٹبہ	۴۶۶
۴۶۰	بارہ دری گجرات کے قریب قدیمی عمارت	۴۶۷
۴۶۱	ڈنگہ شہر کی جامع مسجد	۴۶۸
۴۶۲	منگ نزد بھدر کے قریب قدیمی مزار	۴۶۹
۴۶۳	کھیپڑانوالہ میں پیر گجا کا قدیمی مزار	۴۷۰
۴۶۴	زمیندارہ بینک گجرات	۴۷۱
۴۶۵	رسول پور کے قریب ایک بزرگ کا مزار	۴۷۲
۴۶۶	مقبرہ پانڈی شاہ	۴۷۳
۴۶۷	جناح ٹاؤن ہال	۴۷۴
۴۶۸	بارہ دری گجرات	۴۷۵
۴۶۹	گجرات کا قلعہ	۴۷۶
۴۷۰	کلاچور قدیمی بستی	۴۷۷
۴۷۱	ماڑی کھوکھراں کے قریب قدیمی ریسٹ ہاؤس	۴۷۸
۴۷۲	اسلام گڑھ کا قلعہ	۴۷۹
۴۷۳	پھالیہ کا قلعہ	۴۸۰
۴۷۴	کنگ بڈھا میں قدیمی مزار	۴۸۱
۴۷۵	شاہ جہانیاں کے قریب بلند و بالا ٹبہ	۴۸۲
۴۷۶	شاہدولی گیٹ	۴۸۳
۴۷۷	کنگ بڈھا کا ٹبہ	۴۸۴
۴۷۸	سوہنی کا شہر گجرات	۴۸۵

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۷۹	بہل پور کا ٹبہ	۴۸۶
۴۸۰	کوٹلہ قاسم علی خان کا ٹبہ	۴۸۷
۴۸۱	ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات	۴۸۸
۴۸۲	چوپالہ کا ٹبہ	۴۸۹
۴۸۳	مزار شاہ جہانگیر کے پاس انگریزوں کی قبریں	۴۹۰
۴۸۴	کوٹلی بھگوان کے قریب قدیمی مزار	۴۹۱
۴۸۵	زمیندارہ کالج گجرات	۴۹۲
۴۸۶	مونگ کا قلعہ	۴۹۳
۴۸۷	ککرالی سمرالہ کے قریب چار قدیمی قبریں	۴۹۴
۴۸۸	برنالی میں قدیمی مسجد ٹبہ	۴۹۵
۴۸۹	ڈب کے قریب قدیمی مزار	۴۹۶
۴۹۰	دولت نگر کی قدیمی مسجد	۴۹۷
۴۹۱	دھمتھل کے ٹبہ کے شمال کی جانب ۹ گز لمبا مزار	۴۹۸
۴۹۲	بڑیلہ شریف میں قدیمی مسجد	۴۹۹
۴۹۳	ہیلاں کے قریب شیخ علی بیگ کا مزار	۵۰۰
۴۹۴	قدیمی درخت	۵۰۱
۴۹۵	جلالپور جٹاں میں حضرت یتیم شاہؒ کا مزار	۵۰۲
۴۹۶	ریاض المدینہ مسجد	۵۰۳
۴۹۷	کوٹ رانجھا کا بلند و بالا ٹبہ	۵۰۴
۴۹۸	کلے وال کے قریب بابا نور محمد کا قدیمی مزار	۵۰۵
۴۹۹	مونگ کے قلعہ کا شمالی حصہ	۵۰۶
۵۰۰	مرزائی چک (گجرات) میں قدیمی مزار	۵۰۷
۵۰۱	ٹبہ میاں صاحب المعروف میم صاحب	۵۰۸
۵۰۲	دولت نگر کے قریب ہزاروں سالہ پرانی گزرگاہ	۵۰۹
۵۰۳	موضع بڈھن کے قریب قدیمی مزار	۵۱۰
۵۰۴	سرخپور کے قریب قدیمی مزار	۵۱۱
۵۰۵	کاسب وزید عکے ٹبہ پر ایک قدیمی مزار	۵۱۲
۵۰۶	گجر کوٹلہ کے قریب نالہ بھمبر پر دو مزارات	۵۱۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۰۷	سعد اللہ پور دریائے چناب کے کنارے قدیمی مزار	۵۱۴
۵۰۸	مسجد شاہدولہ سرکارؒ	۵۱۵
۵۰۹	پانی کے کنارے انسانی بستیاں	۵۱۶
۵۱۰	کھاریاں کے قریب جی ٹی روڈ کے کنارے قدیمی مزار	۵۱۷
۵۱۱	دیدڑ خورد کے ٹبے کا ایک حصہ	۵۱۸
۵۱۲	دریائے چناب	۵۱۹
۵۱۳	شیخ چوگانی کا ٹبہ	۵۲۰
۵۱۴	سیدا شریف میں آستانہ عالیہ میں قدیمی مسجد	۵۲۱
۵۱۵	کنجاہ میں قدیمی عمارت	۵۲۲
۵۱۶	دلاور پور میں شاہدولہ سرکارؒ کی بیٹھک	۵۲۳
۵۱۷	کابلی گیٹ	۵۲۴
۵۱۸	کنجاہ کا قدیمی قلعہ	۵۲۵
۵۱۹	سعد اللہ پور میں انگریز فوجیوں کی یادگار	۵۲۶
۵۲۰	گورالی کے قریب مغلیہ دور کی قبریں	۵۲۷
۵۲۱	ٹانڈہ میں خالصہ دور کا سکول	۵۲۸
۵۲۲	کنجاہ کا قلعہ	۵۲۹
۵۲۳	چیلیانوالہ میں انگریزوں اور سکھوں کی آخری لڑائی	۵۳۰
۵۲۴	ٹنڈالہ میں مزار	۵۳۱
۵۲۵	چک بزرگ کے قریب قدیمی مزار	۵۳۲
۵۲۶	کوٹلی کوہالہ کے ٹیلہ پر خانقاہ	۵۳۳
۵۲۷	دھمہ ملکا میں قدیمی مزار	۵۳۴
۵۲۸	دلاور پور کے قریب برساتی نالہ کے کنارے ایک قدیمی مزار	۵۳۵
۵۲۹	موضع نافریاں میں مزار	۵۳۶
۵۳۰	جنڈالہ میں قدیمی مزار	۵۳۷
۵۳۱	موضع جھمم کا قدیمی کنواں	۵۳۸
۵۳۲	گجرات میرا شہر	۵۳۹

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۳۳	نبوں ٹیلوں کی سرزمین گجرات	۵۴۰
۵۳۴	گجرات کی قدیمی شاہراہیں اور آبی بزرگاہیں	۵۴۱
۵۳۵	ضلع گجرات کے دیہات تحصیل گجرات	۵۴۴
۵۳۶	تحصیل کھاریاں	۵۴۵
۵۳۷	فہرست دیہات تحصیل پھالیہ	۵۴۶
۵۳۸	گندرہ خورد حضرت شیخ اللہ داد سریؒ کا مزار	۵۴۶
۵۳۹	حضرت سید کبیر الدین المعروف شاہدولہؒ صاحب	۵۴۹
۵۴۰	حضرت شاہ حسین ملتانیؒ	۵۵۰
۵۴۱	فاروق طریقت حضرت مولانا محمد یوسفؒ	۵۵۱
۵۴۲	محلہ شاہ حسین میں سید معصوم شاہ رومیؒ کا مزار	۵۵۲
۵۴۳	مہمدہ میں حضرت حافظ ولی شاہ المعروف چٹی خانقاہ	۵۵۳
۵۴۴	سید رسول شاہ نبی فتح پور	۵۵۴
۵۴۵	شیخ الحدیث حضرت سید احمد شاہ صاحب المعروف پیر حاجی شاہ صاحب	۵۵۵
۵۴۶	شیخ التفسیر حضرت مفتی احمد یار قدس سرہ	۵۵۶
۵۴۷	حضرت پیر نبی شاہ صاحب بخاریؒ موجوکی	۵۵۷
۵۴۸	حضرت میاں غلام محمد سہروردیؒ	۵۵۸
۵۴۹	کٹھالہ اور گورالی کے درمیان پیر بھورے کا مزار	۵۵۹
۵۵۰	جلالپور صوبتیاں میں قدیمی مزار	۵۶۰
۵۵۱	جامع مسجد شاہ حسین	۵۶۱
۵۵۲	تاریخی و علمی شہر تلعدار کی شاہی مسجد	۵۶۲
۵۵۳	گلزار مدینہ روڈ کے قریب الحاج محمد علیؒ الحاج صوفی غلام قادرؒ کے مزارات	۵۶۳
۵۵۴	حضرت سید نذیر حسین شاہ گیلانیؒ آف سیووالی	۵۶۴
۵۵۵	مسجد عید گاہ	۵۶۵
۵۵۶	مزار حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ	۵۶۶
۵۵۷	گجرات کی قدیمی حویلی	۵۶۷
۵۵۸	ڈسٹرکٹ جیل گجرات کی عمارت	۵۶۸
۵۵۹	رام پیاری محل	۵۶۹
۵۶۰	قبرستان خواجگان میں الحاج قاری احمد حسین	۵۷۰
۵۶۱	سائیں بری سرکارؒ	۵۷۱
۵۶۲	آزاد کشمیر اور مناور سے قریب نوگزے قدیمی مزار	۵۷[illegible]
۵۶۳		
۵۶۴	ماخذات	۵۷۳
۵۶۵	تاریخ ہائے عرس مبارک روحانی مقامات گجرات	[illegible]
۵۶۶	زیر طبع کتابیں	۵۷۵

marfat.com

تصوف معرفت کا خزانہ

تبلیغ و اشاعت دین کے ساتھ ساتھ تزکیہ نفس کا کام بھی انبیاء علیہم السلام سے لیا جاتا رہا مگر نبی آخر الزمان حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آخری امت میں اس کی ذمہ داری علمائے ربانین (یعنی اولیائے کرام) پر عائد ہوتی ہے جو ورثۃ الانبیاء ہیں اور ہر ہادی و الہادی دور کی تاریکیوں میں روشن چراغ کی مانند ہوتے ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا کی ظاہرین نظروں سے پردہ فرما ہونے کے بعد آپ کے صحابہ کرام، تابعین و تابعین رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے جس رنگ میں آپ کے تبلیغی مشن کو پورا کیا ہے اور جس طرح گلشن اسلام کی آبیاری اپنے خون سے کی ہے اور تبلیغ و اشاعت دین اور ترویج دین حق کے لئے جو جو مصائب و آلام برداشت کئے ہیں تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

دنیا میں یہ جو جگہ جگہ محبوبان خدا کے مزارات پر انوار ہیں اور مرجع خاص و عام ہیں یہ وہی عاشقان شریعت و طریقت ہیں جنہوں نے شہادت گہ الفت میں قدم رکھا اور گلشن اسلام کی آبیاری اپنے خون سے کی اور ہر زمانے کی باد سموم کا مقابلہ کر کے افکار باطلہ کی روک تھام کی اور مسلمانوں کو حبل متین سے اعتصام کا درس دیا اور غمزدہ اور مفلوک الحال دکھی انسانیت کے زخموں پر اپنی شفقت و محبت کے پھائے رکھ کر ان کے قلوب اور اذہان کو تسکین و اطمینان فراہم کیا اور یہ محبوبان خدا بعد وصال اپنے مزارات مقدسہ کے اندر بھی قاسم فیوض و برکات ہیں۔

یہ مزارات مقدسہ محبت و الفت، رشد و ہدایت اور فیوض و برکات کے منابع ہیں۔ دریائے چناب کے کنارے پر خطہ گجرات کو مشائق الٰہی کے مرکز کے لحاظ سے معروف ہے جہاں ایک کثیر تعداد میں ان قدسی صفات حضرات کے مزارات مقدسہ غیر معروف صورت میں پڑے ہوئے ہیں جو صرف فیوض و برکات ظاہری کے ظہور کی وجہ سے اولیائے کرام کے مزارات مانے جاتے ہیں اور ان میں اکثر مزارات مقدسہ نوگزہ بادشاہ، پنج پیر، پیر گجا وغیرہ وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں۔ نقیب الاولیاء جناب محمد زمان کھوکھر صاحب ایڈووکیٹ نے انتہائی محنت، عرق ریزی، جانفشانی کے ساتھ ان برگزیدگان خدا کے متعلق تاریخی تحقیق کر کے ان کے اسمائے مبارکہ اور تاریخی حالات جمع کئے ہیں اور ہر بزرگ ہستی کے مزار مقدس کی تصویر اور اس کے ساتھ اس ہستی مقدس کے تعارف میں ایک مختصر تاریخی نمونہ درج کیا ہے اور یہ ان کی ایک بہت بڑی دینی خدمت ہے۔

زیر نظر کتاب "گجرات تصاویر کے آئینے میں" ایک اعلیٰ معیاری تاریخی کتاب اور ایک تصوف و معرفت کا خزانہ بھی ہے۔ جناب کھوکھر صاحب امیر ہفت کشور سلطان الفقراء حضرت خواجہ محمد حفیظ اللہ قادری چشتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت ارادت سے سرفراز ہیں اور ماشاء اللہ ماہر قانون و صاحب اسلوب ہونے کے ساتھ ہی صاحب سلوک بھی ہیں اور یہ خدمت انہی کا حصہ تھا۔ انبیاء علیہم السلام کا ذکر عبادت اور اولیائے کرام کا ذکر نزول رحمت کا باعث اور کفارہ گناہ ہے۔ یہ کتاب صرف تاریخی معلومات کے حصول کا باعث ہی نہیں بلکہ یہ حق تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب و روحانی کے حصول کا ذریعہ بھی ہے اور اس دور فتن میں ایسی نادر ایمان افروز کتاب کا وجود بلاشبہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ باری تعالیٰ مصنف و قارئین سب کو رحمت سے مالا مال فرمائے۔

حافظ محمد اسحاق

خادم دربار عالیہ برٹیلہ شریف

ضلع گجرات

9 ستمبر 1995ء

marfat.com

ک

قیمتی معلوماتی تحقیق

ایم زمان کھوکھر ایڈووکیٹ کے بے شمار تحقیقی اور مطالعاتی مضامین اکثر و بیشتر اخبارات اور جرائد کے صفحات کی زینت بن چکے ہیں۔ مگر انہیں مزید معتدبہ اضافہ کے ساتھ کتابی شکل میں پیش کرنا فی الواقعی ایک کٹھن اور مشکل کام تھا۔ مگر کھوکھر صاحب کی پر عزم طبیعت نے کر دکھایا ہے۔ ان کی یہ تحقیقی کاوش بلاشبہ قابل قدر و قابل تحسین ہے۔ اور گجرات تصاویر کے آئینہ میں ایک نادر معلوماتی تحقیق ہے۔ کھوکھر صاحب کے ذہنی میلان کا رخ اور جھکاؤ سرکار بڑیلہ شریف کے روحانی فیض و برکات کا رہین منت ہے۔ اور انسان کے فکر میں یکسر تغیر اور تبدیلی اللہ تعالی کے اذن سے اور اہل اللہ کی پاک صحبت سے ہی میسر آنا ممکن ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست ، تانہ بخشد خدائے بخشند؛

چنانچہ مصنف نے اپنے تحقیقی سفر کا آغاز اسی آستانہ عالیہ کے ذکر سے ہی کیا ہے۔ مصنف نے پہلی جلد گجرات تصاویر کے آئینہ میں تقریباً ڈیڑھ صد نو گزے مزارات ، بے شمار روحانی مقامات اور دیگر مزارات مقدسہ پر خود حاضر ہو کر حتی الامکان تحقیق ، گردو پیش کے باسیوں سے نسل در نسل حاصل شدہ معلومات اور دقیق مطالعہ کے بعد تصاویر کے زیریں صاحب قبر کے مختصر سوانح رقم کئے ہیں۔ جنہیں مختصر سوانحی تعارف کی سطور کہا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں کھوکھر صاحب کی شبانہ روز محنت دور دراز سفر وہ بھی موٹر سائیکل پر اور دریں بارہ تاریخی لٹریچر کا حصول کئی سالوں پر محیط ہے۔ دشوار گزار رستوں سے گزر کر مزارات پر بنفس نفیس حاضری سے ہی اکتساب فیوض و برکات ممکن ہو سکا۔ کتاب کی دوسری جلد بھی اسی نوع کے مضامین و تاریخی معلومات ، تیسری جلد سیالکوٹ سے خیبر تک جی ٹی روڈ کے کنارے کنارے ، چوتھی جلد گجرات سے اچ شریف براستہ بہاولپور ملتان جو زیر طبع ہے۔ فی الواقعی نادر تاریخی معلومات کا خزینہ ہیں۔ مصنف نے یہ معلومات فراہم کر کے بڑے بڑے مزارات در اصل صاحب قبر ہستی کی عظمت و عالی مرتبت کے اظہار کے نشان اور ذریعہ تھے جن کی جگہ موجودہ دور نے گنبدوں کی شکل میں لے لی ہے۔ قارئین کے اذہان کو نئی جہت عطا کی ہے۔

مصنف نے پورے خلوص اور جانفشانی سے ان مقدس ہستیوں کو گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں جو ان مزارات میں محو استراحت ہیں۔ برگزیدہ لوگ مرتے نہیں ، دنیا سے پردہ کر کے بھی خداوند بزرگ و برتر کی خوشنودی اور رضا کے جویا عبادت اور ریاضت میں مشغول ہوتے ہیں۔ بقول اقبال ؂

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر نہیں
ٹوٹنا جس کا مقدر ہو یہ وہ گوہر نہیں
موت تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے

امید واثق ہے کہ قارئین اس نہایت مفید ، نادر معلوماتی کتاب سے روحانیت کا وافر حصہ حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ

محمد احسن خواجہ ایڈووکیٹ
ممبر پنجاب بار کونسل
سابق صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات

marfat.com

آزاد کشمیر میں محمد زمان کھوکھر نے پرانے نوادرات اکٹھے کیے

کھوکھر صاحب نے بڑی لگن اور جنون کے ساتھ گجرات اور گجرات سے ملحقہ آزاد کشمیر میں پرانے تہذیبی نوادرات اکٹھے لئے ہیں۔ انہوں نے گھوم پھر کر گجرات اور کشمیر میں ایسے آثار دریافت کئے ہیں جن کی طرف بہت کم محققین نے دھیان دیا ہے۔ انہوں نے ہر جگہ پہنچ کر پرانے آثار کا پتہ لگایا ہے۔ ان کی محنت اور شوق بڑا قابل قدر ہے۔ اب انہوں نے یہ کام مکمل کر لیا ہے۔ اسے کتابی صورت میں لا رہے ہیں تو اس سے تاریخ، تہذیب ار ثقافت کے کئی گوشے سامنے آئیں گے اور تحقیق کا کام ایک نیا رخ اختیار کرے گا۔ ان کے علمی شوق کی وجہ سے بہت سے ایسے آثار کا پتہ ملتا ہے جن پر کام کرنے کا کام انہوں نے سرانجام دیا ہے۔ اس میدان میں ان کی کاوش اور محنت سے تاریخ کے بہت سے نقوش یکجا ہو گئے ہیں جن کے بارے میں دھیان دینے کی مزید ضرورت تھی لگن اور شوق کی مدد سے انہوں نے ایک اہم تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اسی تاریخی کارنامے کی وجہ سے وہ تاریخی حلقوں میں تادیر یاد رکھے جائیں گے۔

ڈاکٹر غلام حسین اظہر
پرنسپل ڈگری کالج بھمبر
آزاد کشمیر

آنے والی نسلوں کیلئے تحقیق کے دروازے کھول دیئے ہیں

غالب نے کیا خوب کہا ہے

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

اس زمین کے سینے میں جہاں پیاری پیاری صورتیں دفن ہیں وہاں اس کی گود میں بزرگان دین، صوفیاء کرام اور انبیاء کرام بھی محو استراحت ہیں۔ گجرات، آزاد کشمیر اور گرد و نواح میں ایسی کئی محترم و متبرک ہستیاں ابدی نیند سو رہی ہیں جن کا وجود خلق خدا کے لیے رشد و ہدایت کا منبع رہا ہے۔ مگر زمانے کی کروٹ کے باعث گوشہ گمنامی کی نذر ہو گئی ہیں۔ محمد زمان کھوکھر ایڈووکیٹ نے ان کے بارے میں تحقیق کرکے اور ان کی تصاویر حاصل کرکے آنے والی نسلوں کے لیے تحقیق کے دروازے کھول دیئے ہیں اور یوں اپنی نسل کا قرض آئندہ نسل تک منتقل کرکے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آنے والی نسل ان سے کس حد تک مستفید ہوتی ہے۔

پروفیسر شفیق کھوکھر

marfat.com

گجرات اور زمان کھوکھر

خیبر کے راستے سے آنے والے تاجر حکمران صوفی سب پنجاب کے دریاؤں کو پار کر کے دہلی، اجمیر اور لاہور کا رخ کرتے رہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی
ں لوگوں سے بھی ہوئی ہوں یا سفر کی صعوبتوں میں انہوں نے جان ہار دی ہو ہر رنگ قبر آخری منزل بنی۔ لیکن عام معمول سے ہٹ کر ۹ گز، ۰، ۷ گز تک لم
ں گجرات کے اکثر گاؤں میں پائی جاتی ہیں۔

اہوں کی آمد تو واضح ہے گجرات کا اپنا نام تک گو جرات اکبر آباد ہوا۔ شیر شاہ سوری کے مصاحب سخی خواص خان نے خواص پور آباد کیا۔ بہلول لودھی۔
دلپور آباد کیا جس کا ذکر بابر نے اپنی توزک میں کیا ہے۔ سکندر اعظم کی یادگار پھالیہ، ہیلاں وغیرہ ہیں۔ انگریزوں کے قبضہ میں پنجاب بھر سے یہ ضلع سکھوں
بڑی لڑائیوں کے بعد ۱۸۴۹ء میں حاصل ہوا اور یوں چیلیانوالہ اور گجرات شہر میں قبریں ان کی بھی یادگار ہیں۔ ان پرانی یادگاروں کی حفاظت او قاف نے کر

برقرار (سعدی) ماند نیکت تانام مکن
ے کہ ان سے آمدن نہ تھی۔ نام فکر رختگان ضائع

ہ نوگزی قبروں کی نشاندہی حضرت قاضی صاحب اعوان شریف نے فرمائی۔ عروۃ الوثقٰی کے ٹائیٹل پیج سے مقامات محمود، شاہین اور ہست و بود سے ہو۔
ئے یہ عوامی بات بن گئی۔ جناب زمان کھوکھر کے ہاتھ انوار الشمس کا قلمی نسخہ لگا جس میں چند ایک اور نوگزی قبروں کا ذکر تھا۔ اس ماڈرن ابن بطوطہ نے ضلع
ہ چپہ ان کی تلاش میں اپنی موٹر سائیکل پر چھان مارا اور ایک ایک مزار پر نئے کتبے لگوانے شروع کر دیئے اور اب ان کی تصاویر اور کوائف اس کتاب۔
لیے آپ تک پہنچانے کی کوشش فرما رہے ہیں۔

ان کی پہلی تحقیقی کاوش ہے اس کے بعد تحقیقی کاموں کی ایک لین ڈوری بندھی آتی ہے ایک سے ایک بڑھ کر شاید اس حوالے سے یہ اپنا نام زندہ رکھ سک

ریاض مفتی، وائس پرنسپل سول پائلٹ کالج آف کامرس گجرات

اس کتاب کا دوسرا حصہ

گجرات تاریخ کے آئینے میں عنقریب شائع ہو رہی ہے تمام مقامات کی تفصیل پڑھنے کے لئے گجرات تاریخ کے آئینے میں کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

مولف

marfat.com

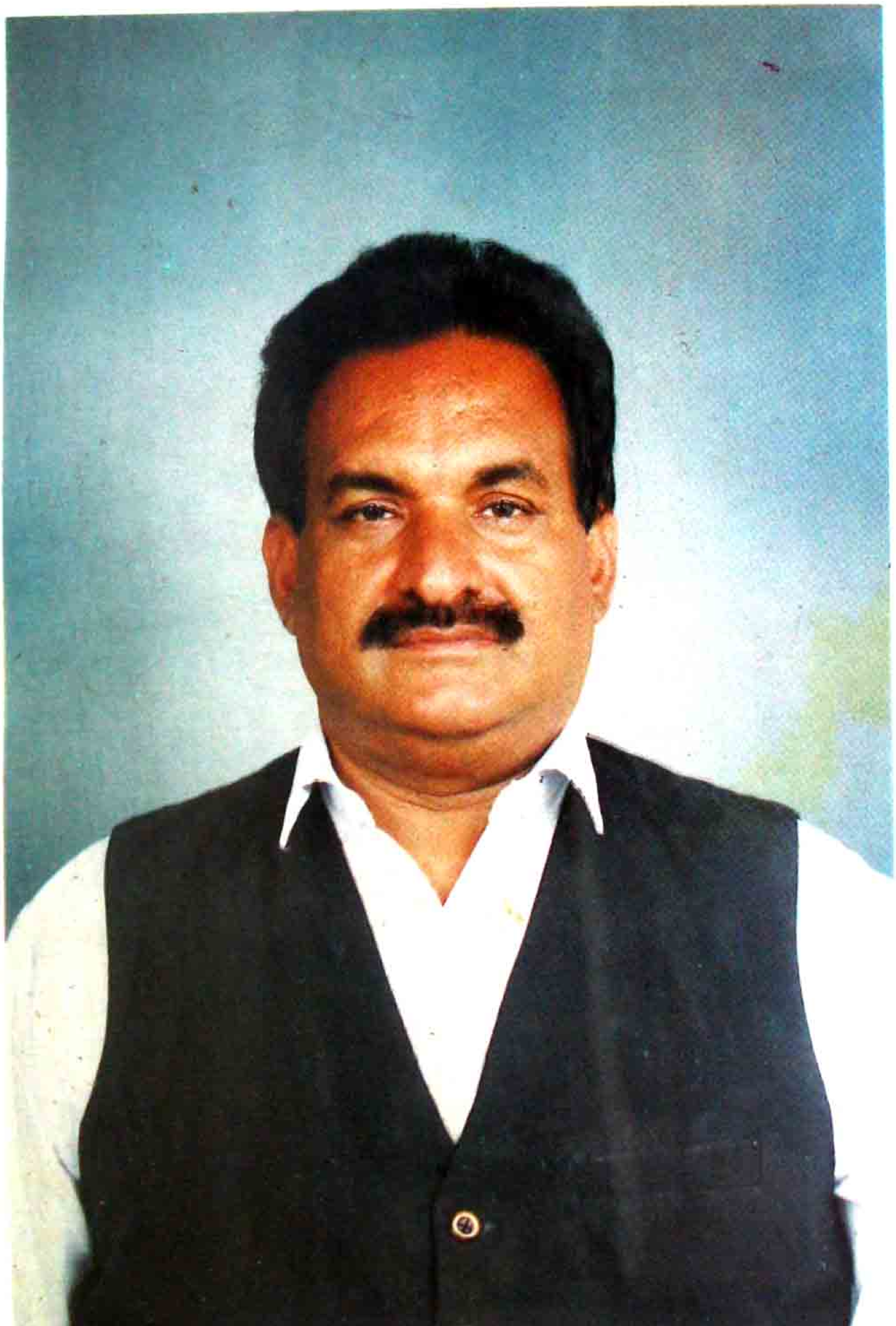

ایم زمان کھوکھر بی اے ایل ایل بی
ایڈووکیٹ

تدرلیسی پریس کچہری چوک جلالپور جٹاں روڈ